



والعَيْنَ النَّيْنِ الْخَاوِلَى

مئلة توسل ومستعانت بريم في الكتاب

تصنیف: امام علّامه روسف بن سائیل نبهانی قدین تصنیف بن سائیل نبهانی قدین ترطلهٔ ترجمه و مولانا علّا مرحم مداشر و سیالوی ترطلهٔ شخه ای دری شرف ارالعلوم ضیاش مرالا سلام ای ترفین تقدیم و محمد مدعبدالحدیدم شرف قا دری ترطلهٔ تقدیم و محمد مدعبدالحدیدم شرف قا دری ترطلهٔ

عامرابيدي ٠٨٥ دورار الايوا

جمله حقوق تجق ناشر محفوظ ہیں

نام كتاب: شوامُ الحق في الاستغاثة بسيد الخلق (أردو)

تصنيف : امام علامه لوسف بن المعيل نبها في قدس مرة

ترجمه : مولا ناعلامه محداشرف سيالوي مدّ ظلهٔ

تقديم : مولاناعلامة محمة عبدالكيم شرف قادري

تقبيح : مولانا محمد عالم مختار حق

كتابت : محدنعيم كيلاني (خوشنويس)

مطبع : رومی پرننزز، لا بهور

الطبع الاوّل: شبعان 1408ه/ايريل 1988ء

الطبع الثاني: جمادي الثاني 1422هـ السّنة 2001 و

ہدیہ: -/250روپے

ناينين

حامدان وكيني مين منزل لامو

تقيم كار

فربار بالمبارك من من المراد ا

ون بر 042-7312173 ، 042-042 ، حيس أبر 992-042 اى ميل نبر faridbooks@hotmail.com

CORMING TO

قراع مطف رصلی التربیه و می امام علّامه اوسف بن المعمل نبها فی قدس سر

دنیادارِفنا ہے جو بیدا ہوا اسے ایک نہ ایک دن بہال سے رضتِ سفر باندھنا ہے ، کچھ لوگ ایسے بھی ہوئے ہیں ہوئو د نوج جائے ہیں لیکن اپنی یا دہمیشہ کے بیے چوٹر جائے ہیں، یہ دلا ویزی اور پیجوہتت میں ہوئو د نوج جائے ہیں لیکن اپنی یا دہمیشہ کے بیے چوٹر جائے ہیں، یہ دلا ویزی اور پیجوہتت صوف ان بندگانِ فعدا کے حصتے ہیں آتی ہے جواب نئی زندگی اسٹر تعالی کے صبیب کریم ملی اسٹر علیہ وسلم کی اطاعت فرا نبرواری ، ایپ کے جمال وکردار کے نذکر سے اور اُپ کے دینِ تین کی حفاظت توبیع میں صرف کردیتے ہیں۔ علامہ نبہانی قدس سرہ اسی قدسی گروہ کے ایک فردیتے۔

صرت بوست بن اسماعیل بن بوست بن اسماعیل بن محر ناصرالدین بن نبهاتی رحهم الله نفا لی فلسطین کی شما کی عائب و اقع فضیہ جرّم میں جو کہ اس و قت جیفا کے عدودیں واقع ہے تقریبًا ۱۲۹۵ه/۱۰۵۹ میں پیدائیں کے عرودیں واقع ہے تقریبًا ۱۲۹۵ه/۱۰۵۹ میں پیدائیں کے عرودی میں مقران یاک والدوا جد شخ اسماعیل عرب کے ایک ایک والدوا جد شخ اسماعیل نبها نی سے بڑھا وہ استی کے بیلے میں شخے اس کے باوجود حواس بالکل صحیح سالم اور صحت بہت عمدہ تھی اکثر او فات الله تنالی کی عبادت میں عرون کرتے، پہلے وہ ہر روز تہا ئی قرآن یاک بڑستے تھے بھر ہر منفقے بین میں قرآئی یاک ختم کیا کر سے تھے اور بران پراولئر تفالی کا بھرت برطاکم مقا۔

قرآئی یاک ختم کیا کرتے تھے اور بران پراوئر تفالی کا بھرت برطاکم مقا۔

بھر علا مہ نبہاتی جا مع از ہر مصرین داخل ہوئے اور محرم الحرام ۱۲۸۳ھ سے رجب ۱۲۸۹ھ کے بھر علامہ نبہاتی جا مع از ہر مصرین داخل ہوئے اور محرم الحرام ۱۲۸۳ھ سے رجب ۱۲۸۹ھ میں معرف

ان کی تمام تصانیف مدبیث شربیت اوراس کے تعلقات سے والبتنہ ہیں ، مدبیث شرایی کے علا وہ انہوں نے ان موضوعات پرخامہ فرسائی کی ہے۔

سیرتِ مبارکہ ، علم الاسانید ، اکا برعلماء دمشا کے کا تذکرہ ، در ودشرلیت اور بارگاہِ رسالت میں بیش کیے ا جانے والے قصائد بوخو دعلامہ نے تھے یا ہذا ہم اربعہ کے متقدین اور متاخرین علماء نے تھے ، ان کی تصانبیت کی مقبولیّت کا یہ عالم ہے کہ تمام کہ ، یں جہبے چی ہیں بلکھین کما بول کے توکئی کئی ایڈیشن جہب کے ہیں۔

حضرت علامه نبها فی قدّ س سره نے سات سو پیچاس اشعار پرتشتی قصیدة الرائیۃ الحبری کھاجس ہیں دیاسات) اور دیگراد بان کا نقابل ہمیش کیا ہے، بالخصوص عیسائیت کا تفصیلی دد کیا ہے کیونے عیسائی آئے ن وین اسام کے فلا من ہرزہ سرائی کرنے رہتے تھے، دو سرا قصیدہ الرائیۃ الصغری یا پنج سو پیچاس اشعار پرتشتیل کھاجس ہی منت منا درکیا ہو سنت میں اور ان اہل بدعت منسدین کا بھر لیوردد کیا ہو اجتہاد کا دعوی کرتے ہیں اور فعدا کی زمین میں فسا دبر یا کرتے ہیں۔

ان قصائد کو اَرْ بناکر لیف کفار آور منافقین نے سلطان عبد الحبید سلطان ترکی کے کان بھرے کو علامہ نبہانی ان قصائد کے دریعے تہماری رعایا بی انتشار بھیلار ہے ہیں چنانچہ سا ۱۹۱۲ او ہیں جب علامہ مد بنظیم جہنچے تو انہیں شاہی مکم کے تحت نظر بند کر دیا گیا، علامہ فرماتے ہیں :۔

بن حُمِيسَتُ فِي المُعَدِيْنَةِ مُنَدَّة السُّبُوعِ الكِنُ بِالْإِكْرَا هِ وَالْإِحْبَرَا هِ لَهُ الْمُحَدِين «مجھ مریز طیبہ یں ایک ہفتے کے لیے نظر بند کر دیا گیا بیکن عزّت واحترام کے ساتھ » نظب وقت حضرت مولانا ضباء الدین مرنی رحمہ اللہ تعالیٰ العام حمر رضا بریلوی قدس سرہ جواس واقعہ کے نشا ہد ہیں ، نے یہ واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا ورمولانا الحاج محر منشاء تالبش تصوری مظلم نے اسے قلمبند کیا ، انہی کے الفاظ طلا ظلم بہول ؛۔

ورایک دفعه لطان عبدالحیتر نے مدر بندمنورہ کے گورز بھری دیا شا) کوعلامہ یوسف نبہانی کی گرفتاری کا سم دیا۔ گورز بھری علامہ کا آنہائی معتقد تضا کہ بن فدمت بی عا حزب وااور سلطان کا سم نامہ بیش کیا ،علامہ یوسف نبہانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے:۔

سیمیفت وَ قَدَراتُ وَ اَ طَعَنْ اَ

ك يوست بن اسماعيل بنهاني، علا مر: الدلالات الواضى ت ص ٩ سا-

یں مصروت رہے ، علامہ قرمات بیں بی نے وہاں ایسے ایسے تحقق اسا تذہ سے استفادہ کیا کہ اگران ہی سے ایک بھی کسی دار ایک بھی کسی دلایت بیں موجود ہو تو وہاں کے رہنے والوں کو حبت کی راہ پر عیلا نے کے لیے کافی ہوا ورتما) علوم بیں لوگوں کی ضروریات کو تن تہما بچرا کر دے ، جنداسا تذہ کے نام بی ہیں :۔

بروموں بن بین بنیا ہے۔ استاذ علامہ ابراہیم استاکے معترف اور متراح و کھائی ویتے علامہ نبہا نی سب سے زیا وہ اسپنے استاذ علامہ ابراہیم استاکے معترف اور متراح و کھائی ویتے ہیں ان سے بین الاسلام زکر یا انصاری کی شرح تحر براور شرح نبج اور ان پرعلامہ شرقا وی او بحیری کے واثنی برائے اور بین سال نک ان سے نبین یاب ہوئے انہوں نے علامہ نبہا نی کوسند ویتے ہوئے ان اتعاب سے نبین اللہ سے دو بیتے ہوئے ان اتعاب

الامام الفناصل والهام الكامل والجهيذ الابر اللوذعى الاربي والالمعى الاديب ولدنا الشيخ يوسف بن الشيخ اسمعيل النبهاني الشافعي ابده الله بالمعارف ونصرا

اس سے معلوم ہوا کہ اسا تنزہ کی نظر بیں علامہ کی کتنی قدر و منزلت تھی۔ دوسرا پیجی معلوم ہوا کہ عب لامہ مذہبہًا یا نعی تھے۔

جب حضرت علامه نبها نی قد س سره کے علم وضل کا چرچا ہوا تو بیروت بیل محکمة الحقوق العلیا کے رئیس (وزیراِ نصاف) مقرر کرد سبئے گئے ایک عرصة بک اس منصب پر فائز رسبے - اُخر عمر بیں انہوں نے اپنے اوقات عبادت اور تصنیف و نالیف کے لیے وفق کر دسیے ، ایک عرصہ مدینہ طیتہ بیں نیام پذیر رسبے۔ حضرتِ علامہ نبہا فی قدس سره نے اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف و نالیف کا سلسلہ جاری رکھا، ان کی تمام تصانیف مفید ہیں اور مقبولیت عامہ کی سندھاصل کر بھی ہیں اور البیا کیوں نہ ہوج بجہ

ا بتداريس ملى المورد المرابع على منها في قدى سره ك خود فرشت بي جود الشرف المورد لا ل محرد عربي ك أخراد رشوا برالحق كى ابتداريس ملى بيل -

ان کی تصانبین عالبہ کی فہرست سب ذیل ہے:-- الفتح الجبير في ضم الزيادات الى الجامع الصغير، جامع صغير اوراس كے عاشية زيادة الجامع الصغير، بر مشتل ہے، یہ دونوں کتابیں پودہ ہزار جارسو بچاس مدیثوں پیشتم تھیں علامہ نبہا تی نے انہیں حروت مجم کے مطابق مرتب کیا ہر وریث کے بارے میں بنایا کہ یکس نے روایت کی ہے ا دران كااعراب بهي بيان كيا، يدكن ب مطيوعه صطفا البابي الحلبي وا ولاده مصركي طرف سيزين جلدول میں علامرے وصال کے بعد جھیا۔ ٢ - منتخب الصحيحين: تبين مزاردس عديثول برشتمل معاوراعراب وحركات مكل طور برلكائے ٧- قرة العنين على منتخب الصحيحين بمنتخب المحيحين برعاشيه م - وسائل الوصول الى شماكل الرسول صلى الشرعليروسلم ٥- افضل الصلوات على سبيرالسّا دانت صلى اللّه تعالىٰ عليه وسمّم-٧- الاحاديث الاربين في وتوب طاعة امبرالمومنين-٤- انظم البديع في مولد الشفيع صلى الشرعليه وكسلم-٨ - الهمزيَّة الالفيه (طيبنة الغراء) في مرح سبدالانبيا وسلى الترتعالي عليه وسلم و - الاعاد يبث الاربعين في فضائل سيرالمرسلين -١٠ الاعاديث الاربعين في امثال، فصح العالمين-اا- نفييره سعاوة المعاد في موازنة بانت سعاد-١١- مثال تعلم الشركيب صلى الشرعليه وسلم ١١- حجرًا لله على الله المكن في معجزات ببدا المركبين صلى الله عليه والم-١٦- سعادة الدارين في الصلوة عَظ مسيدالكونيكن صلى المدعليه وسلم- ۵ا- السابقات الجيا دنى مدح سيرالعبا وصلى المترعليس وسلم ١١- فلاصترالكلام في ترجيح وإن الاسلام ١١ ا وى المريد لل طرق الاسانيد شبة الجام النافع-١٨- الفضائل المحدية ترجمها لعبض السادات العلوية للغة الجاويه-١٩- الوردالشافي تشتمل على الادعيه والاز كارالتبويتر-

كورنر بعرى عرض كرف كاحفرت! كرفتارى توايك بهاند الكورنر الأك تشريف السياكة مبرے بال بحیثیت بہان ہی ہوں گے اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف ماصل بو جائے گاہو علماء وفضلاء اورمشائخ أب سے الاقات كيا ايس كے وہ بھي مير سے ہى بهان ہول كے آب کے عقیدت مندول پرگورز ہاؤس کے دروازے ہرونت کھلے رہی گئے۔آپ کا گورز باؤس میں قیام فید نہیں مف سلطان کے کم کی تغیبل کے لیے ایک جیاہے۔ حضرت علامر لوست نبہانی عالم اسلام کی مناز شخصتیت تھے۔ ہم عصر علمارومشا کنے کے ان کے سا تھ گہرے مراسم تھے۔ان کی گرفتاری کی خبرنگل کی آگ کی طرح بطری تیزی سے عالم اسلام یں بجييل نكى ، فاص وعامَ الإاحتجاج بن كيف مركوعلا مرايست بنبها في بالكل طعنن ، كفرابسك ا وار پرلیشا نی کا نام مک بھیل تھا بھر بھی علما روز عماء ملت نے ملا تات کے دوران علامہ سے کہاکا کر ا جا زت ہوتو ہم آپ کی روا فی کے لیے سلطان سے اپیل کرتے ہیں معلامہ نے قرما یا اگرائی كوا بيل كرنامنظور بي توسلطان وقت كى بجائے سلطان كونين على الله وسلم كى بارگاهِ اقدس ين صلوة وسلام ك ساته رئيل استغاث عرف كريل-صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّهِ إِلَّهُ مِن صَلَّى اللَّهُ عَكَيْدٍ وَسَلَّمَ صَالُوةً وَّ سَلَّا مَّا عَكَبُكَ يَا رَسُولُ اللهِ قَلَّتُ حِيبُكِيُّ آنُتَ وَسِيلَتِي آدُرِكُ فِي يَا سَيِّدِی بَارَسُولَ الله -حضرتِ فطب الوقت (مولا ناصباء الدين مدني رحمه الله زنعالي)ن قرمايا ، جينا نجيهم نے اجھي ین دن تک، ی اس درود شرایت کے ساتھ استفا نہ پیش کیا تفاکسلطان عبدالحمید کے گورز بعرى كوينيام الا ، حضرت الشيخ يوسعت النبها في كو باعزت برى كرويا جاست الشيخ اله علامه نبهانی فرماتے ہیں۔ د دجب محومت برواضح ، توگیا کہ میں پورے فلوص کے ساتھ دین اسلام کی فدمت کر رہا ہوں اورد بن تنین اور نبی اکرم صلی الشرعبلبه وسلم کی طرفت سے دفاع کرد ما ہوں تومیری رمائی کا کم صادر کیا گیا اور حکومت کے دمہدارا فراد سے دمہدارا فراد سے گرفتاری پرمعذرت کا ظمار کیا گئے ،،

> له محد منشاء تالنبش تصوری ، مولانا: اغتنی یارسوال مطبوع یم کتبه قاورید لا بهور- ۹۵ س۱۱۵/۵ - ۱۹۹، م^{۱۵} م مله نیرست بن اسماعیل نبهانی ، علامر الد لالات الوضحات، ص: ۱۳۹

٥٧ - الاشتغاثة الكبرى بإسماء التدالحسني-٢٧ - جامع الصلوات على سيرالسادات -٧٧ - الشرت في المؤيد لأل محدثكي الشرعلبه وللم ٨٨ - الانوارالمحد تذمختصرالموابب اللدنينز وم - صلوات الاخبيار على النبي المخنار صلى الترعلبه وسلم-٥٠ - تفسيرقرة العين من البيضا وى والجلالين -٥١ - البستار الأيمانية في المبشرات المنامية -

٧٥ - الاسالبيب البديعة في نقل الصحابة وأفناع الشبعذ-

علامه نبهاني اسلام كادرور كهف والع اورراسخ العقبيرة سلمان تقى انهول ني اسبيني زماتي ين ويها كمسلان البين بچول وعيسائي مشنرى سكولول مين داخل كردان بي جهال المنين انگريزي زبان اور بجھ د نباوی عوم سکھائے جاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ سبتے، عبسائبوں کی عبادت میں شریک ہوتے بين،اس كيفيت نے انہيں شد براضطراب ميں مبتلا كرديا، چنا بنجانهوں نے ايك رساله ادشاد الحياري فی تحذیرالمسلمین من مرارس النصاری مکھااور راسے نروروا را ندانیس مسلانوں کواس قبیع طریقے سے منع كيا، يه رساله ايك مقدمه، جالبس فقول اورايك غاتمه رُرِستل عي-

Daniel Commence

A STEWN OF THE ST

Charles Asia Committee

اس رساله میں انبوں نے اپنا ایک نوطے مھی نقل کیا ہے جوکئی سال پہلے انبوں نے اپنی تصنیف إفضل الصلوات على سبرالسا وات ك أخريس كها تقاس كاعنوان تقا-

عظیم عیبت جس کا نواش نیا جا نا ضروری سے-

فرنگی بوک اسلامی ممالک بیں کھولتے ہیں ۔۔۔ ان بی طالب علم کے واضلے کے یے اہم ترون شرط یہ ہوتی ہے کہ وہ ہرون عیسائی روکوں کے ساتھ عباوت کے لیے گر جا جائے اوران جيب ديني افعال سرانجام دسے گا اگر چروه سلمان بى كيون ند بهو، اور جي يرت رطمنظور ند بهواسے وہ دافلہ نہیں دیتے۔ بیروت بن بھی الیسے کول موجود ہیں اوران بین سلمانوں کے کیے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں " بثلاً مدرسه بيسوعيها ورمدرسه المطران المارونيه

بم اس بناد برعیسائیوں کو مروت المامت بہیں بناسکتے کیوں کہ وہ اپنے سکولوں میں ابنے مقاصد کے تحت کام کررہے ہیں اپنی شرائط صاف میان کردیتے ہیں اورکسی کو دافلے برمجبو زنہیں کرتے

٧٠- المزدوجة الغرافي الاستغانه باسماءالته الحسني-٢١- المجموعة النبها نبنه في المداح النبويدواسماء رجا لها- (جار عدول بي) ٢٧- تبخوم المهتدب في معجز الترصلي الله عليه وسلم، والروعلي اعداء انوان الشياطين -٤ بدارشا والحياري في تحذير كمسلمين من مارس النصاري التي المكت وين المسلمين -١٧٠ جامع النَّنا وعلى اللَّه وبهوتيتم على جملة من احزاب الا برالا دلياء ١٥- مفرج الكروب، وبليد حزب الاستغاثات، وبليداس الوسائل في نظم سماء النبي الكامل ٢٧- وبلبكً بالاسماء فبمالبيدنا محمّدُ ثن الاسماء-٧٤- البريان المسدد في انبات ثبوة سبيرنا محرصلي الشرعليه وسم، ووليلَ التجارا لي اخلاق الإخبار ٧٨- والرَّحمة المهداة في نصل الصلات، وسيَّ الشرعة في مشروعية صلاة الظهر بعدالجمعه ورسًّا لة ٢٩- التحذير ثن أتنحاذ الصوروالتقوير وتنبير الافكار كحكمة اقبال الدنياعلى الكفاكر ٠١٠ سبيل النجاة في الحب في الشروالبغض في الشر-ا٧- الفنيبة الرائبيترالكيرى في مجموعة منهاسعا دة الانام في أنباع دين الاسلام، ٣٧ - ومختصرارشادالحياري -١٣٥- الرائبة الصغرى في ذم البدعة ومرح السنة الغراء م ١- بوابرالبحارني تصال النبي المختارصلي الشرعليدوسلم دجا رجلدول بي) ۵ ۱۰- بهذيب النفوس في ترتيب الدروس مختصر بالض الصالحين للنووي ٢٧١- التحاف المسلم جعله فاصا بما ذكره صاحب الترعيب والتربهيب من احا دبيت البخاري وسلم-٤ سر- جامع كرامات الأولياء ومعهرسالة له في السياب التاليف (دو جلرول بين) ٨١- ولدِان المداحُ المسمى العقوداللوُ لُويْة في المداحُ النبويْة ٩ ٣ - الاربعين اربعين من احاديث سبيرالمركين صلى الشرعيبه وسلم، وبهو كذاب نفيس جامع-٢٠٠ - الدلالات الواضحات شرح ولاكل الخبرات، ويليها المبشرات المنامية -اله - صلوات النتاء على مسيدالانبياء صلى الشرعلير وسلم-١٧٠ - القلول الحق في مدح سبير الخلق صلى الشرعليه وكسلم ١٣٠٠- الصلوات الالفية في الكمالات المحدية

بهم. رياض الجنة في اذكار الكتاب والسنّة -

دین اسلام کی اثناعت کی پروانہیں کرتے، ان لوگول کی طرح مال ودولت غربی نہیں کرتے، اپنے شہرول اور اولا د پروار د ہونے والے تنرک اور شکوک وا و مام کو دور کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے، کیا یہ قبیح تر بن رسوائی، شدید ترین خدارہ اور نوفن کی محرومیّت نہیں ہے جضوصًا اس زمانے میں جبکہ کفرایمان پرحملا اور ہے۔ گراہی بڑھ کی ہے اور رکھنی جیلتی جارہ ہی ہے ہے،

الله تعالى نے علامہ نبہانی کونظرونٹری ہیں جا رہا گئیز قدرت عطافرانی تھی۔ان کے بعض قصائد توکئی کئی الله تعالی نے علامہ نبہانی کونظرونٹریں جیرت الگیز قدرت عطافرانی تھی۔ان کے بعض قصائد توکئی کئی

سواتنعار برَشَتَى بِي ايك قصيرة انظم البريع في موكلاتشفع على الشرطيه ولم يمي عرض كرتے بي ، الله كا الله الله الله الله الله كا الله ك

فَالْهَمِ الْكُلُّ سَبِيلً الرُّسَتُ ٢

اس کا وسبد بیش کرتے ہیں۔ تھ بر بھر وما کرتے ہوئے اور تھے سے فیر کی وعاکرتے ہوئے دعوض کرتے ہیں کہ توسب کولامولیت

؛ كَارَبِّ وَارْحَمُ اُمَّةَ الْمُخْتَارِ فِي كُلِّ عَصْرٍ قَابِكُلِّ خَارِم

وَاحْرُشْهُ مُرْمِنْ سَلْطُخِ الْآغْيَالِ فَيْ سَائِرِ الْبِلَادِ كَالْاَقْطَابِ

فِي كُلِّغُورٍ قَرْبِكُلَّ نَجْهِ

ترجم: " ہے استرانی مختار صلی استر تعالی علیہ وسلی کی امت پر ہر جگہ اور مرز اسے میں رحم فرا۔
اور انھیں تمام شہروں اور اطراف ہیں ہر بلندا وربیت جگہ غیروں کے تسلط سے محفوظ فرا۔
علامہ نبہانی راستج الحقیدہ سنی مسلمان اور سیجے عاشق رسولِ مقبول صلی الشرعلیہ وسلم نتھے ہستی خص باگروہ کو بارگاہ درمالت ہیں گئت آئے اور ہے اوب بات توجہ وطرک اس کی تردید کرتے اور کسی طرح کی رورعا بت روا نہ رکھتے ، ابن تیمید کے علم فضل اور خدمات کے قائل ہونے کے باوجوداس پر سخت روکیا، فرماتے ہیں بہوروں ابن قیم اورا بن الہا دی دو جھرا لیسے جھوٹے سے طالب علم کا بن تیمیدا وراس کے دوشاگر دول ابن قیم اورا بن الہا دی ایسے ایمرکہام برجرائت کرنا ایسا امر ہے کہ اگر اس کا تعدی رسول استرصلی استرعیہ وسلم سے منہوتا تو ایسے ایمرکہام برجرائت کرنا ایسا امر ہے کہ اگر اس کا تعدی رسول استرصلی استرعیہ وسلم سے منہوتا تو ایسے ایمرکہام برجرائت کرنا ایسا امر ہے کہ اگر اس کا تعدی رسول استرصلی استرعیہ وسلم سے منہوتا تو ایسے ایمرکہام برجرائت کرنا ایسا امر ہے کہ اگر اس کا تعدی رسول استرصلی استرعیہ وسلم سے منہوتا تو

البنة وه مسلمان ضرور ظیم ملامت کے مستحق ہیں ہوراضی نوتنی ابنے بچول کوان سکولول ہیں داخل کرواتے ہیں، بچتر وہیں رہنا اور سوتا ہے اور تشرط کے مطابق گرہے ہیں بھی جاتا ہے۔

میں کہتا ہوں کرسیامسلمان اپنی اولا دکواس خطرہے میں صرف اسی صورت میں واقل کرسکتا ہے کہ یا آفا سے ان ست الطاور قواعد کا علم نہیں یا بھراس با رہے ہیں اسے حکم تشرعی معلوم نہیں جہمال تک ان کی شرط کا تعلق ہے وہ میں نے بیان کردی ہے تاکہ شرخص کومعلوم ہوجائے۔ رہا حکم نشرعی تووہ نشر بیدے میارکہ کی تشرط کا تعلق ہے وہ میں عالم پر مخفی نہیں ہے۔ کی کتابوں میں مذرکورہے اورکسی عالم پر مخفی نہیں ہے۔

یں اس مگر شفاء شریف سے امام قاضی عیاض کی عبارت نقل کرنے براکتفا کرتا ہوں تاکہ مرسی کو بہت کا مرسی کو بہت معلوم ہو جائے اورکسی برمنی مزوج ۔ انہوں نے اپنی کتا ب کے اخریس متعدد امور کقریب بیان کئے

ين الرجران كامركب مسلان بون كي تصريح كرتا بوء

اس امام کی عبارت کے ظام ہونے، دین اسلام کے کم شرعی کے پہچانے اوران سکولول
بین واضلے کی شرائط واضح ہو جانے کے بعد سئی سلمان کے لیے بے خبری کا عذر باتی نہیں رہتا اس کے
بعد بھی ہوشخص ا پنے بچول کوان جیسے سکولول ہیں دکھے گا وہ بقین سے خوم اورون کے معاملہ بیں
بعد بھی ہوشخص ا پنے بچول کوان جیسے سکولول ہیں دکھے گا وہ بقین سے خوم اورون کے معاملہ بی سے بروا واقع ہوا ہو ہے۔ ہم اللہ تعالی کے عفنب سے اس کی پناہ مانگنے ہیں۔ ایک عگر عیسائیت کی تبلیغ کے
بید عیسائیوں کے اہتمام ہے پناہ دولت حرف کرنے اور کولوں کے قیام کے علاوہ دورورازوہمات
بیل جاکر بچول اور جہلا دکوبی کو سے پا دریوں کا عیسائیت کی تبلیغ کرنے کا ذکر کر کے مسلما نوں کی حالت زار
بیا طرف عیسائیوں کو تبدی ہوئے کھتے ہیں :

ارتنادالحیاری (مطبع حمیدیه بمصر) ۱۳

له يوسعت بن المعيل نبها ني علامه،

خیالات وا و ہام ہے، اٹمہ اسلام کی اُداءیں سے نہیں گئے ہے'' محد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے بین فرائے ہیں ؛-ووہ ابن تیمیّہ کے پانچے سوسال بعداً یاا وراک کی برعت کوزندہ کرکے ایسے فتنے اٹھائے کران محد برب ننراور بلاعام ہوگئی خون کے سمندر بہا ویٹے گئے اورا شنے مسلما نول کی فاین نلف کے بہب ننراور بلاعام ہوگئی خون کے سمندر بہا ویٹے گئے اورا شنے مسلما نول کی فاین نلف کی گئیں کران کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ہے''

علامہ نبہانی فرائے ہیں:
«بیں نے اربیع الاول ۱۳۲۰ هربیری شب نواب میں دیکھا کہ میں قرآنِ پاک کی آیاتِ مبارکہ جشرت

«بیں نے اربیع الاول ۱۳۲۰ هربیری شب نواب میں دیکھا کہ میں قرآنِ پاک کی آیاتِ مبارکہ جشرت

تلاوت کر رہا ہموں ، گویا کوئی تھوانے والا مجھے تھوار ہاہیے مجھے اس وقت وہ آیا بینجھوسیت

کے ساتھ یا دنہیں ہیں البتدا تنایا دیسے کہ ان میں تعین انبیائے کرام کے اوصاف، وشمنول

کے ساتھ یا دنہیں ہیں البتدا تنایا دیسے کہ ان میں تعین انبیائے کرام کے اوصاف، وشمنول

ا دراسی مالت میں بیار بہوگیا۔ میں نے اس خواب کی تعبیر پر نکالی کہ یدان مبتدعین محاعب ہو کا اس خواب کی تعبیر پر نکالی کہ یدان مبتدعین محاعب ہو کی جماعت کی طرف اشارہ ہے، میں نے پانچے سو بچیاس اشعار پر شمل تصیدة الرائیة الصغری میں

ان کی اوران کے شیخ مذکور (محرعبرہ) اس کے شیخ جمال الدین افغانی اور محرعبدہ کے شاگر دیجرمیدہ ان کی اوران کے شیخ مذکور (محرعبرہ)

المنارك الدير بيراوران سي زياده شريررث بدرضاى مذمت كى ہے، يى نے اس تصيده كو صغرى (جيونا) اس سے ديا وہ شريررث بدرضاى مذمت كى ہے، يى نے اس تصيده كو صغرى (جيونا) اس ليے كہا ہے كہ يں نے اس سے ايك برا تصيده لكھا ہے جورمات سو يجاس

العاريشي بهاس ميں بلت اسلاميہ كا اليها وصاف اوردوسرى دموجودہ) ملتول كے قليع التعاريشتى بهاس ميں بلت اسلاميہ كا اليها اوصاف اوردوسرى دموجودہ) ملتول كے قليع

اوصات بیان کیے ہیں نتیجہ یہ کا کہ دونوں فراق میری عداورت ادراؤیت میں تفق ہو گئے لین ،

الله تعالی نے مجھے ان کے شرسے مفوظ رکھا۔ یں نے اس خواب کا اثنارہ ان اشرار کی طرت اسس لیے سمجھا کراس خواہے مین دن پہلے ان یں سے ایک شخص میرے گھرایا ورازراہ ہدردی مجھے کہنے سکا کہ میں مجمعبدہ اور جال الدین

ان یا سے تعرف نہ کروں کیونکہ ان کی جاعت میرے قصیدہ کے سبب نا راض ہے اور

Asia para a para di mana

Extra Contract Contract

له يوسمت بن اسماعيل نبها في علامه: شوا موالحق ص: ٩٥ عله يوسمت بن اسماعيل نبهاني، علامه: شوا موالحق ص: ٥٩ یں بہتا کہ بہامرقا بل مامت ہے اسی بیے بین ایک عرصر تردوا ورایس ویوش بین میں منبلا رہا بہاں یک

کہ بین نے اللہ تعالی سے استخارہ کیا جب میں نے دیکھا کہ ان کی کتا بین بھیل رہی ہیں توسیھے

بین مناسب معلوم ہوا کہ ان کے فلات قدم اعظا یا جائے۔

اگر یس نے ان کے فلا من جوادت کی ہے توانہوں نے صفور سیدالا نبیاءا ور دیکھ انبیاء
صلی اختر تعالی علیہ وعلیم وسم اورا ولیا ہے کرام کے حقوق برجرائت کی ہے اوران کی زیا رت کرنے والے اوران سے استعانت کرنے والے ایمان داروں پرجرادت کی ہے اوران میں ہے اورانہیں اس

بناء پرگروه مشکن میں سے شمار کیا ہے ان کی جرارت دیدہ ولیری میری جرارت سے ہیں بڑی ہے ان بی کوئی نسبت ہی تہیں ہے ؟

ایک عگر خود برسوال اعظا با ہے کہ ابن تیمیہ وعیرہ کی علمیت ان کے منا لفین کے نزد بک جی سلم ہے اکران کے نزد بک جی سلم ہے اکران سے استعانت کا کے نزد بک انبیاء واولیاء کے مزارات کی زیارت کے لیے جمہور سلمان کا جواب سے استعانت کا بطلان ٹابت نہ ہموتا نزوہ انہیں مشسرک قرار دسیتے کی جسارت نہ کرتے اوراس کا جواب سے دیا ،۔

دوا محد برعت اوراصحابِ برعت و ہوا بھی براسے واسے امام اور علیا و ہوسے ہیں۔
اللہ تعالیٰ بسے چا ہتا ہے ہوا سے و بتا ہے اور سے چا ہتا ہے کراہی ہیں رہنے دیتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا تعلیم سے بنی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائے تھے کہ اُب کی امت ہیں دین کے معاطعے ہیں اختلاف ہوگائی لیے ہمیں می دیا کہ ہم سواوا عظم کا ساتھ دیں ، سواوا عظم جہور سامان معاطعے ہیں اختلاف ہوگائی لیے ہمیں می دیا کہ ہم سواوا عظم کا ساتھ دیں ، سواوا عظم جہور سامان کے ضوفیہ ہیں بینی مذا ہو ہ اربیا ارسے مشار کے ضوفیہ اور اکا برمحت میں امت محتر یہ ہی ہیں اور برسب ابن تبہیہ کی برعار ہیں کے مخالف ہیں اور امان میں اور اس بیا اور برسب ابن تبہیہ کی برعار ہیں کے مخالف ہیں اور امان ہیں اور اس بیت اور معرفت ہیں اور معرفت ہمت الی معلیہ وسلم کے زما نہ مبارکہ سے اس وقت تک لاکھول السے حضرات ہوئے ہیں ہوئم وعمل ہیں من کل الوجوہ اس سے زیا وہ فضیلت رکھتے ہیں ، کہاؤہ تمام بردگ حضرات ہوئے ہیں ہوئے دیا در سے اور استعار میں اور استعارت کے سبب گمراہ ہوگی ، ابن تیم بداور گروہ و وابیہ اور ساری امت مسلم سفر زیا رست اور استعارت کے سبب گمراہ ہوگی ، ابن تیم بداور گروہ و وابیہ اور ساری امت مسلم سفر زیا رست اور استعارت کے سبب گمراہ ہوگی ، ابن تیم بداور گروہ و وابیہ اور ساری امت مسلم سفر زیا رست اور استعارت کے سبب گمراہ ہوگی ، ابن تیم بداور گروہ و وابیہ

حق و ہدا بیت پر ہوگا ؟ براکسی بات ہے جسے کوئی نرا جاہل، کے عقل اور دوق سیم سے عاری ہی تبول کرے گا خصور کا است بیں اس کی سند پیا ور فاش غلطی ظاہر ہے اور از قبیل عاری ہی تبول کرے گاخصور کا برعات بیں اس کی سند پیا ور فاش غلطی ظاہر ہے اور از قبیل

له برسعت بن اسماعيل نهماني علامه: شوا والحق مطبوع مسطفط البابي سلبي مصره ١٣٨ هر ١٩٩٥ع

شواهدالحق في الاستعانة بسيدلق

ہر سلمان کاعقبیرہ ہے کہ فات و مالک، نافع وضار ملجاً و ما لای ،اور مقصور و مطلوب تنقی اللہ تعالی ہی ہے، ذات وسفات اورافعال میں وہی شنقل ہے وہ کسی کامتاج نہیں ہے ،سب اسی کے متاج ہیں، وہی مؤرْ خقیقی ہے، استفلال اور ناشر حقیقی بیروہ اوصاف ہیں جن بیر ملار توجیہ ہے، مخلوقات میں سے کسی مجن خصیت دمشقل غیرمتاج یا موز حقیقی ماننا شرک ہے۔

مخلوفات میں سے اللہ تعالیٰ کے ال مقبول اور معبوب اعمال اور مشتبول کو بارکا ہ الہی میں وسیلہ بنا نا نەصرف جاكزے بلكمستىن سے، د عاؤل كے تقبول بهونے اور ماحتول كے برآنے كا ذرابعيم ہے، اسے نا جائزا ورحرام قرار دیناعقلاً اور تقالاً باطل اور شرک قرار دینا قطعاً علط ہے۔ خیال فرم بیے! كياا طرتعالى كورك يدبنا ياجاسكتاب إنهين ورنفنيًا نهين اتوا شرتعالى كيسى مقبول بندي كو

اگرچروصال کے بعد ہی ہووسید بنا ناکیسے تنرک ہوسکتا ہے ؟ اس مِن نسك نهير كه نبى اكرم صلى الله تنعالى عليه والم الله تنعالى كى بارگاه مين مغلوقات مين سب سيزياده محبوب ا ورمكرم بين ١١س ليه أب كى ذات اقدس الهم ترين اور مقبول ترين وسيد ج، أب توسل

ا - اكب كى تعليمات يمل كيا جائے، آب سے بيان كردہ فرائض دواجات ا دا كيے جائيں، آب كى ستوں كواپنا ياجا

آپ نے جن چنروں سے منع فرط با ہے۔ ان سے سجا جائے۔ ٢ - أب ك وسيع عد الله تعالى كى بار كاه بي دعائين كى جائين-

٣- الله تعالى توني عطافراف تح توج وعمره كى سعادت ماصل كرنے كے ساتھ ساتھ مديني طيب سي عاضر ہوكرسركار دوعالم كى الشرعليه وسلم كى بارگاہِ قدمس ميں حاضرى دى جائے۔ يېجى نوسل كا ايك طريقہ ہے۔ عُلامه بوسعت بن اسماعيل نبها في فرات بان

مجها زبت دینا جا متی میسی ان إفنباسات كينقل كرف سي مقصد بروكها ناسب كمعلام نبها في كس قدراس العقبيات اوري

کی حایت کرنے میں کسی کی پروا نہیں کرتے تھے۔

حضرت علامه نبهانی رحمته الله تله الل علیه علی حضرت مولاناشاه احدر ضافان بریلوی قدس سره کے ہم عصر تقے، ترمعلوم آلیس میں الاقات ہوئی یا تہیں البتہ الم ما حدرضا بریوی کی ناورروز کا رّلصنیف الدولة المکیه پر علامه نبها نی کی زور دا رتقر نظر و دسید، فرمات، بن :-

وركسبير عبدالبارى سكما ملترتعالى دابن سيدالين رضوان مدنى) نع بركتاب الدولة المكية ميرسيان بيجى بن فع اول سے آخر تک اس کامطالعہ کیاا وراسے تمام دینی کتا بول بن بہت ہی نفع کنت اورمفید پایااس کے دلائل بہت توی بیں جوبطے امام اور علامرًا جل سے ہی ظاہر ہو کتے بين، الشرتغالي ان سے راضي رہے اورائي نوازشات سے انہيں راضي رکھے اوران کي ياكيزه اميدول كوبرلاعية نيى اكرم صلى الله تقالى عليه والمسكة توسل سے بار كا و اللى ميں د عاہد كدوره اس كتاب كيمصنف ايسے افرا وزيا وہ سے زيادہ بيبافرمائے جوائم اعلام ہول اسلام كے مامى ہوں کفارا درا ہلِ بدعت کے ردیبن شغول رہیں، ایسے علی عظیم مجا ہدا در دین کی حدود کے محافظ ہیں۔ حضرت علامه يوسعت بن المعيل نبها في قدس سره كاوصال ببروت بي ١٣٥٠هم ١٩٣١ما و رمضال لمبارك کی ابتداء میں ہوا، آپ کا آخر عمر تک پیمول رہا کہ باقاعد گی سے فرض اداکرنے کے علاوہ کثرت سے تواقل ادا كرتے اور بارگا ورسالت ميں بدئير ورودوسلام پيش كرتے،عبادت اورا تباع سنت كا نوراكپ كے يېره مبارك برجمكا نارمبنا تفايك

له وست. بن اسماعيل بنها في علامه بضميم لدلالات الواضحات مشرح دلاكل الخيات دمطبوع مطبع مصطفح السب بي مصره ١٩٥٥)

عدالدولة المكيمطبوعه كراجي ص: ٧٤٧ سله محرصيب المرك ما يا بى الجمعى: مقدمة شوام الحق ص ١٠ کے لیے اُس دن جب کچیج برے سفید ہوں گے اور کچیسیاہ، بندوبالا درجات تک پہنچنے کا ذراجہ ہوگی،
کیونکہ میرسے خیال بی اس موضوع برجس میں ان و نول بہت اختلات ہے بربہترین تالیف ہے
اللّٰہ تعالیٰ اس کے مولف کو بہترین جزاعطا فرمائے اوران جیسے لوگ کثرت سے ببیدا فرمائے ،
اللّٰہ تعالیٰ اس کے مولف کو بہترین جزاعطا فرمائے اوران جیسے لوگ کثرت سے ببیدا فرمائے ،
یے شک وہ و عاکوسننے واللہ ہے کیے

مقتی دیار مصریر، رقرالمحتار للعلامترالشامی کے شی علامہ عبدالقا در رافعی شفی رحمہ الله تعالی فراتے ہیں: -یہ کتاب عین می وصواب اور کتاب وسنت کی تائید لیے ہوئے ہے، اس کے دلائل محکم یہ کتاب میں میں میں

اور براہین مضبوط ہیں۔ اہذااس کے گھنے سائے کے نیچے نیا ہ لینی چاہیئے اوراس پر بچاطور براعتما دکیا جاسکتا ہے۔ کبونکہ یہ وہ جی ہے جس کی طرف رجوع کمیا جانا چاہمئے کیے

اُس وَفِّت کے شِنْح الا زہرعلامہ عبدالرحمٰن شربینی فراتے ہیں : یہ کتا ب شا ہر عا دل ہے اس کا قول بری اور کلام فیصلہ کن ہے ، یہ بیجیمعنوں ہیں شوا ہوالحق ہے ، گراہ اور کمراہ گرفرنے پر حبت اورار باب برعت طحدین کی گرون پر تلوار ہے ، اس کے ذریعے سنت زندہ ہوگی اور برعت موت کے گھا طے انز جائے گی ہیں

در بیجے مدین ریدہ ہوی اور برت وی سامی میں است وجاعت کو ذخیرہ ولائل مبیر کے گا حقیقت بہت کہ اس کتاب سے برط صنے سے اہل سنت وجاعت کو ذخیرہ ولائل مبیر کے گا اوراہل برعت انصاف سے برط حیں گے نوانہیں راہ حق بے غیار نظر اُجائے گاان شا استرتعالی

حفرت مترجم مذظله

اس کتاب کا ترجمہ فاضل محقق، رئیس الا ذکیاء، نا بغیر عصر مولا ناعلام فرحرا شرف سیا بوی مظلی شیخ الحدیث دارالعلوم ضیافیمس الاسلام، سیال شربین نے کیا ہے، حضرت علامہ استا ذالاسا تذہ ملک المدرسین مولانا علام عظام مشیقی گولڑوی مرظله العالی کے شاگر درست پراور شہید تھریک آزادی خاتم الحکما علام فضل حق خیر آبادی علام علام خلام کا مقال میں، وہ موجودہ دوریس امت مسلم کے بیے فدرین ربا نی کاعظیم عظیم ہیں، کے سلسلۂ عالیہ کے ممتاز فاضل ہیں، وہ موجودہ دوریس امت مسلم کے بیے فدرین ربا نی کاعظیم عظیم ہیں،

له يوسف بن المعيل نبها في ، علامه: شوا بدا لحق ، عربي ، تقار نظ الكتاب ص ١١ لله ايضاً : ص١٢ ص ١٢ ص سله ايضاً : جس طرح روضۂ افدس کی زیارت اوراس کے لیے سفر کرنے پرطماع کا جاع ہے اسی طرح علا ہاسلام اور عامتہ المسلمین اس بڑمل بیرا ہو نے بین تنفق ہیں، کیز کو صابی رائر کرام رضی اللہ تعالیا علیہ ہوئم کے زبان کے سے بہلے اوراس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ ہوئم کی زیارت کا فعد کرنے دہیے ہیں اورا طراب عالم سے طویل اور ٹیر مشقت سفر کرکے ایپ کی بارگاؤال فعد کرنے دہیے ہیں اپنی جانوں کوخطرات ہیں بیس عاضری دہیتے دہیے ہیں اوران کاعقبہ و ہر راہ ہے کہ بیمل مظیم ترین عبا وات بیں سے ہے۔ فرالت رہے وہ خود خطا کا راور محروم ہے کہ ہرزمانے ہیں سفر کرنے والے کثیر التعداد لوگ خطا رہے ہے وہ خود خطا کا راور محروم ہے ہے۔

اس مسلے بیں مخالفت کرنے والے علامہ ابن تیمیہ، ان کے نشا گرد علامہ ابن القیم اور ابن عبدالہادی بیں، ان کے بعدوم بی اور نجدی علیاء بیں جو مذھر ف ان کے نقش قدم بر جیلے بلکات دیاں ان سے مجھی اُگے بڑھرگئے۔

علامہ نہانی نے مسئلہ توسل اور زیارت ہیں ان ہی لوگوں کارد کیا ہے ان کے اعمائے ہوئے سے ہمات کا زالہ کیا ہے اور انتہائی تفصیل کے ساخفہ نیا باہد کہ مذاہب اربعہ سے تعلق رکھتے والے جمہور علماء کا مذہب کیا ہے ، علامہ والے جمہور علماء کا مذہب کیا ہے ، علامہ اور حق یہ ہے کہ ان مسائل کی تحقیق کاحق ادا کر دیا ہے ، علامہ نہما نی سنے ہوں کیا ہے کہ بی علامہ این تیمیدا وران کے نتا گردوں کے علم فیصل کا مذہب قائل بہوں بلکہ مداح ہمول لیکن جن مسائل میں ان حضرات نے جہور علماء اسلام کی مخالفت کی ہے آئی ہوان کی نائیر نہیں کرنا ،اگران مسائل کا تعلق نبی اکرم صلی اشر علیہ قلم کی ذات اقد سے رہونا توشا بدین ان کے خلافت قلم نداعی اندائی انہ مسئل انہ علیہ قلم کی ذات اقد سے دہونا توشا بدین

رق سے ساقت کی جائے۔ عالم اسلام کے جلیل الفقر علما ہے کس قدر اس کتا ب کی تا ٹیر تخسین فرما ٹی ہے۔ اندازہ اس کتاب پر مکھی جانے والی تقریر طات سے ہوتا ہے۔ جامع از ہر، مصر کے سابق شیخ علی خیر ببلا وی ما مکی فرماتے ہیں: اس ذات نے حس کے قبضۂ قدرت میں خیراں مامن سے بیچھے س کتا ہے کہ کا دفوہ

اس فرات نے حس کے قبضہ قدرت ہیں خیراور ہرا بہت مجھے اس کتا ہے آگاہ فرا کراحسان فرمایا مجھے امیدہ ہے کہ یہ کتا ہے اسینے مؤلفت فاضل علامہ پوسف افندی نبہانی

له يوسف بن اسمليل نبها في علامه: شوا مرالتي (عربي) طبع مصرص ٨٢



نحمده و نصلى على رسوله الكريم وعلى اله واصحابه الكاملين الواصلين والتابعين لهم بالاحسان الخي يوم الدين

تنام تعربفيات اوركلمات من تنار الله رب لعالمين كے بيے ہيں جوك دالمرسلين اور ديگر بتواص وم فتر بين كے وسليسے فربادیوں کی فربا درسی فرمانے والا ہے بن کواس نے تمام بندوں میں سے منتخب فرما لباہے اور منصب بنائٹ و مبتت برناکز فرايا بسيان انبيار ومرسكين اورعبا وصالحين جن بي سي صبيب اظلم سيدالغلائق اعبين سيدنا محدرسول الله على الله عليه وسلم كخصوصى مناقعب ومرانب ، ورجاب قرب اور مقصد وممنوصد فى پر فائز قرمايا يسب نے اپنے رسل كرام كو دين مبين كي بين ارتکا کے لیے اپنے اور مخلوق کے درمیان وساکط وورائل بنایا تو بندوں نے بھی قضار امرام اور عل شکلات بس اللہ تعالی میقر ان كروسائط ووسائل بنا بالصيد كرالله تعالى في الله تعالى وسائط بينغ بنا باتها رائدًا بندگان خدا جناب بارى مين رسل عظام كودسائل اجابت اوروسا لَط قضار صاجت بناكركسي برعمت كم مرتكب نهين بروئے بلكم بن كو الله رب العزّت في ال كى طرت وساكط وسائل بنایا تضاانیں اس کی بار گاہ والامی وسائط و ذرائع بناکر انہوں نے عادت جاریہ کی مخالفت کی ہے اوٹینٹر لیمیت طرق

صلاة وسلام بصصدونهايت نازل مورسيدنا محرصبيب تن رجوالله اور مغنون كيدورميان تمام وسأكل ووساكط الفتل تزبن وسلها ور ذربعه بین اورتمام انبیار وسلین اوران کی آل واصحاب پراور الله تعالی کے تمام نیک بندوں پر۔ ا ما بعد! الص مجد جیسے تقصیر عمال کے مزیکب اور بیاڑوں کے برابراتام و ذنب کا بوجھا تھانے والے موت اس بات کواچی طرح ذہن میں رکھ کہ ہم نافض الاعمال اور خطاکار اللی ایمان کے بیے اللہ رب العالمین کی جناب پاک میں اس کے كرم عبيم محيط عالمين كي بعد الكركوني أمرا وسهاراب تووه صرف الله تعالى كي عبد مخرم صبيب منظم تبيدنا محدرسول اللَّصلى

للذاہم الله تعالى سے فبى كريم رؤ ت رضيم كى الله عليه وسلم كے صد قيم ميں بيرسوال كرتے ہيں كرہما سے ذنوب واتا كا سے درگذر فرطئے اور کروب والام دور فرمائے اور دنیا وا فرت کے تمام نیرات میں مہیں مطلوب و مقصور تک رسائی بخشے۔ اوردنیاد آخر سرت میں میں اپنے ایسے انعامات سے نوازے اورنم واصحہ سے سرفراز فرمائے جونرکسی آنکھ نے دیکھے

وہ بیک و قت متعدد اوصات جمیلہ کے حال ہیں ، وہ عالم ربانی بھی ہیں اور عبقری محقق بھی ، مدمنفا بل بر بھیا طنے والے مناظر بھی ہیں اورولائل کی فراواتی سے سامعین کے ول ود ماغ کومتا ترکرتے والے خطیب بھی ، فو ہ كتب درسيه كا كبراا وراك ركھنے والے مدرس بھي ہيں اوركتيرالتصانبيت مصنعت بھي، وه مس موضوع پر سكھنے بي ان كاقلم ستيال كيس ركف كا نام نبي بيتا، زبان عربي براس قدر عبور ركفته بي كواردوس زياده رواني کے سا تھ عربی میں مکھتے ہیں۔ بجاطور برکہا جاسکتاہے کم صنعت نبہانی ایسا ہو تومتر جم سیالوی ایسا ہی ہونیا علیہ فرید بک سٹال، لا ہورکے ما لکان جناب سیداعجا زاحداورجناب ڈاکٹرمنیراحرصاحبان کی فرشتی ہے کہ وُ ہ وینی اللہ بچر کی اشاعت بی ہمہ تن مصروف بی اوراب شوا مالی البی عبیل القدر کتاب کا ترجمہ بیش كرفى سعاوت عاصل كررب ين الله تعالى أنهين ونيا وأخرت ين اس كارضيكا اجرعظيم عطا فرائع-

> محرعبد العكيم شرت قادري جامعه تظاميه رضويه لاجوار

41910 SIELS 14

اطوار دعا دات بنیج کونظر سین و یکھنے والول نے بعنی جاہل مترعین اور ندا ہمپ اربعہ اسلامی شنوزور علیم گی اختیار کر میرالوں نے بیں نے اس مبحث کوایک ربالہ مسلی بہ" السوام العمائیۃ لاصحاب الدعاوی الکا ذبتہ "کی صورت ہے دی ہے اگر جہوہ اسس کت بکا حضہ ہے گرمتنقل ربالہ بھی ہے لہذا اگر کوئی صاحب نوفیق اسے الگ کر کے شائع کرتے واس بیج سرج منس ہے ۔

دوری قسم میں بارہ نبیبان کابیان ہے جن کی معرفت و موافقیت سرائ خص کے بیے ضروری ہے جاس ت ب کا مطالعہ کرناچا ہے وہ اس کے الواب میں وافل ہونے سے قبل ان بہضرور طلع ہوادران کو اچی طرح ذہن نیے می کرہے۔

أعطالواب مي مندج ممائل كالقصيلي بيان

باساقل:

" انحضور شافع یوم النشور شلی الله علیه ولم کی بارگاه بکیس بناه کی طرف سفر زیارت کا جائز ہونا ؛

یرباب سرورِعالم صلی الله علیه ولم سے ساتھ بارگاہ رب العزت میں انتخانہ و توسل کے عظم افسام وانواع سے ہے جوزائرین کے قضار حاجات کا باعث ہے اور وارین میں مرام ومفصد کے حصول کے رسائی کا فریعہ ہے اوراس میں خمات میں ابنیا رکوام اور اولیار کوام کے مزادات ومقاب اور مثابہ نے کی طرف مقرزیاں ہیں کا جواز سمی بیان کیا جائے گا کملاف بعض شا ذعلی العلام کے جواس کے خلاف شرع مبین ہونے کے قائل ہیں۔

ياب دوم:

ا وسبیلهٔ داریصلی الله علیه وسلم کے ساتھ توسل داستغاشہ کے جاز کا بیان اور صناً دیگر انبیار عظام اور اولیار کرام کیسا تنظ توسل داستغا شرمے جاز کا بیان کھی آجائے گا۔

بابسوم:

اس میں انم زمان علامتہ الدہم ، ناصرالسنتہ سیدا حمد دحلان مفتی شافعیہ تھیم کے محرمہ کا کلام ان کی تناب " خلاصتہ الکلام فی بیال امرار البلدالحرام نی الروعلی الوصابیہ اتباع مذہب ابن تیمیہ "سے نقل کیا جائے گا اور وہا بیرکا رقد انہی کی زبانی کیا جائے گا جنول نے اپنے بدعات و کفریایت کے تھے پر کو مہت عام کیا اور اپنے مخالات اہل ملت کو اس سے سائقہ ملوث کرنے کی اور ان کو کاف کینے کی نا پاک جسارت کی سیدا حمد وصلان کا کلام اس مسکد میں احقاق حق اور البطالِ باہل کے بیسے تمام ضوری مہلووں پر شمل میں

احناکے زدیک مدیث ضعیف مجی فیاس پردان جے:

حتی کو صفرت انام البوغید فرنمان بن نابت اوران کے اصحاب ہوا صحاب رائے ہونے کے ساتھ معروف و مشور میں وہ جی بتر ل انام شعوانی قیاس بر عدیث ضعید کو مجی ترجع فیتے ہیں جب اس کے علاوہ اور کوئی وہیں موجودہ ہو۔
جوشعی صاحب ہوایہ کی احادیث انام زطیعی کی تحزیج فیتے ہیں جب اس کے علاوہ اور کوئی وہیں ہوجائے گاکولا)
البوغید کا ند ہب جی باقی انکر مذام ہب کی طرح ند ہب اہل حدیث و محد میں ہے کیوں کہ ان سب کے نزدیب اصل مرتم اور متعیاب الموضور میں ہے کہ ہم کام مجید گا آبات سے استدلال کیا جائے گا اگراس میں کوئی وہیں وستیاب نئی وہ ہو ہو ہو ہو ہم اس کی طرح ند ہب سے کہا گوئی ابھی حدیث میں ہم تر اور اگرا جائے جو کا اگر کوئی ابھی حدیث میں ہم تر ہم آبے توجیر اجماع سے اور اگرا جائے جو کا اور اس کی صورت میں ہم تر ہم آب کے کا اور اس کی صورت میں ہم تر ہم آب کی کام مرجود کہا ہم موجود ہم اس مسئد ہم توجیر اجماع ہے کہ اللہ تعالی جو کا اور اس کی صورت ہیں ہم تر ہو اور اس کی صورت کی بناد پر وہ محم اس مسئد ہم تو ہو اللہ تعالی خوات کی اور اس کی سے کہا تو کو اس میں تھری خوات کے کہا اللہ تعالی کے موجود ہم اس میں تصورت کی بناد ہوں نے اور اس کے موجود ہم اس میں تو اور اس کے موجود ہم اس میں تو موجود کی تو موجود ہم اس کی موجود ہم اس میں تو توجود ہم اس کے موجود ہم اس میں تو توجود ہم اس کے موجود ہم اس کی موجود ہم توجود ہم اس کی موجود ہم کی موجود ہم کی توجود ہم کی موجود ہم کی موجود ہم کی موجود ہم کی موجود ہم کا اور کی کہ موجود ہم کی موجود ہم کام کو موجود ہم کی موجود ہم کو موجود ہم کی موجود

اس ببان کردہ کئے وفائدہ کو اچی طرح ذہن میں رکھتے ہوئے خانہ الرہی گوائر میں سے میں امام کی تقلید کرنا جا ہو کرد اوران کو اچنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صول ہدایت اور وصول مطلب کا فردید بنا وکیوں کہ وہ سب ہا دی اور ہدایت باقتر ہیں اورا پنی طرت شیطان کے بیے کوئی داستہ دمور کا اور کوئی بہانہ تنقط و تندیب کا نہ چھوڈے ورنہ وہ وار واست سے گراہ کرفے گا اور ہاکتوں میں متمال کرفے گا ۔ وساوس شیطانیہ اور غوائل نشیا نیہ سے بیجنے کا سے بڑا فردید وورید بہ ہے۔ اہل ق کے بیے تی تعلیم کرسے اور خوداعتمادی سے گرمز کرے بلکہ اپنے تصور فیم وا دراک کا اعتراب وا قرار کرسے اورائی فرمائی تھیں کو علی راعلام اور ایکہ اسلام میں مرکز کرفے ہے وہی اس وقت سے ائیر مجتدین کے دورتک عالم وجود میں قدم رہنے فرمائی ج اور عدل مراد كا قريب ترين فريعه ووسلم

باب مثنة

میں علمار وفضلار کے مرور مجھ کی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لعبورت نِظم وقصائد استغاثات دنوسل کا بیان ہے ہوان تمام کو یابعض کو فضار حاجات کی نیمت سے پیشھے کا ستیر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استغاثہ کی برکت سے امید کی جاتی ہے کہ اس کی حاجات برائیں گی اور مشکلات علی ہوجائیں گی۔

فاتمه:

میں ابن نبمیر اور اس کے ہم مشرب وہم عقیدہ لوگوں کے بعض اولیار کوام پران کی عبارات موہم کی وجرسے کیے ہوئے اعتراضات کے جایات مول گئے۔

قراب الله تعالی کی تا کیدونفرت سے مقصود میں شروع ہونے کا وقت اگیا ہے اور میں اس کی ذات الله میں اسے لیڈ ویچنگی تکر، زنیقِ تالیف و تصنیف اور قریم و منتقیم راوحت کی طرف ہدایت وارت دکا سوال کرتا ہول جبکہ اس کی جناب متطاب میں نبی کریم، روز ف رقیم علیہ الصالوۃ والتسلیم کی جاہ ومرتب کا وسلیم لیا پیش کرنے والا ہوں ۔



اوروبابيك ي كرونبهات كا واضح بيان اور افرى بربان كے روو ابطال اس مي موجودے -

اس باب بین ان کا ایک منتقل رساله "الدردالسنیه فی الردعی الولا بید " بھی ہے میگر میں نے خلاصة الکام فی بیان امرارالبلد الحرام "سے جو کچونقل کیا ہے وہ در رِسُنیر کے عظم مسائل ودلائل رَشِمّل ہے لئدا اس پراکتفا سرکرنامنا سب مجھا۔ رحمی الله تعالیٰ وحیزا ہ عن الاسلام والمسلمین خبیرالجزاء۔

بابهام:

اس میں مذاہمب ادبعہ کے اُمَدُ اعلام اور علما رکوام کی عبارات واقوال نقل کیے جائیں گے جن میں تقی الدین ابوالعباس احمد
بن تمیہ براس کے اختراعی قول بعنی سید المرسلین اور ویگر اٹمبیار ومرسلین علیهم الصلواۃ والتسیم اور عباد اللّٰہ الصالحین کی طرف سفرزیات
سے منع کرتے اور استفافہ و توسل کو حوام اور فترک قرار فیسنے پرطعن و تشینع ہے اور اس باب میں بالبتے اس کی بعن ابول پر تبصر بھی
کیاجا سے گا اور متعدد مقامات پر اہل السند کی منا لفت کا بیان ہوگا اور اس کے اللّٰہ تعالیٰ کے حق میں جبت کا عقیدہ رکھتے برایک
متعقل رسالہ بعنوان مورفع الاشتہاہ فی استحالہ ہ انہ جلہ تعلی اللّٰہ الله میں اس کاروکیا جائے گا۔

باب ينجم:

اس بین ان بین کتابول" اغاثنة اللصفان تالیعث ابن قیم ، الصادم المبکی تالیعث ابن عبدالهادی ، جلار العینین تالیعث نعمان آفندی پرتتبصره کیا جائے کا جوان ایام میں طبع ہمونی بین اور ان میں ابن تیمیہ کی بدعات کی تائید وتصدیق کی گئی ہے۔

باشتم:

اس میں سیدالمرسلین علیہ وعلیهم الصلوات والنسلیم کے ساتھ استفایہ و توسل کی صورت میں صاصل ہونے والے فوا کہ وعوا کر اور منافع ومصالح سے متعلق علمار عاملین اور عرفار وصالحین کے انٹارو حکایات کا بیان ہوگا۔

إب فيتم :

اس بین اکابرادبیار کرام کی مرور کونین علیه السام کے ساتھ استغایثہ و توسل پرشتل دعاؤل کا بیان ہوگا ہوا تنوں نے اپنے احراب وا درادیں ذکر کی بیں اور یہ باب بذات خوعظیم حزب بن گیا ہے جوا کابر اوبیا رکرام کے متفرق احزاب وا وراد کا حامع ہے، اور سید الخلق صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے استغاثات پرشتمل ہے میں نے اس کو " حزب الاستغاثات استیدالسا واست ملی اللہ علیہ و تم کے نام سے موسوم کیا ہے جس کا جی جا ہے وہ اس کو کتاب سے الگ کر سے اور و دبنا سے کیول کر پراعیل اوراد سے ہے الالالا

اس میں علی راعل شکا ام شعرانی ، امام ابن جیزیمی کی رائم مناوی اور دیگراکابر کے عبارات نقل کیے ہیں جن میں فدہ بھر نظر انساف سے عور وفکر کرنے والاصاحب طبیع سلیم اور فنم منتقیم دوسری کسی جمت وولیل کا متناج وطلب گارنبیں ہوسکتا ہیں اننی عبارات بی سے بعض کو پیال نقل کرتا ہول ۔

"سليم

مرى اجتهام طلق كالخلال عقل ودين:

اجنہا مطلق کا دعوی اس زمانہ ہیں وہی کرسکتا ہے جس کے عقل اور دین میں فتور ہو ہاں البتہ اولیارعظام ازرف کے والبت
اس کا دعوٰی کر سکتے ہیں جیسے کر جینے البرمی الدین ابن العربی قدس سرہ العزبیٰ کا فران ہے ۔ انم مناوی نے جاسع صغیر کی شرح
کمیری ابتدار ہیں فربا یا کہ علامہ شہاب ابن جربہ بتی فراتے ہیں جب علامہ جلال الدین بیوطی نے نجمتہ ہونے کا دعوٰی کیا توان سکے
معاصری ان کے مقابلہ رہا گئے اور سنے منفقہ طور پر ان کے اس دعوٰی پر رقوفقہ سے کیا اور ان کی طریت ایک موالنامہ مکھا جس
میں منتقت ایسے مسائل منتے جمال علمار مذہب نے دور دور وجسیں ذکر کی تقین اور کسی ایک کی ترجیح بیاں نہیں کا تھی اور ان وجرہ میں سے
مطالبہ کیا کہ اجتما دِ مطابق کا دعوٰی تودور کی بات ہے۔ اگر ادنیٰ مراتب اجتماد بینی اجتماد فی الفتوٰی کی ہمت ہے تو ان وجرہ میں سے

مفارمه

ائ بن اجتماد طلق کے انقطاع پر کلام ہے جس کا فرقہ وہا بیر نے اوعام باطل کر رکھا ہے اوران کے انکارِ فامدہ کو بنظر تحیین دیکھنے والے عالم مبتدعین نے۔ اور اس رسالہ کانام ہے السیام الصائب لاصحاب الدعاوی الکاذبة

بسم الله الرحن الرحيسم لة

الحمد لله رب العالمين و الصّلوة و السلام على سيدنا محمد سيد المرسلين وعلى أله وصحبه و التابعين و من تبعهم باحسان الى يوم الدين - امّا بعد:

فقیریست بن المعیل نبھانی غفاللہ ذکوبہ وستر فی الدارین عیوب عرض پردازہ ہے کہ اس زمانہ میں سمے اندعام قلیل جی ہے اور بید الدید فقیر یوست بنا کا میں اور جبل جی اور جبیل جی ۔ جبنا علی و ما حل کر بیٹے ہیں اور انہوں نے اپنے متعلق یہ ہوگئی ہے۔ وزعنل و ما طل کر بیٹے ہیں اور انہوں نے اپنے متعلق یہ موگئی ہے۔ وزئید طل کی اکثریت ضعیت النقل می انداز ہیں۔ ما لمان کر رکھا ہے کہ وہ ثنا فقی واحد اور مالک و نعمان جیسے انداز اسلام کی ماند ہیں۔ حالان کہ ان کی اکثریت ضعیت النقل ، ناتھ النقیم ملی علی مسلم سے ہے جو عوام کا لا نعام کے سائھ بنی ہیں اور ان کا مجتدر ہونا تو در کن را ان کو علمار اسلام کو غلیم نقصان لائتی ہوئے ہیں اور ان کا مجتدر ہونا تو در کنا را ان کو علمار اسلام کو غلیم نقصان لائتی ہوئے ہیں ان دعا دی تاکہ میں ان کے لیے اور تمام الل اسلام کے لیے خلوص ونصیحت ہے اور وزئی میں ان کے لیے اور تمام الل اسلام کے لیے خلوص ونصیحت ہے اور وزئی میں ان کے لیے اور تمام الل اسلام کے لیے خلوص ونصیحت ہے اور وزئی میں ان کے لیے اور تمام الل اسلام کے لیے خلوص ونصیحت ہے اور میں میں ان کے لیے اور تمام الل اسلام کے لیے خلوص ونصیحت ہے اور تمام الل اسلام کے لیے خلوص ونصیحت ہے اور تمام الل اسلام کے لیے خلوص ونصیحت ہے اور تمام الل اسلام کے لیے خلوص ونصیحت ہے اور تمام الل اسلام کے لیے خلوص ونصیحت ہے اور تمام اللے اختیات کو میں ان کے دیت اللہ عادی الدے ذبت میں وکھا ہے ۔

ہاں تواب میں اس رسالہ کونٹر فرع کرتا ہول میرادعوی یہ ہے کہ اس زمانہ میں اجہاد مطلق کا دعوی خواہ وہا ہید کی طرف سے ہو یا کسی دوسرے عالم کی طرف سے وہ حبوٹا دعوی ہے زاس کی طرف انتفات و دھیان دواہہ اور ذاس پر تعدیل واعتماد کی گئو کش ہے میں نے اپنی کتاب ججۃ اللّٰہ علی العالمین میں اہل زمان کے دعوٰی اجتماد کا بڑی لبط کے ساتھ ردکیا ہے اور

کی بھی عالم کے اندریا یا جانامشکل زین امرہے بلکہ رہتے زمین پراس وقت کوئی مجتدمطاق موجود نمیں ہے بلکہ کسی امام کے ہذب میں اجتما دکر سے ایسے وجوہ کا استخراج کرنے والاشخص بھی اس وقت موجود نمیں جے اتوال کو وجوہ مذہب کہا جاسکے اوراس کا سب عرف بہر ہے کہ اللہ تعالی نے خلوق کر زمانہ کے اختتام اور قرب ساغۃ قیام کی اطلاع وخر فیدے کے بیے سرتبہ اجتماد سے عاجز کر دیا ہے اور اس کا باعث صرف بھی ہے کہ پر جو رہے ہی قیامت کی علامات میں سے ہے۔

ام تنال شیخ الاصاب واستا ذو علی المذہب نے فرایا ہے کہ فتری کی دوسمیں ہیں۔ اقل بہہ کہ مفتی میں شرا کھا اجتماد مجتمع ہوں اور قیم نایا ہے۔ ردوسری قسم بیہ کم مفتی اکمرار بعد ہیں سے کسی ایک امام کے مذہب شکا امام شافعی کے مذہب کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے۔ ان کے مذہب کی اچھی طرح معرفت ووا تغیبت رکھتا ہوا ور مہارت تا مرضی کہ ان کے امول کڑ سے کو نکی اصل اور قاعدہ اس سے مفتی نہ ہو جب مجھی اس سے ایک واقعہ میں فتولی طلب کیا جائے توامام مذہب کو کئی نس اس منظمی واقعہ میں موجود ہو توائی کے ساتھ جواب سے ور مذاس میں اس کے مذہب کے مطابق اجتماد کرے اور ان کے اصوال کے اصوال کے مطابق اس کی تنہ ہے۔ کے مطابق اس کی تنہ ہے۔

ہے ہے قول اہم تفال کا با وجودان کی جلالت قدر کے اور با وجودان کے تلاندہ وغلمان کے مذہب ہیں اصحاب وجوہ ہونے کے ترہمائے علما رکاحال کی باہرگا ؛ اور ان کے جلہ غلمان وخدام میں سے قاضی حیین، علامہ فورانی ، اہم الحربین کے والدگرامی ، علامہ صدیدلانی ، اہم شخبی وخدیم ہیں اور ان کی موت اور ابرحا مذکے اصحاب کی موت سے خرب شافعی میں اجتما وارتخریج وجوہ کا خاتم ہوگیا ۔ ان کے دنیائے فانی سے دار باتی کی طرف رخوت مفر باندھنے کے بعد جوعلار خرب رہ گئے ان کاسالا کمال علمی اور مربایہ نقابت ہی ہوئے وہ مرب اور دامی نوان ان کی وجود سے تھی ہوئے ہے ۔ یہ کام ابن ابی الدم کا دنیان سے می خالی ہوئی ہے ۔ ور دامی نوان انکے وجود سے تھی ہوئے ہے ۔ یہ کام ابن ابی الدم کا

جۃ الاسلم امام غزالی نے اپنے زمانہ کے جہتہ دطلن سے ضائی ہونے کی تصریح کی ہے۔ اجیا را اعلام ہیں سنا ظارت کی تقیم

کرتے ہوئے فرما تے ہیں لیکن جُنّے ض کو رقبہ اجتماد حاصل بنیں ہے وہ مض اپنے ندمہ امام کے اقوال نقل کر کے نولی دیتا ہے

ادراس زمانہ کے تمام علی راسلام کا بین حال وہ کم ہے اگر ان پر اپنے ندم ہب کا صنعت واضح بھی ہموجائے تو وہ اسے ترکنیں

کرتے اور وسیط میں فرما باکہ بینٹر وطا جتما دجن کا قاصی میں با یا جانا صروری ہے ہما سے اس زمانہ میں ان کا شخص شکل فور شخد ہے۔

یضی مختر تقریر علامہ مناوی کی جوانمول نے نشر ح جاسے صنعیر ہی ذکر کی تقی جو منصل و مبسوط تقریر ملاحظہ کرنا جا ہے وہ اللہ کتاب کی طوف رجوع کریے اور جمع البحوامی کے حالث کہ علامہ ابن القاسم ، نقا وی ابن جج ، فنا وی شیخ محمد بن سیمان کر دی اور دیگر منس کے اختمام پر احتمام کرا و فنا ورجہ کے اجتما و بینی اجتما و فی المذم ہب کے انقطاع و اختمام پر منسفی با سے صادر ہو۔

منفق با سے گا جرجا نیکہ اجتما و مطلق کے بقار و دوام کا قول کسی سے صادر ہو۔

علامركروي تعصرها سے دراز سے انقطاع اجتماد كے تعلق ائتما علام كے عبارات اورائم مخرالدي رازي ان الحري

راج ومرجرح بباین کر واور تواعد مجتدین پرتائم کرده ولائل پرسجت کرو توانام سیوطی شف جواب کھے بغیروہ موالنامہ واپس کر ویااور
یہ عذر کیا کریں مختلف مصروفیات کی وجہ سے جواب فیبنے سے قامر ہوں علامہ شہاب بیتی فراتے ہیں کہ اجتہا دفی الفتوٰی کے مرتبہ
کی صعوبت ووثنوا ای کا طاحظہ کیجے کہ امام سیوطی مبیبا وسیع النظر اس سے قاصر ہے حالال کہ بیر مراتب اجتہا دمی سے ادفی مرتبہ ہے اور
تواجتہا دمطابی کے مرتبہ پرفاکن ہونے کے دعویدار کا کیا حال ہوگا اور جب اجتہا دفی الفتوٰی کا مری متبلار جیرت و مرکز وافی ہے اور
گرفیارف ادفکر ہے ۔ اندھی مواری کی پشت پر مواشخص کی اندر ہے اور شب کوری میں منبلا اوندئی کی طرح واور الرمیت سے دور
ہوا گئے والا ہے تو مجتد مطابق ہونے کے مرعی کا حال کیا ہوگا ؟

اجتناد طلق كاورجه بزارسال سفقطع ب:

علامر نئها بہتی فرائے ہیں حبی تھی منوں میں اجتماد طلق کا تصور کر لیا تو لا محالہ اسے اللہ تقالیٰ سے جیا و نثری آئے گا
کہ ان المی زمان میں سے کسی کی طوٹ اس کی نسبت کر سے بلکہ علامہ ابن العسلاح اوران کے نبیعین فرط تے ہیں کہ ہمر تیہ تین موسال سے
منتقلع ہو جبکا ہے اور ابن صلاح جیٹی صدی ہجری کے علی مرسے ہیں تو ان کو وصال پائے ہوئے ہیں ہوسال گذر چکے ہیں تو اس قت وربیعا کہ دور سعا دیت نشان کے محاظ سے ہے جب کہ وہ دمویا میں وربیعا کہ مان مان کے علی مراعلام ہیں ہے ہیں تو ہم اسے جاری کے دھویں صدی کا ستر صوال سال ہے اور ہی میری ک ہے جم الله علی العالمین کی تالیف کا زمانہ ہے۔ انقطاع کو جبرا دکو تقریبًا بنرار سال گزر چکے ہیں۔

الم رافقی ثنافتی این گآب" الالاار " بی فرات بین کر الله اسلام کانفریاً اس امریه اتفاق واجاع بے کراس زمانه بیک فی مجتمد مرجود نیس ہے ۔

مل شام کے عالم اجل ابن ابی الدم نے اجتماد مطلق کے شرائط ذکر کرنے کے بعد فرمایا ان شرائط کا ہما سے زمانے ہیں ت

الماليات

موجودہ علماء اورور چہاجتہا دمیں آنا تفاوت ہے حقیقاً ہیا، سی اور سلطان رمان بلک قرشتہ اور شیطان ہیں اور جودہ علماء اور درجہ اجتہاد کا دعوٰی کرتے ہیں دہ بذات خودصالح اور نبک ہیں لین وہ فندت کے پردوں ہیں ہیں یعنوٹری ہیں اوادیث جا سنے ہیں اور نب میں ماداولہ برعبور جس کی بنار پراس کئے گزیسے دورمیں انہیں صوف عالم کمنا درست ہرسکتا ہے اور ایسی ان کے اور احکام دین ہیں درجہ اجتہاد پر فاکر ہونے کے درمیان بست بڑا فرق باتی ہوتا ہے جس کو اگر لا تکر و شیا طین کے باہمی

فرق سے تبریز کریں توایک کیا ہی اور سطان و تت کے باہمی نفا دت سے مزور تبریریں گے سکین وہ اپنی عفلت، تلت عفل وفهم اورا ہے نفوس پراعتماد و خوش فہی اوران ہیں کمال کا گمان کا ذہر رکھنے کی وجہ سے اس وعوٰی کا ذہب اور طون باطل کے خوال وفهم اوران کی اس میں نفز نئی دخطا ظاہر ہے اور شیطان نے ان کے بیے برم کر و فریب گھڑلے کہ وہ ان جبوٹے عاد کی کے اہل اور لاکتی ہیں اوراس میں نفز نئی دین میں تقوٰلی و پرمبز کاری کے دعوٰی و لیے دروا زہ سے داخل ہونے کا موقعہ پالیا ہے اوراس گمان سے دوائ میں سے کسی کی تقلید جا کر نہیں ہے۔ اوراس گمان ہونے وین کی سائتی اور رضا طرب کی خاطر حجمہ دین میں سے کسی کی تقلید جا کر نہیں ہے۔ اوراس کی منا کے وین کو براہ دارس کی خاطر ورنس دول میں اللہ علیہ وسلم سے افذ کریں اور درمیان یکسی کو داسطہ و وکسید پر نائیں ۔

ندوم قیاس کون ساہے:

انوں نے بعض کا برن میں دائے اور فیاس برعل درآ مری ندمت دکھی ادرا تباع کتاب وسنت برتھے لفنی و تھے لور آئد کی ندمت درکھی ادرا تباع کتاب و سنت برتھے لفنی و تھے لور آئد کی دج سے کوڑک تقلید کی دہیں جب سے اور اپنی غفلت و بے خبری کی وج سے یہ دوجانا کہ دائے و فیاسس ندموم وہ ہے جب برنفس کتاب و سنت کو چھوٹر کوٹل کیا جائے اور ایسے قیاس کا قائل ندکوئی مجتد ہے اور نہی ان کے متبعین اور کیول کروہ ا بسے نیاس کوجائز رکھ سکتے ہیں جب کران میں سے سرمجتد ہی کت تفرا آتا ہے :
مار ایک کے متبعین اور کیول کروہ ا بسے نیاس کوجائز رکھ سکتے ہیں جب کران میں سے سرمجتد ہی کت تفرا آتا ہے :

جب مدیث میم وستیاب ہو تو دی میرا مذہب ہے۔

ادر بمارے ایم ، ایم شافعی باربار اپنی کتاب الام اور الرسالہ میں فرانے بیں جیسے بی نے خودان دونوں کتا برل بیں پڑھا ہے وَ هَدِ لُو اللّهِ عَلَيْهِ وَ هَدْ لَوْ مَنْ عَلَيْهِ اللّهِ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَ هَدَاهُ اَ إِنْ وَ وَ اَلْ مِنْ عَلَيْهِ وَ اللّهِ اللّهُ عَلَيْهِ وَ اللّهُ عَلَيْهِ وَ اللّهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَ اللّهُ عَلَيْهِ وَ اللّهِ عَلَيْهِ وَ اللّهِ عَلَيْهِ وَ اللّهُ عَلَيْهِ وَ اللّهِ عَلَيْهِ وَ اللّهُ عَلَيْهِ وَ اللّهُ عَلَيْهُ وَ اللّهُ عَلَيْهِ وَ اللّهِ عَلَيْهِ وَاللّهِ عَلَيْهِ وَ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَالْعَلَامُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ مِلْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَلَ ائم غزائی اوردافعی و نودی کے اقرال نقل کرنے سے بعد فرمایا۔ آج تفریاب بوگول کا اس پر اجاع و اتفاق ہے کاب کوئی شخص مجتدانہ شان کا مالک نمیں ہے اور شخص ورجۂ اجتماد تک نہ بہنچ سے اس کے لیے شکم یہ ہے کہ جب کوئی صبح عدیث اس کوئل آئے اور اس کے بیے اس کی مخالفت کرنا ممکن نہ ہو تو وہ اس امری تحقیق تفتیش کرے کہ انکم مجتدی ہیں سے کس نے اسی بیٹل کیا ہے۔ بینا بنچ اس مدیرے بیٹمل میں اس اہم کی تقلید کرے جیسے کہ آنام عمدہ محقق قدوہ علامہ نودی نے دوضہ میں اس پر تبنید کی ہے۔ جو کیوں کہ عوام کا برا ہ راست کتاب وسندت سے استنباط درست نہیں ہے بلکہ بہ صوت اس شخص کا کا کہ ہے جودر جو اجتماد بی فائز ہو جیسے علی راکا برین نے اس کی تقریح کی ہے۔

(انتهت عبارة فتاوى الكردى)

رَالَى غَيْرُهُ مِنْهُ مَا لاَ يَرِلَى

جس کانٹس اپنی قدر دمنز لت سے نا ثنامااور حال ہو گیا تو دوسرے لوگ اس میں وہ کچھ دیکھییں گئے جودہ خوذ نہیں دیکھ ۔ سکتگا ،

یں نے ان میں سے بعین کو دکھیا کہ عوام الناس کو قرآن مجیدا ورضیح مخاری سے اسکام شرعیہ استباط کرنے کی دعوت دیتے ہیں ۔ دیکھیے پر کتن غطیم عبل ہے اورکھلی گراہی ۔ المحذر! السحار الرگرامی! ایسے احمقوں کے پاس جانے کی بجائے اپنے ندہ ہب کو لازم بجڑا اور ائٹر اربعہ میں سے جس ام کی تقلید کرنا جا ہتا ہے کہ بغیراس کے کہ تو رضتوں کے در ہے ہوا ور جس انام کے خریم ب میں جس معاطر بی مہولت دکھی اس کو اینا کر مختلف مذا ہم ہے اس کام کو جمع کرہے اور ال میں خلط ملط کرف جس سے ایک ایسی مجموعی حالت حاصل ہو جائے جس کا اُئر اربعہ سے کوئی بھی قائل نہ ہو۔ یام مخطور ہے۔

ہوں منرکی کان نے سنے ہوں اور نہی کسی بنٹر کے ول میں کھیلے ہول۔

التالله ابم اس محبوب كريم كے فرب ومنزلت اور دفعت ورحبت كونيرى جناب دفعت ماكب بين وسله بتا ہے ہيں اور در نواست کرنے ہیں کہ ہمیں اپنی اوران کی بارگاہ میں مجوب ترین عبا دہیں سے بنا اور ہمیں دنیا وبرزخ اور قیامت کے دن امن وعافیت کے مالک موشین کے زمرہ میں شامل کر سے اپنی اور اپنے مجبوب کریم کی رضامندی نصیب فرما اور ہما اسے شامخ كرام اوراولا ووذريت جلمجيين اصول وفروع اورتمام خدام كواتنين انعامات سيصر فراز قرمار

بعدازتوسل ووعاصول مطلوب ومققرق فارتبن كام كى خدمت بي عرض پر داز بول كريركناب اين موضوع ميں ميت اوراس کے مسن و خوبی میں مزید اضافہ کی گنجاکش شہیں ہے۔ میں اللہ انتظیم رب العرش الكرم سے دست برعا ہول كه وہ اسے خالص اپنی فات کریم کی رصارتمیم اور لطعتِ حسیم کاموحیب بنائے اور مجھے اور اس کتاب کوہر بیار فرہی ، مذموم و بیطاق اور کھو ناورسن، رائے وفکر کے مالک شخفی سے کفایت فرمائے اور اس کے ذریعے عام و تام نفع بخشے اور اسے میری دنیا ورنے اور آخرت مین وش محتی اورسعاوت مندی کاعظیم ترین وسیر بنائے۔

مِن في اس كتاب و مشوا بدالحق في الاستفاشة بسيد الخلق شك نام نامي سيد موسوم كياب كيول كماس من صاحب المقام المحرسيدالوج دهلى الأعليه وطم كے ساتھ استغاثہ وتوسل كے جواز ومنته وعيت پربست زيادہ شوا ہروشہو دموج دہيں-وَيَسْ تَنْبِئُونَكَ آحَقٌ هُو قُلُ اِي وَ وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہ ت ہے تر کیے رَتِي اِنَّهُ لَحَقٌّ . مجھے اپنے پرورد کارعل وعلیٰ کی تسم وہ حق ہے جس میں

یں نے کتاب ندکور کے نام میں زیادت تیرالانام علیہ السلام کی مشروعیت کا ذکر نہیں کیا جالال کروہ بجث اس کتاب میں مذکوروسطور ہے کیول کروہ می استفاث و توسل کے انواع میں داخل ہے ملکہ ان میں سے انصل واکمل ہے اور نا فع ترین لهذا النبين مين وافل بونے كى وجرسے مليحدہ نام سينے كى حزورت نبين تقى -

یں نے اس کتاب کو ایک مقدمہ، آٹھ اواب اور ایک خاتمہ برمزت کیا ہے۔ مقدم دوات مرمنتم ہے۔ سم اقل بین اجنها ومطنق محے انقطاع پر محبت کی گئی ہے جس کا ادعار باطل فرقہ وہا بیب نے کررکھا ہے اوران کے

اورانین کی تقلید ریاکتفار کرے اوران کے زام سے خروج والحراف کامر مکب زہو ۔

وہ اکارین منت پولے عالم اسلام میں علم و حکمت کے اندریک تے روز کار تقے سکران میں سے کسی نے اجتما وطلق کا دعوی تنبیں کیا۔ تو تواور تبرے امثال اپنے تصورضم وا دراک کے با وجود غرور و تکبیری مبتلا ہو کر کس طرح وعرای ابنها د کر سکتے ہیں جوکہ اپنی جبا ولاملی کی وجہ سے لوگوں کی جائے استنزار بن چکے ہیں اور شیطان کے بیے کھلونا ۔لنذا اس ہوس وہنریان اور یا وہ گوئی وہبیروگی کو چھوڑ ہے اور مذا سرب اولجہ کے اُئمہ میں سے کسی کا طوقِ تقلید اپنے گے میں ڈلیئے جس طرح کہ دوسرے علما رامنت ادرعوام الإاملام في عصر مجتبدين سے درات تك بي راسته افتياد كردكھا ہے يبى مونين كا وہ راستہ ہے ملى اتباع اولى و النب بلكه لازم دواجب ہے۔

الله تعالیٰ کاارشا دگرامی ہے:

وَمَنُ يُكْتَا فِقِ الرَّسُولَ مِنَ لِعَدِمَا مَبَكِينَ لَهُ الْهُدَى وَيَنْبِغُ عَنْيَرَسَبِيلِ ٱلْمُعْمِنِينَ كُولِهِ مَا تُولْ وَنُصُلِهِ جَهَنَّهُ وَسَاءَتُ مَصِيلًا ،

اور جمص رسول خداصلی الله علیه وسلم کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ ہدایت اس برواضح مہوجائے اور مونین کے مامتہ کے علاوہ کسی داستہ کی اتباع کرسے توہم اس کوادھری پھری کے مدھرہ کچرسے کا ادراً خرت میں اسے مبنم کا ایندس بالین کے اور وہ برافتے کا ناہے۔

عَقَا مَدْ مِن تَقَلِّى لِأَرْمُ مِنْ مِنْ أُورِ فُوالْمَرِ قُرات مديث بِما يَعْ عَقَلَد :

حب تزمدیثِ نبریه پرشینے کی اہلیت وصلاحیّت رکھتا ہوتر تجریہِ د خائر احادیث کی قرارت اور مطالعہ لازم ہے تاكرنواپنے خربب كے دلائل رمطنع ہوسكے ، ترغيب وتربيب كى اما ديث رئيل برا ہوسكے عظمت دين إسلام ،اس كے عقا كر وفروعات، كما لات الوہيت اوراسماروصفات كى معرفت عاصل كرسكے۔ بنى اكرم صلى الله عليه وسلم كى ميرت طيبه، أب محفضاتل وكما لات اورمعجزات وخوارق عاوات، احوال دنيا وآحزت ، كيفيات بعبث ونشور ، جنت و ووزخ کے احوال، ملائکہ وجنات اوراقم ما خنیہ کے احوال ، انبیار کوام علیم السام سے فقیائل ومناقب اوران کی کتا ہوں كى تفصيلات، مرور انبيار عليه التية والتناراوران كى كتاب كريم كى تمام انبيار كرام اوران كى كتابول رفضيلت ورزى، آل دا صحاب نبوی کے منا نب ومراتب ،علامات فیامت ، اور دیگر دنیوی واخروی آ داب دعلوم براطلاع ودافنیت حاصل كرے كيول كداعا وين رسول صلى الله عليه وسلم علوم اولين و آخرين كومجيط وجامع ہيں -

اس فائد المصطيمه كومعلوم كرييني مح بعداس معترض كى شدنت جبل اورغايت حافت تجدير واحنح بهوهائے كى كرجب احادیث نبویہ سے احکام شرعیہ کا استنباط نہ کرسکیں تو پیران کا فائدہ کیا ہو کا کیا ہو کچھ مم نے ذکر کیا ہے یہ فوا کہ عدمینے تہیں

یں و یہ نوائدگنتی وشمارسے زائد ہی اور دین اسلام کامعظم مصنہ ہیں۔

ر إمعامله ا حاديث احكام كا جوصلواة وصبام اورجج و أكراة أور ديگر معاملات مين دار دين اوران كي مجرى تعداد لقول لعف پانچ صدہے توان میں اگر کوئی ایسی صریف نظرات سے جوتیرے مذہب الم کے موافق ومطابق نہ ہز ترحی الم نے اس صدیث كوابن وليل بنايا بهو تواس رعمل بيرا بهون بيرا بهون اس امام كى تعليد كرا در سخيے كوئى السي صبح عدريث بنيس ملے گى جوكسى زكسى امام كا بزبب نہ ہو۔ ہوسکتا ہے نیزاام مزمب اس برطلع ہوا ہولیکن اس کے نزویک اس سے زیادہ صبح عدیث اس کے معامل ومناقض ہویا اس سے نتا خرہواور سپلی ھدیٹ کونٹے منسوخ کر دیا ہو یا دیگر ایسے دہوہ موجر د مہوں جرمجندین کے علم میں ہوتے ہی اگرتوای بیل کاارادہ کرے تواچی بات ہے سراس الم کی تقلید تجھ پرلازم ہے میں نے اس کواپنا مذہب بنایا ہے کیوں کسان نے تبی اس بیل کیا ہوگا جب اس کے نزدیک اس بیل بیرا ہونے کے جذموا نعم تفع ہو یکے ہوں گے اوراس کے ساتھ با وہ دیکہ ولائل احکام پریمی مطلع ہوگا جونیری علمی وسعت سے خارج ہول کے اور وہ اس کا اہل بھی ہے اور اگراس حدیث کی بی ا پینے انا مذہب کی تقبید کرے اور ان احکام رہمل بیرا ہو تر بھی تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ تیرے انام کے پاس لا محالم ا تھم کی دہیل ہوگی اگرچہ تواس بِمطلع نہیں ہور کا کیول کریے ائر اسلام اور مقتدایان انام ایک بال کے برابھی کتاب دسنت سے باہر تنیں جاتتے بہال بھی کسی مسئلہ پرکتاب وسنت میں سے دلیل پاتے ہیں بلکہ وہ اس سے افضل ورزین اور صاحب ورع و تقوی کہ آیات واحادیث تر تھیسی مگراحکام میں ان پر مل بیران ہول بلکدانہوں نے تراییے مذاہب ومسالک سے تناب دسنت كى تغييروتشرى بيان كى بے اوران كے معانى وا حكا كوك پر داخ كيے ہي اور انسى لوگول كے انہام وحول كے قريب كيا اورانبس اس طرح صنبط کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مروولفرت ان محدث مِل حال نہ ہوتی توقع ما آنا بڑا کام نرکر سکتے جوال ان وسوت وطاقت سے باہرے۔ اسی میے مذامرے المركزام نبوت سيدالمرسين عليدالمسلوات والتسليم كي دلي بي اوردين مبين كي صحت يربهان صداقت نشان -

اختلات امت كارهمت موتا اور على اختلاف تراع كابيان:

اکمہ اسلام کا اختلاف نراصول دین میں ہے اور نہ عقا نر توجیدمی جن میں اختلاف موج تطبیع فنیا وظیم ہو ملکہ ان اسحکا) عظیم کے منظم حصتہ میں جی ہاہم اختلاف نہیں جن کا دین سے مہونا بالبدا ہند علیم ہے اوران کے متعلق نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم سینے قول اصادیث متواترہ با اخبا رمستفیض شہورہ موجود ہیں ان کا اختلاف فقط بعض فروعی مماکل میں ہے اوراس کی مدارم رایک کے نزویک موجود دلیل و بر بان کی قوت اور دوسر ہے دلاکل کے منصف پر ہے۔ للمذا ان کا بداختلات امرت کے بیے رحمت ہے تو بنیکری حرج و ترکک و لی کھے جن کی تقلید کرتا جا ہتا ہے کر۔ جیسے کہ دسول کریم علیہ السلام کا ارشاد کرامی ہے ، اختہ لات امنے دست نے بر میں مدین ہوتا ہے کہ اختہ لات امنے دست کے بیار میں اس کو تقلیم کو تو میں اس کو تقل کیا ہے۔ استحدادت امنے درجہ یہ میں میں مدین میں میں موایت بہتی و مغیرہ واس کو تقل کیا ہے۔ امنی درجہ میں میں بردایت بہتی و مغیرہ واس کو تقل کیا ہے۔

ائی مناوی نفرے کیے میں انتقاف امت کے رحمت ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمات ہیں کہ اکترامالی کے ماہیم افقال کے ماہیم افقالت سے عام اہل اسلام کے بیے ختفت ندا ہم ب وصالک واضح ہوگئے جیسے کہ انبیار کرام عیم السام کے معد شرائع اور چیل کہ ہمرائع کی دلیل خرب کتاب وسنت ہے لہذا ہم خرب سے ساتھ گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں ناکہ امت پران امور میں تضیبین ونگی خربیا ہوا ور ال کے بیے نئر بیت مطہرہ سمے وسل ہوجا سے اور اس میں وسعت پیا ہوجا سے اور اس میں وسعت پیا ہوجا سے اور کسی امتی کا وسعت وطاقت سے ضار جرامور کے ساتھ سرکلف ہونالازم خرائے لہذا انتقلاب مذا ہم ب برای مدیث میں ایک اس مت کو محصوص طبرایا گیا ہے نیز اس مدیث میں ابیل بہت نیز اس مدیث میں ابیل بہت نیز اس مدیث میں اور امور سے معلم غیب نہوت بھی موجو دہے کیوں کہ رسول کریم علیہ السام نے وقوع افتقلات کی خبر دی اور اسی طرح ہوا تو ہم آپ کام جزہ ہے وظم غیب اور امور سے تا تا ہم است کی خبر دی اور اسی طرح ہوا تو ہم آپ کام جزہ ہے والم خراب سے استمال کام ہونے وقوع افتقلات کی خبر دی اور اسی طرح ہوا تو ہم آپ کام جزہ ہے والم خراب کام جزہ ہے والم شرک کا میں سے والم شرک کی میں سے والم میں سے وال

بدازاں ہیں نے اپنی کتاب جمۃ الله علی العالمین میں متعدد علمار اعلی سے مختلف نفیس عبارات نقل کی ہیں علی الحضول ا خوانی سے بڑے پیارے جمعے نقل کیے ہیں منجلدان کے بیزول بھی ہے جوانہوں نے میزان کبری میں ذکر کیا ہے ۔ فواتے ہیں ہیں نے اپنے شیخے شیخ الاسلام ذکر یا رحمہ اللہ تعالی کو بار ما فرائنے ہوئے سنا کہ شربیت کاجشمہ شیری سمندر کی مانند ہے جس جانب وسمت سے جاپو ہولو با نی ایک جبیا ہوگا۔

اور میں نے ان کو پھی فرمانے ٹنا کہ اس سے گریز کر و کرکسی مبتد کے قول پر فورًا انکار کر دویا اس کو فطا کار کہ دوجب

بک کرتم شریعیت مطرہ کے تمام او کہ کا اعاظہ نہ کر تو اور تمام تعان سے جن پر شریعیت مطرہ تمل ہے ان کی معرفت تامیکا لمہ
عامل نہ کہ تو اور ان کے تمام معانی اور طرق ولالت برشمل اطلاع عاصل نہ کہ تو ۔ اگر ان امور کاعلم محیط تمہیں حاصل ہوا در بھی وہ امرض کا
تم نے الکار کیا ہے شریعیت مطرہ میں نہ پاؤ تو اس وقت تنہیں الکار کا تق حاصل ہے اور وہ تمہا سے بے خیر و بھلائی کا موجب مگرتم کہ ان اور ان امور کاعلم محیط کہ ان ، طرانی نے مرفر عاروایت کیا ہے :

"إِنَّ شَرِيْعَنَيُ جَاءَتُ عَلَى ثَلَا ثَمِا مَةٍ قَرِيتَ مَنَ طَرِيْقَةً مَا سَلَكَ آحَدُّ طَرِيْقَةً مَا سَلَكَ آحَدُّ طَرِيْقَةً مَا سَلَكَ آحَدُّ طَرِيْقَةً مَا سَلَكَ آحَدُ طَرِيْقِيَةً مَا سَلَكَ آحَدُ طَرِيْقِةً مَا سَلَكَ آحَدُ طَرِيْقِةً مَا سَلَكَ آحَدُ طَرِيْقِةً مَا سَلَكَ آحَدُ طَرِيْقِةً مَا سَلَكُ آحَدُ طَرِيْقِةً مَا سَلَكُ آحَدُ طَرِيْقِةً مَا سَلَكُ آحَدُ طَرِيْقِةً مَا سَلَكُ آخَةً عَلَى عَلَى ثَلِيْقًا مِنْ عَلَى اللّهُ عَلَيْكُ أَلْ عَلَيْكُ أَلْ عَلَيْكُ أَلْ عَلَيْكُ أَلْ عَلَيْكُ أَلْ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَيْكُ أَلْ عَلَيْكُ أَلْ عَلَيْكُ عَلَيْكُ أَلْ عَلَيْكُ أَلْ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَيْكُ أَلْ عَلَيْكُ أَلْ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَيْكُ عَلَيْكُ أَلْ عَلَيْكُ أَلْ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَيْكُ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَيْكُ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَيْكُ عَلَى عَ

میری شربعیات بن سرسا مطرط تقیق پر وار د ہوئی ہے جینفس ان میں سے ایک طربیتہ میر گامزن ہوگا وہ سجات ما جا کئے گا۔

ائم شغرانی نے میزان معزیہ میں فرایا کہ جراعادیث اُئم اعلام کے نزدیک میچے ہیں۔ ان بھمل پیرا ہم تو لیہنے دونوں ہاتوں سے خبر دبرکت کو جمع کرسے گاخواہ تیرہے انم نے اس پڑمل نہ جمی کیا ہوا دراس کو اپنے سے کی دلیل نہ بنایا ہموا در بہ کہ کہر پر اہم نے اس پڑمل نہیں کی لنذا میں بھی اس پڑمل نہیں کرتا کیوں کہ تمام اُئٹہ کرام شراحیت کے ہاتھوں میں اسراور قیدی ہیں وہ اُل سے ذرہ بھرادھر ادھر نہیں جا سکتے اوروہ سب دین خداوندی میں محض اپنی رائے سے کوئی تھم لگانے سے برارت کا افہار موابدا مي

جنون دہ ہے جوائق وقعم سے عاری طلبہٌ علم کو در مین ہے۔ جوکداس دورِفتن پر در میں ظاہر ہوئے ہیں اور شیطان لعین کے ہائے میں کھلونا بن چکے ہیں اوراسی لعین نے ان کو دعوای اجتها در پر برانگیختہ کہا ہے اور کتا ب دسنت کے فتم وا دراک اوران سے احکام کے اخذ داستنباط پر بغیر کسی ایم کی تعلید واتباع کے اورانہوں نے انکہ اسلام مقتد لیانِ انام کے لیتی ہیں یہ کہتا شرقے کر ویاسے :

هُ مُرِيجَالٌ وَنَحْنُ رِجَالٌ ده بِی آدی بِی اور یم مِی اُدی بی بی

عالال کران بی سے بعن کا حال توبہ ہے کہ ایمی تک استنجار کرنے کی بھی لیا تت نہیں رکھتے چہ جائیکہ اس قدر بلند ترین اوصاف علم ارا علام کا میں بوجود ہوں۔ ان کے ناقعی علم اور ناقعی فی وفعم کمال اوروہ اُئمہ اعلام کمال جنہول نے کتاب و سندت کے نعم وا دراک کے بیے عفروری علم می تحصیل میں جا نفتا نی کی انتکا کر دی اور کتاب وسندت کے اکثر معانی کو بواسطہ افعان ت واسلات واسلات کرام خصوصًا صحابہ کرام علیم ارضوان سے روایت کیا ہے جن میں سے بعن کی وضاحت انہیں نو و نبی اکرم صلا للہ علیہ وہم کے وجہ سے معلوم کیا جر لفت علیہ وہم کے بیاد و نبی کا منہ و نبی استعمال کی اور جبی کا در میں کی اور بھی کی اور بھی کو وجہ سے معلوم کیا جر لفت استعمال کی اور بھی کا در بالہ کی اور بھی کی اور بھی کی اور بھی کو این قوت استعمالوا ور استعمال کا میں اور بھی کا در بعض کو این قوت استعمالوا ور استعمال کی دولوں میں و دبیت فرمایا تھا۔

لیکن اب ہما ہے ہے۔ کام بمیرکوسی کے بیے اور اصا دیث رسول علی اللہ علیہ وہم سے مراونہوی معلیم کرنے کے بیے ان علم اعلام اور اکتماسل کی بیان کروہ روایات اوران کے ابینے افوال پرمطلع ہونا ضروری ہے اور اس طرح ووسرے انگ اسلان کے افوال پرجنوں نے آبیات واحا دیت پرمش ابینے طن دیخین کی بنا ربر کلام نہیں کیا بلکہ علم کال اور تصدیق جا زم کے اور دان کے زیاد کے عمد بوی اور عبد صحابہ سے قریب ہونے کے اور ان کے سلامت بل بگرت تقولی اور عبد صحابہ سے قریب ہونے کے اور ان کے سلامت بین برگ کرت تقولی اور عبد اور علم سے بوری پری چھان بھٹ کرنے کے اور ان میں اللہ علیہ وہم سے میں اللہ علیہ وہم سے مروی اور صحابہ کرام علیم الرضوان سے منقول علیم میں ترقی واضا فہ میں کامل رغبت کے بعد اپنی تمام عرب اس ظیم منصد میں صرف کرنے کے لہذا انہوں نے جن احکام ومٹ کل کا استنباط واستخراج کیا ہے ان پراعتیا دہی ہما ہے کے اف ہے ۔

حب ہم یہ دعوٰی کرتے ہیں کہم ان امور میں ان کی مانند ہیں اور ہم بھی ان کی طرح کتاب وسنت کو سمجھنے کی ایافت قدر رکھتے ہیں تر اس سے تطع نظر کہ ہمارا یہ دعوٰی مجبوٹا ہے اور ہم اس ا دعار کا ذب کی وجہ سے مخت گندگار ہو چکے ہیں ہم نے عقلنہ لوگوں کو اس بات بہا مادہ کر دیا ہے کہ وہ ہما رہے سائن مذاق واستہزار کریں اور ہماری اپنے متعلق خوش فیمیوں کے بعک دہ ہمیں موروطین ترشینے ٹیمیرائیں ۔ لماندا ہم میں سے حریث ضعیف اور ناقص عقول وافع کی والے ہی اس امر کا دعوٰی کرسکتے ہیں جرالکل عوامی ہیں باعوام کی مان تر۔ اور انہوں نے اپنے دہن و دنیا کی دارو مداری ضرب عاس کی ترکین و آرائش اور کالم و بیان کی 33)

کر پیکے ہیں جب کہ وہ سکہ اولہ نشرع ہیں سے کسی دلیل اور اصول اسحام ہیں سے کسی اصل کے سخت مذرج نہ ہو دیہ جا نیکہ جب
اس کا ان کے سخت اندراج ہو) للنوا لیے برا در اسلامی سنچر پر لازم ہے کہ ہروہ صدیث جس پرنتیرے انم نے عل نہیں کیا اس کی توجیع
و تاویل پر کرے کہ بیا تواہم فدم بسب اس پر مطلع نہیں ہوا یا مطلع ہوا ہے مگر سے مدریث اس کے نزدیک پاپڑ صحت بک نہیں بہنچی القہ
فرم ب واحد شریب مطروکی تم ما احادیث پر کھی بھی شکل نہیں ہوسکتا۔ اور نتیرے انم کا فرمان ہے بینی انم شافعی کا ا

جب عبى كوئى صبح حديث دستياب مو دى ميرا مزميج

بعض اوقات الم مذہب کے نبعین نے بہت سی احادیث بڑیل ترک کر دیا حالاں کہ وہ ان کے نزدیک میسے تفیں جرکب وصیت الم کے مطابن انہیں ان احادیث بڑیل بیرا ہونا زیادہ اولی اور بہتر تفاکیوں کہ ہما استقیدہ ونظریر بھی ہے کہ اگرام زندہ ہوتے اوران احادیث برطلع ہوتے ہوضیح مسند کے ساتھ ٹابت ہیں توضرور بالصرور انہیں بڑیمل بیرا ہوتے۔

عوا کرانا واحد کی نقتیدلاز کرنے کی وجہ:

جو کچھ میں سے مطور مالا ہیں ہو میرے پر لزوم عمل کے مقاق ذکر کیا ہے یہ ہما سے اس فول نہ کور کے خلاف نہیں ہے جب بی ہم نے علیا را علی اور ائمہ اسلام کی تصریحات نقل کر کے واضح کیا ہے کہ انہوں نے عوام پر انم واحد کے مذہب کا التزام واجب ولازم قرار دیا ہے اگر چرشر لیویت مطہوم میں کوئی ایسا حکم موجو دئیس ہے کیوں کہ انہوں نے عوام پر تقلید کو لازم کر کے ان پر مہر بانی قربائی ہے تاکہ وومنسٹوں میں سے جو خفیف تر اور زیا ہ آسان ہے اسی کو اختیار کریں ۔ اگر علی راسلام عوام پر انم معین کی تقلیم از مذکر نے تو عوام را و داسمت سے بھٹک جائے کہوں کہ وہیل کے بغیر کسی ایک جکم کی اس کے مقابل پر ترجیح ممکن نہیں ہوتی اور دلیل کا فائم کرنا ان کے لیس کی بات نہیں ہے۔

علام شغرانی کابیدار شاد کران اصادیث پڑس کروجوا تمر کے نزدیک سیج ہیں ۔ ام بنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلم سابق کی ہیں وتصدیق کرتا ہے کر چھنس صریتِ سیج پڑس کرنے کا اداوہ رکھتا ہو تووہ اس ام کی تقلید کریے جس نے اس کو اپنا مذہب بنا کی است

ئیر ہیں وہ چندعیادات جو میں نے جمۃ اللّٰہ علی العالمین سے نقل کرنامتارہ ہمجھی ہیں اور تُرخص اس سے زیادہ تفصیل کالبکا ہووہ اصل کتاب کی طرف رجوع کرے اور امام مناوی کی نشرح کبیرعلی البحامع الصغیر کی طرف رجوع کرے۔

منكرين تقليد كاجنون اور سخافت المسته:

اس گزارش کوفترن نشین کرلینے کے بعداب برامر معرظ خاطریہ ہے کہ جنون کی کئی قسیں ہیں اوراس کی تمام اتسام سے بدتر

شرابه التن الدود

الم ماوردی نے اپنی کتاب اوب الدنیا والدین میں کیا خوب فرمایا ہے :

والسترد ون الف احشات و لا

بلقال دون المخیر من سیستیر

میز اور پردہ پرشی فاحثات اور بہکاریوں پر ہموتی ہے ۔ کبی سی خیر اور موجب فلاح اور اس پرستروپردہ مجھے

میز اور پردہ پرشی فاحثات اور بہکاریوں پر ہموتی ہے ۔ کبی سی خیر اور موجب فلاح اور اس پرستروپردہ مجھے

تنیطان نبیب نے ان کے نفوی خاسرہ اور ا ذھال قاصرہ میں اس امرکو پھادیا ہے کہ وہ اپنی تمام تربرهالی کے بادجود عن پریں اور تمام علما رمتقد مین ومناخرین بلکه سادی امت جوان کے راہ ضلال بنیکیں ہے باطل و ناحتی پرہے ۔ دیکھیے بیکتنی بڑی جاقت ہے اور جنون دو بوائلی ہے جوال کے دین و دنیا کو تیاہ کرنے والی ہے - اللہ تعالیٰ کا تنکر سجالا کیے کرا للہ تعالیٰ تے تمہیں ان میں سے تبیں بنایا سخد اسجد این ان میں سے میں کے ساتھ جی ملا اس میں قلب عقل و دین کے ساتھ جبار وادب کی تعبی سنت قلّت نظرًا أي اورهبل وعزور كوط كوث كرعيرا جوانظرًا يا . ذوق ليم ادر فنيم منتقبم نام كى كوئى چيزان مِن نظر فريدى البشة خات وبي حيائى جرأت وجهارت اورباطل صربح براصار صرور ويجهيغ بس آيا اور حق صريح وظاهر كانظر انداز كرنا اوربي بثبت والنا. الديرام كوتابي فنيح ب حب كماس كے ساتھ ساتھ ساتھ ماتھ وبہترى كا اعتقاد مجد دل ميں موجود ہوا ورائينے دين كے تحفظ كے ليے اجتماد کا دعوی جوتا کرتی امت کے ساتھ وہ بھی بڑم خولش گرائی میں متبلانہ ہوجا سے جوساری کی ساری البیا ذباللہ بقول ال تقلیدائم کی وجہ سے گراہی میں متبلام و حکی ہے۔ اور پیشر ذمر قلیکہ یا وجو دیکہ فامتی وفاجر ہیں نسق ونجر کے انواع واقعام کے علانيه مركب بي اورالله تعالى اوراس كے رسول مقبول صلى الله عليه وسلم سيكسي تسم كاسيكروشرم محسوس نتيب كرينے اور يہ ہى لوگول سے مگرزبانی دمؤی پرکتے ہیں کہم انپادین صوت کتاب وسندت سے ماصل کرتے ہیں۔ان دوگوں کا ازرف کے اعمال تو كوئى دين ہے ہى تنبين مگرساتھ ہى جبل ونسق اور صلال وگرائى كے مندوں بي هي غرقاب ہيں ۔ ان كے ارام جبيشہ بالل وناحق کے ماتھ اس طرح اہم خیروشکر ہو چکے ہیں کراب ان کوحق وصوا کسی صالت میں تھی لپ ندشیں آتا۔

موجودہ زمانہ کے س وخوبی اور تہذیب ترتی کے دلداد کال کارد:

ان مجنون اور دیرانه توگوں میں سے ایک تئم الیں ہے جودوں ہے تا) انواع واقع کے نسق و فجور سے بے جائی اور قب بدؤوقی اور قلت عشل و دین کے لیا ظ سے متاز و نمایاں ہے اور وہ گروہ ہے جو ہمیشہ اپنی زبان اور قلم سے اس زمانہ کے صن احوال کا گن کا نے ہیں اور اس کوعلم ومعرفت، فضل وا دہ، تہذیب و تمدن اور جلہ خوبیوں کا دور قرار فیصنے ہیں ۔ تم دکھیو گے کہ وہ کتے ہوں گے جمالت اور بر تہذیبی کا دور گزر دیکا ہے ۔ اب ہم علم وفضل اور تہذیب و تمدن کے دور میں ہیں اور ہر فیصل دہ چرجس کو وہ نگاہ تحمین سے دیکھتے ہیں اور اس کی مدے سرائی میں رطب اللہ ان ہونا جا ہے ہیں اس کی نسبت بزعم زگینی پرکی ہوئی ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ کوئی عقل شخص ان کی طاعت وانقیا بینیں کرسکتا اور لینے امور وبنو پرہی بھی ان پراعتماد
تہیں کرسکتا رچہ جا کیکہ امور ویندیں ۔ اور سب ہمیار ایول سے سنگین ہمیاری یہ ہے کہ آدمی اپنے عقل وقہم پر نا ذال ہمواور مغرور
و کہتر می بہتلا ہو ۔ اگر آدمی انصاف و مقامندی کا وامن ہا تقریبے نہ جانے سے اور اپنی خواہ ش نسس کوا کیک طرف دکھ کوعقل و
تقولی کے کھم پر سرسیم خم کرسے تو لا محالہ اہل جن کا حق بہچان ہے گا اور اپنی چاور سے پاول باہم زیکا سنے کی حرکت مذہری کا ممرک بنیں ہوگا ۔
تبین ہوگا ۔

اے انصاف کی بین نام اللہ ایمیں بتھے اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ دے کر برچینا ہوں کر ہم جیسے داگوں کو یہ بات زیب دبتی ہے کہ حبب امم شافعی، امم ابو عنیفہ اور امم مالک وامام احمدا وران جیسے اکابر کا ذکر کیا جائے اوران سے بلندمر تبہ صنات تابعین وصحابہ کرام علیم الرضوان کا یا جوان سے مرتبہ ومتعام میں کم ہیں شل فقہار کرام ہمنسری و محترثین حب ان کا ذکر کیا جائے تو ہم کمہ دیں ہے تہ دیے ال ویت دیے اللہ وہ ہی آومی ہیں اور ہم کھی دوہ کوئی اُسانی مخلوق تضور کی ہیں)

افنوں ہے ایسے بافل دکا ڈپ وعوٰی پر ادرا سے مغیوں پر بخط حبب ہیں ان لوگوں کو وکیفتا ہوں باان کا ذکرسٹا ہوں قربی ان کی بیرت وکر دار اوران سے بزاری موٹ کرتا ہوں جن بین ان کی بیرت وکر دار اوران سے بزاری موٹ کرتا ہوں جس طرح کرنج ارت و فلا فلت سے قریب سے گزرنے پر نفرت و کرا ہمت کا اظہار کرتا ہوں ، ان ہیں سے بعض پر قرشیطان کا اس قدر تسلط ہو جو کے اب ان کی اصلاح کی کوئی توقع باتی نہیں رہی کیوں کہ وہ ابنی جا لت وحاقت اور دین و خت باتی ہیں کہ ہم عکم ہوئی ہیں اورائ مقتلی ۔ اور یہ ساری است گراہ و خت بین کہ ہم عکم ہوئی ہے اور ہم ان کوراہ ہدایت پر ڈال سے ہیں سوب کھی وہ اپنے جیے سرکش جا ہل کو دیکھتے ہیں یا ہے دین وزندیت ہوگی ہے۔ اور ہم ان کوراہ ہوگا کی مال نے کوال سے ہیں ۔ جو بین والے ہیں اور جا عرب میں مال کو دیکھتے ہیں یا جو دین وزندیت کو کوئی توجہ دولت وی کو ہا کہ تھے ہیں اور جا عرب میں میں سے علیم گی اختیار کرنے دلے تو ان کی صالت و کوئی ہیں اور وہ اپنے آپ ہی اور ان کی لیسے دیں اور ان کی اس کے دیا تھا کہ ان کا رکھیاں جھا جا تھی ہیں اور ان کی لیسے دین ہوندا کی سے تاکم کے سے شاہرت کی مان دہی ہیں اور ان کی لیسے رہی ہیں اور ان کی لیسے بیسے اور ہوگا کا رکھیاں جواجا جا تھی ہی اور ان ہی اور ان کی لیسے رہوندا کو خطا کا رکھیں سے جھے کر مم میں انسان ہی ہیں اور ان ہی انسان ہی ہیں۔ ہیں اور ان کی بیسے آپ کو خطا کا رکھیں سے جھے کر مم میں انسان ہی ہیں۔ ہیں اور ان میں انسان ہی ہیں۔

مثنها مالحق ا

تم پرکوئی سال یا ون ایسانیس آئے گا کراس سے بعد والا پہلے سے بنزنہ ہوگا یمال تک کرتم لینے رب تبارک وندانی سے ملاقات کرو۔

اوراس فرمان صداقت نشان میں کئی قتم کا افغار بنیں ہے کیوں کرہم میں سے شخص جب اپنی ابتدائی عمر میں اپنے اندروین بین کے احوال و کیفیات کا مثابرہ کرتا ہے نزوہ اپنے اندرابتدائی اور آخری ایام میں واضح فرق محسوں کرتا ہے اور یہ قتم میں مسے کوفوان رمول صلی اللہ علیہ وسلم خید الفتہ ون قدف میں وارو خیریت سے مراودین کی بہتری ہے اور اس کی قرت و توانائی اور اس طرح ووری حدیث میں وارو منز کا معنی بھی ہی ہے کہ دین میں صنعت اور نا توانی پیدا ہوتی چی جائے گ

خوبش اس دورسید کی طرف کرنے ہیں ،ان کا تکمیر کل میر ہے ،علوم عصریہ ، اف کارعصریہ ،افلاق عصریہ ، تندنات عصریہ اور کسمی یوں اس دورسے افسار عقیدت و مجتب کرتے ہیں کہ اس دور میں لوگ منمدن و مهذب ہو گئے ہیں۔ فرعلم سے منور ہو سکتے ہیں اوران كي أنكيس كسل كئي بين اور براني جابليت اوروح ثيبت زاكل بوكئي اورعلي بذا التياس مختلف بيرايون مي قلبي محبت كاظها کہتے ہیں اور دی وکا ذب عبارات ذکر کرتے ہیں جراس امر کی بین دلیل ہیں کمان کوزیان پر لانے والا بالخصوص اگروہ اپل اسلام سے بے فرید ہے دیسے کانکما اور اجل انسان ہے کہ اس کوذون سیلم سرہے اور پر فکرمشنق ہم۔ اوروہ تی و باطل میں فرق والمنیاز کے سمجھنے سے بوری طرح قاصر ہے۔ اوراس کی اس وجربیہ ہمارے نزویک حبین وغوبھورت وہ امرہے بوشرلیبت مطہرہ کے موافق ومطابق ہے اور قبیح وہ ہے جواس کے فلاف ہے جس عصروز مانہ كوشرليبت غراؤستحسن مجمتى به وه صرف ابسا زمانه بهوسكتا ب جس مي احكام شرع كانفا ذبهو-اورلوگول پرديزارى اوراتباع اوامرنواسى غالب ہو-اس ميے بخارى وسلم كاندر حضرت عبدالله بن سعود رضى الله عندسے مروی ہے۔ کررسول فداسلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا۔ " حکید التاس قدر نی "،سب او گوں سے بہترمیرے رْ مَانِهُ كَ لُوكَ إِنِي مَا ورايك روايت بين " نُسَرًّا لَ فِي آنَ يَكُوْ فَكُمْ تُسُرًّا لَ فِي اللَّهُ مَن كَلُّو فَكُمْ " كِيم وہ لوگ جران کے بعد والے ووریس ہیں۔ بھروہ لوگ جوان کے بعد والے زما نہیں ہیں۔ لینی صحابہ تا بعین اور تینخ نابعین کے بین دورا در زمانے سب زمانوں سے انتقل و بہتر ہیں ۔ کیو بحدان مینوں زمانوں کو بن مبین انتہا ئی نرقبی پڑھا لهذا وهسب قرون وا زمنه سے بهتر بیں اور خیریت بس برتر ترب اعلی سے او فی اوراقری سے اضعف کی طرف ہے کیونکھان اووار بی دین کے فنون وقوت میں ہی ترتیب رہی ہے۔

اوربے نٹمارا ما دین الیسی وارد ہیں جو آخر زمانہ میں دین کے ضعیف اوربے بارو مددگار ہوتے برولا لت کرتی ہیں ۔ اور ہم اب ان کا صدق اور خانیت اپنی آنھوں سے مشاہرہ کررہے ہیں۔ دیکھئے نماز کے متعلق کسی کو تنگ نہیں ہے کہ وہ دین کے اعظم ارکان سے ہے۔ اور اس کا تارک بعض کے نز دیک کافر ہے اور اکثرین کے نز دیک سب فیاق سے بڑا فاسی ہے ۔ اور بایس بہہ ہم بہت سے اسلام کے مدعی فاسی و اور اکثرین کی خزدیک سب فیاق سے بڑا فاسی ہے ۔ اور بایس بہہ ہم بہت سے اسلام کے مدعی فاسی فاجروگوں کو دیکھتے ہیں اور بالخصوص ان مجنون مجتبدین میں بہتر ہے لوگوں کو دیکھتے ہیں اور بالخصوص ان مجنون مجتبدین میں بہتر ہے لوگوں کو دیکھتے ہیں اور کسی تسم کاخوت و حیاء ان کو دامن گیر نہیں ہوتا ۔ اگر کوئی عالم یا نیک آدی ان پراعتراف ساتھ ترک کرتے ہیں اور کسی تسم کاخوت و حیاء ان کو دامن گیر نہیں ہوتا ۔ اگر کوئی عالم یا نیک آدی ان پراعتراف کرتا ہے تو دہ متاثر ہونے کی بجائے الٹا اس کا مذاتی اڑا ہے ہیں۔ اور صرف نما زبی نہیں دو سرے فرائض اور امور دینیر کا بھی بہی عال ہے ۔ امور دینیر کا بھی بہی عال ہے ۔

علماء دین کو دیکھئے تو وہ اس دوریس سب بوگوں سے حقبر سمجھے جاتے ہیں۔ مالی جیٹنیت سے سے کہیں اور بالعموم بدھالی اورکس میرسی کا شکا رہیں۔ اسی لیے علوم دینیے کے عاصل کرنے بیں لوگوں نے بے رغبتی کامطابر

ا حکا شرعیری پیکام مجیشتل ہے وہ ہرانسان کے بیے موجب صلاح وخیر ہیں اور ان میں سب اعصار واز ان برابرہی اور كل ميري ايس معانى نهين بين جن مي سي معين توصرت پيلے زمانوں کے ساتھ مختص بهول اور لبض ایسے بهول بوصر وت پھلے ؟ دور کے ما الفر محقوص بول -

رہا لوگوں کے ذوق ومترب کامعاملہ تووہ شریعیت مطرہ کے مطابق ہے توالی مطلوب ومقصودان تفاہیرس موجودہ ادلاً رنترلیت کے فلاف ہے تو ہما سے لیے کیول رحمی ہے کہ ایسی تفاین الیت کریں جوال کے ذوق فاسدا ورمشرب فامدونانس كے مطابق ہوں ممارے بے قطعًا برجائز نہيں ہے كرم عض اپنے عقل وفكرسے كل مجدى تفيركري اوراس كو عمری نقاضوں پینطبق کریں جیسے کر میرسفیہ اور رسوار زمانہ لوگ کہتے ہیں اور اپنے فہم علیم اور غلل ناقص کے ساتھ کالم مجدیکی تفیر سینے کے دعاوی کرتے ہیں کیوں کہ اپنے عقل وقیاں سے کلام اللہ کی تفییر کرناممنوع ہے۔

تفسيرتاويل مي فرق كابيان اورمفسرينين كے تنرائط:

اب میں بیاں چندا یسے اتوال نقل کرنا ہوں جوعلمار اعلام نے تغییر تاویل کا فرق بیان کرتے ہوئے ذکر فرائے ہیں : الم سیوطی تغییراتقان میں متعد داقوال نقل کرنے کے بعد فرط سے ہیں کدایک قوم علی راعلام کی بیکتی ہے کہ جومعنی کتاب اللہ یں مبین دواضح مواورسنت میحدیم متعین کر دیا گیا ہو وہ تنسیر کہلا کے گاکیوں کراس کامعنی داضح اور ظاہر ہو دیکا ہے اور کسی کویتی عال نیں ہے کہ اجتها دوغیرہ کے ذریعے اس کے دریے ہو بگہ اس آبیت کو اسی معنی پڑھل کرنا واجب ولازم ہے ہو گنتن بھیجہ یں دار دہے اس سے تجا وز ننیں کرسکتا اور ناویل اس معنی کو کتے ہیں جن کومعانی خطاب کے عالم ، عامل اور علوم آگیر کے ماہر انتباط كرب الم سيطى في على عاملون ذكر فرماكريه واضح كردياكوف الى دفعار خواه بنظام صاحب علم بني كيول نه بهول وه تغيير قناول مح الإنبين بي اگر جي علم آليد مي ماهر بي كيون نه بول جي جائيكه غيرام مفسر فرآك بن ينجيين كيول كروه البينے نتق و مجور كى وجر سے اس اعتاد وو تُوق كى لائق ننيس بي كم اننول نے جو كچيد كلام الله سے اثنباط كيا ہے وہ درست ہے ہوسكتا ہے وہ ایسے معانی ورطاع استنباط داستخراج كرين جوان كي حالٍ بدك لا تن بهواوران كي فتق ونجورك مطابق تاكه اپني عزت اور ما كه كا نكاوخان مين فلكيل الم ابن جريطري في ابن تنسير كابتداري فرمايا كمفرك يسينيادى شرط يه به كرده يح العقيد بواورسنت مصطفرى كولازم كيشف والا واكروه ابنے دين ومذمرب بين قابل اعتراض ہے توالله تعالى كے اسرار سے تعلق اس كى اخبار ركي اعتبار ہوسات ہے کیوں کو الکروہ الحاد و زندقر کے سابھ منتم ہے توہوسات ہے وہ اس تنبیرے قریعے نتنز کھیلانے کے درہے ہوالدورک كودهوكر مدے كرنشفان بينجانا جا ہتا ہو۔ مير فرما إكر اس كے يسے خرورى ہے كراس كا اعتماد يني اكرم على الله عليه وسلم اور صحابركم سے منتول معانی پر ہواوران کے زمان معاوت نشان کو پالیسنے والے البین کرام سے مروی معانی پر۔ كذا فت ل الامام الزميدى في اواخل لبعن عالما يع من شرح الاحياء

ان کی مدارہے جیائی اور دین گریز نظر پایت اور آ واب شرعیہ کے ساتھ عدم مبالات اور لا بروائی بہے اور فرنگی عادات واطوار

كوقياحت كے باوجودلب شدكرنے براور اسلامی عادات واطوار كوشن وخوبی كے باوجو د بڑا سجھنے پر ر لہٰذا پرزمانہ در حقیقت سب زمانوں سے ردی زمانہ ہے اور سب زمانوں کے نثرور و ف اوات کا نچوڑا ور فلاصہ ہے۔ اور فسق و فجور اور دیگر مرکاروں ا درنا مبنجاریول کے رموخ واستحکام کا دورہے اور پرسب کچھ دا صنح ہونے کے باوجرد ہم ان ملایٹرانشرار اور فنم وفراست سے بریگا مزشعلین اوران کے ہم مشرب جہال وانشرار کو دیکھتے ہیں کہ ان کی طبیقتیں تھی فاسد ہر علی ہیں اورا حوال دگر گوں ہو چکے ہیں لمذا وہ نئب وروز اس زمان اور اس سے عادات وافلان کی تعرابیت و مدح سرائی کرتے نہیں تھنگنے اور اس سے کھڑت نفائل و فرائد پرخوشی ومسرت کا اظهار کرتے بے سنتے ہیں۔ ان کی کوئی محبس اور مخل اس مدح و تتار سے خالی ہم تی ہے اور زان کی کتابول اور تقالات میں سے کوئی کتاب اور مقالہ اس سے فالی مؤتاہے اوران کا عمیب وغربیب شروف اواور مزروفقعا بن بہت كروه امور ديني وكعي اس زمانه كاحال وا خلاق كے مطابق وصالنا جاستے ہيں حتى كريس نے بعض وگوں سے بار بائسنا كر معكنے ہیں اس وقت ایک ایسی تنبیر کا نالبعت کرنا وقت کااہم اور بنیادی تقاضا ہے جوعصری ذوق طبائع کے مطابق ہو اوران میں سے ایک آدمی کوبول کنے سُناکہ وہ ایسی تغییر مکھے گاجواس زمانہ کے تقاضول کے میں مطابق ہوگی اوراس کی ذاتی صلاح سن واستعادہ يرب كروه من أبح ومير كوهي سجين كي الميت ننين ركمتا -

مصعبف ایسے وگوں نے ازراہ نفیحت و بمدروی کہ اجوان وگول کی مجانس و محافل میں بیٹھا کرتے تھے اوران کی گفت مگو سنة سنة ان ك دري مي جى بروسادى كركم بيك نقيا وران كوري سمخ لك كئے نقے كر ترف اپن تصنيف وتاليف کے ذریعے اہل سلا کو بڑا نفع بینیا یا ہے لین ایک فرض آپ کے ذمرائجی ا داکرنا باتی ہے۔ بی نے دریافت کیا وہ کیا ہے ؟ تواس نے کما وہ یہ ہے کہ تم اس زمانہ کے ذوق اور میلان طبع کے مطابین کلم مجد فرقان جمید کی تفنید لکھو کیوں کر جو تفاسیرا سوت ہمارے انتفول میں ہیں وہ سابقة زبانوں کے ذوتی طبائع مے مطابق تھی گئی تقبیں۔اب وہ عالت بدل بی سے اور او کو ل کے ذوق ا ور منرب بدل بیکے ہیں ارزاایسی تفسیر کو نا ایف کرنا لازم ہے جوائے ذوق کے مطابق ہو میں نے اس سے جواب میں کدا کر ہیں تو اس اعظیم کا ال تنیں ہوں اور مرتبہ تغنیراور میرے درمیان استے طویل فاصلے ہیں اور بمبند و بالا میٹر صیاں کران کا باٹنا اوران پرحیٹ سنامیرے بشکا رئیس دوگ تبیں ہے اور میری تمام تر تالیفات صرف فوالد کے جمع کرنے پیشتل ہیں جن میں سے اکثر نبی اکرم ملی الدعلیہ وسلم مے احل طبيبرمين بين اور آب يحضنانك وكمالات اورمجزات ومدائح بيشتل بين وعلى بذا القياس جن بين ميري و اتى رائے كاكوئي وخانين بلكرميرا براكانامه صرف يى سے كري نے ان كو نفل كر سے يكي كر ديا ہے اوران كھرے موتبول كو كريا ايك لاى ميں بروديا اورتنبيه كلام مجيد سے علمارا علام فارغ ہو جيكے - انهول نے اس كوننى أكرم على الله عليه وسلم صحاب كرام عليهم ارضوال اوربعدين دنیاراسل کے اندر تشریب لا مے والے ائروین سے اس کونش کیا ہے اوران موجودہ تنامیر میں اس کر مدون کیا ہے اور يكافى دوانى بي اورس طرح بيد زمانول كيموانق ومطابق تشيس اس زمانه كے تقاضول كے بجى مطابق دموانق بي كيول كروه

140

الدبدامركسي پرهمي مخنى نهبى ہے كرمفسر بننے كے ليے ديانت وابانت ضرورى تشرط ہے اور بنیادى خرورت من طرح كر ديگر علوم کثیرہ میں مرتبہ الممت بیز فائز مہونا حبیباکر اتفاق و تفسیر طبری میں ہے اور میں تہمیں سمجھٹا کہ اس دور میں ایساکو کی شخص اس وفت موجود ہے جوان شرائط کا جامع ہوا وراس کے پیے تفسیر کام اللہ اپنی دائے کے ساتھ کرنی درست ہو بنیراس کے کہ وہ اکتر سابقین کی تعاکم پراعماد کرے اوران زمانہ میں کسی عالم کے فضیلت ماب اورائی زمان ہونے کے بیے ہی ندر کا فی ہے کہ ایک اسلاف اور مالی امت کا کال خظ کے اور اس کوشی طریقہ پر اواکر سکے بغیراس کے کران کے کال میں اپنے فہم اقص اور رائے فامد کے ساتھ تفرون كرم جريقينيًّا ان كے تم كال اور اور اك واور كى كر جے جب كداى كے ساتھ ساتھ ان كوشى أكرم على الله عليه ولم كاقرب زمانی بھی عاصل ہے اور صحاب کوام کے زبان سعادت نشان کا بھی ۔ اور شرائط تغییر نینی کثرت علم وعمل مبی ان میں وا فرمقدار میں وجود ہیں جب کماس زمانہ ہیں ان کا واور مقدار میں ہونا تو دور کی بات ہے ان کا نفش وجود ہی نایاب ہوتا عادیا ہے اور جب یہ لوگ الی م کے ساتھ مہری اور بابری کا ویوی کریں تو بربرت بڑی معیدیت ہدگی میرحال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ،صحابر کرام علیم الرضوان اور "البين كالتباع بى دا وصواب عاصل كرف كے ليے قرى اور درست سمارا ہے اور موس كے دين وايمان كى سيح سفاظت اور سلامتی کے بیے مزوری ہے ،خواہ ہم بی فرض کر کھی لیں کہ ان کے علاوہ تعین توگوں نے آئے۔ تنسیری تمام شراکط کواپے اتدر جمع کملیا اور سعلم میں عدیم النظیراور فقیدانشال بن جکے ہیں جرجائیکہ میتعلین ماقص العقول اور رسواسے زمانہ جراسلام اور الم اسلام کے تتی ہیں بست بدی میسیت بین اورکتنا بی خرب ہے میرادہ قدل جریں نے ایک مشع تصیدہ میں ذکر کیا ہے جس کے اندزی اکرم ملی للہ عليهوسلم كى حدوثناركى ب اوروه مير مجرور نبهانيه كا آخرى تقييده بحسيس متعدوتصا مُركاذكرب مه جَاءَوَالْكُونُ مَرِيُضٌ فَشَعَنَا بِهُدَاهُ كُلَّ عَبْدٍ مُقْمِنِ

ا جاء والكون مريض فشف بها المراب عند الم تعديد مُتَّهُ مِن المراب المرا

ا : وَلَقَتْ دُ اَسْمَتْ لَمَا هَمَا مَنْ مَضَى اَ وَكُونَ اَنْ فِي الرَّكُونَ الرَّكُونَ الرَّكُونَ الرَّكُونَ الرَّكُونَ اللهِ الرَّيْ الرَّكُونَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ا

ا : كَمُولَ فَهِ مِنْ مُعُجِحَزَاتِ بَاهِرَاتٍ مَالَهَا بَيْنَ الْبَرَابَاهِنُ نَظِيْرٍ الْبَرَابَاهِنُ نَظِيْرٍ الْبِهِرَاتِ بَالْهِرَاتِ بَالْهِرَاتِ بَالْهِرَاتِ بَالْهِرَاتِ بَالْهِرَالِ مَالِمَ اللَّهِ الْمُلَاوِرِ مِنَالَا بَيْنِ بِعِيرَاتِ بِي وَلَا اللَّهُ الْمُلَاوِرِ مِنَالَا بَيْنِ بِعِيرَاتِ بِي الرَّالِ مَا لَكَ الْمُلَاوِرِ مِنَالَا مِنَالِمَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللْ اللَّهُ ا

، ؛ ٱعْجَزَنْتُهُ مُرسَلْفًا وَ ٱلْخَلَفَ ءَ فَاسْتَوَى ٱلْفَدَمُ وَٱذْكَىٰ لُسُنِ نِ النَّهِ النَّهِ النَّهِ ا ان آبات بنات نے سب اسلات و اخلات کوعاجز کر ٹیا ہے خواہ وہ غیر فیسے اور اظہار ما فی الضہرسے قاصر مضی یا نتہائی ذکی فیسے اللسان -

؛ وَهَدَتُهُمْ عَنْبِرَ قَلْبِ آغُلَفَاء وَالْعَنْمَ فِي الْفَتْلِي لَافِي الْآعَدُنِ الْآعَدُنِ الْآعَدُنِ اللهَ وَالْعَنْمَ فِي الْفَتْلِي الْمَالِ لِهِ الْآعَدُنِ اللهَ اللهَ اللهُ اللهَ اللهُ ا

٨: بَحْرُعِلْمِ مَالَةُ مِنْ سَاحِلٍ جَاءَ تَفْسِتْدًالَهُ قَوْلُ الرَّسُولِ لِ
 يكام مجيع كالياسمند ہے مِن كاماص ناپديہ ہے اور قول رسول على الدّعليہ وسلم اسس كن تغييرہ ٩: وَآ ذَلْ عَنْ كُلّ حِبْرٍ فَاضِلٍ لَهُ مَا شَرْحٌ مِنَ الْعِلْمِولُ لُو اللّهِ عَلَيْمُ اللّهِ عَلَيْمُ اللّهِ عَلَيْمُ كَامِلُ وَفَاضَل ہے کی اللهِ اللهِ عَلَيْمُ اللّهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ

١٠ دُنَّ مَعْنُولَ بِدَ عُولِى عَا قِبِلِ لَا يَرَلَى فَضَلَ الْمَرَّمَةِ الْفُحُولِ وَلَا يَرَلَى فَضَلَ الْمَرَّمَةِ الْفُحُولِ وَكَا يَرَلَى فَضَلَ الْمَرَّمَةِ الْفُحُولِ وَكَا مِنْ اللَّمِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْلَى الْمُ

ال: دَعَهُ لَا تَتَحَفَّلُ بِهِمَ هُمَا جَعَنَا وَعَنَدًا فِي الْتَتَقَلِ آخَلَى فَاطِنِ النَّهِ وَعَنَدًا فِي الْتَتَقَلِ آخَلَى فَاطِنِ السَّرَ وَعَلِي اللَّهُ عَلَى الْمُعْتَلِي اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْتَلِي اللَّهُ عَلَى الْمُعْتَلِمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْتَلِي الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى اللَّهُ عَلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِمُ الْمُعْلَى الْمُعْلِمُ الْمُعْلَى الْمُعْلِمُ الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِمُ الْمُ

یران بیدے کرد بابیرالین فوم ہے جو بدعات وانحتراعات سے بلاد نجد میں ظاہر ہوئی اوران کا ندمہب دومرے اردگر د کے علاقوں میں بھی بھیل گیا۔ بھیران کا سابیر سکر گیا اور وہ فلت و ذلت کا تشکار ہو سکنے اور لینے علاقہ بیں محصور و منحصرا ورسکو وسمیط کررہ سکتے۔ یا وجود بیکہ وہ حنبلی ہونے کا دعو کا کرنے ہیں گرامام احمد سے علماء ندمہب نے ان کوغلود نشد د اورا ہل اسسلام کو گراہ دہے دین قرار دیسنے کی وجہ سے بسخت اعتراصا رہے تقیمات کا نشانہ بنایا ہے۔ اے

غيرمقلدين كي عياريان وم كاريان:

 ۱۲۰۰۰ لعربیدع فی المدین والدنیا طریق لهدانا ماله فیها مقال انهوں نے دین اور دنیا بین کوئی الیا لا مستر نہیں جیوٹا جس کی ہمیں ہلیت نہ فرا دی ہو، جس میں قبل دقال کی گنجائش میں رہی۔

وتري ماانت فيه من وبال ايهاالمفتون كمرلا تستفيق العب ہے مجھ الوکب تک تونیق حاصل نہیں کرے گا اورجس دبال میں توہیے اُسے نہیں دیکھے گا۔ من سعى في تهجهم لم يفتن اتبع واسلك سبيل الحنقا الله والوں کے راستے برعل اوران کی بیروی کر کیؤ تھ جوان کے طریقوں برجے وہ نتنوں میں مبتلا نہیں ہوتے۔ من سواهم ومعاني السنن هـ م بقول الله كانوا اعرف وہ دومروں کی نسبت ارشا داتِ تعاد ندی اور ننتوں سے فہوم ومانی کوزیادہ جانتے بیچانے والے تھے۔ عند من سقت لهم هذاالكلام خل هذا فيه القول فضول اس سے کنا داکش موجا اور اُس کی نصول گفتگو کو جھوط وسے من کی اس بات کو بزرگوں نے جھوٹر دیاہے۔ آتَىٰى يُنْ دِعُهُ مُ مِنِّى الْمَلَامُ كَمُ تُتَى يَثِنَ فَيُهِ مُرينِينُ التُّلْقُولِ نبیں ہوئیں تو کیا نبال ہے کہ میری ملامت ان کوبازر کو تنتیہ ان بمي نقول وحوالجات كى سفيد د براق تلوارين مؤثر ثابت صَفْوَةِ الرَّحْمَٰنِ مِنْ كُلِنَّ الْلاَتَ المِ تَحَرِّيهِ عُرِفَ أُرجِعُ إِلَىٰ مَدُجِ الرَّسُولِ ان كوبان حال برجور اليه اور مدح رسول ملى الله عليه وللم كى طرف رحرع يجميع جوسارى مخلوق مي الله تعالى كانتخاب مي وَ انْتَخِدُ أُهُ لَكَ آقُولَى جَوْشُنِ دُمُّ عَلَى الْمَدْجِ لَهُ مُعَنَّ كُوتًا ان كى مرح وثنا ربيلين أب كويا بندووام اورمقير مرام ركھراوراك مرح وثناءكو بليات سے تحفظ كے يدي ضبوط زوه بنا فَاطِعًا آغْنَاقَ كُلِّ الْمِحْنِ وَتَقَلَّدُهُ حُسَامًا مُوْهِفًا اور محبوب کریم کی مدح و نناه والی تیز در صاروای تلوار کو حمائل کرجو تمام محمن و شدائدا ورشکلات و مصائب کی گردیمی کا طفخ

ماصل مرام اورخلامه کلام بیسبے کہ یہ فرقرر ذیلہ منبلا رکرو فریب رہوشی معنوں میں طلبہ رسلم سے بھی نہیں ہیں) انتہا ئی غبی
اورناقص انتقل والدین ہیں ۔ ان کا ضروف تصابی صرف بینہیں کدان سے تی میں غلیم ہے بلکران سے ساتھ میں جول اورا نتالا ط رسکتے والوں اوران کا کلام سننے والوں سے تی میں بھی زباوہ اور نا قابل تلافی سبے کیونکہ وہ اوگ مختلف اہل زینے وضلال وہا ہیم اور دیجر فرقوں سے مقائد شفر فرکو بسنے اندر جمع کر بیلنے کی وجہ سے اور ان گراہ فرتوں کی گرامیوں اور بے دینیوں کو متھن قرار بینے کی وجہ سے سب اہل دینے وضلال سے اہل اسلام سے خق میں زباوہ نقصان دہ ہیں ۔ المو

بکدو چیکڑالو قدم ہے۔ ام م فغی نے جامع صغیر بر بینے حاستیہ میں فرمایا کہ قول نبری اُدُنُّدا اُلجَدُلَ سے مراد بہتے کہ وہ باطل سے دیسے تی سے ساتھ خصوصت و نناز مدکرتے ہیں۔ حب کوئی قدم اپنی خواہشات فنسس کا اتباع کرتی ہے تو اسٹر تعالیٰ ان کو باہمی نزاع وانتھات میں منبلا کردیتا ہے۔

غير فالدين الرحير كافرنهين ليس سخت ضلالت وكمرابي كأنسكاربين:

میں بنیں کہتا کہ بہ جماعت کفارہے کیونکی مجھے ان سے کافر قرار و بینے کی کوئی وجہعلوم نہیں ہوسکی ۔ ہیں صرف برکھتا ہوں کر پروگ بن کا ذہب اور جوسے و عادی کے مدعی ہیں اور ستیم و ذریع افکارون خالات ، مضرا ورغلیظ و بداد وار آرارونظ ایات کے حامل ہیں ۔ جن کا بیان بیسے گزر چکا ہے۔ وہ ضالات دگم ہی کے جلم انواع واضام سے تندید وسکیبن ہیں فیق و فجور کے جلم انواع سے بین تر ہیں ۔ جماعت سے برتر ہیں ۔ تمام انواع معاصی وا نام سے برتر ہیں اور وہ خود لینے یہ دین اسلام اورا ہی اسسام اورا ہی اسسام کے بیے بہت نیا وہ موجب خور ہیں کیونکہ پروگ دراسل ابل سنت وجامت سے مختلف دین اسلام اورا ہی اسسام کے بیے بہت نیا وہ موجب خور ہیں کیونکہ پروگ دراسل ابل سنت وجامت سے مختلف براجب سے تعلیم وہ کرا گئے ہیں بین ضنی تسے اور بعن شابی کی اوران کا وین اور طرفہ صن انمہ امرت ، معلم وصوفیہ سلحاء امرت اورا ولیا دوا صفیا پراعتر امن وا نکار رہ گیا ہے۔ وہ امر قبیح کا ارتکاب کرے اپنی صدو دسے تجاوؤ کرکے بی اور را میں ہو گئی ہو جا کا میں ہو ہو گئی ہو جا کا میں اور است ورائے مسلام کی ابل نست کر ہو ہیں۔ وہ معلماء میں اور رہنی ہیں تو دوق کو گئی وہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور است محسد ہو کہ بین اور رہنی ہیں تو دوق کو گئی کہ اس میں ہو جا نہ ہو جا ہیں۔ وہ علماء عسلام کی ابل نست کرتے ہیں طالاتھ وہی مرتب ہو ہو ہیں اور رہنی ہیں تو دوق کو کا میں تو دوری کی وجو میں دوران کی اور رہنی ہیں تو دوری کی وجو اس کے بادی اور در بنی ہیں تو دوری کی اور سے بین اور رہنی ہیں تو دوری کی وجو اس کے بادی اور در بنی ہیں تو دوری کا ان سے ارتبان سے دوری کی وجو الی سے داور علیاء عسلام کی ابل نست کرتے ہیں صالام کے بادی اور در بنی ہو بات ہو ہیں۔

علی الخصوص اسس زمانہ بیں جوخود کا سدر اور فاسد ہے اوراس سے اندرعلم اور ابلِ علم بھی کھو طے سکہ کی مانند نا قابل امتبار ہو چکے ہیں۔

دین متن کے مافذ کابیان:

اس بات کواچی طرح معادم کریس که دین صرف ایمن علمادا عسلام سے حاصل کیا جاسکتہ ہے اور کرتب عتمد فی معتبرہ سے خدان جوائد ورسائل سے جرمختلف کتا بول سے باسے بات وساق چندعبارات درج کر کے تیار کر سے جانتے ہیں۔ دین اسلام میس طرح درائیۃ و خفلاتھام اوبان سے جیج ترین دین ہے اسی طرح وہ روایت ونقل سے کھا طسے بھی سب سے اسی حرت وہ روایت ونقل سے کھا طسے بھی سب سے اسی حرت وہ روایت ونقل سے کھا طسے بھی سب سے اسی حرت وہ روایت ونقل سے کھا خوا

الره جاتے ہیں۔

توسلوم بوگیا که برگوگ و با بر اور دیگرفرقه مثاله تنبیع کی نسبت بھی زیاد ہ نفصان دہ ہیں ر

غِرْقُلْدِين الليس كان كروبياه بن ا

لہذا اس فرقہ جدیدہ سے بچو ہوتمام انمہ دین کے نما ہمد وین کے نما ہمب دمسا لک کوپس لیشن ڈالیے والا ہے اورجہ دراہل اسلم
کی مخالفت کرتے ہوئے ہوئمین کے راستہ کے علاوہ دو سرے راستہ کی اتباع کرنے والا ہے ۔ ہر وہ تحض جو انٹر تعالیے
اس کے رسول سلی انٹرعلیہ وسلم اوراس کے دین صنیف سے مجست رکھتا ہیں وہ ان نموس طلبہ وہم سے اپنا اور اپنے دین و ایمان کا تحفظ کرنا ہے کیڈیکہ وہ ابلیس کے لشکروں میں سے سسے بڑا لشکر ہے جس کواس نے اس برترین دور میں اہل اسلام کے مقائد تباہ کرنے سے بیاے تیار کردکھ اسے اوران کو ارباب ہداییت اور کا مل الا بمان لوگوں کے گمراہ کرنے کے
میں ضبوط و توانا مردکار بنار کھا ہے۔

عنی الخصوص وہ لوگ جوان ہیں سے تدر سے علوم عقلیہ و نقید کو حاصل کر بیتے ہیں تروہ کم علم بنیر مقلد بین کی لنبت زیا وہ نقصان وہ ثابت ہرتے ہیں کیوں کہ وہ ان علوم وصنائع کو ف او اور اصلال عبا دھنی انہیں گراہ کرنے کا ذریعہ بنا یہتے ہیں ، کتنا ہی خوب ہے وہ قول جوام معبدالو ہاب شوائی جملے لینے فتنے خواص سے نقل کیا ہے کہ میں نے شنے اراہیم متبولی کو فرائے ہوئے سے ارپیم اللہ میں اللہ میں اللہ کو فرائے ہوئے سے ارپیم اللہ کو ایسے میں اللہ کو ایسے کر کی اس کے اور سے کہ میں اور میں بان کی فراوانی کو جس قدر اس کا دربیکروار کیج نہم خص سے بعدے منظل سے بود سے کہ حروں میں بان کی فراوانی کر جس قدر اس کی سے اس کی کروا ہر ملی طرحتی جبی جانے گی۔

غيرمقلدين كالتبازي علامت:

اوران سے اوسان فرہم جن کی وجہسے وہ دومرول سے ممتاز ہیں اُن ہیں سے ابک صفت وسیمہ ہے ان کا بہت طراح اوران سے اور طُراحِگُوالوا ویرخصورت ہیشیہ ہونا اور لینے باطل خیالات کی ہرمکن حمایت کرنا بشر طیکے خررونقصان سے طمئن ہوں خصوصگا ان ملاقول میں جہاں دُنیا تی وقبجار تعدت جباد اور تعدیت وین کی وجہسے علانیر فستی و فبور سے مرسکب ہوں حبس طرح سعر سکے بلا و اور شہر ہیں ۔

صنرت امام احمدُ اور دیگر محدِّمین نے صفرت ابوا مامہ رضی النہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسولِ خداسی النہ علیہ وہم نے فرمایار کا حَنگ فَوْ کُمْ لَبُعْک دُھُک کُا کُواْ عَلَیْہِ اِلْدُ اُوْ نُوْلا کَیْک لی۔ نہیں گراہ بوتی کوئی قوم بعد ہایت سے جس پر کہتی مگریہ کہان کو ہام حصومت ومجاولت سے وی جاتی ہے رمیراپ نے بدایتہ سارکہ علوت فرما کی۔ بَل ہُمُ مَّوْمٌ خَوْمُدُنَ۔

اس کو پختینظم والے انگر نے کال حفظ وضیط کے مائک حفاظ نے اور تقہ وصادق علماء عاملین نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے الخصوص را و لیوں کے اسوال سے بحث و لفتیش کے یہے منقد رک بین تا لیت کی بین تا کہ اسس وین بمین میں ضاف اور زبریق لوگوں کے وضع کروہ حبور نے احکام سے کوئی چیز وافل ذکر دی جانے جن کی روا بات کو انگرا علام نے بس کہشت ڈال دیا ہے اور ان کی کا ذب و موضوع موایات بر شبیہ کردی ہے اور لوگوں کوان سے دور رہنے تی لفتین کی ہے۔ اور زبان اول سے راولوں کی انتہائی تحقیق و ترقیق کی جے جن میں سے علم کا دعوی صوف علما واعلام کو بہتا تھا۔ جب جائیکہ سیفیہ و کم عقل اجتہا دم طاق سے مرعی میں بھیمیں راور اس وور کا کذب و نستی کے ساتھ تنہم شخص آئے سے دور سے کے ان حبتہ دی میں بھیلی اور مینولوں کی انسیائی صادق اور شتی اشخاص سے شمار کیا جائے گا۔ یہ لوگ کے ان حبتہ دیں بھیلی سندی انتہائی صادق اور شتی اشخاص سے شمار کیا جائے گا۔ یہ لوگ اگر حقیقی سندی طان نہیں تو اس سے جمائی صرور ہیں۔ اگر حقیقی سندی طان نہیں تو اس سے جمائی صرور ہیں۔ اگر حقیقی سندی طان نہیں تو اس سے جمائی صرور ہیں۔ اگر حقیقی سندی طان نہیں تو اس سے جمائی صرور ہیں۔

اورجب يبط دور مرمتهم لوگوں سے مروی احکام دين ائم اسسلام کے نزديب ساتط اور ناقابل اعتبار ہيں تو آخری دور کے ان مجرموں سے مروی احکام دین ائما سلام کے نزدیک کیڈنگر قابل اعتماد ہو سکتے ہیں ؟ اس امرین شک وسٹ میر كى كنيائش نىيى كى براشارىطريق اولى ئ إن اعتماد واعتبارىنىي بى كيونكران كافت ومخور سبت زياده ہے۔ ان میں سے اکثریت منساز جیسے اہم زربینہ کی تارک ہے اورا نواع واتسام کے محرات و قبائے کی مرکب ہے۔ جوط اورغلط بانی تراس قرم کا اور صنا مجھوٹا ہے۔ اگران کی انتہائی جہالت وحماقت سے باوجروصوف ان کے اجتها دمطلق کے وعدی می کوپیشِ نظر رکھیں تران کے سب سے زیادہ کا ذب وجھوٹا ہونے سے یہ بہی چیز کا فی ہے اوکسی دسیل کذب کی صرورت نئیں ہے۔ لہٰڈا ان سے دینِ اسسام کے احکام کا خذکرنا اور حلال کی حلت اور حرام کی حرمت معلوم کرنا کیزیکو ممکن ہے اوراس سے ساتھ ساتھ ان کا انمہ سابقین ،علماءعاملین ،اولیا، صالحین برطعن و منقید کرنا بھی شامل كرادتوان كاكذب وانترار درجه غايت تك ببنچا بوانظراً تا ہے۔ مجھے لینے خالق حیات کی تسم ہے كه عور توں۔ بجمل اور جابل زین لوگوں سے دین کا عاصل کرنینا زیادہ قابل اعتما واور لائت اعتبار ہے بنسبت ان کم عقل ، گراہ لوگوں کے علاوہ ازیں وہ بالعموم ابنى حاقبتون اورجبالنون كوكسى امام معين سفيقل نهين كرتته بين اورايني خرا قات كى نسبت كسى دلبل كى طرب نبين كرت عِمّا بِلِ فَهِم بهدا وروه اس بات پراین زعم فاسد کے مطابق فخرونا زکرتے ہیں کہم کتا ہے وسنت سے احکام کا استنباط کرتے ہیں اور دیکسی امام کے متبع نہیں ہیں تو ا ن کا دین در حقیقت ان کے خواہشات نفس کے تا لع ہے۔ حالا نکرھا دی انقم مَخْرُووعَالْمُ صَلَى السَّرِطِيرِينَ لِمُ كَارِ<u>ضًا وَكُلْقَ مِنْ الْمُعِلْمَةِ وَيُنْ فَانْظُرُّوُا عَمَ</u>نَ تَاخُذُ مُنَ وَيُسَكِّمُ یعلم رامردین ہے بلذا اچی طرح عور کروکہ تم اینادین کس سے حاصل کرتے ہو۔اس روایت کو حاکم نے مستدرک میں حضرت النس رفني الله ومنه سے روایت کیا ہے۔

علام عزیزی نے اس کی شرح میں فرمایا کہ بیعلم مینی شرعی علم حوکہ تفسیر و عدبیث اور نفتہ مبر صادق آ تاسے۔ اور

ارشاد نبری « فَانْتَظْرُوْا عَمَنْ مَا خُنْدُوْنَ دِنْیَکُوْ، کے بعد فرما یا کہ اس کو مذحاصل کردگران لوگوں سے جن کی بیرت وسریت اورظا ہر و باطن عمل صالحے اورا عتقاد صبح سے آراستہ و پرایسنتہ ہموا ورپاکینرہ تر ہم جبکا ہوا و تمہیں اس کی امانت و و یانت کی ارتی عین وتسلی ہو جائے۔

امام ابن مجرف شرح شمانل میں امام تر فری کے مصرت محد بن بسرس سے نقل کردہ تول « هذا الحکویت فی بینی فی بینی کا نظر الحام ابن مجرت و مسلحت بیہ کا نظر الحام کی الحق کے اور علی الحقوق بیا کہ اس تول بر کتاب کا اختنام کرنے میں حکمت و مسلحت بیہ کا نظر الحق کی معددت میں لیکن اسس کی علم سنت کی طون ترینب ولائی جائے اور علی الحقوق بلیات اور امتحانات میں مبتلا ہونے کی معددت میں لیکن اسس کی علم سنت کی طون ترین واپل وین واپل ورع کو تلاسش کر کے مون اندیش اسس کو حاصل کے داور اپل وین واپل ورع کو تلاسش کر کے مون اندیش اسس کو حاصل کی ادام سے کام لیا جائے ۔ اور اپل وین واپل ورع کو تلاسش کر کے مون اندیش اسس کو حاصل کے داور اپل

الم مناوی نے شرح شما کی سے آخری فانظر واعمّن تاخین وی دینگوئے کے تحت فرما یا کہ امام شافعی نے تفر عودہ سے نقل کیا ہے کہ وہ حدیث مبارک کو سنتے تھے اوراس کو انتہائی حبین ہمجھتے لیکن اس کو روایت نہیں کرتے تھے کیونکر دہ لیمن راولیں پروٹوق واحماد نہیں رکھتے تھے المنزاان سے روایات اخر نہیں کرتے تھے اوراس سے ہما رامقصد برہے کہ روایات کے معاملہ میں احتیا طالازم ہے اور نقل حدیث میں و توق قرفیق مزوری ہے اور جو راوی اس قابل ہیں کہ ان سے روایت لی جائے ان کا اعتبار و لیا فلوزوری ہے۔ نیزان کی سے میں موج درا ولیوں کی ہے بعد و بھے تعقیق اور جوان میٹک لازم ہے ان کا اعتبار و لیا فلوزوری ہے۔ نیزان کی سے میں موج درا ولیوں کی ہے بعد و بھے تعقیق اور جوان میٹک لازم ہے ان کہ ان میں کو کی ایس شخص نہ جوجوجو جو بو یا منکر الحدیث اور غافل ہو۔ کذاب ہو یا قول وفعل سے کہ افا سے قابل نقید واعتراض را در حجر میں میں خلل ہواس سے روایت کا ترک کرنا ہم تقلم عرکے بیاد والازم ہے ۔ خطیب بندادی اور دیگر محدثیمی والی سے حوالے میں عبداللہ بن عباس رونی اللہ عنہا ہے مرفو گا نقل فرما یا ہے ۔ لا تا ہے تو دوئی ایک ویوں سے جن کی شمارت میں گوئی ، حدیث نہ حاصل کرو گر صرف ان توگوں سے جن کی شہادت کو

جائز رسکھتے ہوا ور قابلِ قبرل سمجھتے ہو۔ ابن ساکرنے امام مالک رحم اولٹر تھا لی سے لقل فرمایا " لا تحکیک اکیوٹے عنی آخیل البّدیع و کلا تحکیلہ عُمیّن کے کے ٹیڈوٹ یا لظلیک و لا عَمیّن میکیڈ ہے بی حیویٹ النّاس حال کا ک فی حدیث تسول اللّه لا کیکیڈ ہے یہ علم و خابل مرعت سے عاصل کرا ور مذالیسے تفس سے جو طاب علم اور اس کی تھیں کے ساتھ مرون و تو تہور نہیں ہے اور مذ اس سے جو عام لوگوں سے ساتھ گفتگو میں درغ گوئی سے کام لیتا ہو اگر چہ صریف رسول میل اللہ علیہ و ملم میں کذب بیاتی سے کام مذلیتا ہو۔ انتہ کی کلام المنادی ۔

میرے شیخ المش نمخ علامہ امام باجری مصری شمائل ترندی سے حالت بہ میں قول نبوی او فَا نُظُر دُا عَمَّنُ تَا خُذُدُنَ وَمَيْكُورُ محت خراتے ہیں کہ انجھی طرح عزر دفکر کر تو کہ دین کوکن توگوں سے معایت کرتے ہو لہٰذا اس کومرفِ انہی توگوں سے

روایت کروجن کی ابلیت وصلاحیت برتمهیں پورا پورا اعتماد و د آق ته بربایی طور کد وہ عدول د نفذ اوگ بول اورصا حدب
ضبط وا تقان دیلی نے حضرت عبداللہ بن عرصی اللہ عنہما سے سرقو عا نقل کیا ہے "کہ بیعلم دین ہے ہی نماز دین ہے ابلا احجی طرح عور و فکر کروکداس علم کوکن لوگوں سے حاصل کرتے ہمدا وریہ نماز کسس طرح پڑھتے ہوگیہ بحکہ نمی نمیس سے فیامت سے ون
موال کی جاسے گا۔ اورجامع صغیر بی ہے " بیعلم دین ہے " بلذا پوری تحقیق ونفیش کروکداس کوکس سے حاصل کر ہے ہو
اوراکس علم شرعی کی طوف اشارہ ہے جو تفسیر و مدیت اور فقہ بیرصا وق آنا ہے اوراس بی شک و کشبہ گانجاکش
مستقیم کی مخالفت و تمامی مورم بوہی چی ہے ۔ ابلزا جو تحق ان سے ہی گروہ کا ایک فرد بننا چا ہتا ہے ۔ وہ توان سے دین
کو حاصل کر سے اور خوجن سے بینا چا ہتا ہے ۔ وہ توان سے دین
اورا ہی اس مام کی مخالفت سے بینا چا ہتا ہے ۔ جو تمام اطراحت واکنا ہے جمال بیں چھیلے ہوئے ہیں اور مرز ان و مرحمر ہمی موجود

فراص دعوام بن گیاہے۔ وہ ان طبہ رعلم اور متبدیین کے اس ، ورا بل اسان کے مفالف نظر بایت لینی استفالہ کا مخوصت کے قدل وعقیدہ میں امام و مقتل ہے۔ مغرصت کے قدل وعقیدہ میں امام و مقتل ہے۔ عظر منافل میں کا مام و مقتل ہے۔ عظر منافل میں کی مفرم اور می منافل کی میں ایک تسمی :

رہے ہیں تو وہ ان متبد عین سے کلیّۃ اجتناب کرے اور پلنے ندہب سے احکام کی آباع کا ایھی طرح اہتمام کرہے ۔ اور

علمارا بل سنت دجاعت کی اقتداد کا استرام کرے بونور ہایت یا فتہ ہیں اوردوٹ وں کوراہ مرابت پر گامزن کرتے ہیں

خاه ان کا خاب اراجہ میں سے میں مذمب سے ساند بھی تعنی مبو ماسوا ان کے جو برعتی ہرنے کے ساند معروف و

مشہور ہیں حب طرح ابن تبید اوراس سے موافقین وتبعین حنبوں نے اس کی خرافات اور یا وہ گوئیوں ہیں اسس کاساتھ دیا ہے

جن ك وجرسے اسس نے جمہور ائم اسلام اور علما، دين كى مخالفت كى جسے اوروه سارے جمان ميں برنا مى كے ساتھ زبان و

ان رذیل و مغورلوگوں کا دارو ہرار محف الفاظ کی تزیین واکو اکنتیں بیسے۔ اوراس اعلان وا دعار پر کہ ہما را مرعا مقصد صرف دن بتین کی نصرت واملا دہسے۔ امت کی ہدایت ورہنائی اوراس لام وا بل اسلام کی خدمت نولیعن ختیقت عال سے بے خبر شعلیین و طلبہ مکوان کی عالت تعجب ہیں ڈالتی ہے یس کچھ عرصہ ہی گزر تا ہے کہ ان کی کرو فریب سے معر لور عبارات کوس کرا وران کی ک بول اور رسالوں کو دہجھ کروہ بھی ان ہیں سے ہوجاتے ہیں۔

بر پر بیات و من موروں کا میں برق ہوں ہوں کے دو علماء کوم کی کتا بوں سے ان کی لغز مٹوں کو تلاسٹس کرتے دہتے ہیں اور بھرعوام میں اس امر کی شمیسر کرتے ہیں کہ فلال نقیہ نے فلال کتا ہیں اسس طرح کہا ہے۔ اس فقیہ پراعتراض کرتے ہیں اور بھران کا دائرہ تنقید واعتراض تمام ندا ہب کے نقہا تک ہمبیل جا تا ہے کسی محدث کی نا بیسٹ ندیدہ عبارت دیجھتے ہیں

تواس کونقل کرتے ہیں۔اوراس پراعتراض کرتے ہوئے سب محترین کواس کے ساتھ محل تنقید وانتراض طعمراتے ہیں۔اگرکسی صونی کی غامن و دقیق عبارت و کیکھتے ہیں تولسے طعن ڈشیع کانشا نہ بناتے ہیں اوراس سے ساتھ تمام صوفیہ در کرام کو کسی تفسیر میں موضوع حدیث دلجیس سے اور تمام علما دوین میں موضوع حدیث دلجیس سے اور تمام علما دوین میں موضوع حدیث دلجیس سے اور تمام علما دوین سے میں موضوع حدیث دلتے میں ہے۔

ای طرح کا سوک ان کا ابن تھی سے ساتھ ہے کہ اس سے بیان کروہ وہ مسأل جن ہیں وہ راہ دا ست سے برگشتہ ہوگیا اوران کی وجہ سے ہرطون سے علما، کرام نے اس کی بلامت و ندمت شروع کردی تو بیمغرورومرش ان مسائل سے نشر کرنے میں انتہائی حریس نظراتے ہیں۔ جو کتا ہیں ان مسائل پرشتمل ہیں۔ وور وراز سے بلا و وا مصاوی ان کو حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اورانہیں بندگان خالے گراہ کرنے سے یعنے نشر کرتے ہیں وید دکھ ہے تھی ہون انتہائی میں اوروہ گمان کرتے ہیں کہ م مبت اچھا کام کر ہے ہیں۔ چالنچہ انہوں نے اس قسم کی متعدد کتا ہیں طبع کی ہیں جن میں سے ایک گتاب این تیمیہ کی وہ ہے جس میں اس نے سیدالم سیمین وانہیاؤ مرسین اور عبا والٹر الصالی سے ساتھ توسل کوشرک قرار دیا۔ وورس کی تاب وہ میں اس نے سیدالم سیمین اولیا مالومل وا ولیا، الشیدطان ، کانام دیا ہے جس میں اکا براولیا، کوشری واردیا ہونے بی جن میں شیخ اکبری جو کی الدین حب میں اکا براولیا، کیا رک بہت بڑی جاعت کو العیاذ بالنے اولیا، شیدطان قرار دسے دیا ہے جن میں شیخ اکبری جو کی الدین حب میں میں اکا براولیا، کیا رک بہت بڑی جاعت کو العیاذ بالنے اولیا، شیدطان قرار دسے دیا ہے جن میں شیخ اکبری جو کی الدین حب میں میں اکا براولیا، کیا رک بہت بڑی جاعت کو العیاذ بالنے اولیا، شیدطان قرار دسے دیا ہے جن میں شیخ اکبری جو کی الدین

فَتَكَرَّكُ مُرْجِئَةَ قِهِ فَقَدَاهُ نَاكَهَا جِاللَّهُ دَاحِدِ إِسْتِرُخَاءُ وَ فَقَدَاهُ نَاكَهَا جِاللَّهُ دَاحِدِ إِسْتِرُخَاءُ وَ اللَّهُ مَا وَلَهُ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

العلم المنتخبة المنتبطال الملام في المنتبطال الملام في المنتبطال المنتبط المنتبطال المنتبطال المنتبطال المنتبطال المنتبطال المنتبطال المنتبطال المنتبط المنتبطال المنتبط ال

کہ ہے۔

اور کھنے والے نیڈ نیڈ این سگول سٹاکۂ هِنْ یقن وَلا عَن اَلْا عَلَی اللہ عَلی اللہ عَلَی اللہ عَلی اللہ عَلَم عَلَم عَلَم عَلَم

الله المستقل المرتحش التحديث التحديث

ابن العزلى كوليى شماركرد يلسب رمنى الله عندونفغا ببركاته حتى كراسس نے ان كوكافر قرار دسے دباہدے والانكر و دسلطان العارفین اورامام العلماء العاملین ہیں۔

جب تہجی ان سے ہتھ میں این تھم کی کتاب آبا تا ہے تو فرا اس کو چیاہے اور نشر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
اس قسم کی کتا بول میں سے ابن قیم کی کتاب انا تھ الملافان فی مصابع الشید طان اسے جس میں اس نے ہلے لئے تا بہ تمیہ کی لفز خان و معنی اس نے ہلے لئے ابن تمیہ کی لفز خان و معنی اس نے سے اور اس نے خیرالانام علیا لصلاۃ والسلام اور دیکر انہیا دکرام اور اولیا وعظام کے ساتھ و کو اس خوال اس خوالوں پر سخت طعن توشیع اور انکارو تنقید سے کام لیا ہے اور اس طرح کی ایک کتاب ابن عبد الطاق کی ہے جب کا نام الصارم المبلی فی الروعلی اسبلی ہے۔ اور ہرایک برترین کتاب ہے۔ مد دَبّاً لَا تُوخ تُنگو بَہا کہ تو اُنگو کی ایک کتاب ابن عبد الطاق کی ہے۔ ور ہرایک برترین کتاب ہے۔ مد دَبّاً لَا تُوخ تُنگو بَہا کہ تو اُنگو کی ایک کتاب ابن عبد الطاق کو تو تھا گار ہے کہ من منام کر ایک کا منام المسام المبلی فی المروح کی ایک کتاب ابن عبد المروح کتاب کا تو تو اللہ ہے۔ اور المان کو اس ضال است اور کجو دی عمل کر دیا ہے۔ اور المان کی اس نے میں ماہ واست پر تا کہ واست کی مرایت فرمائی اور اگراس کی مدایت ور شمائی مروک تو تم تعلی کرا ہیں۔ عمد و نتا ہے کہ اس نے بھیں راہ واست کی مرایت فرمائی اور اگراس کی مدایت ور شمائی میں تو تی تو تم تعلی کرائے تھے۔ عدو تنا ہے کہ اس نے بھی راہ و کا سب کی مرایت فرمائی اور اگراس کی مدایت و در شمائی میں تو تی تو تم تعلی مدائی کو تکار کرائی کرائی اور اگراس کی مدایت و در شمائی میں تو تی تو تم تعلی مدائی در تو تی تو تکار کا تھیں۔

اب میں اس رسالہ کو پلنے ایک تصیرہ حب کا نام طیبۃ الخراد نی مرا کسیدالا نبیار صلی اللہ طیبہ وہم ہے اور سواوۃ المعاد فی موازنۃ بانت سعاد کے چندا شعار میزختم کرتا ہوں جو اس سقام کے سناسب ہیں اور اپنی سے ہی حسن اختتام ماصل ہوگا۔ اور یہ بایت تصیدہ صریبہ کے ہیں جن میں مرور کو نمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لیوں عرض گزار ہوا ہوں۔ فَصَعَتَ اللهُ عَلَی اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَی اللهُ عَلَی اللهُ عَلَی اللهُ عَلَی عَلَی عَلَی اللهُ عَلَیْ عَلَی اللهُ عَلَی الله

اس روز قبرلیت سے سٹرن فرمانا اور نگاہ لطف وکرم سے اور میرسے ٹیفع بننا حب ون تمام شفیع تمہارے دفعنل دکرم کے متاج ہوں گئے۔

وَآجِوْنِ وَعِتُونِ مِن زَمَانِی فَدَوَا هِنِهِ کَلُهُهُ وَهُبَاءُ وَالْحَالِمَ وَالْعَلَى وَالْعَلَى وَالْعَلِمُ وَالْعَلَى وَلَا اللّهُ وَالْعَلَى وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِلْمُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِمُ اللّهُ وَلِلْمُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِمُ وَلّهُ وَاللّهُ وَلِمُ وَلّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِمُ وَلّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَلِمُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلِمُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلِمُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلِهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلّهُ وَلَا مُلْكُلُولُولُولُولُولُولُولُولُولِ

ابات ازفصيره لاميه:

س قَفَّدُ بَلِيْتُ يِعَصِّرِ كَلَّهُ فِ بَنَ عَ فِيْهِ آخُوالْحَقِّ مَغُلُّونِ وَمَغْلُولَ كَامِنْهُ مِعَلَّوْل كيزي في ايسے زمان كي ساتھ واسطر پالې ہے جو نتوں سے عبارت ہے اور اس بین تی پر كاربند مغلوب و مقيد ہے۔ م محصَّدً عَلَى اُلْفَيْرِ صِلَا الشَّنَّ فِيْرِ وَلَا تَهُو مِيْلِ اِلْلَاعَلَا هُ فِيْرِ كَلْهُ وَيْرِ كَلْو

یرالیساز مانہ ہے جس میں شرخیر پر حملہ اُ در ہوگیا ہے ۔اورانسس میں ایک ہمونناک حادثتہ سے بعد ووسرا انس سے زیادہ ہولناک حادثتہ ہوتا ہے۔

۵- هندَااللَّهُمَانُ التَّذِي بَيِّنَتَ شِندَ تَحَدُ فَكُلَّ مَا قُلْتَ فِيْدِ الْنَيُوْمُ مَفْعُوْلً يه وه زمانه بعض كاشت كراب في بيان فرمايا اور جركيم أب في زمايا وه سب كيمه اس مي واقع بور باب اور بم اس كامشا بده كررب بي .

۲- اکدِدیُنُ فِیْدِ بِحُکْمِ الْجَسَرِ قَایِصُنَۂ بِنَارِ دُنْیَاہُ بَیْنَ النّاسِ مَشْعُولَ اس زمانہ میں دین انگاروں کی مان رہے کہ میں رمضوطی سے قائم رہنے والا دنیوی زندگی میں توگوں سے درمیان اس اگ مے شعلوں کی لیسیط میں ہے۔

۵ کولانٹیٹو کر گھڈگی مین شقیسات اقتشائول آئوار ھٹرعتیت الدُّنیا الْاَصَالِیُلُ
 اگر ہلیت کے دہستارے دہوتے جنول نے آپ کے آقاب رسالت سے افار فیوض کو ماصل کیا تھا تو گراہ لوگ بیدی دنیا کو لیٹنے اما طریس سے پہنتے۔

۔ بوَعَدِ الْ الصِّدُقِ لَا تَنْفَكُ طَافِفَةٌ مِنْ الْحَقِينَ مَعْمَا كَانَ تَبُدِيلُ آپ کے سِے وعدے کے مطابق ہم میں سے ایک جاعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اگر چہر مرجگہ تبدیلیاں روہنسا ہوتی رہیں ۔

و آنت الْحَبِيْبُ الْبَاكَ الْاَمْسُ اَجْمَعُهُ مِنَ الْمُعَيْمِنِ فِي الدِّدَارَ يْنِ مَنْ كُوْلُ الْمَسْ الْبِ كَامْرِ النَّرِيّا الْمُ الْمُعَنِّمِنِ فِي الدِّدَارَ يْنِ مَنْ كُولُ الْمَسْ الْبِ كَامْرِ النَّرِيّا الْمُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

بنایا ہے۔ ار ککڑ قابکتُ ہِمَا تَخْشٰی فَرَاعِنَہُ وَکَرْنَهَا مِنْ شَرَادِالتَّاسِ قَامِنِلَ اپ کے خوف واندلیٹ کے مطابق کتنے فرعون اس کے نقابلہ پرتکل چکے ہیں۔ اور برترہ ن توگوں ہیں سے اس کے بیے مستنہ قابل اور دسک بیدا ہم یکے ہیں ۔

۱۱- مَنْهُا اَسَآءَتُ فَكَنْ تَرْصَنِى اَسَاءَتُهَا حَسْبُ الْمَسِى مِنَ الْمِحْسَانِ لَقْدِبْلُ وہ جبجی برائی کا ارتکاب کریں تو ایپ ہرگزان کی برائی پر راضی نہیں ہوں گے۔برکا رامتیوں سے بے بطور مزا احسان میں کمی کرنا ہی کافی ہے۔

ان کے گئی کہ اوٹ گا وٹ گا اکتر بھا فقد کھنا ھا عکی الا وُٹ الا وُٹ او کو گنا ہوں کہ کا فی سزا مل مجھی ہے۔

ان سے پیان عاد ات میں آسراو سہارا بینے ، جان پرنازل ہر بھے ہیں کیز کھ ان کو گنا ہوں کی کا فی سزا مل مجھی ہے۔

۵ اس قا غیطے ہے تھکت خیا نی مُدُوج وَجِلَّ فِی الْنَحَدُیرِ لَا عَامِلَ مِنِیْ وَکَلا مَعْتُمُولُ اللہ عَلَیْ کہ وہ میں گنا ہوں اور پانے انجام سے فائف، نہ خود میری طرف سے عل خیر پایا گیا اور نہ میرسے مجھے پرنگاہ کم فرائیس کیو کہ میں گنا ہمار ہوں اور پانجام سے فائف، نہ خود میری طرف سے عل خیر پایا گیا اور نہ میرسے

یکے کی کا طرف ہے۔ ۱- وَانْحَلَعُ عَلَیْ وَا هُلِیْ لِلدِّصَاحُلَلا اَجْمَلْتُ قَوْلِی وَلاَ تَخْفَی الشَّفُا صِیْدلَ مع اللہ اللہ کا بنی رضامندی سے ملے بطور خلعت بہنائیں۔ میں نے اپنی عرض میں اجال کردیا ہے گرتفاصیل آپ پر منجھ اور میرسے اہل کو اپنی رضامندی سے ملے بطور خلعت بہنائیں۔ میں نے اپنی عرض میں اجال کردیا ہے گرتفاصیل آپ پر

قسم دوم

مقدمہ کا دوسر احصد بالا ہنیمات میشتمل سے ،جن کی معزفت اس کتاب سے مطالعہ کرنے والے سے یہے انتہائی نروری ہے۔ اور وہ یہ بیں بہ

تنبایة ل بواضح بو کداس کتاب سے آٹھ باب ہیں۔ اور سرباب ابن تیمیہ اور اس سے فرقہ (و با بیہ) کی تروید سے یہ کائی ہے اور ای طرح خود مقدمہ بھرصنے ہی تاب کا مارہ موجود ہے۔ کا مارہ موجود ہے وہ مقدمہ بھرصنے ہی تقین کرنے گا کہ سفر زیارت اورا ستعانہ سے و با بیہ کا منح کرنا کھلی گراہی ہے۔ خصوصگا جس سفراورا ستعانہ کا تعانی سعید الرسیون سلی اور علی ہو ہے ہے۔ جہ جائیکہ مقدمہ اور دیگر الواب میں ذکر خصوصگا جس سفراورا ستعانہ کا تعانی دائر سب اراجہ سے انمہ کوام اور علما دا علام سے اتران بن سے استعانہ اور سفر زیارت کی مشروعیت روز روشن کی طرح عیاں ہے نہ جانے ابن تیمیم انتہائی علما داستہ برکبوں جل نکلا جب سے باعث اس کا مشروعیت روز روشن کی طرح عیاں ہے نہ جانے ابن تیمیم انتہائی علما داستہ برکبوں جل نکلا جب سے باعث اس کا مشروعیت روز روشن کی طرح عیاں ہے نہ جانے ابن تیمیم انتہائی علما داستہ برکبوں جل نکلا جب سے باعث اس کا

میں نے اس کا ب سے چھٹے باب میں چاہیس مشاہ براد بیا دکرام سے اوار دوو ظائف نقل کر دیے ہیں جو مفید

دعاؤں پرشتمل ہیں۔ ان میں سیدعام صلی الٹرعلیہ و م سے استغاثہ کی بھی تصریح موجود ہے۔ اور ساتریں باب میں

تقریباً ایک سود کایات درج کی گئی ہیں جو تقات نے تقات سے نقل کی ہیں، جن کا تعنی صلی واد لیا، علما و فضال سے ہے

مسائب داکام ہیں جس شخص نے بھی بنی کریم صلی الشرعلیہ و م کو دسیلہ بنا یا اور اُپ سے در فریض سے بارگا والہی میں عرض و

مدون کی تو یقینا اس کی شکلیں اُ سان مؤلمیں عاجات برائیں۔ یہ باب الیسی ہی حکایات پرشتمل ہے جن ہیں اکا براسلام

مرون کی تو یقینا اس کی شکلیں اُ سان مؤلمیں عاجات برائیں۔ یہ باب الیسی ہی حکایات پرشتمل ہے جن میں اکا براسلام

کر قدارت میں اللہ علیہ و لم سے استغاثے کیے اور مان کی برولت جمانییں فرائد و برکات حاصل ہوئے نیز دعا وُں

رکیت کا بان ہے۔ اطویں باب میں غراب اربعہ سے نفریگا انٹی اولیا رکام علمار عظام سے منظوم استعنا توں کونفل کیا گیا ہے بکر بعض شیعہ ۱۸. سَیْلْ شَدَایْدَایِّنَاهِ الْمِیْنَامَنِ لِیْ فَانَّ عُمْتَدَ اصْطِبَادِی ثُنَیَّامَحُلُوْلُ ا برے یہ قیامت کے اوقات کی شد توں کوہل فرایسے کیونکہ اس دن برے میرکے مقدسے کھل جائیں گے اور میرے یہ صبر کی تاب نہیں ہوگی۔

۱۹- مَالِیْ سِوَاكَ كَفِیْلُ کِوْرَ مَیْطَلُبُ ہِیْ اَهْلُ الدَّدُیْونِ فَقُتُلْ لِیْهَانْتَ مَکْفُولَ میرسے یہ آپ کے سوااس دن کوئی کفیل نہیں ہے جس دن کچھے میرسے قرمن نواہ ڈھونٹریں گے تھرسے نرمانا کہ تو کھول ہے اور میں تیراکفیل ہوں۔

٣٠- وَحَاصِلُ الْهُمْسِ اِنِّى طَامِعٌ بِرَصِی دَیِّ وَانْ فَتَلَّ بِیُ اِلْحَدُیْرِ تَصَحُصِیْلُ اور عاصل امریه بسے کہ میں اللّم تعالیٰ کی رضاء منری کی اُمیدر کھتا ہوں اگر جبر میں سے بہت کم بیکیاں کیا کی بیں۔ ٢١- اِنِّى الْمُتَجَاْتُ اِلْى مَقْتُبُوْلِ حَشَرَتِی وَکُلُّ هُنَ عَا ذَبِالْمُعَنَّبُوْلِ مَقْتِبُوْلَ وَلِح میں نے اللّٰم تعالیٰ کی بارگاہ میں معبول و محبوب بستی کی بنا ہ سے لی ہے اور جو اللّٰم تعالیٰ کے مقبول بارگاہ کی بنا ہ لیت ہے وہ بھی مقبول بن با آ ہے۔

انتهى لفسم الاول من المتدمة

"نبيردوم ا

ال بوا اورمنتاس كافرتس بن

یدامرقابل غورہ کمیں اہل قبلہ میں سے کسی سے کا قربونے کا عقبہ و نہیں رکھتا اور نہ اسے کا فرکت ہوں، خوا ہ و بابیہ ہوں یا دوسرسے فرتنے، وہ سب اہلِ اسلام ہیں ان کو کلمہ توحید ایمان بالرسالۃ ا ورحبلہ احکام دین کا اقرار اہلِ اسلام کی لڑی میں پرودیتا ہے۔

امام شعراتی الیوا قبت والجوامری فراتے ہیں کرشیخ الاسلام مخرومی نے فروا یا۔ امام شافنی نے بلنے رسالہ میں اہل ہوا کوگنا ہ کی عجمہ سے کافر سنہیں کہتا۔ اہل ہوا کے کافر سنہیں کہتا۔

اورایک روایت میں ہے کہ بیں اہل کعبہ بیں سے کسی کوگناہ کی وجہ سے کا فرندیں کتنا ، تمبیری روایت میں ایوں ہے بیکا ہل تاویل کو اور کی تاویل خلاف کا ہر ہو۔

علامہ خزومی فراتے ہیں کہ امام شافی کا آبل مجاسے مقصود وہ فرتے ہیں جدا ہل تا دیل ہیں اورالفاظ نصوص ان سے بیان کر وہ معانی سے خلامہ مخزومی کا بیان کر وہ معانی سے خل ہیں۔ شکا معتبزلہ مرجشہ اورا ہل تبلہ سے ان کی مراو اہل توجیر ہے۔ امام شعرانی نے علامہ مخزومی کا قرار اورا مام شافی کا عقبیہ ہ تحریر کرنے سے بعد فرما یا میرے اسلامی بھائی ہے ہے اس سلامی میادی سالقہ بیان کردہ تقریر سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ تمام علما برتنقد میں کسی ہی اہل قبلہ کوگنا ہوں کی وجہ سے کا فرسینے سے گریز کرتے ہیں ہلندا تو بھی ان کی میرت اورطر لیقہ برعمل ہرا ہو۔

ا سی تعقیق کو ذہن نشین کر لینے سے بی سیم معلوم ہونا چاہیے کہ اسس کا بیں منقول عبالات ہیں جہاں کہ سی منقول عبالات ہیں جہاں کہیں منطال ایسے الفاظ آئیں توان سے مراوضا ایت کفر نہیں بلکہ لاہ حق دصواب سے عدول وانحرات مرادہ اور وہ فردی نہیں کرکفر ہی کی دجہ سے ہو بمکہ جی خطاومعصیت کی صورت ہیں اور کہیں از کا ب بعث سے باعث ہتا اسے مندی مندی سے باعث ہتا ہے۔ لہذا یہ تمام صورتمیں ضلال تو ہیں گر درجہ کفر کمک نہیں پہنچتیں۔

ابن تبمراور رنزك

میرسے عقیدہ کے مطابق ابن تمییب، ابن قیم اورابن عبر الهادی کا اپنی کتب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اورا نبیارو مالحین سے توسل، اوران کے مزارات کی زیا رہ سے سے سے مرار نے والوں کومشرک قرار دینے کی تبییر و توجیہ بھی میں ہے کہ اس سے مراومشرک عبی نہیں مکہ ختی ہے جیسے ریا کاری کومشرک سے تعبیر کیا گیاہیے۔ اور بہ کفر سے معنی کے استفاقے بھی نقل سے سکتے ہیں بٹراگا صفی علی ، ابن معصوم از ابن متحق کیونکہ لسے بھی اہل اسلام سے فرتوں میں متمار
کیا گیا ہے بلکہ بیش توان میں فرریت طاہرہ سے ہیں۔ اسی بیلے ان استعنا توں کی برولت ان سے بلے غیرعظیم بیتی عقائم
فائدہ سے تو بدا ورعقا نُدھیجہ کی تو نبق نشیب ہونے کی امیر کی جائستی ہے جیسے کہ دو مرسے استغافہ کو نیق نشیب ہونے کی امیر کی جائستی ہے جیسے کہ دو مرسے استغافہ کو نیق نشیر کا مراسی اولیا و، اصفیا،
الغرض صرف ان تمین بابوں میں خارجہ اربعہ سے دو تصدیب زائد علماء کو امرام کا منظوم و منتور کا ام منقول ہے جن میں اولیا و، اصفیا،
ویڈمین اور شنا ہمیر فقد کا کوام ہیں۔ اللہ تو تا کی ہمیری اُن سے نبوش دہر کان سے مبرہ و رفر وائے اور انہیں اپنی بارگا ہ اور جب ب

وہا بیہ اوراس شخف کے سواجس کے انکار وخیا لات کو این تھیہ کی برعات و اختراعات نے مخدوش کرر کھا ہے

ان کتا ہے مطالعہ کرنے والے بترخص کے یہ بے بیاراعالیٰ ہے جہ مذاہب اربعہ میں سے کسی بھی خرہ ہے ساتھ ومنسلک

ہے اگر میرے دلائل و براہبی شجھے کفایت نرکری، انمہ کرام اور ہا دیان دین تئین کے اتوال تیرے یہ ہو تر تابت نہ موں تو

پھر تولیقین کرنے کہ تو گراہ اور ہے دین توگوں میں سے ہے اور اگر تیرایی عال رہا تواس بات کا خوف ہے کہ ایک ون کھار

کے زیرہ میں چیا جائے کیونکہ ہم نے تجھے اس قدر انکار توسل واستعاثہ کے بادجود کا فرقر ارنہیں دیا، کیکن تیرا وناو، مند اور

ہطف و صرفی اسس بات کی عماز ہے کہ تیرا ول نورا بیان سے خالی اور تسکوک و شبہات کی اندھیر لوں کی وجہ سے

ہلے دیم جے کا ہے۔

بنی کریم سنی استرطیبہ و لم کا ارتفادگرامی ہے : را کمعاً جے ہیں یہ الکفنی گناہ کفرکا پیام لانے والے ہیں راور برام کسی بیخفی نہیں کہ عبلہ ذنوب سے بیسے ترگناہ وین میں مرمات کا ارتکاب ہے جِصوصاً وہ برعت جب کا تعنق نبی کریم سی الٹر علیہ و ملے انجیا دکرام علیہ کا سام نیز صالحین وا ولیا رمنا کم مے ساتھ ہو۔

لیکن میں بر سرگزگا ن لیس کرتا کہ وہ سلمان جس سے بیلے الٹر تھا لی نے اونی درجہ کی ہرایت تقدر فرما کی ہوا وراسس کی بعیرت میں معرف سابعی افر فراست رکھا ہو وہ اسس کتا ب سے مطالعہ سے بعد بھی این تیمیر کی بد عات وخرا فات کا شکار ہوجائے گا ۔ اور دصو کہ دہی کی ہوجائے گا ۔ اور دصو کہ دہی کی فایک کوشش کی سے ۔ فایک کوشش کی ہے ۔ فایک کوشش کی ہے ۔

حدوثنابے اسس خلائے بزرگ دہرنر کے یہ حسس نے ہمیں الیبی برعات سے عافیت میں رکھ کراحیان فرایا اور وہی ماکک احسان ہے۔ شوايا

de

شوا بالحق

ایے ہی الفاظ سنعمال کے ہیں ، اور کھیر وصلیل کے درمیان فرق واضح ذال ہر سے بیسے ذکر کیا گیا ہے ، اب المم غزال عیبار حمد کی زبائی عبی سماعیت فرمائیے۔

الم غزالی علیار حمد اپنی گاب مونسل النفرقد بین الاسلام والزنرقد "بین فراتے بین" جربجی صورت حال ہو کسی بھی فریق کوریافیس کہ پلنے مقابل کو کافر قرار وسے اور جمال کہیں اسے برہان واستدلال بی علی پر دیکھے تولسے اس نیزی سے نوازے ان پرجائز ہے کہ اسے منال دمیتہ رع کہد دسے کئین منال اس لحاظ سے کہ وہ زعم وظن کی وجہ سے راہ تواب سے بھٹک گیاہے اور میتہ رع اس مقبار سے کہ اس نے ایسانیا قول اختیار کیا ہے جب کی تصریح سلف صالحین سے ہال مشہور ومعروف نہیں۔"

تناتمان رسول انام بالأنفاق كافريس

بان علامر سیدا حمد و حلان می علیا ارحمته نے الدرالسینه، میں بیض و با بید کاروکرتے برد نے تقل قرما باسے کہ وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ کری ہیں۔ اگر واقعی ان سے السی عباست مرزد ہوئی ہیں اگر واقعی ان سے السی عباست مرزد ہوئی ہیں اور نقل مطابق اصل ہیں (اور لیقینگا ایسا ہی ہے) قوجن لوگوں سے بیرعباطیت صادر ہوئی ہیں و ہ بلا شک کا ذبین ہ

اورعلامرسیداحمد د طان علیالرحمتہ نے اس تعم کی مبارات امام الو ہا بیدا بن عبدالو ہاب سے بھی نقل کی ہیں الدار الولد مراد ہیں۔ الولد مراد ہیں کا تمرہ ہے) بسرطال جو بھی الولد مراد ہیں۔ تحت اوران کی تناب ارفع واعلی میں منتیص کا مرکب مووہ بلاسٹ بہ کا فرسے۔

علامہ د حلائ کی علیہ ارحہ نے الیسی ہی عبارات نقل کرتے ہوئے فرایا کہ ان وہا بیر کاروکرنے والے بعض مصنرات فراتے ہیں کرائیں عبارات مذا ہب ارلعہ کی روسے کفریہ ہیں مبکہ جلہ اہل اسسلام سے نزدیک بھی کفریہ ہیں۔

 یں نہیں کیونکہ ضلال کی طرح نشرک سے بھی مقتلف درجات ہیں۔لٹکین وبا بیہ نے ان سے کلام سے مٹرک بمینی کفرمجھ کرتمام اہل اسسالم کوکا فرقرار وسے ویا۔

موثربالزات

ہاں جو تھیں بیر عقیدہ رکھتا ہو کہ نبی دولی بالذات مزرد کا رساز ہیں اور جو جا ہتنے ہیں بینرا ذن الہای کر لیتے ہیں وہ
بالا تعناق کا فرہے، بیکن مبری معلومات کے مطابق کوئی جوئ مسلمان خواہ وہ کتنا ہی جا ہل کیوں نہ ہوا لیساعقیدہ قطعان میں رکھا۔
ان کا اعتقاد صرف بیرہے کہ بیرالٹر تعالیٰ سے خاص بنر سے ہیں اور تیقی فاعل اور مو ترصر ہ الٹر تعالیٰ ہی کی ذات پاک ہے
مذا نبیا دوا ولیا کو اس سے ساتھ کسی معاملہ میں انسٹراک ہے اور نہ ہی دو مرسے لوگوں کو۔ان شارال اعزیز اس کی تعقیل و
توضیح اسس کتا ب ہیں عنقریب آ جائے گی۔

ابن تیمیسے اوراس سے دونوں شاگردول کی عبارات ہیں ایسے الفاظ پاکے جانے ہیں جن میں ان کی توس واستغالم کرنے والوں سے بارسے میں برگی نی پائی جاتی ہے کا اللہ قالم کے علاوہ وہ ان محبوبان خدا کے بیانہ واولیا دکھرارات کی زبارت کرنے والوں سے بارسے میں برگی نی پائی جاتی ہے کا اللہ قالم کے علاوہ وہ ان محبوبان خدا کے بیانہ خاص بین کو عقیدہ رکھتے ہیں اور بہ واضح ہے کہ تمام متوسیان کی بیعقیدہ نہیں ۔ اگر بالفرض و نبیا ہیں کوئی البیاشخص ہو تو وہ انہائی جا ال ہے اسس نے دین عق کی عور شبر کی محبوس نبیس کی ہیکن سلمان خواہ وہ جا ہل ہی کیوں نہ ہواس کا ایمان وعقیدہ سے کہ ادار تعالیٰ کے علاوہ کوئی فائل وروژر نہیں ہے اور تمام خلوق ارشاد فعلون می با بند ہے کی تعین صفرات اپنی نبوت ورسالت اور دلاین و نقر ب کے لحاظ ہو دو مرول سے مجبوب تر ہیں۔

ابن تبمير اور روبابيه

ابن تعیب دو با بربه اوران سے ہم مشرب وہم عقیدہ لوگ جو مذا ہے اسلامیہ سے انکار وانخران کے مرکب بیں ان کافعل وعلی صرف بیہ ہے کہ وہ نوسل واست خانہ اور زیارت انبیار وصالحین حتی کہ حصور کے برالم سیس صلی الٹر علیہ وسے سے منع کرتے ہیں تو محص اس اقدام وحب ارت کی بنا پر ان کو کا فرکمنا ورست سنیں وجب کہ بعض حضات نے فتو کی ویا ہے منگا علامی شاب الدین خفاجی اور الاعلی قاری علیہ ما ارحمہ نے این تھیے کار دکرنے ہوئے دیو آئی لگایا ہیں یہ فتو گی نہ نوان کے نزدیک قابل احتماد کرام تبول کرتے ہیں ۔ ہما ہے ہے صرف آنا کہ تا ہی ورست ہے کہ وہ اہل برعت بیں جیسا کہ امام مناوی نے اس جا سے بیا کہ مام مناوی نے اس جا سے بی تعیب طرح علامہ ابن جربیتی کی نے اپنی متعدد عیالات میں ان کو ضال ، مبترے وعیٰ وی العاظ سے تبدیر کرسکتے ہیں جو تکفیر سے متعنی نہیں ہی حب طرح علامہ ابن جربیتی کی نے اپنی متعدد عیالات میں ان کو ضال سے حق میں العاظ سے تبدیر کرسکتے ہیں جو تکفیر سے متعنی نہیں ہی حب طرح علامہ ابن جربیتی کی نے اپنی متعدد عیالات میں ان کو صال سے حق میں العاظ سے تبدیر کرسکتے ہیں جو تکفیر سے متعنی نہیں ہی حب طرح علامہ ابن جربیتی کی نے اپنی متعدد عیالات میں ان کو صال سے تبدیر کرسکتے ہیں جو تکفیر سے متعنی نہیں ہی میں میں عب طرح علامہ ابن جربیتی کی نے اپنی متعدد عیالات میں ان کو صال سے تبدیر کرسکتے ہیں جو تکفیر سے متعنی نہیں ہی عب طرح علامہ ابن جربیتی کی نے اپنی متعدد عیالات میں ان سے تبدیر کرسکتے ہیں جو تکفیر سے متعنی نہیں ہی عب سے طرح علامہ ابن جربیتی کی نے اپنی متعدد عیالات میں ان کے حق میں ا

ي سي تقريبًا ساطيصة نمين سال قبل نحاب بي ابن تمييرا ورا مام سبكي كود كيما حب كا تذكره "المجومة النبهانيرتي المداع المزيرة

(بقیصفی سابقہ) دعید نابت ہے اور پوری امن سے نزدیک اس کا حکم پر ہے کہ اسے نتل کر دیا جائے یوشخص ا پھے گستان کے کفر وعذاب میں نسک کرنے گاوہ بھی کا فرسید ۔ زرقانی صفاح جی میں ہے۔ ان من سب او انتقصہ کا م وصف ہ بما یعد نقصاعی قافت ل بالاجماع ۔ بہت نسک بوشخص آنخفرت صلی الٹر علیہ کر کم کو سب بھٹنم کرے یا عیب لگا مے لین ایلے امور کے ساتھ آپ کو متصف کھرائے موعون عام میں نقص شمار ہوتے ہیں تو تمام علماء امت کا اسس پراجماع ہے کہ ایلے شخص کو قل کردیا جائے۔

حبیب بن ربیع فراتے ہیں۔ او عام التا دیل فی لفظ صل ح لا یفتیل موامب مع زرقانی صلام ج ۵ رواضح اور مرسح الدالم مت لفظ میں ما دیل کا دعوی قابل تبیل نہیں ۔

ابن تميرا للسام المسلول شدًا مين لكمتا مع مبالجملة من قال اوفعل ماهد كفوكفتر بذ لك وان لريق مساله مكون كافرا ا دلا يعتصد الكفواحد الاما شاما لله -

مخترید کردسٹی خص نے بھی الیسا کھر زبان سے نکا لایا الیسا نعل وعل کیا جو کھرہے تو وہ کا فر ہو جائے گا اگر چراس نے کفر کا الا دہ مذکیا ہوکیونی کر کی کھی خصف کا فر ہمدنے کا قصد نہیں کرتا (الاما شاءادتار)

برطال ان تعریجات سے داضح ہوا کہ صریح مفہوم اور عرف عام سے لحاظ سے متبا ول معنی ہی سسی عبارت سے کفر ہونے مذ ہونے کے پیے معیاد ہے نہ کہ قصیر قائل اور اجاع امت کی روسے الیساشخص کا درہے اوراس سے کفر ہیں شک کرنے دالاتھی۔

علامہ زینی دھلان کی نقل کردہ میبارات سے نطع نظر علماً ولیو بند کی تسلی دَنشنی کے بیلے "مولاناحسین احمد مرنی ، کا شماب ٹاقب میں منقول بیان چیش فدرمت ہے۔

ان کے بطوں کا مقولہ سے کہ ہمارے ہاتھ کی لاطھی ذات مرور کا ٹنا ت سے ہم کو زیادہ نفع دینے دالی ہے ہم اس سے کتے کو دفع کرسکتے ہیں اور ذایت فخرعالم سے تو یہ کھی نہیں کرسکتے ولفو ذیا دلمرمن ذلامے) شاب نا تب مریح)

معنات علماد ولوبند! اب مجی و با برنجدیه کے گستاخ ہونے بیکسی ٹسک دست برکی گنجائش ہیں اوران کے دین وایان سے باتھ وصوم بیٹھنے میں کوئی کسریاتی رہ جاتی ہے۔ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان سے اپنی برادت و بیزاری کا بر ملا اظہار کیا جائے۔ المیس منک ح دجل دشتید ۔

ابن تبمياور بناترات علامه نيماني ؛

اب یمیدام کبیرے، علم کا بلن بیاظ ہے ہوئتہ و دمودت ہے۔ امت محمد بیسکے ان ائمہ اعلام سے ہے جن کی وجہ سے امت کو دوری تمام امتوں اور قوبوں پر فنخ و نا زکاخی حاصل ہے لیکن بایں ہم وہ خطار و ذلل سے معصوم و محفوظ نہیں۔ چندمسائل بی اس سے خطا ناحش مرز و ہم ئی ہے جن میں سے بیر دوسٹلے بھی ہیں جن میں اس نے جمہورامت، اسلان و افلات کی مخالفت کی ہے جن میں امام الانام علام ہے بی بی شال میں حبنوں نے شفاءالسقام نی زبارہ قبرالنبی علیالسلام، مکھرکر اس کا ردکیا ہے۔ ابن تیمید سے اگر جد چندمسائل میں خطا مرز و مرزی ہے گئی ہے۔ امن کی نوریارہ قبرالنبی علیالسلام، مکھرکر اس کا ردکیا ہے۔ ابن تیمید سے اگر جد چندمسائل میں خل وصواب مک واصل ہوا جن سے دربیعے اس نے دین متین کی نصرت و اما و کی اور شربیت سے در المرسین میں علیالسلام و اسلام کی ضرمت انجام دی . علاوہ ازیں ان مسائل میں سے بین کی ابن تیمید کی طرف اور شربیت سے درست نہیں ہے ربیحال حقیقت حال جو بھی ہموان الحسنات پذھین اسٹیات نیکسیاں لئبت بھی لیمن علیا ہے۔ اور میں اورش سے موال کرتا ہوں کہ جمعے ان دوجلیل انقدرا کمہ کے ساتھ مان موشین کے ذمرہ میں برائیمل کو دور کردیتی ہیں۔ ورمین اورش اللے تعالی سے سوال کرتا ہوں کہ جمعے ان دوجلیل انقدرا کمہ کے ساتھ مان موشین کے ذمرہ میں برائیمل کو دور کردیتی ہیں۔ ورمین اورش اللے سے سوال کرتا ہوں کہ جمعے ان دوجلیل انقدرا کمہ کے ساتھ مان موشین کے ذمرہ میں برائیمل کو دور کردیتی ہیں۔ ورمین اورش اللے سے سوال کرتا ہوں کہ جمعے ان دوجلیل انقدرا کمہ کے ساتھ مان موشین کے ذمرہ میں

لعاقل الرشاد باس تعالی کا انکارکون کرسکتا ہے سے شک نیکیاں برائمیں کودورکرتی ہیں گردسانت کاب و بقید حامثیص خوا مندہ ا

الله تعالى ابن تيميه كومناف كرساك في اعظيم كالانكاب كياب حبس برمبت مفاسد وينيه مرتب موسى خصوصاً اس كيتب فرقد و البير كاخروج وظهر مراجس كم باعث المي اسسام كونا قابل تلانى نقصان مبنج ابينى بام قال، جانول اوربالان كا آلات، نذاب اربعه يرجل ببرا جمله المي اسسام كوكافر ومشرك ، گمراه ، اورب وين فرار و يا گيا ، اوران كي نقصان في فران كانسان من الكري اسسام كوكافر ومشرك ، گمراه ، اورب وين فرار و يا گيا ، اوران كي نقصان في مران كاسسانه المي مك جاري ب جن كانسون عقلاً بكر علاً مشابره كيا جاسك ب ر

جودگ فرقد دہابیہ سے عمل و کروار پر خوستیاں مناتے ہیں اگر جہ خودان کے بیے تودین ہیں کوئی حسہ بخرہ نہیں گر مہیں و معنی متب انتقل طلبہ رو عوام اہل اسلام کے قائم رتباہ کرنے پرسکے ہوئے ہیں ، وہ مرعی اجتہا دہیں گرزمین میں دربے منادہیں۔ اہل سنت سے مذاہب میں سے کسی پر بھی جرسیل ارسٹا دورا و معالب ہے گامزان نہیں ہوتے ، نشیطان ان ہی سے کی دربے منادہی ۔ آئی نئی جاعتیں تیار کرتا رہتا ہے جواہل اسلام سے ساتھ برمبر بریکار رمتی ہیں نیختم ہوئے ان ہی سے کی بجائے رو برتر تی ہیں اور بیدا دلئے ذفال ہی کا از لی فیصلہ اوراسس کی مشیبت و تصالب عیس کی حکمت و مصلحت صرف خوان می جان سکتے ہیں۔

پیلے دوانتہائی خولمبورت اور میں وجمیل تھا گرجب و باببت اختیاری اوراس جہان فانی سے چل بسا تو یمی نے چار ذلیقد وسی سیالہ چوکو خواب میں دیجھا یر سیاہ چرہ، جیسے جہشی البتہ زبگیوں کی نسبت سیا ہی قدر سے کم تھی یاس کی سیاہ رنگت میں کوئی کشش اور جاذبیت تک نہ تھی یک اس ہئیت وشکل سے وحشت وہر بریت میلی تھی میں نے اسی سے دریا فت کی شخصے کیا ہوا ؟ تیرا چرواسس قدر کا لا کیوں ؟ وہ فائوشس رہا ورکوئی جواب مروس کے دبنا لا تدخ قلوبنا بعد افرھ دبننا مھیب دنا مین لد ناہ دحدة انگ انت الوجاب

ا قول : جايان ياكفردون يس پوشيده برتاب ده اس جان يس غايان اور مسس مزناسه (لقيه ماشيه سفر آئنده)

مسئور فرائے جوہام محبت وا خلاص کا پیکر ن کرا کیں گے جن سے حق ہیں اسٹر ندائی کا ارتفادگرا کی ہے۔ و ترزیختا کیا وی مسئور فرائے جوہام محبت وا خلاص کا پیشر نکال دیا۔
مسکور جوہ ہے میں غیل اِنحوا نا تھائی ہیں اور ایک دومرے کے سامنے عزیت و کرامت کی سندوں پرشمکن ہیں۔
وراں جائیکہ وہ آلیس میں بھائی ہیں اور ایک دومرے کے سامنے عزیت و کرامت کی سندوں پرشمکن ہیں۔
بخلامیں نے پلنے اس محالی بھائی ہیں اور ایک و درا رقی دیکھا جو نسکل وصورت ہیں اس کے مشاہ و مران تھا، رنگ گذری گرین اراکو دجرہ و جم انتہائی نحیب و نزار گریں تے اس کو بھا بونسکل وصورت ہیں اس کے مشاہ و کلام کیا اور ہذراس نے مجھے سے کوئی بات کی البنہ میری گفتگوا بن تیمیر سے رسی میں اس کی طرف ہنر جو تھا اور وہ میں طرف دومر شخص سے اورا مام سبکی سے سی تھی نسل سے وہ این تیم یا این عیدا لھاوی ہوں تھی گار نسک مان بالب ہی ہے کہ ابن الهادی ہوگا ۔ کیو نکو ابن تیمیر سے وہ این قیم یا ابن عیدا لھاوی ہوں لیکن گیاں نالب ہی ہی کہ ابن الهادی ہوگا ۔ کیو نکو ابن تیمیر سے وہ ابن قیم یا ابن عیدا لھاوی ہوں لیکن گیاں اسبکی " میں کہ ابن الهادی ہوگا ۔ کیو نکو ابن تیمیر سے وہ ابن قیم یا ابن عیدا لھاوی میں دونس سے عن میں ہی ۔ ابن ہا وی اور اس کا کوئی اسبکی عاشو سے میں ہیں ۔ بیا طل ہیں ۔ جب کہ امام سبکی عاشو سے میں ہیں ہیں ۔

ا بن قیم نے اپنی کتابوں میں ہذا مام بنی کا ذکر کیا ہے اور منہ ہی کسی دومرسے عالم کا البتہ اس نے کسی خاص خیست کونشانہ بنا سے بنیراین تیمید کی برعات میں اس کی دل کھول کرحمایت کی ہے۔

جس دقت میں نے پرخاب دیجھا اسس وقت مک میں نے الصارم المبکی دیجھی تھی اور نہ ہی ابن تیم کی المهفال الم المبنی کی منماے السنتہ اور المعقول والمنقول کا مطالعہ کیا تھا ۔ بلکہ یہ دونول کی بیں بعد میں طبع ہوئیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس ذقت مک الم مسبکی کی کتاب تنفا دالتھام پر بھی مطلع نہیں بہواتھا کیونکہ میں الیسی مباحث کو دیگر کتب میں دیکھا کتا ہے اس دونوں کی کتب جن کے ذریعے امنوں میں دیکھا کتا تھا جن میں ابن تیمیہ پر رود قدرے اور تنقید کی گئی تھی فیتلا الم م ابن حجر کی علیا ارحمتہ کی کتب جن کے ذریعے امنوں میں منہ میں میں میں ابنا تیمیہ سے خلط نظر مایت کا طری عمدگی سے دو کیا ۔ اللہ تعالی انہیں مہتر سجنا سے نوازے ۔ وہ اس میدان میں تنہا نہیں ۔ بلکہ دیگھ اکا برعما داس می کی شریت کی بی تصنیف فر ماکواس کا دیکھ الکہ اس کی اللہ میں تنہا نہیں ۔ بلکہ دیگھ اکا برعما داس می کی بی تصنیف فر ماکواس کا دو کیا

د اشیعفی سالق، المیال سام کی جناب والاکا معاطر میرنت نازک ہے۔ میراں زندگی میرکی نیکیاں صرف اواز بلیم کرنے سے زائل ہوجاتی ہیں اور پیم تدارک کی کوئی بھی صورت نہیں دہتی کیو کے انٹرقعا لی ان کی تباہی و بریادی معلوم کر نہیں ہونے دیتا ان تحبیط اعمالک روا ننے لا تشعی ون سے اوب گا ہیں سنت نریر آسمال از کوشش نا ذک تر الله تعالى قيامت سے روز اولين وآخرين برآب كي فعنيلت ورزرى خود ظاہر فروائے گا۔

الدلعای یا سے الدیمال کے میں اس مریث پاک میں اس سیاوت کا اظہار واعلان موجو دہے رسول کرم صلی الشرطبیر و مے فرایا اناسیدی الناس یوم الفیاصة اس مدیث پاک میں لوگوں کا صفرات انبیادسے شفاعت کی التجا کرنا اور سرایک کا معذرت سے ساتھ انہیں دوسروں کی طوف رہنائی فرمانا حتی کر صفرت عمیلی علیاب لام سے نبی کریم صلی الشرطبیہ وسلم کی بشار پانا ور میرآب کا انہیں قبول کرنے کے بعد انا لہ ہا انا لہ ہا فرمانا لینی شفاعت سے بیعے میں موں شغاعت سے یہے میں میں ۔ اور میرآب ہی شفاعت فرمائمیں کے زبیر اللہ تعالی ایک شفاعت تبول فرمائے گا۔

المن المراد والمرسان الماري مكن تعاكم المع محتر بيلا بيل أب كى خدمت اقد س بين عاضرى وي يسين النه تعالى كانترف و

يعلاميل وومرسا المبيا و ومرسان عليهم السلام كى طوف جائے كا خيال ول بين والا يتاكه عبد انبيا وور ل برآب كانترف و

عليب بيك صاحب او لاك عليه فعنل الصلوات بى بين اس معنى ومفهوم كوعام ابل اسلام اگر چيفصيكا نهيں جائے گروه

عبيب بيك صاحب او لاك عليه فعنل الصلوات بى بين اس معنى ومفهوم كوعام ابل اسلام اگر چيفصيكا نهيں جائے گروه

ان الفينا جائے ہيں كر صفور بنى كريم صلى الله عليه و مع دنيا و آخرت بين على الاطلاق سيدالخاق والسياوات بين اور آپ

عندالله وارين بين مقبول الشفاعة بين رحج المراب المام با لاتفاق جناب الهي بين قعناه حاجات، حل شكامات اور حسول

عندالله وارين مين مور بعورتين برابر بين . بكر وه اپنى اول كر ترسيت و پرورش مين عين العماسك ساتھ شركيب احتقاد

مندالا مين مور بعورتين برابر بين . بكر وه اپنى اول وى ترسيت و پرورش مين عين استفاد مين مين اعلم العلماسك ساتھ شركيب احتقاد

مندالا مين المين المين كوئى بحين بجين و بوغ كوئيس مينجيا گروه على دفعال اور با واجا و سيخواس صن اعتقاد مين مين اين المين و توفيق ترقى منظور مين تا ہے اور جون جن كو الله كي طوف سے الى الله الى مواحق و توفيق ترقى منظور ميزتى ہے ۔ بيہ ہوشان و كيفيت الى السلام اولين و آخرين كى زمان سعا وت اشتان نبوى سيد كان و تسان و كيفيت الى السلام اولين و آخرين كى زمان سعا وت اشتان نبوى

ألكار توسل وشفاعت اورتار بخ وبإبيت

النابل اسلام دائیان سے ایک فرقد الگ ہوا۔ جوسٹیطان کے ہاتھ کا کھلونا بن گیا۔ سٹیطان نے ان سے دل میں درسوسہ بدای کہ بنی کوم صلی اسلیم و ملی تعلیم و کویم کا معاملہ و گیر انہیا روصالحین کی ما نزرہے ۔ خواہ توسسل و استعاثہ کا مسئلہ ہویا ان کی زیارت کا سفر ان میں باہم کوئی فرق نہیں۔ ان سے متعلق بدعقیدہ رکھنا کہ انہیں عندالنگر جا ہ و مرتبت حاصل ہے توجید باری میں معل فی الناہے۔ جو موجب شرک و کفر ہے ۔ داننو زبائٹر تعالیٰ) جا ہ و مرتبت حاصل ہے توجید باری میں معل فی الناہے۔ جو موجب شرک و کفر ہے ۔ داننو زبائٹر تعالیٰ) و ہابیہ نے اور دیگر مقربین کو بعد از وصال ہروسف جیل اور مسفرت کما ل سے خالی قرار ہے دیا ہے و بابیہ نے اور دیگر مقربین کو بعد از وصال ہروسف جیل اور مسفرت کما ل سے خالی قرار ہے دیا ہے

سيادت رسول اكرم صلى الله عليه و لم

تبير جي ارم:

لوام الحدر سے صافل آپ ہی ہوں سے حب سے حضرت آ وم علیالسلام اور دیجر تمام انبیار کوام علیہم السلام ارام زما ہوں سے اور حملیا نبیار ورسل آپ کی اسس سبیا دت وانسلیت اور فرقیت کا ہر ملا اعتراف کریں سے جب کھ

دلقیه حاست میسع خرالفته الشرتعالی نے اسی کیفیت کو قرآن کریم میں اسس طرح عیاں کیا ہے۔ و بحقی ہ کہ مُکسین مُسیعی کا حکاف مُستین کو قرآن کریم میں اسس طرح عیاں کیا ہے۔ و بحقی کا کہ مُکسین مُسیعی کا حکاف مُستین کو قرآن کری کا اور اس دن کئی چیرے دوشن میں منانے والے ہوں گے اور کئی چیرے ایسے ہوں گے کہ ان پرگردومنبار ہوگی اور سیا ہی چھائی ہوگ وہی لوگ ہیں کا فرا ورزا مبنجا رو برکار۔ اہل ایمان ، کا میان نورین کران کے آگے وائی جانب دو طرزا ہوگا۔ لودھ حد بسیعی بین اید بھے دبا جما نہدے رجب کر کفار ومنا تقیمی کا کفرو نفان ظما ہے ورنطما ت بن کران کوانی لیسی طی میں لینے والا ہوگا۔

بیزیہ مالت خواب اورعالم برزخ کی ہے۔ دنیا ہیں چلتے مجھرتے لوگوں کے درمیان بھی پر فرق اسس قدرواضح طریقتہ بر محسوس برگا۔ اس بیرسیا ہی جھا کی بوگی اور جو کھی وہا ہی اورگ تاخ رسول برگا اس کا جہرہ غباراً لوداور وحشت زدہ محسوس برگا۔ اس بیرسیا ہی جھا کی بوگی اور جو کو کی برع خور محافظ توجید مذمیص برگاا کا کامذ تو دیکھنے سے قابل بی نہیں رہتا اور خال کے معتقد ین عوام کو مذہ دکھانے کی جوادت کرتے ہی کہی بربسانہ کریں گے کہ میت کا مذو تھے تا بدعت ہے جس طرح مرگو دھا کے لیک موصر کے لیسا ندگان نے مبانہ بنایا اور جھی کہیں گے جبی وجوہ کی بنا پر مذمنیں دکھا یا جا سکتا جسے طولین ٹری کے ایک نام منداد توجید بربریت موصر کے لیسا ندگان نے مبانہ بنایا اور جھی کہیں گے جبی وجوہ کی بنا پر مذمنیں دکھا یا جا سکتا جسے طولین ٹری کے ایک نام منداد توجید بربریت موصر کے لیسا ندگان اور خی تعدا ملات علی تعدال اللہ عن اس قدر واضح برصان ہا تھا جانے کے با وجو دھی باطاح چواری اور خی تبول کونا امنیں گوارا نہیں۔ لفد صد تی اللہ (مین فائل) خند واللہ علی قلو بھے ۔ لفو ذیا للہ من سعد العاقب ق

دورداز سے سفرکرنے کے جوازی مجی تصریح کی ہے اسی طرح بے شمار متقدمین ومتا خرین حنا بلہ نے اسس عقیدہ کا بر ملااظهار کیاہے سوافرفہ و بابیر سے جوابن عیدالوباب نجری کی طوت منسوب سے کیونکراسس نے ان کوابن تیمیرا وراس مے دونوں شاگردوں ابن القیم اور ابن عبدالهادی کی برعان پر کاربند کیا ہے۔ اور اس کامتبع ومقتدی بنایاہے لیکن حقیقتنا ان کا امام تجدی نہیں بلکہ این سمیہ سے -

بے نک ابن القیم اورابن المهادی بھی ان برعات ہیں اس کے معاون ہیں مگروہ امام نہیں ہیں۔ ابن عبدالوہاب ابن تیمیر مے یا نیج سوسال بعربیل ہوا گرا بن تعییری برعات کی نشروا شاعت میں سب پرسبقت سے گیا را دراس کے نتنہ کے باعث برطون منا دبریا بهوا، نون مصمندر بہنے مگے اور اہل اسلام کا جانی نقصان مدونتمار سے یا ہر ہے۔ یہ النرنعالي بى جانتا ہے۔

ابن بميه كي بدعات كاآخرى برجارك

ادراسس زمانه میں صدیق حسن خان معبویالی نے اجتما دمطلق کا دعوی اگل رکھاہے جیے کدان منبد عین کی برانی عادت ہے کہ ان میں ہراکی مجنب مطلق ہے۔ اس نے سرمکن سطح پر وہا بی علمار کو جمع کیا ا درانسیں پلنے ساتھ کتابوں كى تروين و تاليف اور طباعت واشاعت بميه أماده كيا -اور دلكه ميوپالى كے ساتھ ازدواجى ناطے كى دجرسے قبيضه بيس آنے دا ہے ہے بناہ مال و دولت کواس مقصد سر لگا دیا اورلوری قرت ابن تیمیر کی برعات کی اشاعت میں مرف کردی اورد ومرسے لوگوں کو مجھی اجتہا وطلن کی وعرت دی نیز براہ راست کتاب وسنت سے احکام افذ کرنے کی رغبت والائی۔ تقلیدائر نابب ادلعب ترک پراماده کیاجی برامن محدید کااجاع واتفاق سے رمال نکدان انمد مناسب ادلعبہ نے كتاب وسنت كى بى تشريح كى بدا ورىترلىيت محديد كواسس طرح منصبط كياب كداسس دور مي كسى سے يا اليسا صنبط مكن بى نىيى - بلذا إلى السلام ان مذابب كى تقليد واتباع جوكتاب وسنت يرسبنى ب كى وصر سے اسلام سے خارج ورسی دیے جا سکتے بکران زامیب کی آباع ہی درخیقت کتاب دسنت کی پروی ہے میکن اٹمہ اربعہ اوراکا برا تباع کے نہم وا دراک اور علم وشور سے آئینہ ،ان سے نورفراست اورضیائے بھیرت نے نداہب کی خدمت میں اپنی عمر عزیز کا گراں قدر سرایر مرف کیا۔ وہ تقوی دیر ہیر گاری اور زہروعبادت میں لیکا مرُ روزگار اور مارج کمال ٹیانز ہونے کے و اور كتاب وسنت كے ساتھ اس كى تطبيق ، ساتھ ساتھ علوم ومعارون كے البسے مندر تھے جن كا كوئى ساحل وكنالان تھے۔ نو کهال کتاب وسنت کا ده نهم طاوراک، اور کهان مبندی دنجدی نهم دشور و گویا ان کا مقصد صرف بیرسے کهان انمسسر کی تقليدنه كى جائے ملك بهمارى تقليد بوا وران كى عقل كا مل ، فنهم خالص اور شعور وا فرسے أئينہ بير كتاب وسنت كا اصلى اور نورانى چره نه دیمیولکه بهاری ناتص عقل اور غلط انکار سے اند صفحت شول میں مبہم نشش دیکھو،

جوان کے ساتھ اللہ تعالی کی جناب میں توسل واست فائم کا باست وسبب بوسکتا ہے اور انہیں بدراز وصال عام مومنین وسلين كى ماندتسيم كرايا لينى ال كوعام مسلمانول بركوئى نفيات نهيل _

اس نتنه بازگرده نے تبوری زیارت سے یہ سفر منوع مقہرایا ۔اورساغفہ،ی ابل النہ سے توسل واستعاق حرام قرار وباحتی کرسیدالا نبیاعلیالصلاة والسلام کی زیارت تحیید سے سفر اور آپ سے توسل کو بھی اسس زمرہ میں

امس فرقبه باطله کاامام دمینیتو این شیخ ابوالعباس تقی الدین احمد بن تمییه صنبلی ہے اور اس کی پیدائش ہی امس فرقه کے ظہود کا باعث بنی لے کاشس بہفرقہ با کلہ اسس کی موت سے ساتھ ہی مرجا یا لیکن برقسمتی سے الیسانہ ہوں کا کیے تنبيه : - ابن تيمير كم منبلي مون سي يدم مجد إيا جائي كر معنون المم احد بن منبل رحمه الله تعالى كالمرب ومسلك بمي سي سع رحامنا وكلا بناه مخدل! امام احمد بن عنبل كاالبها مزمب يسيع بوسكنا حب كه وه محبت رسول كريم ملى النكر عليه وم من شهور ومعروف عاشقان مصطفى بس سے ايب بيں۔ اور تمام جزئيات و كليات يمي بني كريم صلى الله نعالى عليه و م كاتباغ وأفتار كالتزام كرف واب بب حلى كمالنول في تزبور شيل كمايا تفاكيونكم النبي بى اكرم صى المعربيروم كزبرز استعال فرانے کی کیفیت معلوم مر موسکی تھی۔ کیا اسس کے بعد بھی کوئی ان کے بارسے میں برگمانی کا شکار ہوسکتا ہے کہ ان کے نزویک رسول اعظم فالنگر تعالی علیہ وسلم کے بیلے اطرنعال کے بال کوئی جاہ ومقام نہیں ہے، آپ سے توسس کو حلم قراروي امداب كى زيارت كے يعے سفر كونسزى كلمرائيں را وريد دعوى كري كد جبيب خلا عليا لتية والعشام وصال كے بدعوام موسنين كى ما نديري - سبعا نافئ هذا بهتان عظيم

حصور مسيدنا خرب المنظم سيخ عيدالقا ورجلاني قركس سرة العزيز مجي صنبي بي، محروه ابني تصانيف تمنيه وعينه و مين فصح ترین اور دا صخ مباطت کے ساتھ توسل کے جواز کی تفریح فرماتے ہیں .نیز اپنے دخا کفت اوراد واصراب اور سلام معلى طوربراك تعالثه وتوسل كرتے ميں رجيسے كم انده صفحات ميں ان كا ذكر كيا جار باسے-

امام یحیی حرحری اور شهاب محدو حلبی رجمه الطر تفائل یه دونول حنبلی خربب سے ائمہسے ہیں جو بنی کریم صلی السرعلیہ وسلم کے ملاحوں میں متبور و معروت میں۔ ان کے اکثر مرائع میں استفاخ و توسل کی تقریح موجودہے اور آپنے زیارت کا مترت ما صل كرنے سے يعيد شدر حال بعين سفرزبارت تھي كيا سج باقا عده سواريوں پر پالان ركھنے كے ساتھ تھا۔ اور بارگاه رسالت يس ما ضر بوكر قصائر و بينره مجمى بطر صف كى سعادت عاصل كى جن كا ذكر أكنده صفات بي آر باب.

الم مرحری نے تو کینے مبت سے قصائد ومناقب میں صحابر کرام، اولیا دعظام کے مزاوات کی حاصری سے سے

ا ابن تبيداين برعات بي المام احمدان عنبل اورد بير عنبى علماركا منا لف بعد.

د محدارشرت سیالوی)

عيرم فارئين د-

میری کتاب میں ناقض دلفنا د کا ہرگز ہرگز گمان نہ کرنا کیونکہ میرا کلام ہریا نداہیب ادلعہ کے اکا برعلما دکوام کاجن کی ہیں نے آباع کی ہے اسس میں ابن تیمیہ اوراس سے تلا نمرہ کی تعرفیت و تحسین یا نمرت و شینع و دمختلف جہات اور سپلو وُں کی دجہ سے داجے ہے لینی اوصان جمیدہ اور ذمیمہ ۔

بخداگران کی برعات جن کالعلق روح ا بیان، جان دبین رحمة المعالمین صلی النه علیه و کم کی ذات دا الابرکات ادران کے ادھات دکیا لات اور نعمت و جمال سے نہ ہوتا تو ہیں ان کے بیدے کوئی ایک الیا کلمہ بھی استعمال کرنا پسند نرکا جس سے اور بی درجہ کی ندمت کا میں لور نعمی خطائیں اور گناہ مرز دم بوتے کیو بحکہ و السان ہی تو ہیں۔ انبیا و درسل تونیس کہ خطاء لغریش سے محفوظ و مصوم ہوتے و مون ان سے حسنات یا سبنیات ہیں سے غالب اور اکثر پرنظر کھی جائے گی۔ اور ان علی اماعلام کی حسنات لمجران ترفیا گل ان کی سبیات سے کئی گنا زیادہ ہیں کیر بحکہ وہ انمہ اسلام ادراکا برطاء اعلام ہیں۔ اور بالحقوق مجھ ایسے کی طون سے ان پراعترائی وانکارا ورطعی توسیع توسیعی سے عدم توقیر پر دلالت کرتی ہے۔ جو برگا عمنوع ہے جب کہ ہرسے اوران سے درمیان علم وا دراک اور نیم وفراست کے لحافا سے کوئی النب ہی میں انہوں نے لغزش کسیات ہیں ہیں دورہ مسائل جن میں انہوں نے لغزش کھائی ہے اور جہور کی مخالفت کی ہے اورا ہی مسائل کی وجہ سے انہوں نے بلنے اور جبلہ اہل اسلام پر عظیم ترین معیب یہ مصیب و دوران کے ورجا ہے این اسلام پر عظیم ترین میں معیب کرم جو پر اور در ہی مجھ سے ماسم پر محقی ہے۔

اس دورس گرای وضلالت کی وجیه

ہم مصروت م اوراکٹر بلا داسسلام بھی دیکھتے ہیں کہ اکٹر لوگوں کے دل اور ذہن علوم دینیہ کی تحصیل سے برگت تہ ہیں انگریزی اور دبگر علوم دینیہ کی طوت را منب ہیں۔ نیز جو لوگ علوم دینیہ ہیں شغول ہیں ان بیں سے بھی ہیں جوابن تھمیہ اور اس سے مجمعی نیز صدیق حسین نیز صدیق حسن خان معبوبالی اور اس سے ہم مسائل کوگوں کی کتابوں کو مطرع کو حبالیت و نا دانی ، کم فنمی اور قلت مقل کے باعث اجتماد مطلق کے درجہ پر فائز ہونے سے مرعی بن بیٹھتے ہیں ۔ وہا میرا وران سے مرح مرا مذہبی طلق مقل کے باعث اجتماد ملاق کے درجہ بر فائز ہونے سے مرعی بن بیٹھتے ہیں ۔ وہا میرا وران سے مرح مرا مذہبی صبح کہ دہ مسلور و کی باقی سن کر عبر پر تعلیم یافت ہے مساوہ اوج ، صعیف العقل گراہ ہوگئے اور صراط سندھیم کو جھو ڈاکر مجی العقل گراہ ہوگئے اور صراط سندھیم کو جھو ڈاکر مخالف تھمت ہیں جن شکے دولا دلا خوالا با ملک العظیہ کا تعظیہ کی سندہ ہیں جانے کا در لاحول ولا تو تا الا با ملک العظیہ کا تعظیہ کا تعقل گراہ ہوگئے اور صراط سندھیم کو تھیو ڈاکر مفالف تھمت ہیں جان شکھے دولا دلاحول ولا تو تا الا با ملک العظیہ کا تعظیہ کا تعقل میں مناف کراہ ہوگئے اور مواطب سندھیمیں کی تعلیہ کا تعقل میں دولاحول ولا تو تا الا با ملک العظیہ کے تعلیم کا تعقل کی دولاحول ولا تو تا الا با ملک العظیہ کی دولاحول کی تا دولہ ہوگئے اور مواطب سندھیں کا تعلیہ کا تعقل کی دولاحول کی تابعی کا تعقل کی دولاحول کی تو تا ہوگی کا دولاحول کی تابعی کی دولاحول کی تابعی کی دولوگی کی تعقل کی دولوگی کی کا تعقل کی دولوگی کی کے دولوگی کی تعلیہ کی دولوگی کی کا تو تو تا کا تابعی کی تعقیب کی دولوگیں کی کا تعقیب کی کا تو تابعی کا تعقیب کی کا تعقیب کی کا تو تابعی کی کا تو تابعی کی کا تعقیب کی کی کو تابعی کی کا تعقیب کی کا تابعی کی کا تعقیب کی کا تعقیب کی کا تعیب کی کا تعیب کی کا تابعی کی کا تعیب کی کا تابعی کی کا تو تابعی کی کا تابعی کا تابعی کی کا تابعی کی کے کا تابعی کی کا تابعی کے کا تابعی کی کا تابعی کی کا تابعی کی کا تابعی کا تابعی کی کا تابعی کا تابعی کی کا تابعی کی کا تابعی کی کا تابعی کی کا تابعی کا تابعی کا تابعی کا تابعی کی کا تابعی کا تابعی کا تا

الن تميه إوران كے تلامرہ قابل سنائش ولائق مرمت

تنبية في

ابن قیم ادرابن الهادی کے معالی میں کچھ کہا جائے گا۔ لینی وہ دونوں صفت محودہ اور صفیت فرمومہ سے متصف ہیں اگرایک وجہ سے وہ تابل ستاکش ہیں تود وسری وجہ سے لائق فدمت بھی ۔اگر صیابن القیم بنسبت ابن الهادی اپنی کتابوں کی افاد بیت کے باعث قدر سے زیادہ شخق تعرلیت ہے۔

اس کے نا دو ضرر سے تو کولا الی تھا ہے خرشیں روسکتا۔

این به به سان پر دکرتے بوٹے انگہ اسلام اور علما دکرام کی عبالات و رج کی بین جوعلی مرتب دونقام بین ان کے بہ بین یاان سے بھی اعلم وافضل بین توگویاان کار دمین نہیں کر رہا بکہ ان اکا برامت نے کیا ہے ۔ اور اکا بربی نے ان سے کام کا ضعف اور کھوسٹ واضح کیاہے ، ابلی اسلام کوان کی برعات شنیعہ سے ڈرایا، ان کی نغز شات تبیعہ اور حرکات باطلہ براگاہ گیا ہے جب کا باعث صوت وینی غیرت ہے ۔ نیز سبدالمرسیس کی شریعیت مطہرہ کی حفاظت و فعرت ذائی خصوصًا نئی کریے صلی انگر علیہ و کی محبت والعنت کی تبلیغ کی کھر تکہ وہ اس امرے معتقد ہیں نیز ان کا بدا عتقاو واقع و شرع کے میں مطابق ہیں کے میں مطابق ہیں ۔ برخلا ن ان کی میں بی ہے کہ وہ اس اقدام سے رہ العالمین جل وعالی کی رصا و تورش فودی کے طالب ہیں ۔ برخلا ن ان میتر عین کے جن کی بنیا و زغم فا صرا و رخلان وافقہ امریہ ہے ۔ اور یہ اکا برامت ان کی طرح سنیطان کے مروفریب کا شہر عین جو ب کے حفوظ کا سا مان شریعیں جس طرح مبتد میں مو نے حنبوں نے گان کیا کہ ہماری برعات و بہرلیات ہی میں تو جد کے تحفظ کا سا مان پا یا جا تا ہے۔ د العیا ذباللہ نقائی کی

میونکی برساقط و نافابل عقبارا باطیل نیز مردودونا قابل اعتدادوساوس میں سے سے راسی ہے ہیں نے ان پررہ والسکار میں اکا براسسلام سے آثار کا آباع کیا ہے۔ اگر میرمبارات میں متعلق انداز اور اسسوب اختیار کیا ہے اوران کی خطاء ولغز شا کو برا میں کثیرہ اور ولائل قاہرہ سے اظہرمن انشمس کردیا ہے۔ اور الطرتعائی ہی نمیتوں کا جانبے والا ہے۔

سليمان بن عبالوياب برادرابن عبدالوياب نجدى

میں اس تنبید کوضیط تحریر میں لاچکا تھا کہ دوما ہ بعد مجھے ابن عبدالوہاب نجری کے بھائی شیخ سیمان بن عبدالوہاب الحنبلی کی کتاب الصواعتی الالطبیع کی الوہا بیبہ "سے مطالعہ کا موقع ملار اسس میں ابن تیمید وابن القیم کا منتقول کلام دیکھا۔ جویری اس تنبید میں فرکور کلام کی تا میروتعدیت کرتا ہے نیز اس مجت میں اہم فوائد میں بیں۔ لہٰ فرایم من دعن شیخ سیمان کے الفاظ میں بنی نقل کرتا ہوں۔

ابن القیم نے ترح المنازل میں ذکر کیا ہے کہ تمام اہل سنت اسس اہم پر شفق ہیں کہ ایک شفض میں دو مختلف دجوہ ہے والئت وحجت اور بعفی دعلاوت جمع ہوسکتے ہیں لدفا وہ محبوب وسبخوص مجی ہوسکتا ہے ببکہ اس میں ایمان بھی ہوگا اور نفاق بھی۔ ایقان بھی ہوگا اور نفاق بھی۔ ایقان بھی ہوگا اور کا جھکا کو کسی ایک جا نب زیا دہ ہوگا۔ جیسے کہ ارشا و باری ہے۔ ھے ولکھند بیرم تن اقترب منہ ولا بیدان، وہ اس دن بنسبت ایمان کے کفر کے زیادہ قریب ہوں گے۔ و ما بیر من اکثر وصور با لات الا دھے منظوری ، ان میں سے اکثر اللہ تفالی کے ساتھ ایمان نئیس لاتے مگراس صال میں کہ وہ شرک کرنے والے ہیں اور اللہ تالی کے ساتھ ساتھ شرک سے بھی تبیر فروایا۔ اگراس شرک میں انہیاد ورسل کی تکذیب بھی تو النظر تعالی نے ایمان میں انہیاد ورسل کی تکذیب بھی

ان سے شبعین کم ہوں گے جوان برعات فاحنہ ہیں ان کی بیروی کرنے واسے ہوں اور پیراسس طرح ان کا بوجھ ملکا ہو گا کوگر سے اعال میں تقلید کرنے والوں کا گنا ہ اختماعی طور پرا ام ومتبوع سے نامراعال ہیں ورج ہو تاہیے۔

حقوق سبدالمرين بر

أنتهائى فابل مزمت افلام

خیال رہے کہ چھے ایلے طالب علم کا اس طرح اٹمہ کیا ر (ابن تیمیہ) بن النیم ، ابن عبدالها دی ہے ردوا نکار کی جمارت کرنا بہت بڑی بات ہے۔ اگر اس کا تعلق رمول اکرم سی اوٹر علیہ وسلم کی ناموس وعزت کے تحفظ کے ساتھ نہ ہوتا تو ہیں کہتا کر یہ جوائت انتہا کی قابل فرمیت وطا میت ہے۔ اسی بیلے ہیں ان سے ردوانکار کے معاملہ ہیں عرصہ دراز تک موج و بچار میں متر ودومتا مل رہا کبھی ایک پیاوک آگے رکھتا اور کبھی دومراتیم ہے ہٹا آیا تا استحارہ کیا اورائسس اقدام مربعزم بالجزم کر لیا کیونکہ بھے ابن تیمیہ دعنیرہ کی کتب کی نشروا شاعب کی وجہ سے اس امر پر بجنیۃ یقین ہوگیا نھا کہ اب ردوانکار ہی زیا وہ موزوں و منا سب ہے۔

میں نے کمتر ہونے سے با وجود اگران اکا برسے فلان قدم اکھایا ہے تو یہ اس سے بہت ہی کمترہے کیونکہ انہوں نے تو سے المرسیین انہیا دکرام ، صالحیین عظام سے حقوق پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ زیادت واست فاٹہ اور توسل کرنے واسے اہل ایمان پر جرادت کی ہے اورا نہی امور کی بنا پر مشرک عظمرایا ہے۔ میری جرادت کی نسبت بیرآئی بڑی جسادت ہے جب کانہ توا ندازہ لگا یا جا سسکتا ہے اور نہ کو کی اسس سے بڑی جسادت ہوسکتی ہے۔ جانی خروہ اسس اقدام کی وجہ سے بہت بڑے وہ اسس اقدام کی وجہ سے بہت بڑے دہ اسس اقدام کی وجہ سے بہت بڑے جرائم سے مرکب ہوئے ہیں اسس بیلے وہ نشرید ترین مذمرت و ملامت سے حق دار ہیں۔

توبین خواص، توبین الهی سے

ان کی طوت سے بہ عذر کردہ توصوف اللہ تعالیٰ کی توجید کے پرچارک، محافظ وہا می ہیں نیہ عذر ظاہر البطلان ہے۔
ادر تعام النسات پہند منقلا واہل ایمان سے نزد کیک خیالات فاسدہ اور بنریان قبیح سے ہے۔ اسس معالمہ میں ان کی نثال
الیبی ہی ہے جیسے کوئی شخص سلاطین میں سے کسی ایک سے خاص مغرب، منظور بارگاہ کی تو بین و تحقیر کا ارتکاب کرسے
اور گمان کرسے کہ میں نے بر تو ہین و تحقیر بادشاہ کی تعظیم و تو تیر سے سیاہے کی ہے کیونکہ اگر منظور بارگاہ سلطانہ کی تعظیم و توقیر کرتا تو بادشاہ کی تعظیم و توقیر کرتا تو بادشاہ کی توقیر ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی کی اس برائ باطل دعوی اور زعم فاسد کو قبیل کرسے گاہ

تم اتن الله کفرکی بنایر لوگوں کو کا فرقرار ویستے ہو داور وہ بھی ابوجہل وابولہ سب کی ماند بناہل کتاب کی طرح) بلکہ جو بات معنی تمہارے زعم فاسدا ورطن کا ذہب میں کفر ہواسس کی بنا پر اہل ایمان کو کا فرکہہ ڈواستے ہو ملکہ خالص کا فرحبس ہیں ایمان کا شائبہ تک نہ ہو یکیون کو تفایدہ سے کہ جو شخص ان اہل اسلام کو کا فرسمنے ہیں تو تف کرے جو تمہارے خیال فاسد میں کا فرسے وہ بھی کا فرسے رحال ہمکے ہوں اس ایما ندارشخص ہیں ملامات اسلام دیجھ کو کا فرسمنے ہیں ضامے طرز تا مسلم میں کا فرسے وہ بھی کا فرسے رحال کو کر تا اسلام دیجھ کو کا فرسے دو سے روسے رکھتا ہے گران سے نزدیک وہ بلاروک ٹوک پیکا کا فر!!

(العیا ذیالتہ تعالی)

تنخ سيمان مذكور بنے ايك شقل فصل قائم كريے فرما يا كمرا إلى علم كاكلام اورانكار اجماع ذكركيا جا چكاہے كرين می تقلیداور آنتدار مرف استخف کی جائز ہے حب نے تمام شرائط اجتما دکولینے اندرجع کررکھا ہما ورجس میں بہ شرائط موجود نہ ہوں اسس پر تقلید محتبد لازم سے اوراس میں بھی اہل اسلام سے درمیان اختلات نہیں اوراس امریر بھی اجماع كامنعقد بونا بان موجيكا ب كرجيخص رسول أكرم صلى التعظيية وعم ك لاعمت بوم احكام البلى كا اقرارى ب اوران كا الترام كرف والاسے خواہ اس میں كفر اكبروشرك كی خصاب موجروسي ہواس كو استے وقت تك توكا فرنہيں كما جاسكا عب تك اس برايسي حجست اور وليل فالم نه بوش كا تارك كافر سمجها بأنا بوراور حبت ودليل اجماع قطعي بونه كذفلني، اور حجت قائم کرنا امام وقت یا اس کے ناکب کا کام ہے اور کفر حقیقی صرف صروریات دین اسلام کا انکارہے شاگا وجو دواہب و صلانیت اوررسالت کا انکار با بیمران امورکا انکاری ذالی بروواضح بیس رشاگا نمازی فرضیت ! اور پیمرسلمان رسالت کا اقرار کتا ہے جب کسی سملہ میں ایسے سے برکا مہار لیتا ہے جواس قسم کے توگوں پر محفی رہ سکتا ہوتواں کو کا فرقرار مہیں دیاجائے گا۔ اور اہل سنت کا مربب تویدسے کوارسلام کی طوف اپنی نسبت کرنے واستحف کی تحفیرے گرمز کیا جائے حتی کروہ ائمہ مبتدعین سے قبل کا فتر کی توریتے ہیں تیکن ان کو کا فرنییں گردانتے۔ اوران سے تبل کا حکم مجھی صرف اس بناء پر دیتے ہیں کرمسلمانوں کوان کے نتنہ ونساد سے بچا یا جامے نذکہ ان کے کفرے یا عدف ،اور بہ تو گزر ہی چکاہے کہ ایک بی خص می کفردا بیان اورشرک ونفاق جمع موسکتے ہیں اور سرورجہ کا کفر کفرنیبی کساتا ۔اور عبیخص اسلام کا قرار در اعتران كرتاب اس كايه اقرار قبول كيا جائے كاخوا دسچا مهويا جمونا -اگر حيراس سے علامات نفاق كاظهور بھي مبو- ا ور جومدعيان اسلام كي تنفير كرتے بي وه الل اصوا اور الل برعت بين : كِيدِ تكر حبالت اورب علمي عبي كفر كے معاملہ ميں عذر بصاوراكس طرح عليهات كالاحق بونا بعي خواه وه صعيف بي كيول مر مبول- پائی جاتی ہے تواندیں وہ ایمان قطعًا نفع بخش نہیں ہوگا جو وہ رکھتے ہیں ، اوراگراسس ایمان کے ساتھ انہیا، ورسل کی تعدیق وتائیر مقون ہے توبای وجرہ انواع شرک کے بھی مرکعب ہیں تھین ان کوربولوں اورایوم آخر پرا بمیان سے فارج قرار نہیں ویا جاسکتا ، لکین وہ کیا گرسے میں تابول سنت ویا جاسکتا ، لکین وہ کیا گرسے میں تابول سنت ویا جاسکتا ، لکین وہ کیا گرسے میں داور مجراس سے رہائی پاکر حنت ہیں جانا ثابت کیا ہے کیونکہ ان ہیں وولوں سبب وخل نارکا سبب شرک اور وخل حبیب ایمان موجر وہیں۔

صنرت عبدًا لتُدبن عباسس رضی التُرتفانی عنهما فرائے ہیں کہ ارشاد خلات وَمَن تَسَعُ عَیْکُ عَیْسَا اَنَوَلَ الله کَاوَلِیکَ هُدَیْکِ الله کَاوَلِیکَ الله کَاوَلِیکَ الله کَاوَلِیکَ الله کَاوَلِیکَ الله کَاوَلِیکَ اِنْکُوسِی اوراللهٔ تِعَالَیٰ اور لوم اُخر سکے مساتھ کھنرکی مان تر ہم یہ اور طاقیسس وعطاسے بھی اسی طرح منقول ہے۔

تقی الدین این تعمیہ نے کہا ہے صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والونوان اور سلف صالحین فرما نے ہیں کہ بندے ہیں ایمان می اور نفاق میں ہوتا ہے اور الٹر تفائل کا ارت و ھے شہر لِلکھٹر بیو ہمرٹ نِدا قد ب سِنہ ہے نہ المید بُیکان ، مجی ای پر والالت کرتا ہے۔ نیز اسسلان سے کلام میں بخرت وار و سے کہ ول میں بیک وقت ایمان و نفاتی موجود ہوتے ہیں کتاب و سنت مجی اسس پر ناطق ہے۔ الی یہے نبی کرم صلی اوٹر ملیہ کو ملے نے فرمایا۔ یخد کہ جوت انڈار مدّی کان فی قدیب ہے سِنْدَقَالَ فَدَدَّةٍ مِنَ الْدِ بِیْدَانِ ووز خے سے ہروہ شخص نکل اسے گا حس سے ول بی ذرہ برا بر بھی ایمان ہوگا دیسے معموم ہوا کرجس سے ول میں انتہائی قلیل مقدار میں بھی ایمان ہوگا وہ دوز خ میں ہمیشہ نہیں رہے گا رخواہ اس میں نفاق کتنی ہی مقدار میں کیوں نہ ہو بقدر مقدار نفاق جہنم ہیں عداب پاکر اسٹر کا دبات حاصل کر ہے گا۔

اسس محبت کی تفعیل برہے کہ مجھی السان میں ایمان کے شعبول ہیں ہے ایک شعبہ ہم تاہیے تھی کفر اور نفاق سے شعبول ہیں سے ایک شعبہ ہم تاہے تھی کا اور نفاق سے شعبول میں سے ایک ایک تاہم ہم جر بالسکیا ہات واسلام سے خارج قرار دینے کے متر اون ہوتا ہے۔ جیسے صفرت عبدالم نے مناوج ہیں معبال اللہ تعالی الدردیکی اللہ تعالی اللہ تعالی میں معبال میں معبال کر ہے ہیں معبال میں معبال معبال میں معبال میں معبال میں معبال معبال معبال میں معبال میں معبال معبال معبال معبال معبال معبال میں معبال میں معبال میں معبال میں معبال معب

سنین سیمان بن عبدالوہاب منبلی شے ابن تیم اور ابن تیمیہ کا پر کلام نقل کرتے ہوئے کہاہے کہ اس نعمل میں اچھی طرح عورو فکر کروا دراسسلان سے ان کا نقل کردہ اجماع ما صفلہ فرما کی۔ اور بالسکل پر گمانن کرنا کہ بیرخطا کارسے حق بر تفسیلے کیونکہ حب ن شخص سے بطور خطا کہ ایسے امور مرزد ہوتے ہیں تواسس سے گناہ اور اس کی مزا اٹھا کی گئی ہے جیسے یار ہاسس کی تعریح گزدم کی سیے۔

بعرائنول نے وابیہ اور لینے بھائی این عبدالوہ ب نیری اوراس سے اتباع کوخطاب کرتے ہوئے فرما یا ہے کہ

اگرالندتعا فی کی تونین تیرے شامل حال ہو تو اس قدر ہی اسس برست کا اجرتیرے یہ لیے کا فی ہے جس کے با عس*ے، تم* جماعت ملین اورائم کام سے علیمو، ہوسے ہواور ہم نے خود استینا طواحتہادسے کام نیس بیا بکر ہم نے تو صرف علما ماسلا اور مجتدین کا کلام نقل کرنے یہ بی اکتفا کی ہے۔

وبإبيه اور وجوة تكفير كى صلاحيت

اب ہم ان وجوہ کا ذکر کرتے ہیں جو تمہارے نرمب ومسلک کے غیر صبحے ہونے پر ولالت کرتے ہیں العینی ابل اسلام كوكا فرقرار دينا ، غيرات كوكيكارنا ، نفر ما نما اورغيرالتُد سے يعيے جانور ذيج كرنا ، انبيا ، كرام اورا وليا ، عظام سے مزارات مقدم فيوض وبركات كاحاصل كرتے ، يا ان كو باتھ لگائے كے باعث برائ تخص كوكا فرومٹرك اور دائرہ اسلام سے فارج قرار دینا بیکہ جوالیسا کرنے والے کو کا فرنے کیے ان کو بھی کافر کہتا۔ حتیٰ کہ تمال بلا داسسلامیہ کو وا را ککفراور وارالحرب بتانا۔ ہم کتے ہیں کہ ان دعادی پرسب سے عدہ دلیل تمهار سے نزدیک وہ سے جرتم نے قرآن مجیر سے ازراہ استنباط و اجتهاد نكالى بسے اوراس امريراجاع نقل كياكيا ہے كروشراكط) اجتهاد مفتوم نے كى وجه سے تمارے ياہے اجتهاد درست بنیس اور تمهارے بیے سرجمی درست نہیں کر اپنے فہم واوراک پراعتماد کرو۔ بغیرا کا سلام کی آقترار و تقاییر کے اور منہ ہی کسی ایسے تحف کے بیلے لائق ہے جو خلاور سول خدا پرایان رکھتا ہو تعمارے نہم وادراک میں تماری تقلید کرے گرا ہل علم کا تقلید ہذکرے ۔ اگرتم بیکلوکہ ہم لینے وعویٰ میں کہ یہ افعال شرک میں بیض اہل علم کی آفتداد کرتے ہیں توہم کہتے ہیں کہ ہم بھی تو تمهارے ساتھ اسس معاملہ میں موافقت کرتے ہیں کدان افعال میں تبص اوقات شرک و کفر بھی لازم آ ما ہے دیکین ابل علم کے كلام سے تم فے يدكمال سے اخذكرليا ہے كہ يرا مورشرك اكبر بين حب كا ذكر الشرافال نے كلام مجيد بين فروا بلہ اورجن سے مرتکب کا مآل اوز شون اہل اسلام پر طال ہو جا تا ہے اوراس پر مزتدین کےاحکام جاری ہوتے ہیں اور جراس سے گغر ین شک کرے وہ بی کافر بر جا تا ہے۔ ؟

تبائیسے ؟ ائمہ اسلام اورا کا برقت میں سے سے یہ نتوی دیا ؟ ان کا کلام لائیسے ریاس کا مقام تبالیسے ۔ بھریہ وضاحت کیجے کہ اس اور مطالعہ کیا رتمہ ارا بیم وضاحت کیجے کہ اسس امریس ان کا اتفاق ہے یا باہم انقلات ؟ ہم نے بعض اہل علم کا کلام دیکھا اور مطالعہ کیا رتمہ ارا بیم کلام کمیں نظر فرآیا رجکہ اسس کے خلاف اور عکس دیجھار

صروريات دين كالكاركفرب

وجروباری تعالی ، وصلانیت وررسالت کا انکارنیز ایسے احکام جن پراجاع طاہر تطعی کا اُنعقا دہرلعینی ارکانِ خمسہ اور ان سے مشاہر دیگراحکام کا انکار کفر ہسے ، لیکن با وجرواس کے اگران میں سے بعن کا انکار ازرو کے جہالت دلاعلمی ہوتب

بھی اس منکر کوکا فرندیں کئیں گے بیتی کہ لسے اچھی طرح وا تعنیت ماصل نہ ہرجائے۔ اوراس کی جہالت کو زائل نہ کیا جائے کیونکھر اس مورت میں وہ ایٹرتعالیٰ اور رسول کریم صلی الشرعلیہ دسلم کی تکذیب کا مرتکب ہوگا دیکین وہ امور جن کی بنار پر اہل اسسلام کوتم كافرقرار ديت بوصرور بابت دين سے بالكل نبين بي اگريم كوكران براجماع تطعى منعقد مبويكا بيے حسوں كو خاص وعام جانتے ہيں ترم سنت بین کہ لاؤ دلیل تمام علماء اسلام کا اجماع کہاں مرقوم ہے ؟ ایک بنزار نسین صرف ایک صدعلماء اسلام ہی کا تو ل ناب كرو ؛ نبين نبين صرف وسس بى كا اجماع وكها أو ؟ ميكر هيقت حال بيرب كرتم ايك امام او رفقي وقت كا قول مجمى ثابت نبيي ر سکتے چہ جائیکہ اس پراجاع ظاہر تعلی کا ٹبوت سیاکر سے جیسے کہ دجرب معلول براجاع ط ہر تطعی ہے اگر تمہیں یانے زم فامد کی تائید میں صرف آفناع میں مندرجہ کلام ہی نظرا مے جوشیخ ابن تیمیہ کی طرف منسوب سے کہ جربی خص نے لینے اورالٹر تعالی مے درمیان دسا نط ووسائل بنائے۔۔۔۔ الخ تو سر کلام مجل سے ہم مطالبہر سے ہیں کہ اڑا علم سے کلام سے اس کی تفصیل وكهاؤتاكماس كااجال وورمور

انتمائی تعجب کی بات ہے کرتم البی عبارت کے ناقل وقائل کی مرضی ومقصد کے بھس استندلال کرتے ہوکیونکران خاص امور میں جن کی بنا پرتم لوگوں کو کافر گروائے ہو، ابل اسلام تطفًا کفر کا فقر کی نہیں دیتے بلکہ ان حضارت نے تو نارو ذہبیر اور منیرالٹرکونداکرے کا شور تذکرہ کیا ہے والبنتہ تعین کوانہوں نے مروبات میں شمار کیا ہے۔ شگا مزارات کو تبرگا یا تھ لگانا، اوروبال سے برا کے تبرک مٹی اٹھانا، تبور کا طواف کرنا جیسے کہ علما راسسلام نے اپنی تصانیف میں تصریح فرمانی سے اور لیسے بى صاحب اقداع سے منقول سے كر قبر كے پاس رائ كزار نا راس كر بخية كرنا بقت وزيگار بنانا، خوشبولگانا، بوسه وبيا، طوات کرنا، لوبان دونیره سنگانا، ایل قبور کی طرف خط مکھنا اور مھران کو داستنوں میں دفن کرنا، بیار لیوں سے بلے قبور کی مظ سے شغار حاصل کرنا ، مکروہ سے کیونکہ بیرسبب امور برعت ہیں ۔ السواعتی الا کھید کی عبارت ہم ہوگی۔

یں نے اس طویل ا قتبانس سے سواقین سلیمان بن عبدالوہاب کی کتاب سے کوئی اور مبارت نقل نئیں کی دکتاب الأناع جن ي عبارت تين سليمان سينقل ك ب عنابله ك كتابون من سعانتها في الم كتاب ب اس كي مذكوره كتاب کے باب اول سے آخریں زیارت قبور ان کو بوسہ دینا اور طوات کرنا وعنیرہ سے احکام میں ذکر کرنا زیا وہ مناسب تھاجماں پر میں نے ائمرشا فیہ اور دیکے نقبہا اسلامیہ کی تصریحات ذکر کی ہیں۔ لیکن میں نے شیخ سیلیمان حنبلی سے متعلق ومتصل کلام مِن تفرلتِ مناسب مرجعت بوسے اس کا اقناع کے حالہ میت بیال فرکر دیا ہے۔

ابن بیمید، ابن قیم اور از این بیمید، ابن قیم اور زرائمرین ننج مسلیمان سے کلام سے معلوم برتا ہے کہ شنخ ابن بیسہ اوراین قیم کا مزارات انبیاد کام، اولیا،عظام کی زیا رت اور استنا شرکے والوں کو مخالف سنت کی وجہ سے مشرک کہنا محف زجرو توزیخ کے یہ ہے حقیقی شرک مراونیں .

ببرشيخ مسليمان بن عبدالو ہاب نے اپنی کتاب الصواعق الالطبيہ کوتقريبًا زائرين وستغيش کی عدم بکفيريں منحم کیا ہے۔ اورائل کے کلام سے بیر بھی متر تے ہوتا ہے کہ وہ تھی ابن تیمیہ سکے ند بہب پرسے لینی انبیاء واولیا مٹی زیارت محيل سفراوران سے استفانہ وتوسل كومنوع قرار ديتا ہے۔البتہ وہ لين بيائى امام الوبا ببير محمد بن عبرالوباب كى طرق ان متوسلین وزائرین کوکا فرندیں کتا اسی یا ہے ہیں نے اس کی کتاب مذکور کے سوا آتنی عیارت کے اور کوئی چیز نقل کے قابل نهیں دکھی راور نہ ہی اسس کی صرورت مجھی خصوصاً جب کہ ہیں اسس کی کتاب برمطلع مہوا اسس دقت شوا ہدالحق کو تمل کرکھا ہ اسی بیلے آئنی ہی عبارت کونقل کرنا مناسب سمجھا اور مقام کی منا سبیت تامہ کی وجہ سے اسی جگہ لاحق کرنا منا سب سمجھا۔

كاب الأفناع اور مزمب منابله من البميت

كتاب الآفناع عجب سيتنخ مسليمان عنبلي نے قبورسے نبرض در كان كى كرابت نفل كى ہے وہ امام احمد تن عنبل مے ذرہب میں تالیف شدہ اہم کتب میں سے ایک ہے اورانس پر حنا بلہ کو ابن تیمیبر، ابن تیم اورا بن الها دی کی کتا **بر سے** بھی بدرجہا زیاد ہاعتماد ہے کیونکہ وہ ا مام شیخ ابوالبنجا شرف الدین موسیٰ بن احمد حجا دی صنبلی کی تا لبیت ہے جہنوں نے بروز حيرات ستره ربيع الاقل مهدف جه مين وفات يائي.

ابن تبمييراورامام مذرب كي مخالفت

صاحب اتناع كالصريح سے واضح ہواكرا مام احمد بن صنبل رضى الله تعالىٰ عند كے مذہب اور ديگر مذا بب الم سنت میں اسس ساملہ میں کوئی اختلات نہیں کر تیور انبیا کام واولیا دخطام کی زیارت کرنے واسے بطور تبرک جوا بور بجالاتے ہیں یہ اس قدر مفوع نہیں ہیں جتنا کہ ابن تیمیہ اوراس سے تلا مذہ اپنی کتا بوں میں ان سے ڈراتے ہیں اورانہیں انتہا کی ہوناک انگلا میں پیش کرتے ہیں جیسے کہ ہم اسس کتاب سے باب اول کے اخریں مختلف علماء مذاہب کی عبارات سے واضح کری سے جب کدا بن تیمبیر و بنیره ان امورسے منع کرنے میں اسس حد تک مبا لغر کرتے ہیں کرسنے والا مجھتا ہے کہ سب منکوان ہے بره کرتیج مرت میی بین اور حمله انواع کفریس سے سب سے بڑی نوع کفریسی ہے نواہ وہ ان امور کے مرکب کو حقیقة کا فرنہ بھی پچھتے ہوں اور پیرمبالغہ محفن ان ممنوع امور کے یلے بطور تبییہ، زجرا در رکا دسط سے یہے کرتے ہوں لیکن ان کو اليس مبلسلن الورسنكين الفاظ المستعمال كرنا قطعًا زيب نهين ويتارحب سي تمام امت وبا بببرة بي محجد بياب كه دالعياز بالله تمام است مسلمه كراه اور كافرب-

لکن امام احدر صی الندینہ کے علمار مذہب جو حقیقت حال سے باخیر ہیں ان کو یہ مبالغے گھرار ہے میں نہیں ڈا ہتے۔ كيونكروها حكام مزمب كوخوب جائتے ہيں اورانديں لينے ندمب كى معتمد عليدا ورمفتى بركتب سے اَ خذكرتے ہيں. شلاً

ئ بالآناع ہے اورا بن تیمید ابن القیم نیزا بن عبرالها دی کے کلام بیان سائل میں تطعگا اعتماد نہیں کرنے جہاں ان توگوں نے علیای زہب کی مخالفت کی ہے۔ اگر جبریتر میزل ان کے اور دھیجے علماد کے نزدیک انتہائی علم ونفعل سے عامل منزن میں متبحر اورک ب دسنت سے حفظ وصنبط میں اسس مرتب برفائز ہیں کہ دوسرے اکثر حفاظ اورائمہوین اسس درج برفائز نہیں ۔ ابنی خعرصیات کے باعث برامتیازی مقام کے مامک مجی ہیں رسکین وہ بعض مسائل میں علمار حنا بلہ سے انگ ہو چکے ہیں اور لينے اجتماد ک دجہ سے صاحب مذہب امام احمد بن صنبل کے مخالف مو گئے حسب کی نسبت سے منبلی بنتے ہیں۔خصرصًا اس خالفت بیں ابن تیمیہ تو پیش بیش ہے مینا پخیر دیگر علماء حنا بلہ نے ان مسائل میں اسس کولغزش زوہ شمار کیا ہے ۔انوں نے خود میں اس سے پر میز کیا اور ا، ل اسلام کو مجی ازرا ہ تھیجت ان سے اتباع سے دور رہنے کی تلقین کی۔اور اسس کی لغز شوں میں سے انبیار کرام ، اولیا دعظام خصوصاً سیدالمرسلین صلی اللم علبہ وسم کی زیارت سے بیلے سفر اور آ بیہ سے استغاثہ وتوسل كرنے سے منع كرنا انتهائي بيسے لغرمشس ہے۔

واضح رہے کہ ابن سمیراوراس سے تلامزہ سے تعلق میں بیر عقیدہ رکھتا ہوں کروہ المیروین اور اکا برعلمارسلین سے بیں جنوں نے است محدب کو لینے علوم سے نفع بینچا یا ۔ اگر جیر انٹول نے زبارت واستمغا ثہ کوممنوع قرار درے کانتہائی بے دبی کارتکاب کیا ہے اوراسلام و المین کونقصان بینجائے میں بھی کوئی کسرانشانیس کھی۔

میں ضلائے بزرگ و برتری ذات والا کی تعما کھا کرکت ہوں کہ میں اس باب میں ان سے کام پرمطلع ہونے سے قبل یرتسور بھی شیں کرسکتا تھاکہ کوئی مسلمان نبی کریم مسلما المرعلیہ و کم سے تعماق الیبی جسارت تھی کرسکتا ہے اور ایک مدت ہے مجھے نکرواس گیرہے کہ میں تر دیر کرتے ہوئے ان کی عبارات کونقل کروں یا مذکروں کیونکم مجھے خوف لائق ہے کران رسوانے زمان انتهائی تیسے عبارات کو ذکر کرسے کمیں ان کی اشاعت کا سبب نہ بن جاؤں یقیقت سے کہ میں ان عبارات کے ذکر کی بلنے اندر جراءت شیں یا گا۔

النَّدتعالي رهم فرا مے اوران كي نميتوں كے مطابق ان سے معاملہ فرا نے ان كا ان مسائل ميں نفرنسس كھا تا ہما سے یلے مزاد دوائے ترجم سے مانع اور نہ ہی ان کے علم سے نفع اٹھا نے ہیں: کمیوٹٹر کمبھی نہایت عمدہ گھوڑا بھی تطور کھا جا آب ہے۔ اورانتهائی تیز تلوار میں خطاکہ جاتی ہے۔ جیسے کہ ہماران سے ایسے علم سے نفع اکھانا رجو لغرش اورخطا کے فاحق کا کیرش سے پاک دصاف ہے۔اس بات کی دلبل نہیں کہ ہم ہر اس امر پر رضا مند ہیں جوان سے نزدیک صواب وضیحے ہے بھوصاً جب ان کی اس مسئلہ میں خطا ان فاحش طا ہر ہو۔ بعنی انبیاد اولیار سے مزارات کی ماصری نیز استغاثہ و توسل کا مسكارتواليد مسائل مين ممان كى متا بعب مركز نهيس كرت مبكه برزورتر دير كريت مين اور مامنه الناس كرحتى الامكان

ابن تيمير، قابلِ تعرلون ولاكن مرمت

يدترين ناسور

د بابیصرف انهیں سے پیدا بہوئے اوراس فرقہ کی روائت انہیں بر آختم ہوتی ہے یحقیقنگا ان سے اکا برائمہ ا ور گائرین میں ابن تیمیہ مرفدرست ہے اوران کی صنابالت و گمرا ہی کا سبب سی ہے ۔ ان و بابیہ کی وجہ سے ابل اسلام نے جونقصان اٹھائے اورا ٹھا رہے ہیں وکھی پرمختی نہیں اور ہم ان کی برعان اورنقصا نان کے باعث ان کی اوران کے اصل سبب اور بنیا وی علمت کی مینی بھی فرمت کریں کم ہے لئین بایں ہمہ ان سے حسین نیت اور کثر ہے سانت کی وجہ سے النہ تعالیٰ کی عفو و درگزر کے سامنے برا مورظیم نہیں ہیں۔

لیکن بہت سے منعیف العقل اور فاصرالفہم طلبہ کا ان کی ک بول سے متنزلزل مو نامعولی بات ہے جب کک ان کول سے متنزلزل مو نامعولی بات ہے جب کک ان کوان کی برعات برمنیہ نہ کیا جائے بلکہ بعض طلبہ نوبیا ہے عقائد کو تباہ کرسے کے بین اس بیے ہم پر فرمن ما مُدمو تا ہے کہ ان کی برعات کے باعث ان کی مذمت بھی کریں اوران کے علوم سے نوا مُدخالص بھی حاصل کریں ،الغرمن ہردوحالت کم ان متنیاز صروری ہے۔

نفرن دلات نی برسمجھنے موسے کہ مہا را مقصد ایل اسسلام برشفقت اورسیدالم سلیس صلی اولے علیہ کہ سے مجت دعتیدت کا برملا اظہار سے اوراک دین میں کی خدمت ایسی وہ طریق سے جوالٹر تعالیٰ کی رمنا مندی کا موجب سے نہ وہ جس کا وم و گان ابن تیمید وعیرہ سے کیا۔

اوردو مرسے سیکو کے سے مہان سے بقید علوم سے استخادہ کریں رما سوا '' الٹر نغالیٰ سے حق میں '' جمت ' سے قول سے اگراس تول کی لنبت الٹ کی طرف میچے ہے تو ان کا بہ قول توسل وزیارت کوحلام فرار دینے والے قول سے بھی بدر جہا شینع و قبیجے ہے۔

ہاں اللہ تعالیٰ سے یہ نے فقیت، استواعلی العرش ، وجہ ، یربی ، عیثمین اورا*س طرح کی دیگر صفات جو*گ ب وسنت میں واردبی ان کا بخیر او بل وتشبیر کے انبات اوران کے ملم حقیقی کا استرتعانی کی طرف تفولین کرنا اور بدیقین رکھتا کہ صفارت الهيه مخلوق كي صفات تخليقيه مح مشابه نهيل مي رسي السلاف كاندسب مينيز اكثر متاخرين اور صوفيه كرام كا ، المنزايه تول منوع نہیں عکرشن ہقبول اورمشروع ہے۔ جیسے کہ ان میں ما دیل کا ارتساب کرنے والے خطا کا رنہیں سمجے جائمیں سگے ال یا کے کہ انٹوں نے آیات واما دیت متشابہ کی اویل کر کے دین میں کی صافلت و عمایت اور کفار و ملی دی کے شہات سے جواب دیسے ہیں راہمڈا وہ فرلق اپنی اپنی میتوں کے مطابق قابل دا دولاً لق محسین ہے مذمور وطعن وشنیع) البتہ لفظ جبت لیتی علو، قرق کی تصریح کتاب وسنت میں بالکل نہیں ہے اور سر ہی اسلان میں سے کسی نے اس کا اطلاق کیا ہے۔اگرابن تیمیر سے تعلق ٹابت ہوجائے کہ اس نے یہ قول کیاہے۔ تواس کا بر قول مجی استفایہ وزیارت سے متعلق تول کی طرح مروو و دنامقیول ہے۔ ملکہ بیام تو تھگا ندمون نا قابل قبول بلکہ سماع سے بھی لائق نہیں۔ اِسی پہلے بعض علاد کا نے جبت سے قائل کو کا فر قرار ویا ہے کیو کی عقیدہ جبت الٹرتعا کی سے حق میں انتقاد حبت کومستلزم ہے زلازم المذہب زرب نهیں ہڑا ، لیکن حمبور ملما راس نول کو برعت اور قائلین کو مبتدع گر دانتے ہیں۔ کا فر قرار نہیں ویستے کیونک لازم فرمب نرمب سنیں ہوتا (تا دستیکہ ساحب برمب اسس لازم پر مطلع نر ہوا دراس کا انتزام مذکرہے) کنذاہم ابن تیمیدا دراس کے ال دونوں شاگردوں کے ایسے اقوال کو ترک کرتے ہوئے باقی علوم سے نفع اندوز ہونے میں کجل سے کام نہیں لیس کھے جن یں انہوں نے اہلِ سنت کی مخالفت نہیں گی۔

كتب ابن تمياور طلبه

ابن تیمیدوغیرہ کی کتب کا مطالعہ صرف علما دہی کو کرنا چا جیسے نہ کہ عوام اور کم عمکم نہم طلبہ کو یہ تاکہ ان کی نرموم ، ممنوع برمات کا دہران میں اس مرایت نہ کر جا سے کیونکہ ان سے اثرات کو بعران ناپختہ ومنوں سے زائل کرنامشکل ہوگا جیسے کہ بعض فلبہ ہمارے مشاہرہ میں آئے ہیں ۔

منبيراتم :

اے سلمان بھائی اگر تھے اپنا دین عزیز ہے اور تبرالیتین تسک و تسبید ہے بالا ترہے تو ابن تیمید کی عبادات سے بھی دھو سے بین ٹاکہ شیطان لعین تجھے اس کی مرضع و تقفیٰ عبادات سے بھی دھو سے بین ٹاکہ دیاں دے جب طرح کا اس نے کئی ضعید مت الا عتقاد اور کم فہم لوگوں کو دھو کا دیا ہے رکیونکہ ابن تیمیہ اوراس سے حواری با دیجو دیکہ مخالفین نے ان کا علی پر دو و قدح میں کوئی کسر نہیں اطحار کھی لئیں کھی بھی بھی اللہ سے رجب ان کا علی باید آنیا بلند ہے تو وہ الا محالہ تجھے سے ان مسائل میں زیادہ وا تغیبت رسکھتے ہیں یعن میں انہوں نے بوری امت اوران سے استفاقت اوران سے اگر ان پر فرمہے جمہور لعبی قبور انبیاد صالحین کی طوت سفر زیادت اور ان سے استفاقت و توسل کا بطلان دونیا دوا ہے کہ موارد سے کومشرک قرار دینے کی جسارت نے دور کی ارکی سے المربیان میں ان بھی کہ وہ اس کا بھی کہ دوران کی دوران سے علی مقام کا مخالفین سے مزدیک بھی مسلم مہمنا اس امری واضح دلیل ان کا بھال میں میں کہ دوران سے کہ دوران سے کہ دوران سے کہ دوران سے مقابلہ بیں کھونگر کی رہائت کوروانہیں دھا۔

مشيطاني وساوس اوران كابواب

جب شیطان تجھے یہ بات کے اوران بامحل ملمع کارلیل سے تجھے دومرے گراہ توگوں کی طرح گراہی کی طرت کے جانے کی کوشش کرنے گئے تو اسے جواب دو کہ اٹمہ صنال اور رؤسا بدعان داہوا بھی اکا پرائمہ اوراعلم العلمار سے ہی ہیں لیمیں ہدائت علم برمو تون نہیں بھکہ انٹر تعانی سے دست قدرت میں سے جھے وہ چا بتا ہے ہدایت سے نواز تا ہے اور حب کو چا بتا ہے گراہی میں وال ویتا ہے۔

ہود ہاں جیا ہوں کے اللہ علیہ ولم نے اللہ تعالی کی طون سے جان لیا کہ اُپ کی امت میں دین کے معاطم میں نیز ہمارے نبی اللہ علیہ وہم نے اللہ تعالی کی طون سے جان لیا کہ اُپ کی امت میں دین کے معاطم میں اختلافات پدلے ہوئے۔ فرطیا کہ سوا واغظم را ہل سنت وجاعت ، کی معیت اختیاد کرنا اور وہ خلاب البعد برکار بند حصارت میں نیز رساوات ، صوفیہ ، اکا بر صحرتمی جرتمام ابن تیمیہ ویزیرہ کی برعات سے فلات ہیں اوران میں ایسے صاحب علم ففلل انمہ وعلیاد کوم بھی ہیں جربلاٹ بدا بن تیمیہ سے علم وففل، وقت نظر ذوق سلیم

الن تبير الني أثبية من

اب میں بیاں ابن تیمیر کی ایک عبارت درج کرتا ہوں ، جواس کے مجرعته الفتادی سے منفول ہے اوراس سے ایسے نربب كي مطابق السي مبالات المام المي سنت البوالحسن الانشعري، المم الحربين، المم غز الى رحمهم الشرتعال كى كتب معنقل كى بي جوسفات بارى تعالى مي كماب وسنت مي واردبى ـ اوراسى قے ان مبارات كوسلف كے مذہب كے مطابق بغیر کسی تا دبل وتشبیر کے قائم رکھا حالان کہ اس نے ان اکا براسلام کی اپنی کتب میں مخالفت کی ہے۔ امام انتفری اور ان کے متبعین برسحنت طعن توشینع کی ہے رخیانچہ اسس نے حبب ان کی میبا رات کو پلنے نتیا و کی میں نقل کیا اور صفات باری تعالیٰ ہیں کینے عدم تا ویل والمسلک کی ان سے تا ٹیر وتقویت حاصل کی تواس کویہ ا ندلیشہ لاحق ہوا کہ کہیں میری کتابوں کامطالعہ کرنے فالا ہر نہ مجھ سے کہ میں نے اس مسئلہ کے علاوہ وکھے مسائل میں بھی ان کی بنا لفنت سے رجوع کر لیا آ للذا ذرًا اس قوم کے انالہ کے بیلے کما کہ سائل کومعلوم ہنا جا ہیے کہ اس جاب سے مقصد نفقط اس باب میں تعبق انمہ کے الفاظ ذکر کرنا ہے اور بر مجھنا قبطعًا قرمان حقیقت نہیں ہے کہ میں نے جن تعکمین سے اتوال بیاں ذکر کیے ہیں ہم ان سے تمام اتوال كودرست تسيم كرت بي جيسه كه الوطاؤد يسن مي اسس كونقل كياسه " انسلو االحن من كل جاءيه مان كان كا دنوًا اوقال فاجر اواحد روازيغة الحكيم، ق كوتول كروج يمي تماري سائن لاك ورا حريكا فرفاجر مي كيول نہ ہوا درصاحب علم و حکمت کی کمجی اور ہے راہروی سے ڈرتے رہور اورگریز کرور ما صربی کیا سے اعراق کیا جمیں کیسے علوم موگا كركا فرحق لول رباسے ؟ آب نے فروا حق بر لور برقا ہے جرابل ایمان كو غایا ل طور پر محسوس بوتا ہے واس طرح كاكوئى اور جله زبان اقد س پر هاری نرایاحب کامفهوم گزر دیکا ہے۔

یہ تھی ابن تیمیم کی عبارت اس سے پلنے الفاظ میں لااب اس سے بمالاً مقصد یہ ہے کہ)اس کا قول اورائش تہا و خود اس پرصادت آ کہ ہے ہم سنے اس سے کلام سے تی کوا خذکیا ہے۔ اورائس کی ذات کوئی سرو کارندیں رکھا) اور مجھے اپنی عموز پر کھا تی تام مراز پر میں ماس کی یہ برعت صاحب علم وحکمت کی کجوری اور راہ داست سے دوری پر دلالت کرتی ہے ہم خود بھی اس سے خات کی قسم اس کی درخواست کرتے ہیں۔ اس سے اجتماع اور پر میز کرتے ہیں اور دو مرسے تھام سلمانوں کو بھی اس سے گریز کرنے کی ورخواست کرتے ہیں۔ سیسے کہائل نے وصفرت معا ذہن جبل رضی الٹر مینہ کا قول نقل کرتے ہوئے بیا ہے متعلقین کوصا صب علم دفعنل کی کجروی سے رہیں۔

نیخے کی ملقین کی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے بندے ہیں اس کی محبت کی وجہ سے اس سے مجد بان کام سے محبت رکھتے ہیں اور جواس سے ہاں مظم دکرم ہیں جم ان کی تنظیم و کویم بجالات ہے ہیں اور جوالٹہ تعالیٰ کے نزدیک سنون وحقیر ہیں ہم الٹہ تعالیٰ کی خاطران کو مبنون اور حقیر ہیں ہم الٹہ تعالیٰ اوراس کی توجید کی رعایت کرنے والے صوت ہم ہیں ۔ نہ وہ متبد عین جن کو تونے پنے زخارت اور پر با گیختہ کیا ہے۔ مثا کاریوں کی لگام سے ساتھ انبیار واصفیاء علی الخصوص حبیاب مظم صلی الٹہ علیہ وسلم سے حق میں نقیص وتقصیر پر برانگیختہ کیا ہے۔ اگر توسنے مانی دساوس کے اردوا لکار میں بہ طریقیہ اختیار کرسے تودساوس سنیطان رہیم پر ان شاء النہ صرور غالب آ جامے کا دلا حول ولا تو تا الا باللة العلی العظی العظیم ہے۔

روضًا فترس کی ماضری سے روکن مرینه منورہ کو نتواب اوروبران کرنے کے منزاد یت ہے

المنابع المحمة

ال امرکواهی طرح ذبین میں جگہ دواوراسس پر طفیۃ ہے ول سے خورو فکرکروکہ اگر بنی اکرم صلی الشرطیب و م کے مزار برافار
کی نیارت کے بیے برکرنا حرام ہوتا حب طرح کدا بن تیمیہ کا گمان ہے نوتمام لوگ اس زیا رہت سے رک جاتے اور مرینہ
مؤرہ ا بیاذ بالٹر تمام شہوں بلک قصبول سے بھی حقیہ تر ہو جا تا بلکہ بالکل ویران اور بسے رونق ہوجا تا کیونکہ اس کی رونق اور
آبادی نعظ نبی اکرم صلی الشرطیب و سلم سے مزار پر افوار کی وجہ سے ہے۔ اہل ایمان کا اس کی زیارت کرنا۔ باری باری اس کی
طرف سے کرنا ہے بعد دیجے سے اس کی طرف آمدورفت رکھتا اور اس میں مجا ورومقیم ہونا نقط نبی اکرم صلی الشرطیب و می وجہ
سے سے تاکہ آپ ان کی معاورت مندی اور نیک نیتی کے بید الشراق ال کی جناب میں واسطہ ووسیلہ بن جائمیں کیونک سے سے اہل ایمان سے کہ نبی الا نبیاء علیہ دعیہ مالتیتہ والہ شنا والشرق الی کی جناب میں
سب اہل ایمان سے نزدیک اس امر کا تبوت اظرمن اشمس ہے کہ نبی الا نبیاء علیہ دعیہ مالتیتہ والہ شنا والٹرت الی فراب ہوسیائی ورسے اس کا انسان میں کا میابی سے بمکنا رکھنے والدا جل واعلی ذریعہ
خواہ فور بسائل دوریا کی طب استائی اقرب و سیلہ میں اور مقاصدور مطالب میں کامیا ہی سے بمکنا رکھنے والدا جل واعلی ذریعہ
خواہ فور بسارت یا نوربھیرت سے کورسے اور اند صف اس کا انسان سی کیوں نہ کریں۔

سوال:

تمهاری ذکرکرده دیرانی اور بے روفق وینیره تب لازم اتی جب و بان سید شریف نز به ق جب وه موجو دہ اوراس کی طرف سفر کرنا بالا تفاق جائز دشروع بکر کار ثواب ہے رکیز کروه ان بین ساجد میں سے ایک ہے جن کے حق میں سیدالسل صلی الشریعیہ کو میں الدیکا الد

رہاتیرا یر فریب و مرصعیت العقول متبعین اوران سے مفرور متبوعین کے یہے کدان برعات میں جانب توحیداور ذات باری تعالی کی رعایت سے تو یہ تیری حق سے ساتھ باطل کی طبع کاری ہے اور عاطل ریے مفعدت کی مفید و کار آ مرسے ساتھ تخلیط لين تيرايد داؤا ورفريب صرف انبين بريل مكتاب جن كوا مند تعالى گراه كرنا چاہے باوجود كيراس كا بطلان آنا واضح ب كم یہ درجے سے جابل پر بھی محفیٰ نہیں ہے جہ جائمیکہ علمارونضلار پر مخفی رہے کیوٹر کھریے امرا تنا جلی، واضح اور بین ہے کہ حیس کے دل میں النگر تعالی نے ذرہ محیر تور فراست رکھا ہے اس پر مجی مخنی نئیں ہے کہ النگر تعالی کی جانب ادرانس کی توصدوا الے سپلوک رعایت مرب اس صورت میں ہوگی جب اس سے مقرب ومعزز بندوں کی تعظیم و توقیر کی جائے اورجواس کے نزویک حقیرو ذلیل ہیں ان لوگوں کی تو بین وتحقیر کی جائے ۔ الٹر تعالی نے خود پلنے انبیاء واصفیار کی عظمیت شان ظاہر فرا گی توم بھی ان کی تعظیم و تکریم التد تعال کی ضاطر کرتے ہیں بلنزا یہ تعظیم نیرالٹاری نہیں ہے بلکہ در تقیقت التر تعالی کی تعظیم ہے۔ التررب العزت نے ان کو لینے اور ہمارے ورمیان تبین احکام کے یہے دسائل دوسا تُط بنایا ہے توہم نے الترتغالی کا است بطل کرنے ہوئے اور پلنے آب کواس سے حقیر و کمتر مجھتے ہوئے کہ براہ داست اس کی جناب سے اپسے حائج وصروريات طلب كرين كيونكم بهارس ونوب كثير بين اورعيوب ونقائص وافرمقدار مين بين للنابم في ان كوايت اوراللرتمانی کے درمیان تعنارها جات اور حل شکات کے بیاے وسائل دوسائط بنالیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالی نے اے تشیطان لعین ایتحصا در ترسی تبعین کو حقیرو ذلیل بنایاریس مهرنے بھی بھے اور تیر سے تبعین جن واٹس کو حقیرو ذلیل جانا۔ اورتیری تحقیرو منرلیل کا یہ بھی ایک ستیہ ہے کہ ہم تیرے ان وسا وس اور ملع کا ربیال کو تبول مذکری جر تو ہما ہے ولوں میں ڈالیاہے۔ دو ره

39

اس گزارش کو توجہ والتفات سے من یلنے کے بعد تمہیں معلوم ہرگیا ہرگا کہ اگرا ہل اسلام ابن تیمبیر کی اس لغرش و خطار میں ابناع کرنے مگ جاتے۔ اور قبر انور وروضہ اطہر کی زیارت سے یہے سفر کو حوام سمجھنے مگ جاتے تو مربینہ منورہ بے دونق اور ببنجر بن جا آ۔ اور ظاہر ہے کہ یہ السی چیز ہے جس پر بنمالئے رفعالی راضی ہے بنہ رسول تقبول صلی التنزعلیہ کو سلم اور جس سے دل میں ذرہ ہر بارگاہ نموی کا پاسس دلحا ظربے وہ قطعًا اس کو سخس نہیں سمجھرے تا۔ بال وہا بیداوران سے مم مشرب جوان مسائل میں ابن تیمیہ سے پیروکار میں انہیں اس کی کیا پیروا ہو کیو تھی نبی اکرم میں ان سے دلول میں اس فدر نہیں ہے جوان کو آپ سے شہر مقدس کی بے روئق اور ویرا نی میں ان سے دلول میں اس فدر نہیں ہے جوان کو آپ سے شہر مقدس کی بے روئق اور ویرا نی پر پرلیٹان کرے۔ اورام سے کیبارگی قبر انور گی زیارت اور حاضری کو کلینہ ترک کر دینے سے ان سے دل بہ جائمیں۔

وہابیہ نجد کا مدینہ منورہ میں نجارت سے بے جانا اور مزار برانوار برسلام بیش کے بے جانا اور مزار برانوار برسلام بیش کے بعروا بیس ہونا

حب کدان وہابیہ کے دلوں بین فلمات اور تاریکیاں رائخ ہو تھی ہیں جران سے درمیان اور بنی الا نمیار نخر موج وات.

سید کا نات علیمانفنل الصلوات کی محبت والفت کے درمیان عظیم پردہ اور حجاب بن چکی ہیں۔ ان کا حال برہوگیا ہے جم

ایک نجدی کی زبانی مجھے معلوم ہوا راس نے مجھے تبایا کہ اہل نجد ہے بہت سے لوگ مربینہ منورہ میں تجارت اور د کیگر

ارباب و منویہ سے بینے حاضر ہوتے ہیں اور اپنا مقصد بوراکرنے سے بعد بلینے شہروں کی طرف لوٹ ورٹ جیل بعنر

اس کے کر قران در پر حاضری دیں اور سلام پیش کریں سیر ہے و ہابیہ سے ان شہروں کی حالت جمال ان کا کمل قبصنہ و کنظرول ہے

اوران کی برصت پوری طرح راسخ ہے ۔ اور برہ سے ابن تیمیر کی برعت اور راہ راست سے دوری پرمتر تب وضا در۔

ادر راہ دارست سے دوری پرمتر تب وضا در۔

ادر راہ دارست سے دوری پرمتر تب وضا در۔

ادر راہ دارست سے دوری پرمتر تب وضا در۔

ادر راہ دارست سے دوری پرمتر تب وضا در۔

ادر راہ دارست سے دوری پرمتر تب وضا در۔

برعت بمبرك نكاروابيه كى مراب كاطمع فام نيالى ب

ممير، مم : مي نياس كتاب مي استغاثه اور زبارت سيدالمرسيين عليه تصلوة والتسليم كے يصفر كا جواز براہين كثير ه

ر القیده است یصفی سابقه) امام احمدرمنا بر بایدی فرات بین ه بوت کهان ملیل د برت کعب و منی اولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے مقصود یہ بین آ دم و نوح و خلیل سے مخم کرم میں ساری کرامت تمرک ہے۔ دمج ینی مجد حلم، میری اسن سیدادر سجدا تصلی کی طرف م

ان تین مساجدی ایک سجدانعلی ہے اور اس کے زائرین کی تعداد انتہائی قلیل ہے۔ یں ایک عرصہ تک قدس شریف میں حکومت کی طوف سے سرکا دی تنخواہ برمحکم امور جزائیہ کا طازم مرنے کی حیثیت سے قیم رہا تو میں نے اپنی آنکھوں سے دور درازے آنے والول کی قلت کا حال دمجھا اور قریب علاقوں سے تو زبارت سے یہے آنے والوں کی تعدا واس سے بھی کم ہے اورعجیب ترین بات بیرہے کہ یا جاعت نماز اوا کرنے سے یہے اس میں سبت کم الی اسلام آتے ہیں حالانکہ ان کے گھر مسجد سے تصل ہیں مگروہ محموں میں نماز بیاصر لیتے اور اس مسجد بیں حاصر نبیں ہونے الا ما نشاء الٹیمر اور حب اہل ملیرہ اور قریب ترین علا توں میں رسنے والوں کا عال پرہے تو بعید ترین علا قوں میں بسنے والے دوگوں کا حال کیا ہوگارا وراگر پیوو و نساری بیت المفدس می موجودیا نے معابد کی زیارت کرتے ندائمیں توبیت المفدس کا شہر حقیر سے تصبات میں شمار ہونے علے کیونکہ جب وہاں لوگوں کی آمدورفت شیس ہوگی تواسباب معیشت مجی معطل ہوکررہ جائیں گے بلغا آیا دی بھی انتسائی كم مرجائے گى جب بلادس مى آبادلوں كے مين وسطين مرف اور زيارت كے نوامشن رحضرات كے يالے زيارت می مرطرے کی مہولت میسر ہونے کے باوجود زائرین اہل اسلام کی تعلاد انتہا کی کم ہوتی ہے جو زیارت کرنے آتے ہیں وه تعی بالعموم نفاری کے موسم عید میں زیارت کرتے میں اکرسیدنا مولی طیار الم سے مزارا نور کی زیارت کریں اور اس عید میں شال مرنے والے مختلف گروہوں اور جماعات کو چھیس اور جرلوگ مرف سیراتصلی میں نماز بڑھنے کے ارادہ سے جاتے ہیں وہ تو بالکل نا دراور کمیاب ہی اور حرحاصر ہوتے ہیں ان کی نیت بھی اغلب طور پر سبت المقدس میں موجود انبیار کام علیہم السام کے سزارات کی زیارت کرنی ہوتی ہے یا اس کے قرب وجوار بیں جرمثا صد مقد سر مرجود ہیں کی

کے خابگ سائل دسترض نے میرحرام کی رونق اور آبادی دیچھ کریے گمان کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فریفی ہے اور سنت عمرہ کے دسیان اور آبادی کا بندولیت فرایا ہے وریہ وہاں بھی ہیں صورت حال ہرتی حب کریاتی دوسیا جد کے بیانے سوئر کو منوع نہیں قرار دیا ہے اور محق جاز سفر وہاں کی رونق اور آبادی کو ستاز م فران گیا انہ کہان کی فریات کی دیا تھیں ہے حب مربان کی فریان کی دیا تھیں ہے حب مربان کی دیا گئی اور آبادی کو ستاز میں میں میں ہے حب مربان کی دیا تھیں میں میں میں ہی ہے مبکر سے کا اور آبادی کی اوالی میں میں میں میں میں میرون کی حسین یا دیں ہی بیش نظر رہنی ہیں مواف ہیں دول کا اعادہ ہے جا نور ذری کی حسین یا دول کا اعادہ ہے بیانور ذری کی حسین یا دول کا اعادہ ہے جا نور ذری کو کرے خون بہا نار مقام ابرا ہیم سے پاکس نقل اواکر نا سب کچھ مقربان بارگاہ خداوندی کی حسین یا دول کا اعادہ ہے اور علی الخصوں اہل ایمان تو دہاں جبی پاک سے نقش کف باک تلاشس میں ہی رہتے ہیں کو بہ مبارکہ کی میرحیل میں اور علی انسین سے دم قدم سے ہے۔

دیفیہ حاسیہ میں میں ہے دم قدم سے ہے۔

ادر بھراس کی طرت لوط کرسیس ائیس کے۔ انتقت عبارہ جلد والظلام الم مزالي أحياء العلوم مي كتاب العلم كاندرتسرى فوات بين منبدع حيب علم جدل سي معولى مونت ووا تفيت

ماسل رے تواس سے ساتھ مجسف و کلام قطعًا مفیدا در بارا ورتابت بنیں ہوتی ساگرتم اس کو خاموش عبی کردوتو وہ ایسنے ندب وسنين جيولي على على المنا والى تصوراوركم على قرار دسے كا-اوروه بروقت الى مفروص برقائم نظرا كے كا كريرے پاس نہيں نوميرے دومرے ممسلك لوگوں كے پاس اس كاجواب ضرور موكا اور تم نے اسے محض اپنی توست عادله التباس واستنباه مي وال دياس مكن عامية على عبب عدل وعنيرو ك ساته عنى سع دور كرديا كيابوا براوبرعان مے حق میں تعصب کی انتہار تک پینچنے سے قبل اس کوئٹ کی طرف پھیل جاسکتا ہے۔ جب وہ مجی تعصب کا شکار ہم جائمی تو ان سے حق میں امید جرع نہیں کی جاسکنی کیو محد تعصب عقائد کو دلوں میں اُسخ کرنے کا بہت طِل سب سے ۔ انہی

كلام الأمام لقدر الحاجتر اں لیے اس کتاب کی تالیف سے میامقصد و بابیہ اوران کے مماثل لوگوں کی ہلیت نبیں ہے جن کے گوشت، پوست اورخوان میں یہ برعت کھل مل گئی ہے عبر میرامقصد وجید نقط احنات و مشوافع اورما مکی ابل اسلام کی تنہیم وفعمائش

ہے اوران خابل کی جود ہا بی نہیں ہیں کہ یہ برعدت جمیشہ جمہورامیت محدید کے مسک و ند بہب کے خلاف سے اوراسی مقصد کے پیسے ہی نے ندا ہب اراجہ کے علمارے ابن تیمیر پطعن وشینع اور روو قدح کونقل کیا ہے بلکر بعیض علما را علام نے

تراس کی تعفیر میں کردی ہے۔ اگر جیرا کثریت سے نزدیک نتری کفریٹ ندیدہ اور قابل قبول نہیں ہے۔

اس العاس كونظر غدر ملحظه كريين سے بعد اے سنتی اور مذابب اسلامير سے كاربند! تجھ سے بدالتماس ب كراية آب وسيطان يا اس كركسي معاون و مرد كارك انوار و خداع سے بچاجن بر كلمة خدان وحرمان ثابت برجيكا ب اوراس زمانه میں ان کی تعداد دافر ہوئی ہے۔ دہ کسی تیرے سامنے اس برعت جیٹر تیمیہ و با بیہ کومز بن کرسے پیش ن كرے اور تجھے اجبها ومطلق سے اوعار باطل يه آما وہ نه كرے اورا حكام شرعيه ميں خدابب اربعه كى تقليد حميد طرف بير انگیختر نزکے۔ اے مسکین اس میں تیرہے دین کی بلاکت وتباہی ہے بلذا اپنی ذات کے شعلق الله تعالی سے وراور سیاطین اوراخوان سیاطین سی شرسے اس کی پاه طلب کر رحسبنا الله و نفسه الوکیل و هدیقول الحق وهويهدى السيل-

اوردلائل دافره سے ثابت کیا ہے اوراس کا اقرب ترین قربات دعیا دات انقل ترین ترونیکی ۔ اکمل ترین طاعات اور عندا نظر وعندالرسول مقبول ترین وسائل ووسائط سے مانا تابت کیاہے تواس سے میامقصد برنہیں ہے کہ میں ابن تیمیہ کے اتباع کوو بابیت سے روکوں اوران نرمبی مسافروں کوج بھیں سے بی ان سے ٹیر برعت پر برورش یا رہے ہیں اوران کے عل وكرواركو بنظر محسين ديمين بي انبيل اس مزبب سے باز ركھوں كيونكوان لوگوں ميں وہ برعت سنبعہ رج لب كئ اوران سے گوشت ولیست میں اس طرح مگل ل گئی ہے جس طرح یا وُسے سنتے سے کا شے میں اس کا با وُلا بن سرایت كرجاتًا ہے۔ اور سنيطان كوان براس قدرتسلط وغلبہ ماصل ہوجيكا ہے حسس طرح ، ہر كھلاڑى كوگيند بركم حسس طرف با اس كرمينيك للذا ان كي نجات و خلاصى كي قطعًا كوفي اميرنسي سے -ان لوگوں كے سامنے اس مسئل ميں بحث كى جائے تورہ من یسویت بین کران سے ساتھ کسس طرح مجاولہ و مخاصمت سے کام بیاجائے اور جرولائل انٹوں نے قائم کے بین ان کا رو کس طرح کیا جائے اوراننوں نے یکجی بھی نہیں سوچا کہ کسی وقت وہ ان دلائل کو قبول کرتے ہوئے حق کی طرت رجوع کر میں گھ حب طرح کران کے امام دیبیٹیوا ابن ہمیدادراس کے ٹا غرہ ابن انقیم اورا بن عبدالہا دی کے متعلق علماء اعلام نے اس طرح كاتبصره كياسي اوران كے كلام سے بھى يى كچيە محيدا تاسىد رجى خفى بنظرانفىات ان كى كتابوں كامطالعه كرسے گااوران کے ان برعات پران کی ابجاٹ طاحظہ کر ہے گا تو وہ اس امرکوت میم کیے بینے شہیں رہ سکتا کہ یہ ان کی پرانی اورجیلی عادت و خصلت به اورتمام ترتصنیفات میں ان کا کلام ایک ہی انداز واسلوب پرہے بینی محص تمریر وتلبیس، غیبیل و توہیم اور تہویل تخویون پرمیتی ہے رحب اکا بریز ہب کا حال پرہے توان کے شیعین اوران کی برعات کے ولدادگان سے اوراً نرسے مقلدین سے اور بالخصوص جران کے خرب کے معنوں میں پابٹد ہوسے ہوں شلاً و با بیصاحبان توان سے کیومکر یہ تقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ولائل وبرابین کو دیجھ کرحق کی طرف رجوع کرنس کے رنہ تواس کی کوئی صورت ہے اور سر میرے یہے اور دومرے اعلام کے یہے اس کی کوئی امیدہے حب طرح کرعلامر کسیدا حمد دحلان نے اپنی کتا ب وو خلاصترالكام في امرادا لبلدالحرام" من علامر سيدعلوي بن احمد بن حسن بن قطب مسيدي عبدالمنز بن علوي الحداد كي د ما بيد كه دويس تصنيعت كروه كتاب دو طاء الطلام فى الروعلى النجدى الذي اضل العوام" سے نقل كرتے ہو كے فرما ياركم جیا میں طالعت میں حرالا سے حصرت عبدا ملر بن عباسس رسی الله عنهما کے مزارا فدس کی زیارت کے یہے ما مزہوا توہیں نے علامہ شیخ طاہر سنبل صفی بن علامہ شیخ محد منبل شامنی سے ملاقات کی اہنوں نے مجھے بتلایا کہ ہیں نے طائفتہ وبا بیر کے رومیں ایک کتاب کھی ہے حسب کا نام ہے الانتصار الاولیاء الا برات اور مجھے امیر ہے کہ اسلے تعالی اس کے ساتھ سراس شخص کو نفع د سے گاحب سے ول میں مجدی کی برست نے گھرندیں کیا۔ البتہ جن سے ولوں میں اس برعت نے سرایت کرلی ہے ان کی فلاح وفوز کی امیر نہیں کی جاسکتی کیونکی بخاری مشرلیف میں رسالت ماب على افضل الصلوت كارشا دمنقول ہے۔ تمير فَرُنَ مِنَ الدِّيْنِ تُحَدِّدُ لَا يَعْدُدُونَ مِنْ وه دِين سے لكل جائمي كے

الن تيميد وغير اگر جبه مقام مصطفى عليه لتحيد والنشار سے عدادت تهيں رکھنے محمد النہ معرانه ول تعدادت والدا فتنار كرركها اللہ محمد اللہ عدادت والدا فتنار كرركها اللہ عدادت والدا فتنار كردكها اللہ عدادت والدا فتنار كردكها اللہ عدادت والدا فتنار كردكها اللہ عدادت اللہ عدادت اللہ عدادت اللہ عدادت والدا فتنار كردكھا اللہ عدادت والدا فتنار كردكھا اللہ عدادت اللہ عدادت اللہ عدادت والدا فتنار كردكھا اللہ عدادت والدا فتنار كردكھا اللہ عدادت اللہ عدادت والدا فتنار كردكھا اللہ والدا فتنار كردكھا اللہ عدادت والدا فتنار كردكھا والدا كردكھا والدا فتنار كردكھا والدا كردكھا والدا والدا كردكھا والدا كردكھا والدا فتنار كردكھا والدا كردكھا

بينيم ديم :

كوفى ناقص اورقاصرالفهم تتخف بركمان دوم بذكرسه كداين تيمييريا اسس كى جاعت كاكولى فردعلى الخصوص ابن القيم اور صافظ این عبدالها دی اینی ان عبالات کے ذریعے جن میں انہوں نے زیارت تبور اور ان کی طرف سفر کی ممنوعیت بیان کی ہے اوران کی تعظیم و کو بھر سے رو کا ہے حتی کہ قبر بنی صلی التر علیہ وسلم سے تروہ ان عبارات سے نقام مصطفے کو مكمنا ناجاست بين ياآب كم الى بندمرتبه كوكم كرنا چاست بين جُرعى الاطلاق تمام مخلون كيم مراتب سيدروبا لاب اور متجاوز فداکی بناه کدان کاحقیقی مقصد بیموکورکی وه اکا برعلمانسلمین سے بی اور دین مین کی حمایت وحفاظت کرنے والول سے ۔ البتراکس معاملہ میں وہ حب لاک تریم نکلے ہیں وہ فاسر ہے۔ اور حوظتیدہ انہوں نے اپنار کھاہے ده باطل ہے اگرچہ انٹوں نے اس مذہب وسلک اور عقیدہ ونظریہ کو کتا ب دسنت کے ان اولہ سے بیش نظرا پنایا ہے جان بران کے عقل وہنم کے مطابق ظاہر ہوئے اور انہوں نے ان اولہ سے النار کے دیے ہوئے ہم وشعور سے مطابق يهذبب ومسلك اورعقيده ونظريه برحق مجهارنكين حبال تك مروركونين عليه الصلواة والسلام كمعلوم تبت اور قدر و منزلت كاتعبق سے توخودا منوں نے اپنی كتابوں میں اسس كو شرح ولبسط سے بیان كيا ہے - ہاں ابن عبدالہادى كى ميں نے صرف ایک ہی کتا ہا الصارم المبکی دھی ہے اور کوئی الیسی کتاب دیکھنے ہیں نمیس آئی جس میں اس نے عبیب اعظم صلی اللہ علیہ و کم کی تعظیم و تکریم کاحق ا دا کیا ہم اور الصارم المبکی سبت ردی کتاب سے اسے کاشش ؛ وہ لیے یہ ہی تکھتا۔ البت۔ ابن القيم كى كن بول سے احسن ترين كتاب جلاء الا فهام في نضل الصلاة على سيدالا نام صلى الله عليه ولم بي حب سے میں نے اپنی کتاب سعادة الدارین میں اہم اور مفید ترین لکات وفوا مرتفل کے ہیں۔ الدتعانی کے فضل عظیم اور کرم عیم سے امید قزی ہے کہ وہ اس کتاب کے بدمے اسے تواپ عظیم اورا جرجزیل سے سرفراز فزائے گا۔ نیز اس كى تاب زا دا لمعاد مبى دىنى كتا بول ميں سے جليل الشان اور مفيد زرين كتاب ہے۔

سین ابن تمیہ کا حسن ترین کتاب را لمجواب العیمی نی الروعلی من برل دین المیسی " سے اور میں نے اس سے بہت سے نکات و فوائد و حجۃ اللہ علی العالمین " وینے و میں فرکسیے ہیں جن سے قلوب وصدور میں انشراح پیدا ہوتا ہے اور ان شادان کی وجہ سے اس سے اجر بھوا ہوگا ہے اور میں منا سب سمجھتا ہوں کہ ہی اکرم صلی اللہ علیہ و کم ان شادان کی وجہ سے اس سے اجر بھوا ہوگا ہے اور میں منا سب سمجھتا ہوں کہ ہی اکرم صلی اللہ علیہ و کم کی تعظیم و ترکیم سے متعلق اس کی ایک معیارت اس کی کتاب العقل والنقل سے ذکر کروں حب کو دبیان موافقۃ و مرکم المعتول

کیا ہے جب ترین بات نہیں ہے کہ ج تخص سیدالانام علیا نفنل العملات وانسلام کے حق میں ہے آواب نماوکاام باین کرتا ہے دہی تخص ہوگوں کو نبیالا نبیا رہ ملیہ وظیم السام کے مزارا نوراور دونیا طہر کی زیارت ترک کرنے کا کھم دیتا ہے اور سفیر زیارت کو معاصی و زنرب میں سے ہم معصیت اور ذنب قرار دیتا ہے اور انہیں جبیب خلا علیا لتج یہ والثناء کے ساتھ استفا شہ ورسل سے بھی منع کرتا ہے اور السے الطرق الی سے ساتھ استفا شہ میں جو توجہ تو ملکا کی سے اور السے الطرق الی سے ساتھ شرک قرار دیتا ہے ۔ بخلاگر بیعقیدہ بنر ہوتا کہ اللہ تعالی اپنی خلوق میں جو توجہ تو ملکا کی ہوئی اللہ اسلام سے میں جو توجہ توجہ کہ استفار میں جو سے امام سے جر کرانتہائی بلند بایٹر عالم اور امام وقت ہے اور اس سے خرب تر اور انتہائی تعجب خیز بات یہ ہے کہ ان مسائل میں ابن القیم جیسے علما دا علام اور المیم اس کی اتباع کریں ۔ اور ابن عبد الماد المیادی جیسے حفاظ اسلام داکھوں میار اسلام در المیم اس کی اتباع کریں ۔ اور ابن عبد المادی جیسے حفاظ اسلام در اکھوں میں ہیں چاہے تر اونی ابن عبد الدادی جیسے حفاظ اسلام در اکھوں میں ہیں چاہے تر اونی ابن عبد اللہ اور المیم اللہ کان مسائل میں ابن القیم جیسے ملمادا علام اور المیم اللہ کام ایس کی اتباع کریں ۔ اور فی ابن عبد الدادی جیسے حفاظ اسلام در اکھوں میں ہیں چاہے تر اونی ابن عبد الدادی جیسے حفاظ اسلام در اکھوں میں ہیں جاہدے تر اونی ابن عبد الدادی جیسے حفاظ اسلام در المیاد کیان اللہ تعالیات المیم تو اسلام دی جیسے حفاظ اسلام در انہائی کی ابن میں ہو اس کی ابن میں ہو اس کی ابن میں ہوں جائے گور کی دو المیان اللہ تو اللہ کی ابن میں ہونے دور خوت دار اللہ کی ابن میں ہوں جو المیان اللہ تو اللہ کی ابن میں ہوں جو المیان اللہ تو اللہ کی ابن میں ہوں جو المیان اللہ تو اللہ کی ابن میں ہوں جو المیان اللہ کر انہ کی ابن میں ہوں جو المیان اللہ تو اللہ کی ابن میں ہوں جو المیان اللہ کی ابن میں ہوں جو المیان اللہ کی ابن میں ہوں کی میں ہوں کی میں ہونے اس کی ابن میں کی ابن میں ہوں کی دور میں کی ابن میں ہور اس کی دور کی ہوں کی میں کی دور کی ہوں کی دور کی ہوں کی دور کی دور کی دور کی کی دور کی میں ہونے کی دور کی دور کی ہوں کی دور کی دور کی ہوں کی دور کی دور

اور ما خیسسلمان کوامس کا حظوا فرعطا کرسے اور چاہے تو امام و نت اور علامہ زمان کوامل سے محروم کردسے نیو زبانٹری میں براہا معنظریب ان کی بعین مبالات سنیعہ و تبیعہ کونفل کروں گا جوان مسائل سیستعلق ہیں جس سے ہرا میں تحف پر واضح ہم بلاگا جس کوالٹر تعالی نے ان گستانچوں سے معفوظ دکھا ہے کہ یہ ورخصیفت ان کی مبالات نہیں ہیں بکہ کشیطان بعین کی کارستانیاں ہیں واور یہ لوگ اس سے باتھو ہمیں کھلوٹا ہنے ہوئے ہیں) بیکن بایں ہم وہ بلنے حسن نیت اور کھڑے سے مناون کی وج سے عفو و ورگز راور رحمت و مناون کی مناون کی مغفرت میں اور اس کی مغفرت میں اور اس کی مغفرت مناون ہیں ہیں۔

عوام اہل اسلام کے بیاب ہمید وغیر مبندی اجتاب لازم م

منيبرياردهم:

طلبته علم اورعوام ابل اسسلام برلازم ہے کہ وہ ان مبتدعین علما رفاستین اورطلبۂ تا حرین کے ساتھ قطعًا میل جول دہمیں جابل اسلام کے مقائر ونظر ایت میں تشویش بیلارے سے ورسیے ہیں ۔اورابل ایمان کے باہمی اتحادوا تفاق کو تفریق والمشار کاٹسکار بنانا چاہتے ہیں اوران پرایلسے شہبات و وساوس اوراو ہام وورائس القاء کرتے ہیں جن سے وہ مذا بہب اربعہ كاتباع وتقلير كي فيح اور درست ہونے ميں ترود كا شكار ہو جاتے ہيں اورعوام ابل اسلام كے سامنے وہ بيه كى برعات کوانس طرح مزین کرکے پیش کرتے ہیں دکہ گویا دین خانص نقط نبی ہے) اور وہ بزات خوداس زعم خاسد میں مبتلا ہم کیا كركويا وه توميررب العالمين كے محافظ بين ليكن ورحقيقت وه پلنے الم م ابنيس تعين كى اطاعت واتباع كررہے بي جن نے ان کے دلول میں ان برمات کا منتر میں نکر کران کوجا عن اہل اسسلام سے انگ کرنے کا قصد مسمے کرر کھاہے اور ان كوالشرتعالي كے بندگان خاص بعبن انبياء وصالحين على الخصوص سيدا عظم سيدالمرسلين سلى الشرعليه وسم وسليهم احمعين كى واجب ولازم تعظيم وتكريم مين فعل انداز كرك ان سمح يله بايت كى دابي سدد وكرنا چا بتلب - دا نُفَادُ كَيْفَ حَتَ بَوْاللَّكَ الْأَمْثَالَ فَضَنَّكُواْ فَلَا يَسْتَطِيْعُونَ سَبِيلًا وكيواننون نع تمارے يا كيسى مثالين اورتشبيات وى بين للذا وه ايسے گراہ موتے ہیں کرمعبی راہ راست کی طرف ہوٹ کو طب کرنئیں آ مکتے۔ للذا ہر سلمان پر لازم و دا جب ہے کہ اس شخص سے دور رہے حبن میں اس تسم کی برمات سرایت کیے ہوئے ہیں ۔ جاعت سلین کومفنبوطی سے تھاہے رہیے اوراس طریقہ کوحب پر وه بدائشي طور برتها مفبوطي سے تعامے رہے ، ١ مام الوالقاسم سين بن محد الشهور الاغسب الاصفهاني البي كتا سي ١٠ لذر لعينداني مكارم الشريعية باب مكل مي فرط تے ميں كم حرتحف العجى كسى علم كى تحصيل كے دريے ہے اس پر لازم ہے كمران اخلا فات

عام اً دمی کا اہل برعت کے ساتھ لی مٹیمین اوں ہے جیسے بھٹر ریکری کا بھٹر ہے کے ساتھ فلوت میں مٹیمینا

بعض علمار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ابتدار مخنز یر کا گوشت اس حکمت سے تحت حلم فرمایا کہ اہل عرب اور سیووو نساری کے ابین روابط و تعلقات کو ضم کرے جوا ہل عرب کو شکوک وشیمات میں متبلا کرنے تھے۔ لہذا اہل اسلام بر ال كوهام زمادياكيونكدوه ان كيمنظم فاكولات سے بے اوراس كو كھانے بكيد با تقديكانے كولجى عظيم كن و قرارويا تاكد الل اسلام ان کے ساتھ ال کر کھانے سے نفرت کریں اور بالا خران سے ساتھ انس و بہت سے بی گریز کریں ۔اور صفوراکزم سکی النگر عيدوم ني اس يعد ارسفا وفرايا كمون وكافرى الكراشي ويحصف من مراكي ين خور ونوسش مين انكا التراك نيس مونا چاہیے۔ صاحب علم وحکمت کے یعان کے ساتھ ل میں تھے اس کوئی حرج نئیں ہے کیونکھ اس کا معاملہ بوں ہے جیسے باوشاہ صاحب سبیاه والشکراوره ایک اسلحه وسازوسامان که جرصر بھی متوجہ سراسے وشن کاخون وخطر نہیں ہوتا۔ ای لیے اس کے حق میں ان مبتدین کے شہارے کا سننا جائز رکھا گیا ہے بلکہ اس پر داجی دلازم ہے کہ بقدراً لامکان ان کے کلام کا تبتع بجسس کرے اوران کے تنکوک وشہات سے اور پڑھے تاکہ اس کے بلے ان سے سیا تقد مجاولہ مکن ہوا وران کا دفاع أسان سوكونكه دين كى حفاظت كرنے والے علماء مجا ہرين ميں سے سب سے انفنل ہيں كيونكر حياد دوتسم كا ہے۔ ايك اتھوں کے ساتھ اور دوسرابیان و کام سے ساتھ راوراس وج سے الٹرتعالیٰ نے بخبر حتی اور ولیل مدق کوسلطان سے تبير فراياب. حضرت موسى عليالصلواة والتسليم كا تول نقل كرت مرك فرايا " إِنَّ أَعَيْثُ و (كلام مجيد كم متعدومقامات بير) لِبُكُطَانِ مَبُنينٍ - مِن تهارے باس واضح حبت دوليل ميش كرنا موں (جومرجب عليه وتسلطب اوراس كامقا ومت و فالمست مشكل بعصب طرح مجابرين اسلامكى)

فائله :ر

دہ جیم جس کے بینے اہل ہوعت کے ساتھ مل بیٹینا مباح رکھا گیا ہے تاکہ ان کا رووغیرہ کرسکے تواس سے مراد وہ عالم ہے جس کوعلوم پر بولا عبورا ورغلبہ و ملکہ حاصل ہوا ورخالفین کے سکوک و شہمات سے خور داس کے ماہ دالست سے جسکنے اور کمراہ ہونے کا اندلیت نہ ہو دیکن وہ طابعہ علم جوا بھی تحصیل علم بمی مصروت ہیں یا مبلغ تکمیل تک واصل ہونے سے قبل ہی انہوں نے ساسہ تعلم منقطع کردیا ہے ان کے بیا امواسے ساتھ اختراط اور میل جول اور ان کے شہمات کا کمنا انہوں نے ساسہ تعلم منظع کردیا ہے ان کے بیا امواسے ساتھ اختراک وجہ سے دہ شکوک و شہمات ان کے وال خواہ دو کے بیا ہوا کے وال میں گھر کر جائمیں گے جو ان کا زائل کرنا مہمت میں کہ موجائے گا لہذا وہ میں انہوں نے کہ انہوں نے کہ انہوں نے اہلے ضام کو جو کہ انہوں کے انہوں کے دانہوں کا موالہ دمجاد لومندا کی دیجہ سے دائہوں کا دانہ کا موالہ دمجاد لومندا کی دیجہ سے دائہوں کا جوائم ان کے دور کے دانہوں کا دانہوں کا موالہ دمجاد لومندا کی دیجہ سے دائہوں کا دانہوں کے دانہوں کا موالہ دمجاد لومندا کی دیجہ سے دائہوں کا موالہ دمجاد لومندا کی دیجہ سے دائہوں کا جوائم کے دیے دی دور کی دور کی کیا دائے دین کا تحفظ اور درائے تیل میں کا حق کے دور کیا کھندا در دائہ کا کہ کے دور کیا کھندا در دائہ کا درائے کو درائی کا موائم کیا ہوئے کی دور کیا کھندا در دائے کا کہ کہ دور کیا کھندا در دائے کا درائے کی دور کی کھندا در دائے کا درائے کو درائے کیا کہ کہ دور کی کھندا در دائے کے درائے کیا کھندا در دائے کو درائے کو درائے کا درائے درائے کو درائے کہ کہ درائے کہ کہ درائے کی دور کی کھندا در دائے کہ کہ کہ کہ درائے کیا کھندا در دائے کا درائے کی دور کی کھندا در درائے کے درائے کی کھندا کے درائے کی کہ کہ دور کیا کھندا در درائے کے درائے کی کھندا کے درائے کی کہ درائے کی کہ کہ دور کی کھندا کے درائے کی کہ درائے کی کہ دور کی کے درائے کی کے درائے کی کہ درائے کی کھندا کے درائے کی کھندا کے درائے کی کھندا کو درائے کی کے درائے کی کے درائے کی کہ درائے کو درائے کی کھندا کے درائے کی کے

ابن تبمیه بالامنبازان عربه دما تربیر برسب الل اسنت کے خلاف ہے اور ابن تبمیہ بالامنبازان عربی دما تربیر برسب الل است کور میں مطالح کا دلدادہ ہے ا

"بيردواريم :

وہ تمام نی مسلمان جن کا تعلق مذا بہب اربعہ بیں سے کسی بھی مذیب کے ساتھ ہے شافتی ہوں یا ما کی اور حنتی ہوں یا الفات لیستہ ختی انہیں یہ بات نہیں صولتی چا ہیے کہ امام ابن تیمیر نے پلنے اعتراضات اور طعن دشین سے کہ ان تیمیر نے پلنے اعتراضات اور طعن دشین سے کہ وہ تعلم اور ایک فرقہ کو نشانہ ہم منظم اور ایک فرق اسلام میر اشاع ہم ہوں یا ماتر میر یہ سب کو صنال و گراہ قرار دیتا ہے صالا نکہ معظم اور عالب اکثریت ترلیب محمد سے کی ابنی مساکب سے تعلق رکھتی ہے ۔ اور ان سے ائمہ و مقتداؤں کی مذمت اوران کی تعلیم بی تجہیل میں سے نسال میں سے شکل امام البوالحسن اشعری جو پلنے و و رسے بے کر اسس و قت تک تمام شافیے اور ما مکید کے علی الاطلاق امام و مقتداد ہیں اور جب بک ادبی کے منافور ہم گار ہیں گے اورام مالح بین مخوالدین الرازی اورام معزالا

رجهم الله تعالی وظیریم جن کی امامت اور حلالت قدر میرامت کا اتفاق سے اور حسن طرح پر صفرات شافعیہ ومالکیہ سے امر ای طرح صفیہ وما تربیر ہے بھی امام بیں کیو بھرانٹوی اور ما تربیری دونوں ندم ہب عقائد سے معاصلے بیں متی وہتعق بیں۔ اور کسی ایم سے ٹیا بیں ان کا با ہم اختلات نہیں ہے اور نہ ایک دوسرے کوگراہ و بے دین قرار دیستے ہیں اور سب کا عمومی نقب و شعار ایل کسنت والجماعت ہے لہٰذا ابن تیمیہ کے ان اہل سنت کے عقائد رہا عنر اضاحت باان سے الله ورسے رہا متراسات کی اس سے علاوہ ہیں اور رہا تا ور سے رہا متراسات کو یہ سب پراعتراضات ہیں اور اس سے صونیم کرام بہا متراضات و شیعات اس سے علاوہ ہیں اور مربی رہاں وہ طائد اس اور عبا و وزیا داورا مت سے اعتما وات اور برکات و فیر صفات کا محل ومرکز۔

نوگریا این جمیہ نے بینے آپ کوبئی اکرم سلی اللہ طلیہ ہوسم کے زبان سما دے انشان سے بے کر لینے دور پر آ سوب کی سے بار میں بالہ اللہ تو اردیا وہ فی نفر اس کا معتقد ہے کہ وہی سب سے انگل وا نفسل ہے اور سب سے زیادہ ما میں الاطلاق قرار وسے دیا ہے اور دی بین ہے اور سب سے زیادہ میں دیا ہے ہوا ہے والا جرا مام نوادہ بالم واقع ہو اور کلام جمید ، مدریت و مست رسول اور سرت سلف سالیوین کوسب سے زیادہ جانے والا جرا مام الی سنت علم وقع اور کلام جمید ، مدریت و مست رسول اور سرت سلف سالیوین کوسب سے زیادہ و بالتہ و میں الی سنت علم وقع اور کلام جمید ، مدریت و مست رسول اور سرت سلف سالیوین کوسب سے زیادہ و میں اور بلیذ و بالا الی سنت علم وقع اور بلید و بالا اللہ میں دیا تو میں کو سیال ہوگا اور ور سوت علم وقفال کے ساتھ معروف و میٹور میں اس کے مام کا میں ہوگا اور اس کوار سنت کے درمیان بالعموم اور علی دا علام کے مامین بالعموم اور علی درسی کا میت و برتری حاصل ہوگا دیا ہوں کا میں وقعید کی اور بلید و بالا الم الام تا ابوالحسن اشوی درکے حتی بمن جو کھھائی کے مشکل امام الام تا ابوالحسن اشوی درکے حتی بمن جو کھھائی کی بین دہیں ہیں) چرخفس اس پر فوری توجہ کرے اس کے کلام کا تمیع دران تھام کے الزام وا تہما م سے اس کا مام و مقدر دین کرد سے کو گھٹا کے اور گوگوں کی نگا ہوں بیں ان کومتے و ذو بیل کرے تاکہ وہ خوانہ تاتم امت کا امام و مقدر دین میں سکے۔

عجیب ترین بات یہ ہے کہ عبب استخصم اور درمقابل کے ساتھ سجن تو تحیص مجبور کر دسے کہ وہ ان اکا بر سے حق میں کا پر ناو مدح ہجد کر خاموش کرنے کے یہے حق میں کا پر ناو مدح ہجد کر خاموش کرنے کے یہے یہ اور ان کا بر اوران کے مذام ب پر پورا عبور دکھتا ہوں یا اور کو تی سبب یہ اور کو ان میں بیا اور کو تی سبب موجب ہو۔ برحال لینے اس مرحیہ کلام میں الیسی عبارت صرور لاحق کر دسے گا حب میں ان کی نفیص و تحقیر ہوا ورکسی طرح مجمعی ان کی مدح خاص پر وہ رضا مند شہیں ہوتا۔ اگر کسی کو اس کا یہ انداز بیان معلوم کرنامقد مور تو اس کی کتاب منداج السنة و میں الیا علی خفیات الضافر۔

باباقل

نی اکرم صلی الله علیه ولم اور حمله انبیا، ومربین اوراولیاروصالین کے قبور نشرایب کی زبارت جائز ہونے کا انبات

میں نے مناسب سی سجھ اسے کہ اس باب کو ایک عمدہ تصیدہ کے ساتھ شروع کروں عمی کے اندر میں سنے نبی کریم علیالصلاۃ دانسیام کی مرح کی ہے اور آپ کے مزار بُرانوار کی زیارت سے روکنے والوں کا رد کیا ہے۔ اوروہ تعبیدہ

 مبرطال ان نمام کمزور ایوں سے با وجود انکماسلام میں سے ایک اہم فروہے لیکن اس کی ان شنروذات اور او ہام شل استغانہ اور زیارت خیرالانام علیہ اسلام سے یہ بے سعنر کو حام قرار دیسنے وجیزہ میں اندھی تقلید صرف وہی خص کرسی ہے جوعقل و دین میں انتہائی ناقص اور تصبیرت و فرانست سے محروم ہو۔ مقدمہ سے ہرووا قسام پر بحبث و کلام سے فارغ ہونے سے بعداب ہم مقاصد کی جب بیان میں شروع ہوتے ہیں جو آٹھ ابواب بیشنل ہیں ۔ والٹرا لموفق۔



ترامالحی مهم

سا- تحسّن به احد النّا مَا بَارِح ف به آجِد مَا مِنْ عَذَا بِ النّادِ النّادِ العباري تعالى النّادِ العباري تعالى الله المعنول مارست فراور انهين خوب تربنا اورانين كي وسيد جبيد سيمين عذاب نار سيناه وسے -

٥١- بِهِ اکْفِنَا عَائِلَةَ الْاَشْرَادِ بِهِ اَدْضَنَا فِيْ جُمْلَةِ الْاَبْرَادِ الْاَسْرَادِ بِهِ اَدْضَنَا فِيْ جُمْلَةِ الْاَبْرَادِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

۱۱- با الحيمنا مِن سَائِل الْاَحْتَرادِ بِهُ أَيْلُنَا عَنَاجَةَ الْفِخَادِ ان كَ تَوْلَمَا عَنَاجَةَ الْفِخَادِ ان كَ تُوسَل عَهِي بَوْدِم بِلِيزى كَى عَايت كك واصل ذا-

ا۔ حَبَوارُہُ امْنَحْمَا يِحَبُورَا دِ كَا حَبَدُ الْمُحَمَّدُ مِنْ جَادِ ان كاجداد اور بِرُوسس مبين اس وار اور مكان مي لفيب فرما جوسب مكانات سے بہتر ہے لے وحش قسمت كتنا الجباہے محم مرم عمدال اللہ علاق مل اللہ اللہ كار اور مال

۱۱- تنی آلک فی گیل آرض جاری قسی و میش کی فی گیل فی طی سادی ان کے جود و کرم کادریا ہرزمین میں بررہ ہے اوران کی روحانیت وحقیقت مرسمت اور ہر وانب میں مارت کے بوے ہے۔ ۱۹ عدد مرض کی گیل تحذیر عما یہ ان کے اعداد ہر فیرے مورم اور فالی میں۔ لبندا آپ کے وشمنوں کا عارادر عیب کے ساتھ ا حاطہ فر ما اوران قبائے سے ان کو دو حاد کر۔

۲۰ کیا عالیماً بِعَامِصِ الْاسْکا بِ اَسْکا بِ اَسْکا بِ اَسْبِلْ عَکَبُنَا آجُمَلُ الْاَسْکَا بِ الْمَسْکَا وَمُعْدُو وَرُگُرْکِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ ا

الم قَاعَ فِينَ لِعَضَ لِكَ الْمِدُ رَا رِ وَالْمَشِعَ الْمِي هَالَةَ الْمُعْسَارِ
 الم كولين مسلس نفنل وكرم كودريها فيارس مستغنى و به پروا فراسك الشرطات عمراور تنكى دور فراء
 الم المرحد قار مراعارى التربين بالتربيا للتربيا التربيات كالمن المرحدة في غيرتما و المادوين كو بلاكتون اور تبابيون كانشانه بناءم ان كى طوف سے لائن بوسے والى محنت و مشقت كے سيلاب ميں عزاب بورہے ہيں۔

وإبدالحق ٨٢ أكرور

وفي تبخيره سُفُنُ النهداى جَوَادٍ وَهُوَ لعمدِى مَنْبَعُ الْمَنْوَادِ
 ان كے بحر بردوكرم ميں برايت وارشاد كى شتياں منزل مقسود كى طرت روال دوال ہيں اور مجھے اپنے خالق حيات كى قدم وہ مرجِ شيرا افار برايت ہيں۔

الله المُسْتَفَاءَ فَ الْوَرَهَا الدَّالَيْ هَدَى اللهُ الْمَارِيْ هَدَى اللهُ الْمُدُنِ وَالْكَرَارِيْ اللهُ الل

۸ - آخیاا تُقُولی وَسَائِرَ الْاَمْصَارِ لِعَدْدِه دَجَاحَتُ الْمِقْدُارِ الْاَمْصَارِ الْعَدْدِه دَجَاحَتُ الْمِقْدُارِ الله مُصَارِ الْعُول نِعْ الله مُصَارِ الْعُول نِعْ الله مُصَارِ الله مُصَارِق الله مُصَارِ الله مُصَارِق الله مُصَارِق الله مُصَارِ الله مُصَارِق الله مُصَارِق الله مُصَارِق الله مُصَارِق الله مُعْمَامِ مُصَارِق الله مُصَارِق الله مُصَارِق الله مُصَارِق الله مُعَلَّم الله مُصَارِق الله مُصَارِق الله مُعَلَّم الله مُعَلِينَ اللهُ المُعْمِينِ اللهُ مُعَلِينَ اللهُ المُعَلِينِ اللهُ مُع

9- شَخْرُ الْمُعْتَدِينَ لِحُلِّ قَدَارِئَ الْمُعْتَدِينَ لِحُلِّ قَدَارِئَ الْمُعَادِمِ الْمِثَارِ ان كافر آن مرقارى اور تلاوت كرف واست كوهيات تازه مِختَنَ والاسع. وه وثَمْوْل كي يبع كاطف والى تباه كن مخار ك انذره -

٥٠ مر ہے۔ ١٠ فَكُلُّ حَرُفِ مِنْ عَدُ وَالْفِقَادِ فَالْفَقَادِ فَالْفَادِ عَلَى الْفَادِ عَلَى الْمُولِ الْمُعْصَادِ ان كى كلام مجيداور فرقان جميد كام حويت مبزلة عوار ذوالفقار ہے۔ وہ سب منلوق پرمر دوروع صريم سبقت وفرقيت ليم الله عليات والله وال

۱۱۔ بیگی فَضُلِ ڪَانَ وَاعْنِیَارِ مَدِیْعِیم یُغُیِیْ عَیْنِ الْآق تَنَارِ برتسم کے نضل دکمال اور مدائے وُننایا بی ان کے کلام مجیر کا ترکش مرح و ثنا، برتسم کی کمانوں اور تیروں سے متعنی کرنے والا ہے۔

۱۶- تَعْجِنُ عَنْتُهُ عَنْ دُالْاِشْعَارِ بِهِنَوَسَّلْنَا إِلَى الْقَقَهَّادِ اللَّهِ الْعَقَهَّادِ اللَّهِ اللَّهَ اللَّهَ اللَّهُ اللَّهَ اللَّهُ اللَّهُولِي الللَّهُ اللَّهُ اللَّالِمُ اللَّهُ اللَّهُ

۱۱- تَبْغِیْ بِهِ النَّصْرِعَلَی اَلکُفْنَارِ بَالْکُونَا مِنَ الْاَکْدَارِ بِسَانِهِ اللَّاکُدَارِ بِمِ ان کے ساتھ کفاروشرکین برنصرت وا مراد کے لحدب گار ہیں۔ لے ہمارے رب کریم ہمیں ان کے فیل برلیشانیوں سے معفوظ رکھے۔

راحت كاسامان نفييب فرما-

ان کا نگاہ لطف وکرم کے صدیقے میں میری تنگی کوسولت اور سیرسے تبدیل فرما۔ اور میرسے ساتھ کیدو کر کرنے والوں سے مرا پرلے۔

الله ووريت كى اصلاح فرا-

٣٣- وَانْ حَمُ بَعِينِعَ أُمَّ مِن الْعَنْ عَتَارِ آقِ لُ عِدَاهَا عَا يَتَالصَّفَا وِ الْعَدِيرَا الْعَنْ الْمُ الْعَنْ الْعَنْ الْمَالِيرِ الْهَالُى وَلَتِ وَرَسُوا لُى مَسَلِطُ فَرَاءَ وَلَا وَرَانَ كَا عَلَا يِرَا بَهَا لُى وَلَتَ وَرَسُوا لُى مَسْلِطُ فَرَاءَ وَلَا اللّهِ عَلَى اللّهُ اللّهُ وَلَا عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ

الماميم :

یدامراهیی طرح صحیفهٔ خاطر پر شقش رہے کہ سرورا نبیار علیہ مالتجہۃ والتناد کے مزاریرا نوارکی زیارت آپ کا تعظیم و کریم کے مجلوا نواع وانسام سے احسن تر ہے جس کی مشروعیت پر اتفاق وا جاع امن ہے اوروہ ونیری واحز دی حاجات کی قضارہ کمیل سے سے اللہ کی جناب پاک میں نبی اکرم شیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے جانے والے حجلہ انواع توسل سے بط اورا کمل وسیلہ ہے۔

سب سے پہلے میں بعبن اٹمہ سے کلام سے قبر انور اور دون ماطہر کی زیارت کا جواز و مشروعیت ٹابت کرتا ہوں پھر ئیں آپ کی ذات بابر کانت سے ساتھ توسل سے جا زیر سیرحاصل بحث کروں گا اور سی کتاب کامنظم اوراہم حصہ ہے۔ اور بعبن مقامات پر حواز زیارت سے ساتھ جواز توسل پر بحث بھی ذکر کی جائے گی اور کبھی جواز توسل سے ساتھ جاز زیار ۲۳۰ مین کُنْرَةِ المُصَائِبِ الطَّعَ ادِیْ فِیْ نَحَنِ کَبْرِ بِالْاِدْ مِارِ یکے لعد و گیرسے طاری ہونے والے بے شمار مصائب وحوادث کی وجہسے ایلے زمانہ میں جرا وبار ونخوست کی وجہسے نا قابل التفات واختبار ہے۔

٧٧- آسحا طربالي شكام كالمستوار الكبيت في النقاد يلحقاد يربراً شوب دوراسلام كاس طرح اعاطم كي برئ برئ سيس طرح كنان كلائى كاراوراس دور بزخت بي شركه ها مطبع ومنقاد مهوي اسع ر

۲۵- کَمَتُ مَظٰی الْدِلْحَادِ بِالشَّیْسَ اِلِهِ لَحَادِ بِالشَّیْسَ اِلِهِ الْحَدِیْنُ اِنَّ کَیْسُلَمْ مِنَ اُنگُفتَّا دِ العادادربے دینی کی بعظ کتی اگر کی شراروں سے خرمن دین کوجلانے پر بلی ہوئی ہے۔ لیے خرش فشمت اگر دین شرکفلا سے محفوظ رہ جائے۔

۲۷۔ پُوَدِ نِیرِ مِنَّا عُصْبَہُ الْاَعْمَارِ فَاحْدِسْ کَارَبِ مِنَ الْاَشْرَادِ ہم ہی سے کم عقل اور نامجھ لوگوں کی ایک جاعت بھی اس کے دریے آزاد ہے۔ اسے رب کیم اس کی انزادے حاریت و حفاظت فرما۔

۲۷۔ وَاحْفَظُهُ بِالْاَنْجَادِ وَالْاَغْوَارِ ، کُمَاحَفِظَتَ ٱلکَّنْزَ بِالْجِدَا رِ اوراس کی بلزیرں اورلیب تیوں میں اس طرح صفائطت فراجس طرح تونے نیموں سے خزانہ کی پلنے بینیروں سے و**یوارتعمر** کراکر حفاظت فرائی۔

۲۸- بَحِقِقَ طُهَ الْمُصْطَعَىٰ الْمُعْتَارِ يَارَبَّنَا وَاغْفِقْ بِهِ اَوْزَادِی نبی طراور مصطفے اور متحار کا نامت کے حق مجوبہت و کامت کا صدفتہ لے ہمارے رب انہیں کے طفیل میرے گناہ مجنش ۔

99- حسن به بنین الو را بی آخیاری فی سیست علی دین الفادی قراری است مرکه ان کے در اور مجھے دین ہوایت پر نابت قدم رکھ۔ ان کے دسین بلات پر نابت قدم رکھ۔ بس سے دسین بلات پر نابت قدم رکھ۔ بس - منتُدّ عَلَی الْخَدْرِعُ رَی الْفَدَارِی حَدِی اللّٰہ کَا اللّٰہ اللّٰه کَا اللّٰ کَا اللّٰه کَا اللّٰ کَا اللّٰه کَا اللّٰ کَا اللّٰه کَا اللّٰمُ کَا اللّٰه کَا اللّٰمُ کَا اللّٰمُ کَا

اس ۔ آرٹے بہ تعب آفکاری پریشان اور تھا دے سے راحت نسیب فرا اور ان کے توسل سے مجھے ہون و

محيا استنفار فرائين ر

بی کریم علیال سلان واسلام کا و عا مِعفرت کاسب الل اسلام کو حاصل ہونا کلام مجید کی اس ایت مبارکہ سے واضح ہے « وَاللّٰهُ عَنْ لِلّهُ وَمِنْ بِنَ وَالْمُهُ وَمِنْ بِنَ وَالْمُهُ وَمِنْ بِنَ وَالْمُهُ وَاللّٰهِ وَمِنْ اللّٰهِ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهِ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰهِ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰمُ وَمِنْ اللّٰهُ وَمِنْ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰ اللّٰمُ اللّٰمُ

نبركازاله:

ایت کرمیر با متبارشان نزول کے اگر صبر ایک قدم کے سا تھے فاص ہے جو حالت دیا سے فاہرہ میں خدمت بار یں حا نہ برٹے تھے لئین حب اس کا حکم الیبی علمت اور تسرط پر متر تب دُعلق کردیا گیا ہے جو عام ہے تو حکم میں بھی عموم بیل ہم جائے گا۔ اسی سے علما راعلام نے اس سے تمام حاصرین بارگاہ کے بلے متر وہ مغفرت و مجشش سمجا ہے خواہ پرکیز کھ ان رونوں میں گہرار لبطر نونون اور قرب وا تصال ہے۔ نیز جن نخالفین کار دکر نامفقسدو ہے وہ ان دونوں مسائل میں اختلات رکھتے ہیں اوران کار دھی دونوں مسائل ہیں کیا گیاہے اور میں نے ان و دانوں کو جمع کرنے میں ان علما را علام ائسا سسلام کا اتباع کیا ہے جنوں نے و دنوں پراکھی مجدن کی ہے اور دونوں کا اجماع امر مہل ہے اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

نى الانبياء والمسلين عليه الصاوة والنسيم كمزار برانواركي زيارت كابواز

الم م ابن المجركي نشافنى في اپني كتاب موالجوم المنظم فى زبارت القبر الشركيب البنرى المكرم ، بي فرما با - الترتعالي محصے اور البنے كو اپني طاعات بنى اكرم مى الشرطيد و محصے صوبيات سمجھنے اور لينے كب مديدہ امور كو جداز جلد مرانجام دينے كى توفيق بخت اس حقيقت كو احجى طرح معلوم كراوكر بنى اكرم مى الشرطيب و كى زبارت اقد سس مطروع بحى ہے اور ت و مسئت اورا جائے وقياسس كى روسے مطلوب كلى م جيد سے جواز وطلب كى وليل يَرارشاه بارى تعالى ہے ۔ مسئت اورا جائے وقياسس كى روسے مطلوب كلى شرخة فرا الله قرانسند في كو الله مي الشاء وائستان كو الله مي ا

ادراگروہ پلنے نفوس برنظم وتعدی کرمٹیس اورتہاری بارگاہ میں حاصر ہمرکرالٹر نعائی سے است فغار کریں اور رسولِ خلاصلی الٹرعلیہ قلم بھی ان سے سیسے است فغار کریں تو وہ صرور بالصرور الٹر تعانی کو توب تبول کرنے والا اورا نعام واکلم سے نوازنے والایائمیں سکے۔

وجراستدلال:

دیززیارت بجور کا امر مطن ہے جس میں قریب و لعبیری کوئی تخصیص نہیں ہے المذا دور دراز سے سوز کر کے مزادات مقد سے کی زیارت کا جواز داختی ہو جائے گا۔ اعتمالی تعدید العالمین صلی التہ علیہ و ہم کے مزار مقد کی کر یارت کا جواز بطریق ادلی ثابت ہوجائے گا۔ اور اس اطلاق سے بھی صریت مشدر حال کا نقط مسا جد سے مخصوص ہج نا واضح ہوجائے گا۔)

ادل ثابت ہوجائے گا۔ اور اس اطلاق سے بھی صریت مشدر حال کا نقط مسا جد سے مخصوص ہج نا واضح ہوجائے گا۔)

کا خزارا قدس زیارت کا زیادہ حتی وارسے کیونکہ است پر آپ کے حقوق وا جب ولازم ہیں اور آپ کی تعظیم و تکویم ان پر خرص حاصل ان پر خرض ہے اور آپ کی تعظیم و تکویم ان پر خرص حاصل کا خراد اور مزاد پر انوار پر حاصر ہو کہ ان ما مکی کی موجود گی ہیں جو روضہ اطہر کے گرد گھیا ڈا سے رہتے ہیں جدل وسلام کی کا منطقہ میں اور اس کے موسول ہو کہ کا مقدل مظام ہے گرد گھیا ڈا سے رہتے ہیں جدل وسلام بھی کرنا ور مزاد پر انوار پر حاصر ہو کہ ان کا مصول مطلوب ہے۔

مزار مقدس كى زيارت كاجواز ازروئے اجماع

رہا جواز زبارت برائل اسلام سے اجماع کا بیان توائمہ اسسلام کی ایک عظیم جاعت جو عالمین مثرع مثین ہیں اور عن بر اجاع واختلات امت سے نقل کرنے کا وارو مدار سے۔ انہوں نے جواز ومشروعیت زیارت برا جاع امن نقل کیا ہے۔

اگراخلات سے توجوب اس میں کہ آیا یہ زیارت مندوب وستحب سے یا واجب ولازم ہے۔ اکثر سلف و خلف اس کے استحباب کے قائل بیں اور وجب و فرہنیت سے قائل نہیں ہیں اور ہر دو قول سے مطابق بدا ہم قربات وجا وات اور کا میاب ونتیجہ خیز میاعی سے ہے اور جمیع مقدمات ولوازمات سے لینی سفنراور شدر حال وعیرہ کے خواہ اس میں نقط زیارت ہی مقصور ہوا در سجد نروی میں اعتکات بھٹے اور نمازا واکرنے کا قصد وال وہ شامل نہ بھی ہو۔ اس وجہ سے اختان نے کہا ہے کہ یہ درج ہوا جات سے قریب ہے۔ اور لیمان ا ماکرنے کا قصد وال وہ شامل نہ بھی ہو۔ اس وجہ سے مناز سے کہ یہ درج ہوا جات سے قریب ہے۔ اور لیمن ماکی انگر اس کو واجب فرار دیتے ہیں اور وسرے حزات سن واجب میں سے شمار کرتے ہیں۔ اور اس وجب ولاوم کی دلیل اسی احادیث ہیں جو بالکل صبح ہیں اور اس مرات سے اور اس وجب ولاوم کی دلیل اسی احادیث ہیں جو بالکل صبح ہیں اور اس مرات و اس مرات وارتیا ہے کا شکار ہوسکتا ہے حب س کا نور بھیرت زائل مراس دراس

ار تول رسولِ مقبول سعى الترطيه يوم " مَنْ زَارٌ تَنبُونَى وَجَدَتْ لَهُ شَفَا عَرِينَ" وفى روا بية "حَلَّتُ لَهُ شَفَا عَرِينَ" ومِن روا بية "حَلَّتُ لَهُ شَفَا عَرِينَ" مِن مِن قَدَا رَوْ مَن رَارِي مِن مِن الله عَلَى الله عَلَى

حیات ظاہرہ بمیں حاصری دیں یا بعداز وصال دور مصن حیات طاہرہ کی تقییر کائی نئیں رہے گی بلکہ اس آبت کرئیر کوائی قم کے ساتھ مخصوص مانیا بڑے گا۔ لہذا جب قرم خاص بیں وروو و نزول عام حاصرین کے بنی بمیر عوم کار کے منانی نئیں ہے قر حالت حیات طاہرہ بیں اسس کا ورود کبی بعداز وصال حاصر ہو کہ طلب مغفرت کرنے والے نیک ہجنت لوگوں کے حق بمی عموم محم کے منانی نئیں ہے۔ کیونکو مسلم قاعدہ سے اغتبار عموم نظر کا ہم تا ہے خصوص مورد کا اعتبار نئیں ہوتا۔ اور سب علماء کوام نے ہراس شخص سے یہ ہے اس کی قرارت کو مشجب قرار و یا ہے جو قبرا نور پر حاصر ہو دول صال کا لیا تعالیٰ سے است نفار کرنے والا ہو جیسے کہ غذبی کی حکایت سے ضن میں تمام خراہ ہیں سے صنفین و مورضین نے کتب مناسک میں

ال کم کاتفری کی ہے اوران ہیں ہے ہرایب نے اس آ مربیر کا پڑھنا دائر کے یہ متحب قرارہ یا ہے اور اسے ان آداب ذارت سے خمار کی ہے جن کا کرنام مون ہے ۔

نیز جاددک ایک بشرطام کے بیچے مندرج ہے جب سے اس کے اندریھی عموم پیلا ہوجا کے گائینی دلوا ہم افظمرا

الفسہم میں قریب وبعید اسفری طوف متناج یا بعیر احتیاج سفر خاصری وسے سکنے والے سبی اس میں وافل ہیں اہتاجا دوک

میں ہی قریب وبعید سے عاصر ہونے والے حماہ مستقر کے ساتھ اور بغیر سفر کے سبی وافل ہیں۔ اور تول باری تعا سلے۔
وقع ن تیخوج میں بیٹیے مہاجو گا الی الله و دسول ہے انسکت کے الدول کا کہ دی کہ کا کہ دی کہ کا کہ دی کہ کا کہ دول مالیکہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول میں اللہ طبیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے والا ہے بھر اس کو موت یا ہے والی ہے ورفق ہے موت یا ہے میں ذرہ معظمی ذوق ہے موت یا ہے تولیقینگا اس کا اجرا اللہ تعالی اور اس کے درفقی وکرم ہوا جب والام ہوگیا۔ اور جب شخص میں ذرہ معظمی ذوق ہے اس پر یہ باب مخفی نہیں ہے کہ بیٹونسل میں اللہ معلی اللہ علیہ والی میں اللہ میں بہرجال مالی ہے میں اللہ میں دیا ہو میں اللہ میں دیا ہوں کے اللہ میں اللہ میں دیا ہوں کے دیا دیت میا ہو میں اللہ میں دیا ہوں کے دیا دیت مقدمہ میں ہم حال داخل ہے لہذا احادیث میا دی کہ دالت میں اللہ اللہ میں دیا ہوں کے دیا دیت میا ہیں میں داخل ہے۔

اس کی میات طبیہ طاہرہ کمی دیا دیت اس آمیت مقدمہ میں ہم حال داخل ہے لہذا احادیث میا دی کہ دالت سے اللہ دیا دیت میاں میں داخل ہے۔

ام میں دیا دیا ہے۔

۲- زیارت مزارالورکا ازروکے سنت وا حا دینے مطلوب ہونے کاٹبوت عنفریب ا حا دینے رسول صلی ارلم طبیرہ کم سے واضح ہوا چا ہتا ہے ۔

سد ایکن ازروئے قیاس زیادت روضهٔ اظهر کا مطلوب سونا تواس کی دلیل پرہے کہ سنت صحیحة تفق علیہ میں زیادت تبور کا امر وارد ہے اورجب بعیز کسی است تنائے تمام قبور کی زیادت مشروع وسنون ہے تو نبی الانبیاء والمرسلین کا مزار پرانوار بطریق اولی اس امر کا زیادہ می وارسے اور سب مزارات سے اعلیٰ ہونے کی وجہ سے اس کی زیادت کا مزار پرانوار بطریق اولی اس امر کا زیادت کا مزار اقدس اور دو مرسے مزارات میں کوئی لنبست ہی منہیں ہے۔

اورایک روایت میں اوں وارد ہے جی نے جی کی اور ابعد از وصال میری مسجد میں میری زیارت کی تو دہ اس شخص کی مانذ ہے جی نے طرف استارہ کی انذ ہے جس نے طاہری دندگی میں میری زیارت کی امام مبکی نے اس روایت کے قیمے ہونے کی طرف استارہ اللہ مسلم

6. ارتناونری ہے۔ من ذاکرنی آئی المکو ایت کہ کہ تھنے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے کہ تشہد کا درواہ دار تعلی احرش من مرینہ مزرہ میں ما صربہ کرمیری زبارت کی میں اس سے بدور شامت شیغیع مہدل گا اور اس سے کم لی خیر پر شاہر وگواہ۔
۲۔ ابودا کُو طیالسی نے روایت کی ہے اِ مَن ذَارِ فِی کُنٹ کُ کہ تَشِیْبِ گا وَ شَیْهِ بِیْدُ اَ وَ مَنْ مَا تَ بِا حَدا لَمَیْنِ کَا اِللہ مِن مَا اللہ مِن کَا مِن کَا اِللہ مِن کہ اِللہ مِن کہ اِللہ میں اس سے بیے شیعی یا گواہ ہوں گا۔ اور بین میں اس سے بیے شیعی یا گواہ ہوں گا۔ اور بین مرم کہ یا حرم مرمینہ میں وزت بہا اللہ تعالی اس کو بروز تیا مت ان دوگوں میں اٹھا نے گا جو مذاب حبنم سے امن جو منمنے میں اس

المام مسبكي فرات مين كدابن مكن كااس عريث مبارك كوبعدا زوصال نيارت كاستمباب والع باب مي نقل كمرنا اس امری ولیل ہے کہ انتوں نے اس مدین پاک سے بعدار وصال زیارے کامعنی ہی مجماہے اور با ما بعد الوصال بھی اس کے عموم میں واخل ہے لازا پانے مرعا خاص پراس عموم سے استدلال کیا ہے اور یہ بھی میچے ہے زمبکر جت سے اقسام نے اعلی قسم سی ہے اور قطعی میں پر کا افادہ فقط اس سے حاصل ہوتا ہے مذکر استقراء ومثیل سے۔) يزمديث يك مي لا تُعْلِيدُ لهُ حَا جَهُ إِلَّا فِي إِلَيْ اللَّهِ إِلَّا إِلَّهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ الْحِيرُول كَا فَي كے يالے ہے جن كا زيادت بارگاه نوی سے تعلق ٹبیں ہے لیکین جن کا زیارت سے تعلق ہے شل مجد نبری میں اعتکا ہے اور نماز کا ارا دہ ، شدر حال مسجد تشرلیف می کنرت عباوت کی نیت محابرکوام علیم ارونوان کازبارت مسجد قبایس ما ضری و میزه جن کازا رکے بیلے متحب مونا دلائل سے تا بت ہے ان کا قصروارا د وخصول شفاعت کے منافی شیں ہے کیونکر ہمارے علماء اعلام اور دہیج اکا پرائمہ نے کہاہے کہ زیارتِ قبرا نور کے ارادہ نقرب کے ساخہ سائٹہ سائٹہ میں تی طوت نظر حال اور اسٹ میں نماز ا داکرنے کی قربت وجا دست کی نیت مجی کرنے ۔ اورنبی اکرم کی اٹر علیہ دسلم کے ارشا دگرامی اولاتعلہ حاجۃ المازیارتی اس معلوم برتا ہے کہ بنی اکرم صلی التی علیہ و کم ی بارگاہ ہے کس پٹاہ میں حالت جیات دمات دونوں میں حاصر برنا اور تزيب ولعييب عاصر مبرنا قربت عظيمه اورمرتيه نترلفيذ سيحب كه قصد خالص اوراراه ومحبرو زيارت قبرا نور كابه بعنير اس سے کہاس کے ساتھ دومرے مندوبات اورستجات کی نیت وقصد ٹ ال بر۔اوراس میں کسی طرح کی معنوعیت اور عدم جواز کا ٹائبہ نہیں ہے مخلاف ان توگوں سے جنوں نے اپنی خواہشات نفس کو اپنا معبود بنا لیاہے۔ حتی کہ الترتعاني في ان كوانرها اوركراه كردياب راورا ك كوضلات وشقادت كراه مي كرادياب. ١٧- مريث رسول كريم عليالصلوة والتسليم يه مَنْ زَارَ فِي تَجنْ مَدْ نِيْ فَكَا مَّارَارَفِيْ فِي حَيَاتِي "مِسْتَحْف في ميري وفات کے بعدمیری زبارت کی گویاکہ اس نے میری زندگی میں میری زیادت کی۔ امام سبکی اس حدیث پاک کے متعلق فراتے ہیں کہ اس فن بی واروتمام احادیث سے ازروئے سستر سے دیت عمدہ اورا جودہے۔ ٧٠ رسول مشتم صلى العرطليدوم كارف اركرامى سبعد من بيخ فذارتنبوى « دى دواية « فذاري بكثرة كا يق ، و في دوا ية مونَذَارُ فِيَ ابْعُدُهُ وَ فَا فِي عَ مَنْ تَبُرِي كَانَ كُنُ زَارِ فِي فِي حَيَا فِي وروا لاغير واحد بلفظ " مَنْ حَجَّ مَزَارَ تَبْرِي يُ لَكِذُ مُوْتِيْ كَانَ كُنُ دَارِينِ فِي حَبَا لِحَا تَكُرِي ٥ وَى دوا يِهَ اشْدَارِ السيكي الي حاجتها « مَنْ بَعِيَّ

- E USUS

ا مام سبکی نے طبقہ تالبین کے ایک رادی کے علاوہ اس روایت کے سبھی راولوں کولیجے قرار دیاہے ۔ المذایہ روایت صحت کے قریب ہے۔

٤ عام عقيلى اورووسر سے حضرات نے نقل مزایا کرمرور دو عالم صلى الطرعلية ولم نے فرايا ہے۔ " مَنْ ذَا رَفِي دُمُنْغُجِلًا

كان في بجوادى يوم اليقياسة و من سكت الميونية و صبر على بلائها كنت كه من هيدة الوم اليمانة المن بين المراس من بركا و و بين المرس من بركا و و بين المرس من بركا و و بين المون على و و تيامت سے دن مرس بين بركا اور بين على سند ميں سون اور شرقوں برسري تو ميں قيامت سے يہ على گا اور من كا اور من المان من بين آن و الى الله و الله و

۹۔ دارقطنی و منے و کے نفال کیا ہے یومٹی زار نی کبنی مَوُتِی کَنکا خَاکَارِی کِی حَبَاتِی وَمَٹ مَا سَی بِاحَدِ الْحَکَمِیْنِ
کیمٹی اللّٰو کُی الاّحِینِینَ عِسِنے میری وفات سے بعد میری زیارت کی اور جو اللّٰو کی الارجی میں میری زیارت کی اور جو منظم میں ایک سے اندرونت ہوا تو وہ قیارت سے ون امن وحفا فوت ضا وہ دی سے سایع میں ایک سے اندرونت ہوا تو وہ قیارت سے ون امن وحفا فوت ضا وہ دی سے سایع میں ایک سے اندرونت ہوا تو وہ قیارت سے ون امن وحفا فوت ضا وہ دی سے سایع

ار ابن مردویہ نے دوایت کی ہسے رسم تمیٰ زَادَ بی کُیفُکُ تَنْدِیْ فَکَا تَمَا زَادَ بِیْ وَا اَلْحَیْ وَصَلَّى ذَارَ بِیْ کُنْتُ کَ اَلَّا تَکُونُ کُنْتُ کَ کُنْتُ کَ کَا تَمْکُونِ اِلْکَ کُنْدُ کُنْتُ کَ کَا تَمْکُونِ اِلْکَ کُنْدُ کُنْدُ کُنْدُ کُنْدُ کُنْدُ کُونِ اِلْکَ کے بیدر میری زیارت کی جائے میں میری زیارت کی جائے میں میری زیارت کی بین تیامت کے دن اس کے بیلے نیمی و تنہید لیمی گواہ مول گا۔

اار سیدالانبیادعلیالسلام فراتے ہیں سمّن ذَارَین یا لمُدِی بِنْنَةِ خُتَیّسیّا کُنْٹُ کَا شَیفینگا وَ شَیهِ بِنَ فِیْ دوایة اَدْ شَیفینگا حِرضُ مُن نیاب اورا فالص کا مل سے ساتھ مرینہ طیب میں میری زیارت کی ہیں تیامت کے دن اسس سے بیے شیفع او گواہ ہوں گا اور دوسری روایت میں یا گواہ ہوں گا سے لفظ ہیں۔ ابوعوانہ و ابن ابی الدنیا۔

۱۱۔ ابن جان نے نقل کیا ہے۔ من مّات فی اُ حَدِا لَحَی مِین بُعِتَ مِنَ الرّمِنین کُومُ الْقَیّامَة وَمَنْ ذَارٌ فِیْ مُعْنَی اللّهِ اللهُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّ

سار ابن البخار ناقل بیس مین دارین میتا کنکا کنما کناری کنیا و مین کار تکیوی و بجیت که شفا عین کیشم انقیامة و مامی احید که سعة شخ کنی که یوری نادی که عدد که عدد کردی مایت و فات بی بری زیارت کازگریاس نے بیری حالیت حیات بی بیری زیارت کی داور جس نے بیری زیارت کا اس کے یہ شفا میت کرنا مجمیر داجب ہوگیا۔ اور جس شخص بی دسمیت و لها قت مو اور وہ اس کے با وجو و بیری زیارت بنرکر سے تواس کے یہ عدر رہنہ سے م

علارزمہی نے اس سے موصوع ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے تھین بیرموضوعیت سادی صریف سے تعلق نہیں ہے میکہ محفن زائر حصر سے تعلق ہے لیبنی مامن احد لہ سعتہ النے سے تتعلق ہے۔

۱۹۱ علائقیل نے بی اکرم سلی الد طلبہ و لم کارشا وگرای نقل کرتے بر نے فرایا ۔ مَن دَارَیْ فی سَمَا قی کا تَ کَسَن ذَارَیْ فی کَیَا قِیْ وَمَن ذَارَیْ حَتی اَیْ مَهِی إِلَیْ قَبْرِی کُنْتُ لَهٔ اَدُمْ الْقِیَا مَا قِیْسُ الد قال شَفِیْگا۔ جی نے عالیت وفات میں میری زیارت کی وہ اس تخص کی مانٹر ہوگاجی نے طالب جات میں میری زیارت کی۔ اور جی شخص نے میری زیارت کی حتی کہ بغرض زیارت میری قبر کے بینچا تو میں بروز قیامت اس سے یہ گواہ بول کا یافرایا کرشنیع ہر ل گا۔

۵ار دلیی مسندالفروس میں رواین کرتے ہیں۔ مَن جَعَ الله مَلَهُ ثُعَةَ تَصَدَ فِي ْفِي مَسْعِجِدِ يَ كُلِيّتَ لَهُ وَحَبّانِ اللهِ وَكُلِيّتَ لَهُ وَحَبّانِ اللهِ وَكُلِيّتَ لَهُ وَحَبّانِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللّهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ عَل

١١- صرت على المرتفى رضى التُرمِندس مرفوع روايت مي منقول سهد متى ذَارَ قَلْجِيى بعد مَوْتِي فَكَاتُما ذَارَيْ

ا اتول ریکم وضع بھی محفن الفا ظر عدیث سے لحاظ سے ہے ورید معنوی طور پراس کی صحت محل بحث نہیں ہے جس طرے کر حضرت علی الترفیاں سے معنی واضح اور نظاہر ہے اور از دو مے الفاظ کسی حدیث کا موفوع ہونا اس سے معنوی طور میر موفوع ہونے اس سے معنوی طور میر موفوع ہونے اس کے معنوی طور میر موفوع ہونے اس کے معنوی طور میر موفوع ہونے اس کا فیصلہ ہوسکے گا۔
موفوع ہونے کو مسئلزم نہیں ہوتا عبکہ دو مرسے ولائل سے ہی اس کا فیصلہ ہوسکے گا۔
موفوع ہونے کی مسجدی سے آپ کی مینی خرایتے مول دفن سے معناق واضح ہے جس طرح پیلے اس پر تبدیر گردی ہے۔ نامہم۔ (محمد استرت)

زبارت قبور کامسنون بوناسفرزبارت کیمسنون بو کی دیل ب

زیارت بورکامسنون بونامفرزیارت کےمسنون مونے بیشتل سے کیونکو زیارت، زائرے مکان سے مز ورکے مكان كى طرف اتقال كوستلزم ہے جس طرح كام مجيد ميں وار وجاروك كاكلم فلم و تعدى كے مركب لوگوں كے بلنے علاقوں سے بارگاہ رسالت ماب علیارفضل الصلوت میں منتقل ہونے پر ولالت کرتا ہے لہذا ڈیارٹ یا تو نام ہے ایک مکان سے ، وسرے مکان کی طرف فقی استقل ہونے کا اور یا زیارت نام ہے مزور دجس کی زیارت کی جانے) کے پاں مامز ہونے کا دوسرے مکان مضنقل ہم کر ہر دوسورت ہیں اس کے سنی کا محقق اتنے وقت تک ممکن نبیں جب تک اس من تریب دبعیر سے معزوا تمال داخل نزید اور حبب سرزیارت قربت ب تدلا محالهاس سے یہ کیا جانے مالا معزبي قربت بوگار دكيونكر عبادت كامو قوت عليه عباوس متواسي حبس طرح حرام كاموقوف عليه حرام اورفر من وواجي كالوقون عليه واجب موتاب) اورا حاديث فيجهر سع مرور كونمين عليه لصلاة والسلام كالأل بقيع اورشهداد احد كم قبور كى زيارت كے يعے نكانا تابت ہے وللذاس زيارت كا قربت وعبادت ہونا واضح ہوگيا اوراس كے يعنے خروج وانتقال کاعبادت مونامی) اورجب دومرسے حضارت کے قبور کی زیارت کامشروع مرنا تا بت موگیا تو آپ کے مزار مقدس كي يع بطري اولى اورعلى الوجرالاتم بيرجواز أباب مرو جافي كاراور برايك بتنفق عليه قاعده ب كرقرب وعبادت كا وه درسیلم جس پریه تربت دعبادت مو توف مروه مجمی قربت دعبادت موتاب دینی ای لحاظهد کریه اس عباوت یک دسائی کا ذراید ہے توعبادت ہوگا اگر حیامین دوسرے عوارض کی وجہسے اس میں حرصت مارض ہوسکتی ہے۔ مثلاً عندب کی ہوئی زمین میں علی کر جا تا ہے توعیر کے حق میں بلا ا ذان تصریب کی وجہ سے اس میں حرمت تعبی آگئی نیکن بہ حرمت اس مقر کے دوری جست سے عیادت ہونے کے منافی نئیں ہے مثلاً ای عقیب کی ہوئی زئین میں فرض نماز اواکر تا ہے تو فرفن مجى ادابوجا كے كا اوركنبه كارمونا كھى لازم آسے كار

لے امول نفتہ کی اصطلاح میں اس دلالت کو اقتصارالنس سے تبہر کرتے ہیں جس کی معنوی صحت اس معنی کے اعتبار و تقدیم برموقوت ہو البنا زیارت قبور کی تسنیت اما دبیت صحاح سے نابت ہے تراس سے سے معنا کا مسئون ہونا مجی ابنی دوایات سے نابت ہو جائیگا المذا مدیث مندرحال کی مساجر کے ساتھ اس کا تعامی لازم بنرائے اور بب المذا مدیث مندرحال کی مساجر کے ساتھ اس کا تعامی مندریارت دورسے فضار زیارت موجب شرک ہے ناکہ قریب سے بچر یہ مضاکہ جنرہے کیونکہ معز تو محف دسے اصل مقصد زیارت ہے اس مقصد زیارت موجب شرک ہے ناکہ محف معفر کیا قریب سے ان کو سورہ گاہ بنا بنا اصل صحاب قبور کو قضا دعاجات میں مستقل موجب شرک ہے ۔ (محمد انٹرن)

فی حَیَاتِیْ دَمَیْ کَدُونِیْ مَیْوِیْ فَعَدْ جَعَانی َ عِبِی نے میری دفات کے بعد میری قرکی زیارت کی توگویا اس نے دندگی میں میری زیارت کی اور شبس نے میری قبر کی زیارت نہیں کی تو اس نے مجھے میرجفا کی ہے۔ اور آپ سے میں دوایت مجی ہے رقبی زار قبر کہ شول اللّٰہ گائ فی ججوار دمیت میں ہوگا۔ صلی اللّٰ علیہ کے طراد مقدس کی زیارت کی تو وہ آپ سے جوار دحمت میں ہوگا۔

ا۔ سرورانبیا معلیہ دلیہم کم لتیمۃ والنّناء کا فرمان ہے۔ مَنْ اَ تَیٰ اِلْکُ الْمُدَوِیْنَدُةِ ذَا شِرَا اِلَیْ وَجَلَیْتُ لَهُ شَفَاعِیْ اِلْکُ الْمُدُویْنِیْمُ الْکِیْدِیْنِ الْکُورِیْنِ الْکُورِیْنِ الْکُورِیْنِ الْکُورِیْنِ الْکُورِیْنِ الْکُرُونِیْ الْکُرُونِیْ الْکُرُونِیْ الْکُرُونِیْ اللّٰکِی شَفَاعِیت کُونا تھے اللہ اللّٰ الللّٰ اللّٰ الللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ ا

امام ابن مجر کی فراتے ہیں ان احادیث میں سے اکثر صراعت اور لیعن با متبارظا ہر سے مرور دوعالم صلی افتار علیہ کی ا کی زیارت کے استحباب بکر ایشکر تاکیر میر دلالت کرتی ہیں شحاہ آپ حالت جیات نظاہرہ میں موں یا وصال فرما پیکے ہوں الد یراستحباب نائر ہن میں سے مردوں اور عور توں سب سے حق میں ہے خواہ قریب سے حاصر بارگاہ ہونے واسے والے مول یا دورسے۔

بلذاان احادیث طیسہ سے اِخرص زیارت سفر کا استجاب اور سواریوں پر بالان رکھنے کا استجاب ٹابت ہوتا ہے۔ حتی کہ مورتوں کے حق میں بھی لیمنی بالا تفاق حبس طرے کہ علامہ رہی نے علما ، اعلام کے قول " ڈسکٹ ایڈیا کہ پیکل عَمارِج بی لینی ہرجا جی سے بیلے زبارہ قدروں را قدرس مسنون ہے " سے عور توں سے حق میں بھی اسس کی مسنونیت شاہت کی ہیں۔

اوردوس سے علماء کوام نے فرفا یا ہے کہ قبور شہداروصالحین بھی اسی حکم میں ہیں لیتی ان کی زیارت مسنون ہے

اتی ہے ۔ بعدازاں علامہ وصوت نے ابن تعییہ کی ہوعت لینی نیارت روضهٔ اطہر کی مشروعیت دحواز کا انسکار ذکر کیا اوراس ہر سخت تنقيد فرمائي اور فرمايا كرمخلف ائمه إعلام نے اس سے کلمات فاسدہ اور دلائل و جج كاسدہ كا تعاقب كيا ہے حتى كه اس کی بغزشات کا عیب دنفق نا مرکبا اورائ سے او ہام تبیجہ اوراغلاط صریحہ کا ر دکیاجن میں سرفسرست عزین جماعہ اورشغ الاكلم الم تقى الدين سبكي بين عبنوں نے ستنقل كتاب لكھ كراس كار دكيا اوراس ميں بہت بيسے فوائر اور عده نكات درج فرائے اور حق وصواب كو جج و ولائل كے ساتھ واضح فر مايا۔

بداناں علامہ ابن حجر نے ابن عبدالهادی پسخنت نقید کی حبس نے امام کی کا روکرنے کی ناکام سی کی۔ اور فرما یا کتنا بی خرب ہے وہ قول جرا مام سکی نے بعیض فضالار کی زبابی نقل کیا ہے کہ بارگا ہ نبری کی زیارت کا قربت وعبا دت ہونا عزوریات دین سے اوراس کا جزو دین اور رکن اسلام ہونا قطعی طور پر معلوم ہے اور اس کا منکر کا فرہے اگر میر میں اس نتری کفر بس تامل ہے گماس سے استجاب نیارت ملک وجرب زیارت کے تول کی تامیر بحسن طریق موری ہے ابن جر فراتے میں کہ اس نقوی براچھی طرح غور کروتا کہ تمہیں ابن تیمیہ اور اس سے رفقاء اور تبعین کے دعویٰ کی قباحست معلوم ہوسکے کیونکہ زمارت کے قربت ومباوت ہونے سے اس سے یعے جانے والے مفرکا قربت وعباوت من المبی لازم آتا ہے اوران کا ہاسی لاوم بین دواضح ہے۔ اگر بینغنی برسکتا ہے توصرت معاند اور بعبض کی آگ میں جلنے والے پر جیخص معن زیارت کے یعے کے جانے والے سعر کے قربت وعیا وت ہونے میں توقف کرتا ہے اور اس کا انکارکرناہے تولامحالہ اس سے خوو زیارت کے قربت وعبادت ہونے میں توقف کرنا بلکہ اس کا انکارکر نالازم آئے گا اور بھے معلوم ہر چکاہے کہ قول سابق کے مطابق انکارزیارت کفرے تولا محالہاس کے یہ سفر کونا جا مزکبنا بھی انتمائى عظيم كن و ب بلنا اس سے اجتناب واحتراز واجب ولازم ہے۔

ابن تمييم كاسفرزبارت كوحرام كهف كامنتنا ادراكا جولب

اگرتوبیہ کھے کہ ابن تمییر براس تدرطعن وکتنیع اور ردوقدح کی کیا گنجاکش ہے جب کہ اس نے مدیث صبح سے استدلال كياب رولاتُنشَدُّ الدِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِمَة مساريون بريالان نواندس عالمين محرتين ما در کی طون دا ورظا ہے کہ بارگا ہ نبوی میں ما صری سے بیے سواریوں کا استعمال ان مساجد میں سے سی سے سے ننيں ہے لہذا منوع مرنا چاہیے۔

جواب: میں کتا ہوں کہ اس مدین پاک کا و معنی نبیں ہے جو اس نے تھا ہے بکراس کا صبح معنی ومفہرم برہے کہ کسی

جن توگوں نے بہ گمان کیاہے کہ فقط قریب سے زیارے کرنا قربت رعبادت ہے داوردورہے کرنابیوسے بھ خرک ہے) تویہ شرابیت مطہرہ بربہتان وا فتر اُر ہے لہذا ان کے اس تول کا قطعا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

منع زبارت كوتفظ أوجيد فرارد بناباطل خبلب

بعض حسان نفسيب توگول نے جو ير گمان كياہے كرزيارت كومنوع قرارد بنا يا مفر زيارت كومرام قرار دينا محافظت توجيد تحقيل سے سے كيونكرزيارت قبورا وران كے ياہے مفر نٹرك كاموجيب بنياہے توبيخيل باطل ہے اوران مے تخیل کی غباوت اورمکاری کی دلیل ہے کیونکرٹرک کا موجب مذمعز زیارت ہے اور مذخو و زیارت عجم صرف قبورکو سجده كاه بنالينا اوران برامتكات مبعينا راوراصحاب تبور كي صورتين نيار كرنا اوران كي تعظيم وتحريم سجالا ناجيسه كراحاديث صیح میں مارد ہے بنکران کی زیارت اور سلام بیش کرنا اور دعاکرنا موجب نشر کے سے اور سرعفلمندان وونوں صور توں ي واضح فرق محسوس كرتاب احراس امركايقين ركفتاب كفط زبارت اورسلام ودعاكا فعل حبب صرو وشرع كايام ولحاظ كرتے بركے سرانجام ديا جائے تواس مي كوئي خوا بي اور دنسا ولازم نہيں آنا ۔ اور جرحف ان سب كو سد ذرائع كے تحت حرام د منوع نزار دیتا ہے وہ ا دینر تعالی اور اس سے رسول مقبول صلی التّر علیہ وسلم پر بہتان یا ندصتا ہے اورافرار

بارى تعالى كے ساتھ مخلوق كى مشاركت شرك ہے۔ شان رسالت من نقص كفرے اوردونوں عوق کی محمد است اہمان کال سے

ابمان کامل سے بیلے دولوں امور کا مجموعی محقق لازم ہے ۔ ایک تعظیم نبوی کا دعب ویٹروع اور ساری مخلوق سے کپ کے زئیہ کو ملبند و بالانسلیم کرنا۔ دوسرا۔ افرار راد بربیت لعبنی بیرا شفا در کھینا کہ اولٹر تعالیٰ اپنی وات،صفات اور تمام افعال میں ساری مخلوق سے مفرو ہے۔ لہذا تجسخص کسی تعبی مخلوق کی اللہ تعالی کے ساخت کسی امریس مشارکت کا عقیدہ د کھتا ہے وہ مشرک ہے اور خوض رسالت ماہ صلی اللہ علیہ و کم سے خلاوا دمرتبہ ومقام میں ذرہ بھر بھی کمی اور تقعیر مکا و استخت گنبدگار ما کافرے اور جس شخص نے آپ کی تعظیم میں بہت مبالغہ کیا اور سرطرے کی تعظیم وسکریم کا ثبات کیا مگر ج امورا للرتعا لئ کے ساتھ خاص ہیں ان تک مزر پینچایا تروہ حق وصواب تک واصل ہرگیا اوراس نے توحیرہ رسالت دونون کا پورا پورا لحاظ و پاس کیا۔ اورسی ہے وہ ترل جس کے اندر افراط وتفریط نہیں ہے۔

یرتھی علامہاین مجر کی شافعی کی تقریر حبالنموں نے امام سبکی کے کلام سے افذ کی ہے اور عنظریب ان کی عبارت

تطويل وا طناب كوناب شدكرت ين

یی صورت حضرت امام زین العابرین رصنی ادلی عند سے منقول ہے۔ اور امام عجفرصا دق رصنی اللہ عند سے مروی ہے کہ آپ بنیش نفیس ہارگاہ نبی الا نبیا دہیں حاصر ہوتے ہوسام میش کرتے اور روصنهٔ اقد س سے مصل ستون سے پاس کھوے ہوکرسام پیش کرتے اور فرا ہے رہاں ہے سرکار و و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سرنا نہ اور حیر اور سے موسل کی کوئی دھے نہیں ہے اور اور سے موسل کے دائل میں میں اور کوئی دھے نہیں ہے اور میں پر دین سے معالم کی ہوئی کہ ای ہوا وراس کی تقلید واقتداد کی جاتی ہو وہ سرور کوئین علیالسلام کی زیارت کو منوع قرار دیں۔ یا اسلات واضلات کو میر ور کوئین علیالسلام کی زیارت کومنوع قرار دیں۔ کومنوع قرار دین کے مالی ہو وہ سرور کوئین علیالسلام کی زیارت کومنوع قرار دینے پر مجتمع اور منوع ہیں۔ اور منافی ہیں جو جائیکہ امام الانہیاد والمرسلین علیال صلاح و التسلیم کی زیارت کومباح تر موجمیں۔

ادوم:-

دومرامقام اور محل مجت میاں یہ ہے کہ اس صدیت باک سے ابن تیمیہ کے مزعوم لیتی عدم جواز زیارت ہے۔ استدلال دہمی محض کرسکتا ہے جوعربی زبان سے کاینہ جامل ویے خیراور قرانین ارد ترسے بالکی ناملد ہو۔

ادلاً۔ تواس سے کہ ہم نیں تسایم کرتے کہ مدیث ابن تمیہ کے زعم فاسد سر ولالت کرتی ہے کیوں کہ اگر انحفرت میں اوٹر علیہ دم کا مقصد سے ہم تا تو آپ فراتے ۔ لا تَوْدُونَا قَابُوجِی ۔ تم میری قبر کی زارت نہ کرواور البیا المحفرت میں دونوں طرح سے احتمال ہوتے را جواز کا بھی اور مدم جواز کا بھی) لینی لا تجعلوا قبدی عبدگا کیوں اس مقام لین قبانور کی زیارت سے منع کرنے اور نعو ذبالٹر ابن تمییہ کے زعم سے مطابق انہیں نٹرک سے بول نے کے یہ ذیا وہ موزوں و مناسب ولا لیت مطابقت ہے نہ کہ تعنین والتزام کیونکہ اس امرکی منوعیت فرمن کریس قراس کا مقام وشان منظم ہے لہٰذا آنحفرن صلی اسٹر علیہ و کہ صریح ہنی سے عدول فرمانا اور لا تجعلوا قبدی عیدگا۔ یعنی میری قبر کو عیدیہ بنا لینا کا ارشا و فرمانا میں امرکی کا سراور بین وہیل ہے کہ آپ کی مراویہاں پر کچھا ورہے عیدگا۔ یعنی میری قبر کو عیدیہ بنا لینا کا ارشا و فرمانا میں امرکی کا سراور بین وہیل ہے کہ آپ کی مراویہاں پر کچھا ورہے

ثانیا ہاگرابن تیمیہ کے زعم کے مطابق ظا ہر معنی میں ہوتا اور وہی مراوعہ تا، بکہ اگر لاتز دوا تبری مجی وار دسہ تا تو اس کی تاویل وا جب ہوتی کیو تکہ اسخفرت سی اللہ علیہ ہوسلم کی قبرالورکی زیارت کے جائز ہونے براجہا ع منعقد ہے اورا جماع امت اوّلہ قطعیہ سے ہے لہٰ اقطعی سے مقابل طنی پرعل کا کوئی جواز نہیں بکہ اس کی تاویل واجب ولازم ہے تاکہ طعی دلیل سے مطابق و موانق ہرجائے جب کہ یہ دوسر نے طنی دلائل سے جی معارض ہونے کی اہمیت نہیں رکھتی کیونکم اس کی صحب محل اختلاف ہے توقعی سے معارض کیسے ہرسکتی ہے ؟ مسجد کی تعظیم اوراس میں تماز بیلے صوکرالٹر تعالی کی قربت کا اراد ہ مزکیا جائے گر محص تمین مساجد ہیں کیوٹکہ ان میں نماز بی**رے کر** ان کی عظمت کا اظہمار کرنامنٹ و مقصد مزرع متین ہے۔

اور برعقلمندا وردین وارکے نزدیک مدین بنری میں متنئی منر مساجد لکا انا صروری ہے تاکہ استثناء اتعالی بن سکے اور اس استثناد میں اتصال ہے لہٰذا مستثنی منہ اور سنٹنی کا ہم نبس ہونا صروری ہے اور وہ اس صورت بی بی ہوسکتا ہے کہ مستثنی منہ مسا جد ہول۔ ببر فرائفن ج کی اوائیگی سے یہے عرفہ کی طوف شروطی صروری ہے بالاجائ مالا بکہ وہ مساجد ثلاثہ کے سنٹنی منہ مساجد تنای میں واخل نہیں۔ نیز جہا دے یہ سے سعر لازم ہے اور وار کفر سے والا اسلام کی طوت مالا بکہ وہ مساجد ثلاثہ کے سنت ہے یا وا جب علاوہ ازیں بیں سفر طلب علم کے یہ سنت ہے یا وا جب علاوہ ازیں بیں سفر طلب علم کے یہ سنت ہے یا وا جب علاوہ ازیں اور وی شرائط کے تحت بجرت لازم ہے علاوہ ازیں بیں سفر طلب علم کے یہ سنت ہے یا وا جب علاوہ ازیں میں سے تاکیدی ، عاجت کے یہ سے تندر مل اور دور و وراز سے سفر جا کرنے ہے توا خرودی ما جت کے یہ سے نینی روض نیان نوار کی زبارت سے بطریق اول جا کہ ہوگا۔

ابن تبييه كا دوسرامنشا، غلط اوراس كا جواب

-: Ul ...

اگرتریہ کے کہ ابن تمییہ نے مدین رسول صلی الٹرعلیہ وسلم اور کلا تھے تعکو افٹیوی عیدندا ، سے استدلال کیا ہے
لینی میری قبر کو دیسر نہ بناؤ۔ اور اس نے دعوی کیا ہے کہ میں صریت پاک کی مان ندید مدین بھی عدم جازے دعوی کی دلیل ظاہر سے اور اس یہ کہ اگیا ہے کہ اہل بیسے نبوی رضی الٹر مینم کے متعدد معنوات نے اسی حدیث سے معنوعیت پراستدلال کیا ہے۔

جواب:۔

یہ حدیث باعتبار صحت اور تبوت مختلف فیہ ہے۔ اگر جیرا عج سی ہے کہ یہ صبح ہے اور نابت گراسس میں دومقام پر کلام ہے۔

افتل برمسندعبدالرزاق دعیره بین ابل بهت بنوت کی طرف منوعیت کی جولسبت کی گئی ہے وہ اصل زیارت کے لحاظ سے بنیں ہے بلکہ وہ صرف ان توگوں کے یہے ہے جوعیر مشروع طریقہ پر زبارت کے یہے حاضر بوں مثلاً صفرت سے بعلی وہ صرف ان توگوں کے یہے ہے جوعیر مشروع طریقہ پر زبارت کے یہے حاضر بوں مثلاً صفرت سن بن حن بن علی رضی اللے منہم سے زیارت کا عدم جواز بھی مروی ہے اور ساتھ ہی قوبا یا جب بھی مسجد رسز بیت میں طاقل ہو تو آپ کی بارگا و افدس میں سام پیش کرو۔ الغرض با وجود منع کرنے سے مسلام پیش کرنے کا حکم دینا اس اس کی دلیل ہے کہ آپ زیارت میں اختصار و انجاز کوب نداور اس کی دلیل ہے کہ آپ زیارت میں اختصار و انجاز کوب نداور

مع مطابق تمام است محدید کاس پر اجاع ہے کرزبارت روض اقدس انعنل ترین قربات وعبا دات سے ہے اور المیاب ترین ساعی سے ہے۔

اور یہ اجاع صرف جواز زیارت پاجاز سعز پر سی منعقد نہیں ہے بگہ اس پر بھی اجاع منعقدہے کہ اس کوعماً کیاجا مے کہ دئی اہل سیام عہد صحابہ کارم علیہ مارضوان سے ہے کہ اب تمام اطراف واکنات عالم سے بارگاہ رحمن دو عالم مسلی النظر علیہ میں اور جے سے بعد بھی اور ایم جے سے علاوہ او قات ہیں بھی اور اس علیہ دم کی طوت میسے ہیں۔ جے سے بعد بھی اور ایم جے سے علاوہ او قات ہیں بھی اور اس معززیارت ہیں وہ دور وراز کی مسافتیں ملے کرتے ہیں۔ اموال خرجے کرتے ہیں بھی اسس ما و شعر ق پر اپنی جانوں کا مذرالنہ میں جن پر ایم میں تقرب کے میں چنی کرتے ہیں کہ اور جاب باری میں تقرب کے خوالے میں سے میلے مربی وروبا ب باری میں تقرب کے ذرائع میں سے میلے مربی دربیر ہے۔

ہذا جُرِّف بیگان کرتا ہے کہ آنا عظیم کشیرا جماع اور وہ تھی ہروور اور ہرزیا نہیں خطار پر ہے تو لامحالہ وہ شخص خود خلاکا رہے اور جرماں نفیدب اور شقاوت و برنفیبی کا شکار۔

ابن تمبیکاس توم کاازالد که الله اسلام دوسری طاعات کے یا حاصر ہوتے ہیں در کی دیارت کے بیا

یگان کہ بارگاہ رسالت ماب صلی الٹ علیہ وسلم میں حاصر ہونے والے دراصل دوسری طاعات اورعبا دات کا تصدر
کے ہوئے حاصر ہوتے ہیں نہ کہ محض زیارت سے بیے سفر کرتے ہیں محض مکابرہ اور سینہ زوری ہے کیونکہ ان کی عظیم
اکثریت سے متعلق ہمیں تعلی علم ہے کہ وہ صرف زیارت روحنہ المہر کے یہے حاصر ہوتے ہیں اوران کے دل ہیں قبط گاکوئی
اور خیال وارادہ نہیں ہم تا۔ اگر دوسری طاعات و عبا واس کا ارادہ ہم تاہیے توصوت ان توگوں کا جو مخالف و ما فیم سے تسکوک فیمات کا مات و عبا واست کا ارادہ ہم تاہے توصوت ان توگوں کا جو مخالف و ما فیم سے تسکوک فیمات کا تعداد انتہائی قبیل ہے۔

علادہ ازیں ہمارا دعری صوف یہ تھا کہ حاصرین کی اصل اور عظیم عرض زیارت مزارا نور ہوتی ہے اور دو مرسے مام اعزاض دمقا صداسس میں مغمور و مغلوب ہونے ہیں حتی کہ اگر زیارت مقسود نہ ہوتی توسرے سے سفتر ہی نہ کرستے۔

علاداعلام کا پرارشاد کر مناسب ہی ہے کہ زیارت کے ساتھ مسجد نبری میں نمازا داکرنے اور تقرب حاصل کرنے کا ادادہ بھی کرسے ہمارے اس وعوی پرنص صریح ہے کیونکہ انہوں نے مسجد نبوی کی نیت کو زیارت کے بیے نئر طو قرار نہیں دیار بکہ اس صورت کو اکمل داحسن قرار دیا ہے تاکہ معفر دو قر بتوں اور عبا و توں سے بینے بن جائے اور اجرو تواب بھی دیا دہ ہو جائے حتی کہ اگر مزید کیا عاست کی نیت اس کے ساتھ کرلے توان سے عدد کے مطابق اجرو تواب میں بھی

اوربالفرض مریح عمم نبی کا وارد مونالینی اتز ور وا تبری قداس کی ناویل واجیتی تو وه عم جس بی نقط منی کا احمال مودو جه کیریختا حمال بی ہے کہ زیارت کا حم ویاگیا ہوا ور وہ بھی بخترت زیارت کا بعنی عید کی مانندسال بعد زیارت کرنے نہ آیا کرو بکہ بار ہا زیارت سے یہ ہے آیا کرور رہا زیارت ہر برانگیخت کرنے اور کٹرت زیارت کی طرف ترغیب والانے کا احمال تواس کی تومیح یہ ہے کہ میری قبر الورکی زیارت سے مال اور کونت محسوس مذکرو کہ اس کی زیارت عید کی طرح صرف بعن اوقات بی کرور بلکہ تمام اوقات میں بخترت میری زیارت کیا کروریا مقصد یہ ہے کہ اس سے یہ ہے کوئی وقت میں خروکہ اسی میں زیارت کرور جبیسا کہ عیرصرف وقت محسوص میں ہرتی ہے۔

اگر بالفرض اس حدیث پاک میں زیارت سے منع کرنامقصو دیجی ہوتو وہ بنی حالت مخصوصہ پرمجول ہوگی لعبیٰ میری هزارا قدر گو عیدی مانندند بنا لوکہاس سے پاس بلا ضرورت مصر سے رہوا درزیب وزبینت کا اظہار کرو۔اوراس سے ملاوہ ایسے امور کا ارتباب کروجہ کہ عیدوں سے موقع برب سے جاتے ہیں بلکہ پیش میں زیارت کے یہ جا مان ہو توسلام پیش کرسے۔ دعا مانگے اور مجر لوٹ جائے کہ بیان مرورت زیاوہ ویر مظہر تا دل سے عظمت و مبلالت اور کمال اوب واخرام کوزاً لی کرو تاہیے)

ہماری اس تقریر وتحریر اور تحقیق سے یہ بات واضح اور ظاہر ہموگئی کہ ابن تیمیہ کے پیے اس دریٹ پاک ہیں کوئی وجہ
استدلال موجر دنییں ہے اور نہ ہی یہ اس کے زعم فاصد کی دلیل ہے خلاہ اس سے کٹرن زیارت پر آبادہ کرنے والا معنی مراد ہواوراس سے سی می وقت اس مے نے ماس وقت اس سے منعی مراد ہواوراس سے کہ اس وقت اس سے منعی نیارت پراست مرال کی کیا وجہ ہوسکتی ہے نیواہ اس میں زیارت سے نہی مراد ہو کہ وہ ایک حالت مخصوصہ کے مساقط مقید ہرگی جس کا مفا دو مدلول یہ ہوگا کہ اس حالت مخصوصہ سے قطع نظر منوع وحلم نہیں ہے اور حبب دو مری صورتوں میں منوعیت نے ہوئی آولا محالہ اس کی طلب اور مشروعیت نابت برجائے گی کیونکہ اس کے معنی ساحات مورتوں میں منوعیت نے گا نوکوئی قائل نہیں ہے را بکھروہ اعظم متجات سے ہوئے یا وا جبات سے اور ابن تیمییہ وعنیرہ سے میں سے ہوئے کا فوکوئی قائل نہیں ہے را بکھروہ اعظم متجات سے ہوئے یا وا جبات سے اور ابن تیمییہ وعنیرہ سے مردی سے مورات سے)

لبدازاں علامہ ابن مجررتے اللے تعالی نے اس من میں اپنی کتاب سرالد المنفرونی الصلاۃ علی صاحب المقام المحود) صلی الله علیہ ولم کی عبارت نقل کی حبس کا ایک عصر ہے۔ لاکٹی عکو ایڈیا کے تیبوٹ عیبی الینی ازروٹے احتماع کے حبس طرح کر عبید کے مرتعہ پر ہرتا ہے۔ اور ہیرو ونصاری کا طریقہ بہتھا کہ وہ بلنے انبیار علیہ مالسلام کی تبور کی زیارت کے بلندا آئے عنزت سلی اور علیہ وسلم نے زیارت کے بلندا آئے عنزت سلی اور علیہ وسلم نے اپنی امت کواس تسم کے احتماع سے منع فرما یا۔ اور یا اس سے مقصوبہ یہ ہے کہ زیارت میں قدر مامور براور جائز صورت سے تماوز مذکریں اور علما داعلام کی نقل سے تماوز مذکریں اور قعظیم قبر ہیں مبالغہ مذکریں۔ (اور بہتا ویل اس سے صفوری ہے) کہ انجہ اسلام اور علما داعلام کی نقل

النافر بزنا جائے گا۔

فائل كا در علما داعلام كى برعبارت اس امركى دليل سب كمنتورد قربات اور طاعات كاارا ده نيب زيارت کے افلاص میں مضراور نقصال دونیس ہے۔ اوراس برسید می بنید رکی ہے۔

استطاعت بوتے بوئے بارگاہ نوی کی زیارت نزک کرتے بروعید و تہدید

ابن جمرنے اس تفصیل کے بعد بارگا و رسالت بنا وصلی الله علیه وسلم کی زبارت کے منعد د فوائر بیان بیصے اور مہت سى اعاديث اس سلسلم مي وكر فرما كمي جن مي سے لعمل وہ بي جربيلے ورج برجي ميں اور لعمل ان كے علاوہ بيں ان کی تفسیرونٹر تے ہی کی اور بالتبع ووسرے فائر بھی بیان کے جس کوان کا مطالعہ مقصود ہو آئل کی ب کی طرف رجع كرے - بھراكي بفعل منعقد كى حب كا منوان سے استطاعت و لخانت كے بونے برئے زيارت ترك كرنے سے تحذیرا ور زجرو تو بیخ ، اور فرما یا کہ سیاں تھی استطاعت کے یہے وہی بیما نہ اور معیار قائم کیا جائے گا جوعلا، کام نے ج کی استطاعت سے یعے ذکر کیاہے۔ بلذا جراستطاعت و جوب عج کا مرجب و باعث ہے دی استطاعت زمارت روصة المهركي ندبريت اوراستجاب اكبيركا موجب وباعث ب

ذواتے ہیں! اے الی ایمان تمیں رسول کرم علیال ام نے اپنی زیارت کے ترک سے گریز در بہز کرنے کی اتم دا کمل ترعیب دلائی ہے اورانتہائی بینغ اور واضح انداز میں اس کی طرف رمنمائی نرمائی ہے اور تنہارے یا ترک دیارت کے آنات کواس انماز واسلوب میں بیان کیا ہے کہ اگر ذراسا عور وفکر کرو نوٹمیس پانے شعلق تعطی قلع اورسوانیام كا فون الاختى بوجائے گاركيون كو اَپ نے فرايا۔ " مَنْ تَجَ الْبَيْتَ وَكَحْ يَدُرُنِيْ فَفَدَهُ جَفَانِيْ " جَس نے بين اللہ کا چ کیا اور میری زیارت نه کی تراس نے میرے ساتھ جنا کی۔ کتنا واضح اسلوب بیان ہے اورکس قدرخراب انجام ہے الشخص كاجوزيارت مذكركے نبی الانبياد علياب الم كے ساخة جفا كارى سے پېښ آئے۔

جفائی فیفت اور نارکی زیارت کے یا وعیان کابیان

جور د جفا کی حقیقت کیا ہے۔ برواحسان کا ترک مصلہ رحمی اور حقوق کی ا دائیگی میں تقصیر یا طبیعت کی مختی اور سنگ دلی اور جودو سے دوری اور اس کی تا کید سر کار ا برقرار علیال مام کے اس ارتشاد سے بھی برتی ہے جس میں آپ نے اس تخص كومينا كار قرار ديا جراب كانام مبارك سن مكر آب بر در در وسلام نريسيد قراره سے ميم مند سے القر موى ب كراً تخضرت صلى السُّعليم ولم في من الجَفَاءِ أَنْ الْحَفَاءِ أَنْ الْحَقَاءِ أَنْ الْحَقَاءِ أَنْ الْحَقَاءِ أَنْ الْحَلَّى عَنْ الْحَقَاءِ أَنْ الْحَقَاءِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْحَقَاءِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللّ سے یہ بھی معلوم ہوجائے گا کہ قدرت واستطاعت کے با وجدوزیارت کا ترک کرنا اور آب کا نام مبارک من کردرودو

كازك كرناجيب جفاد كارى مونے ميں بلابرين تواس وقت خوف وا فرايشہ يہدے كہ تا رك ورو دوسلام كے عن می جوعقوبات و دعیدات اور قبائح و فطائح نابت بین اسی طرح ارکی زیارت کے حق میں بھی نابت ہوں۔

علامه ابن محرف ال سے ابد ذکر بنوی کی صورت میں ورودوسام نرک کرنے پر ندمت و وعید رہت احادیث ذكي اورة خري بطور تنيج فرماياكه ان احاديث مصعلوم بهواكه جرشخص نبي أكرم صلى الشرعليه وسلم كانام مبارك مسسن كر دروروك الم مذبيعي وه اوصات تبيحة شنيعه كسان منتصف بوگا شلًا شقى برنے، عباراً لود ناك والا برنے، دخول ناركا متى، الترتعانی اوراس سے رسول صلی الله علیه و مم سے بعید مونے اور نبی اکرم صلی السم علیہ و مم اور جبر کیل ایمن علیالسلام كى طرف سے دعا دہلاكت كامتحق مونے اوران عقوبات سے علاو درجمت سے دورى، راہ جنت سے بھلكنے، ادراتم و ا کمل بخل سے موصوف ہونے ، ملعون اور سے دین مونے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ دسم سے ویدار سے محروم ہونے کے ساتھ موصوف ومتصف موكا.

اورصب يه ناب برج كاب كة ارك زيارت ، نارك درو دوسلام كاطرح جفاء كامزنكب سے بشرطيكماس مي زیارت کی قدرت مواور جواوصاف نتیج نسنیعر نبی اکرم می المع طبیرو عم کا نام مبارک من کردرود نه بیسیخ والے کے حق مِنْ ابت مِي منظرہ ہے کہ ابنى كى ما نىند تا ركب زيارت سے يہے بھی ٹابٹ ہوں للنداس کے عن ميں بھی تعفی، ذيبل وحقير وخول نار کے تین ، اسٹرنعا الی اوراس سے رسول مقبول صلی اسٹر علیہ و لم سے دور ہونے ، نبی کریم علیال ام اور جبر کیل امین طیالسلام کی طرف سے دعا رہلاکت کا نشانہ بنتے، رحمت خداو ندی سے دوری بخیلی، ملعونیت سے دینی اور دیدار مسلفوی سے محروی جیسے ارصاف تنبیجہ سے ساتھ موصوف وتنصف مہو۔ ان وعیدات کواچھی طرح یا وگر سے اور بروتت ان كوذ من مين حاضر ركه راوران توكول كوجى بتلاجو تدرست سمع با وجرو بني الا نبيا دعليالسام كى زيارت مين مستی اورتهاون سے کام کیتے ہیں عین مکن ہے کہان وعیدات کوس لبناان سے بیسے ان تبائے سے دوری کا موجب وباعث بن جامے (المرتفائی کی طوف رج ع کا سبب بن جائے) اور نبی اکرم صلی الله علیہ و کم سے ساتھ جفاء کو ترک كرنے كا ذرابعير بن جائے ہوان سے وسيلہ بي اور سارى مخلوق سے وسيلہ بيں۔

فررت کے باوجود زبارت ترک کرنے کی تورت کا بیان

ملام موصون فرائتے ہیں کہم نے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جنوں نے قدرت واستطاعیت کے با وجود روسندا فدسس کی زیارت کوترک کر دیا توال ترا الل نے ان پر برسورتی اور روسیا ہی کومسلط فرما و یا جو شخف کوان سے چموں میں نما باب طور پر نظر آئی تھی۔ اوران کوفلاح وجز کے کاموں سے السی کا ملی اور سنتی ور پیش ہوئی کہ ان سے الطرتعالي ك عباوت ولهاعت ره كئي اورجيغيرونيا كي تحصيل ميں ہي مصروت وشغول مهدكرره سكنے اوراسي عالت ميں دنيا

می بھی ایک بری شال اور مرانمونہ بن جائے کیونکہ رصت صبم صلی النّدیملیہ و لم الیباسلوک صرف اسیُخص کے سے اقعہ ہ فراتے ہیں جس کی اصلاح آپ بالکل ناامید ہم چکے ہول اوراس کی فلاح وخیر سے محرومی کا آپ کولیتین کا مل ہوچیکا ہو مکہ آپ کا یہ اقدام السُّخص کے انجام براور رہے خاتمہ کی بین اور واضح دلیل ہے۔

لهذا لے مازم برینہ تیرسے بیلے موزوں ترین طریقہ بیرسے کہ اسباب سفر ترتیب میٹے سے قبل اوراس مقدس و مبارک عزم وارا دہ کوعلی جا مربینا نے سے پیلے خلوص دل سے ساتھ سچی تو برکر سے جوتمام شرائط پرشتل ہواور تیرسے ذوب و انام کو مٹانے والی ہواور تیجے سے دانی ہوا کے مالی مالی مالی مرب کو یہ دولت نصیب و مالی خالمین و الله مالی مرب کو یہ دولت نصیب و مالی مرب کا بارگاہ افترس میں قبولیت سے قابل بنانے والی ہو۔ انگر تعالی مرب کو یہ دولت نصیب و مالی مرب کے میں دولت نصیب و مالی مرب کو یہ دولت نصیب و مالی مرب کے درب کا مرب کا مرب کو میں دولت نصیب کو میں دولت کو میں دولت کے دولت ک

ج کرنا زبارت نبوی کے بے شرطنیس سے

کے کیونکر اس خص نے کمبر کو تراہمیت دی گراس کویہ کو کعبہ و قبلہ بنا نے والی ذات اقدیں کی پروا نرکی اور جس نے کیسے کا داستہ تبالا یا بلکہ خط کا داستہ تبالا یا اس کی زیارت کوئیس لیشت والا۔ اور کوئیہ ملکہ التارق الی سے تمام قبلوں سے امام اور مرسلین فی دوحانیین سے امام سے منے موثولا اور لینے دنیوی واخروی وسے بیلہ سے منہ موٹوا لہذا بہ سسنگدلی کی انتہاد ہے رئیز کوئی شکن شخص اگر زیارت سے ماصر نہیں ہوتا توجن کی ورگاہ اقد س میں ہزاروں فرشتے صبح سے شام اور شام سے منج مک حاصری دستے ہیں انہیں اس کے زیارت سے منہ کوئے سے کیا تھا تھا کہ اور شام سے منج مک حاصری دستے ہیں انہیں اس کے زیارت سے میں کوئے سے کیا تھا تھا کہ اور شام سے منہ موٹوا افراد کرنے سے بیان نہیں اس کے زیارت سے میں کوئے ہیں تواس صورت ہیں سنگ دی جی زیا وہ نمایاں ہو جائیگی کہ محبوب خلا توامت سے بیے میوں کی طرح مشام ہوں گرامتی مجمع جنا بن کر میرانٹرف خفرلہ)

سے جل بلسے اور مبت سے نوگوں ہرو دمرول سمے داجیب الادار حقوق اس قدر غالب آ گئے کہ انہیں جبرًّا وقبرًّا زیارت سے ردک دیاگیا ۔

رسول کریم علیالسلام کالعض ظالم زائر بن کو مربینه منوره بس داخل ہوتے سے روک دینا

بہت سے ظلم پینٹہ لوگوں کے ساتھ بیدا قعہ بھی پیش آپاکہ اس نے زبارت کے بیلے اسباب موز ترتیب دیے اور مغربی شروع کردیا۔ گرجب میں ہونے کی ساکنہ الصلواۃ والسلام کے قریب بہنج گیا اور اس کی عمارات و بنیرہ آفے کہ آنے مگیں توجم و شرلیبنہ اور روضہ منیف سے بیغی ساکنہ الصلواۃ والسلام کے قریب بہنج گیا اور اس شخص کا نام سے کہ پہنچ اور اور مند منیف سے بیغی ہوئے پہنچ اندال بن فلال کر صوب ہوجہ جب اس کی نشانہ ہی کہ تو اسنوں نے فرایا ہم رسول خدا علیہ التی تہ والمنار سے بیعیج ہوئے ہیں۔ ایک کا حکم ہے کہ تومیر سے بیس نہیں اسکنار خیا بخہ وہ شخص و ہیں بیٹھ کر رونے مگ گیا۔ دومر سے لوگ حاصر ہو کہ افرار نبوی سے سینول اور ولول کو منور کے ہوئے والیس ہوئے تو وہ بھی مجمع خیب وخصان اور مرا پا ذلت و رسوائی بن افرار نبوی سے سینول اور ولول کو منور سے ہوئے والیس ہوئے تو وہ بھی مجمع خیب والا تھار تنگ ولی اور عار کا شکار ان کے ساتھ لوسط گیار جب کہ وہ مبت زیادہ ندامت وافسوس کا اظہار کرنے والا تھار تنگ ولی اور عار کا شکار تھا اور فلمت وروسیا ہی ہیں مبتلا۔

لے نامُراسے نے کہ تواس حبیب کریم کی بارگاہ اقد س میں حاصری وسے جب کہ تولینے بُرسے کر دار، براعال الا فاحق پرای طرح قائم ہوتاکہ کمیں تیرے ساتھ بھی اسس طرح کا واقعہ پیش ندا کے ادر تو توگوں سے یہے دنیا بلکہ اخرت تخنی بائے۔ اور مقام قرب میں ممرازی اورم ما زی خشی جلمے۔

میں نے اکثر عوام کو دکھے ہے کہ جب جے کر سے لوٹمیں اور بارگا و نبوی میں حاضری نہ دسے سمیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا جے کمی طور پرا داندیں ہوا بکہ بہت بڑا لفص لائن ہمرگیا ہے اور برت بڑی خاری حالا ہوئی ہوئی ہے اور ان سے طبا کے ہم مستکم اور را سخ ہوئی ہے اہذا وہ بہت زیادت نبوی اہل اسلام سے ولوں میں گھر سے ہوئے ہے اور ان سے طبا کے ہم مستکم اور را سخ ہر بی ہے اہذا وہ بہت زیادہ کر ایست کر کے سعادت مندی حاصل کرتے ہمی اور اس سعادت سے حصول سے یہ ابنی اور اس سعادت سے حصول سے یہ ابنی اور گھر بار ۔ مال و متاع اور لینے اور مولیت یوں سے اسباب معیشت کو قربان کرنامعمولی قربانی بی ابنا الیسے مقرس بذبات رکھنے والے ابل ایمان سے بیان اور پر بروی وشہری کو محیط ہے یہی امید ہے کہ دان کی ذیا دیمی اور بر جروی وشہری کو محیط ہے دین امید واس سے کہ درب عباد کی مام اور لیلفت تام سے جو ہم خاص دعام کوشائل اور ہر بروی وشہری کو محیط ہے رہی امید واس سے کہ درب عباد کی بارگاہ ہے ابنی منابعہ نام سے جو ہم خاص دعام کوشائل اور ہر بروی وشہری کو محیط ہے رہی امید واس سے کہ درب عباد کی بارگاہ ہے ابنی منابعہ نام سے جو ہم خاص دعام کوشائل صالحہ کی توفیق خیر فیق سے بہرہ ور فربا سے اور سالف خلطیوں اور لفزیق انہیں منابعہ نام سے منزہ فرائے اور اعال صالحہ کی توفیق خیر فیق سے بہرہ ور فربا سے اور سالف خلطیوں اور لفزیق بی تھتے۔

برادم والیسیں النوب با نے اور حریت و دکار مناب کی آئی توفیق خیر فیق بی تھتے۔

التٰدتعالی ہیں تھی یہ معادت نفییب فرائے اور کا میاب ترین ساعی اورافضل ترین مسامک کی توفیق دسے وہ سب
کریں سے کریم ترہے اور میب رضیوں سے رحیم ترہے۔ یہ تھی مختصر تفتر یہ جو علامہ ابن مجر کمی شافعی کی کتا یہ البحو ہم
المنظم فی زیارۃ القبر البنوی المکرم "صلی النّدعلیہ و م صلے کی ہے جو تفاصیل طاحظہ کرنا چاہے اصل کتا ہے کی طوف رجوع
کرسے۔

مسلك الامام العلامه ابوعبدالله محدين محد العيدري المشهوريابن الحاج المالكي

علامه ابن حجر کی تحقیق ملاحظه فرما نے سے بعداب ابن تیبیہ سے معاصرا در اس براس کی برعات میں رو و قدح کرنے والے امام ابوعبداللی رابن الحاج ما مکی کی تحقیق ملاحظه فرما میں ابنوں نے اپنی شرو افاق کتاب والمدخل "میں زیارت جوربر بوٹ کرتے ہوئے فرمایا :ر

اگروہ میت جب کی زیارت مقصود ہے مقرب اور تقبول بارگاہ ضراد ندی ہے اوراس سے نبین و برکت کی امید کی جا تھا ہے تواب اس کے ساتھ جناب باری ہیں توسل کی جائے اوراکس طرح ایسے مقبولان بارگاہ سے جناب رسالت ماب علیالصلاۃ ہیں تھی توسل کیا جائے بکہ بارگاہ خداد مدی میں توسل کی ابتدار جدیب کریم علیالسلام ہے کی جائے کیونکھ اس معاملہ میں آپ ہی اصل ہیں اور عمدہ کرسیاد اور توسل واست منا اثر کومشروع فرار دینے والے ۔ لہذا آپ کیونکھ اس معاملہ میں آپ ہی اصل ہیں اور عمدہ کرسیاد اور توسل واست منا اثر کومشروع فرار دینے والے ۔ لہذا آپ

عبی فےمیری زیارت نہیں کا اس نے میرے ساتھ جفاکی ہے۔

یسے بارگاہ نبوی کی زیارت کرنا اور بعد ازاں عج اوا کرناسنت ہے

جب اسس حدیث پاک کامعنی دمفہوم واضح ہوگیا تواب ہے وہم اورسٹ بہ بھی دور ہرجا کے گا کہ جس شخص نے پہلے مدینہ مندرہ ہیں حاضری دی دبیدازاں کچ کیا اور دوبارہ نیارت سے بیسے حاضر نہ ہوا تو وہ بھی جفا کا مرکب ہوگیا دکیو بحہ یرومیید نقط ترک زیارت کی صورت ہیں ہے خواہ سے پسلے ہویا زیارت پسلے اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ ہاں ہرحا ہی سے پیٹے سنون ہیں ہے خواہ مکی ہو یا منیر مکی کہ جب جے سے نارغ ہوتو بارگاہ نبوی ہیں حاضری دسے اوراس وقت اس کے لیے زیارت روصنہ اطہر میں تاکہ موجاتی ہے ۔

"محرارج كي صورت بن محرار زبارت افضل

افضل واعلی طرایتہ سی ہے کہ جیخف باربار جج کرسے وہ ہر بار جج سے بعد مدینیہ منورہ میں رحمت دو عالم صلی الٹکر علیہ وسلم کی بارگاہ والا جاہ میں بھی حاضری وسے ہاں اگر دوبارہ حاضری نہیں دیتا توجفا کاری کامریکرب نہیں قرار پاسے گا۔

ج كے ساتھ آغاز وا تبار افضل ہے بازبارت روضًا قدس كے ساتھ

علماء کام کاباہم انتلات ہے کہ چوفض جے اور زبارت دونوں کاارادہ رکھتا ہواس کے بیسے انفنل دہنتر طریقہ کولتا ہ

بعض کے نزویک مرینہ شرلفیہ میں حاضری پسلے دینا مبتر ہے۔ اوراکٹر حضرات عج کے ساتھ ابتدار کوافقل فر ار دیتے ہیں۔

علامہ ابن مجرفز استے ہیں میار مختار مسلک یہ ہے کہ اگر دفت ہیں دسمیت ہے کہ زبارت کے بعد مجے اوا کرسکتا ہے تو پیراو نی والنسب ہیں ہے کہ پیلے بارگاہ عالم پنا ہستی اولٹر علیہ سلم میں حاصری ہے تاکہ بہ قربت عظیمہ حامداز حامد موجائے کے دکیو کر جے تو لینے وقت پر ہمی مہرگار اسس میں مباورت کا امکان ہمی نہیں ہے) اور ہرسکتا ہے کہ مجے سے فراغت پر اس کو کوئی الیساما نع بیش آئجائے جو مدینہ منورہ حاصری سے روک ہے۔

نیزر حمۃ العالمین کی بارگاہ عرش اسٹیاں میں حاضری جج کی تبولیت اوراس سے کما حقہ اداکرنے اورا کمل ترین دجرہ آلقان وسداد کے ساتھا اس فراجنہ کو مرانجام دینے کا کوسیلہ بن جائے گی اور کتنا ہی عظیم ہے یہ وسیلہ۔ جو شخص اسس بارگاہ بلندمقام و بالاشان کی بناہ سے وہ ہر حال اسس کاحق وارسے کہ اس کو تاج تبولیت سے سر فرازی

الہری جات میں جاری ہوتے تھے ۔ایسے ہی وصال وانتقال کے بعد بھی جاری رہتے ہیں اور معالجین کے قبور کے بور کے بات م کے پاکس دعاکرنا اور ان کی شفاعت عاصل کرنا ہمارے محققین اثمہ دین کے نزویک صحیح ہے اور ان کامعمول ریاہے۔

مديث شدرمال كابواب

ہمارے اس دعوی پرکٹس کوکوئی حاجبت در پیش ہو وہ اہل الٹرکے قبور بیما فتری وے اور ان کے ساتھ بارگاه خلادندى مى توسل كرس، سرورانبيار عليه الصلواة والسلام كاس فرمان سے اعراض كي جاسكتا، لينى لاتَكَدُّ الدِّحَالُ إِلَّا لِتُلَا ثَةِ مَسَاجِمَ الْمُسَجِّدِ الْحَمَامِ، وَمَسْجِدِي قُ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَلَى حَبِس مِن مغرکا جوازمرف مین ساجد سے ساتھ فاص کر دیا گیا ہے اورکسی دوسری مجکہ سفر کرے جانے کی گنجائش نہیں جواری کئی۔ کیونکہ امام جلیل الوحا مرغزالی نے اپنی ک پ احیار العلوم میں اُداب سفر سے خن میں فرمایا قسم نا ٹی سفر کا یہ ہے کہ عادت کے یا سفرکرے شکا ع کے یہے یا جمادتی سبیل اللدے یہ اورائل قسم میں تبور الانبیا رتبور صحابہ کمرام و تالبین اور دنگر علما دواولیا در کام سے قبور کی زیارت سے بیاے کیا جانے والاسفر بھی داخل ہے۔ اور مرو ہ تحف کرجس سے شاہدہ سے مالیت جیات میں برکت ماصل کی جاتی ہواس کے وصال کے بعد بھی اس کی زیارت سے برکت ماصل کی بانکتی ہے۔ ادراس نیک مقصد کے بیلے ان مقابر کی طرف نثور مال بعنی دور دراز سے موادیوں پر مفرکر کے جانا جائز ہے اور مديث رسول عليالسلام لاتشدار حال الالثلاثة مساجدا لمسجدالوام وسجدى والمسجدالاتصلى اسس سعاق نهين بع کرنگروہ تھم صرت ساجد سے بیسے ان تمین سے علاوہ باتی سب مساجد متماتل ہیں ان میں باہم تفاوت نہیں ہے لہذا دور دراز سے مفری صعوبت بروا شت کرے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انبیا درام علیہ مالسام اور اولیارہ علمار کے مزارات کی زیارت اصلی فضیلت اور موجب اجرو تواب مونے میں سابر میں واگر جید عندالتر ان کے درجات ومراتب سے محاظ سے زیارت میں مجی نصیات اور اجرو تواب سے محاظ سے مبت طاتفا وت مبعدوا لتداعمر

نے علامہ عبری نے ابن ابی زبد کے رسالہ کی شرح میں فرایا ہے مسجد حرام کی طون اور کو پٹر لیف کی طوف پیدل سطنے کی نفر ماننے کی اس شریعیت میں موجر دہسے اور وہ ہسے جج اور عمرہ اسی طرح بارگاہ رسالت پناہ کی طرف پیدل جانک بنر ماننا بھی شرگا تابت ہے کیونکہ آپ کعبہ سے بھی افضل ہمیں اور بہت المقدس سے بھی (بلکر بہت المعمود میں اور بارگاہ نبوی میں جج اور عمرہ نہیں اور عرض انتظم سے بھی) کا صرح یہ عنہ واحد تین العلم ، بان البنت مدینہ طیبہ اور بارگاہ نبوی میں جج اور عمرہ نہیں اور عرض ا

مے ساتھ اور تا قبام قبامت آپ سمے حلقۂ الهاعت وا تباع بیں داخل ہونے والے کامل مطیعین اور تتبعین سے توسل کیا جائے۔

اہم بخاری نے صفرت انس دضی الٹر عنہ سے دوایت نقل کی ہے کہ صفرت عمر بن الخطاب دضی الٹر عنہ کا طریقہ مبارکہ بیہ تھا کہ جب نحط سالی ہوتی توصفرت عباس بن عبد المطلب دضی الٹر عنہ سے نوسل سے با دان دحمت کے یہے دعافزہ سے اور الٹر تعالیٰ کی جنا ہے والا میں عرض کرنے ۔ اُلله ہُدّ وَ اُنا کُنٹا مُنٹو سَکُ اِکٹین مُنٹو سَکُ اِکٹین مَنٹو سَکُ اِکٹی مُنٹو سَکُ اِکٹی مُنٹو سَکُ اِکٹی مُنٹو سَکُ اللہ کے بیا تھے توسل کیا کرتے تھے اور ایس میں بارگاہ میں تیر سے بنی کریم علیا لسل سے ساتھ توسل کیا کرتے تھے اور تو ہمیں باران رحمت عطافزہ اور اب ہم تیر سے بنی معظم صلی الٹر علمیہ وسل مے جا جان کے ساتھ توسل کراہے ہیں لہذا ہمیں باران رحمت عطافزہ اور اب ہم تیر سے بنی معظم صلی الٹر علمیہ وسل مے جا جان کے ساتھ توسل کراہے ہیں الذا ہمیں باران رحمت عطافزہ اور اب ہم تیر سے نوازا جاتا ۔

ا بن الحاج فراتے ہیں کہ زائر اہل مقابرصالحیین اوراولیا رکا ملین سے قصنا رحوا کیج اور مغفرت و نوب میں توسل کرے پھر لینے یہ پانے والدین ومٹنائخ کے یہ، جلہ نولیش و آفاری اور ال قبور ۔ تمام اہل اسلام زندہ اور فوت شرہ کے پیے اور قیامت تک پیلم سے والی ان کی ذریات ادر آل واولاد کے یہے دعا ہمغفرت کرسے حوقر بب موجود ہوں ا درجود ور بول ان سب مجائیوں کو اسس موقعہ برصرور یا و رسکھے۔الٹر تعالیٰ کی جناب میں ان اہلِ قبورسے پاس و عاکرتے بوت مجزوانكساركا مظاہرہ كرسے ۔اوران كے ساتھ كبڑت توسل كرسے كيونكم اللہ تبارك وتعالى نے ان كوسارى فعلوق سے ترب منزلت اور رنعت درجات سے بعے منتخب فرما لیا ہے۔ اور ان کوخصوصی منٹرف وکرامت سے نواز اسے عبی طرح ان سے سیاتھ خوتی خدا کر دنیامیں تفع مہنچایا، آخرت میں تھی ان سے ساتھ تفع بینچا کے گا بلکہ دنیا کی نسبت بہت زیادہ۔ حسخص کو کوئی مشکل در پیش موا در کسی حاجبت کا پیدا کانا مقصود بدوه ان کی بارگاه بی حاصری دے۔ اوران ساتھ نوسل کرسے کیونکہ سی محبوبان خدا اللہ تفائی اور مخلوق کے درمیان واسطہ دوسے بلہ ہیں رشر لیست عظہرہ میں سام متقررو ابت ہے اوراللرتعالی کان کے ساتھ اعتباراوران کی عرب دخطمت کا پاس دلحاظ ہرایک کومعلوم ہے يقوال بارگاه ناز كے ساتھ توسل واستىغا تە كېزىت الى اسلام بى را ئىج ہے اورشور ومعرون ہے۔ اور مېستىر سے علمار واكام یے بعدد سیرے تنقد مین سے سے کرنا خرین تک اور مشرق سے سے کرمغرب تک اہل التد کے تبور کی زیارے کرکے نیوٹن وبرکات حاصل کرتے رہے ہیں اوران سے آثار برکات حسّا ومعنی یا تے رہے ہیں۔ فرمانے ہیں کہ المم البرعبدالشرين النغمان في ايني كتاب «سفينة النجاكاصل الالتجاء في كرامات أبشخ ابي النجاء " مي توسل واستغاثه اورصول بركات يركبث كرتے ہو كے فرمايار

ارباب بھیرت اوراصحاب اعتبار سے نزدیک بیرامتحقق ومتقرب کہ تبورصالحین کی زیارت ان سے برکت عاصل کرنے سے بیسے اور عبرت ونصیحت سے بیسے محبوب ومرعزب امرہے کیونکہ صالحین سے نیرین وبرکات جیے

اول یہ کہ اس می علی خیرعا مل سے یہ جنت سے با غات میں سے ایک باغ کے حصول کا ذرابعہ بن جانے گا۔ دوراب سے کر برلقعد مبارکہ بروز تیامت بغنہا جنت کی طرن مسقل کردیا جائے گا اور صیح قول ہی ہے۔ علامه ابن الحاج فراتے ہیں کہم مھر اپنے اصل موضوع لعنی زبارت تبور کے آ داب کی طرف نوطتے ہیں اور جو تجھ م نے ذکر کیا ہے یہ تر تھااوب اور طریقیہ اولیا دکرام اورعلما را علام اور ارباب سر کان و نیرمن عسرات کی زیارت کا۔ هين انبيارور سيبطيهم الصلاة والتسليم كي جناب رفيع اور بارگا وغطيم من عاصري كا دب وطرايقه بيه سے كه زائران كى بارگاہ یں حاضری وسے خواہ دور دراز مقامات سے بی کیوں نزان کی ماضری کا عزم مارادہ سے کرما صربونا بالے۔۔ جيان كى بارگاه والا جاهي بيني جائے توانتهائى عجزوانكساراورمسكينى وفقر، حاجبت مندى واضطرار، خضوع وخشوع الدحسنورتكب والتحصار فاطرك ساتحدان كى طرف متوجر موراورسركى أنكدست نبيس بلكه دل اوربعبيرت كى نُكاه سي ان کا مشاہرہ کرنے کی کوششش کرسے کیونکران کے اجسا دمبارکہ نہ بوسیدہ ہوتے ہیں اور نہ ہی ان ہیں تغیرو تبدل برائے اللہ اللہ تعالی کی حدوثنا بجالا مے حی کاوہ ابل ہے۔ بعدازاں ان انبیاء ومسین علیہم السلام پرورودوسلام فیصحے اوران کے اصحاب سے حق میں اللہ تعالیٰ سے رصار وکرم کی دعاکرے اور نا قیام تیا میت ان کی احس طریقتہ پر الباع كرف دالول كے يعد بعدازاں ان محماتھ الله تعالیٰ كى جناب میں پانے قضار حوالج اور حل مشكلات ميں توسل كرمے ران كے ماتھ استغا نہ كرسے اور اپنے حاجات ان سے طلب كرے (كران كومظهرون الهي سمعتے بھر ہے) الران کی برکت سے ا جابت دعا اور قصار صاحبت کا لقین رکھے۔ اور پوری طرح اسس معاملہ میں حسن طن سے کام کے کونکرده الله تعالی کاکشاده در دازه بین راور الله تعالی کی سنت اسس طرح جاری ہے که بندوں کے حوالج انہیں

صاحب مرض امام ابن الحاج اسس کلام کونفل کرے فرماتے ہیں رجوکچیدا مام ابوعبداللّٰہ بن النعمان مے فرایا وہ بالکائ وضجے اور واجیب انتسلیم ہے۔ اس ہیں ٹسک وار تبا ہے صرف مشرک کو ہوسکتاہے یا اللّٰہ تعالیٰ اوراس سے رسول مقبول علیہ السلام کے ساتھ لغیض وعنا در کھنے والے کو۔

ابن هبیرہ نے اپنی کتاب از آلفاق الائمہ ہمیں قرکیاہے کہ امام مالک، امام ابو صنیفہ، امام نشا فتی اورامام احدین عبل رحم اللہ تعالیٰ اس امریشفق ہیں کہ نبی اکرم میں اللہ علیہ در لم کی زیارت مستحب سے راورا مام عبدالحق نے تہذیب المالہ میں ابوعران فاسی سے نقل فرما یا کہ آپ کی زیارت واحب ہے ربینی حب طرح سن موکدہ کا وجوب ہے۔
امام ابوع بدالتہ صاحب مرحل فرماتے ہیں ان حضالت سے اقوال کا حاصل یہ ہے کہ دوصفہ اطہراور گذیر خفا کی زیادت فی نفسہ قربت مطلوبہ ہے اور الے بیان حضالت سے اور الے بیائے قربت ہونے قربت ہونے میں کسی و وسرسے امری طرف قطعا کوئی احتیاج نہیں ہے المنا معدوارادہ اور شدر حال میں صرف اور صرف اس کو ملحوظ رکھتا چا ہیں ۔ اور جو تعنی مدینہ منورہ کا عزم سفر کرسے اور میں نبادت سے ہے اور اعلیٰ قربات سے اور اعلیٰ قربات سے معام میں کا معام سے عازم سفر کے یہے صدر امارک رائے کریم و اسے اللہ ہمیں میں بینے فضل و کوم سے اس نفسیلت الد معام کروم من فرما۔

مبارک ہے ایسے عازم سفر کے یہے صدر امارک رائے کریم و اسے اللہ ہمیں میں بینے فضل و کوم سے اس نفسیلت الد خورسے اسے میں میں خورم من فرما۔

ہرجیز کا نثرف ونقل بارگاہ بوت کی طرف انتساب کی دھے ہے

114

سے ہاتھوں اوران سے دبیدہ سے پورسے فرمانا ہے۔ اور چخف ان کی بارگاہ اندسس ہیں حاضر ہونے سے قاصر ہموہ ان کی طرف جانے والوں سے سام پیش کرے داور بیمبی دہر ان کی طرف جانے والوں سے سلام پیش کرے داور بیمبی دہر قویییں سے سلام شوق قاصد روح وقلب سے ہاتھ بیمج وسے اور بینے حاجات وضروریات کا ذکر کرہے ، علی الحقوق منفذت ذنوب اور شربیوب وغیرہ کا کیونکہ وہ سا دات کرام ہیں اور اہل کرم لینے ساکل کوخالی نیمیں لوٹا سے اور خال سے تو دوکرم پر نظر رکھ کرا بنی بارگاہ کا قصد کرنے والوں کو محروم التفات نہیں کرتے والوں کو محروم التفات سے محروم دم دستھے ہیں۔

یہ تربے کام بالعموم انبیا دکرام اور سل عظام کی بارگاہ والانشان کی حاضری میں رہا سے بدالا نبیاد والمرسین کی بارگاہ
رفعت جاہ اور آستان عرش انشان کی حاضری کا اوپ وطرابیتہ تو جو کچھ انبیاد و مرسین عیبم الصلاۃ والتسلیم کی حاضری
میں آواب بیان کے بی ان سے کئی گذا زیادہ عجز وانکسار اور سکنت وانتقار کا مطاہرہ کرسے کیونکہ آب وہ شیع اور
مقبول ایشفاعت ہیں کہ خاہب کی شفاعت روکی جاتی ہے اور نہ آپ سے تصدوارا وہ پر گھرسے چلنے والان کام تمنا
دہتا ہے اور نہ وہ جوان کی چوکھ مطر پر جبین نیاز جھکا وے ۔ اور ان سے در پر لیستر جما وے ۔ اور مذہ بھی وہ شخص جم
ان سے استعانت کرے یا استعنا نہ کیونکہ وہ محبوب علیالصلوۃ والسلام ہی دائرہ کمال سے قطب اور عروسس

نشب تعراج سرور کونین عبیار سلام نے جو آیت کبری دیجی دہ دراصل اپنی ہی صورت نفی

الله تبارك وتعالى كلام مجيد مي ارشاد فرما ما سعد و كفَّت رَاقًى مِنْ آيَاتِ دَبِّهِ الكُبْرِي بني اكرم كالسّرولم

له اقرل بعینه سی الفاظ علامه اجر تسطلانی نے مواہب لدنیه میں ذکر فرمائے ہیں۔ طاحظہ ہو مواہب مع الزرقا فی صف^{یم} ج ۸۔ نیزائی حبارت میں صرف زائر کامشاہرہ احوال اورمعرفت نیت وعینرہ فرکر نمیں گئی تسکین پوری امت کامشاہرہ اورمان کے احوال سے باخیر برنا خرکورہے جس سے آپ کے حاصل اورمان کے اعتبیدہ کا ہروواضے ہے اور مینی منی حضرت شنا ہ عبدالعزیر تقدمس مروف نے قول باری تعالیٰ دَیکوئی الدّسوّن کے کینے کو تشریف کا ہروواضے ہے ۔ فراتے ہیں۔ و با شدرسول منتما برشما گواہ زمبراکدا وسطع است بنور برت مبررتبہ ہرمقدین برین عزہ کہ درکام ورجہ وروین من درسبیرہ و حجا بیکیہ براں از ترقی محبوب ماندہ کو کرام است ہیں او فی شام سرگ بان خرارادا عال نیک و برشمارا وا خلاص و نفاتی شمارا ملاحظہ ہور تفسیر عزیزی حلداول ص۳ ۵ اور یہ معنی حزت عبدالعلم بن مبارک نے صفرت مدید من مسیب سے نقل کیا ہے۔

نے اپنے رب تعالیٰ کی بہت بڑی آیات ہی سے بعض آیات دکھیں رہمارے علمادکام فواتے ہیں کہ وہ آیت کبری جو آپ نے دکھی وہ دراصل آپ کی ہی صورت مقی آپ نے اس مقام پر لینے آپ کامشا ہرہ کیا تو لینے آپ کو عروسس ملکتہ التگر ایا۔

بنا البخض آپ سے ساتھ مترسل و متعنیث ہوا در آپ سے در دولت سے حوا کج کا طلب گار مہووہ مذرد کیا جائیگا اور مذہبی ناکامی دنام ادی سے دوچار مرگاریبی منتا ہمہ سے اور اسی پر آثار وروایات دلالت کرتے ہیں۔

زائر بارگاه نبوی آپ کو بینے جمله احوال ظاہر و باطن اور عزائم وخواطر برطلع اور جا صرف ناظر سمھے

نارُبارگاہِ حبیب فلاکومل ادب ونیار کا مظاہرہ کرنا جا جیے اور علمارکام نے فرہ یا کہ زائر اپنے متعلق سی سمجھے اور
یعقیدہ رکھے کہ میں حفوراکرم صلی انٹر علیہ وہم کی خدرت اقد سی میں اس طرح حاصر کھڑا ہوں جس طرح کہ حالت حیات
ظاہرہ میں کیو کھڑا ہیں کی حالت موت وجیات میں باہم است سے مشاہدہ اوران سے احوال کی معرفت واطلاع اور نیات
عزائم اور خواطر کے علم واوراک سے لحاظ سے کوئی فرق شیں ہے اور برسب امورا ہی ہواضے اور دوشن ہیں قطعا کوئی
خذا اور جاب سنیں ہے۔ اصل عبارت طاحظہ ہو۔ اور کا فَدْقَ بَیْنَ مَدُیّنہ وَحَیّایتہ اَعْمِیْ فِی مُسَقًا صَلَی اللهُ عَلَیٰ فِی مُسَقًا صَلَی اللهُ عَلَیٰ فِی مُسَقًا صَلَی اللهُ عَلَیٰ اللهُ عَلَیٰ اللهُ عَلَیْ اللهُ وَمَعْدِ وَحَدًا اللهُ عَلَیٰ اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ وَمَعْدِ وَحَدًا اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ اللهُ عَلَیْ اللهُ وَمَعْدِ وَحَدًا اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ الله اللهُ اللهُ عَلَیْ اللهِ وَسَدُّ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهِ اللهِ عَلَیْ اللهُ اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهِ اللهِ عَلَیْ الله الله عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَیْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَیْ اللهُ عَلَیْ اللهُ الله

موان : اگرکوئی شخص یہ کھے کہ یہ صفات تواللہ تھالی کے ساتھ مختق ہیں یرور کونمین علیہ السلام کے یہے انہیں کس طرح نابت کیا جا سکتا ہے۔

المحال الم

یہ ہے کہ پیخص مجی الی ایمان میں سے دارا خرن کی طرف شقل ہوتا ہے وہ بالعموم ندہ الاگوں سے احال کو جاتا ہے و چہ جائیکہ انبیاد در سیبین اور سیدالکل رحمۃ للعالمین صلی الندعلیہ ولم اوران سے علم وادراک میں اسس قدر کبڑت کا یا ہے وارد ہیں کہ جن کا منہی ہی نہیں ہے نواہ ان سے علم وادراک کی صورت ہے ہوکہ اللہ ہا جیاد سے اعال پیش کیے جاتے ہیں الہذا ہوت عوض اعال وہ ان سے احوال سے باخر ہوتے ہیں ۔اور ہوست ہے کہ ان سے علم ومونت کا کوئی دور اذراج یہ ہو یہ اگوری میں معلوم نیاں سے ایک کی دور اذراج یہ ہو یہ اگوری میں معلوم نیاں سے میں ہوئے کی خبر دی کہ لہذا اسس امرکا دقوع واجب ولازم ہے۔ رہی کیعنیت تو وہ جمیس معلوم نیاں ۔افر تعالی ہی اس کو مبتر جاتا ہے۔

روايات من بالم تعارض كاجواب

اور بیلے گزرجیکا ہے کہ اعمال عبا و رہ عباوی بارگاہ میں ہر جمعرات اور سوموار کو پیش ہوتے ہیں اور انبیار کرام علیم السام اوراً بادوا بہات پر جمعہ کے دن وحبس سے لازم آتا ہے کہ مرورا نبیاد علیہ السلام پر بھی جمعہ کے روزا عمال بیش ہول مذکر ہردان میج و دنام رتو اس کا جواب یہ ہے کہ ال میں باہم ہوئی تعارض و سخالفت نبیں ہے ،کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نبی الانبیار علیالسلام پر ہردان عمل بیش ہول اور دیگر انبیار علیم السلام سے ساتھ بھی ہر جمعہ میں بیش ہول ۔

الم م ابن الحاج زائر کے یہ بوقت زیارت سرور و مالم صلی اللہ علیہ و لم کو پانے احوال پر حاصر و ناظرا و رسطلع و باخبر مجد کا پ کی بارگا ہ وا لا میں کھڑا ہونے کا درسس ویہ نے اور ملقین کرنے سے بعد فر استے ہیں کہ بنی اکرم سلی اللہ علمیہ وسلم

ابقید فیرسالف، ذاتی علم وموفرت رمینی ہے جوامت کی ذوات اوران سے افعال دونوں کو محیط اور شافل ہے اور سی بنیا وصنرت سیدین السیب کی دائیے۔ لینی فلز الک ایش معرفیہم سے ظاہر ہے۔ محمار شرف-

اہ علامہ زرقائی شرح مواہب میں اس طرح تعکیتی دیتے ہیں کہ نبی اکتر علیہ و لم براعال امت ہر وز تفصیلاً پیش ہوتے اور جد کواجا لانیمتاز میں انترعلیہ و لم بوض اعال امتہ کل یوم تفصیلا دیوم المجقہ اجالا در تافی علی المواہب ع ۵ میں ۱۳۲۷ اور یہ ظاہر ہے کہ بیاں اجال بمبنی کل میزان اور محبرعی ٹومل ہے لہذا اسمحضرت میں الشہ علیہ و لم تمام انبیا علیہ مالسلام سے تفاصیل اعال پرمطلع مونے سے لحاظ سے مجا متازیں اورامت کی ذوات واشخاص کو میں بالشفصیل جائے سے لحاظ سے۔

نیزیہ می بوسکتا ہے کہ سعید بن المسیب والی روایت میں عرض اعمال سے سرور تحقیقی اللہ علیہ وسلم کا اعمال اور ارباب اعمال کو فرنبردت کے ساتھ دیجھینا مراوم ہوجب کہ طائکہ کسی خاص مسلمت کے تعت مرت جھیسے دن اعمال امست پیش کرتے ہوں جکہ اعمال پیش کیے جانے سے پیلا ور پیچھیا علی در جی لازم نہیں آتی نربنات خود جانب سے پیلا ور پیچھیا علی در جی لازم نہیں آتی نربنات خود جانب سے پیلا ور پیچھیا علی در خی لازم نہیں آتی نربنات خود جانب سے بیٹ کو نفی ہو سکتے ہیں تو منو ذبا لئے ان و و و و و سکے جانب کے نفی ہو سکتے ہیں تو منو ذبا لئے ان و و و و و سکم علیتہ ہے جری ۔

طاوہ اعمال سے لاعلی لازم آئے گی اوسا صحاب اعمال سے کلیتہ ہے جری ۔

ملاوہ ازی احنات سے ذریب وسلک کے مطابق تنعیق علی المشیکی کاسوا نے نفی کومستلزم نہیں ہوتی ترا نبیاد علیہ کم ملام کے قلم میں عبد کا خصوصی وکر اور التٰہ تعالیٰ کے قلم میں دور ان کی تحصیص توسیص باقی ایام میں عرض اعمال یا ان کی معرفت اور علم واوراک سے یعنے فافی نہیں ہے۔ صفرا نتمامل حق القائل ۔

محدا منرب غفرله

صفوداکرم علی اللہ علیہ ولم کا ارتفادگرای اس کے بوت و تھیق سے یہے کانی ہے۔ آپ فراتے ہیں "اکموٹی کی چیز حجاب بنوٹیا اللہ علیہ وکری کے بین کانی کے فررسے دیجھتا ہے اوراس سے فررسے بیلی حرکی چیز حجاب اوراس سے فررسے بیلی المرس اور استر نہیں بن سنی ریہ توہیں بالدنیا سبی المرس اور استر نہیں بن سنی ریہ توہیں بالدنیا سبی المرس اور ان کی روح اور حوب رمدرک بدن سے بینجو میں بند ہے جو محدود ذرائع سے دیکھتے سننے وعیرہ پر مجبور ہے) تو بواس وارفنا دسے دار لفاکی طرف کو جائمیں واوراس پنجو سے آزا دموکراور قدر خانہ سے دہائی پاکر لینے اصل مرکزی کوف دارفنا دسے دار لفاکی طرف کو جائمیں واوراس پنجو سے آزا دموکراور قدر خانہ سے دہائی پاکر لینے اصل مرکزی کوف دارفنا دسے دار لفاک کی طرف کو جائمیں المرس اللہ کی توست ورب اور طاقت سماع کا کیا اغراز و موسکتا ہے (اور جب عام اہل ایمان کا حال یہ ہے توسیدر سل علیا سلام کا حال کیا ہوگا) امام ابو عبدالتر القرطبی پلنے ندکرہ میں فرماتے ہیں۔

عن عبد الله بن المبارك عن رجل من الانصاب عن المهال بن عمر وحد ثنا انه سمع سعيد بن المسيب بقِدل لين مِن كِيْمِ إِلَّا وَتُعَرِّضُ عَلَى النَّبِيّ صلى الله عليه وسلم اعتمالُ المُيَّتِهِ عَنْ وَتَّ وَعَشِيبًة المسيب بقِدل لين مِن كِيْمٍ إِلَّا وَتُعَرِّضُ عَلَى النَّبِيّ صلى الله عليه وسلم اعتمالُ المُيَّتِهِ عَنْ وَتَّ وَعَشِيبًة مَنْ عَلَيْهِمُ مَنْ عَلَيْهُمُ مَنْ اللهُ عَمَالِهُ حُوْمَ لَيْ اللهُ اللهُ

حضرت عبدالله بن مبارک اپنی سند کے ساتھ صفرت معید بن المسیب سے دوایت کرتے ہیں کہ امنوں نے فرا یاکوئی دن الیسا نہیں ہے حب ہمیں میچ وشام بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی امت سے اعمال پیش نہ ہوتے ہول ہیں اپ ان کواعمال سے ساتھ بھی اور چیروں سے لحاظ سے بھی جائتے ہیں۔ اسی بیلے بروز قیامت ان سے حق ہیں دصفائی کی ،گوہی ویں گے۔ اللہ تما الی ارتشا و فراتا ہے۔

" فَكُنْيْفَ إِذَا جِنْنَا مِنْ كُنِّ أُمَّةٍ بِشْهِبِ وَجِنْنَا مِكَ عَلَى هُو لَاءِ شَهِيْدًا ، كيامنظ بوگا وه حب بم برامت سے ایک دنبی کوان کے حال پر، گواہ بناکر لائیں سے راور تمہیں ان سب پر گواہ بناکر لائیں سے لیے

کے کذا فی المواہب مع الزرقانی جلدم صدق وی ۵ صدح ۲۲ رمنح الباری شرح بخاری مبدع صد نبخ المبہم شرح معلم عداول صلاح

سلے بی ارم سلی الند طلبہ و ملم امت سے یہ صفائی کے گواہ ہم ں سے اور صفائی کی گواہی بغیرامت کی ذوات اور ان کے افعال مس اقال کی معرفت سے مکن ٹیسی ہے رنیزاگر کا تکر کے عال است کی اطلاع ویہ کی بنادیہ اب صفائی سے گواہ بنیں گے تر محض عمل کی معرفت ہم اور علی والے کی معرفت مذہم تواس کی صفائی کیسے مکن ہے ۔ نیز اصل گواہ کا تکر ہمو نے اور اہل شاہر سے ہموتے ہمر نے شمادت علی الشہادت کا اعتبار نہیں ہم تا بلکہ حب اصل گواہ عدالت میں موجود ہوا ور گواہی مذہب تواس شمادت علی الشہاد کے خلطا ور نا قابل اعتبار تصور کیا جائے گا جسے کہ کتب فقہ میں تقریح موجود سے لدفا ثابت ہماکہ آپ کی ریم گواہی البقیدہ اشیہ میں تقریح موجود سے لدفا ثابت ہماکہ آپ کی ریم گواہی البقیدہ اشیہ میں تقریح موجود سے لدفا ثابت ہماکہ آپ کی ریم گواہی البقیدہ اشیہ میں تقریح موجود سے لدفا ثابت ہماکہ آپ کی ریم گواہی البقیدہ اشیہ میں تقریح موجود سے لدفا ثابت ہماکہ آپ کی ریم گواہی البقیدہ ماشیہ میں تقریح موجود سے لدفا ثابت ہماکہ آپ کی ریم گواہی البقیدہ ماشیہ میں تعربی میں تعربی موجود سے لدفا ثابت ہماکہ کے در موجود سے الدفا تا بعد میں تعربی الشیار کی موجود سے الدفا تاریک کی در گواہی البت میں موجود سے الدفا تا بیا میں موجود سے الدفات میں الشیار کی معرف کی موجود سے الدف کی میں تقربی کی میا کا موجود سے لدفا شاہد کی در کیا ہماکہ کی کی کا موجود سے کہ کو موجود سے لدفا تا بعد کا موجود سے کی کی کی کو کی کی موجود سے کی کی کی کی کو کی کو کی کی کو کی کی کی کر اس کی کی کی کی کی کو کی کی کی کی کو کی کو کی کو کی کی کی کی کی کی کی کو کی کو کی کو کی کی کو کی کی کو کی کو کی کو کی کی کی کی کی کی کی کو کی کو کی کی کو کی کو کی کو کی کی کو کی کی کو کی کی کی کو کی کو کی کی کو کی کی کو کی کی کو کی کی کی گواہی کی کی کو کی کی کی کو کی کی کی کو کی کی کی کی کی کی کی کی کی کو کی کی کو کی کو کی کو کی کی کو کی کو کی کو کی کی کو کی کی کی کو کی کی کو کی کو کی کو کی کی کی کو کی کی کو کی کی کی کو کی کی کو کی کی کو کی کی کو کی کی کو کی کو کی کی کو کو کی کی کو کی کی کو کی کی کو کو کی کو کو کو کی کو کو کی کو کی کو کو کو شوابدالحق

کے ساتھ آوسل کرسے کیونکہ آپ سے ساتھ آوسل ہی گناہوں سے بوجھ کو دورکرنے کا ذرابعہ ہے اور ذانوب وا نام اور سنگات دخطیات سے بارگراں کو عاصیان غزدہ کی لیشت دونا سے دورکرنے کا سبب ہے کیونکہ آپ کی برکت شفاعت اور عذائٹ عظمت آئی زیادہ ہے کہ کوئی گناہ اس سے بطراندیں ہے کیونکے سب امورسے زیادہ عظیم دی ہی ہذا حب کوشری زیادت نصیب برگیا ہے اسس سے بید عظیم خردہ ہے اور برخفص انجی اسس سعادت سے ہذا حب کوشری نیادت انگر جمیں این بہرہ ورندیں بہاوہ اور نشرت نامی کی جا ب میں تنفاعت مصطفوری سے دسے بلے سے بناہ حاصل کرے رائے النگر جمیں این جا تو ہو ہے اور شفاعت عامر سے محروم نہ فرفا کمین یارب العالمین را ورحب کا عقیدہ اس کے خلاف ہے تو وہ ان کی شفاعت عامر سے محروم نہ فرفا کمین یارب العالمین را ورحب کا عقیدہ اس کے خلاف ہے تو وہ از کی محروم نہ فرفا کمین یارب العالمین را ورحب کا عقیدہ اس کے خلاف ہے تو وہ از کی محروم نہ فرفا کمین کا سے اللہ تھی گئی کا بدار شادگرای نہیں سے ا

عَلَا أَنْهُ مُحَدِّ إِذْ ظَلَمُولَا لَفُهُ مَ حَامَدُكَ فَاسْتَغَفِيرُولَا لِلَّهَ وَاسْتَغُفِيرُكُهُ مُ الدَّسُولُ لَوَجَنَّا وَاللَّهِ وَاسْتَغُفِيرُكُهُ مُ الدَّسُولُ لَوَجَنَّا وَا

اوراگر وہ لوگ اپنی جانوں پرظیم و تعدی کرمیٹیس بھرتمہاری بارگاہ میں حاضری دیں ۔ بیس التر تعالی سے استخفار کی اورائی کا در افعام واکل میں جان کے بیسے شفاعیت واستخفار فرا دسے تو وہ بھی ان کو تو بہ بھری ان کے بیسے شفاعیت واستخفار فرا در افعام واکل م سے بسرہ در کرنے والا پائیں گے، لہٰذا جوشخص آپ کی بارگاہ بے سن پاہ میں حامز ہو اور آپ سے توسل کرسے تولا محالہ التہ تعالی کو تفای ورجم پائے گا اوران کے درا قدس پر دست ہمیں حاضر ہوکر اوران سے درا قدس کرسے تولا محالہ التہ تعالی کو تفای ورجم پائے گا مولا کرنے والے سے ساتھ تبرل توب کا وعدہ کرد کھا ہے اوران تا تعالی کو تعالی اوران کے درا قدر کی مصنفرے کا مولا کرنے والے کے ساتھ تبرل توب کا وعدہ کرد کھا ہے اوران تر تعالیاں میں شک و تر دو و بی شخص سے منزہ ہے کہ وہ وعدہ کی فلاف ورزی کرسے ۔ مورائی اللّٰہ لا تی کیف آئینے کا کی اوران امریس شک و تر دو و بی شخص کرسکتا ہے جو مورون ہوت ہے اورا لئے تعالی اوران سے درسول سی التہ علیہ وسلم سے ساتھ لبغنی وعنا در کھنے والا ریفوذ باللہ کو اوران۔

اكابرائمه اورعلماء كرام كادب بارگاه نبوت بناه صلى الشرعليه و لم مين

بعض اکار کے تعلق مروی و منقول ہے کہ وہ نبی اکرم سلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے یسے حاصر ہوتے تو مریز طیب علی ساکھا الصلاۃ طالسلام میں واقل نہ ہوتے بکہ ازرہ اوب و تواضع با ہرسے ہی زیارت کی حب ان سے مرمن کی گیا کہ شر نبری میں طالا ب ہوتے تو انہوں نے فرما یا کیا مجر عبی شخص سے یدا مکونم بن سلی اسٹر علیہ وسلم سے شہر مقدس میں قدم رسمھنے کی لیا تت رکھا ہا میں بیانے اندر یہ لیا قت والمبیت نہیں یا تا ہے

المالم الى سنت في فرايار م حرم كى زين اور قدم ركه كے جانا - ار سے سركا موقعه اوجا نے والے

امام الک رحمہ اللہ تعالیٰ سے حکومت وقت کی ایداور ساتی اور زدوکوب کی وجہ سے وونوں ہا تھوں اور با وُل سے ہوا کہ اسلمین کا ایکی ان سے باس جرانا یا گاراس پر سوار ہوئے خلیفۃ المسلمین کا ایکی ان سے باس جرانا یا گاراس پر سوار ہوئے ہوئے نے اس پر سوار ہوئے ہے ہے ان کار کرد یا اور فرایا یہ وہ مقارس مقام ہے جاں جیب فراصلی اور والے بالے بی تو میں بلے اندر کرب آئی جراوت رکھتا ہوں کہ ان مقارس مقام ہے جگوں کو جرکے موں سے با مال کروں ۔ اور ولو اور موں کے کن دھول پر ہاتھ دکھ کراوران کا معمالا سے کو خلیعۃ سے جس شرے اہراس حال میں پہنچے کہ ان سے قدم زمین پر خط کھنیتے جا رہے تھے داور آنے والی اہل اسلام کی بسرے اہراس حال میں پہنچے کہ ان سے قدم زمین پر خط کھنیتے جا رہے تھے داور آنے والی اہل اسلام کی میں شرک ہوئے کہ کما سنا تھا ہوں کے دوریا نہ کہ یا کہ میں قبلہ رو ہوکر دھاکروں یا بی اکرم صلی اللہ کما سنا اور چروا ہوں ہوئے تو خلیعۃ نے دریا نہ کہا کہ میں قبلہ رو ہوکر دھاکروں یا بی اکرم صلی اللہ علیہ دم کی طرف تو آپ سے دریا وہ تو سے حالات کہ وہ تیرسے اور تیرسے باب حضرت آوم ہیں۔ کہا سنا ہو کہا ہوئی جو قاضی میاض علیہ الرحمۃ نے شفا درشر ہونے میں بیان کی ہیں۔ کے دسے لہ بی اور بیری نفیصل نقل درائی جو قاضی میاض علیہ الرحمۃ نے شفا درشر ہونے میں بیان کی ہیں۔ کے دسید ہیں اور بیری تفیصل نقل درائی جو قاضی میاض علیہ الرحمۃ نے شفا درشر ہونے میں بیان کی ہیں۔

مربنه طبیه کی طوف عازم سفر ہونے اور اس میں واعل ہونے کا نشرف ماصل کرنے والے سے یعضروری اواب کابیان

صاحب من نے سنک ع پر کلام کرنے کے بعد بارگا و نبری کی ماضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ فصل۔

حب کہ کور سے نکے تواس کی نیت وعزیمیت اور کمل توجہ صرف زیارت نبری میں مرکز ہوا ور زیارت سجد ترابیب اور اس میں نماز پڑھے کی طوف یاان امور کی طرف میزول ہوجن کا ان مقاصد عالیہ سے تعلق ہوا ور ان مطالب عالیہ کے ساتھ کسی دو مرسے مقصد و حاجیت و بینے و کی شرکت گوال ذکر سے کی نکی حضوراکرم صلی اللہ علیہ و م شہوع ہیں مذکہ تابع اور وی امور مطلوب اعظم رجب مرینہ طیبہ علی صاحبہ الصلا ہ والسہ میں بارم میں اور مطلوب اعظم رجب مرینہ طیبہ سے باہر مسافروں سے میں ہونے کی میں اتر سے جرمدینہ طیبہ سے باہر مسافروں سے اتر نے سے یہ بینے کی میں واحل ہونے کی تیادی کرسے یفنسل اور وحنو کرسے راہے سے اچھا اتر نے سے یہ بینے منزل ہے تاکہ مرینہ مغورہ میں واحل ہونے کی تیادی کرسے یفنسل اور وحنو کرسے دارہے سے اچھا بہا اندر واحل ہو۔ وراں حا بیکہ اس برعجز و انسان زیب تن کرسے رفعل اور اضطراب واضطراب واضطراب کے آثار ہوں ۔

روايات من واروب كرجب وفدعبوالقبس صبيب خلا عليه التية والثنارى بار كاو اقدس مي حاصر مهوا تو

سردرائع كے تحت كون سے امور حرام قرار فيے جاسكتے ہيں

م صنام امر کورام قرار دے سکتے ہیں جب کو التہ تعالی شے حرام قرار دیا ہو۔ اگر جے ہمارا گمان ہیں ہو کہ یہ امر منزع دحام اسٹیادکا مرجب ہے اور صرف ای شے کو مباح قرار دیا ہو خواہ ہمارا گمان ہیں ہوکہ وہ کسی فندور دمین سامر کا مرجب نہیں ہے رجب الٹر تعالیٰ کے دسول اور ہا دی ام مسلی الشرطیر و خواہ ہمارا گمان ہیں ہوکہ وہ کسی فن فرار دیا اور قبور کو مساجد بنا نے اور ان پر صور و تما تیل نصب کرنے ہے منع ،
فرایا اور ان امور کو حرام قرار دیا قراب جو خص زیادت قبور کا حرمت و ممنوعیت ہیں قبور کو مساجد بنا نے اور ان پر تصاد پر جمان و اور فران جو سے با طل ہے میاں نصب کرنے ہوئی تو یہ تو یہ

اورجن امور کے جواز وا با حست سے دریے ہم ہیں وہ اسی قبیل سے ہیں ان ہمی تبور کا مساجد بنا نا ران پر تصاویر و گاٹیل نصب کرنا اورا قسکاٹ ہیڑھنا مفوع ہے اور ان کی زیارت اور سلام و دعا مشروع ہے اور ہرعقلمند دونوں لحرح کے امور میں داخنے فرق محسوس کرنا ہے۔ اور دو مرمی صورت سے شعلی لیتین رکھتا ہے کہ حب اس بیراً دا سب شرعیہ کو سب اہل وفد سے تابانہ سرکار دو مالم صلی الٹر علیہ وسلم کے قدموں پر جاگرے اور بھردانہ داراس شمع نبوت ورسالت کے گرد پلئے شوق کے ساتھ محدرتص مجھ موت ان سے سردار اور قائدا شیج نے حکم وحوصلے اور بمکن دو قار کا نظام و کیا ہے ساتھ محدرتص مجھ موت ان سے سردار اور قائدا شیج نے خوایا ہے عندال کیا بھر حسین ترین ب س بہنا بھر بارگا و نبوی بس حاصر بہوکر سلام بیش کیا تو اسخد سندن سلی الٹر علیہ وسلم نے فوایا تھا اور اسکی و موسلہ اور اسکا رسول تبوائی پ ندر کرنے ہیں اور وہ ہیں حلم وحوسلہ اور اسکی و قارریہ تھی تھیت انام ابن الحاج مالکی کی جرابنوں نے مدخل میں بیان فرمائی۔

امام مبلی کی طرف سے جواز زبارت اور درود وسلام اور دعار کے جواز پر استدلال اور این تیمبیر و نوبرہ کے شبعات کا جواب

ا ما متی الدین سبکی فرما تے ہیں۔ مخالفین کا وہ شبہ حب کی بنا پر انہوں نے زیارت تبور اور ان پیر الم اور ان کے یاس وعاکوشرک قرار و یاہے۔ بیہے کرقبور کوماجر بنانا شرک ہے دا ورزیارت وعنیرہ میں ان کاما جد بنانالانم آنا ہے لہذا یہ بھی خرک ہے ، اور اسلاف کام کی ایک جاعب نے اس نول باری تعالیٰ کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ قالمنا لاَ تَذَكُ لَكَ الْمِهَنَكُ وَدُلا تَذَكُ رُتَ وَدُّا وَلا شَوَاعًا وَّلا يَعْوُنْ وَكَيْعُونَ وَلَيْمُونَا كَدون سواع ، يغوث اور ليوق ولنرحضرت نوح عليارسسلام كي قوم مين مهت بيك اورصالح افراد شخصه يجيب وه فوت بمو مك نو لوگ ان كي قرول پرمتکف موسکتے پھران کی صورتوں سے مطابق تجھر کی مورتیاں نیار کرلئی اوراسی حالت پرعصہ ورازگزر نے بہانے والی انسلول میں ان تصاویر کی پرستش کارواج پڑگیا۔ توابن تمییہ کا بھی دیں گمان ہے کرزبارتِ قبورے روکن اوران کی طرف سفر کو حرام قرار دینا محافظت توجیدہے اور یہ افعال شرک کا موجب ہیں۔ سکتی تخیل فاصد اور زعم باطل ہے کیونکی قبور کوسیرہ گا ، بنالیٹاا وران پرمعتکف ہونا۔اوران کے مقابر بیران کی مورتوں کو لٹکانا موجب شرک ہے اوريه شرعًا منوع ب جيسے كداحا ديث صبح بين سرور دو عالم صلى الشرعلير و لم كا فرفان وارد ب رو كعن الله اكيمهُ ذه مَّا لَنَّنْ مَالَتَى اِتَّخَانُهُ وَ الْمُهِلَّاءَ هُمُ مَسَاِّجِهَ » المُرْتِعالَى بيودونصارى بِلعنت كرم اننول في إلى المبياد علیم اسلام کی ترون کوسیره گاه بنابیا حب سے آب کا مقصد بیر تضا کدامت کو اس قسم کے افعال واعمال سے ولائم اور و وررکمین را ورجب رسالت ماب علیاب ام کرحبنشه کے علاقیر میں بوجود کسیبدا ورعباوت خانه کی کیفیت موقع كُنَّىٰ تُوآبِ نے قرا يار

اُولْيِكَ إِذَا مَاتَ نِيهُ عَوْلَكُولُ الصَّالِمَ بِوَاعَلَى كَبْرِةِ مِسْتُحِيدٌ الْتُحَمَّدُولُ نِيْعِ عِلَك الصَّحَرَى اُولِيكَ شُوارًا لَحُنَكِنَ عِنْهَا لِللهِ »

ملحوظ رکھتے ہوئے عمل کیا جائے تو کوئی خوابی لازم نہیں ؟ تی راور خِرْفض محض سد ذرائع کے تحت ان پر دوقعم کے افعال اعمال کو حرام وممنوع قرار دیتا ہے تو وہ مذہرت الٹر تعالی اوراس سے صبیب پاک صاحب لولاک علیہ انعنس الصلات پر مہتان وا فتراد مپروازی کا مرککب ہے مبکدا صحابِ تبور کے یہ بیٹر عاجر حقوق ربارت نابت ہیں ان میں کمی وکو تا ہی کا مرکمہ ہے۔

نبارت کے ساتھ ممنوع امور کا اقتران اس مے طلق ممنوع ہونے کوستلزم نہیں میں ایس میں میں میں میں میں میں میں میں م جیسے نماز کے ساتھ الیسے امور کا آنٹران

رلوبیت ورسالت دونوں کے فقوق و آداب کی بیب وقت رعابت واجع لازم

جانناچاہیے کرمیاں دگوامر ہیں اور دونوں کا وجود و تحقق صروری سے را ول تعظیم مصطفوی کا وجوب ولزوم اور آپ کی تمام مخلوق میرمر تبدور تعام سے لحاظے رفعت و مرببندی کا عقباد۔ دومرار ربوبیت سے متعلق اعتقاد تعزو دو تو صریعیٰی

اور یہ بات واضح ہے کہ بارگاہ برت کی ما نسری اور زبارت روضہ اطہر لقیصد قبرک اور تعظیم و تحریم تعظیم کے اس درجہ کی منیں ہینے جر ربوبیت کے حقوق سے ہے اور ندائس تعظیم و تو تیر سے براسے جائے ہیں جو قرآن وسنت ہیں منصوص ہے ادر صحابہ کرام عیسیم ارسنوان سے آپ کے حق میں حیات الماہر ہمیں اور بعداز وصال مردی ومنقول ہے تو اس مجے منوع ومعذور مرنے کا تخیل دگان کیز کو کیا جاسسے تا ہے ؟ یا تا یہ تیے قرا تا ایک ہے کا جھوٹی کے۔

ان تیمیہ نے برخیال فا مد زبن میں جمار کھا ہے گہ زبایت سے یعنے اور جو دلیل فاقی شرک اور سے ہیں اور اس نے اپنی تمام مجت و گفتگو کو اس مجت و گفتگو کو اس مجت و اس مجت و دلیل فافی شرک اسس بروار و بوتی ہے اس کو ناموزوں محل کی طرف ہے تا ہے اور جو حت بداس امرکو شرک بنا ہم اور کھا کی دیتا ہے اس سے اپنی غرض فا سد سے اشاب میں استعان کرتا ہے اور اس کے اور کو کی علاج نہیں کہ استعان کرتا ہے اور اس کے اور کو کی علاج نہیں کہ اللہ تعانی بی اپنی فدرست فا ہم و فالبہ سے اس کے ول میں حق وصوا ہے کا اہمام والقا دکرسے ۔ انہی کلام الا مام اسسبی

سرورِکونین علیالصلواۃ دالسلام کے دربار والاتبار کی زبارت مشروعہ کی فیبت کابیان

یں نے اس امر کا جزی وحتی فیصلہ کیا ہے کہ اس مقام میں مذاہب ارلجہ کے انگراعلام میں سے ایسے چار حضرات کا کاام لقل کروں جن کا ذکر بیلے نہیں آیا جس میں بارگاہ نبوی کی کیفنیت نبایت کا بیان مجا آور اسس سے جواز اور مشروعیت

کیونکہ زیارت کے شرعی جاز کا اثبات اگرچہ دلائل سالفقہ سے اس قدر قطعی انداز ہیں کیا جاچکا ہے کہ اب اس بی شک و تر دوصرت و بی خص کر کہنا ہیں ہے جو کو اجابل ہے اور جانوروں سے تھم ہیں اور یا صندی ، مہطے دھرم اور مذموم ہے لکین البی کے کہ اب اس کی کل کیفیت کا بیان اوراس سے تھی ہیں علما واعلام کے ذکر کردہ نوائد کا کمیل بیان پہلے نہیں آیا اس کے میں نے اس کو مناسب مجھا کہ اس امرکا بیاں تفصیلاً ذکر کروں تا کہ جبیب کریم علیالسال سے حبت وعقیدت کو مفصل طور بر بہت اوران کے در والا پر حاصری و حیقیدت کو مفصل طور بر بہت اوران کے در والا پر حاصری و جینے والوں سے بینے عام کا موجب بین جائے۔ زیارت کی کیفیت کو مفصل طور بر بہت اوران کے در والا پر حاصری و جبیان کیا ہے جن ہیں علامہ ابن حجر کمی صاحب نیا صند ہوتی والوں ان توسل فی زیارت سے معمودی قابل ذکر سے معمودی قابل ذکر سے معمودی قابل ذکر سے اس میں اور جوشی میں ان کا مطالعہ کرنا چاہے تو لبہولت ان کو حاصل کو رہے ان سے استفادہ کرسات ہے۔

لیکن مرامقصد یہ ہے کہ میں فراہب العبر سے ایسے انگہ اعلام کی عبارات بقل کروں جن کا ذکر سپطے نہیں آیا اوراگر ہو
وہ عبارات ازرو کے معنی وفقصد با لکل متحد ہیں اوران ہیں باہم کوئی اختلات نہیں باسوا آفل فلیل مقالہ کے اوران عبارات کی سے ہوبارت ہوسکہ سے ہوبانہ میکن چونکہ ہوضی لیے علماء فرہب سے کلام سے کاتعلق صاحب عبارت امام وعلامہ کے مذہب ومسلک سے ہوبانہ میکن چونکہ ہوضی لینے علماء فرہب سے کلام سے ذبا وہ مافوسس ہو لہ ہو اور کوئی میں ان انگہ کرام کے زمانوں کو معوار کوئی مقالہ ومطالب میں باہم متحد ہی کیوں مزہوں ۔ اور میں سے آن عبارات انگ وکرکر نا موزوں ومنا سب سجھا خواہ وہ قول مقالمہ ومطالب میں باہم متحد ہی کیوں مزہوں ۔ اور میں سے آن عبارات انگ وکرکر نا موزوں ومنا میں مورکوئین علیا اسلام اور صالحین واولیا دکا ملین کی زیالت سے جوازی موید ہیں ہیں اور اس سے کوئیارت اور جوازی موید ہیں ہیں اور اس سے میں داولیا دکا ملین کی زیالت سے جوازی موید ہیں ہیں اور اس سے میں کرنیاںت اور جوازی موید ہیں ہیں ۔

كلام الغوت الاعظم سيدنا شخ عبدالقا درا لجيلاتي الحنبي فكرس سره العزيز المتو في ساق ه

حفرت محبوب سجانی شیخ عبدانقا در الجیلانی قدس سره العزیر این کتاب عنیترالطالبین میں ج وعره پر کلام کرنے کے لبد فراتے ہیں حبب اللہ تعالیٰ ج وعره کی سعادت سے بہرہ ور ہونے سے بعد سلامتی وعافیت سے رکھے اور

مرینمزرہ کی ماضری نصیب فرائے توزائر کے یہ صحب یہ ہے کہ سیر شریف میں دافل ہواور بوتت دخول در و دیشر لین پرسے اللہ حرصل علی سید نا معمد دعلی آل سید نا محمد دیم یہ رہ وا مانگے۔ وَ اَفْتَمَ فِیْ اَبُوْاَبَ دَحْمَة لَق وَکُفَّ عَنِیْ اَبْدُاَ بَ عَنَا مِلْکَ اَلْحَمَدُ لُا لِیْنِی دَبِ الْعَالَم بَیْنَ کے اللّٰدِمِیرے یہ اپنی رحمت کے در وازے کھول دے ادر مذاب ونقمت کے در وازے بند فرمارسب تعریفیں اللّٰہ تعالیٰ کے یہے ہیں جوسب جمالاں کی پرورش فرمانے دالاہے۔

قبرالوربيها منرى كاطب رلفيته

بھر تیر منور برجامتر ہوا ور مزار الذرکے درمیان اور قبلہ کے درمیان کھڑا ہور قبلہ کو پیٹھے کے نیکھیے ادر قبر الذر کو چیرہ کے سامنے منبر شریف کو بائیں جانب رکھے اور منبر شریف کے بالکل قریب کھڑا ہو۔ اور بھیر سمے۔

السلام عبيك ايها النبى و رحمة الله وبركاته ، اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صديت على ابراهيم الك حميد مجيد ، اللهم أت سيدنا محمد الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة والمعام المعمود الذى وعدته - اللهم صل على روح محمد في الارواح وصل على جسده في الاجسادكما بلغ رسالتك وتلا أيتك وصدع بامرك وجاهد في سبيلك و امر بطاعتك و نهى عن معصيتك وعادى عدوك ووالى ولميك وعبدك حتى اتاه البيقين -

سلام ہوآ ہے۔ پیر اے اللہ تفائی سے بی کرم اوراس کی رحمتیں اور برکتیں ساے اللہ محد صلی اللہ علیہ و لم پر رحمت ہوج اوران کی اگل ابجا دیر جیسے کہ تو نے ابراہم علیا ہے اللہ چارسے سے بدو سرور محد صلی اللہ علیہ و لم کو مقام کو سبارہ و فقیلت عطافر بار منصف ہے اور مجد کا مل کا ماک ہے سے اللہ عبارسے سے بدو سرور محد صلی اللہ علیہ و لم کو مقام کو سبارہ و فقیلت عطافر بار امنیں درجات رفیعہ سے بہرہ ور فرارا اوراس مقام محمود پر فاکنر فراحب کا تو نے ان کو وعدہ و دے رکھا ہے۔ اے اللہ حجلہ ارواح میں روح محمد ملی اللہ علیہ و سم پر ور و و و صلوا تا مجھے۔ اور آ پ کے جبدا طہر پر عبلہ اجساد میں وہدہ و دوسلوا تا ہوجے جیسے کہ انہوں نے تیرسے احکام رسالت کو بہنیا یا۔ آیات کام مجید کو لوگوں پر تلاوت فرایا اور تیر سے حکم کی تعمیل میں کوئی کسرا فیا انہوں تری راہ میں جہا دی۔ لوگوں کو تیری طامت کا حکم ویا۔ اور معصیت دنا فرمانی سے روکا ۔ تیر سے اعداد سے نبف و عداوت کا افلمار کیا اور تیر سے اولیا دو احیاد سے محبت والفت کا مظاہرہ فرمایا۔ اور تادم وابسیں تیری عبلوت و بندگی میں شنول و منتوق رسے۔

ك النرتون بين فرقان ميداور كام مجيد من في كيم سارشاد فراياب اورانين عم ويلسد. و الله و كُور الله و ا

تَنْهَا بَا رَحِیْمِیاً اورا گروه نوگ ابنی جانوں بِرطلم رستم وصائیں بھرتمہاری بارگا ہیں عاصر ہمول بس اللہ تعالی سے استغفار *کری* اوررسول خدا بھی ان کے بیے استخفار کریں تو یقنیا وہ اللہ کو تو بہ قبول کرنے دالا اور جیم یائمیں گے میں تیرے ہی مرم کی بارگاہ معظم میں حاصر بھا ہوں۔ دراں حالیکہ لیے گن ہول سے تو بہ کرنے والا ہول را درطلب گارمغفرت ونجشش توشی تجصيه سيسوال كرتابول كرميرے بيا مغفرت و مجنشش كو دا جيب و تحقق فرما حس طرح تونے ان لوگوں سے بيان ال کو لینے دمہ کرم پرلازم فر مایا جو تیرہے محبوب کی ظاہری حیات طبیبہ میں حاصر بارگاہ اقدس موسمے سیلنے واٹوب وا ٹام كا اقراركيا اوررسول مختشم صلى اللرعليه وعم كى وعاسے تونے ان كومفقرت اور قبول توب سے سرفراز فرا بار

ٱللَّهُ تَمَا لِنَىٰ ٱتَّاعَ خَيَّهُ ٱلَّذِيكَ بِنَيتِيكَ عَلَيْهِ سَلَامُكَ بَيِي التَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي ٱتَّنَى جَهُ مِكَ اللهُ رَبِّك لِيَغَفِرَ لِيَ ذُكْتُوبِي ٱللَّهُ مُمَّ إِنِّي ٱشْآلُكَ بِحَقْبِهِ آنَ تَغُفِدٌ لِي وَ تَتَرْحَمُنِي م

اے اللہ میں تیری طرف تیرسے نبی کرم علیالسلام نبی رحمت کے وسیبلہ سے متوجہ بزنا ہوں۔ بارسول اللہ میں آپ کے وسیایے سے اپنے رب کی طرف متوج بوتا ہول تاکہ میرسے ولوب سے ورگزر فرمائے ۔ لے اللہ میں تجھ سے تیرے محوب کے ان حقوق کا واسطہ دے کرمغفرت اور رحمت کا سوال کڑا ہوں جو تونے کیا خوم کرم پر سے ر کھے ہیں۔ اللهما حمل محمد أأول الشافعين وانجح السائلين وأكرم الاولين والأخرين اللب عكما أمنا به ولمرنره وصدفناه ولمرتلقه فادخلنا مدخله واحشرنا فى زمرته وا وردنا حوصه واسقنا بكاسه مشربا رويا سائغا هنيثا لانظما بعده ابداغيرخزاياو لاناكتين ولامارقين ولاجاحدين

مرتابين ولامقص باعليهم ولاضالين واجملتا من اهل شفاعته اے اللہ محد رام علیاب المام کوسب شافیین سے بیلانتینع بنا اور انہیں سائلین کوحصول مقاصد میں کا میاب کرنے والاہا اورسب اولین وآخرین بران کوعزت وکرامت سے سرفراز فراساے اسٹرجس طرح ہم ان کے ساتھ ایمان لائے مالاتھ ہم نے ان کا شرفِ زیارت حاصل نہیں کیا اوران کی جمیع احکام رسالت میں نائیدوتصدیق کی حالانکہ ان سے ملاقات منیں کی و تو ہمارے اس اخلاص کی برولت ہمیں ان سے مکان کرامت نشان میں واخل فرما۔ ان کے زمرہ میں بہی عشرف کٹر نصیب فرما۔ان کے حوال پرمینچاکران کے وسٹ جو دونوال سے جام جانفزانوش کرنے کی ساوت عطا فرماجومیرب کرنے والا ہموا ورخوشکوارا ورخوش واکفتہ جس سے بعد بہیں تبھی بھی بیایں کی شکرت محسوس نہ ہر دراں عالیکہ ہم نہ ذکت م رسوائی سے دویار برونے واسے ہوں معمدوہماین کو توٹر نے واسے۔ منر دین وطاعت سے خروج کرنے واسے من حق کا انکارا وراس میں شک و تردو کے شکار موں۔ مذتیرے عفنی و تسر کا نشایہ موں اور مذراہ راست سے بھی ہو کے اور میں ان کی تفاست کا سحق بنا۔ دائین)

بیر دائیں جا نب ہے کرصدیق و فاروق رصنی اللہ عہنما کی بارگاہ مقدمس میں بربیر سلام بیش کرسے اور کہے ب

ٱلتَّلَامُ عَلَيْكُمُ ۚ أَيَاصًا حِبَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَهُ اللَّهِ وَبَرَكَا تُهُ - ٱلتَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آبَا بَكُوالِيِّرِيُّنِي التَلَامُ عَيْكَ يَاعُمَرُ الْفَارُوْقُ ٱللّٰهُ مُثَرَاجِزُهُ مَاعَنْ بَيْتِهِمَا وَعَنِ الْوِسْلَامِ خُبْرًا وَاغْفِرْ لَنَا وَلِيرْخُوايِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْمِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلُ فِي قُلُونِهَا غِيلًا لِلَّذِينَ إِمَا مُثْنُوا رَبَّنَا إِلَّكَ رَعُوفُ رَجِينُور

سلام ہوآپ دونوں پراے رسول گرا می سے ساتھیں اوراللہ تعالی کی رحمت وبرکات راے الویکر صداین آپ برسلام ہو ا عرفار مق آب برسلام مور اے اللہ ان دونوں مقد سے مستبول کو پہنے نبی مرم اور اسلام کی طرف سے بہتر جزاء اور بدکم عطافرا اور ممارے یہ اور ممارے ان مجامیل کے بعے مغفرت وجشش فراجر ممسب سے ایمان کے ساتھ سبقت ہے گئے اور ہمارسے دلوں ہیں اہل ابیان سے خلاف بغیل وکیبتہ پیال فرما ۔ لیے ہمارسے بروروگار تو بہت ہی رافت ورحمت زمانے والاسے۔

بعردوركعت نمانا واكرسے اور بی طرح جائے اور ستحب برہے كہ قبرانورا ورمنبر شرافیت سے ورمیان جنت كى كيا رى من نماناوا کرے اور اگرول میں یہ جذبہ محبت الکوائی نے کہ منبر فقدس سے برکت عاصل کرنے سے یہ اسے مسلح وس كے اور مجدقیا بس نماز طرص كرا ور قبور شهدادك زیارت كرسے فیوض بركات حاصل كرے توب شك ان اموركوم انجا دے اور ان مقامات پر کبٹرت دعاکرے۔

مجرجب دینموره سے رخصت ہونے کا الاوہ کرے توسیر نہوی میں حاضر ہو۔ دومنڈا طہری ماضری و سے۔ بارگاہِ رسالت بنا وصلی اللہ علیہ وسلم میں بریر سلام بیش کرے اور سپلی حاضری بیر عرض حاجب اور طلب مقصد کیلے برطرنقیہ اختیار کیا تھا اب معبی دہی طریقہ اختیار کرے اور آپ کوالوداع مکے اور آپ کے صاحبین صدلی و فاروق رصی الله عبنماکی فدرست می ما منری و سے حبس طرح بسلے بیان موج کا سے میمر مرص کرے۔ ٱللهُ عَلِهُ ٱلْجَعَلَهُ آخِرِالْعَهْدِ مِنْيُ بِزَيَارَتِ قَابِرَ نَبِيتِكَ قَادَاتَوَقَيْنَ فَتَوَقَيْقَ عَلَى مَحَبَّتِهِ

وَسُنْتِهِ آمِيْنَ كِا آرْحَ عَالرًا رَحِيلُنَ -ان کی مجبت والفنت اورسنت وسیرت برفزت کرنا کمیری طرف سے آخری عمد مذبنارا ورجب مجھے فوت کرسے تو ان کی مجبت والفنت اورسنت وسیرت برفزت کرنا کا بین یاارهم الماهمین رأتهی کلام الخوث الصمدانی الشیخ عبدالقا در الجيلاني رصى التعرعندر

بیان فوا مرکلام عوث تقلبن ایس نے پانے اس کلام میں اگر جہ قصد زیارت سے ساتھ سفر کے جوازی تصریح نبیں فرمائی دیکین تعدد وجوہ سے اس کا افا دہ بیاں سے مور ہا ہے رشگا آپ سے استفاقہ کا ذکر فرمانا ، الٹر تعالی سے آپ سے حق سے وسیلہ

قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَكَيْهُ وَسَلّمَ مَنْ زَارَكَ بُرِي فَحَيَبُ لَهُ شَفَا عَدِينَ ، رقت عالم وعالميال عليه لصلاة والسلام نے فرما يا جن عن سنے ميري قبري زيارت كى اس كى ضفاعت مجم برواجه في م

مسئل علے برزائر بارگاہ والا کے یہ ہے ہے کہ انخفرت علی اللہ والم کی نیت زیارت سے ساتھ ب کی مجد خراف کی طرف مفرکی نیت کرسے جناب باری بین تقرب کا قصد والا دہ کرے۔

مسئل عظ ، مریند (اوراس میں نماز بڑھنے کی) منورہ کے داست میں بکترت درو دوسلام بڑھے اورجب ان کی نگاہ مرینہ کے درخوں ، حرم مفترس اور دیگر آثار و علامات پر بڑے توزیادہ سے زیادہ درودوسلام بڑھے ادرائٹرتما ناسے و ما دوالتجاء کرسے کہ اس کی حاصری اور زیارت قبول فرائے اور اسس کی منفعت اور فیومن و برکات سے ہرہ ور فرائے۔

مسئله می بر الرکے یقے تب سرے کر مریز طیبر میں وافل ہونے سے قبل شن کرکے اچی طرح نظانت و لمبارت عاصل کرسے اور عمدہ ترین کیٹرے استعمال کرے اور انتہائی صاف تتعرسے۔

مست کے عدد مرینہ سیارکہ میں داخل مونے سے پہلے برامراجی طرح ذبین بیس متحضر رکھے کہ بیال وہ قدم رکھ رکھ رہے ہے مقدی مقامات رکھ رہا ہے یہ وہ مقدس مقام ہے کہ بعض علماء کرام سے نزدیک سوائے کہ کر مر کے تمام دنیا کے مقدی مقامات سے افغیل داعلی ہے اور بعض سے کر بیا کہ مقدی و نیا کے مقامات مقدسہ سے مترف و فغیل میں افغیل و برتر ہے اور جس ذات والا صفات کے قدوم میمنت لزدم سے اس کو یہ شرف مالہے روہ بلا است ثناء سب خلائق سے بالا وبلندمقام ومرتبہ کے ماک بی اور چا ہیے کہ بیلا قدم حرم مرینہ میں رکھنے کے وقت سے آخر دم کہ نبی اکرم ملک اللہ بلندمقام ومرتبہ کے ماک علیہ دتسلط موگو یا کہ معیمیت وا جالا کا اس طرح علیہ دتسلط موگو یا کہ معیمیت وا جالا کا اس طرح علیہ دتسلط موگو یا کہ وثیت ہے دیکھ رہا ہے۔

اورمب نکلے توبھی میں کلمان مکے البنتہ الواب رحمتک کی بجا سے الواب فضلاف ذکر کرسے رواخل ہونے وقت وا بال قدم پیلے رکھے اور نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر رکھے اور تمام مساجد میں اسی طریقے پرعمل کرسے رسجد شرلیف میں واض بوکردو فستر من ریامی البختہ کا قصد کرسے رچومبنر شریف اور روضہ اقدمس سے درمیان ہے رمنبر شریف سبے مہیلومی وور کھست سے دعا کرنا۔ پسلے پہل آپ کی زیارت کا امہمّام کرنا دوبارہ میمرالوداعی زیارت اور میمرغ رض کرنا کہ اور ہمیں کے الوداع کمنا اور آپ سے باسس اپنی عاجات سے بسے اور تعالیٰ سے دعا کرنا۔ اور میمرغ من کرنا کہ اور میری یہ حاصری اور نیارت آخری حاضری اور زیارت آخری حاضری اور زیارت آخری حاضری اور زیارت آخری حاضری اور نیارت آخری حاضری اور نیارت آخری حاضری اور الله تعالیٰ کی جناب میں سب نز بات و میادات سے زیادہ با مدف قرب ہے اور میں دامنے حقیقت سے اور این باللہ تعالیٰ کی جناب میں سب نز بات و میادات سے زیادہ با مدف قرب ہے اور میں دامنے حقیقت ہے کیو گھر و ایس باللہ بالل

استی تقیق سے تمہیں معلوم ہوگیا کہ ابن تیمیہ اوراس کی جامعت نے حس طرح ہذاہب تلانہ کی نحالفت کی ہے اسی طرح مذہب امام احمد کی بھی معاصبہ الصلواۃ والسلام مذہب امام احمد کی بھی منالفت کی ہے اورا بنی اس برعت سے انہوں نے امیت محمد بیعلی صاحبہ الصلواۃ والسلام کے اجماع کی خلاف ورزی کی ہے راوران کی یہ برعت اسلام اورا ہی اسلام برایک عظیم میسبت ہے جس سے نقصا نات کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ اور بہت سے انمہ منا بلے نے ان سے امام اوراس فرقنہ کے علیاء سے رویس کی ہیں تصنیف کی ہیں اوران کی اس برعت نرمومہ برسخت انسال کی ہے۔ ولاحول ولا فوق الا با مللہ العلی العظیب

امام نودی شافعی المتوفی سائے میں کا کلام متعلق یہ اواب زیارت بارگاہ نبوی علی صاحب الصلاۃ وال الم

امام موصوف ؓ ایمناح المناک ﷺ جا ب شخم بنجا کرم سلی الله علیہ و لم کی قبرانور اور رومنہ اطہر کی زیارت سے اداب اور شعلقہ امور سے بیان ہیں منعقر کرے فرماتے ہیں۔

مریزرسول سی الله طلبیرو کم سے پانج اسما رمبارکہ ہیں۔ مریف رطابہ اطلیہ رالعارا وریٹرب اور پانچوں اسمارے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ بھی بیان فرما کی رہیرازاں فرمایا کہ اسس باب میں کئی سسائل ہیں۔

مسٹ کے ہے۔ برجب جائے گام ج وغرہ سے فارغ برور کم تمریہ سے لئیں تو جاہیے کہ مرینہ رسول صلی النظیم ا میں سرور عالمیان سسید الانس والجان صلی الٹر طبیہ و کم کی تربت اقد س کی زیارت کے یعے منوجہ برل کید بھر وہ اہم قربات وعبا وات سے ہے اور تتیجہ خیز سمی برنارو وا رفطنی نے اپنی سندوں کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عرصی التر عنا سے نقل فرایا ہے۔

تعجة المسجداداكرك

ا مام غزالی نے احیا والعادم میں فرما یا ہے کہ منبر شریف کاستون کینے وائمیں کندھے کے بالمقابل رکھے اور جی مثل ا کے میلومیں مصحف کاصندوق تھا اس کی طرف سبدھا ندر کھے۔ اور وہ وائرہ چوسجد شریف کی سمت قبلہ میں ہے الا کو دونوں آنکھوں کے درمیان رکھے۔ یہ ہے وہ نقام جہاں نبی کریم علیدالسلام قیام فرما ہونے تھے۔ بعدازا ن سجو خرالا میں توسع کردی گئی۔

کت ب المدینہ میں فرکورہے کہ مبر تنزلیت اور خی اکرم صلی النگر الیہ و کم سے عل تعیام سے درمیان جساں آپ آخری وقت تک نماز اوا فرہا تے رہے چودہ ہا تھے اور ایک بالشت کا فاصلہ ہے۔ اور مبنر تشرلیت اور قبر المہر سے ورمیان نرپی ۵۰ ہاتھے اورا کیک بالشت کا فاصلہ ہے۔

مسئله عي وحب ريامن جنت مي يام ورفترس ككسى عجر من تحية المسجرا واكرے تواس نتمت برالات كاكريدا واكرے اوراس كى بارگا و ميں اتمام تقصدا ور تبوليت زيارت كى ورخواست بيش كرے ريم قبراطهر كے باس عاصر ہو کر قبلہ کی طرف لیشت کرے اور تبرانور کی ولوار کی طرف مذکرے اور قبراقدی سے سر بانے سے چار ہاتھ ولا بط ككافرا بوداور احياد العلوم مي اس طرح مذكورب كرمزار مفكس كيسر إف حرستون ب اس سے چاو العام قریب یا ننی کی جانب ہدف کر دبوار مزار کی طرف مترجہ بوا وروہ قندیل جومزار مقدس کے قبلہ کی سمت میں ہے الاکا لِینے سر پر رکھے اوراس اندازسے کھڑا ہوکہ اس کی ٹنگا ہیں سامنے والی ولوار کے پنجلے حصہ بربڑ رہی ہوں مہیبت و جلال كومانظ رسكت بهوئ أتكفين بندكي بوئ مهورول ونبوى علائق اورتعلقات وروابط سے كليته فارغ بوحس مقدم مبارک مقام پر کھراہے اس کی جلالت وعظمت کودل میں ستحضر رسمے اور اس فات اقد سس کی رفعت شان اور بندی ا کر پیش نظر کھے ہوئے ہرجن کے استان عرش کشاں سے سامنے کھا اسے ۔ بعدازاں سلام بیش کرے کم المالیا : ركب بكرورميا ني اندازي عرض كرس - السلام عليك يا رسول الله . السلام عليك با نبى الله السلام عليا ياخيرة الله السلام عديك يا خيرخلق الله السلام عبيك يا حبيب الله السلام عديك يا نذير السلام بايشين السلام عليك با طهر. السلام عليك ياطاهر السلام عليك يا يتي الرحمة السلام عليك يا بني اله السلام عديك با ابا القاسم. السلام عليك بارسول رب العلمين السلام عليك ياسيد العرسلين وخاتم النب السلام عليك بإخير المُخَلاثق إجمعين السلام عليك ياقائد الغُرِّ المحجلين السلام عليك وعلى آلك والم بيتك وازواجك وذربتك واصحابك اجمعين السلام عليك وعلى سائر الانبياء وجبيع عباد الله الصالعة يكام بيش كرنے كے بعد عرض كرے۔

جَزَاكَ اللَّهَ يَارَسُولَ اللَّهِ عَثَنَا آفَضَلَ مَا جَزْى بَيِّنًا وَرَسُولًا عَرَبُ أَكَّمَتِ ﴾

اے دسول ضل اللہ تعالیٰ آپ کو سہاری طرف سے السی جزاء اور بدلہ بینغ احکام دسالت کاعطا فرائے جوان تمام جزادں سے انعنل وسرز سرحوکسی بھی رسول ونبی کواد ٹارتعا ٹی نے عطافرا ٹی ہیں۔

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّمَا ذَكَلَكَ ذَاكِنُ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْمِكَ عَاقِلٌ قَافَعَلَ مَا كُلَّمَا ذَكَلَكَ ذَاكِنُ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْمِكَ عَاقِلٌ قَافَعَلَ مَا كُلَّمَا وَكُلْكَ ذَاكِنُ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْمِكَ عَاقِلٌ قَافَعَلَ مَا كُلَّمَا وَكُلْكَ ذَاكِنُ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْمِكَ عَاقِلٌ ثُقَالُهُ مَا كُلُّوا كُلُيْكِ مَا صَلَّى عَلَى اتَحْدِ مِينَ الْحَدْمِينَ

الٹرتمال آپ بر درود نیسجے آئی مقدار کمی حب قدر آپ کو کوئی یا دکرنے والا یا دکرسے اور خاتل آپ سے ذکرسے غانل ہم ں جوان تمام صلوات وتسبیمات سے افضل وا کمل اوراطیب ہم جواس نے ساری مخلوق میں سے سی بھی فر دبیر بھج ہم ں

آشُهَدُآنُ لاَ اللهَ إِلاَ اللهُ وَحُدَهُ لاَ شَرِيْكِ لَهُ وَآشُهُدَا تُلَكَعَبُدُهُ وَرَسُولُهُ وَخِبَرَتُه مِنْ خَفْتِهِ - وَٱشْهَدُانَ لَا اللهِ عَلَيْهَ الرِّسَالَةُ وَٱدَّنِتَ الْاَمَانَةُ وَنَصَعْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدُتَّ فِي اللهِ حَتَّى جِهَادِهِ -

میں الطروصرہ لانٹر کیب لہ سے معبود برخی ہونے کی گواہی دیتا ہوں اوراس امر کی شمارت کہ آپ الطرتعالیٰ سے عبد فاص عبد فاص ادر رسول برختی ہیں اور تمام مخلوق میں اس کے نزد کیب بہتر اور میں تمادت دیتا ہوں کہ آپ نے احکام رسالت کی تبلیغ فرادی۔ امانیت فداوندی کو اوا فرما دیا۔ امت کے ساتھ فطوص اور ہمدردی کا حتی اواکر دیا۔ اور راو خدا میں جماد کرنے کا حتی اواکر دیا۔

اللهُ تَمْ وَأُرْتِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثُهُ مَقَامًا مَّحْمُو وَا الَّذِي وَعَدُتَهُ وَارْتِهِ بِهَا يَةَ مَا يَنْهُ بِغُوا اللَّهِ عَلَيْهُ وَالْتِهِ بِهَا يَةً مَا يُنْبُغِيُ آنُ يَيْنَا لَذَاللَّمَا يُلُونَ .

کے اللہ اورانیس مفام وسیلہ دفضیلت عطا فرما اوران کواس مقام محمود برفائز فرماجس کا تونے ان کو دعد ہ دیا، اور وہ الفامات عطافر ما جو ساگلین کے ذہن رساسے ما ورا وہیں۔

ٱللهُ مُصَلِّعَلَى مُحَمَّدٍ عَبُدِ لَهُ وَرَسُولِكَ النَّبِيّ الْاَتِّيِّ الْاَتِّيِّ الْاَتْجِيّ وَعَلَى اللهِ مُحَمَّدٍ قَالُ وَاجِهِ وَ ذُرِّيَيْتِهِ كُمَا صَلَيْتَ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَ

جوشخص برسب کلمات قدی صفات یا و نزگر سکے یا و تت کے دامن میں آئی وسوت نرہو تو وہ بعض براکنفاد کرے ادر کمتر۔ من تقدار السلام علیک یا رسول الٹر صلی الٹر علیہ کو ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عروض کیا کرتے تھے۔ السلام علیک یا رسول اللہ السام علیک یا اباد کی اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ علیک یا اتباہ۔

حصرت امام مامک سے منعول ہے کہ و وعرض کرتے تھے۔السلام علیک ایصا الدنبی ورحمتر الله وبر کا تدر

آنْتَ الشَّغِيْعُ الَّذِي تُرْجِحْ شَعَاعَتُ عَلَي الصِّرَاطِ إِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَ مَرَ اَبْ بِي وَلِمُنِيعَ أِي جِن كَ تُعَامِت كَى بارگاه فلاندى بين اميدكى جاسمتى ہے جب كديل صلط برببت سے لوگوں على مِسْلِين گے۔

وَصَاحِبَالُكَ فَكَ اَنْسَاهُمَا اَسِكَا اَسِكَا اَسِكَا اَسِكَا اَسِكَا مَا عَلَيْكُمُ مَا جَلَى الْقَلَمَ ا ادراب كے دونوں مصاحبين كريس كميمى بجى دعوات خير بيس بحول نبيس سكتا ميرى طرف سے اَكِ پرسلام ہو جب بك لاہوار قلم ميدلنِ قرطاسس ميں محو خلم رہے ہ

فراتے ہیں وہ نیعرمن کرکے دوط گیا می مجھے نیندا گئی توہیں نے مالت نیند ہیں محبوب کریم علیالسلام کود کھے اکہ اب ذراتے ہیں۔ آیا عَدِّی اُلْا عَدْ الله کَلُوا الله کَلُول الله کُلُول کُلُول الله کُلُول کُل کُلُول کُلُ

پرجبیب کرم طلاب ام کے مزارا قدس کے مربا خرصتون سے اس کے اور مزار تربیت کھڑا ہو

ادر قبلہ روہ کور انٹرننا کی کی حمدو تنا اور مجر وبزرگی کا اظہار کرسے اور جواہم ہم اور محبوب ولیٹ ندیدہ وہ دعاما تکے دہ لینے ہے جا

اور لینے والدین سے یہ اور دیگر اقاریب اور شیوخ واخوان اور تمام اہل اسسال مے بیے پھر ریاض الجنة میں حاخر ہوااور
کمیزت و عامل تکے اور نماز پڑھے۔ کیوں کہ سجین بعنی بنماری نشر لین اور سے مشر لین میں حضرت الوم بریرہ وضی الشرعنہ سے

مردی ہے کہ سب برع رب و مجم سلی الشرعلیہ و ملم نے فرقا یا تما بیکن قائم یک و میڈنگری کی کی کھٹر نے کی اور میرا منہ رمیرے حوص

عملی حقوظی میری قبراور منہ رکی ورمیانی جگہ جزنت سے باغابت ہیں سے ایک باغ ہے اور میرا منہ رمیرے حوص

کار بہت یہ میری قبراور منہ رکی ورمیانی جگہ جزنت سے باغابت ہیں سے ایک باغ ہے اور میرا منہ رمیرے حوص

کار بہت یہ میری تبراور منہ رکی ورمیانی جگہ جزنت سے باغابت ہیں سے ایک باغ ہے اور میرا منہ رمیرے حوص
کار بہت یہ میری تبراور شینہ سے باس کھڑا ہوکر وعا ما جگے۔

مسٹ کے عک جرتبرانور کا طراف کرنا جائز نہیں ہے ۔ اور پیٹ یا پیٹھ کا مزار انور کی و بوار کے ساتھ لیگا نا می کروہ ہے ۔ جیسے کہ اہا مہی و فیرہ نے فرایا ہے ۔ اور ہاتھ دلگا نا اور بوسہ دبیا بھی کروہ ہے بلکہ اوب کا تھا ضایہ ہے کہ دور بٹ کر کھڑا ہو بیسے کا ہری جیات طیب ہیں ما صر برتا تو دور بسٹ کر کھڑا ہوتا ۔ میں صحیح وصواب ہے اور چیل علماد کرام کا ای براجاع و اتفاق ہے ۔ اس سے بعد امام نووی نے جرکچھ فروایا وہ علامہ ابن مجرکے کلام میں منقول ہوگا لہذا میاں انتصاراً اس کو ذکر منہیں کیا گیا ۔

ہسٹ کے علی میں زائر کے یہ مناسب وموز دن اور ستحب یہ سے کہ مرینہ منورہ میں قیام کے دوران تمام فائیں مسجد نبری میں اداکرسے ۔اور مسجد میں اعتمان کی نیت سے بیٹھے جیسے کہ مسجد حرام سے متعلق ہم نے عربی کیا ہے۔

مسعله عن بمستحب برست كمرر وز جنت البقيع كى طون جائے على الحقوص جمعه كے دن سيلے

بھراگسی نے اس کوسلام پیش کرنے کی وصیت کی ہوتو عوض کرے۔ یا دسول اسٹر فلاں بن فلاں کی طرف سے اپ پرسلام ہو۔ یا اس طرح عرض کرے فلاں بن فلاں آپ پرسلام بھیجتا ہے یا جو بھی عبارت اسس منی کوا واکر تی ہے عرض کرے۔

پیراس گرسے دائمیں جانب ایک ہانے کی مقدار رسل کر کھڑا ہو۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی انٹر عنہ بیرسلام بیش کرے کیونکران کا سرمبارک دسمول خداصلی الٹر علمیرو کم سے کنرسے مبارک سے برابرہے۔ اور عرض کرسے۔ السلام علیا یا ابا بکو صدنی دسول اللّٰہ و تنا نبید فی العار جوالہ اللّٰہ عن احدة نہیں حبیرا۔

توسل واستغاثه كانتهائي منتحس نداز

عتبی فرماتے ہیں میں روصنہ المحرکے قریب بیٹھا تھا کہ ایک اعرا بی حاصر بارگاہ ہوا۔ اور عن کیا المسلام علیک
یا رسول الٹکر میں سنے الٹگرب العزیت کوفرا نئے ہر مے سنا۔ وَکُوْاَ نَنْهُمْ اِذْ ظَلَکُوْاَ اَنْفُسَہُ ہُوَ جَاءُوُلْ کَا فَاسْتَعْفَرُ عَاللّٰهُ وَاللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہ اللّٰهُ کَتُوْلِ اللّٰهُ کَتُواْللّٰهُ کَتُواْللّٰهُ کَتُواْللّٰهُ کَتُولِ اللّٰهُ کَتُواللّٰهُ کَتُولِ اللّٰهُ کَتُواللّٰہ کَا اِللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ کہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ مِل اللّٰہ ال

مَ الْمَخْيَرِ مَنْ ذُ فِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمْ فَ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِ مِنَ الْقَاعُ وَ الْاُحْمُ مُ الْمَ الله وه ذات اقد سس جران تمام وگوں سے انعنل وبر ترہے جن کا جم چینل زمین میں ونن کیا گید نسیں ان اعمناه مبارکہ کی وجہ سے زمین اور طبیلے خرست بووں سے بہک اکسطے۔

َ نَفْسِی الْفِذُ آءُ لِعَبْرِ آنْتُ سَاکِنُ ہُ ﷺ فِیْسِ الْحِیْفَاتُ وَفِیْدِ الْحُبُودُ وَالْکَرَکُرُ میری جان فلاہواس ترا قدس پرچن ہیں آپ کی میکونت ہے۔اسی ہی مفنت وطھارت ہے اوراسی ہی مراباجود دم موجود ہیں ۔

بارگاه رسالت میں ماضری وسے اور مورونت البقیع میں ماضر ، د اور وہاں مہینج کر کھے۔السلام عبیکم دارقوم مومنین و انا النشآء الله بم لاحفون الله ماعفولاهل البقيع الغرق اللهم اعتفرلنا ولسهد - سلام بخفم برائع قوم ومثين اورم ان شارا لله تهار الله المقر التي بونے والے بي - ليے الله الله الله الله عرفد کے ليے مغفرت فروا ليے الله الله الله الله مغفرت وخبششش سے سرفرا ز فرا -اوربقیع شراعیت میں جو نا یاں تبور ہیں ان کی زیارت کر کے شاگا حضرت امراہیم دی المرمن دلحنت عجريسول صلى الترعليه وتمم صغرت مثما ك رحضرت عباسس جعفرت امام حسن رامام زين العابرين -امام محمد بالتسمير الم جعفرهان ومنيره رضى التعنيم اور مصنرت صفيه نبى اكرم سلى الترطبير ولم كى كيو كيمي صاحبه رصى الشرعنها كيمتر ارا قدمس ير سسلسله زبارت کوختم کرے میسی بخاری میں بقیع شرایت کی قبروں کی نصیات اور زبارت سے استجاب سے متعلق

مسك عل بستحب برسے كرشمادا عدى قرول كى زبارت كرے اور مبتريہ كرجوات كے دوزان کی زبارت کرے ۔اورا بتداء زیارت کی حضرت حمزہ رضی انٹر عنہ سمے مزار مبارک سے کرے بھیج کی نما زمسجد نبری میں اواکرے عبداز جلدا وصر جائے تا کروائیس بوکرظر کی نماز با جاعت مبدنعری میں اواکرسکے۔

مسئله عطا دربت دیاده اکبدی سخب یهد کمسجد قباری نماز برصنے کی نیت سے تباری کے اورسى رشرلون كازبارت كرسے راوربہتر بيرسے كرمفنة سكے ون عاض مور

ترندى ترليف اور ديجيدكت صحاح بي حصرت السيدين حنيه رضى الله تعالى عنه سے مروى ہے كر رسول خدا صلی الله طلیر و لم اے فروایا۔ صَلیا ﷺ فِیْ مَسْیجِی ثُنبًاء کَدُسُرَۃ »مسجد قبا میں نماز بیر صنا اجرو ثواب میں عمرہ کے برابہ اور بخاری وسیلم میں حضرت عبدالله بن عرصی الله منهماس مروی ہے۔ کان رَسُول اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهُ وَسَلَّعَ يَا فَيْ مَسْمَجِد قُبَا مَا شِيئًا وَرَ أَكِبًا فَيُصَلِّقَ فِيْدِرَ كَعَتَ يُنِ مِ رَسُولَ الْمَمْ عَلَى الْمُرْطِيرَ عَم مَعِدَقبا مِن تَعْرِينَ التَّ کہجی پیدل اور کہمی موار ہوکرا دراسس میں دور کوت نمازا دا فراتے۔ اور ایک صیح مرفایت میں وار و ہے کا ی باتیا ہے گئی تسبت اب سرمنه كواس معجد مين تشريف لات تھے۔

ادر یہ بھی ستحب سے کہ سرّادلیں پر عاصر ہواورانس سے پانی ہیے عب کے شعلیٰ مردی ہے کہ انحصرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پرتشرلین لا کے اور اس میں تعاب دمن ڈالا۔ بیکنوان مسجد قبار کے قریب ہے۔

مسئله عط ور ميندين عام مشاصداور قابل زبارت مقابات مين عاصر بوكران كى زيارت سے انتخون ك مشرب كرناا ورستحبه ميں سے ہے۔ اور وہ تقریباً تمین مقامات ہیں جن كو اہل مرینہ الحجى طرح جانتے ہیں۔ بلذا جہاں مک مکن ہوتمام کی یا اکثر کی زیارت کرے اوران سات کنووں پر بھی حاصری متحب ہے جہال سے بنی اکر ملی اللہ عليه وكم ما في يني ا دروضو وعنسل فرات تحصه

مسلم المعما : عوام كى جمالت اور برعت يرب كه وه صيحاني تعجري رياض الجنت مي كها نا مرجب تقرب سمجة بين اور لين الكواكر فنربل كبيرين يجينك دينة بين ربيانتهائي فيسح حركت اورام منكرب-مسئله عطا درام مالک رحمه الترتعالی کے نزویک اہل رمیز کے یعظم منزلیت میں ہر بار واحل ہوتے اور اس سے نکلنے پردوضہ اقد سی اور مزارا قدس سے پاس کھڑا ہونا مکروہ سے۔ اور فراتے ہیں کہ یہ امر عز بار اور ساخوں مے یعے درست ہے۔ یاں البتہ ابل مربیز کا کوئی فردسفرسے واکس آئے یا سفر پر جانے تھے تواس کے سیائے بارگاہ نبوی کی حاصری اور زبارت مرور ودعالم صلی الله علیہ وسلم کے یہ درو و وسلم اور وہاں کو سے ہوکر کینے یے دما ایکے میں کوئی حرج نہیں ہے اور علیٰ ہذا القیاس شیخین رضی اللہ عنہماکی زیارت اور ان سے یہے سلام میں

علامہ یاجی فرات ہیں کدا مام مامک نے اہلی مرینہ اور مسافروں کے درمیان فرق کیا ہے کیونکومسافرو منز یا دور وراز ے اسی مقدر کے یہ حاضر ہوتے ہیں اور اہل مینہ وہیں مقیم ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللّٰے علیہ وسلم کا ارشا وہے۔ ٱللهُ مُلَا أَجُعَلُ فَتَنْبِرِي وَثُنْتًا بُعْبَ دُ-

العالميرى قركوالسابت مذبا ديناجس كى عبادت كى جائے۔

الم ابن مجرنے مناسک سے ماستید بیرفر یا قولد کرہ ماکک لعبی امام مالک نے اہل مدینہ کے یہے ہر بار مسجد بوی این ما نسر ہوتے یا رخصت ہونے برروضہ اقدس بروتوت کو کمرو و قرار دیا ہے توعلامر سمجی اس کی وجربیا ن كتے ہوئے فراتے ہيں كمان كايد فران سد ذرائع واسے قاعدہ يمينى سے كيونكم بوسكتا ہے كد وال زيادہ و فعہ تیام دو توٹ موجب مال بن جا میے (ا ورجوشخص بارگا ہ نبری میں قیام سے مال محسوس کرسے گا اس کا انجام مبرا موگا۔ الكليك الخفرت نعصرت الومريه كوفراياتها يااباهديدة ذرنى غِبًّا تَنْ وَدُحُبًّا - لم الومريه كميمكمين میری زیارت کیا کرو۔ تمارے اندر محبت زیادہ ہوجا کے گی) اور بیرصرف امام مامک علیم الرحمتہ کا سلک ہے جب کہ باتی میون زارب میں بحرزت عامیری ا مور متعبد میں سے سے کمیونکہ جزری کثرت خیر ہی ہوتی ہے - استحصت عبارة اسبی-علامدابن حجر امام سبکی کی محقیق نقل کرنے سے بعد فراتے ہیں کدامام زوی سے ا ذکار کی عبارت بھی اس کی تائيد كرتى سے دوه فرائے ہيں۔

يُسَنَّ الْإِكْتَارُ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِوَ الْكَادُ الْوُقُوفِ عِنْدَ قُبُوْرِاَ هُلِ الْخَيْرِ وَالصِّلاَجِ

تبورى كبشرت زبارت كرنا مسنون سے اورعلى الخصوص ابل فيرا ورصلحاء كى تبور كے پاس زياده ديرا وربابر بار وقون كرنامسنون سب - انتحف عبارة حاست بداين حجر-

مستعلد علا: دا الررميز كے يعي ستحب يہ بسے كه وه تيام مريز كے دوران ليف دل مي اس شهر مقدال

ورات كے ابتلاد ایرت میں ذكر كے گئے ہیں انہیں كا عادہ وكوار كرے اور الله تعالى سے عرض كرے ـ اللهُ عَدَ الآنَجُ عَلُ هٰذَا آخِرَ الْعَهُدِ بَحْرَمُ رَسُوْلِكَ وَكَيتِنْ فِي الْعَوْدَ وَالْحَالْحَوَمَ يَنِ سَيْبِيلَ سَهَلَةً وَادْنُقَيْنَ الْعَفْدَ وَالْعَالِفَيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْلِحْرَةَ وَدُدَّ مَا الْمِينِ عَالْمِينَ عَالِمِيْنَ ء

کے الد مہاری اس عاصری کوحرم رسول علیال سلام کی آخری عاصری منر بنا اور میرے بیاے حربین طیبین میں دوبارہ مامنزی کے بیان میں دوبارہ مامنزی کے بیان سی دفتار اور میں میں دوبارہ مامنزی کے بیان اور اور میں دنیاو آخرت میں عفو د مان سے مانزی کے بیان اور اجرجزیل کی غنیمتوں سے مانزی نصیب فرمانہ والیسی نسسب فرمانہ وراں حالیکہ ہم تواب جبیل اور اجرجزیل کی غنیمتوں سے مہرہ در مرنے والے مہرل ۔ اور والیسی برسمبیر صعیمنہ بیلے اور اسطے یاوُں نہ بیلے .

مسيرتبوي سيمتعلق جيراتهم امور

مست کے علی جسم نوی کا وہ اما طرح برور و مالم علیاب لام سے زمان سعاوت نشان میں تھا۔ امادیث میں ردی فف کل صرف اس سے یہے۔

حضرت خارجہ بن زیروشی اسٹر عنہ سے مروی ہے کہ رسول خلاصلی اسٹر علیہ وہم نے جس وقت مسجد شراعیہ کو کہ تھی۔ اس وقت مسجد شراعیت کی لبائی متر ہاتھ تھی۔ بعد ازاں اس میں قدتاً فرقتاً اضا فہ ہم تارہ ہائذا (اگر سے بعد موزوں ہیں کال جگہ نماز بیسے کا اہتمام اور التزام کرے جو مرور دو عالم صلی اسٹر علیہ وہم سے زمان سعاوت نشان میں مسجد بنوی میں والی تھی کیونکہ صدیت نبوی حکولی ہی مشتر چدی ھن الفق کی آلفی سے الی تا سے الی خار اور التزام کے بعد ازاں میں میں تعریب کا میں اسٹر میں اسٹان علیہ وہم سے زمان سے سے جو نبی اکرم میں اسٹر میں میں تھی کئیں اگر یا جا عدت نمازا داکر سے تو وہ اس مصد ہے کھا ابونا بہتر ہے ربعد ازاں میں اسٹان علیہ وہم سے زمانہ اور اسٹر ہے ربعد ازاں میں کھا ابونا بہتر ہے۔ بعد الی جگہ ہی کیوں نہ کھڑا ہونا پڑے سے میں کا مسجد پیٹر لیف میں افسا فہ بعد در مری سعت میں و خوا ہ صف میں کا مسجد پیٹر لیف میں افسا فہ بعد میں گیا گیا میں المام النودی۔ کے بیا الیں جگہ ہی کیوں نہ کھڑا ہونا پڑے سے حب کا مسجد پیٹر لیف میں افسا فہ بعد میں گیا ہم النا دی گا۔

کے امام نوی کے اس تول کا وار و مار صفا کے استعارہ سے تعینی تخفی مراوید سے جبکہ جہور علیا دنے اس کو تعین وسفی کے منی میں لیا ہے لینی جس پر جبی میں میں میں میں حصہ میں کام نہیں ہوسکتا جو سرور کو ہمین علیا ہوں کے سی حصہ میں نمازا واکر لینا اسی اجر و تواب کا مرحب ہے البتداس حصر کی نصید ہیں کلام نہیں ہوسکتا جو سرور کو ہمین علیا ہسلام کے زمان سیادت میں نمازا واکر لینا اسی اجر و تواب کا مرحب ہے۔ البتداس حصر کی اور وہ صرف مسجد کے سانخد فاص منیں بکد کو بد مبارکہ سے جس حصر بی الشان میں تھی اور آپ کے اتعام واحضار مبارکہ سے مشرف ہوگی اور وہ صرف مسجد کے سانخد فاص منیں بکد کو بد مبارکہ سے جس حصر بی آپ نے نمازا واؤمائی وہ بھی دوسرے حصر ب سے انفیالی ہے۔ من پر تھنسیل سے یہ عمد آ القاری اور فتح الباری ومنی و ماہ حفلہ زائمی ارد بعض حضرات نے تعربے فرائی ہو می ہوں کے دا فرائی سے کہ امام نروی نے اس تول سے جمع فرا لیا تھا۔ والٹر اعلم۔ (محداخر ن

کی حلالت شان کالمحاظ رسکھے اور سروقت اس امر کو ذہن نسٹین رسکھے کہ بیروہ مقدس شہرہے جس کوا دیٹر تغایل نے نبی الابنیار فخر عرب وعجم صلی ادلیم علیبہ وسلم کی ججرت اوران کی وطنیت اوراً خری اُرام گاہ سے یلے نسخب فرمایا ہے اوراسی طرح محبوب کیم علیا ہے۔ اور اس میں بارباراً ناجانا اوراس سے مختلف مقامات پر بیدل جاپنا ملحفظ فاطر ہے۔

هسٹ کی سے ان مزرہ میں قیام وسکونت سخب ہے لیکن وہ اندیں نزا کھ کے ساتھ منزوط سے جو کو کمرو کی سکونت کے یہے ذکر کی گئی ہیں تعینی نمر بب مختار رہے کہ اس میں اقامت مستحب ہے گرجب گیان نا لب بیر ہو کہ اس سے محذور وقمنو سے اور مرزو مہوں تو معیراقامت سے گریز کرسے میجیج سلم میں مصرت عبدا لٹرین عراور صفرت الوہررہ رصنی النامینم سے مردی ہے کہ نبی کرم علیہ السام نے فرہایا :۔

مَنْ صَبَرَعلَى لاواء الْمَدِينَةِ وَسِيْدَ نِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا الْوَسَيْدَا الْوَسَيْدَا اَوْسَيْدَا ال جِرْخُص مِرِيزِمنوره كے شاكدا ورتكاليف پرصبرسے كام ہے گا اوراس میں سكونت كو ترک نبیں كرے گا میں بروز

تیاست اس کے یعے شہید وگوا ہوں گا۔ یا فرؤیا شغیع اور سفار سے ہوں گا۔

مسٹ کے اسک عمل : مستحب یہ ہے کہ عب تدرزیاد و دوزے دکھ سے روزے رکھے اور حباں تک مکن الا مرینہ مورہ کے باش ندوں اور مجبوب خلاصلی الشرعلیہ و لم سے بیڑوسیوں پرصد تات ویزات کرے کیونکہ پرام فی اکرم سلی الشرعلیہ و لم سے ساقہ برواحیان میں وافل ہے ۔ اور آپ کی رہنا مندی وفوٹ نوری کا موجب ہے۔

ایسٹ کے عالم جد مینہ منورہ کی تراب اقدس یا بچھوں سے بنی ہوئی اسٹیا دشلا لوٹے گاہس اور پا ہے اور کو سے ویزہ مہراہ ہے جانے ہے۔ مریم مرینہ کا تسک کے حرم مرینہ کی مدور عیرادر احد کا درمیانی صدیعے کہ حرم مرینہ کی مدور عیرادر احد کا درمیانی صدیعے کہ حرم مرینہ کی مدور عیرادر احد کا درمیانی صدیعیے کہ حرم مرینہ کی مدور عیرادر احد کا درمیانی صدیعیے کہ حرم مرینہ کی مدور عیرادر احد کا درمیانی صدیعیے کہ حرم مرینہ کی مدور عیرادر احد کا درمیانی صدیعیے کہ درم کرے ادر احد کا درمیانی صدیعیے

حضرت ابوہ ریرہ دمنی النوعنہ سے مروی ہے۔ کو رَءَینُ النّظباء بِالْمَدِیْنَةِ تَدَوْدَعُ مَا ذَعْرَ سَیْهَا الْمِ مینہ مؤدہ میں ہزموں کو چرتے ہوئے و کھیوں تو میں ان کو پرلیشان شیں کروں گا ۔ کیونکہ نبی اکرم سی اللہ علیہ وسم کا ارشاد ہے مَا بَیْنَ لَا بَیْنِهُا حَدَامٌ سعینہ مغررہ کے دوس ملک تانوں اور تجھریلے علاقوں کا درمیانی مصر حرم ہے ۔ گریا دو طرف کی حدو دعیرا درا حد میما طبیں اور دو وطرف کی عدو درسیاہ تجھروں والی زمین۔

مسٹ کے عالم ہوجب میزمنورہ سے رخصت ہونے کا الاوہ کرے اورگھریا کسی اور علاقہ کی طرف جانے کا توستحب یہ ہے کہ مسجد شرافیت میں دورکوت تمازا داکر کے مسجد شرافیت کو الوداع کہے اور جو دمائیس بے نہ ہوں جناب باری تعالیٰ میں عرض کرسے اور پیر بارگاہ دسیا سے بناہ صلی الشی علیہ کو مامی مواور جرکاب سے سام اور

يرى ديادت كى ـ

مج وزیارت می ترتیب کابیان

اگر ج نرص اداکرا سے تو پیرافضل بہ سے کہ ابتراء ج کے ساخد کرے اور بعدازاں زیارت رسول صلی التر علیہ وسلم سے رخون ہو۔ ادرا گرنفی ج سے توانعتیارہے جس کو پیلے اداکر سے اور جب قبرا نورکی زیارت کا ارادہ کرسے تواس سے ماخ سبجدر سول صلی اللہ علیہ ولم کی زیارت کامبی ارادہ و قصد کرسے کیونکہ وہ ان تمین مساجد سے ہے جن کی طرف موادیوں کو جاپایا جا سے کتا ہے۔ حدیث نزلیف میں ہے۔

لَّا نَشَنَدُ الرِّحَالُ اللَّا لِنَالَهُ تَنْ مَسَالَجِدَ الْمُسْجِدِ الْمُحَرَامِ وَمَسْجِدِ يُ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْطَى - مُونَ مِن مَا مِر كَا اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى المُعَالِمُ اللهُ اللّهُ اللهُ ا

الأكي يدبنزيب كفقطروصهاطهرى زبارت كاده ساتفارسفرك

جب مدینہ منورہ میں پہنچے تو اندر داخل ہونے سے پہلے عسل کرے یا دصورا وطسل کرنا زیادہ اولی اور بہتر ہے۔ صاف سے معرے کیڑے است ممال کرے اور بعثر منورہ کے قریب انر بڑتے سے معرف کی سے کیٹرے اور بعیل بیٹر القیاس ہروہ فعل جب کو دب انر بڑتے ہیں اور بھر پیدل جل کر داخل ہمرتے ہیں بہت ہی عمرہ اور بیٹ ندیرہ ہے اور علی بنا القیاس ہروہ فعل جب کو ادب و اجلال نبوی میں کو کی دخل ہمرگا وہ اسس تناسب سے انفیل واحس نہرگا رجب مدین منورہ میں واخل ہمو تو اسس طرح کیے۔

إِسْمِ اللَّهِ وَرَبِّ آ دُخِلُنِيْ مُدُخَّلَ صِدْقِ قَ ٱنْحِرْجِنِيْ مُنْحُرَجَ صِدْقٍ قَا اجْعَلُ لِيْ مِنْ لَدُ نُكَ

من بیا ہے : سام فودی نے اس مقام برحیٰر تاریخی اور لغوی نوائد ساین کے تھے جن کا ذکر کرنا لازم وضروری ملیں تھا لہذا ہم نے ان کو ازراہ احتصار صزف کر دیا ہے۔

زبارت خلبل علبال الم اوربيت المقدس كي زيارت كاحكم

حفرت ابراہیم خلیل الله طریاب امام کی زیارت شفل عبادت ہے اس کوئی بیت اللہ اور زیارت نبوی کے ماتھ الازم یا طروم اور شرط یا مشروط ہونے سے محاظے کوئی تعلق شیں ہے۔ لہذا وہ عدیث جر کہ عوام روایت کرتے ہیں جس نے میری اور میرے بابراہیم علیاسلام کی ایک ہی سال میں زیارت کی میں اس سے یہ جنت کا منامن ہوں ۔ باطل محق اور مزرے علی بذا القیاسس بیت المقدس کی زیارت مستحب ہے تین وہ مجی جے سے متعلق نہیں ہے ۔ لہذا بعض عوام کا یہ اعتقاد باطل محق ہے کہ جج کی تکمیل و تمیم بریت المقدس کی زیارت برموتو و ف ہے ۔

علامه امام کمال الدین بن البهام الحنفی المتوفی سانت کلاریارت کی البمیت اور آواب سے متعلق کلام

علام مرصوت نتے القدر میں کتاب الحج کے آخریں اس موضوع بریج شکے ہوئے فراتے ہیں۔
المقصودا لثالت فی زیارت قبالنبی صلی الشرعلیہ وسلم مہدے مشائح کرام فراتے ہیں کہ روسنہ اطہر کی زیارت افضل مندوبات وستحبات سے ہے اور سنا سک فارسی وشرح المخار میں ہے کہ فریارت روضائہ اقد میں صاحب وسعت کے سیے واجبات کے عکم میں ہے۔ واقطنی اور برنار نے صنوراکرم صلی الشرعلیہ وسلم سے روایت نقل فرما کی۔ متن ذار قابوی و جب سے مرایت نقل فرما کی۔ متن ذار قابوی و جب ہوگئی۔

الله تعالی کے نام کی برکت سے ۔ لے بیرے بروردگار مجھے تقام صدق وصفا ہیں داخل فرہا اور بجھے صدق و سفاکی مقام کی طرف نطف کی توقیق مطافرہا اور سجھے لیے پاس سے حجبت قاہرہ عطافرہا ہو بھی معاون و مردگار ثابت ہور میرے مقام کی طرف نطف کی توقیق مطافرہا اور سجھے اس طرح زیارت رسول علیار سلام کانٹرف مجنش جس طرح تونے اولیا کام بیاد دوران کے معدل وسے اور شجھے اس طرح زیارت رسول علیار سلام کانٹرف مجنش جس طرح تونے اولیا کام اور ایک مقام ہے۔ اور میرسے یہ مفرت و خبشسٹ فرہا۔ اور شجھے رحمت سے مشرف فرہا۔ اس اول ترمیری بی جاب سوال ودعا کا مبترین مقام ہے۔

امام مالک اور ادب مزین

جب مجد نہری میں واخل ہوتر مساجد میں واخل ہوتے وقت جرامورسنون ہوتے ہیں انہیں بجالا ہے لینی وائیں پادُن کوسید رسکھے بھر پائیس کوا ور سمیے ۔ اَللّٰ اُنْ اَعْقولی ذخوجہ و افتح لی ابواب دھنگ باب جرئیل علیہ اسسام سے واخل ہویا دومرسے در وازوں سے، پیلے ریاض الجنتہ میں وافل ہو سے قطعہ مبارکہ منبر سرّ لیف اور قبر افراسے در میان ہے۔ اس میں تیجتہ المسجداد اکرسے ماور اس ستون کی طوف سز جہ ہوجس سے پنجے تا ہوت مصحف ہے۔ مبر سر مشر لیف کا عود وائیس کندھے

کے مقابل ہوا وروہ دائرہ ہو مسجد سے بقیلے میں ہے وہ اس کی آنکھوں کے درمیان ہوتو یہ ہے وہ مقام جہاں ہرور دو عالم مٹی الڈ علیہ و ہم تیام فرا ہوتنے تھے بعدا زاں سجد شرلیف میں تبدیلی پیدا ہوگئی اور مبض کتب مناسک میں بوں ہے کہ تحبیت المسجد ہی اکرم ملی الٹہ علیہ و کم کے موقف اور محل قیام میں ادا کرسے رعلامہ کرمانی اور مساسب اختیار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالم اللہ تعالم اللہ تعالم اور قبولیت کا سے اس اور قبولیت کا سوال کے اس اور قبولیت کا موال کے اور اس سے اس فعمت سے اتمام اور قبولیت کا موال کرے۔

ایک روایت یہ ہے کہ مرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر نٹر لین اور مجبوب کریم علیال سام سے مرتف سے درمیان جاں ایک ناوادا فواستے تھے چودہ اور ایک بالشت کا فاصلہ ہے ۔ اور منبر نٹر لین اور قبر انور سے درمیان تربیّن الم تھ اور ایک بالشت کا فاصلہ ہے ۔ اور تبلہ والی السنت کا فاصلہ ہے ۔ بھر روضہ اقد سس پر ماصری وسے اور قبلہ کی طرف لیشت کرتنے ہو مے قرانور کی قبلہ والی دلیار کی طرف متوجہ ہو کر کھڑا ہو۔ اور جو سستون قبر انور سے سر عامی ہے اس سے چار ما تھ سے قریب وائیں جانب مط کر کھڑا ہو۔

روصندا فرکس کی ماضری کے دقت قبلہ روکھر سے ہونے کی روایت باطن ہے۔

الوالليث سے مردی بر روايت كرمزار بر انوار بر ماضری سے وقت قبلد رو مرکو کھڑا ہو مرد و وا ورنا قابل اعتبار ہے كيونكه الم الائم حضرت اللم البوحنيف نے پنی سنديں صفرت عيلا لئر بن عرصی التر عنبما سے روايت فراقی ہے۔ فرواتے ہیں۔ مِنَ النَّسَنَّةُ فِي اَنْ مَا يَّا تَا تُحَدُّرا النِّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ هُنِ وَمِلُ الْقِبْلَةِ وَتَعْجُعُلُ اللهِ الْقِبْلَةِ وَمَعْجُولًا اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ الل

سنت یہ ہے کہ تو قبلہ کی جانب سے قبرالورکی حافقری وسے داورا پنی بیٹھے قبلہ کی طرف کرسے۔ اور منہ مزار پرالوار کاطرت کرے عرض کرسے انسان معلیک ایھا النبی ورحمتہ الله وبر کا تہ

ہاں یہ توجیہ ہوسکتی ہے کہ اس اندازیس کھڑا ہو کہ ذرا سامنہ قبلہ کی طوف بھی ہورکیونکہ سرور دومالم صلی اندر ملیہ و ط طائیں سپوپر قبلہ روآ کرام فراہیں ۔اورمطلقاً قبور کی زیارت سے متعلق نقہ ادکام کا بی ارفتا وہ ہے کہ زائر کے یہے اولی اور بہتر یہ ہے کہ میت کے پاؤں کی جانب سے صاصر ہمو، سرکی جانب سے صاصر نہ ہر کیونکہ اس صورت میں میت کو نگاہیں بھیرکر ذائر کی طوت دیجھنا پڑتا ہے جو کہ اس کے یہے موجب تعب و تکلیف ہے۔ بخالات بہلی صورت سے کیونکہ اس میں یہ کلفت لازم نہیں آتی بلکہ زائر میت کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے کیونکہ میت جب دائیں بہلو پر بیٹی ہے تواس کانگاہی اس کے پاؤں کی طوف موں گی۔لمذا جوشخص بارگاہ و بنوت میں قبر اور کی پائنتی کی طون سے صامنہ ہوگا تو قبلہ اس کانگاہی جانب ہوجا سے گا۔اور اگر چیرہ اقدرس سے سامنے کھڑا ہوتہ قبلہ بالکل بیٹھے سے تیسے وہ وہ اسے گا رکس و جب یارسول النومین آپ سے شفاعت کاسوال کرتا ہوں - یارسول الندمین آپ سے شفاعت کاسل کرتا ہون اور آپ کے ساتھ النارتعائے کی خباب میں توسل کرتے ہوئے سالتجا وکرتا ہوں کرمیری و فات حالت اسلام پر ہو اور آپ کی ملت وسندت پر -

ادرا سن قلم کے الفاظ ذکر کرے جو صبیب کریا یوعلیالتجہ والتنا سے رفق ورجمت ادر نگاہ لطف وکرم کی طلب پر دلات کرنے موں ادر ایسے الفاظ سے اجتناب کرے جو آپ کی خباب ارفع واعلیٰ لین ناز اور افتخارِ قرب پر دلالت کرتے موں کیونکم یہ مورادب ہے۔

مزارا فأرسس مرصلي الشرعليك فمربيض كااجر وثواب

ابن ابی فدیک سے مردی ہے کہ مجھے جی حفرات کا شرف طاقات نصیب ہوا اُن میں سے بعض کو فرماتے ہوئے سناکم جوشخص کی کیے مزاراً قدرسس برحاحزی دے۔ اور میر کابیا کریمیۃ بلاوت کرے۔

اِنَّ اللهُ وَمَلَاَ قِكُتُهُ لِيُسَلُّونَ عَلَى النَّبِيّ لِيَكَيْهَا الَّذِيْنَ أَمَنُوْا صَلَّوْا حَكَيْلِهِ وَسَلِّمُوا تَسلِيمًا - سترمرتب كم صلى الله عليك والم ياميرتواس كوفرت ته بهاركر كم كا وعليك يا فلال - تجهر پرهبى اس طرح صلوة بولسے فلال - اوراس كى جمله حاجاتا ، پررى كردى جائيں گى -

بودازاں جی شخص نے اسے بارگاہ نبوی بیں سلام پیش کرنے کی وہیت کی ہواس کا سلام پیش کرے۔ اورعرض کرے یا
دول النڈا کپ پرفلاں بن فلال کی طرف سے سلام مواور یا اس طرح عرض کرے یا دسول الندفلاں بن فلال آپ پرسسلام
بھبجا ہے۔ مصرت عمر بن عبد العزیز دصی الندع نہ کے متعلق مردی سے کہ وہ شام سے مدینہ منورہ آدمی بھیجے جوان کی طرف سے
بارگاہ دسالت پناہ صلی النہ علیہ دسلم بیش کرنا۔ اور جو لوگ صاصر بارگاہ ہور سے ہوتے تھے انہیں بھی سلام بیش کرنا۔ اور جو لوگ صاصر بارگاہ ہور سے ہوتے تھے انہیں بھی سلام بیش کرنے
کی وصیت فرایا کرتے تھے۔ اور اگروفت سے دامن ہی اتنی وسعت نہ موکہ جو کھے سم نے ذکر کہا ہے وہ بتما مرعرض کرسکے تو
الکی بھدرالامکان اختصار سے کام ملے اور بعض اسلاف سے اس ضمن میں بہت ہی اختصاد مروی ومنقول ہے۔

شنجين ضي الشرعنهما كى خدمت بس سلام عرض كرنے كى صورت

بھر ایک ہافوکے قریب دائیں جانب مہٹ جائے اگر ممکن ہوتو، اور صفرت ابو بکر صدیق رضی الٹرونہ کی خدمت بیسلام پیش کرسے کیونکہ ان کا سرمبادک نبی کریم علیہ السلام کے کندھے کے برابر ہے۔ لہذا اس قدر دائیں جانب ہٹنے سے اس کی توجہ حزت صدیق کے چہرہ افدرس کی طرف ہوجائے گی اور عرض کرے ۔

السلام عليك بإخليفة رسول التروثمانير في الغارابا بكرن الصديق جزاك الترعن امة محصلي الترعليه وسلم خيراً- ك

بالکل قبلہ کی سمت ہیں منہ بلکو گشرمیلا ان سرور کو نہیں عیہ الدام کی طرب ہوتو قبلہ بالکل بسب بنیاں ہوگا بلکہ کچے حصداس کے منہ کی سمت ہوگا اگرچہ اکتر حصد پیٹھے کی جانب ہوگا الغرض ای صورت میں قبلم کی طرب جہاں استدبار صادق آتا ہے تو اس کو کسی قدراستقبال سے بھی تعبر کیا جاسکتا ہے۔ اور یہی صورت زیا دہ موزوں سے اور زائر کو اس طربیتہ کے طابق کو جونا چاہیے ہوتا ہے ہوتا ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے نہ مکمل طور پر قبلہ کی طرب بشت ہوا در مرور دوعالم صلی النزعلیہ وسلم کی طرب محمل استقبال کیونکہ اس طرح حابیب کی صلی الشرعلیہ وسلم کی طرب بشت ہوا در مرور دوعالم صلی النزعلیہ وسلم کی طرب محمل کی وسے تو کہ اس طرح حابیب کی صلی الشرعلیہ وسلم کی درگا ہ اقدس دائر کے پہلو کی طرب ہوگی اور یا قول کی سمت سے حاصری وسے تو کا لیکن نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم سے چیرہ اقدس اور نگاہ مبارک سلمنے ہوگا لہذا رہی صورت اولی وانسب ہے۔ بالکل نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم کے چیرہ اقدس اور نگاہ مبارک سلمنے ہوگا لہذا رہی صورت اولی وانسب ہے۔ بالکل نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم طرح عرص کرے۔

السلام علیک یا رسول الشر-السلام علیک باخیر خوات الشر-السلام علیک باخیری المثلا من جیسع خداغه السلام علیک با عبیب الله السلام علیک یا عبیب الله السلام علیک با عبیب الله السلام علیک ایما النبی رحمته الشروبر کاته ! لسے رسول خلا ایمن گوای دیما سود و له اله الا المشد و حده لا شرکی له کی اور اس المرکی که آپ الشرتعالی کے عبدخاص اور رسول کوم بی ۔

الصرسول خدا! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے احکام رسالت کی تبلیغ فرا دی - امانتِ خلا وزیدی کوادا کر دیا - امت کے ساتھ اخلاص اور مہم دردی کاحتی اوا کر دیا - اور ان کی مشکلات کو دور فرما دیا - فجز اک الشرکنا نیم الجزاء -الشر تعاملے آپ کو مماری طرف سے ان تمام جزاؤں سے بہتر اور برتر جزاءعطا فرط سے جوکسی عبی کو اُن کی آممت کی طرف سے جزاءعطا فرماتی ہے ۔

اللَّهُ مَّراَعُطِسَيّا نَاعَبُهُ كَ وَرَسُوْلَكَ مُحَمَّدُنِ الْوَسِيْكَةَ وَالْفَضِيْكَةَ وَاللَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ اللَّرِفِيْعَةَ وَالْبَعْثُهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ إِلَّهِ فَي وَعَدْتَهُ وَانْوِلُهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَ لَكَ إِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ،

کی مدہت ہیں حاضر ہوا اورع ض کیا میرے لیے جہیب کرم علیہ السلام کے مزاد مقدس اور نیجنین رضی اللہ عنہا کے مزادت سے ہوہ ا حاب شائیں۔ چنانج انہوں نے تین فہور مقد سرسے حجاب و پر دہ ہٹا یا جو نہ زیا وہ بلند تصیب اور نہ بالکا زماین کے ساتھ ہویںت اوران ا رس خسکر کرنے سے ڈوالے ہوئے تھے اس دوایت کو حاکم نے بھی روایت کیا ہے اوراس میں انزا اضافہ کریا ہے۔ فَدَءً یُٹُ وَصُولُ اللّٰهِ مُعَدّلًا مَّا وَاَبَا بَکُرِ دَاْ سُنَّے بَائِنَ کَتِفَی رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم موسی عند کرد اُسُدہ عِنْ اور بعد الزاں الو مرصد لیق رضی اللّٰہ علیہ وسلم موسی کی موسی سے مقدم جا نب قبل میں دیکھا اور بعد ازاں الو مرصد لیق رضی اللّٰہ عند کو دکھا کہ ان کا سمر ناز میں کا سمراقد میں سرور کو نین علیہ السام سے مبارک کندھوں کے مرابر تھا اور عربین الخطاب رضی اللّٰہ عند کو دکھا کہ ان کا سمر ناز میں موسی کریم علیہ السام کے یا تے ناز سے فریب تھا۔ اس دوایت کو حاکم نے صبح قرار دیا ہے۔

جب رومنا قدر کی زبایت سے فارغ ہولئے آور این البختہ میں ہافری سے اور ایک بھڑت نماز او اگر کے بسٹر فلیکہ وقت کر وہ نہ ہوا وردعا انگے میں مبالغہ سے کام سے کیونکہ صحیحین میں روایت موجو ہے۔ مَا بَنْتِی وَمُینَدِّدِی دَفَظَاتُ مِنْ یِّدِیا ضِ الْجَنْتُ - میرے گر ادر میرے منبر کے درمیان حبّن سے باغات سے ایک باغیچہ ہے۔ اور ایک روایت میں قبری و ممنبری کے لفظ میں بینی میری قبر ادرمنبر کے درمیان مبنی قطعہ ہے۔

مجوب فواصلی الله علیه المرسم محمنبر شریعیت کے پاس گھڑا ہوکر دعا مانگے کیونکہ حدیث رسول السُّر علیہ وسلم میں وارد ب. قَدَاعِدُ مِنْ بَرِی دَوَازِب فِی الْجِنَّةِ میرے منبرکے پانے جنت میں گڑے ہوتے ہیں - اور بیھی مروی سے مِنْبرِی عَلَیٰ تُرعَدُ قَدَاءِ وَنْ تُدَعَ الْجَنَّةِ مِیرامنبر جنت کے شیلول میں سے ایک شیلم میرسے -

اسلاف ای امرکوستوب سیحف تحصے کر دائر منبر منرلیف کے بہلوپر انار کی مانندگول اسٹھے ہوئے محصہ پر بطور تبرک ہاتھ رکھ جی پر میر بعد بیار کی مانندگول اسٹھے ہوئے محصہ پر بطور تبرک ہاتھ داور منبر شریف کا دوسرا حصہ تو ایکل ستور وجوب جی پر میر بیر بیر اس جا بیر اس میں ہوئے ہیں اور ہے البتراک و کی سام جا بیر اس کے جس سے لوگ اپنے ہاتھ اندر واخل کر کے منبر شریف کے اس محمہ کومس کرتے ہیں اور رکات و فیوس مامل کرنے ہیں ۔ اور کہا جا تا ہے کہ وہ محسد اسی منبر شریف کے بقایا جات سے ہے۔

رکات و فیوس مامل کرنے ہیں ۔ اور کہا جا تا ہے کہ وہ حصد اسی منبر شریف کے بقایا جات سے ہے وہ میں نما ذا داکر نے کی سعاوت سے محروم نرر ہے کیوں کم

ف اور دونوروایات میں کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ وہی گر دمیزی حیات کے لحاظ سے بھی تھا اور وہی گر اخروی محل اسراحت بھی بن گیا ان روایات میں یہ اطلاع ہے کہمیرا مزارمیر ہے اس گھر میں ہی ہوگا۔ نیز صوب حضرت صدلیقہ رضی الشرعنہا کے جرہ ابنا گھر قرار دیا سے حالائکہ سجی از واج مطہرات کے جرات مبارکہ آپ کے ہی گھر تھے تواس کی وجہ والشرور سولم اعلم میں معلم ہوتی ہے کہ باتی گھر تھے فقط حیات و بنویہ ظاہرہ کے لمحاظ سے اور میر گھروہ ہے جس میں بعداز وصال تا قیام قیامت سکونت رہے گی نیز اس میں حزت صدلیقہ رضی الشرعنہا کی دیگر از واج مطہرات ہر مرتری اور فوقیت کا اظہار ھی سے رہے اللہ عمرات ب خلیفہ ریول اسے الو کمرصدیق اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و کم کے غاروائے ساتھی نم پرسلام ہو اللہ تعالیے تہیں مت موظران م کی طرف سے بہتر جزاء عطا فرمائے۔

بھر ایک باتھ کے قربیب دائیں جانب ہمٹ کر کھڑا ہوا در حزت عمر فاروق اعظم رضی النڈونہ کی فادمت ہیں ہر زیر الم پیش کرے کیونکہ ان کا سرمبارک بھی حزت صدیق اکبر رضی النڈ عنہ سے کندھے کے برابر سے جیسے کہ حزت صدیق اکبر رضی الڈ عنہ کا سرا قدرس سرور دوعا کمٹر کے مقدمس کندھے کے برابر سے۔ اور عرض کرے۔

السلام عليك بالمرسلين عمر الفاروق الكُن في أعَذَّ اللهُ إِم الْحِ سُلاَ مُحِدَّا اللهُ عَنْ أَمَّة عُكَمْ إِصل

کے امیرالمومنین عمرفاروق جن کی بدولت الٹرتغالی نے سلام کوئزت وغلیہ عطافر بایا آپ بیسلام ہو۔ الٹر تغالے آپ کولمت مصطفوی کی طرفت سے بہتر جزاء اور خدمات اسلام کا عظیم اجرا درصلہ عطا فربائے عص

بعدازال رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والمتسلیم کے چہرہ اقدیں کے سامنے آکر کھڑا ہوا در التّر تعلیٰ کی جمدوننا ہے لائے اور نبی کریم علیہ السلام کی بارگاہ اقدیں میں ہدیصلوات وتسلیمات پیش کرے۔اوراہتے لیے دعا وشفا عت طلب کرے اوراہنے والان اورد بیگر دوست واحباب کے لیے۔ اوراہنی دعا کوصلوٰۃ وسلام اور امین برختم کرے۔ ایک تول یہ ہے کہ دوبارہ نبی اکرم صلی الٹر علیہ وسلم کے مواجمہ متر لیون میں کھڑا ہونا صحابہ اکرام اور تابعین سے منقول نہیں ہے۔

علیدوسکم کے مواجہ بٹرلفین میں کوا ہونا صحابہ اکرام اور البعین سے منقول نہیں ہے۔ قبور مبارکہ کی تقدیت نرترب ورزمین سے مبندی اور کیفیریت شکل وصورت کا بیان

الوداؤد ف ابنى سند كے ساتھ حضرت فاسم بن محرصى الله عندسے نقل فرما يا كه فر ماتے ہيں ميں ام الموسنين حضرت حداقية

قت ج زائر کے لیے تعربان بارگاہ خداد ندی سے چہرول سے سما منے کوٹے ہوکر سلام پیش کرنے کا عکم دینا ادرعلی الخفوں سردرکو ہیں علیہ السلام سے شفاعت کا سوال کرنے کا رشا و اس امر کی بلین ولبیل ہے کران علماء اعلام کے نزدیک سرورکو نمین علیہ سلام اورثینی یا رفتی انڈ عنبا اپنی قبور میں زندہ میں اور سلام کلام کوسنتے ہیں اور رہی تمام اہل اسلام کا مذہرہ ہیں۔

نیز شخین کے مزالت کی ترتیب اس امر کی دلیل ہے کہ وہ بعداز دوسال اپنی قبروں کانبی کریم علیہ انسانی کی قبرانور کے برابر بہذا جی ایسند نہیں فرات تھے اور مذہبی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس امرکولپ ند فرایا تو اس سے ان مقدرس میتوں کا اوب واحرا کا طاہروواضح ہے۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ جو صفرات محبوب کریم علیہ المسلام کی قبر کے برابر کسی کی قبر کو خلاف، وب سجھتے ہیں ان کا حالت طاہرویات طاہرویس اوب واحرام کا نسان کیا ہوگا ؟ اسے النّہ اپنے ان تقربین کا صدقہ ہمیں بھی اوب مصطفوی کی دولت سے الله ال فرما آئین محمد الشرف

مجع حدیث سے نابت ہے کہ سجد موی ہیں اوا کی ہوئی ایک نماز دیگر مساجد ہیں اوا کی ہوئی ہزار نماز کے برابر ہے۔ ایک قلا سیسے کہ یہ فضیلت صوف فرائض میں ہے اور دوسرا قول سیسے کہ نوافل ہیں تھی یہی فضیلت ہے داور ہیں مختار ہے اور میج ترین فول بھی ہیں ہے۔

زبارت قبور الاولب عوالصالحين

متحب یہ ہے کہ ہردوز تقبع الغرقد میں حاص ہواور جو قبوراس میں موجود ہیں ان کی زیارت کرے علی الخصوص جمجہ کے دلا بعد صبح سویرے جائے ناکراس کے لیے نماز ظہر باجماعت مسجد نبوی میں اداکر نامکن ہو ججوب خداصلی الشرعلیہ وسلم جنت البقیع ہیں تشریف ہے جاتھے ۔ اور آپ نے ام فیس نبت محسن کا ہاتھ مبارک پیڑا جنت البقیع میں مل کر گئے اور انہیں فرمایا الدائر کو کھنتی ہو۔ فراتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں یا رسول الٹر۔ آپ نے فرمایا۔ ٹیٹھٹ مِنْها سَتَمعُونَ اَلْفاً علی مُودِ تَوْ الْفَلَّمِ وَلَيْ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ

حب بقيع العرقدين بينج نوكم - استكر مُرَعَلَيْكُوْ دَارَقُوْمُ مُوْفِينِ وَإِنَّا إِنْ شَاءُ اللَّهُ بِكُوْ لَهِ حِقُونَ - اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّ

ہی ہے۔ اوراس پر مُڑی کا محراب اور طاق ساہے اور اس کے اور کرو کو کی گھنگا سا ہے۔ بوکہ ہرور دوعالم صلی النّد علیہ دسلم سے جو و مبارکہ کے بیچے ہے۔ اور زیادہ فلا سربہی قول ہے۔ اور بقیع سنر لعیت بیں ایک فرسے حس کے متعلق کہا جا تا ہے کہ اس میں حزت عقیل بن الوطا لب رضی النّدعت اور ان کے بھتے حفرت عبدالنّر بن جعفرضی النّدعت کے مزارات مبن اور رہی منقول ہے کہ حضرت عقیل کا مزار ان کے گھری جار دیوادی میں ہی سے ۔ اور بقیع شریف بیں ایک چوڈی سی جار دیوادی سے بو بھروں سے بار بھر ہار ہوئی ہی جارہ نواج مطہرات رضی النّدعت مرارات مبارکہ ہیں۔ اور نبی الا نبیاء علیہ وعلیہ اللہ باری ہوئی ہی حضرت عقمان بن مظعون رضی النّد عنہ مرارات مبارکہ ہیں۔ اور انہیں کے بہلومیں ہی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی النّدعت مدفون ہیں ۔ اور انہیں کے بہلومیں ہی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی النّدعت مدفون ہیں ۔ حضرت عثمان بن نظعون وضی النّد عنہ مدفون ہیں۔ ۔ اور انہیں کے بہلومیں ہی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی النّدعت مدفون ہیں۔ ۔ اور انہیں کے بہلومیں ہی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی النّدعت مدفون ہیں۔ ۔ اور انہیں کے بہلومیں ہی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی النّدعت مدفون ہیں۔ ۔ ور انہیں کے بہلومیں ہی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی النّد عنہ مدفون ہیں۔ ۔ ور انہیں کے بہلومیں ہی جو ت کے نہیں ماہ بعد مدفون ہیں۔ وہ بیپلے شخص ہیں جو بقیع شراحیت عبد کے بہلومیں ہی جو ت کے نہیں ماہ بعد مدفون ہی وہ تے۔

جموات کے روز سویر سے سویر سے اُحد کی طوٹ جائے تاکہ ظہری نماز با جاعت مبحد نہیں ہیں اواکر سکے ۔ وہاں برشہ باء احد کے مزادات کی زیارت کر سے ۔ اور ابتداء زیارت حزت سیدالشہداء جمزہ رضی اللّٰہ عنہ کے مزاد کے ساتھ کرسے ۔ اور ابتداء زیارت حزت سیدالشہداء جمزہ رضی اللّٰہ عنہ کے مزاد کے ساتھ کرسے ۔ اور احد بہاڑ کی جی زیارت کرے ۔ کیونکہ صغور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے مجت رکھتے ہیں مرجی سے کہ آپ نے فرایا احد جسل کے پیشنگا و نیوٹ ہو ہے ۔ اور ہم اس سے مجت رکھتے ہیں دسخاری تمرافیت) اور ابن ماجہ کی ایک روایت ہیں ہے ، اِنّہ علی تُدرِ عالیہ عرف تُدرِ عالم احد جنت کے بیون میں سے ایک ٹیز عالم اللہ عالم اللہ احد جنت کے ٹیون میں سے ایک ٹیل میں سے ایک ٹیل میں سے ایک ٹیل میں ہے۔ اور عبر بہاڑ جہنم کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیل میں ہے۔

حيات شهراء اوران كى طرف جواب سلام

حفرت عبداللّٰد بن عمر رصنی اللّٰدعنها سے سروی ہے کرسول خلاصلی اللّٰدعلیہ وسلم کا گذر صفرت مسعب بن عمبر دمنی اللّٰدعنہ کے مزاد مبارک پر سجانو آپ سنے فرایا۔

ٱشْهَكُ ٱنْكُورَ مُحْيَاعٌ عِنْكَ اللَّهِ فَنُولُو فَهُمْ وَسَلِّمُوا عَلَيْهِ مْ فَوَالَّهِ يَكَ نَفْسِي بِينِ الْاِيسْلِمِ عَلَيْهِمْ

من احدبها رئا نبی ارم مل الشرعلی و مسمون کرنا امور غیبیدسے ہے لہذا اس کا مبانا اعلام نبوت سے ہے اور دلیل علم غیب نبراس سے جاوات میں علم وادراک اور شعور و فہم ثابت ہوگیا حالانکران کے ساتھ ارواج انسانیہ کا تعلق نہمیں ہے تو اجسا و انسانیم نوا دسٹی کے ساتھ سٹی بھی ہوجائیں مگران کے ساتھ ارواج کا تعلق ثابت ہے توان کے لیے بطریق اولی علم وادراک اور فہم وشور ثابت ہوجائے گا فاضم :

محداستون سالوى فغرله

فعل جب ابنے اہل کی طوف رہوع کا ارادہ کرے توستحب سے کرمسجد نبوی میں نمازادا کر کے اس کو الوداع کے۔ اور اس کے بعد حودعا بسند کرے مانگے بھر دوضہا قدس پر حاخری دے سلام نیاز اور نذرانہ شوق عیش کرے۔ اور اپنے بیے ا بنے والدین اورجا ئیول ، مچول اورا ہل وعیال کے لیے اور مال اسباب کے لیے جو دعا بہت مرم مانگے۔ اورا لٹر تعالی سے التجاء كرے كرالندنعالىٰ اس كوسلامتى وعافيت كے ساتھ اور أواب جميل واجر جزيل كے غنائم كے ساتھ بليات ونيا و آخرت ہے امن و ملامت كيساته الل وعيال مك بهنجات اورع فن كرے غَيْرُهُو دَعِ يَارُسُولَ اللهِ مجع نظاه النات اور نظركرم سيمور نرکھنا اورمیری یہ حاصری آخری حاصری نہ ہو۔ ا در اللہ تعالیے سے دعا کرے کہ اسے اپنے حرم پاک اورحرم دمول صلی التّعظیم ولم کی بعافیت دوبارہ حاضری نصیب فرط مے اور ریاض الجنت میں نمازوں کے بعداور ردضا فدسس میرحا خرم وکر مکثرت بدد عامین کرے ۔ اور آنکھول سے آنسو بہانے کی کوشش کرے کونکہ ان کامنا فولیت کی علامت ہے۔ اور وسعت وطاقت کے مطابق سرورکوئین سپدالتقلین صلی الٹرعلیہ و ملم کے پڑوسیول اوران کے زیرسایہ بینے والوں بیصد فذکرے بھر روتے ہوئے ا دربارگانبوی سے حدائی اور واق برممرا با حرت وحرمان مبکر والب س ہو۔

امام ومحدث يشخص عدوى مصرى مالكي متوفى البساليم كاأداب زبارت متعلق كلام صرافت سان

شنخصن موصوف من ابني كتاب مشارق الانوارس فرمايا كرنبي كرميم عليه الصاوة والتسليم كي قبرانوركي زبارت عظيم لترين قربت دعبادات سے معمقبول ترین طاعات سے سے اور اعلیٰ درجات کے دھول کا عظیم ذریعہ ہے ۔ موشخص عبی اس سعادت سے ہم ورمونے کا قصدوارادہ کرے تواس سے ساتھ می سجد نوری میں نماز بڑھنے اور اس کی زبات کا اراد ، بھی ارے کروہ ان نین مماجدسے ہے جن کے لیے وور ووراز کی مسافتین قطع کرکے زیارت کرنا اعظم مندوبات وستجات سے سے ۔ اور المام مالک رحمہ الشر تعالے کے نردیک مسجد نوی دیگردوان مساجد سے افضل ہے۔

بوشخص بالاده ازيارت كلوس تكاءاس كي بيه مناسب يهي سبحكه دوران سفر بكترت صلواة وسلم نبي اكرم صلى التد علیہ وسلم کی وات اقد سے رہیں ہے۔ اور جب زائر کی نظر مدینہ مورہ کے علامات ونٹ ناٹ پر بڑھیے جن سے اس کو معلیم موجائے کریشہر نوبی ہے۔ توصلواۃ وسلام کی مزیلر کرار کرے۔ اور الند تعالے سے انتجاکرے کہا ہے اس زیارت کے ماتھ نفع سندر سے اور اس کے طفیل اسے دارین میں سعادت مند کرے ۔مدیر طیب میں واضل مونے سے پہلے غسل کرہے۔ هان ستوے کراے استعال کرے اور بدل جاتا ہوا اُنسوبہا تا ہوا مجوبِ خداصلی الشرعليه وسلم کی بار گا و سکيس بنا ه کی

حبب رسول كريم صلى الشرعليه وسلم كى باركاه افدسس ماين دفد عبدالقيس حاصر سواحتى كريم عليه المسلام برجونهي نظر سريى نو

إَحَكَّرُالَّا رَدُّ وَاعَكَيْهِ السَّلَامَ إِلَىٰ يَوْمُ الْفِيَّامَةِ -

بن گوامی دنیا بول کرتم التارتعا سے کے بال زندہ ہوا سے میری است ال کی زیارت کرو۔ انہیں سال وو مجھے اسس ذات اقدى ئى قىم جى كے فیصنہ قدرت میں میری جان سے قیامت تک جوشخص بھی ان كوسلام دے كا شہداراں کے سلام کا جواب دیتے رہیں گے۔

متحب بدہے کرسنیچر کے دن سجد فباء کی زیارت کرہے جن طرح کر رسول خلاصلی اللہ علیہ وسلم اس کی زیارت کے یے نشریف سے جاتے تصفیم میں پدل اور کھی سوار سوکر رہخاری وسلم) یہ بیلی سجد ہے جو مارمیڈ منورہ میں نعمیر کی گئی-اس میں پہلا يتقرنبي اكرم صلى التدعليه وسلم سنه ركها اور دوسرا حضرت ابو بكرصديق رضى التدعت نسف تنبيه التجر حضرت عمر بن الخطاب رضى الترهت نے اور چوتھا حفرت عثمان ووالنورین رصی الشرعت سے رکھا بہم ال اس کی زیارت کی نیت کرہے وہاں اسس میں نمازادا کرنے ی نیت بھی کرے کمیزنکہ دسول اکرم صلی الشرعلیہ وسلم سے صحیح حاسیت میں مردی ہے کہ اسس میں ایک نما زاد اکرنا عمرہ کے ال ہے۔ اِنَّ الصّلوا لَ فِيكِ كُعُمُ كَيَةِ اور قباء كے علاقہ لين جوكنوان سراريس كے اس سے موسوم ہے اس بير حاصر بواس كنوئين من نبى كرميم عليه السلام نے لعاب عربن والا تھا اوراسي ہيں نبي اكرم صلى الشرعليد وسلم كى انگوشى گرى تھى جو كرحفرت عثمان رحني الثرعن کے ہاتھ ہیں تھی۔ العزض اس کنوٹیس کے بانی سے وصور کے۔ اور اس کا پانی پنے ۔ اور سجد فتح کی بھی زیارت کرے۔ بیر سجاع ل ال کے غربی جانب ایک بیٹان پر ہے۔ اس میں نماز براھے اور دعا مانگے ۔ حضرت جابر بن عبدالتّر رضی النّد عنها نے روایت فرائی م كه غزوة احزاب كے موقعه براس حكرتني وان مك المخضرت عليه السلام نے انشكر كفارا در اس ميں شامل قبائل كے خلاف وعا فراأ توبدھ کے روزنما زظہر وعصر کے درمیان آپ کی دعامقبول ہوئی - اسس مقام پر جومساجد ملی ان میں سے ایک مسجد بی تلفز ع جس میں وہ بچھرسے جس بررول اکرم صلی النرعليه وسلم تشريف فرماتے تھے۔

بوعورت مسجد بني ظفروالے بقر برحصول اولا دے ادا دہ سے بنتھے لامحالم

کہا جاتا ہے کرحب بھی کوئی عورت اس بتھر سریاس سنیت سے بٹیھے کما سے اولا دحاصل ہو تو بفضائہ تعالیے اُس کو اولا نفييب مولى - اور كهاجاً ما ہے كه مرمينه منوره مين نيس مساجد ملي اور مقامات فاضله شركر حن كو ابل مرمينه جانتے ہيں-ان كنورك بريهي حاصري وسيجن سينبي كريم عليه السلام وصنو، فرمات نصے اور حن كا باني پلينے تھے اور وہ كل مان كنوئين بن جن بس سے ايك سر بعناعه بھي ہے والسر اعلم- حزت آدم علیہ السلام کے بیے بروز قیا مت الٹر تعالئے کی بارگاہ بے نیاز میں دسیلہ ہیں۔
دائر کے بیے موزوں ترین صورت قیام کی بیر ہے کر مزار پر انوار کے مربا نے سے چار ہاتھ دائیں جانب ہے کر مظوا
ہو۔ادر کمال ادب ونیاز عجز وانکمار اور انہائی حفوع وخشوع کا اظہار کرہے ۔ آنکھیں بند مہوں اور نیچی جیسے حالت جیاتِ
اللہ وہیں حاضر ہو آنواس پر بیمیرت واجلال والی حاجت طاری ہوتی اسی حالت میں اب بھی اس بارگاہ عرمش استال

نبی ارم صلی النه علیب رسلم کولینے متعلق دانا وبینا اور ایسنے سلام و کلام کاشنوا سمھے

وہاں قیام کے دوران بنی اکرم صلی الشعلیہ وسلم کو آپنے وقوف وقیام سے آگا ، سبھے اورا پنے سلام وکلام کا تنوا وسامع سمجے جیسے کہ حالتِ حیات میں حافر بارگاہ ہونے کا بہی عقیدہ ونظر ہر رکھتا تھا دصال شریف کے بدیھی سی عقیدہ سکھے -

صبیب بریاعلیالتحییه والنبارتمام امت کے حوال سے حالت حیات و میار تا بلی باخیر میں

را ذُلاَ فَزُقَ بَايْنَ صَوْ تِنِهِ وَكِيَانِهِ صَلَى الشَّعَلِيرِ لَمْ فِي مُشَاهَلُ إِنَّهُ لِاِثْمَةِ وَمَعْدِفَتِهِ بِأَحْوَ الْمِهِ مُوكَنِّيا آبِ مُوعَاكِمِهِ مَـ وَخُوَا طِرِهِ عِرْوَذَ اللَّكَ عِنْلُهُ كُلُخُ لَاضِفَا وَبِهِ -

کیونکررسول کرمیم علیہ السّلام کے لیے امت کے متنا کہ ہ اور ال کے احوال ، نیات اور عزاتم و خواطر کی مغر کے اعتبار سے موت دھیات میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ دونوں حالتیں برابر میں ۔اور برسب امور آپ پر واضح و روشن بیں ان میں آپ برکسی قسم کا خفاء نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی التی علیب و ملم مرت کواعمال وصور کے لحاظ سے

صُرِت عبدالله بن مبارك رضى الله عنه في معرف سعيد بن المببب سعنقل فرايا سے -كينى مِنْ كَوْمَر إِلَّهُ وَكِيْعُرَضُ عَلَى النَّيْ صَلَى الله عليه وسلم اَعْمَالُ أُمَّتِهُ عَلَى قَدَّةً وَعَبِنَيَّةً كَيْعُونُهُمْ بِسِيمَا هُـمُ وَاعْمُ الْمِهِمْ فِلَلْهُ اللِكَ يَشَرُّهُ كُعُلِيْهِ مُرْتُولًا لِقِيمًا مَهْ -

كوئى دن اليانهين حبن مين رسول اكرم على الترعليه وسلم كى فلرمت اقدس مين امت كے اعمال صبح ومساء

اونٹول کو بھائے بغیر ہی ان سے بھالانگیں لگا دیں -اور بعجلت تمام بارگاہ خیر الانام علیہ المسالم میں حامز ہوگئے مگر مرودوعالم صلی النّدعایہ رسلم نے ان کی برکیفیت اضطراب وسوق دیکھ کران بیران کارنہیں فرایا ،-

زیارت ردامنہ اطہرسے قبل دورکعت تی المسجدریاض الجندیمیں با جہاں بھی موقع سے اداکرلینا سنخب ہے بشرطیکاس کا گذر موا بھ شرلیف کی طرف سے نہ ہو در نہ پہلے زیارت کر نامسخب ہے ۔ اور نعین علماء نے مطلقاً پہلے زیارت کرنے کارض دی ہے ۔ اور امام ابن الحاج صاحب منظ فرما تے ہم کر ہر دوصورت میں رخصت سے پہلے تی تا المجدّ اداکرے یا بارگاہ نوی کی زیارت کرے ۔

بوقت سلام آواز درسانه بلندمو

نائر کے بے انسب واولی ہے ہے کہ قدر خفوع وختوع ممکن ہواس کا اظہار کرے اور سلام پیش کرنے وقت ورمیانی آواز مون با لکل بلنداور نہ ہی بالکل آمہت بخاری شرفی میں ہے کہ حزت عمرین الحظاب رضی الدُّعت نے طالف کے دوآ و میوں کو فرایا جو سحبہ نبوی میں بلندا آواز کے ساتھ باسم گفتگر کرسے تھے کو گئنتگ و آھی المُسکری کی وکھوٹنگ کہ احت المسکری المسکری اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم میں اپنی آ وازول کو بلند کررہے ہو۔

ذانر کے لیے صحیح موقف کا تعامی در کیفیت قیام کا بیال

بارگاہ نبوت ہیں حاصری دینے والے کے لیے اولی وانسب پر سے کہوہ مجوبِ خلاصلی النّہ علیہ وسلم کے بواجھ ٹمرافیہ
کی طرف سے حاصری دیں۔ اوراگرشیخین رضی النّہ عنہا کے پاؤل والی سمت سے حاصر ہو ترجی درست ہے اورزیادہ اوب احترام برشتمل ہے بنسبت سراقدس کی حائز ہونے کے قبلہ کی طرف لینٹ کئے ہوئے اور سرور کو نبن علیہ العلام کے چہرہ انور کی طرف مترجہ عور علام کے چہرہ انور کی طرف مترجہ عور علام کے چہرہ انور کی طرف مترجہ عور علام کے جہرہ انور کی طرف مین کھی ہوئے۔ مینے کی طرف مترجہ عور علام کے جہرہ انور کی طرف میں گئی ہے ادراس کی حکمہ بیٹیل کی جالی نصب کردی گئی ہے اہذا اس کی طرف مترکہ کے کھو اس دوراس کی حکمہ بیٹیل کی جالی نصب کردی گئی ہے اہذا اس کی طرف مترکہ کے کھو اس دو

المام مالک سے مردی ہے کہ حبب ان سے صلیفہ الرجعفہ منصورعبا سی نے سوال کیا، اسے الرعبد النّرکیا ہیں نبی اکم صلی النّرعلیہ وسلم کی طرف من کرکے دعا کروں یا قبلہ روہ کر کھڑا ہوجا ڈل اور دعا کروں تو آپ نے فرمایا۔ دِحَدَّتُ مُونِی وَجُرَهَ کَ عَنْ اُہُ وَ هُو وَسِیْ کَتِناتُ وَ وَسِیْ کَانَّهُ اَئِیْکَ اَدْمَ عَکَیْهِ السلام اِللَّ اللَّهِ عذو جل یَوْمُ الْقِیامَةُ آپ اینا چہرہ اور میزاسس ذات اقدی سے کیوں موڑنے ہیں حالا نکہ وہ آپ کے بیے اوراکپ کے باپ حرت من بعرى سے مروى سے فرماتے ميں ماتم اللم الله الله الله ميں ما مروى سے - اور عرف كيا -يارت إِنَّا لُدُنَا قَنْرُ خَبِيتِكَ مَلَهُ مَنْ وَكُو مَنْ الْخُورِي يا هٰ مَا الْوَثَّ الْمُكَ فِي نِيارَةٍ قَنْبِرِ حَبِيْبِ كَا إِلَّا وَقَلْ تَهِلْمَنَا لَكَ فَالُحِحُ الْمُنْ مُصِنَّ الْمُنْ عَنْ النَّوَّ الِمَعْفُولُ النَّكُمُ -

اے اللہ ہم نے تیرے نبی کرم علیہ السام کی قبرانور کی زیارت کی ہے البندائم کو خات و خاصراورنا کام نمنا واہس مذفر ما تو ان کو آ فاز آئی اسے ما تم ہم نے تجھے اپنے عبیب کے مزارا قدس کی زیارت کا افران ہی اس وقت میاجب ہم نے تجھ کو قبول کرلیا تھا لہٰذا تم اور تہا رہے سب ساتھی مغفرت و تحضی کا مزوہ سے کراپنے گوں کو والیں ہوجاقہ

فرمانے ہیں بہاں یہ روایت بہنچی ہے کر جوشخص مجوب خلاصلی الشرعلیہ ولم کے مزار پر الوار پر کھڑا ہوکراس آیتر مبارکہ

اِنَّ اللّهُ وَمَلاَّ مِّلُتُ اللّهِ عَلَیْ اللّهِ عَلَیْ اللّهِ عَلَیْ اللّهِ عَلَیْ اللّهِ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهِ عَلَیْ اللّهُ عَلیْ اللّهُ عِلیْ اللّهُ عِلیْ اللّهُ عَلیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ عَلْ اللّهُ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَیْ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ

پر ایک ہے ہے ویب واپس جا بہت ار طرت الو بر صابی الدون ہے ۔ اور ایوں سام عرض کرے ۔ اکستالا کُھ عکبیت کے بالحلیفة کا سرافلاس نئی اکر م سلی الشر علیہ والم مے کندھے مبارک کے برابرہے ۔ اور ایوں سام عرض کرے ۔ اکستالا کُھ عکبیت کے بالحلیفة سینید المسئیلویان کے بڑا اللہ تھا الشر عندہ کا رق عندہ کا رقاب ہوا ہے سیدالمرسلین کے خلیفہ ۔ سام ہوآ یہ پر خالکسٹیلویان کے فیون الشر تعالیٰ عندہ کو ارتعادہ کے موقع بردین کو نائیدو تعویت نخشی ایک کوالٹر تعالیٰ اس الم اور المی اسلام کی طرف سے جزاء خیر عطافر اسے اسے اس المتعالیٰ سے راضی ہوا ور ان کے طفیل سم سے راضی ہو۔ المی اسلام کی طرف سے جزاء خیر عطافر اس سے اسلام ان السلام کی حضرت عمر بن الحظاب رضی الشہ عند کو سلام پیش کرے ۔ اور اس میں عرض کرے ۔ اور اس میں کرے ۔ پیش نہ ہوتے ہوں لہٰذا آب ان کو اعمال کے ساتھ تھی ادر جپروں مہروں کے لحاظ سے تھی جانتے ہیں اسی لیے قیامت کے دن ان کے حق ہیں صفائی کی گواہی دیں گئے داور حب نک کسٹنخص کے اعمال اور اسس کی ذات کی معرفت نہواس کی صفائی مبالی نہیں کی جاسکتی۔)

زائر نبی کریم علیہ السلام کے پہرہ انور کا تصور کرے ۔ اور اپنے دل ہیں ان کے جلال مرتبت، علومنزلت اور عظمت حرمت کا استحصار کرے ۔ اوراس امر مرنظرر تھے کہ اکا برصی برضی الشرعینی ان کی خدا دادعظمت کو مرنظر رکھتے ہوئے اس طرح آپ سے گفتاگہ کرتے تھے جیسے کہ سرگوشی کرنے والے داردارانہ لہجر ہمی گفتگہ کررہے ہوں ۔ بھر حفور تعلب کے ساتھ نگا ہ اور آ واز کو بیت رکھتے ہوئے اور سرایا سکون و قرار بن کرع رض کرے۔

السلام عليك يا رسول النثر- إسلام عليك يا نبى النّد- السلام عليك يا حبيب النّد- السلام عليك يا خيرة النّد، السلام عليك عليك يا صفوة النّد، السلام عليك يا صفوة النّد، السلام عليك يا صفوة النّد، السلام عليك عليك يا صفوة النّد، السلام عليك يا صفوة النّد، السلام عليك وعلى المواجب الطاهرات الهمات المومنيين - السلام عليك وعسالي وعالى المواجب الطاهرات الهمات المومنيين - السلام عليك وعسالي اصحابك احجعبين - السلام عليك وعلى الرائد العالمين -

الشرنعالي سے آپ کوان تمام جزا وَل سے افضل واکمل نزین جز اوعطافر مائے جوکسی بھی نبی ورسول کوان کی امت کی طرف سے عطافر مائی ہیں۔

وَصَلَّى اللهُ عَكِينُكُ كُلُّمَاذُكُوكَ إلنَّ اكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكُولِكَ الْغَا فِلْوُنْ -

التررب العزنت آب بر درود وصلوات بھیجے ہر بار کرآپ کا ذکر کرنیوا ہے آپ کا ذکر کریں ۔ اور جتنی بارآپ کے ذکر سے غفلت برشنے والے غفلت کاشکار ہول۔

أَشْهِدًا أَنْ لِلَّهِ إِلَّهُ اللَّهُ وَاسْتُهِ مَا أَنَّكَ عَبُلَّا وَرَسُولُهُ وَامِيْنَةً وَخِيرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ

بین گواہی وینا ہوں کرآپ نے احکام رسالت کو اواکر دیا۔ امانت خداوندی کو کما حظرمتنی حزات کے جوالے کر دیا۔ امریت کے ساتھ خلوص و ہمدر دول کاحق اواکر ویا۔ اور الٹر تعالیے کی راہیں جہاد کرنے کا جیسے حق تھا ویسے ہی جہاد کیا۔

اور جس کے دامن وقت میں وسعت مزہر وہ بقدر الاسکان صلوۃ وسلام پر اکتفاء کر ہے۔

معزت عبدالترین عمرضی الترعنها سے مردی ہے کہ آئے۔ جب جب بھی کسی سفرسے واپس تشریف لانے تو مسجد شرلینے میں واقعل ہوتے - دور کعت شحیۃ المسجداد اکر تے بھر قبر مقدر س میر معاضر ہوتے اور عون کرتے ۔ السلام علیک بارسول اللہ ۔ الس یا اہا بکر ، السلام علیک یا اتبا ہ ۔ اور مناسب ہیں ہے کہ دعا میں سبحے بندی کے تکلف سے کریز کرے ۔ ابوسعید سعانی نے تصرت علی رصنی النّد تعالے عندہ سے نقل فر مایا کہ نبی اکرم صلی النّد علیہ دسلم کو وفن کرنے کے بین دن بعد ہمارے ہیں ایک اعرابی آیا اس نے اچنے آپ کو مجوب فلا صلی النّد علیہ دسلم کے مزادا قد سس بہدے ساختہ گرادیا اور مزار اقدس کی مٹی اچنے سربہ ڈال لی۔ اورعوض کیا یا رسول النّد آپ نے ارشا دفر مایا اور سم نے آپ کے ارشا دکو دل کے کانوں سے سااور جو کچھ آپ نے النّد تعالیٰے سے حاصل کیا اور حفظ د ضبط کیا ہم نے اسے آپ سے حاصل کیا اور حفظ د ضبط کیا ہم نے اسے آپ سے حاصل کیا اور حفوظ رکھا اور جو آیات بینات آپ برنازل ہو تیں ان میں ایک آینہ مبار کہ بریعی تھی۔

وَكُوْاً نَّهُ عُوْدِ ذَظَلَمُ وَا اللهُ عَالَمُ اللهُ وَاسْتَغَفَّرُوا اللهُ وَاسْتَغَفَّرُ لَهُ عَا اللَّهُ الْمَالِيَّةُ وَاللَّهُ وَاسْتَغَفَّرُ لَهُ عَلَا اللَّهُ وَالْمَالِيَّةُ وَاللَّهُ وَالْمَالِيَ اللَّهُ وَالْمَالِيَ اللَّهُ وَالْمَالِي اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ الْمُلْمُ الْمُلْمُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّ

نى اكرم صلى لله عليه ولمم كى زيارت أب كى نوشى كاموجب، اور قصه بلاك

اوراسس امر ہیں نسک وٹ برگی گنجائش نہیں ہے کہ امت کی زیارت سے نبی اکر صلی النّد علیہ وہلم کو نوشی وسرت حاصل ہوتی ہے۔ اور محبوب خداصلی التّدعلیہ وسلم کی خوشی ومسرت زائر کے لیے افادہ اہم اور نفع عام کا موجب بنتی سے ۔اور زیارت سے حصول فرصت والمبساط کی دلیلِ صادق اور بر ہانِ ناعتی وہ روایت ہے جو ابن عساکر نے سند جید کے ساتھ حضرت الوالدردار رضی النّدعنہ

فریات بین کرنی اکرم صلی الله علیه و ملم کے وصال نٹر نعیب کے بعد صفرت بلال بن رہاح رصی اللہ عند شام کا طوبی تقل موسکتے تھے اور میت المقد سے میں سکونت بزیر سفے خواب میں نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف موتے آپ نے فرمایا۔ مَا هٰ یہ اِلْجَنْوَ اُلَّ یَا بِلَا لُ اِلْمَا اِنَ لَکَ اَنْ تَا وَدُورُ فِنْ -

ے بلال برکیبی جفا کارٹی ہے گیا وہ وقت ابھی قریب نہیں ہوا کہ تم میری زیارت کرو؟ - انہوں نے دات کا ٹی مگر انتہائی حزن د ملال اور ہؤ ف واندلیشہ کی حالت میں - صبح موتے ہی سواری پرسواد موکر مدمین طیعہ کی راہ لی ۔ جب قبر انور پر پہنچے تورونے علے اورا پنا چہرہ اس خاک باک پر ملنے لگے ۔ حضرت حسن وحسین رضی النّد عنہا تشریفِ لائے توان کواپنے سینہ سے لگانے لگ

جاتا ہے اللہ تعاسے اس کے کان مقاہے جن سے سنتا ہے اور اللہ تعالی اس کی آنگھیں ہونا ہے جن سے وہ دیکھا ہے۔ کنڈی سمع کہ اللّٰدِی کے اللّٰہ کی کیٹھی ہے اور جس کی آنگھیں اور کان الله تعالی اس کوہ دوروز دیک سے برابر سنے گا اور دیکھے گا نیز بہ نزات مقام عجوب یہ کہ میں اور لیدار دصال بھی مجوب خلا محبوب ہی رہنا ہے لہذا وہ اس طرح قریب وبعیدے من سکتا ہے اور دیکھ سکتا ہے اور جن کی اتباع کے لئیل اولیاء اللہ کوریتا محاصل ہوگا اس مجوب ازلی کا مقام کیا ہوگا ؟ فاضح مجرا شرف غفر ل

اَسَّلَةُ مُّ عَيَنْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُعُومِنِيِّنَ - اَلسَّلَا مُ عَلَيْكَ يَامُنْ اَيَّدَاللَّهُ بِواللَّهِ فِي كَاللَّهُ عَنِ اللَّهُ عَلِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالْمَنْ عَنْدُ وَالْمُنْ عَنْدُ وَاللَّهِ عَنْدُ وَاللَّهُ عَنْدُ وَالْمُنْ عَنْدُ وَالْمُنْ عَنْدُ وَالْمُنْ عَنْدُونِ وَاللَّهِ عَنْدُونِ وَاللَّهِ عَنْدُ وَالْمُنْ عَنْدُ وَالْمُنْ عَنْدُ وَالْمُنْ عَنْدُ وَالْمُنْ عَنْدُونُ وَالْمُنْ عَنْدُ وَالْمُنْ عَنْدُونُ وَالْمُنْ فَالْمِنْ فِي اللَّهُ عَلَالَا لَيْكُونُ اللَّهُ عَلَيْدُ وَالْمُنْ لِقُونُ وَالْمُنْ عَنْدُ وَالْمُنْ اللَّهُ عَلَالِمُ اللَّهُ عَالِمُ اللَّهُ عَلَالِمُ اللَّهُ عَلَيْدُ وَالْمُنْ اللَّهُ عَلَالِمُ اللَّهُ عَلَالِمُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَالِمُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَا لَاللَّهُ عَلَا لَا لَا لَهُ اللَّهُ عَلَالِمُ اللَّهُ عَلَالِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَا لَا لَا لَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّالِمُ اللَّهُ اللَّهُ

پھر اپنی بہتی جگہ سر والیس اُجا شے بعنی نبی الانبیاء سر در سر دوسرا صلی الشر علیہ وسلم کے بوا جہم شر لیب ہیں۔ اور الشر تنا سے کی حمد دشناء بجالاتے۔ اور نبی اکرم صلی الشر علیہ وسلم سر درود دوسان بیش کرے۔ اور کبڑت دعا وزاری کرے۔ اور آپ کی بارگا و اسطہ دے کر الشر نعا سے سرال کرے۔ اور آپ کی بارگا و اسطہ دے کر الشر نعا سے سرال کرے کہ اس کی توبہ کو فاقس توبہ اور آئابت بنائے۔ اور آپ کی بارگا ہ اقدی ہیں جا حری کے وقت بہت زیادہ تعالی میں درود وسلام جیجے کہونکہ آپ اس کا درود وسلام خود سفتے ہیں اور جو اب سے جی مشرف فرمانے ہیں۔

نبى كرم علىالسلام كاسلام زائرين سننا اورانهيس جواب دينا

شفاء قاضى عياض بمين حفرت عيمان بن سيم سے مردى ہے كہيں نے بنى اكرم صلى النّد عليه وسلم كو نواب بي ديكھا توع ف كا يارسول النّد كھ وَلاعِ النّه يْن بَا تُونكَ فَيُسكّر مُون عَلَىٰكَ اِتّفَ قُدُ سكة مُنهَ هر؟ قَالَ نَعَدْ وَارُدُّ عَكَيْهِوْ وَ بيرك بوك بوك بوك بيرا كى خديمت بين ها خر ہونے بين اورسلام بيتن كرتے بيري كيا آپ ان كے سلام كو سنتے بين ؟ آپ نے فرمايا بال اور ميں ان كو حواب بھى ويتا بول -

تافنی عیاف فرانے مہی اسس مین مک وسنبر کی گنجائش نہیں ہے کرحیات انبیاء علیہ السلام نابت ہے اور وہ قطعاً وہا اسلام سے اور اسلام نابت ہے اور وہ قطعاً وہا اسلام ہے اور امت کے ورمیال مشہور ومع وقت اور ہما ہے بنی اکرم صلی الٹرعلیہ وسلم ان میب سے افغال میں الہٰذا ایک کھات طلبہ ان سب سے اکمل وائم ہوگی ولہٰذا ظاہری حیات طلبہ لمیں تواکب ہرسلام و بینے والے کے سلام کا جواب جیسے تھے تو لامحال اب حین ایس ازرہ نطف وکرم ہرزائر کے سلام کا جواب و یہنے ہیں من

فراقولی - آنحصور شافع یوم النشور صلی النّد علیه و کلم کے سلام سفتے کی دلیل حرف سلیمان بن سحیم کا نواب نہیں ہے بلکہ ابوداؤ وشریعت کی حجم حالت میں آپ کا ہر سلام دبینے والے سے سلام کو سننااور اس کا جواب و بنیا ثابت ہے ۔

مَامِنْ مُسَّلِمِ لِسَلِّمُ عَلَی اللَّهُ عَلَی دُوْحِی حَتَی اَدْدُ عَلَیْهِ اسَّلاَمَ جَو سلمان مجر برود به بجرا سجاللُّه تقالے میری روح کو میری طرف لوٹا تا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں - اور یہ جی واریث شریف میں وار دہے - مَنْ صَلَّی عَلیَ عِنْ اَ قَابُوکُ الله سَیِعْتُ دُ وَمَنْ صَلَّی عَلَیْ عَالِم اُلْ اُنْدِلْفَتُ اَ وَسُولَ اِسْرُ اِنْ مَنْ اِللّٰ اِللّٰ اِللّٰ اَلْ اِلْفَتُ اَ وَسُلَا اِللّٰ اللّٰ اللّٰ

نیز حدیث فدسی بو بنجاری شرکعیت حلد نانی باب التوا فنع میں مروی ہے اس سے نابت ہماہے کر جوشنف مرتبہ محبوبیت پر فائز ہم

ازالتوسم برجیس سوار سوکر حاصری دیناافضل ہے د تو فاحیالہ سال بھی سوار سونا افضل ہوگا) تواس کا جواب برسے کرج میں بوارمونے کی افضلیت فقط اس لیے ہے کرمجوب کرمی علیرالسلام نے سوار موکر جے فرفایا ور مذیبال جلنے کی فضیلت وہاں بھی وللم كوكرروايات من وارد م - إنّ الْمَلَا لُكِنَّا تُصّافِحُ رِكاب الَّهِ بِلِ وَتَعَانِقُ الْمُشَاعَ - النَّر تعالي وَتُعَانِقُ الْمُشَاعَ - النَّر تعالي عَلَى وَتُعَانِقُ الْمُشَاعَ - النّر تعالي وَتُعَانِقُ الْمُسَاعَ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ اللّ پوار جاج كے ساتھ مصافح كرنے ميں اور سيال جلنے والول كے ساتھ معانقة كرتے ہيں۔ والله تختص برجمة من يشاع والسند دوالفضل العظيم الترس كوجا بتا ہے اپنى رحمن ناصر سے ساتھ نواز كا ہے اور التر تعاليے فضل عظيم كامالك ہے۔ أنتهى كلام أننيخ الحسن العدوى صاحب مشارق الانوار

الزض فالهب اربعه ك علماء اعلام كى ان عبارات سيه واضح بوكيا كرمجوب كرم عليه السلام كى زمارت كي ليم سفر اور من زیارت کے لیے بقدر الاسکان استمام تمام علماء وعوام کے نزدیک متفق علیہ ہے اور بوشخص تھی ابنے آپ کوسلما ان كمناب وه ببرطال السس كے جوازا ورمشروبیت كا قامل ہے۔

لمذاتمين ان جمهورا بلي اسلام كے مخالف شرفهم فليل كے فتوول سے مرعوب اور مؤوف زده نہاں ہونا جا سے حنوں نے اس سلمیں اسنے دین وزم ب کی بنیاد خیالات وا و ہام ریکھی سے سا در ایسی بہودہ اورلعو دلیلیں ملک شبہ مات ذکر کئے بی جن کے سفتے سے کا ن متنفر ہیں۔ طبا تع بیز ارا در عقول دا ذبان انکاری میں حتی کر بعض علیاء اعلام نے ان کو ای قدام كادجرت كافر فزاروك وياسب الرجيم مقدعليه قول بي سب كروه ان اقوال وابسد اورا و بام باطله كي وحرات اسلام سيخابج نين بوت بلكروه في الجراسة محديد على صاحبها الصلوة والسال مين واصل من عفوالله لنا وله عدورز قناحس النقام. ادركتنا بى خوب ہے ميراوه قول جو بس نے نصائد معشرات بي كہاہے جن كوالسابقات الجياد في مدح سبد العبار صلى الله علیم وسلم کے نام سے سوسوم کیا ہے۔ اوراس قصیدہ کے ان اشعار کوئیں نے قافیۃ الوادیس اس کتاب کے انگویں باب

ا ﴿ الْاَلْيَتُ شَعْرِي وَهِي الْعَظْمُ مُنْدَةٍ مَتَى شَعْفَ أَلْبَيْدُامِ مَا بَيْنَا تُطُوعُ -

ا ورہی اللہ میری سمجھ میں سرمان آتی کرمنزل محبوب اور میرے درمیان حائل بیداء والی مسافت کب طعے ہوگی اور میں

+ اَ شَنَّ بِحَالِيْ كُنُ الْرَى الْبَنْ مِ مُشْرِقًا - بِمَطْلَعِهِ فِيهَا مَمَا ضَيَّ الْمُعَدَا -ين ابن موارلون بريالان با مرهنا مول ناكر مطلِع مدينه مي بدر منيركو حكينا مواد مكيمون هي كوكتول كے عبو كنے نے كمي قسم كاخر نهال بينجايا .

٧- وَاَ عُجَبَ شَيْءٍ مُ قَلَّى عُولَا الْوَرَى - مَقَدُ صُلَّ فِي ٱلْوَارِيم ذَا لِلصَّالْ الْعُنَورَ الْعَنو الرائس عجيب ترين چيز كود كيھوں جو مخلوق كى طرف بطور ہرير جي يجي گئ اور جن كے الوار ميں مخالفين كا شور وغو غاگم ہو

اوربوسے دیسے لگے ان حفرات نے فرمائش کی کرہم تمہاری وہ اذان سننا چاہتے ہیں ہوتم رمول اکرم صلی النّه علیہ وہم کی فاہری عیات طیب می سجد نبری کے اندر دیا کرتے تھے محزت بلال حمب الارث اوسجد کی تھیت برجی ہے اور اس مقام بر کا وے برکے جہاں پہلنے اذان کے بیسے کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جونہی الٹرا کبر کہانو گویا مربنہ طیبہ میں بھچ گئی حیب انٹہدان لاالہ الا اللہ كها تواسس كيفينت مي اورزياده اهنا فه موكبا حب اشهدان محارسول التذكها- تو كنوا رئ م يوه داروزني هي اين بر دول سے المراكيم اور کھنے مکیں کر رول خلاصلی الترعلیہ وسلم مزارا فارسس سے باہرآ گئے ہیں۔ تو ہم نے رول خلاصلی الترعلیبوسلم کے وصال تمریف کے بعداس دن سے بڑھ کوکسی دن میں اہل مدسنر کے مردول اور عور آوں کو روت نہیں دیکھا۔

ہماری اس گذارش سے آب کومعلوم ہوگیا ہوگا کرزیادت روصد اظہر جبیب کرم صلی الشرعلید و ملم کے ما تھ قرب و وصال کا موجب ہے لہذا زائر کے بیے اس سے بڑھ کرکون سی سعادت ہوسکتی ہے کہ محبوب خداصلی السّرعليہ وسلم کا دصال اور قرب نصیب ہو جاتے بعض عارفین کوبوقت زیارت نبی اکرم صلی النه علیہ وسلم کے ساتھ ماہم خطاب و کلام اورسوال و جواب کاموقع نصیب ہوا اوراس فبل سے وہ وا تعریبی ہے جو بعض عرفاء نے قطب رفاعی سے دوران زیارت روصنہ اظر نقل کیاہے۔ جب وہ روضہ الوريرها صربوك توعرض كياس

فْ حَاكَةِ الْبُعُكِ لُوْجِي كُنْتُ أَرْسِلُهَا لِتَقْبِلُ الْهُرْضَ عَنِي فَهِي مَا يُمِيِّفُ دَهْ لِهُ وَهُ لَةُ الْدُشَاحِ قَدْ حَضَوْت - فَامْلُهُ وَكِينِكَ كُنْ تُحَظِّيمِ الشَّفَتِ

جب ایں وردولت سے جمانی لحافر سے دور تھا آوا بنی دورج کو بھیجا کرتا تھا ہو میری نیابت کرتے ہوئے اس استال عرش نشان کی خاک بوسی کیا کرتی تھی۔اب میراحبم در دولت پر عاضر ہے اپنا دایاں ہاتھ بڑھا کیں ادر مزارا قدس سے باہر نکالین ماکم مبرے مونظ ان کا بوسہ وے کر لطف اندوز ہوں۔

تونني اكرم صلى التر عليه وللم نع جالى مبارك سے اپنا وست كرم باسر نكال ديا ورسفرت قطب رفاعي نے اس كو بوسم د محكرول وروح كوَّاز كَيْ بَحْشَى -

بيرل مافرى بارگاه رسالت ففل ہے

اس بار گاچه والا کی حاصری سیدل مویاحالت مواری بین مر دوصورت بین درست سبے سیکن قدرت واستطاعت مولو بدل جل كرها عزى دنيا افضل ومنزب يمونكم في الرم صلى الترعليه وسلم في والي - مَنِ الْمُعَرِّثُ قَدُمَا كُافِي سُبِيُلِ اللهِ عَفِدُكُ جى كے قدم الله تعاسے كى راه بين خاك ألود موسے اس كو تجن ديا جائے گا درسيل الله سے مراد مطلقاً الله نعاسے كى ماعت ہے جس طرح کرفقہا وکوم نے عیدا ورجمہ کے لیے سعی کوسعی فی سبیل الشر کہاہے۔علاوہ ازیں عادی فاک آلودگی پاؤل کی پیدل علنے میں ہی ہوتی ہے لنذا یہاں مجازم ن سے اور مسبب بول کر اس سے مدیب مراد لیا گیا ہے۔

الممانية في المحالات المراكم المراكم المراكم المراكم المراكم المراكم المحكمة المحكمة المحكمة المحكمة المحكمة المحكمة المراكم في المحكمة المراكم المرا

یم برای بید. برخورت دافع من خدریج رصنی الدر عرب سے مروی ہے کہنبی رحمت صلی الدّ علیہ وسلم نے فر مایا ،۔ مدیث بید : کمیڈیڈنڈ کے بُرٹیٹن میک کا مدیبہ منورہ کم مکرمہ سے بہتر سے - د البرانی کبیر اور دار قبطتی)

رجہ، ایالٹر تحقیق ابراسم علیہ انسلام ترب بندے مقرب اور فلیل نصے انہوں نے تھے سے اہل کم کے لیے برکت
کی دعا کی تھی اور میں تیرا بندہ فاص اور رسول ہوں میں تھے سے اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ ان کے بیمانہ مداور معاعبی اہل کم کی نسبت و وجند برکت یں عطافر ہا آ ہل کم کے لیے جہاں ایک برکت ہواہل مدینہ کے لئے دوگئ

مديث ه في حزت البسعيد فدرى رضى التُرعند مع مرى به كم رسول كريم عليه العلوة والتسليم نع فرايا ...

اللهُ مَّرَانَّ إِلْرَاهِ مِنْ عَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّى حَرَّمُ ثُلُ الْمَيْ اللهُ وَاللهُ اللهُ عَلَى اللهُ وَاللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ

. ترجمہ، الے اللہ بے شک ابراہیم علیہ السلام نے کہ مگر مرکو حرصت بخشی اور اسے حرم بنایا اور میں نے مدمیز منورہ کو کررہ گیا عواسے مراد کتوں کا بھونگماہے اور اُن کی عادت ہوتی ہے کہ جاند کی جاندنی دیکھ کربھونگئے ہیں اور عواسے مراد تولا ہے ۔ اور عواد غواسے مراد ان لوگوں کا واویل ہے جو حبیب کرم علیمال لم کی زیارت کے لیے سفر کرنا اور موارلوں کا بنولمن کرنا ممنوع و حرام قرار ویتے ہیں اور میرام تعصد کسی معین شخص پر طعن و نشینج کرنا نہیں ہے ۔ نیز لفظ عوامی توریج ہے۔ کیبونکہ وہ چاند کی منازل ہیں سے ایک منزل ہے ۔

قصل :

مربينه منوره على صاحبها افضل الصلوات والنسليمات كي فضيلت كابيان

چونکہ مدنیہ مورہ نے عرف نبی کرمیم علیہ الصلوٰ ہ والت لیم کی ہروات یہ فضل عظیم حاصل کیا ہے۔ اسی لینے ابل ایمال کی سواریاں مہیشہ سے اس راہ شوق برحلیتی آرہی ہیں اور سیدالمرسلین صلی الشّد علیہ وہم کے محبول کے قلوب وارواح اس کی زمارت اور اس میں اقامت کے لیے ہے جین اور ہے قرار نظر آتے ہیں لہٰذا ہیں نے اس کے بعض فضائل کا مبال کرنا لازم ضروری مجھا اگر جبہ علاقم رسید محمودی نے خلاصتہ الوفاء میں اس فریف کو کما حقہ اواکر دیا ہے اور علی مزا القیاس و مگر علاوالا انے جنوں نے اس موضوع برقلم الحقابات و مجمودی سے خلاصتہ الوفاء میں اس فریف کو کما حقہ اواکر دیا ہے اور علی مزا القیاس و مگر علاوالا المحقود کی اللہ میں موضوع برقلم الحقاباء اور اسس مہتم بالشان امریمی تالیف فیصلہ میں کا میڑا القیاب اور اس موضوع برقلم المحقود کی اللہ میں اللہ میں میں میں موضوع برقلم المحقود کی المحقود ہوں ہے دور اللہ میں موضوع برقلم الموالی مولی موسلہ میں موضوع برقلم المحقود کی موسلہ میں موضوع برقلم الموسلہ کا موسلہ میں موسلہ موسلہ موسلہ میں موسلہ موسلہ میں موسلہ میں موسلہ میں موسلہ میں موسلہ موسلہ موسلہ موسلہ میں موسلہ موسلہ موسلہ میں موسلہ موسلہ موسلہ موسلہ میں موسلہ میں موسلہ موسلہ میں موسلہ میں موسلہ موسلہ میں موسلہ موسلہ موسلہ موسلہ موسلہ موسلہ موسلہ میں موسلہ موس

اور چونکدام کبیر وشهیرا ام الاولیا عرالعارض - قدوته العلماع المحققین سیدی ابوالحسن البکری المهری ماج العارفین ف بدنید منوره کی فضیلت میں جالیس احادیث جمع کی نفیس جو کہائی شہر مبارک سے فضائل ماتورہ اور دنیا قب شکورہ کے جملہ جمیار پہم تعیمی لہذا ہیں نے منا سب سمجھاہے کہائی کے ذکر مراکتفاء کر دل - اور جوشنفص مزید تفصیلی احوال معلوم کرناچاہے تو وہ خلاصتہ الوفاء کا مطالعہ کرے کیونکہ وہ طبع ہو چکی ہے اور اسس کا مصول بالسکل سہل اور آسان سے ۔ تواب اربعی فغائل مدینہ منورہ کوسٹ و ع کرتا میول ۔

سبم التدائر حمل الرحيم - التدتع كے ليے حمد وَناء - بحص في مدين طيبہ كو قبة الاسلام بنايا اور حلال وحرام كے الور انتيان كے ليے وارائعلم والعرفان بنايا - بين اس كے انعام جزيل برحمة وَمكر بجالاتا ہول - اشہدان لااكر الا الله وحلا الله وحلا الله وحلا الله وحداث بن الاسلام عليه وعلى كر وصحرات و الله وسول شارع وبن الاسلام على الله عليه وعلى كر وصحرات و النه ينه في فضل المدنية سے - اس ميں بين نے چاليس احاديث وكر كى الله و مدين طلب موضوع كے اثبات كے ليے انہيں اس موضوع بر ماليف ہونے والا كن بون و الله الله و الله الله و ا

مدیث عل : حزت ابوسرره رصی النرعند سے مردی ہے که رسول خلاصلی الند علیہ وسلم نے فریایا۔

مين على به صنت عبدالتَّر بن عمرض التُّرعنها سے موی ہے کہ بنی الامت صلی التّر علیہ وسلم نے فرایا ، -إِنَّا آذِ لُ مَنْ تَلُشَقَّ عَنْ لُهُ الْدَرْضُ فَتَعَ الْحُرْبُ لِوَنْ عُرِيْ مُعْلَى الْمُوْمِعِ فَيَحْمَونَ مَعِي تُعَانِينُورَا هُلُ مُلَّةً -

س سب سے سلا تفق مول گا جس سے حجاب قبر الگ ہوگا بھر الدیکر بعدازاں عرصی الله عنها سے قبر کا جاب الك بوكا- بعدازال ميں الى بقيع كے باس أول كا ان كا حشرير ب ساتھ سوكا بھريس ابل مكركا انتظار كرول كا وتز مذى شرىعت بسندرك عاكم

صديث الله و صورت عبدالله من جعفر رصى الله عنها سعمروى من كرم صلى الله عليه والم الما وفرايا ،-سب سے بہتے جن کے لیے میں شفاعت کرول گا وہ اہل مینہ اہل گرادرا بل طائفت ہوں گئے باتی امت ان کے بعد ميرى شفاعت سعيم و دراورسعادت مندسوكى -

حدث على الله عن عد الله بن عرف الدُّعِن الله عنها سيم وي سي كربن كرم على الله نع فرمايا -أَذَلُ مَنْ تَنْشَقَّ عَنْ أَلَا دُفَّ أَنَادَ لَا فَخُرِتُ عَنَّا مُنْ أَنِي كُلِرِدُعُ مَرَثُ عَرَّنَاتُ فَي عَنْ أَهْلِ الْحَرَمَانِ مُلَّةً وَالْمَدِائِينَةِ أَهُم أَنْعَثُ بَيْنَهُما ،

سب سے پہلے جس شخص برسے زماین تھیا ہے کرالگ ہوگی دوملین مول گا اور یہ اعلان بطور فخر نہیں کررہا ہول- تھر الو كمروعمرضى التذعنها سے بصط كر الك موكى اور بعدازان ابل حين بعني ابل كمراورا بل مرمن سے معرض ان ودنول حرمول کے درمیان کھڑ کیا جاؤل گا۔ (رواہ الحاکم فی المتدرک) صيف عال ي حزت الويرري رضى الترعنه في ويول كأننات عليا فصل الصلوات سے دوايت كيا ہے -حَرَمُ اللَّهِ مَا بَيْنَ لَدُ بَتِي (لَمَهِ يُنَكَّةِ عَلَى لِسَانِي وَاخْرِ مِد البخاري)

التّدتّمالي كاحرم ميرى زبان اورا علان كے مطابق مدينة منورة كے دوسنكت نول كا درمياني حصب -مديث عط بالعرات الوسررة رصى التوعيدس مروبي سے كروسول رحمت صلى الله علي والم في فرايا ،-

ف - اركب واوسطلن جمع كے يصيح في ب مكر افقع الفقع عرك كلام من ابل المدينه كا تقدم خالى از حكمت ومصلحت بميل موسكتا لهذا اس الله دينه كالسخفاق شفاعت مين منفدح أبت بوكيا وروه محفن مكونت مدينه كى بنا يرب لنذا أس كاس جبت سے مكمرمه ا درطائف شریف پر تقدم تابت ہوگیا نیزمهاں مضیلت مدینہ مؤرہ کا بیان مطاوب ہے ساکراس کی افضلیت کا لہٰذا وہ مدعا بہاں ہے باحق المن استروا عيدا والنون

حم بنایا ہے۔اس کے دونوں بہاطری دامتوں کا درمیانی حصر ہم ہاں یں خون بہانا اور قبال کے لیے ہتھیا راٹھانا وام ہے۔ اس کے درختول کے بنے نرجھاڑے جائیں گرچارہ کے لیے۔اٹ الشریمارے لیے ہمارے مديية لمين بركت عطافرا الدُّقواك بماري صاعبي بركت عطافر ما اور بمارس عدين بركت عطافراك الشريكه مكروركي ايك بركت محے مقابل بهال دو بركتيں عطا فرا۔ مجھے اس ذات اقد س كي قيم ہے جس كے قبضتہ قدرت میں میری جان ہے مین منورہ کی کوئی گھاٹی اور کوئی راستہ ایسا ہمیں پر دو فرشتے بہرہ ندوے رہے ہول تا آنکہ تم اکس میں والیں ہے وسلم ترلیف) تنبيرهاع تقريبا چارمير كايماين باورندايك سيركاپياين ب

عديث على : حفرت النس بن مالك رضى الترعنه سے روابت سے كرسول معظم صلى الله عليه وسلم نے فر مايا :-اللهُ مَذَ اجْعَلُ بِالْمَدُ مَنْ فِي ضِعُفَ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةً مِنَ الْبُرُكَةِ - مستدام احمداور بخارى مر لين والمنزين یں ہے: - اے الله مدینہ موره میں مکہ مرمہ کی نبیت دو کنی برکت پدا فرما

عديث عث بالمعرب جابري عمره رضى المدعن سي روايت مي كرسول المتعليدي المعليد ولم في المرايا .-إِنَّ اللَّهُ سَمَّىٰ الْمُلِينَةُ طَابَةً - راام احد مسلم نسائى) بي سك التُرتعالي في دينه كانام طابر ركام -حدیث ه ۱۰۰۰ و محزت ابوسر مره وصی الشرعن سے مروی ہے کہ رسول کونین صلی النّد علیہ دیم نے فر مایا ، -إِنَّ الْدِيْهَانَ لَيْنًا رِنُوا فَ الْمُدِينَةِ كُمَا تَأْرِدُ الْحَبَّتُهُ إِلَى جُهْدِهَا واخر مالالم احمد والشيخان وابن ماجر) بے ننگ ایمان دینہ طبیبہ کی طرف اس طرح پناہ پکڑے گاجس طرح سانیا ہنے لی کی طرف پناہ پکڑتا ہے۔ عدیث عدد به حضرت جابر بن عبدا لنز رضی الرعندس مردی سے کر رسول اکرم صلی الندعلیه وسلم نے فر مایاب إِنَّ إِبْرَاهِيْ مَرَحَتُومَ بَيْتَ اللَّهِ وَآمَنَ وَإِنِّي تَحَرَّمْتُ الْمُنْ يُنَدُّ مَا بَيْنَ لَا بِتَيْهَا لَا يُتَّلَعُ عِصَاهُهَا كَلَّهِ يُصَادُّ صُيْلُهُ هَا دِحسلو)

بالكري التوتعاك كي خليل حفرت الراسم عليه السلام نع مبت التونغر ليف كوحرم بنايا اورس اورس مديم موده کوحرم بنانا ہوں اس کے دوستگ اوں کا درمیانی حصر حرم ہے - نااس میں کسی درخت کو اکھرا جا سکتا ہے اورد ہی اس میں شکار کیا جاسکتا ہے۔

مديث عند بن حضرت جا برصني الترعمنيسي بي روابت مي كم نبي الانبياء صلى التُرعليه وسلم في فرما يا الم إِنَّ الْمَدِينَةَ كَا لَكِيْرِ تَنْفَى حَبْمَهَا وَتَنْصَعُ طِيْبِهَا . (المم احمد بخارى وسلم ورترندى ونسانى) مرینه طیبہ جستہ آئن کر کی ما مندسے س طرح وہ کھوٹ کو الگ کرتی ہے اور خالص مونے وغیرہ کو الگ اسی طرح مدیبنہ طیبر بھی اہل ایمان اور اہلِ نفاق میں باتم امتیاز کردتیا ہے۔

وَصَلَوْةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِرَا فَعَلَّ مِنْ صَكَوا فِي فَ مَسْجِدِي عَلَى الْمِبَارُكَةَ صَلَواةٍ -(الزهر الامام احمد وابن حبان في صحيح)

میری اس مسجد کی ایک نماز سجد حرام سے علاوہ دیگر تمام مساجد کی ہزار نمازوں سے انفیل ہے۔ اور مسجد حرام کی ایک نماز میری مسجد کی سونمازوں سے بہتر وافضل ہے۔

مديث مال ، حزت عبالله بن عمر رضى الله عنها في مبيني آدم وآدم صلى الله عليوتهم مصروايت كى ب-صكراً في مسجدي على الكانب صكوا في فيماً سوائة إلاَّ المسجد التحرّا حروصيام رَعَضَانَ بِالْمَدِ اللَّهِ الْمَدَ كَسِيامِ الْفُ شَهُدِ فِي مَا سِواها وصلوا قُ الْمُجَمَّعَ في بِالْمَدِ الْبَافِي كَانْفِ جُمَعَة في السّعب الايمان) دا فرج البيه في في الشعب الايمان)

متجد حرام میں ایک نماز ایک لاکو نماز کے براب ماورمیری متجد میں ایک نماز بزار کے برابرے اورب المقدین میں ایک نماز ہائے موکے برابرے -

تنبیہ بردوایات ہیں صلوات کے باہمی تفاضل کے لحافل سے بطام تعارض موجود ہے ہمنے اس پیدا بنی کتاب فضل العماوات میں بحث کی ہے اور اسس متعام کی ایسی تحقیق و تدقیق کی ہے جودوسری کتابوں ہیں دستیاب نہیں ہوسکتی لہذا د نعر تعادم سے ایسیاس کی طرف رجوع کیا جائے ۔

عدیث علیہ المرمین حفرت صدایقرصی الدیم الدیم الدیم میں سے کہ فحر ودعالم ملی الدیم المدیم نے فرایا ۔

المونی علیہ کا اللہ میں الدیم کے افتر تک الدیم کا الدیم کا الدیم کا الدیم کا الدیم کا الدیم کے الدیم کے الدیم کا الدیم کا الدیم کے الدیم کا الدیم کے الدیم کا الدیم کو ایس میں میں میں کہ اور ایمان واسلام اور قرآن وصاحب فرآن کو اینے ہاں جگہ دی ۔

اور قرآن وصاحب فرآن کو اینے ہاں جگہ دی ۔

مديث عرال: حزن ابوسر مرورض الترعن سي مردى سي كررهن ووعالم صلى الله عليرو لم في فرمايا :-

اً کُخِلُد قَدَّ بِالْمُهُ الْمُنَافِ بِالشَّامِ واخرجه البخاري في تاریخه والحاکم ،
فلافت و نیابت رسات آب علیه الساقی مدینه ممنوره میں ہے اور ملک وسلطنت شام ہیں ہے۔
یہ حدیث پاک جہاں فضیلت مربینہ ممنورہ کی دلیل ہے نبی اکرس صلی الشعلیہ وسلم کے دلائل نبوت ورسالت سے جس ہے کہ کم فلافت کا دور سفرت امام حسن رضی الشرعنہ کی وسترواری برختم ہوا۔ اور بعدازاں ملک وسلطلنت کا آغاز مواجس کا آغاز حوات امیر معاویہ رضی الشرعنہ سے ہوا۔

عدیث ملا بہ حفرت بلال میں کھارٹ مزنی رضی النوع نہ سے مودی ہے کہ دیول النوسلی النوطیہ و کم نے فرمایا۔

ر مُفَانُ بِالْمَدِیُ بَیْنَہِ خَیْرُمِنْ اَلْفِ رَمُفَانِ فِیماً سِوَا حَاجِنُ الْبُلُوانِ ۔ رطبرانی فی المعجم الکبیر)

مدینہ طبیب میں ایک رمضان کے روزے رکھنا و رسے شہروں میں ہزار رمضان کے رونے رکھنے سے بھی بہترہے ۔

عدیث عظی بھرت الوہر ربی وضی النوع نہ سے می مروی ہے کہ رسول رب العالمین صلی النوعلی و لم نے فرمایا ، ۔

صلواقة فی مَسَّعِب ی کُھنگا اَ فَصَلَّ حِنْ سَبُعِ بِیْنَ اَلْفَ صَلُوا فِی فِیما سِوَا اِنْ حِنْ الْمُسَاجِ بِ اِلَّهُ الْمُسَاجِ بِ اِللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ مَنْ سَبُعِ بِ الْمُسَاجِ بِ اِللَّهُ اللَّهُ مَنْ سَبُعِ بِ اللَّهِ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ اللَّهُ مِنْ سَبُعِ بِ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ سَبُعِ بِ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُلْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُلْ اللَّهُ مُلِ

مدیث عالم به حزت ابوم رمیون السُّرعندراوی بین کرخاتم الانبیاء والمرسین علیه الصلوة والنسیم نے فرایا۔ صَلواقَ فِي مُسْجِدِي طَفَا الْفُضُلُ وَنَ الْف صَلوا يَعْ فِيماً سِوَاء مِنَ الْمُسَاجِدِ اللَّه الْمُسْبِحِدِ الْحَوَامِر فَا يَّقِي اَخِرُ الْدُنْبِيَاعِ وَمُسْجِدِي كَى آخِدُ الْمُسَاجِدِ - واخر جرالسلم والترمذي)

میری ای مجدیس ایک نماز مسجد حوام کے علادہ تمام مساجد میں اداکی ہوئی ہزار نمازسے افضل واعلی ہے۔ کیونکہ بیں آخری بنی ہوں اور بہت بدمساجد انبیاء علیہم اسلام میں سے آخری مسجد سے ۔ دند میرے بعد نیابنی ہوگا اور مذہی کسی نبی کی نئی مسجا سوگی ۔

عدیت الله مصورت جابر بن عبدالله درصی الله عند الله عند الله عند الله عند الله علی الله علیه و الله عندالله عندا الله عندالله عندالله

مَابُهُنَ بَيْتِيْ وَمُنِبُرِي رَوْضَةَ مِنْ رِّبِياضِ الْحَبَّنَةِ-

مرے گراور منبر سراف کا در میانی حصر جنت کے با عات اور سزہ زاروں میں سے ایک باغ اور مبرہ زار ہے۔ اس روایت کوامام احمد- امام سخاری - امام مسلم اورنسائی نے نقل فرمایا ہے۔

مدا ابن شہاب زمری سے مرسلاً منول سے کرسیدالانبیاء والمسلین علیہ الصلواۃ والشیلم نے فرا یا۔

مَا وَضَعْكَ قِبْلَةَ مَسْجِهِ يَى كُتَّى فُوجَ لِي مَا بَيْنِي وَبَهُنِيَ الكَعْبُةِ -

یں نے اپنی مسجد کا محراب اس وقت مک نہیں رکھا جب مک میرے اور کعبہ کے درمیانی عجابات الگ نہیں كرديتے گئے - اور اس روایت كوز بسير بن بكار نے اخبار المدينہ بي مرسلانقل كيا ہے _

ود عسر الله عزت جابر بن عبدالله رصني الشرعين سيم وي مي كرمجوب فداصلي الشرعليه ولم في فرمايا:-مُنْ أَذَى أَصْلَ الْمَدِ يَنْتِهِ أَذَاكُ اللَّهُ وَعَلِيْهِ لَعْنَدُ اللَّهِ وَالْمَلَةَ كِلْهَ وَالنَّاسِ آجُهُمِ أَنَ كُورُكُ

وَلاَ عَدُل مُ وَاخْرِجِ الطبراني في المعجم الكبير) جن تخف نے اہل دینہ کو دکھ پہنچایا الشر تعالیے اس کوبتیات ومصائب میں بتبلا کرے گا۔ اور اس پرالٹرتعالے کی لعنت ہوگی اوراس کے تمام ملائکہ اور سجی لوگوں کی - نہ اسس سے نفلی عبادت قبول کی جانے گی اور نہی

مديث عس و صرت جا بن عبد الترض المدعن سے مردی سے كرمبيب خداصلي التر عليه وسلم نے فرا يا -مُنُ أَخَا تَ أَهُلَ الْمُلِينَةِ أَخَاكُمُ اللَّهُ تَعَالِمُ -

جن شخص نے انہل مدبنہ کوخوف زوہ کیا النّدنغالے اس کوخوف وا مدبیشہیں مبتلا کرے گا۔ دصیح ابن حبان، مدیث عام بر حضرت جا بررمنی الشرعن سے مردی ہے کہ جدیب کبریاء علیہ السام نے فر مایا۔ مَنْ أَخَاتَ أَهُلَ الْمَدِ أَيُدَةِ فَكَا نَّمَا أَخَاتَ مَا بَثِي جَنِينَ _

جن شخص نے اہل مدینہ کوخوف زدہ کیا تو گوبا اس نے میرے نفس دروح کو نو فرزہ کیا -اس روایت کوامام اعمر نے تعل فرایا ہے۔

ملیت مصل ، حفرت الوسرىيده رصى الله عندسے مردى ومنقول سے كرد حمت مجتم على الله عليه وسلم نے فرمايا ، ر مَن أَرَا ذَا حَلَى الْمَدِينَةِ بِسُوعٍ أَذَا بِهُ اللَّهُ كُمَّا يَدُ وَبُ الْمَلْمُ فِي الْمَاعِ ب

جوابلِ مدینہ کے ساتھ بڑی نیت اور فرے ارادہ سے بیش آئے گا اور انہیں پریشا نیوں میں مبلا کرنے کا ارادہ کم سے گا الترنعاك اسس كواس طرح بكولا وسے كا جيسے تمك باني بي كل جا ما ہے۔

ومسندامام احمد مسلم- ابن ماحبر)

عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَدَ يُكَةً لَا يَبِدُ خُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَهُ التَّجَّالُ : واخر مرمالك واجمد التَّخال) سرسرطيب كي طرف انريف والع بهارشي داستول بر الأسمة محافظين مويود مي - اس مي نه طاعون داخل مو كا اورزي دقال الول حديث عص بن حرن الوبكره رصى الترعز فرمات بي كرسلطان دوعالم صلى الترعليروسلم في مسيلم كذاب محتعلق فرماياتم في اس كالمتعلق بهت نيا ده موالات كئے تو سنتے وہ ان تيس كذا لول ميں واخل ہے بتو دھال سے بيلے مكايس كم الدہ شہروقربیہیں دجال کارعب اثرانلاز ہو گا بخلاف میبنہ طیبر کے۔ اس کے را تنول ہی سے ہرراستہ پر دوفر شنے ہوں گے ہو اک سے مسیح دجال کے رعب و دبدہ کو دور رکھیں گے ۔ای روایت کو امام انکدنے مسند میں طبرانی نے مجم کمیر میں الد عاكم نے مقدرك بين نقل كيا ہے۔

فائده - نقب اس جہت وسمت کو کہتے ہیں جس سے کسی جز کی طرف رسائی حاصل کی جائے جیسے دروازہ اور داستہ اور دجال كوسيح اس ليے كہتے ہيں كہ وہ زمين كوفليل ورسي طي كر سے كا اور برخطروعلاقر كوبا مال كر اسے كا- اوريتيس اقول ميسطايم قول ہے۔ اور ای کومیخ جی کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی ایک آنکو مسخ کر دی گئی ہے اور وہ کا ناہے۔ صريث على و حضت الوسرس وصى الترحية فرات من كشنه شركونين صلى الترعليه وسلم في فرمايا-

ٱفِوتُ بِغَرْيَةٍ تَاكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَتْفُرِبُ وَهِي الْمُولِيِّنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُونُ كُبُثُ الْحُبْيِلِ

یں ای قریر اور شہر میں جرت کر کے جانے اور اقامت پذیر مونے کا حکم دیا گیا ہوں جودوسرے بلادوامصار برغائ قابر باوگ اس کو تیرب کہتے ہی مگروہ در حقیقت مدینہ ہے وہ اہل نقاق اور ناخالص درگوں کواس طرح دور کردے ا جس طرح لوہاری جٹی یا کھالی اور سے کے زنگ اور کھوٹ کو دور کرتی ہے۔

عدیث مطل به حفرت ابت بن قبس بن شمای رصی الشرعنه سے مردی سے مسبدعالم صلی الدّعليردلم نے فرمايا - عب او الْسُونِينَة وَهُفَاءُ مِنَ الْجُنَّد الْمِر مِن مِنوره كاعبًا رمِض عِذَام الركورُه في وجب تنفار بكرم المرشفائ - الل روايت كوالونعيم نه طب أبوى في تقل كيا ہے -عديث المريخ والمرين الم صلى لدُّون سعم وى مع كريد التقلين على الدُّعليروم نَصَفَرابا - عُنَادُ الْمَهردَيْنَة يَسْبِريُ المُحَذَّالُم مرين طبيه كاعبار جذام سے برارت بخت ما ہے۔ اس روایت کو ابن السنی اور الونعیم نے طب بنوی میں مرسلاً فقل کیا ہے۔

ادرز بير بن سكارنے اخبار المدينة بين حفرت الراميم نخعي سے متصل سند كے ساتھ نقل كميا ہے كم مردد مردومرا عليه التيحتروافثلا نع في الماكم وينبة فيطفى ألجدام - غبار مدينه مرض جذام كو تجمانا اور خم كرتاب -

حدیث عَامِ ، حضرت عبدالندین عباس رفنی الترعنهمانے نبی الولمین صلی الترعلیہ وسیم سے روایت فرما فی ہے۔ دِنگل مَنِيّ مُحَدِّمُ و حومی النمر نین تری کے بیاح مقام اور میراح مدینه موره سے اس دایا ایم احدر حالت تعالی نے اپنی سندین نقل کیا ہے۔ مديث منت ، حفرت عبداللرن زيد مازني رضى المدّعندسي مردى سي كرسيدالا ولين والآخرين صلى المدّعليه والم نع فرمايا-

صرف بین مها جد کی طرف دور دور از سفر کی صعوب بر داشت کی جائے بعنی مسجد سرام مسجد نبری اور مسجد اقصٰی -د سخاری شریف بسلم شریف - ابد داؤد مشریف وغیره)

عدیت عبد. حفرت ابوسعید خدری رضی الشرعد نے روایت کیا کہ المم النبیاء دالمرسلین فائد المجلین عالم علوم الادلین والآخرین صلی الشرعلید وسلم نے ارشا دفر مایا ۔

النَّاسُ تَبَعَّ لَكُمُ يَا مُعُلِّ الْمَدِي يُنَةِ فِي الْعِلْمِ راخِصِ النصاكر >

ابی مدینہ تمام اہل اسلام علم دین اور احکام شرع ہیں تمہا ہے تا بع ہیں اور در ہے اتباع وا طاعت فاتمہ ، فر اور کی خاک پاک جو اعضاء مبارکہ سے متصل ہے وہ بریت النّد اور عرش اعظم سے جسی افضل ہے ابی علکا ہم اختلات ہے کہ مدینہ منورہ افضل ہے یا مَلہ مکرمہ - ہراکیہ نے ان دو ہیں سے ایک قول اختیا رکیا ہے اور بعن حزات نے توقف سے کام لیا ہے حفرت عمر بن الخطاب اور امام ماک افضلیت مدینہ کے تا کل ہیں اور جمہور افضلیت
کہ مکرمہ کے لیکن اس پرسب کا اجماع واتفاق ہے کہ وہ حصہ جو سرورا نبیاء علیہ وعیہم السلام کے اعضاء سے نفیم اور متصل ہے وہ ہر مکان سے افضل ہے حتیٰ کہ کو ہر وغیرہ و اور ان علماء اعلام نے اس دعولی پر ختیف ولائل قائم کئے ہیں جن کا ذکر

صدیت علی به حضرت عبدالله بن عمر رضی الله عنها سے مروی سیے کہ فروجتم علی الله علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مکب اشتطاع آن تکہ مؤت بالمہ باللہ فائن آئی مگائی بھا خاتی آشفہ کے لئہ ن کیٹٹوٹ بھا۔ بحرشخص مدیبنہ طیب میں فوت ہوئے کی طاقت رکھے بعنی بہاں وقت تموت تک مقیم رہنے کی استطاعت رکھے تودہ یہیں قیام پذیرر سے اور فوت ہوکیونکہ جرشخص مدیبنہ منورہ میں فوت ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ بہیں قیام پذیرر سے اور فوت ہوکیونکہ جرشخص مدیبنہ منورہ میں فوت ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

عديث عن يه خصر الله من الك رضى الدّعن عمروى عبي كرشفيع معظم صلى الدّعليه وللم في الدّواليا - من دَوايا - من دَادَفِي بِالْمُم اللّهُ عَلَيْهِ مَنْ لَهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

جس شخص نے ارزہ نواب وافلاص مینہ منورہ میں میری زیارت کی میں بر وزقیا مت اس کے پیے شفیع ہول کا اور گواہ۔
اس روایت کو امام بہتی نے نیم نے الایمال میں اور سنن کبر کی میں نقل کیا ہے۔ اور طبرانی نے مجم کبیر میں حفرت عبداللہ ہو عبر اللہ ہاں عبر اللہ بان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مَنْ حَجَّ خَذَا رَفَنَهُو کُی بَفْدُ وَ فَا فِی کُسُتُ کُسُتُ ذَا رَفِلُ اللہ عَمْ رضی اللہ عنہ الله فاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مَنْ حَجَّ خَذَا رَفَنَهُو کُی بَفْدُ وَ فَا فِی کُسُتُ کُسُتُ ذَا رَفِلُ اللہ فَا وَرَمِی کے ساتھ روایت کی امیری قبر کی ذیا رہ کی تا ورجہ وصال کے بعد میری قبر کی ذیا رہ کی کا مل میں۔ اور بہتی نے تعب الایمال میں ان استخاص کی ما نمذ ہوگا جہنول سے میری زندگی میں میری زیارت کی امین عدی نے کا مل میں۔ اور بہتی نے شعب الایمال میں حضرت عبداللیّزین عمر صنی اللہ عنہ میری شفاعت واجب ولازم ہوگئی ۔

افور کی زیا رہ کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ولازم ہوگئی ۔

صريث مسلم و مفرت برار بن العازب رضى الترعنة ماج والمرين صلى الترعليم سے روايت كرتے بي كرا بني فرايا -مَنْ سَمَّى الْمُدِيْنَةَ يَنْوِبَ فَيْسَتَغُفِي اللهُ ، هِي طَا بَنْهُ هِي طَا بَهُ .

بوشخص مرینطیبه کوشرب کے ام سے بکارے وہ التر تعالیے کی جناب میں توب واستفقار کرے ۔ یہ طابر سے - یہ طابر سے - یہ طابر سے - دسندامام احمد)

سوال و فران مجدين يا هُلَ يَتْرِبُ لَا مُقَامً لَكُمْ واود ب لهذا عديث رسول التَّرْمِلِي التَّعليم وسلم اور كام مجدين تعلَّلُ تخالف لازم اليار

جواب، برتولِ غرکی حکایت ہے راہذا اس سے رخصتِ اطلاق نابت نہیں ہم تی جس طرح فر تون دغیرہ کے کلام آگا دَیْکُمُ اللَّهُ عَلَیٰ کی حکایت سے اس کابرحق ہونا لازم نہیں آتا) یا اس میں لوگوں کو اس نام سے خطاب کیا گیا ہے جس کو دہ جانتے تنصے اور مدینہ کا نام لیدلیں معروف وسٹہور ہوا۔

عدیث عصر به حفرت ابوہری رضی النوعنہ سے مروی ہے کہ تاجدار عرب وعم صلی النوعلیہ وسلم نے فرمایا، لا تشک الدول موسیدی هذا والعسجال الدول موسیدی هذا و العسجال الدول موسیدی هذا و الدول موسیدی مو

کی گزنت کو ای کے خلاف عمل پیدا دیکھ کر دھوکہ نہیں کھانا چاہتے کیونکہ اقتداع صرف اقوال علماء کی درست ہے ادر انہیں ہجند علی کر ناجائزہے ۔عوام کے محدثمات اور انکے خیالات کی طرف النفات نہیں کرنا جاہیے۔ جی شخص کے دل ہیں بیروہم بیرا ہوکہ ہاتھ لگانا اور بوسر دینا وغیرہ زیارہ باعث برکت ہے تو براس کی غفلت اور جہالت ہے کی تک برکت و فیض صرف اور صرف موافقت تغرع اور متابعت اقوال علماء میں ہے اور راہ صواب وصرا واستقیم کی خالفت کر کے کس طرح فضیلت اور بر تر ہی حاصل کی جاسکتی سے ۔ انتہی کلام الا یصاح۔

فبرانوركوبوب فيضاور بإتعلكا ني جواز

ابن مجر کی نے ذکر فرمایا کہ عزبین جا عرا وردیگر علماء اعلام اور انکہ اسلام نے امل نووی کے مکم کرابست پر امام احمد کے قول سے اعتراض کیا ہے۔ ورس سے قبرانور کی دلوارا قدرسی کو بوسے دبینے اور مس کرنے کے متعلق دریا فت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا لاباس ب سے نہر محب طبری اور ابن ابی الصیف نے فرمایا۔

يُحُوُدُ تَقِبُسُلُ الْقَدْرِ الشَّوِيْقِ وَمَسَّمة وَعَلَيْهِ عَمَلُ الْعُلْمَاءِ الصَّالِحِيْنَ - قرانوركو بوسه دينا اوراس كوبافق للنَّا جائز جاوراس برعلماء صالحين كاعل سے علامر ببکی فرا نے ہیں اِنَّ عَدْ مَ النَّهُ اِنْ اَنْ الْقَدُوالِيَّو لِقِبَ لَيْسَ حِمَّا هَا مَكُ الْمُ الْمُرْتِ الْمُركوبُ وَمِن كَاعْلِ مِعَامِلُ مَعْقَد بَهِالَ سِنَّ عِيْمِ ابن حجر نے ان الوال منقولہ كا جواب دیا اورا ام فودی علیم الوجھ ما فودی کے کلام کو دانے قرار دیا کہ بیا مورکر وہ میں ۔ اور من علیم است پر وال اقوال کے اہم غزالی کا قول اجباء العلوم سنقل فرایا ہے۔ کے کلام کو دانے قرار دیا کہ بیا مورکر وہ میں ۔ اور من علیم کر اس اقوال کے اہم غزالی کا قول اجباء العلوم سنقل فرایا ہے۔ مشاہد خرکومس کرنا اور انہیں بوسے دینا یہو دونعا رکا کی عاقب ہے۔ اور علام زعفرانی فرائے ہیں وضع الید علی القبر وَوَسِّنَهُ وَتَقْبِیلُهُ هُونَ الْمِدِيْ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ اللّٰهِ مَا اَللّٰهِ مَا اَللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰلِ مَا اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهُ الللللهِ الللّٰهِ اللللهِ اللللهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّٰهُ الللهُ اللهُ اللّٰهِ اللهُ اللهُ

النزن ان افوال سے معلوم ہوگیا کہ مشا ہداوی اعرکو ہاتھ لگانا اور بوسہ و بنا کروہ ہے۔ ہاں علیہ حال اورحالت وحویل الرکرتا ہے تواس میں حرج نہیں ہے۔ اوراس کی دلیل صفرت ابوابوب انصاری رضی النزعنہ کی عدیث ہے۔ اوراس کی دلیل صفرت ابوابوب انصاری رضی النزعنہ کی عدیث ہے۔ اوران کی تفصیل بیسے کہ آپ مزار پر انوار پر او نارھے پڑے سے تھے کہ عین اسس حالت میں مروان بن الحکہ اموی آ پہنچا۔ اوران کی گرون کو پکڑلیا ۔ پھر کہا حک آپ مزار پر انوار پر اون کر تنظیم جو جا کہ سے ہو جا کہ سے اس کی طرف متوجہ ہوکر فرایا ۔ پھر کہا حک آپ انگ و کے کہ آپ کہ خات کے اوران کی گرون کی کہ اندام حک الله علیه و سالم طرف متوجہ ہوکر فرایا ۔ پھر کہا حک آپ انگو احک آپ کو اندام حک کے اندام کی اندام حک الله علیہ و سالم سی کسی کو تعدید کی اندام کی کا میں ما نون اور در اندام کرنے کی حزورت بہایں ہے جسب انک ان سے حاکم اہل اور لاکن ہوں اور جب اس میں اور خوب اس میں وقت اک ووب اور ماتھ کی حزورت بہایں ہے جسب انک اندام کی کا می اندام کی اندام کی کا میں اور در اندام کرنے کی حزورت بہایں ہے جسب انک ان سے صالم اہل اور لاکن ہوں اور جب اس میں وقت اک ووب اور ماتھ کی حزورت بہایں ہے جسب انک ان سے صالم اہل اور لاکن ہوں اور جب اس

ونويته وسلم سلم كثيرادا تما ابداً الى يوم الدين وحسبنا الله ونعم الوكسل ولاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم اللهم وتقبله برحمة لك يا ارحم الراحين انتهى «كتاب الدرة الثمين ففائل المدية»

ان امور کابیان جن کاکرنا زائر کے لیمناسب نہیں ہے

علامراین ، حجرالجوس المنظم میں فرماتے ہیں نبی بحریم علیہ السلام کے مزارا فدس کا طواف کرنا جائز بہنیں ہے جیسے کہ اہم نووی نے تمام علماء ؛ علام کا اس پراجماع والفاق نقل کیا ہے اوراکس کی توجیہ ہے کہ حس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنظیم قرام کے بیے آپ کے مزارا فدس کی طرف من کرکھے نمازا واکر نے کی حرمت پر علماء کرام کا اجماع ہے اسی طرح آپ کی قبر اور کا طواف کرنے کی حرمت پر جبی اتفاق ہے ۔ کیونکہ طواف بمز ارنما زکے ہے۔

امام علیمی اور دیگر اکا برا تمر نے فرمایا ہے کہ قبر الورکی دیوار مبارک کے ساتھ مہیں یا پیٹھ کا لگانا اور چیٹا ہا کم وہ ہے الد
جی طرح دو صفرا قدس و حجرہ مبارکہ کی دیوار کے ساتھ بہیٹ اور پیٹ کا لگانا کم وہ ہے اس کے مرتک محصن تبرک کے طور پر یہ فعل کرتے ہیں جب
کہ وہ صبحے ادب واحرام سے جا ہل اور بے خبر تو تے ہیں لہٰذا ان کے اس ذعم واعقا دکا تقاضا یہ ہے کہ حکم حرمت اٹھ جائے
اور محض کو ابہت تابت کی جائے ۔ اور اس قصد تبرک اور اوا وہ استفادہ کو رفع کرا بہت ہیں کوئی دخل نہیں ہے کہ میر مک المافودی
ہے تاکہ لوگ آپ بہجوم کرنے سے بازر ہیں اور جو طریقہ ادب و احرام کا ان کے لیے میڑ وع قرار نہیں دیا گیا اس کے لکے
دہیں ۔ اسی لیے ہر شخص پر لازم ہے کہ آپ کا اوب اس طریقہ کے مطابق کر رہ جس کی الٹر تعالے نے آپ کی امت کے لیے
دہیں ۔ اسی لیے ہر شخص پر لازم ہے کہ آپ کا اوب اس طریقہ کے مطابق کر رہ جس کی الٹر تعالے نے آپ کی امت کے لیے
دخست و سے دکھی سے اور مخلوق کے لیے اس فیم کا اوب واحرام اوا رکھا گیا ہے ۔ کیونکہ اس سے سے اور کا باعث بی میانی بالڈ ا

یہ امر شقر و قابت ہے کہ صنور اکرم صلی الشرعابہ وسلم کے درِافقاں کے علا وہ تمام مقامات کو متبدعات و محدثات سے محفوظ رکھنا صروری ہے کیونکہ جڑ شخص با دشاہ کے بایئہ شخت کے رکھنا صروری ہے کیونکہ جڑ شخص با دشاہ کے بایئہ شخت کے سامنے اس کی موجود کی میں مخالفات کرتا ہے وہ بہت بڑے جرم کامرتکب ہے اور وہ اس امر کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کو حتا ب عقاب کیا جائے اور دربارِ شاھی سے نکال باس کی جہنسبت اس کے بچر دور رہ کو کو کہ خالفات ور دربارِ شاھی سے نکال باس کیا جائے اور ان کہ بچر دور رہ کو کو کہ خالفات وردن کرتا ہے ۔ ایسان میں امام نودی نے فر مایا کہ علما عالم علم اور انجمال سے خرایا سے کہ قرانور اور دومنہ اطہر کی دیوا کو ہو تھا کہ بھے تنا کہ وہ میں حاصر دینا مکروہ ہے بلکہ صبحے اوب و نباز مندی یہ ہے کہ جس طرح صاحب طیب نظام رہ میں حاصر ہونا تو دور بہ سے کہ جس طرح صاحب علماء کامتفتی علیہ قول ہے۔ اور جو ام

ملی الد طلبہ وسلم کوری فراتے ہوتے سنا کراہے بلال بیری جفا کا ری ہے کہماری زمارت کو بہیں اتے توامنوں نے فررا تنام ے دینہ مورہ کا قصد کیا۔ اور اسس را وشوق برسر کے بل چلنے ہوتے جب منزل مقعود بر بہنچ تو آنکھوں سے انسو بہارہے تع اوراينا يهره فر الوركى خاك باك برل رب تصح جَعَلَ يَنْكِي كُولِيمَرِّعْ وَجْهَةَ عَلَى الْقَهُ والشّويْفِ -اور حفرت سيده فاطمه زمراء رصني الترعنها سيصنقول مبي كرامنون في جدب قبراطير سي مثى كي منهي بعرى ادر آنكهون بير لگان توردتے ہوتے دوریت زبان آفدس سے برط سے

مَاذَا عَلَىٰ مَنْ شُمُّ ثُرُبَةَ ٱحْمَدِ أَنْ لَّا كَيْ سَمَّ مَكَى الزَّمَانَ عُولِيا صُبَّتُ عَلَى مُصَامِّبٌ لُوالْهَا - صُبَّتُ عَلَى الْدَيْلِ مِصِرْنَ لَبَ لِبَا

جس نے احد مجتنے محرمصطفے صلی السطیل وسلم کی تربت المهركومؤ كھ ليا ہے وہ الرّرمتی دنیا تک غوالی اورسٹیں قعبت فوتبوول كوىنرسونك توكياس ج ببكراس قربيا قدس ملي مجوب كريم عليالسلام كى رجي لبى نوشبواس كو دنياكى تمام نوشبو ذل سے بے نیاز کر دہے گی۔

مجھ برفراق نبوی میں اس قدر مصابئب وحوادث ڈھانے گئے ہیں کہ اگر ان کو چیکتے اور دوشن دنوں برڈ الا جانا تو وہ شب تاریک میں تبدیل موجاتے اس روایت کوخطیب من جملے نے تقل کیا اور فرمایا کہ اس میں شک نہیں ہے کہ محبّت میں استغراق و تغف ال امور کے اذان ورخصت کامتقاضى ہے اور مقصد تقیقی ال سب امور لمیں احترام و اکرام اور توقیر و تعظیم ہے اور لو کو ل كے مراتب ان معاملات بیں مختلف ہیں جیسے کم حالت حیات ظاہرہ میں مختلف مرات ہوتے تھے لعف تو دیکھتے ہی پروانہ وار اس مِع رسالت پرتار ہونے ملکتے اور لعض علم وحوصل اور تم کی وقار کا منطام و کرتے رحب طرح و فدعبد القیس میں شائل حفرات نے تمع نبوت كو دكيف برمظا بروكيا ، مكرسب كامقعد نيك سب ينيت درست سب المذا محل اعتراض وانكار نهاس مي ذهب طرح أب نے دفرعبدالفيس بياعتراص نرفرمايا -)

قرانور کے بیا انحناء اور اس کے سامنے زمین بوسی سخت مروہ فعل ہے

قرانور کے لیے انخناءاور تھکیا مکروہ ہے۔ اوراس کے سامنے زمان بوسی اس سے بھی زیادہ قبیج ہے جیسے کہ ابن جاعه نے ذکر کیا ہے۔ ان کا کلام ان کے ہی الفاظ میں ملاحظہ فرماتتے۔ فرماتے ہیں معص علماء کرام نے فرمایا۔ بیرامر مبدعات تبیح سے - اور بے علم و بے خرول سیمھے ہیں کم پر شعار تعظیم اور علامات تو قبرسے ہے ۔ اور اس سے قبیح تربیر فعل ہے کم نی اگرم صلی الشطیر دسلم کی تعظیم قرکر تمی کے لیے زمین کو بوسے دیا جائے کیونکر سلف صالحین سے بیغل منقول نہیں ہے۔ اورخیرو بركت انهنب كى اتباع واطاعت بين بي بل عدور تشخص كاخيال برب كرزمين بوسى مين بهت زياده بركت سے توبيراس كى جهات اور غفلت ہے۔ کیونکہ سرکت عرف موافقت شریعیت میں ہے اور متا بعت اقوال واعمال علما موا علام ہیں۔ میں ان بوگوں

کا انتظام نا اہل لوگوں کے ہاتھ ہی ہو تو بھر اسس پر رونے اور ماتم کرنے کی ضرورت ہے داس میں مروان پر تعریف ہے کودہ نا إلى مع كما سينفر وصنم اورسول خلاصلى التعطير وسلم كم ورسيان فرق معلوم نهي بهوا-) اور حفرت الوايوب العاديان التعضيه سمياس جواب مين واضح اشاره بهدكم انهون نف محف فبرانور كي بنجرول اورا ينظول كم مسح اور تقبيل وغيره كالله نہیں کیا بلکہ ان کا مقصد کچھ اور ہی ہے کیونکہ رسول اکر م صلی النّدعلیہ وسلم اپنی قبر مقد مسلم بنیں زندہ ہی الہٰذا ان کا اعزاز واکرام بيش نظر ركفت بوت قبراطهر كا اكام كيا ب تو لؤيا يه نبى أكرم صلى الترعليد دسلم كاحترام ادراكام ب- ون

بغض زائرين نبى اكرم صلى لله عليه وسلم كوفير تنراعب بين ديكيم كرمالت وجد

الله وسعال

تهجى محبتت اورشوق كالبعض زائرين براس فدرغلبه بموجآنا سبےكم ان كى نكاه سے حجاب قبر سبط جاتا ہے اور وہ گوبا اپي اً تکھوں سے نبی اکرم صلی الشّرعليہ وسلم كا مشا ہدہ كرنے ہيں اور يكيفيّت ان كوعا دات ِضلق اوران كے معمولات سے نكال كرمناز لَعْفَاقَ كى طوت مع جاتى سب ولهذان كامعامل عوام سے مختلف سبى اَذَ اِقْنَا الله سُبِحَانَهُ وَتَعَالِ ذَالِكَ وَالْمُعْسِنِ لَيْمَ اللَّهُ وَذَرَارِمُنَا بِمَنِّهِ وَجُودٍ لا وَكُرُمِهِ آمين-

ابن حجر فرط تنے ہیں بعض علماء نے امام مالک، شا فعی اور احد رجہم التّٰر تعالے سے تعل کیا ہے کہ اہنوں نے ان تین امور پرسخت انکارفرمایا بعنی فبراطبر کاطوات بریط اور سب کادبوار روضهٔ اقدس سے پیٹانا ۔ اوراسے باتھ لگانا اور بوب دیا محل انكاروا عترامن عظمرا يا اور سندجيد كے ساتھ مروى ہے كہ حزت بلال رحنى الترعن نے جب خواب بيں سركار دوعا كم

> ف ولنعرما قال مجنون ليلى - أَهُمُّ عَلَى الرِّيَارِ دِيَارِلَيْلَى أَفَيِّلُ ذَا الْحِدَارُ وَذَا الَّحَدَارُ وَمَاكُتُ اللِّهِ يَاشِغُفُنَ قَلْمِي خَلْكِنُ حُبُّ مَنْ سُكُنَ اللَّهِ سَاسَ

بین دیارلیلی پرگزرنا موں توکھی اِس دیوارکو بوسم دیتا مہول اورکھی اُس دیوارکو۔ میرے دل کومشغوب ومشغول عرف ان دیا رہے نہیں کر ركها بلكه دراصل دل يس مرف اسى ذات كالحرب جومجى ان ديا رئيسكونت بدريقى -

المنذا الركوتي شخص قبركونهاي بلكرصاحب قركو مد نظر ركفته بوت وقبرا فدركو) باتقد لكاشت اوراس كابوسر سے معرق الرج ب يعرف الوالوب انصاري كا فعل محزت بلال بن رباح كا فعل محزت بيده زمراء رضى التّرعنها كاعمل ، الام احمد كا فرمان محب طبري اورابن الج الصيف كافتوى اوراس كوعمل علما صالحبين قرار دينا-اسس امركى واضع وليل سبه كمران اموريس تترعًا كوئى خاص حرج نهيس سبه جده المتعكم ان افعال کے مرتکبین کو کافروسٹرک قرار دیا جائے نعوز بالشرمن ذالک

جى طرح كم أج كل كم بحديدك اور نجدت كے برستارول كالكبير كال سب اوراس كوستم برستى اوربت برستى قرار دينتے بي العيا زبالله عمار شون

باندهی رکت ماصل کرنے کے لیے یہ فعل کرتا ہے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے جب کراس کامقصد محض برکت کا حصول ہے ادرالله تعالى سے تواب كى اميد تو آئي نے فر ما ياكم اسسى مي كوئى حرج نہيں ہے - لا باس سے -

علامه ا ذرعی فرا تے بی کر قبورالانسیاء (اولیاء) کی طرف منه کرے نما زیر صنے کی حرمت کا جرم ولفین کئے بغیر جارہ نہیں

معنواه اس سے مقصد تبرک وتعظیم سی ہو۔

ادر تتمتهٔ متولی می سین کر قرر سول نیسل تعلیم می طروف متوجر موکر نمازا دا کر ناحرام ہے - علامرا ذیجی فراتے ہی کرمیا موت بنی اکر مسلی النّه علیرو تلم کے مزّار تقدس کے ساتھ تھا میں نہیں ہے بلکرسب قبور انبیاء و اولیا برکا حکم بہی ہے۔ بعد زاں انہوں نے حزت ابوالیب انصاری رضی التُرون کا اپنے چہرہ کو نبی اکرم صلی التُرعلبہ دسم کے مزارِ الفارس رکھنا، مردان کا ان پراعتراض كرنا ادران كاجواب دينا نقل كيا-اسى طرح صفرت بلال رصى الترعينه كاشام سي تقييد زيارت ها عزيو، اورايت جرو كوترب الورميرمانا ذكركيا يحفرت عبدالتربن عمر رصى الشرعنهما كاوايال بالقدم ارتفدس بير ركفنا ذكركبيا- علاوه از بن خطيب بن جمله كا بدفتوي میے کرابن عرکے کلام میں گذراکر مجتب میں استعزاق اور ہے تودی ان امور کے اذن اور رخص سے کی مقامی ہے اور مقصد فقط تظیم ہے اور لوگوں کے مراتب تعظیم و تکریم اور اوب واحر ام کے لیاظ سے مختلف ہوتے ہیں جس طرح ان میں حالت حیات مِن تغا وت تھا وصال کے بعد بھی اسی طرح تفاوت ہے۔ بعض کی نظر اس جمال جہاں آرا ہر بڑی تو ہے تا باند دوڑ کر مجبوب کہم کے قدوں پرگر بڑے اور معن علم وحوصل اور تمکن و وقار کا مظامرہ کرتے۔

علاوہ ازیں ابن ابی الصیف اور محب طبری رحمها الترتعالی سے قبور صافین کوبوسہ دینے کا جواز منقول ہے اسماعیل الیمنی سے نقول ہے کہ محدین المنکدر تا بعی کو زبان ہیں بندش کا عارصہ لاحق ہوجا آبا اور وہ بو لنے سے قا عروعا جز ہوجا ننے آوا کر نی اگرم صلی الند علیہ وسلم کے مزار مقدی پر اپنا رخدار دکھ دیتے اہیں اس فعل کے ارتکاب پرهاب کیا گی تو اہوں نے فرایا میں محبوبِ خلاصلی التّر علیہ وسلم کے مزارا قد سے اپنی ہمیاری سے شفایا ہی میں نوسل حاصل کرتا ہوں -حزت عارف كبيرسيدى شيخ عبدالغى نابلسى قدى مروالعزيز في ايك كتاب تاليف فرمانى بهجيس كانام وجمع الاسوار فى منع الدستحار عن الطعن في الصوفية الدخيار» ركائب الله المي الهول ني مذابرب اربعبك مشامير علما واعلام کے نتا ولے نقل کئے ہیں جن میں سے ایک فتوی یہ ہے جو کر شیخ الم علامہ محرشوبری مصری شافعی کی فدرست میں میش

استفتاء - كياكرامات اولياءان كے وصال كے بعد بھى تابت مى ج كيا ان كے تفرفات بعداز وصال منقطع ہونے ميں يا نہیں ؟ اور آیا اولیاء کرام کے تابوتوں اوران کی چوکھول کوبوسے دنیا جائز سے یا نہیں ؟ ،

بواب و کرامات اولیا عربعد از وصال بھی نا بت بین - اور ان کے تعرفات موت کی وجه سے منقطع نہیں ہوتے ۔ ان کے ماته بارگاه خلاوندی میں توسل جائز ہے۔ اور انبیاء ومرسلین اور علماء وصالحیین سے موت کے بعد بھی استغاثہ جائز ہے کیونکہ برمتعجب نهدي مول موسيخ خرى ا در لاعملي مي ان امور كا ارتكاب كرنے ميں . بلكر مجھے حيرانكى ہے تو ان علماء برہے جنہوں نے جانتے ہوئے اس امر قبیج کوشھسن فراردیا ہے بین اکرعمل اسلاف میں ذرہ بھر تامل سے کام بیتے تو اس امر کی قباطت

صاحب فلاصد الوفاء علامر بسمحعودي فران بي بي في بعض جابل قا فيبول كو ديكها كروه باركاه الاعلى قارى بين اس فعل شنیع کا ارتکاب کررہے تھے۔ اورسجدہ کرنے والے شخص کی مانند پنیا نی کوزمین بررکھا اورعواس نے بھی ان کی اتباع ثمروع **کرلا**۔ علامدابن محرفر انے بیں کر معض صالحین سے تھی اس قسم کا فعل قبور اولیا رہر ویکھنے میں آیا ہے لیکن ظاہر یہی ہے کہ ان برای وقت کوئی ایسی طالت الما ری تفی حس سے ان کو اپنے آپ سے اسم کر دیا تھا اور بیفول ان سے لا شعوری طور بہمر زوموا تھا اور جواس مرتب ك واصل و يكام واس راعر اص نهين كيا جاسك -

الحاصل به توقها كلام محلق انتحام من بعني سراور كرون كو حفيكا نيه من ليكن بالكل ركوع كي صورت من حفيك جا با بعض علما وكخزوكم حرام ہے اور سر ورکونین صلی الشرعلیہ و سلم کے لئے زمین برسی تو وہ سجدہ کے بہت مشابہ ہے ملکہ علین سبحودہے لہذا اس کو حرام کے بن اوقف کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

انحاء بصورت ركوع كى عرمت ورزمين لوسى كى كرابهت

علاً مدا بن تحرِ فرما ني بي كران علماء كا قول تحريم ركوع كم متعلق أو درست بي جب كراس تفطيم مقصود موبخلا ف زمين السي سك واوران ميں باسم فرق سر ہے كردكوع كى صورت، صورت عبادت ہے للذا مخلوق كے ليے بقصار تنظيم وكرم اس كافعل موتم تنزكب فى العباوت بيه لهذا حرام ب بلكرجب ال قسم كى تغطيم كا ادا ده كرے جوالله تعالے كے شايان شاك م توريفعل مواجئب كفربن جائے كا يكن زلين كا اس طرح جومنا جو عبادرت كى صورت ير نهروتو و مس ومسح قبرا وربيثت ويديك دیوار فبرسے چٹانے کے مشاہر ہے لہٰذا حوام نہیں ہوگا بلکہ مکروہ ہوگا کیونکہ اسس میں صورت رکوع کی مانندایہام شرک فی العاق كانهيں ہے لهذا اس ميں حرمت كا موجب و باعث موجو د نهايں ہے - فتابل ذالك فارز مهم انتهى كلام ابن حجر -ابن حجر کا برسارا کلام خلاصة الو فارسمهو وي سيمنقول ہے کيونکراس ميں برساري تقرير بمع اضا فركے موجود ہے اور اين كے اسس كوخلاصة الوفاء كى بجائے الجوہر المنظم سے اس ليے نقل كيا ہے تاكر ابن جركى تصديق سے اس ميں مزيد قوت پيام وجاتے

منبرشرلف اور قبرالور كوتبركا بانھ لگانا اور بوسے دینا درس ت ہے۔

علاست صودى خلاصة الوفاعين ، فرات مبي كر وام عبدالشرين الا وام الحرف كذاب العلل والوالات مي نقل فر واياب كمي نے اپنے والدگرامی امام احمدے دریا فت کیا کہ جوشخص منبر شراعیت کوبطور تبرک ہاتھ دلگا ما ہے اور بورسہ وسیاہے اور قرانور کے مے مزار اندس کا بوسہ خواہ بطور تبرک منہ بھی مہولا محالہ جائز ہوگا لہذا ہام بوصیری رحمۃ النّد تعاسلے کا وہ قول اس مقصد برجمول مہوگا علی انفوص جب کرنبی اکرم صلی النّرعلیہ وسلم کی قبر اِنور روصنہ من رباض الجنہ ہے۔

علامہ موصوت فراتے ہیں کہ قبراطہر کے قریب کھڑار ہے یا بیٹے جائے دلاں جا لیکہ وہ حزن و لال کا مظہر ہوا ورخیم عبرت
لیکن قبرانور کے گردطوا سن نہ کرسے کیونکہ بیر مکر وہ ہے ۔ اور لعبن نے اس کی حرمت کا قول کیا ہے ۔ ادر علیٰ ہذا لقیاس قبر
شریعت کو بوسر دینا ، اس کو ہاتھ دگانا اور نکلتے وقت اسطے یا قول نکلنا ۔ کنٹر الاسراد ہیں فرماتے ہیں کہ بسب افعال نصاری کے
انعال سے ہیں جو کہ اپنے اصنام کے ساتھ اس طرح کا سوک کرتے تھے۔ اور مزارات اولیا عرام کی و جلیزوں کو بوس پہنے ہے
ان گربطور تبرک وسے لیے توجی جنیں ہے جیسے کہ قطب شعرانی نے تھے تا اور مزارات اولیا عرام کی وجلیزوں کو بوس پہنے ج

علامہ انجھوری فرما تے ہیں کہ آیا ہوفت زیارت ولی النٹر کے قریب کھڑا ہونا درست ہے یا نہیں ؟ ظاہر بیہ ہے کہ اسس معالم میں زائر این کے مرتب ومقام کا لحافظ فروری ہے اور معالب مزارات کا بھی۔ زائر اکمل ہے تو قرب درست ہے اور معاصب مزار انحل ہے تو دور م مٹ کر کھڑا ہونا خروری ہے۔ اور لیعن صفرات نے مزارات اولیا وکرام کی دلم ہزاور ان کی بالکہوں کو برسے دور بعث موادروہ مقدی وا مام نہو۔
کو برسے دنیا جائزر کھا ہے جب کم زائر کا اعتقا دورست ہواوروہ مقدی وا مام نہو۔

اولیاء کرام کے لیے ندر مانے کا حکم

بعض عوام جومزارات پر حاصری کے موقع پر عرض کرتے ہیں باسیدی فلان اگر تم نے میری فلان حاجت بوری کردی با برے مربین کوشفا وسے وی تو تم بار اللہ وسی الدار ہے تو بر کیفیت ، طلب وسول میں طریقہ مسئونہ اورانداز مشروع سے جہالت پر مبنی ہے اس کو کفر نہیں کہ سکتے کیو تکہ جوام کا لا نعام جبی ولی النڈ کے لیے ایجاد و تخلیق کی فدرت تسلیم بنیل کرتے ۔ بلکران کی نیت اور ولی ارا وہ و فقد حرف ان کے ساتھ النہ تعالیٰ کی خباب میں توسل کا موتا ہے جب کہ ان کے اعتقاد کے مطابق صاحب سزار النہ رفعالے کے جال مقام قرب اور درجہ مجبوب پر فائز ہو کیا و کیھنے نہیں مو وہ با ربار اپنے اعتقاد کے مطابق صاحب سزار النہ رفعالے کے جال مقام قرب اور درجہ مجبوب پر فائز ہو کیا و کیھنے نہیں مو وہ با ربار اپنے کالم میں اس امر کا تکر ارکرتے ہیں۔

معجزات انبیاء اور کرامات اولیا عرس سے منقطع نہیں ہوئیں۔ انبیاء کرام سے معجزات کا عدم انقطاع تواس کیے ہے کہ وہ انجاز اور انہیاء کرام سے معجزات ان پرشا ہد ہیں اور بطور معجزہ وہ انجاشہ اور انجاز ا

فتولى اشخصل لعدى المالكي مصرى

علامہ موصوت اپنی کتاب مشارق الانوار میں فرماتے ہیں ۔ نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم کے مزالِ فدس کو بوسسہ دینا مکروہ ہے بھن اہم بوصیری کا پر قول سے

کو طیئب یعنوان تُرنبا صَسَتَح اَعَظُمَتُ وَ اَعْظَمَتُ وَ اَعْظَمَتُ وَ اَعْظَمَتُ وَ اَلَّهِ عِلَمُ اللَّهُ عَلِيهِ وَالْمَ مِحَ الْمَعْلَةِ وَالْمَ مِحْ الْمَعْلَةِ وَالْمَحِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَل

البننداگر بورسد وینے بین اصل مقصود تبرک واستفاصہ ہوتوانس میں حرج نہیں ہے جیسے کہ والاگرامی نے نتوی وہا ہے کیونکہ علماء کرام نے تفریح فرمائی ہے کہ اگر تجراسودکو بورسد و بینے سے عاجز آجائے توجیع طبی کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کے کے اس کو بوسہ و سے سے د تو اگر دورسے جھڑی کے ساتھ اشارہ کرنے پر چھڑی کا بوسہ ازرہ تبرک درست ہے تو او بیا عر کا لمین کے مزارات کا بطریق اولی)

علامرشیخ عددی اس کے بعد فرماتے ہیں کرجب اولیاء کرام کے سزارات کا بوسر بطور تبرک جا تزہبے توسیدا لا بنیار طلع

مل ان کے والدگرامی شیخ شہاب میل ابن حجربتیسی ملی اور دیگر علمانوا علام اور اتحدا سلام شافعی موں یا صفی واللی اس امر کے

فائ من اوراس کے جواز کے معترف کر روضیہ اظہرا ورمزار منورکو شرگا بوسسہ دنیا یا دیوار روضہ کو بوسہ دینا اور اس کو ہا تھ لگا ناجائز

ہے۔ بلکہ قبور اولیاء وصالحبن کا بھی ان کے نزدیک ہی حکم ہے۔ اوران میں سے بعض نے تطور تبرک مزارات کی دملیزوں کو

بردنا ہی ازر کھا ہے اور جوشرط ترکا کی لگائی ہے وہ ہرزائر کا اصل مقصد ہونا ہے خواہ وہ اجل الجابلين ہی كيول نرمو

المذاب كے تن من جواز كا نبوت داضح موكى كيونكه كسى كا مقصد كلى نبى ورمول كى ذات مقدسم اور ولى كى ذات مقدسم سے تبرك

يَاصَاحِتِ النَّفْسُ الطَّاهِ وعِنْدَارَيِّكَ ٱكْلُبُ لِيْمِنْ مَوْلَهُ لَحَ يَفْعَلُ فِي كَذَا- الْسَرْتِعَا لِلْكُ الْأَبْ نفس وروح کے مالک میرے لیے اپنے رب کرمی سے اس امر کامطا لبر کردکر النڈتھا لئے مجے یہ جیز عنائت فرما دے امرہ يرشكل عل فرا مص - لهذا ان كاير قول اس امركى وا فنح وليل سب كروه حرف النّر تعالي كومي ان مطالب ومقاصد كي خليق وايم

ين ستقل ومنفر وسيحق لمبي -اورولي الشر محفن وسليه وسبب ب -اوران كاعقيده حرف برسوتا به كرالترتعا لي ابن محران كا ت وسل کرنے والے کو مکو آنہنیں سے ۔ کونکہ مقام قرب اور مرتبہ محویت پرفائز حوات کی طلب عزور شرمندہ حول ہوقا

ہاں اس مرتبہ کے مالک میں کہ) اگر الترتعالیٰ پرقعم کھائیں تو وہ لاجاله ان کی قتم پوری کرے گا (اور ان کو قسم میں مانٹ نہیں ہونے

كتين يراكنده ال اور غياراً لود يصف بران لباس مين لمبوس لوك بن اجو بطا مراس قدرنا قابل المقات بن ممرالله تعلي ك

اور بعض علماء عادفين فرمات بي كم الترتعاك كا ولى موت كابعد الترتفاك كهان زياده كمرم ومعظم مؤما سي بنبت عال حیات کے میونکہ اس کا مخلوق سے تولق منقطع ہوجا آ ہے اوراس کی روح التر تعالیے کے لیے متحرود خالص ہوجا تی ہے۔ لہذااللہ ای کی عزت دکرامت کے طفیل ان کے متوسلین کی حاجات پوری فر ماکراس کی ٹارن مجمولی ظاہر فرما تاہے عدہ الفرض گذشتہ و المجات سے واضح موگ کرامام احد الفول عبدالندين الامل احد كے ، محب طبري -ابن الى الصيف علام مم

عيد : حفرت شخ عبدالمي محدث ولوى إشعت اللمعات جلداول صرابع برفرات بي كرايد دفوهون الوالعباس عزمي في سيدى احد بن مرز دق مع بوكر ديار مغرب كے اعاظم علما و فقهاء اور مثالج سے مي دريافت فرماياكر زنده ولى كى امراد قوى سے يا فوت شده كى تو انہول نے جواب مي فرمايا مين وگ توبیر کہتے ہی کرندہ کی امداد قوی ترہے مگرمیرانظریہ بیہے کر فوت شذہ کی امداد اقری سے توشیخ ابوالعباس نے فرمایاباں میر درست ہے۔ زيراكرا و در لبساط حق ست دور حفرت اوست كيونكروه الترتعالي كي بارگاه فرب بي مسند مجوريت پر فاكزے -

نبز محقق دبلومی اشعشاللمعات جلوسوم صنب پر فاحنی بیضا وی سے نقل کرتے ہوئے اورا ام رازی تفسیر کبیریں - علامها سماعیل حتی دوج البيان مير اورعلامة أكوسي روح المعاني مي قول بارى قاعد رات امرًا كے تحت فرماتے ہيں كم ان سے مراد كاملين كے رواح طيبرا ور نعوس قدم ليا جن کودصال کے بعد النّہ تعالے تدمیر کا نئات پر امور فرا تاہے۔ اوراسماعیل حتی فرماتے لمبی کر زندگی میں اگر چہاوات دریا فعات سے ابدال کو منز و وصفی کرایا جاتا ہے لیکن وہ بھر بھی ایک گورنز جاب سنے دستے ہیں حبوان مورج کے آگئے تعفیف ساسفید بادل بھی جائل موجائے آوا ا کی چک ود مک بین فرق پڑجاتا ہے اسی طرح اولیاء کرام کے آفتاب دوج سے جب ٹک بدن کا حجاب علیحدہ نہیں ہوتا ان کی روح کی دہا قوت وطاقت اور نورانیت ظاہر نہاں ہوتی لہذا وصال کے لبعدان کوائ منصب برخا ترکیا جاتا ہے تفصیلی بحث ہماری کیا ب جلاء العدود يس طا حظه فرا يكي يحد است وص عفرار

ماصل كرنے كے علاوہ اور كھي نہاں بتوا -مزارات كي تقبيل اور مسح كفروشرك نهاس دابن نيمب وغيره كي خطافاتش

ان علماء اعلام اور حصوصًا المم الحرك بطور تبرك بوسد كوجاً مزركهذا ابل اسلام كع يديد برت بوسى وسعت اور تيسيم بيل کا وجب ہے اور سی ام محاسن شریعیت کے لاکن ومناسب ہے۔ اور علامه ابن حجرنے اس ہواز کو مغلوب الحال لوگوں کے بیٹے جائزر کھا اور جواس مرتب برنا تزیز ہوں ان کے بعے عرف کراہت کا قول کیا ہے ندکھ وشرک کا۔ تو ویکھے ایک طرف علماء اعلام مقدًا بان ألم كے اقوال برمی اور دوسرى طرف أبك شروم و قليله سے جو محتم جبالت ميں اور سرايا عورونكبروه محف لينے ادام باطله اور تخبلات فاسده کی بناء مردسول التقلین اورانسیا وادایا ع کے مزارات کولفلور تبرک لوسم و پنے کو بھی موجب کغروشرک

ہم دریافت کرتے ہیں کہ یہ امر موجب کفروشرک کیوں ہے جب کرسب اہل اسلام عوام ہوں یاخواص اگر ان انبیام واولیاء میں الترتعائے کے باں تقرب اور محبوبہت کا اعتقا دینہ رکھتے توان میں سے کسی کی زیارت بذکر نے تو وہ ان کو اپنے معبود حقیقی کا مٹرکی کیے بنا سکتے ہیں بخدا میں کسی جاہل ترین عامی اہل اسلام کے متعلق بھی پرگان نہیں کرسک کروہ کسی نبی وولی کے ستی میں يعقيده ركفا بوكه وه الترتعالي كالتركيب ب يا بزات خور لفع ونقصان و مسكنا ب بلكه وه سب قطعًا وحمًّا اوريقينًا وجزًّا جانة بلي كر نفع فور كا مالك حقيقي عرف الشرتعالي سب جو دعده لا تركب له سب- لهذا ابل اسسام بياس فدر سختي ا ورتشد بدو تغليط قطعًا النّرتِعاك اوراكس كے رسول صلى المترعليه وسلم كے نزويك بيت درو بہاں ہے- اور نرمى دين مبين كے الممركزام اور علمادا على كالق سے -

النام الي تنك وشبه كى گنجاكش نهين كه امام احدرصي الشرعينه كے فتولى سے قطيع نظر علامتھس ديلى اور اُن كے والد علام شهاب ابن حجرابن تيميرك مقابله مي فقرك اندرانتها أن جلالت قدراور دقت نفرك مالك مبي- اوراسس حقیقت کا نکار وہی کرسکتا ہے جو عالم مونے کے باوہورشدت تعصب اور بے جا بدف دھری کی وجرسے ابن تنمیر کا اندھا ہے جس کا تعلق معا طات سے ہوجہ جائے کہ تمام اہل اسلام کی تکفیر کامعاطر موا در اسس کی بنیاد بھی صنعیف ترین او آئہ ہوں اور کمرُ در ترین اسباب - تو اسس امر ہیں کس کوشک وسٹ بہرس سے کہ انہوں نے طرلق سداد کی مخالفت کی ہے - اور راہ مواب در شا و سے بھٹک گئے ہیں -

ہنں لیے دوسرے علماء مذاہب کوطرح نودھنبلی مذہب کے علماء اعدام نے ان پر اور ان کے تبعین پر ان مائل میں عندالت دگرا ہی کا فتوی دیا ہے جس طرح کہ وہا ہیں پہ۔ اور لوگول کو ان کی ان اباطیل میں اتباع و پیروی سے دور رہنے کی تلقین کہے۔

حسبناالله ولف والو حيل وهوسبحانه وتعالى يقول الحنى وهويهاى المبيل ـ



علادہ ازیں وہ حفرات فقہ ہیں ابن نیمیہ کی نسبت یقیناً بدرجہا جلیل القدر ابن اور دقیق النظر اور با ہیں ہمہ وہ اس کے قائل ہیں کہ اولیا عرام کی آستان بوسی جائزے جہ جائے کہ انبیاء کرام اور علی الخصوص سیدالا نبیاء و المرسلین علیہ علم الصلواۃ والتسلیم کی آستان بوسی جائز نہ ہو۔ علامہ رملی اوران کے فرزندار جمند کے نز دیک اس میں کرامہت جی بنیں جائے کہ حدمت متعقق موجب کہ بوسے دینے والے کا مقصد صول برکت ہو۔ اور علامہ ابن جحرکے نز دیک اس صورت میں جائز سے جب لائز برجبت اور حسن عقیدت کا انتہائی غلبہ مواور اس پر بے نئو دی کی حالت طاری ہودونہ کرامہت ہے۔ اور بی حزات اس فتری ہیں منفر و منہیں مبی بلکہ اکا بر انکہ کے ساتھ متعقق وموا فتی ہیں جن ہیں سے بعث کا ذکر سے آجیکا ہے۔

کرامہت ہے۔ اور بی حفرات اس فتری ہیں منفر و منہیں مبی بلکہ اکا بر انکم کے ساتھ متعقق وموا فتی ہیں جن ہیں سے بعث کا ذکر سے انجکا ہے۔

لبکن اسس کے برعکس ابن تیمید اور اس کے دونوں شاگر دول ابن فیم اور ابن عبدالہادی کو دیکھتے کہ وہ ان افعال کے سرفرد ہونے پرزائرین کو گراہ فرار دیتے ہیں اس قلد سرفرد ہونے پرزائرین کو گراہ فرار دیتے ہیں اور مشرکین کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان پرطعن و تشنیع میں اس قلد مبالغہ کرنے ہیں کہ ان کی عبارات کو پڑھنے سنے والا یو نہی سبحسا ہے کہ میہ زائرین بہت بڑے سے کہیں و کفار ہیں سے ہیں مالانکہ تمہیل معلوم ہو چکا سبے کہ ان بینول شا داور شاگردوں کا احکام فقر میں است نباط واجتہاد اپنے مذہب عنبالی میں موالا انکہ تمہیل معلوم ہو چکا سبے کہ ان بینول شا داور شاگردوں کا احکام فقر میں است کا کہا عبدار ہوسکتا ہے جو اور میرجی عام عا دی احکام کی ہائے۔ ان دواعتبار نہیں سبے ۔ تو دوسرے مذا ہب میں اسس کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے جو اور میرجی عام عا دی احکام کی ہائے۔

سرور دوعالم صلی الشرعلی سیاستفانه اور فریا درسی کی درخواست کاجواز پیاب حارفصل رشتاری

فصل ادل ان اما دیت کے بیان میں سے جن سے لوگ ل کا تخفرت صلی الله علیہ دیلم سے آپ کی ظاہری حیات میر السنعالة اورتوس الساب

دوسری فصل میں بروز قیا مت شفاعت ِ خاق والی احادیث کابیان ہے۔ شفاعت واستفاظ کی یقیم ہرور کا کنا بر افضل الصلوات کے ساتھ حیات طاہر ہ اور لبداز وصال استبغاثات میں سب سے اعظم اور اعلیٰ قسم کا استبعاد ہے۔ میسری فصل میں اتم کرام اور علماء عظام کے ان اقوال اؤر د لائل کا بیان ہے جن سے انہوں نبے ایک سے استعاد

چوتھی نصل ہیں مولف کتاب (علامہ نہائی) کی طرف سے مسئلہ استفالہ کی ایسی توجیح و تشریح ہے ہج اسے ہر نصف اور صاحب عقل میں ہمرک خراب مائل و راغب کرسے کی جس اور صاحب عقل میں ہمرکے ذہن نشین ہو اسے جواز استفاقہ وسل کے اعتقاد واعترات کی طرف مائل و راغب کرسے کی جس کا التار تعالیٰ اور اسس کے رسول مقبول صلی التر علیہ وسلم ہر ایمان ہے۔

فصل اولي:

ان احادیث کابیان جن میں اہل اسلام کاحفوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فعط سالی كے وقت بار مش طلب كرنے كے ليے استفا فتر تا بت ہے۔

روى ابودادد ابن حبان عن عائشة امرالمومنين رضى الله عنها قالت شكاالناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قعط المطرفا مربمنبر فوضع له في المصلي ووعد الناس يوما يخرجون فيه، فخرج حين بداحاجب الشبس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله، ثمرقال: ابوداؤد اورابن حبان في المرين حرن عائشه صديقي وايت نقل كى م كروگوں نے بارگا درسالت مائب علیمافضل الصلوات میں بارش کے منقطع ہونے کی ٹیکا بیت کی تواکیب نے عیدگاہ ہیں منبرر کھنے کا حکم دیا۔

چانچروال منرر کودیا گیا اور آمینی لوگول کو ایک دن کا د عدر ویاحس میں سبھی لوگ عید گا ه کی طرف مکلیں اورات جی قدم رنجه فرمائلی کے جب مقررہ دن آیا تو آپ سوری کا کنارہ نظر آنے ہی دولنکارہ سے با ہر تشریعی لائے منبر پررونی افروز ہوئے -الٹرتعالیٰ کی عظمت وکریائی اور حکروشاء کے بعدادشادفر ایا۔ الكم شكوت عرجيب ديادك عروا ستنخار المطرعن إيان زمانه ، وقله الم كعرالله ان تدعوي ورعلكمان سنجيب لكرشرقال-

تم نے اپنے علاقوں کی خشکی اور بارٹس کے اپنے موسم سے متا خر ہونے کی شکایت کی ہے -التر تعالیٰ نے تہیں دعا کرنے کا حکم دیا ہے - اور دعا میں قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے - بعد ازال فرمایا -الحمد لله رب العلمين الرحس الرحيم مالك يرم الدين الذي لا أله الاصويفعل مايرب اللهم إنت الله لا المه الوانت الغنى ونحن الفقراع انزل علينا الغيث، و اجعل ما انزلت لناقوة وبالا غاالى حين ، تمرونع يدين حتى بدابياض ابطيه ، تموحول الى الناس ظهرة واستقبل القبلة وحول رداء لادهررافع يديه تعراقبل على الناس ونزل فصلى دكعتين، فانشاء الله سحابا فرعدت وبرقت ، تسوامطرت باذن الله فلعريات مسجله وحتى سالت السيول ، فلما راى ذلك وسوعتهم الى السكن ضحك حتى بدت نو اجلا ، فقال اشهدان الله على كلشيء

قديروانى عبدة ورسوله-

تمام تعریفیں اللہ تعالے کے بیے ہی جوسب جہانوں کا پرورسش کرنے والا ہے دنیا و آخرت میں نضل حاصان کی بارشیں برسانے والاسے اور قیامت کے دل کا مالک سے حرف وہی معبود برحق ہے اور جو جا ہتا ہے كراب كالمرون تومعود رحق ب أنبر عمواكوني متعقى عبادت نهيل، توبينياز سے اور م محماج و فقربين بهم پرباران رحمت نازل فرما اور جو بارش نازل فرمائے اسے ہمارے لیے ایک وقت کے قوت نوانائی کا دربیہ بنا ۔ پھر آپ نے دعاء کے بیے ہاتھ سبارک اسے بند فرائے کرآپ کی مبارک بغلول کی سعنیدی نظراً نے لگی ۔بعدازاں لوگول کی طرف پیشت سبارک بھیری ۔قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اوراپنی جا در مبارك في حويل فرائى اوير والاحديني اوربام والاحسراندركرديا ، حب كراب نع دعاي التح البندك ہوتے تھے۔ جربوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ۔منبرسے بیچے ازے۔ دورکعن نماز ادا فرمائی۔ الله تعلی في البين فعلل وكرم ، سے باول بديا فر مايا - جو كرجا اور جيكا اور زور دارمينه برسنے لگا - ابھي آب وابس مسجد ترلف مین نهین مینی بائے تھے کروادیاں بھر کر سبنے لگیں۔ جب سرور دوعا لم صلی الشرعلیہ وسلم نے بارش کا زورسے برسنا اور ہوگوں کا گھروں کی طرف تیزی سے دور "نا

برق رہے حضرت انس فرماتے ہیں ہم جمعہ سے فارغ ہوکر نکلے تو دھوپ نکلی ہوئی تھی اور اسی ہیں چل کر گھروں کولوٹے۔ شرکی رادی حدیث نے حضرت انس شسے دریافت کیا کہ دوبارہ بارسٹس تھنے کی دعاکر انے والا دہی پہلاشخص تھا یکوئی اور تو انہوں نے فرمایا مجھے بیرتسلی نہیں ہے۔

ادرسار شریف کی روایت میں سرالفاظ میں کم مجبوب کریم علیمالسلام اللہم ہوالینا ولا علینا کہتے جاتے تھے اور اور اول کا طبیع کی اور اول کا طبیع کے جاتے تھے اور اول کی طریب اثنارہ فزماتنے باول بھیط جاتا حتی کر ہمیں مدر اور اول کی طریب اور کو کا تعلق میں افراد کی خات اور دادی قناۃ ایک ما پسلسل لبالب ہمتی رہی اور جد همر سے بھی کوئی آدمی آیا اس نے بہت ہی موسلا وصار بارٹ م برسنے کی اطلاع دی ہے

امام بہقی نے ولائل النبوت ہیں بزید بن علیہ سلمی رضی الشرعت کے واسطہ سے نقل فرایا ہے کہ جب ربول مکرم علی الشرعلیہ وسلم غزوہ تبوک سے مراجعت فرما ہوئے نوا ہی بارگاہ اقد سیم بن فزارہ کے تبرہ جودہ ادمیوں کا و فد علی الشرعلیہ وسلم غزوہ تبوک سے مراجعت فرما ہوئے نوا ہی کہ عمرتھا - رماہ بنت حرت سے مکان پر فروش ہوئے ۔ جن اونوٹل پر سوار موکر آنے وہ انتہائی لاغ اور صعیف و نزار نصاور وہ نو دفو دفوط سالی سے پر بیتان حال شعے اسلام وایمان سے ہمرہ ور ہوئے ۔ آنحفرت صلی الشرعلیہ و کم نے ان سے علافہ کی حالت و رماہت فرمائی توانہوں نے عوض کیا یا رسول الشد سے ہمرہ ور سوئے ۔ آنحفرت صلی الشرعلیہ و کم نے ان سے علافہ کی حالت و رماہت فرمائی توانہوں نے عوض کیا یا رسول الشد ممارے شہراور آبا دیاں قعط سالی کی لیپ میں ہیں۔ پورے علاقہ برخشی اور ویرانی چھائی ہم تی ہے ۔ ابل وعیال فقر وفاقیت و رحایا ہم برخشی ہاک ہو چکے ہیں لاند الشرقعا ہے ۔ عاکریں ہمیں باران رحمت سے سرشار فرمائے ۔ آپ ہماسے لیے بارگاہ و رب کریم ہمیں شفاعت کریں اور الشرقعا ہے آپ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائے۔

سرور دو عالم صلی النّد عاید وسلم نے فرایا ؛ سبحان النّد اِنتہا ہے لیے مقام اُفسوس ہے ہیں نے تو بارگا ہ خلاوندی بن تمہاری شفاعت کر دی تو وہ کون سی ذات ہے کہ اللّہ تعالے رب العزبت الل کے باس تمہاری شفاعت کرے ۔ وہی الم برحق ہے اور بندی و برتزی اور عظمت و کبریائی کا مالک اس کی کرسی اقتدار واختیا رسب آسمانوں اور زمینوں کو محیط ہے گر داس قدر و معت وعظمت کے با وجود) جلال وعظمت باری کی وجہسے کو کھا تی ہے جیسے کہ نیا بالان بوجو کی وجہسے کو کو کی اواز و تباسے ۔

عدہ تحبوب کریم علیہ السلام نے باران رحمت طلب فر مائی توجب کک آپ نے بس نہ کہا باول نے برسا بندیز کیا ولقہ صد ق من قائل ولسوون یہ طب ہے دیاہ فنوخی - رسول کوم نے جی سمت اشارہ فر بایا ۔ بادل چیٹ گیا توسلوم ہوا بادل با ذان الشر تا بع نمان ہیں اور مطبعے امر نیز کلینۃ بارش بند ہونے کی دعا نہ فر مائی بلکہ جناب باری ہیں اوب ونیاز فقر واصنیاج اور تو اصنع وا کمسار کا اظہار کرتے ہوتے مرف آبادیوں پرسے بندم و نے کی دعا فر مائی تاکہ ہوگ پریٹ نی سے دوجیا رہ ہول - ملاحظہ فرمایا۔ تو فرطِ مسرت سے ہنے حتی کہ آپ کی ڈاڑھیں مبارک نظر آنے لگیں اور فرمایا اشہدان النوعل کل شیء قدیر وانی عبدہ ورسولہ۔

وروى البخارى ومسلم عن الس رضى الله عنه ان رجلاد حكى المسجد بوم الجمعة من باب كان مخود ار القضاء ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم وسلم قائم الله عليه وسلم قائما -

بن گواہی دیتا ہوں کرانٹر تعالیٰ ہر چیز رہے فادر سبے اور میں الٹر تعامے کا عبد نماص اور سول برحق ہوں داسی لیے میرے عرض کرنے پر فورًا موسلا دصار بارش نازل فر مادی اور میرے قرب نماص اور منصب نبوت و رسالت کو و اضح فرمادیا ب

الم بخاری اورا مام مسلم نے صرت انس رضی النّد عندسے روایت نقل فر مائی ہے کہ جمعے کے دن رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والنسبم کوٹے ہوکہ خطبہ دے رہے نصے کہ دار الفضاء کی سمت والے در وازہ سے ایک شخص مسجد شریب میں داخل ہوا۔ اور کھڑے ہوکر بارگاہ رسالت مآئب علیہ فضل العملوات کی طرف متوجہ ہوکر عرض کیا۔ یا رسی اللّه مُوّالِ کو انْفَظُعَتِ الشّبِ اللّه مُوّالِ کَا انْفَظُعَتِ الشّبِلُ فَا دُعُ اللّه مَعْیَا ۔

کے رسولِ خدا! مال موبشی ہلک ہو چکے ہیں اور راستے دسواریوں کی ہلکت کی وجہسے) منقطع ہو چکے ہیں ہلاا النر تعالیے سے دعاکریں کر وہ ہمیں بارانِ رحمت سے نوازے ۔

مجوب کریم علیہ المملام نے حالت خطبہ لیں ہی دست دعا بارگاہ کبریاء میں باند کروئے اور تبین مرتبہ عض کیا اسے اللہ اسمان بارش عطافر ما محرت انسی فرماتے ہیں نجوں ارسول اکرم صلی الشرعلیہ وسلم کے دست وعا الشخصے سے پہلے) نہوں اسمان پر بادل نظر آ ما تھا اور نہ ہی مکان تھا اور نہ حویلی رکہ ہاری نظر کے اپنے جاب اور رکا وسط ثابت ہو۔ حویلی رکہ ہاری نظر کے لیے حجاب اور رکا وسط ثابت ہو۔

سرور دو عالم صلی النّر علیہ وسلم کے پیچھے سے ڈھال کے برا برچھوٹی سی بدلی رونما ہوئی۔ آسمان کے درمیان میں پہنچ کر بھیل گئی اور فورًا مینہ برسنے لگا اور سلسل ایک ہفتہ با دل چھایا رہا اور زور دار مینہ برستنارہا اگلے جمورسول اکرم صلی الشّر علیہ وسلم خطبہ دے دہے تھے کہ اسی دروا زہے سے ایک آدمی داخل ہوا۔ اور اسخضور علیہ السلام کی طرف منہ کرکم بحالتِ قیام عرض پرداز موا یارمول الشّر داب بانی کی کثرت سے ہال مولینی بلاک ہورہ ہے ہیں اور راستے منقطع ہو چکے بہی لہٰذا الشّر تعالیٰے سے وعاکریں کر ہم سے بارش کوروک ہے۔

رسول مغبول صلی الشرعلی و و دونوں ہاتھ مبارک دعا کے بیے بلند کئے اور بارگاہ فعدادندی میں عرض کیا اے الشر مبائے اردگرد بارٹس ہوتی رہے اور ہم میرنہ ہو۔ اے باراللٰ پہاڑیوں شیلوں ۔ وا دیوں اور جنگلت پر بارٹس نازل

اے التہ مہیں سراب کر دبنے والی بارانِ رحمت سے سر شار فرما۔ بتوسنزہ اور لپردوں کو اگانے والی ہو۔ موسلا دھارا در بڑے قطرات والی ہو پیرے علاقے پر تھیلنے والی ہر نفع مند مونقصان دہ نہ ہو۔ فورًا انز نے والی موا ور دیر کرنے والی نم ہو۔ جم سے شیر دار جالوروں کے بہتان مودھ سے جبر حابتیں۔ کھیتیاں اسلم نے لگیں ۔ اور مردہ زبان کو تازہ زندگی نفیدب

مجوبِ کرم علیہ السلام کے دست دعا ابھی سینے کم بوٹ کرنہیں آئے تھے کہ آسمان پر بجلیاں کوند نے مگیں دادلاس زدر کامینہ برسا) کونشیبی علاقوں کے بوگ جینتے ہیلانے اور فریار وزاری کرنے مہونے بارگاہ رسالت بناہ صلی النّرعلیہ دسلم یک دور کر عاضر ہوئے اور عرض کیا بارسول النّر ہم غرق ہوئے جانے ہی سمیں غرق ہونے سے سجائے ۔ حضوراکرم صلی النّر

ف إالم احدرها قد س سرة فرات إن

جن کوسوئے آسماں عبیلا کے جل تھل جسردنے صدقدان ماتھوں کاپیاسے ہم کو بھی در کارہے دسول معظم صلی النّد علیہ دعم نے فربایا النّدرب العزت تنہائے خوف وخشیت کی وجہ سے اور عنفرنب بادال رحمت کے دخشیت کی وجہ سے اور عنفرنب بادال دخت کے نزول کے باعث دامین شا ان کریمی سے لائق بمسیم کناں ہے اور محوضک اور منہ ی ۔ تو ایک اعرابی نے عرض کیا آیا ہمارارب تنبارک و تعالی ہنتا ہے ؟ یارسول النّد ۔ آپ نے فربایا ہاں ۔ تو اس نے عرض کیا بھر ہم اس کرم کی بارگاہ کرم سے محودم ہنیں رہ سکتے جو خرو برکت کے ساتھ سنتا ہے ۔ آل تصرت صلی النّدعلیو سلم اعرابی کار مام سن مردے ۔ من سفرت صلی النّدعلیو سلم اعرابی کار مام سن کردے ۔ من سفرت صلی النّدعلیو سلم اعرابی کار مام سن مردے ۔

بعدازال منبر شریعی پر عبوہ کان موسٹے ۔ پیناد کلمات طیبات زبان اقدس پر جاری فرمائے ۔ اور دعا کے بیٹے دمت اقدس بلند فرمائے اور دعا کے بیٹے دمت اقدس بلند فرمائے اور گئی دعا ہیں جتنے ہاتھ سیارک بلند فرمائے جھے اس قدر اور کسی دعا ہیں ہاتھ بلند نہیں فرمائے کہ آپ کی بغل مبارک کی صفیدی نظر آنے لگ گئی ۔ شھے ۔ پینانپی آپ نے اس قدر ہاتھ مبارک بلند کئے کہ آپ کی بغل مبارک کی صفیدی نظر آنے لگ گئی ۔ آپ کی دعا است متعام کے ہو کلمائے محفوظ ہوسکے وہ یہ ہیں اے النڈ اپنے بلا داور چار پا یول کو میراب فرما ابنی رحمت کو چپ بلا اور مردہ شہرول ہیں جات نو بیدا فرمان کو اپنے کی رحمت کو چپ بلا اور مردہ شہرول ہیں جات نو بیدا فرمان کو اپنے گئیرے میں بینے والی باران رحمت عطافر ما ہو خوشگوار مواور دیر ہے والی مواور دیر ہے والی مواور دیر ہے والی مواور دیر ہے والی مواور دیر ہے دول کو ایک کا نے والی تیمام علاقوں پر محیط مواور ان کو اپنے گئیر سے میں گینے والی ۔ فوری ناز کی ہونے والی مواور دیر ہے

برسنے والی نہو۔ نفع رسال ہوا ورنفصان وہ نہ ہو۔ اسے التررحت کی بارٹس ہو۔ عذاب والی بارش نہو۔ نہ مکانوں کو گر لئے والی ، نہ مولیشیوں کوعرق کرنے والی ہوا ور نہ ہی فصلوں وغیرہ کو بے نام ونشان کرنے والی اسے الترمہ بی باران رحمت عطا فرا اور دشمنوں پر غلبہ نصیب فرما۔

صرت الولبا بربن منذرر صنی النّدعنه سنے الله کرع فن کیا یارسول النّر کھجوری کھییا نوں میں پُری مہی داور بارسن سے ضائع ہوجا کیں گی) آپ نے فرمایا اسے النّر بارش نازل فرما ۔ حزت الولباب سنے تین مرتبہ عرف کیا یا رسول النّر کھجوری کھیاؤں میں ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے النّر ممہیں بارسنس عطافر ماحتی کر ابولباب اسٹھے اور مکرن سے چاور آنار کر اسپنے کھیان کے داندرسے یانی نکا سننے دائے) سوراخ کو بندکر دیا۔

سخرت بزید بن عبید فرات به پنجدا آسمان پر نرکو آبادل تھا نداس کا گرا- اور ندہی مسجد نبوی اور کو اسلع کے دا مین یک کوئی عمارت اور مکان تھا احب کی وجہ سے باول نظر نہ آرہے ہوں) چنا نچے کو ہ سلع کے پیچھے سے ڈھال کی ہاند تھیو ٹی سی بدلی اٹھی - آسمان کے درمیان میں بہنچی اور دیکھتے ہی دیکھتے لیورے آسمان پر تھیل گئی اور بارسش برسانے ملی ۔ نجالپرا ہفتہ لوگوں کو سورج نظر نرآیا - اور حفرت الولبابر برمنگی کی حالت میں استھے اور ا بینے تھیدان سے سول نے کو ابنی چا در سے بند

چنانچہ ای آدمی نے آپ سے دربارہ عرض کیا جس نے پہلے بارش کی دعا کے لیے عرض کیا تھا۔ اے رسول فعدا مال موسی ہلاک ہور سے ہیں ادر راستے منقطع ہور ہے ہیں۔ مجبوب فعدا علیہ التحیۃ اوا لشناء منبر میرردنی افروز ہوتے دعا آیت مبارکہ اس کے سامنے تلاوت فرمائی وو خارتی تین کو کمرتانی استکمائم بدہ کان تقبین میں بینی اس ول کا انتظار کروجب
آسمال کھلم کلا دھوال لائے گا اور نمووار کرسے لالیے آج وہ وعدہ بورا ہوگیا ،چنا نجران کے منت سما عبت بر بارش کے
بے دعافر افی اور الشر تعالی نیانہیں بارا اب رحمت سے بہرہ ورفر مایا ربیکن لبعدازان وہ بھراینے کفری طرف مائل ورا غب ہوگئے
قواللہ تعالیٰے ارشاد فرمایا۔

یَوْهُ مَنْطِیْسُ الْبَطَنَیْنَ الْکُبْرِی - جس ون ہم ان کوسخت گرفت کا نشا نہ بنا کیں گے بینی بدر کے دن اسباط نے منور کے واسطہ سے اس قدرا صافہ کیا ہے کہ دا فرسفیا ن کے عرض کرنے پر) بنی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم نے دعا فرائی جنا نچہ اللہ نغائے نے ان کو بارسٹ عطا فرائی ا ورسات دن تک بارش نے ان کوا پنے احاط میں سیے رکھا۔ جب لوگوں نے بارش کی کڑت کی تکایت کی تو آپ نے فرایا ہمارے ارد کروسوہم پر منہ تو توفور ا بادل آپ سے اوپر سے ہم گیا اور آس پا بس لوگوں پر بارش رہے دہی عدہ

امام بہقی نے ولائل البنوت ہمیں نقل فر مایا کر صفرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے لوگوں نے صفرت عمرین الخطاب رفتی الله عنہ سے عرف کیا ہم سخنت گرفی بین ہوک رفتی الله عنہ سے عرف کیا ہم سخنت گرفی بین ہوک کی طرف سے دوران سفر ایک تھام پر اتر سے شدت پیاسس سے ہم نے بول سمجا کہ ہماری گرفتیں کہ طرف بنگے دوران سفر ایک تھام ہوجاتا تو اس کو بہی کمان گذرتا کر میرے واپس بہنچنے تک میرا کام تمام ہوجائے گا کوئ شخص دوسرے آومی کو تلاش کرنے جاتا تو اس کو بہی کمان گذرتا کر میرے واپس بہنچنے تک میرا کام تمام ہوجائے گا امواریوں کی انہائی تلت کے با وجود البعض آدمی اپنے اونٹوں کو فرج کر ڈوالے اوران کاشکنہ شحی ٹر کر بی جاتے اور ہو پچ جاتا اس اس بہنچے کے مقدال کی ہوئے کہ کہ میران کو میں کہ میں اللہ علیہ دسلم کی بارگاہ اقد سس رہنے تی کو دیکھ کر سفرت الو کم حداثی رضی الشرعنہ نے وجدت صلی الشرعلیہ دسلم کی بارگاہ اقد سس

(والتُرورسولم اعلم محكداستُسرف)

علیہ وعلم نے دعافر مائی کر ہما رسے ار دگر د بارسش ہوتی رہے مگر ہم پر نہ موتو مدمیہ طیبہ سے فورًا بادل جوسے گیا اور اس طیبہ سے فورًا بادل جوسے گیا اور اس طرح جھایا ہوا تھا جیسے تاج سے گرد اگر د جو اس سے مزین بٹی اور مسر در د دعالم صلی الشرعلیہ دسلم اس شال اعجازی کے ادبی کرد اس طرح جھایا ہوا تھا جیسے ہوئی اور اس مبارک نما یاں طور پر نظر آنے لگیں۔ چر فرمایا۔ جو اعجازی کے ظہور پر فر طرمسرت سے ہنے یہاں کہ کہ آپ کی ڈاٹر ھیس مبارک نما یاں طور پر نظر آنے لگیں۔ چر فرمایا۔ جو الشرائی اس کی آنگھیں فرحت و مسرور سے شام کی ہوئی الشری الشری اللہ کی ایک آن کی آنگھیں فرحت و مسرور سے شام کی ایک ہوئی اللہ تھے اور پر من الشری اللہ کی اللہ تھے اور عرض کیا یا دسول الشرکہ یا آپ کم مقدد میں الشری الشرکہ یا آپ کم مقدد میں الشری اللہ کہ اللہ تھا کہ مقدد میں الشری الشرکہ یا آپ کم مقدد میں الشری الشری اللہ کہ اللہ تو اللہ کی اللہ تھا کہ مقدد میں الشری اللہ کی اللہ تھا کہ مقدد میں الشری الشرائی ہوئی اللہ تھا کہ مقدد میں الشرکہ اللہ تھا کہ مقدد میں اللہ تھا کہ مقدد میں الشرکہ اللہ تھا کہ مقدد میں اللہ تھا کہ میں اللہ تھا کہ اللہ تھا کہ کہ اللہ تھا کہ تارکہ کر اس کی اللہ تھا کہ تارکہ تارکہ کر تا تھا کہ تارکہ کر تارکہ تارکہ

مَا أَنْيُضُ يُسْتَسُقَى النَّهُمَا مُرْبِوَجُمِهِ فَرَا مِسِلُ وَمَالُ الْبَتَا يَ عِصْمَتُهُ لِلْاَرَا مِسِل وہ سفید کیکیل رنگت والے ہم جن کے چہزہ اقد سس کے بین وہرکت سے بارش برسائے والے باول کی آرزو کی جاتی ہے وہ بتیموں کے عجاد ماؤی ہمی اور سے سہارا ممالین وفقراء کے لیے سامان زسیت اور سبب پیش وگزران س تُطِیفُ بوالُهُلَّدُ کُ هِنَ آلِ هِ الشّمِرِ فَقَراء کے لیے سامان خواصل کے فور اس کے استے ہیں اور ان کی بدولت مخلف ال ہاشم کے تباہ حال لوگ ان کی بارگاہ اقد سس کے گروطواف کونے سے ہیں اور ان کی بدولت مخلف نعموں اور مال ومتاع سے مالامال ہوتے ہیں۔

كَنَ بُتُتُمْ وَبَنْتِ (للهِ نَبْوِی مُحَدَّمَ اللهِ اللهِ مَبْوِی مُحَدِّمَ الله و کَمَا نَظاعِتْ حَوُلَهٔ و نُنَا صِلِ الله بَعْدِهِ وَمَهُم مُحْوِر مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَم) ومعلوب ومقهور مِنْ الله عليه وسلم الله عليه وسلم الله عليه وسلم الله عليه وسلم الله عليه الله الله عليه الله الله عليه الله الله عليه عليه الله الله الله الله عليه الله عليه الله عليه الله الله عليه الله عليه الله عليه الله عليه الله عليه الله الله عليه الله عليه الله عليه الله الله عليه الله على الله عليه الله عليه الله عليه الله عليه الله عليه الله على الله عليه الله عليه الله على الله عليه الله عليه الله الل

رجی کا حکم دینے کے بیےنشریف لائے اور آپ کی قوم مالک ہور ہی ہے لہٰذا اللّٰر تعالیٰے سے دعاکر ہیں۔ اُپ نے ہم

یں حاضر موکوعوں کیا۔ یا رسول الٹر الٹر تعالے نے آپ کو دعاء کے معاطر میں خیر درکت کا عادی بنار کھاہے اور آپ کا وا ہمینٹر قبول ہوتی ہے۔ لہذا ہمارے یہے الٹر تعالے سے دعا فر ما دیں۔ آپ نے فریایا کیا تم اس امرکوب ند کرتے ہوا ور دل وجان سے اس کے آرزو مند ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول الٹر آپ نے فرر ابارگا و دوا نجلال میں دہت دعا بر بلند کتے اور ابھی ان کو والیں نہیں لوٹایا تھا کہ آسمال پر بادل آ مڈ آئے اور اس نے بان کے دہانے کھول دیتے معابر رضی الٹر عہم کے باس جتنے برتن تھے انہول نے سب کو تعرایا جب اوھ اوھ اوھ نکل کر دیکھا کہ بارش کہاں تک برمی ہے اور اس سے نجاوز نہیں کیا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ صرف نشل کی قیام گا ہ کے اور ہی برسی ہے اور اس سے نجاوز نہیں کیا ہدے

دوسرى فصل

شفیع معظم صلی الله علیه جسلم کے روز قبامت شفاعت فرمانے سے متعلق چالیس احادیث کا بیال جن کے رساتھ مرور چالیس احادیث کا بیال جن کے رساتھ مرور انبیاء علیہ وکلیم السّلام مختص ہیں

انبیاء علیہ و گلیم السّال محتص بیں تام ابل علیہ و کا اسلام محتص بیں تام ابل کا اسلام محتص ہیں تام ابل کرنا سیامتفال اللہ علیہ و ساتھ استفال اللہ علیہ و ساتھ استفال اللہ علیہ مسلم کے ساتھ اور درد در درد در کرے کا انہیں محتر ہیں سامنا ہوگا وہ اور کہیں نہیں ہوسکا۔ سے اعظم نرین استفاذ ہے کیونکہ جس رنج والم اور درد در در در در کرے کا انہیں محتر ہیں سامنا ہوگا وہ اور کہیں نہیں ہوسکا۔

ت نیمبیر ؛ بعض حزات نے توحید کامل کا انحصا راسی ہیں سمجھا ہواہے کہ کس سے اطا مت کراؤ۔ الٹرتعا لی ہر ایک کی سنا ہے یہ عقیدہ کہ ہماری نہیں سنتا فلاں کی سنتا ہے کفو ڈیر کر دہے۔ مگر حب اس نظر پر کو صحاب رصی الٹر عنہم کے عمل کی کسوٹی پر پر کھتے ہیں تو انتہائی نغو سعلوم ہوتا ہے۔ بلکہ خود مرور دوعالم صلی الشرعلیہ وعلم کا عمل تھی اس کی تکذیب کرنا ہے کیونکہ آپ نے کھی کھا اور نہیں با یہ عقیدہ تو حید کے منافی ہے بلکہ ان کی عرض کو شرون تبدیب سے دعا کرانے کی خرورت نہیں یا یہ عقیدہ تو حید کے منافی ہے بلکہ ان کی عرض کو شرون تبدیب سے دعا کرانے کی خرورت نہیں یا یہ عقیدہ تو حید کے منافی ہے بلکہ ان کی عرض کو شرون تبدیب سے دعا کرانے کی خرورت نہیں یا یہ عقیدہ تو حید کے منافی ہے بلکہ ان کی عرض کو شرون تبدیب سے دعا تو اور ان کی مطلب برآدی اور صاحب روائی فراتے۔

نیزکسی الی ایمان کا برعقیدہ نہیں سے کہ اللہ تعالیے نے ہماری وعانہ سننے اور د قبول کرنے کی قیم کھار کھی ہے وہ حرف اور صوف مجوبان خدا وندی کی دعاؤں کو سریع الاجابت سیجھتے ہوئے ان سے عرض کرتے ہیں رزیر مطلوب رسول ہرحال میں اللہ تعالیے ہ سے - اپنی زبان اور انھوں کو و عالمیں است ال کرنے کی مجاسے ان مقبولان بارگاہ خدا وندوی کے باتھوں اور زبان کو دسیلہ بنا یعنی اس میں کفر و شرک والا پہلو کیونکر نکل سماہے و محداث دون

ادران استفاظ کے اندر سرور عالم و عالمیال علیہ الصافی والسلام کاحبی قدر فصل وشرف صفرات انبیاء مرسلین اود دیگر الافائر بنا ہم ہوگا وہ اور کہیں طہور بندیر ہم ہیں ہوسکتا ۔ اور آہ سے اس وفت شفاعت کی درخواست سے استفاشہ کاجواد داستی ان اور اس کا نفع و فائدہ بعد از و فات و و صال بھی واضح ہوتا ہے کیونکہ حالت سیات ہیں آپ کی ذات مورہ عالت سے استفاظ است ہوجیکا اور بعد از و صال بھی تا ہت ہوتا ہے بیذا اعاد بن شفاعت کا بہاں ذکر کرنا بہت ہو و و مائدہ بعد او طبی ہوتا ہے بیڈا اعاد بن شفاعت کا بہاں ذکر کرنا بہت ہی موردوں ہے۔ اور طبی المحقوص المبل محترکا بہت ہیں سا وات رسل سے عندالشر شفاعت کی التجاء کرنا وران کا مندرت فلام کرنا در اس المحموم کو اور صفوت الانبیاء اور مجتبی الرسل مجوب ترین کرنا در سے اس مقام کے ساتھ بہت طبی سے سے سوالے ہیں مذکور سے ان کا بیان اس مقام کے ساتھ بہت کا دورہ نا ہوں است مقام کے ساتھ بہت کہ دورہ کا است رکھا ہے۔

حافظ مندری «ترغیب ونزسهی» کی فصل شفاعت میں فرماتے ہیں کہرسول معظم صلی الشرعلیہ وسلم اوردیگر آنبیاء کو ام علیم السلام کی شفاء السقام میں فرماتے ہیں کہ شفاعت سے ضمن میں واروا حا دہث کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کا مجموعہ عدواتر تک پہنچاہے ۔ اور تواتر سے مرادم معنی شفاعت والی احادیث کا تواتر ہے نزکہ کسی فاص لفظ سے مردی حارث عدواتر تک پہنچاہے ۔ اور تواتر سے مرادم معنی شفاعت والی احادیث کا تواتر ہے نزکہ کسی فاص لفظ سے مردی حارث کا تواتر معنوی سنن واحادیث میں بکٹرت موجود ہے البتہ کسی فاص حادیث کا ازرو سے لفظ متواتر ہونا بہت کہا ب ہے اُدر میں (علامہ بنہائی) نے اس امرکو مورز دن اور پہند مدہ صحبا ہے کہ صفورا کرم صلی الشرعلیہ دسلم کی شفاعت علام سبکی و نفائل اخرو میرسے شعلی چالیس احادیث شفاء قاصی عیاض ترغیب و ترسمیب المنذری ۔ شفاء السقام علامر سبکی ۔ مطابق المصابیح مولفہ ولی الدین تبریزی مواج بسب لدینیہ مولفہ اماس قسط لمانی اور جامع صغیراور اسس کی فدیل مولفہ امام سیطی

ليجياب احاديث كابيان شروع كرامول-

حديث اول،

ردى البخارى ومسلم عن ابي هريزة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه يلم اناسيه الناس يوم القيامة هل تدرون معرذلك يجمع الله الدولين والوخرين ف صعيل واحدنيس وصعرالناظرو يسمعهم الداعى وتدنو الشمس من جماحم الناس فيبلغ الناس من الغروالكوب مالا يطيقون ولا يحتملون فيقولون الناس الانزون إلى ما انتصر فيه، الا ترون ما بلغكم الاشظرون من يشفع لكمرالى ربكمرع فيقول بعض الناس لبعض البركسي ادم في اترن فيقولون يا آدم انت الوالمشم خلقك الله بيله لا و نفخ فيك من روحه وأمر الملائكة فسجلوالك واسكنك الجنة الاتشفع لناالى ربك الوترى مانحن فيه وما بلغنا فقال الدبي غضب البوم غضبالم بغضب تبله مثله ولا بغضب بعدة مثله وانه نهاني عن النبرة وتعصينه نعنى نفسى افسى، اذهبوا الى غيرى إذهبوا الى نوح فياتون نوحا عليه الصلاة والسلام، فيقولون يانوح انت اول الرسل بعث إلى اهل الدرض وقد سماك الله عبد استكوا الاترى الى ما نصن فيه ؟ الانرى الى ما بلغنا الانشفع لنا الى ربك ؟ فيقول ان ربي عضب اليوم غضالم بغضب قبله مشله ولا يغضب بعده مشله وانه قله كانت لى وعوة دعوت بهاعلى فومى نفنى نفسى اذهبوا الى غير اذهبواا لى ابراهيد ونياتون ابراهيم، فيقولون: أنت ني الله وخليله من اهل الدرض اشفع إنا الى ربك الدوتري ما نحن فيه ! نيقول لهما ورى عضب اليوم عضبالع يغضب قبله مثله ولم يغضب بعد كامثله وافى كنت كذبت ثلاث كذبات فذكرها نفسى نفسى لفسى ا ذهبوالي غيرى ا ذهبرا الى موسى فيا تون موسى فيقولون يا موسى انت رسول الله فضلك الله برسالته وبكلامه على الناس الاترى ما غن فيه؟ إشفع لنا إلى ربك فيقول ان ربي غضب اليوم عضب المو يغضب قبله مثله ولن يعضب بعدة مثله اواف قد قتلت نفسا لعراو فرنقتلها انفسي لفسي المهبور الى غيرى المحبوا الى عسلى فيا ترن عيلى فيقولون ياعسلى انت رسول الله وكلمته القاها الى فريير وروح منه و علمت الناس في المهد والا ترى إلى مانحن فيه ؟ اشفع لنا الى ربك في قول عيسى و وي غضب اليوم غضبالم بعضب قبله مثله دلن يغضب بعداه مثله ، نفسي نفسي نفسي ، ولعربي أكر ذنبا، اذهبوا الى غيرة ، اذهبوا الى محمد ، فياتون محمد اصلى الله عليه وسلم فيقولون. يامحمد انت رسول الله وخاتمو الدنبياع وقل غفو الله لك ماتقهم من زنبك وما تاخن

الانزى ما نحن فيه ١ اشفع لنا الى ربك فأنطق فاتى تحت العرش فا قع ساجله الربى تسعر ينتج الله على محامد لا وحسن الشاع عليه شبيرًا الحريفته على احد قبلي تمريقال : يا حمد ارفع راساك سل تعطه واشفع تشفع فارفع واسفاقتل امتى يارب فيقال امتى يارب يا محمد احضل من امتك من لاحساب عليه من الهاب الديمن من الواب الجنة وهمرشى كاء الناس فيماسرى ذلك من الدبواب، والذي نفسى بيدان بين المصواعين من مصاريح الجنة لكما بين مكة وهجر ادكهابين مكة وبصوى -

بخاری دسکم میں حفرت الوسرى وصى الترون سے مردى سے كرسول خلاعلىدالتية والثناء نے ارشا دفر مايا یں قیامت کسے دن ہوگوں کا سر دار مول اور ان کا ملجاً وہا دی -کیا تمہیں معام سے کہ وہ کیوں کرسے ۔اللہ تعالے سب اولین و آخرین کوایک مہوارمیدان میں جمع فرمائے گا کر دیکھنے والاسجی اہل محرثر کو دیکھ سکے گا اوران کو بلانے والاست مک اپنی آواز بہنیا سکے گا سورج بوگوں کے سروں کے قریب آجائے گا اوربوگوں کواک فدر کرب والم لاحق ہوگا جوان کی قوت برداشت سے باس ہوگا چنا بنجروہ باہم صلاح ومشورہ کریں گے كرتم سبكوا بنى حالت زارمعام ب راورهم محنت وشقت سے دوچار ہو وہ تمہارى نگا بول سے و وهل

كياتم كسي أيسي محبوب ومقبول إركاه خلافدى كونلاش نهين كرنے جوالله تعالے كے بال تمهارى شفاعت مرے ان میں سے بعض بررائے دیں گے کہ تمہارے باپ حزت آدم علیدالسلام اس امر عظیم کے لا کن إن ال كى فدمت بابركت مين عاهر بهو كروض كري كها الله البيا ابوابستر مين آب كو الشر تعاليان ا پنے دست قدرت سے پیافر مایا سے ۔ اور آپ ہی اپنی مخصوص دوح کو میونکا۔ اور ملاکم کو حکم دیا انہوں نے آب کوسی محبت و معظیم کیا آب کوجنت میں طرایا کیا آب ہما رسے لئے شفاعت نہیں فرما نے دیکھتے نہیں تم كن حال مين بن اور عملي كتني محنت ومشقت اوركرب والم كاما مناسب تحرت أدم عليه السلام فرمائي مكے ميرے رب تعالے نے آج اس فلارغضب و حلال كا اظہار فرمايا ہے كرن اليها اللهاركهي سيلے فرمايا اور مد بعد ازاں فر مائے گا۔ اور الله تعالے نے مجھے شجر جنت كے قريب جانے سے منع فرمایا تھا بیکن میں اس حکم کی تعمیل نے کرسکا۔ میں اپنی ذات کی حکرمیں مول-استنفاثہ اور شفاعت کے ليے ميرے علاوہ كسى دوسر مے بيلمبر كے باس جا و حفرت نوح عليه السلام سے جاكر عرض كرور تبھی لوک حفرت نوج علیہ السلام کی خدمت افدس میں حاصر بول کے اور یوں عرعن بر دار مول کے کہا ہے لوج اکب سب سے پہلے دسول ہیں جہنیں اہل ارض کی طرف مبعوث فرہایا کیا۔ ادر آپ کو اللہ تعالیٰے بہت

روح كرم من جن كواكس ف ديگرادواح سے مخصوص فراليا -آپ ف طالن تثير خوار كى اور عالم مهد مي وگوں سے کال فرایا۔ ویکھے بنیں ہماری زبوں حالی کہاں کہ بہنچ چکی ہے۔ ہمارے لیے بار کا ورب تدوس مين شفاعت فرائيس معفرت روح الشدارش وفرائي كيدير رب كاغضب وجلال آج کے دن جس عروج پرہے الیاں کمجسی ہلے غضاب ناک ہوا اور نہ بعدازاں ہو گا ہیں اپنے لیے فکر مند مول اور خودلینے نفس کوستحق شفاعت سمجھناہوں وہ کسی ذنب اور تقصیر کا ذکر نہیں فرمائیں سکے دارشا وہوگا)میرے علاده كسى اوردات والا اوربرتر واعلى ستى سے جاكر عرض كرد - حاق محركم عليه السلام سے جاكر عرض كرد-سب انبیاء ورسل کی امتیں اور ان کی اولاد روحافی وصمانی کے بعد ونگرے انبیاء ورسل کی بارگاہ سے ناکام و امراد لوطنے کے بعد حفرت علی علیدالسلام کے ارشاد اور رہنمائی کے مطابق خاتم الانبیاء والمرسلین کی بارگاہ ميس بناه بين حافري وي مح اورآب سے عرض كري مك - اے محوب خدا اور محمود خلق آب الله تعالى كے رسول برحق اور سغير اخرال مان ميں الله تعالى فے آپ كے بيے آپ كے يہاوں اور تھيلوں كے كنا مول كى مغفرت کا علان کرویا ہے داوراک کو اپنی ذات کے عنم والم سے آزاد کردیا ہے اور مرف وسرول کے عم کانے ادران پر رحم فریا نے کے لیے تحقیق فر مادیا ہے) ہماری حالتِ زاراور بریث فی ومرکروانی آپ كى نگا ەاقدىس ئىي سے سہما رے كئے اپنے رب كريم كى جناب بين شفا عث فرمائيے ۔ اور مملى ان عنموس و الام سے نجات ولاتے۔

مراور مر دوسر ا ، محبوب خلاعلیہ التحیۃ دالشاء فرما نے ہیں ہیں ان کی مفارش وشفاعت اور فریا درسی وشکل کشائی کے بیے ہارگاہِ ذو الجلال ہیں حافری دول گا ۔ حربم فدس میں داخل مونے ہی عرش عظمت کے آگے سجا ویز ہوجا وی گا ۔ بھر الند کرمم مجھ بہا ہیے محامد ومحاسن اور حن ثناء وستاکش کے وہ فرائن منکش ف فرمان گا۔ جرمجو سے بہلے کسی پرمنکشف نہیں ہوئے ۔ بھر ارشاد ہاری ہوگا اسے تحراپا سراعظا و بجو مانگوتہ ہیں دیا جائے گا۔ ادر جس کی شفاعت کروقبول کی جائے گا ۔ بیر ایسان مرکسی عصاف کرم ایسان کی اسے میرے اور جس کی معفرت و خوشش فرا میری امت بی کا و مواخذہ نہیں ہے جنت کے دروازول اسے حکا الذول کا دروازول سے دروازول سے دروازول سے داخل ہونے ہیں جس میں سے دائیں دوازول سے داخل ہونے ہیں جس

بھے ای ذات افدس کی می میں کے قبصر قدرت میں میری مان ہے جنت کے دروازوں میں سے بردروازہ کی دوازہ اس کی دروازہ کی دواؤں میں خاصلہ اور فراخی اس قدر ہے جس قدر کہ مکم مرمر اور ہجر کے درمیان بعداور مسانت

زیادہ تشکرگذار عبد قرار دیا ہے کیا دیکھنے نہیں کہ ہمارا صال کیا ہے ؟ ہماری مشکلات اور بریشا نباں آپ کو نظر نہیں آ رہی ہمی ؟ کیا دازرہ کرم) الشر تعالیٰے کی خبا ہیں ہماری شفاعت نہیں فرما تھے۔وہ فرما بکی گے میرسے دب تعالیٰ نے جن قہر دغضب کا آج مظاہرہ فرمایا ہے نہاس طرح کا مظاہرہ آج سے پہلے فرمایا۔اور نہ ہی آج کے لجد فرمائے گا۔

مجھے الشرتعا نے کی طرف سے ایک دعا دوا جب القبول والا جابت، کا حن دیا گیا تھا جس کو میں نے اپنی قوم کی بلکت میں استعمال کردیا جھے اپنے نفس کا فکرسے اورسب سے اول وہ سخی شفا عت ہے مرب علاده كسى دوسرے مسے جاكر عرض كرو حضرت الراسيم عليم السام سے التجاء شفاعت كرو-سب امم وانواسم حفرت إبرامبيم غلبل الشرعليه السلام كي بارگاه والأجاهي حا عزم ول كي- ادر لول عرض گذار ہوں کی آب الله نعالے کے نبی کمی اور تمام روتے زمین کے لوگوں میں سے اس کے خلیل ، ہما معالی خباب الني مي شفاعت كيعية - وه جواب مين فرائلي كرب تعالى الحرك أن كي ون جن قبر وجلال كاظهد فرایا ہے ایساظہور نہ پہلے و کھینے لیں آیا اور نہ ہی آج کے بعد و کھنے ہیں آئے گا۔ تج سے تین ایسے امور مرزو موشے جو انظر ظاہر میں) خلاف واقع تھے اور حقیقت کے خلاف چر آب ان کی تفصیل بیان کریں گے۔ لبنذا مجھے اپنے نفس کی فکر دامن گیرہے -اس اسم کام سے لیے کسی دوسرے سے عرض کرور اور میرے خیال ين اسس كام كے لائق حفرت موسى عليه السلام بي لهذا) حفرت موسى كليم عليه السلام سے جا كرع ف كرو-الل محشر كابيسل بعديناه روال دوال حوت كليم الشرعليرالسلام كى بارگاء افدس مين حاحز بوگا ادران سے عرض كريس كتے اسے موسى إآب الله تعاليے كے وہ عظم الثان رسول بن جي كوالٹرتعا لے نے تمام لوگوں پرائي رسالت اور سم کلامی کے ساتھ فوقیت و برتری سے سرفراز فر ما یاہے۔ آب دیکھ نہیں رہے ہوسم کس حالِ نار لين إن - بارگا و رب كرم مين حا ضربوكر سماك ليے شفاعت فرمائت - وه فرائل كے آج رب نباركاج غضب دجال ظهور بذيريت وه نه آج سے پہلے ديكھنے ہي أياب اور نهى بعديس د كھنے ہي آے گا - مج سے ایسے شخص کا قتل مرز دموگیا تھاجی کے قتل کرنے کا مجھے الترتعا سے نے حکم نہیں دیا تھا۔ ہیں اپنی ذات کے بیے خوت زدہ ہول اور سب سے بہلے اس کوشفاعت کامشخی سمجھا ہول لہٰذا اس امرخطیر کے لیے کسی دوسری متی کی خدمت میں حامزی دو (اورمیر سے مشورہ برحلو تو) حزت علینی روح اللہ کی طرف حاد دسب بریشان صال لوگ شفیع کی قامش صروری سمجھے ہوئے حفرت کلیم کے فرمان برعمل بیرا ہوں گے ا اور حفرت عیلی روح الشرعلیه السام کی بارگا ہ اقد کس میں حاخر سول کے۔ ان سے عرض کریں گئے اسے عیلی ا تب الله لقامال كے رسول بي اور كلمة الله جن كوحفرت مريم كى طرف القاء فزايا كيا اور آب الله تعاسف كى

ے یا کم مترفر اور ٹیطری کے درمیان۔ نکاٹ الحدیث عل :۔

المام سبکی شفاع السقام میں ارشا دفرماتے ہیں الشد تعالیے کی طرف سے الم واقوام کوبر الہام کی جات الم علیہ السلام المران کے بعد تنظر العین السلام السلام سے شفاعت کا سوال کر واور ابتداء و آغاز میں نجا الانبار فیز المرسلین علیہ العبار تعلیم سے سوال کرنے کا الہام نہ کیا جانا اس حکمت ومصلحت سے بیش نظر ہے والڈ اعمل فیز المرسلین علیہ العبار ہو جانے کا الہام نہ کی المہام میں جانس حکمت ومصلحت سے بیش نظر ہے والڈ اعمل محتقہ الحال آگر المرام موجاتے تو پر کمان ہو کا الجام میں جانس حکمت وصلحت المرام موجاتے تو پر کمان ہو کا کہ دوسرے حضرات بھی الم لیم خرکی حاجب روائی کر سکتے تھے دمگر چونکہ ان سے سوال نہیں کی لہذا ان کی اس قدرت طاقت اور قریب ومنزلت کا فلہ ورنہ ہیں موسکا۔

گرحب سب نفور در اولوا لوانتجاء می اپنی پوری کوشش اور حبوجهد کرد کهی اور منز کی مقصودی رمائی کے بیے کوئی کسراٹھانہ رکھی اور سرور دوعالم صلی النوعلیہ وسلم کے علاوہ جملہ رسل کرام اصفیاء باری اور اولوا لوزم ستیول سے سوال کرچکے اور انہول نے اس شکل امریٹس کام آنے سے مجوری ظاہر کردی ۔ البتہ ان کی ہمدر دی اور دہمائی برکا و خدا وندی کی طرف رہمائی فرانے گئے ۔) حتی کرما تا ہیں مقد فرد گذامشت نہ کیا داور کیے بعدو بگرے مقربان بارگا و خدا وندی کی طرف رہمائی فرانے گئے ۔) حتی کرما تا ہیں کا فا فار اس سید کرم کی بارگاہ والاجاہ تک جا بہنچا اور اپنے مدعا ومطلوب تک واصل ہوگیا ۔ توہر ایک کومجوب کرم ملی اسلام کی طبخت میں مرتبت دفعات منزلت ۔ کمال قرب ۔ کرم خداوندی پر اعتما دوناز ۔ ذات باری تعا سے اس وتعالی مرتب منزلت ۔ کمال قرب ۔ کرم خداوندی پر اعتما دوناز ۔ ذات باری تعا سے اس وتعالی مرتب منزلت ۔ کمال قرب ۔ کرم خداوندی پر اعتما دوناز ۔ ذات باری تعا سے اس وتعالی مرتب میں مرتب منزلت ۔ کمال قرب ۔ کرم خداوندی پر اعتما دوناز ۔ ذات باری تعا سے اس وقعات مرتب کرم خداوندی کے مقال معلوم موگیا عدم

ایسے منصب ومقام بر فائز ذات والاصفات کو ہی سیدالانبیاء اور مرور اہم مونا زیباہے۔ اور مرایک کے لیے فرص ہے کہان کی بارگا ہ اقد سس میں سر کے بل جل کرحاضری وسے نزکہ قدرول کے ساتھ جل کرعسہ علیہ السر تعالیہ اللہ تعالیہ مسلم ہوئا ہوئی کا اس موزا نبیاء علیہ السر تعالیہ اللہ تعالیہ اسلام ما ایک کاس روزا نبیاء علیہ السر تعالیہ اسلام وابیان کے سامنے ہوگا) توسل واست نا تہ کے جواز کی واضح ترین اور قوی ترین ولیا ہو اس میں بیات اور استر تعالیہ کے مقرب ترین بندول کا وسید اختیار کرنا چا ہے اور مہ امران اور ایم میں سے کوئی شخص اس کا منکر نہیں ہے۔

عدہ المام اہل السنت فرا تے ہیں۔ ضیل و کجی کلیم وسیح سھی سے کہی کہیں نہ نبی یر بیخری کرخلق چیری کہاں سے کہاں ہمارے یے صدہ ﴿ حرم کی زبین اور قدم رکھ کے چیسا ۔ اربے سرکا موقعہ ہے اوجا نے والے

مل المام زرقانی نثرح موام ب الدنيه ميں قاضی عياض عليه الرحمة سے نقل كرتے ہوئے فرماتے ہيں - بيدامر عيبن ممكن ہے كرانجياء كرام عليهم السائم كو قطعى طور برمعلوم ہوكہ آج شفاعت كے قالك هرف اور هرف بنى آئز الزمان عليه السام ہي - اور مرنى كا الم محتر كود دسر سے بنى كی طرف جھيجتے چلے جانا داور بالحضوص مرور دوعالم عليه السوم كى طرف رسمائى نه كرنا) اس عظيم تقام بن آپ كے نثر وف فضل كوظا ہر كرنے كے ليے ہے۔

سے اور ان کی تفریق واستفاخ میں صرف یا نیج انبیاء کوام اور سل عظام علیہم السلام کی تخصیص کرنا بعنی انہیں کی خارت اور س بین حاصر ہونا اور دو مرول کی بارگاہ ہیں حاصر نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ میں تقدیں سبتیاں سب رسل و انبیاء سے معروف نے میر بین اور ان کی تفریق ربیع حصر دراز تک عمل ہونا رہا ہے۔ نیز صفرت آوم علیہ السام حجل انبیاء علیہم السام اور نسل انسانی کے باپ ہیں ۔ ھوزت نوح علیہ السلام گویا آوم نانی میں اور صفرت ابراہیم خلیل الشرعلیہ السلام تمام مذاب و ملل پر کا ربند لوگوں کے زدیک قابل مدح و شاء ہیں اور بعد ہیں تشریعیت لانے والے حجلہ انبیاء علیہم السلام سے باپ ہیں ۔ صفرت موسیٰ کلیم علیا سلام فر مرسلین علیم السلام کی تعدید و تا میں کہ چھٹور آمرم صلی الشرعلیہ وسلم اور ان سے درمیان کوئی دو مسرا نبی نہ تھا اور وہ آپ کی ملیہ السلام کی تی دو مسرا نبی نہ تھا اور وہ آپ کی ملیہ السلام کے درمیان کوئی دو مسرا نبی نہ تھا اور وہ آپ کی ملیہ السلام کی تعدید سے صبح ہیں۔

اورسپلی دفع شیفیع و مغیرث کے طلب گارکواس شیفیع عاصیال اورجارہ بے چارگان کی بارگا ہے بیکس بناہ ہیں عاضری دینے کا الہام اس سیسے نزکیا گیا تاکہ اسپ کانفلِ عظیم اور متعام رفیع لوگول رپنظام ہوجا تے۔

عصب (علامرزرقائی نے نقل فرایا) حافظ ابن مجرحم النگر تعالے فربا نے بہ کر روزمحش شفاعت اور فریا درسی کی درخواست کرنے والول ہیں وہ لوگ بھی شامل سول سے جنہوں نے بیرحدیث سن رکھی ہوگی اور شغاعت عضائی کے حبیب کرم صلی النّر علیہ والمول کے ساتھ نفاص ہونے کی معرفت نامراور علم تھینی ان کو حاصل ہوگائیکن یا وجودا س کے اس وقت بیرعلم وا دراک ملیہ وسلم کے ساتھ نفاص ہونے کی معرفت نامراور علم تھینی ان کو حاصل ہوگائیکن یا وجودا س کے اس وقت بیرعلم وا دراک دوج قلب سے محوم وجائے گا اور مستحفر نز دہے گا تو یہ محض النتر تعالیٰ کی قدرت کا ملر کے تعرف اور نسیان طاری کر دیے ہے کی دج سے ہوگا تاکہ ہراکیب پرعظمت مجبوب نام ہر کی جائے۔

 آدم اورنسل انسانی سے النّد تعالیے کے نزویک زیاوہ معظم وکرم ہوں گا اور انکشا ف اور اعلان بطور فخر نہیں کرر المدل دبلکہ بیان واقعہ اور تحدیث نعمت کے لیے اسس روایت کوامام نزیذی نے حفرت انس رضی النّد عنہ کے و اسطرے نقل فرمایا ہے۔

حديث سي

الحديث الثالث قال صلى الله عليه وسلم وانا اكثر الانبياء تبعا يوم القيامة وانا اول من يقرع باب الجنة "روا لا مسلم عن انس-

ام مسلم نے حفرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فر بایا کہ رسول خلا علیہ التحیۃ والثناء نے فر مایا میں بروز قیامت است اوقی میں بروز قیامت است اوقی کی کا در میں بہلا نبی ہول گا جوجنت کا دروازہ کھنگھٹا وَل گا

حديثء

الحدایث الدا بع، قال صلی الله علیه وسلم انا اول شفیع فی الجنة لم يصدی بي من الا نبياء ماصلة ت وان من الا نبياء ماصلة ت وان من الا نبياء نبياما يصد قده من امته الا دجل و احد «روالا مسلم عن النس و الم مسلم ت بروايت حزب ان برام ملی الله عليه و لم سے نقل فرایا که بس جنت میں بہلا شفیع مول گا بحس قدر میری تعدیق کی گئی ہے اس قدر کسی نبی کی تعدیق داس کی امت کی طوف سے انہیں کی گئی۔ انبیاء علیهم السلام میں سے بعض لیسے نبی بھی مول کے جن کی تا تیدوتعدین عرف ایک شخص نے کی ہوگی ۔

حددیث عد

العديث الخامس قال صلى الله عليه وسلموانا اول من تنشق الارض عنه فاكس حلة من حلل الجنة شعرا تومعن لم يس العرش ليس احلامن الخلاكن يقوم ذلك المقام غيرى "دوالا الترمذي عن الموهو ورقا-

الم تر ندی نے حفرت الوہ ربہ وضی الشرعنہ سے نقل فرمایا کر حبیب کمرم صلی الشرعلیہ وسے ایک پوشاک اور حلزیب بول گاجی پرسے اسس کی قبر شق ہوگی بعد ازال مجھے جنتی حقول اور پوشاکول میں سے ایک پوشاک اور حلزیب نن کرایا جائے گا بھر لمیں عرش کی وایش جانب ایسے متعام امتعام محمود) میر طرط امول گا ہجہاں تمام مخلوق میں سے کوئی بھی میرے علاوہ کھوا ہونے کی المبیت ولیا قت نہیں رسکھے گا۔

حليث

الحديث السادس قال صلى الله عليه وسلم «أنا أول من يا خذا بحلقة باب الجنة فافعقها

آئا کھا (ہیں ہول شفاعت کے لیے ہیں ہول شفاعت کے بیے اسے شفیع اور فریاری کے متلاشیو اِدھرا گئی کا اعلان فرما کیں۔

وہ لوگ جن کو بیر حدیث معلوم ہی نہ ہوگی یا معلوم توہو کی مگر اسس وقت اس کو حبول جا مہیں گے وہ تو لا محالم ستعت محنت میں بتالا ہوں گے اور کیے بعد و مگرے مختلف انبیاء علیہم السلام کی بارگاہ میں حاخری دیں گے بخلاف ال مخلق استیول کے جن کو بیر حدیث معلوم ہوگی اور اس دن یا دبھی رہے گی وہ اسس تھکان اور کوفت سے محفوظ رہیں گے۔ المدافال اس جواو در کر تم اور سرا بالافت و رحمت بنی پر درود و سلام بھے، وہ اپنی است پرکس در جزشفیق اور رحیم ہیں۔

عے بر سرور عالم و عالمیال علیہ السلام نے (اس مضمون کی احا ویث بیں) دکہ دینے کا جملہ مبا رکہ زبان اقد س پر جوادل علی السلام کا مردار ہونے پر فنح و ناز نہیں کر د با ہوں۔ مکام اللہ اور کے بعد و بگرے ابنیاء کرام کی خدمت میں حاضری کی مشقت سے اعلان اغسام سے مقصد حوث تہمیاں را صت پہنچا نا اور کے بعد و بگرے ابنیاء کرام کی خدمت میں حاضری کی مشقت سے بچا نا سے کیونکہ الشفاعت میں مورزی اور فضل و مترون کا اظہار حوث اس با کیزہ عرض اور ارفع و اعلیٰ غایت کے تحت ہے۔ انہا کلام الا ام شعرا فی ۔

یمی ایک صدیث اگرچه اثبات مطلب اوراحقاق مدعیٰ بعنی اہلِ محترکے آپ کے ساتھ استفالہ اور آپ سے طلب شفاعت کرنے اور تا لیعن تا ب کا مقصد بھی ہا شفاعت کے عندالٹر سقبول سونے کے لیے کافی و دانی ہے اور تا لیعن تا ب کا مقصد بھی ہا ہے گر ہیں نے مناسب و موزول یہی جانا ہے کہ ایسی چندا حادیث کو ذکر کر ول جن ہمی شفیع روز جزاء علیہ التجہ توالشاء کی شفاعت - آپ کے مقدم و مفضل ہونے کا بیال اس کی شفاعت - آپ کے مقدم و مفضل ہونے کا بیال است اور شفاعت و سفارش کی التجاء مذکور نہ ہو۔ اگرچہ ال ہیں اہلِ محترکی فرمایورس کی درخواست اور شفاعت و سفارش کی التجاء مذکور نہ ہو۔

ين على

الحديث الثانى: قال صلى الله عليه وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا، وإنا خطببه اذا وفلا وانا مستره حراذا السوا الواع الحمد يومتُذ بيلى، وإنا الوم ولد ادم على ربي ولا فخر» روا كالترمذي عن الني -

رسول اکرم صلی الندعلیہ وسلم نے ارشاد فرطایا۔ جب لوگوں کو روز قیامت اپنی قروں سے اٹھا یا جائے گا تو میں سب سے پہلے اپنی مزارا قد سس سے نکلنے والا ہوں گا ۔ اور میں ہی ان کی طرف سے الٹر تعالیے کے ساتھ کلام کردل گا حب وہ جناب باری میں سائل بن کرھا ھز ہول گے ۔ اور میں ہی اُن کومزوہ مغفرت وجشش سنانے والا ہول گا حب کر وہ نا آمید سونے لگیں کے لوار محد اس میرے باتھ میں ہوگا۔ میں تمام اولاد مايث عند

الحديث العاشرقال صلى الله عليه وسلم اناقائله المرسلين ولا فخروانا خاتم النبيسين ولا فخر وانا خاتم النبيسين ولا فخر دوا لا الدارمي عن جابر-

داری نے حزت جابر رضی النزعنہ سے روایت نقل فرماتی ہے کہ رسول کریم علیہ السلام نے فرا با ہیں سب رسی رسی کے حراب کی مسب رسی کے حراب کی مسب رسی کے حراب کا قائد ہول ا ور مجھے اس پر فخر و مسب کے میں خاتم النبیای اور اکن الم النبیای اور اکن الم النبیای کردا ہول - از نہیں ہے ۔ ہیں پہلاننا فع اور مقبول الشفاعت ہول اور اس کا اظہار بطور فنح نہیں کردا ہول - حدا بیٹ عالمی

الحديث الحادى عشرقال صلى الله عليه وسلم و اذاكان يوم القيامة كنت امام البندين وخطيبهم وصاحب شفاعته مغير فخر و الا الترمذى عن ابى بن كعب -

الم ترمذی نے حضرت ابی بن کعب رضی التّرعنہ سے نقل فربایا کر سرور دوعا کم صلی التّرعلیہ وسلم نے ارشاد فربایا۔
بین نیا مت کے دن سب انبیاء علیہم السلام کا امام ہوں گا۔ اور ال کی طرف سے التّرتعائے کے ساتھ
گفتگ کرنے والا د ترجمان) اور ان کو انترتعا لئے سے شفاعت کا حق ولا نے والا ، بین حقیقت کا اظہار کرنا
موں نہ کو فخر قریم کا اظہار۔
حدادہ بندہ عمل ا

المحديث الثانى عشرقال صلى الله عليه وسلم واناحبيب الله ولا فخر واناحامل لواءالحمله يوم القيامة ولا فخر، وانا اول شافع و اول مشفع يوم القيامة ولا فخر، واول من يحول من يحول حلق الجنة فيفتح الله لى فيد فليها ومعى فقرام المومنيان ولا فخروا نا اكرم الاولين والآخرين ولا فخر، رواء الترمذي عن ابن عباس -

الم تریدی حزت عبداللہ بن عباس رضی الله و بنا سے نقل فرا نے بی کہ مرورعا کمیال علیہ السام کے من اللہ تعالیٰ اللہ اللہ کا عبد بہراں اور مجھے اس اعلان داعسلام پر فحز و ناز نے برا نگیختہ نہیں کیا ۔ میں ہی قیامت کے دن بوا الحمد کا الحمد کا اور مجھے اس بی فخر نہیں ہے ۔ میں ہی قیامت کے دن بہلا شفیع اور مقبول الشفاعت بول اور یہ اعلان بطور فحز نہیں ہے میں ہی وہ پہلا بنی مول ہو جنت کی نجر دل کو ہلا دُل گا۔ اللہ تعالیٰ میں اور یہ اعلان بطور فحز نہیں ہے میں ہی وہ پہلا بنی مول ہو جنت کی نجر دل کو ہلا دُل گا۔ اللہ تعالیٰ میں کے درواز سے کھلوائے گا در مجھے اس میں داخل فرائے گا جب کرمیرے ماتھ فقراء مومنین ہوں گئے اور مجھے اس پر فر نہیں ہے۔ میں سب اولین والحر بن سے زیادہ عزت وکرامت مالا میں اور مجھے اس پر غرور و نازنہیں ہے۔ میں سب اولین والحر بن سے زیادہ عزت وکرامت مالا میں اور مجھے اس پر غرور و نازنہیں ہے۔

رواكا الاعام إحملاو الترمذي عن اس-

حفرت النس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ زول مکرم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا میں بہلا نبی ورسول ہوں گا ہج جنت کے دروازہ کی زنجیر کمرٹا کر بلا وُں گا داور کھو گئے گئے لیے) دستک دوں گا۔ امام احمدور بذی رجما اللہ تعالی۔ حدایات ہے۔

الحديث السابع قال صلى الله عليه وسلم انا اول من يدق باب الجنة فلم تسمع الدّذات احسن من طنين الحلق على تلك المصاريع "روا لا إين النجار عن انس -

حفرت انس رصی الشرعت سے روابت ہے کہ نبی امت صلی الشرعلیہ وسلم نے فروایا یہ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکٹاؤں گا اورمیرے زنجر کو دروازہ پرمانے اور کھٹکٹا نے سے ایسی حسین آ واز پیداموگی جرکھی کسی کان نے شنی ہی نہ ہوگی۔ ابن بخار

حديثء

الحديث الثامن قال صلى الله عليه وسلمر اناسيد ولد آدم يوم الفيامة ، واول من ينشق عنه القبرواول شافع واول شفع «دوالا مسلم والوداود عن الى هريرة -

حفرت ابوہررہ رضی الشرعت سے روایت ہے کررمول باک، صاحب لولاک علیه افضل الصاوات نے ارشا و فرایا : یہن فیامت کے روز اولا دا دم اورنسلِ انسانی کامر دار مول رسیسے پہلے حجاب فبر مجر سے الگ ہوگا بیں پہلا شفیع مول ا ورعندالشرہ ہلامقبول الشفاعت ۔ مسلم نمرلین والو داور و نشر لیون

حديثء

الحديث التاسع قال صلى الله عليه وسطم اناسيد ولد أدم يوم القيامة ولا فخووبيدى لواع العدمد ولا فخر، ومامن في يومئذ آدم فهن سوا والا تحدث لوائى، وإنا اول شافع وادل مشفع ولا فخر، ومامن في يومئذ آدم فهن سوا والا تحدث لوائى، وإنا الخدرى وادل مشفع ولا فخر، روالا الاهمام احمد الترمذي وابن ملج عن ابي سعيد المخدرى مخرت البرسعيد خدرى رضى الترعندروايت كرنے بن كر رسول معظم صلى الترعليم سلى وليا يدين فيا مت كون نبل السانى و للكرسب ابل محترى كا سروار مول اور في است كون طور فخر نهني بيان كر د با عرف مير من على المعلى الدائل المعلى الرائل من من الدي المول المول

الم اعد، ترندی اور ابن ماجه

العديث السادس عشرقال صلى الله عليه وسلمر امامن الانبياء من بى الاقتداعطى من الآيات مامثله آمن عليه البشرة والماكان الذي اوتيت وحيا اوسى الله الى فارجوان اكون اكثرهم تابعايدم القيامة "روالاالبخاري ومسلم عن الي هريرة-

حزت ابوسرره رضى النوعنديس روايت مي كرسرور انبياء عليه التية والشاء ني فراياس ني كواسس قدر أيات ومعجزات عطاكت كيَّ بن كي بدولت لوك أن برا مان لات اوران كوسيانبي سمجا اورجومعجزه مج تعدیق رسالت اور نائید نیموت کے بعے عطاکیا گیا ہے وہ کلام مجیدا ورفرقان حمید سے حوالتر تعالے نے مجريز نازل فرمايا - (بچونكرمير برمان صرافت اور دليل خعانيت سب برايمين ودلائل سے قوى سے) لېذا مجه اميد ہے کر تیامت کے دن سب انبیاء علیہم السلام سے میرے متبعین زیادہ مول کے ربنجاری وسلم) حديث ع

الحديث السابع عشرقال صلى الله عليه وسلم إعطيت خمسالم بعطهن احد قبلى انمريت بالرعب مسيرة شهر، وجعلت لى الورض مسجدا وطهورا فا يما رجل من امتى ادركته الصلاة فليصل، واحلت لى المغانم ولم تعل الحد تعبلى، واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثث الى الناس عامة " رواح البخارى ومسلم عن حابر

حرت جابر رصنی السعند سے مروی سے کر بنی اکرم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا مھے بیسے پانچے خصائل جمیدہ ادرادصاف محمودہ سے نوازا گیا ہے ہوکسی دوسرے نبی کوعطابنیں کتے گئے ۔ مجھے ایک ماہ کی مسافت مک رعب ف دبدبر اور جافحلال کے ساتھ منصورو موید فرایا گیا داور قبصر وکسری اور نجاشی وغیرہ میرے ام سے لزتے

۲- تمام روئے زبان کومیرے لئے (اورمیری امت کے لیے جائے عبادت اورموحب طہارت (بصور تیمم) بنادیا گیا ہے میرے امتی کوجہاں بھی وقت نماز آئے اسی جگہ نماز رابطے کی رخصت ہے سداورا مم ماضیہ كى طرح مساجد كے اندر اداكرنا لازم بيانى م)

سرے سے داورمیری امت کے لیے ہوال غنیت کوطلال کرویا گیا ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کے لیے ان

سمر مجيشفاعت عظلىعطاكى كئى ب دجوتمامتر شفاعت كے ليے اصل اور بنيا دہے اورسب شفاعات اس ين مندرج ومند بح بي -

الحديث النالث عشرة قال صلى الله عليه وسلص اذكان يوم القيامة شفعت فقلت يارب ادخل

الجنة من في قلبه خوالة فيدخلون، تعراقول ادخل الجنة من كان في قلبه ادفي شير روا کا لیخاری عن اس۔

المم بخارى حفرت انس رضى الترعيدس روايت فرات بي كشفيع خلائق صلى المرعليروهم في فرمايا -قیامت کے ون مجھے شفیع بنایا جائے گا توہی الٹر تعلیے سے عرض کرول گا اے اللہ ال تمام لوگوں کو جنت میں داخل فراجن کے داوں میں رائی کے دان کی مقدار ایمان واخلاص ہے جنا نجر انہیں جنت میں داخل كرويا جائے گاريس چرع ص كروں گا اسے الله ان تمام لوگوں كوجنت ميں داخل فرماجن كے دلول ميں ادنی تزين مقدارس ابال واخلاص موجود سے -

حليث عل

الحديث الرابع عشوقال صلى الله عليه وسلم ويبعث الناس يوم القيامة فاكون إنا واحتى على تلويكسونى ربى حلة خضراء سويون لى فاقول ماشاء الله ان اقول فذلك المقام المحود رواه احمدعن كعب بن مالك-

المام المد حرت كعب بن مالك رضى الترتعالي عنه سے روایت فر مانے میں کہ قیا مت کے دن لوگوں كو قرول سے اٹھا یاجائے گا بخانچ میں اور میری امت ایک ٹیلے برجع ہول گے۔ مجھے میرا پرور د کا رسبز صلم اورلوشاک بہنائے گا۔ پھر مجھے شفاعت کا اذن ملے گا اور سجوالٹر تعالی کومنظور ہو گا میری زبان بروہی آئے گا يسب مقام محمود (حس كاالترتعالي نے مجھ وعدہ دے ركھاس) الم المال

الحديث الخامس عشرقال صلى الله عليه وسلم "آتى باب الجنبة يوم القيامة فاستفتح فيقرل الخاذن من انت؟ فا قول: محمل فيقول بك احرت ان لا افتح لدحد قبلك، رواح مسلمان أن الم مسلم في حفرت انس رضى التُرعِن رسى روايت كى سے كرسول كريم عليه فضل التسليم في فرايا يس قيامت کے دل جنت کے دروازے براول گا اور کھو لنے کی خواہش کرول گا توضازن جنت مجھے دریافت کرے گا آب کون ہیں جواب میں کہوں گاہیں خوبول تو دہ کھے گا حرف آپ کے متعلق ہی مجھے امر دیا گیا تھا کہ آپ سے بہلے قطلعاً کسی کے لیے باب جنت ناکھولوں ۔

۵- ہر نبی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور ہیں تمام نوع انسانی کی طرف رہول بنا کر جیجا گیا ہوں (اور قیامت یک پیلا ہونے والے میری امت رعوت اور امت آجا بت ہیں) ربخاری وسلم) حدل بیث عصل

الحديث النامن عشر، عن ابن عباس رضى الله عنهما قال «جلس ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم و فخرج حتى اذا و نامنه مرسمعهم ينذاكرون ، قال بعضهم : ان الله اتخذا برا هديم خليلا ، وقال اخر: مرسى كلمة تكليما ، وقال آخر: فعيسى كلمة الله وروحه وقال آخر: آدم اصطفاع الله ، فخرج عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قل سمعت كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك ، ومرسى نجى الله وهو كذلك ، وعيسى كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك ، ومرسى نجى الله وهو كذلك ، وعيسى وحده وكلمته وهو كذلك ، وإدم اصطفاع الله وهو كذلك الدف اله وانا حبيب الله دره فخرى وانا حامل لوابر الحمد يوم القيامة تحته آدم فنمن دونه وله فخر ، وانا اول شافع وأول مشفع بوم القيامة وله فخر ، وإنا اول من يحرك حلى الجنة فيفتح الله في فيد خليها ومعى فقراء المؤمنين وله فخر ، وإنا اكرم الا ولين والدّخوين على الله ولا فخر » رواه المترمنى والدّخوي »

معفرت عبداللہ بن عباس رضی النہ عنہا سے مروی سے کہ اصحاب رمول صلی النہ علیہ وسلم میں سے بعض معفرات محفل جما سے بیٹھے تھے۔ رسولِ خداصلی النہ علیہ وسلم وولئکدہ سے با ہر نشر لیب لاتے اور انہ بیں باہم بیت نظرہ کرے ہوئے سے ناکہ صفرت ابراہیم علیہ السلام کو النہ تعالیٰے نے اپنا نحلیل بنایا ہے۔ دوسرے نے کہا موسی علیہ السلام کو النہ تعالیٰے نہا اللہ کام علی علیہ السلام کو النہ تعالیٰ النہ بی بہتے تو فرایا ہیں نے تہا را کلام بھی سنا اور اس امر پر نوشی اور میں مور انہا علیہ علیہ السلام تعرب کا اظہار تھی کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل النہ بی اور واقعی وہ اسی منام کے مالک ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام تعرب کا اظہار تھی کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل النہ بیں اور واقعی وہ اسی منام کے مالک ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو النہ النہ بیں یہ تھی کھیم خدا ہیں ان کا مقام ومر تنبہ لیسے ہی ہے۔ بھرت علیہ السلام روح النہ اور کامہ النہ بیں یہ تھی حقیقت ہے۔ کو تعقب ہے۔ آوں صفی النہ میں یہ جمی علی تعقیقت ہے۔

د مگرتم نے میرامنصب دمنعام بیان نہیں کیا آؤوہ میری زبانی سن لو) اورانچی طرح ذہن نتین کر لیجھے ہیں الٹرتعا سے کا عبیب و مجوب مول ۔ اور میں اپنا پرشرف و نفغل بطور فخو و نازبیان نہیں کر رہا ہول ۔ اور میں تیا ست کے دن لواء المحد کو اپنے دمنتِ اقد سس میں اٹھانے والا ہوں گا۔ اس کے نیچے ھزت آدم ع

العدين الناسع عشرقال صلى الله عليه وسلم ونحن الآخرون ونحن السابقون يوم القيامة وانى تألى تولاغير فخر : ابراه بعرخليل الله وموسى صفى الله واناحبيب الله ومعى لوام الحمد برم القيامة وان الله وعدنى في امتى وإجارهم من ثلاث ، لا يعمهم بسنة ولا يستأصلهم عد وولا يجمعهم على ضلالة ، ووالا الدارمي عن عمروبن فيس -

حرت عمروبن قبیس رضی النّرتعالی عندسے مروسی ہے کر جدیب فلاعلیہ السلام نے فرایا۔ ہم ہم کا آخری ہمیں رابعث تن فلور کے اعتبار سے) اور ہم ہم اول و سابق ہیں بروز قیامت د شرف و فضل سے اعتبار سے) اور ہمی ہما سے سلمنے ایک بات بیان کرنے والا موں جس میں اظہار فحر اور تفوق ہنیں ہے بلکم بیان حقیقت اور واقع ابراہیم فلیل اللّٰہ میں موسی صفی اللّٰہ بیں اور میں جبیب اللّٰہ بول میرے ساتھ قیامت کے دن لواء المحد ہوگا۔ اور تحقیق اللّٰہ تعالیٰے نے میرے ساتھ و میں میں میں اظہار فی اللّٰہ بین امور کا وعدہ فرمایا سے اور آبین چیزوں سے تحقیق اللّٰہ تعالیٰے میں بنائے گا اور بلاکت میں بنتلا ہم ہی کے گا اور کو بیا ہ دی ہے۔ ان سب کو قعط سالی کا نشائہ ہمیں بنائے گا اور بلاکت میں بنتلا ہم ہی کے گا دور کو ہماری کے گا دور کو بالکی بیت فران کو بالکی بیت فران کو بالکی بیت فران کو بالکی بیت فران کو بالکی ہونے و سے گا دہلکم ایک میں بیت کے آثار فاصد ظہور مذیر موجو بائیں گے) (دار می)

الحديث العشون، قال صلى الله عليه وسلم انااول الناس خروجا اذا بعثوا، وإناقائدهم اذا وفله وا ، وإناقائدهم اذا وفله وا ، وإنا مبشوه حدادًا السوا، اذا وفله وا ، وإنا خطيبه حرادًا انصتوا، وإنا مستشفعه مرادًا حبسوا، وإنا مبشوه حدادًا السوا، الكرامة والمفاتيح إرمئن بيدى، ولواء الحمد يومئن بيدى، وأنا اكرم ولد آدم على رف يطوف على الف خادم كانهن بيض مكنون اولوً لومن فروا لا الترمذى واللاي عن انس على الله وفي الشرعت بعض منقول مركم من المراب عليه وعليهم العلوة والتسليم نع ارشا وفرايا برا والما الرسان عليه وعليهم العلوة والتسليم نع ارشا وفرايا برا المرابي عليه والما الترمذة والتسليم الشاوة والتسليم المرابية والمرابية والتسليم المرابية والتسليم المرابية والتسليم المرابية والتسليم المرابية والمرابية والمرابية والمرابية والمرابية والمرابية والمرابية والمرابية والمرابية والمرابية والتسليم المرابية والمرابية والمر

حزت عبدالتدين عرصى الشرعنها سے مروى سے كم لوك قيامت كے دن ميدان محترين كروش كري كے-ادر براست ابنے نبی کے در ہے ہو گی اور اس سے شفاعت کے لیے عرض کرے گی حتی کہ سلسلہ موال دانتجات ال حفرت صلى التعطير والمم كم بينج جائے كا -ير ہے وہ ون جس ميں التع تعالي آب كومقام محود برفائز فرمائے كا-

ثادح ننفاء علامه تنهاب الدين خفاجي فرمات لمبي اسس حديث كوامام بخارى عليه الرحمه نے كتاب القفير میں حزت عبدالله بن عربی موقوف کرکے نقل فرمایا ہے مگر بی حکم مرفوع میں ہے کیونکہ ایسے ابور میں عقل و قیاس کا دخل نہیں ہے لہٰذالا محالہ انہول نے آنحفزت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کرہی اسے روایت

حديث سي

العديث الثالث والعشرون، قال صلى الله عليه وسلم وكل نبى سأل سوالة اوقال لكل نى دعوة قد دعاها لامته وانى اختبائت دعوتى شفاعة لامتى، رواة البخارى ومسلم عن انس-حفرت انس بن مالک رصنی التّدعند سے مردی سے کرسیدعالم صلی التّدعلیہ وسلم نے فرمایا ۔ مرنی نے لئے اللّر تمال كاطوف سے ايك وعاكا اون تھا رجس كى قبولىت الله تعالى نے اپنے دمركرم بولى تھى ،جو انہول نے دنیایس ہی آپی امت کے لیے استعال فرالیا - اور ایس نے اپناحق دعاقیامت کے دن امت کی شفاعت کے بیے بچا کر رکھا ہوا ہے۔ د بنجا ری و کمم) حديث عك

الحديث الرابع والعشرون، قال صلى الله عليه وسلم «رأيت ما تلقى امتى من بعدى وسفك بعضهم دماء بعض فاحزتنى وسبق ذلك من الله عزوم لكما سبق في الاممد قبلهم، ضالته ان بوليني فيهم شفاعة يوم القيامة ففعل روا ٧ البيه في ف البعث وصحح اسادةعن امرحبلية-

حزن ام جیب رصی الله عنها سے مردی ہے کہنی الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے ال احوال کو دیکھا بو میرے بدر میری امت کو در بیش ہول کے بالحصوص ان کا ایک دوسرے کو قتل کرنا تو بہت عملین ہوا۔ ادراس امر كاحتى وقطعى فيصله علم الهي من موحيكا تفاجيساكر بلي امتول كم منعلق عذاب ونكال كے حتی فيصلي عليم الني مين مو يي تحصد البذا أن احوال كي تبديلي تومحال بفي ورين علم الهي مين تفيير لازم آيا لهذا اسس كا بوال كرنے كى بجاتے) ميں نے الله تعالے سے بير النجاء كى كم مجھے ان كاحق شفاعت عطا فرماتے

میں سب لوگوں سے بہلے قبرسے نکلوں گاجب کرانہیں قبرول سے اٹھایا جائے گا۔ میں ان کا قائد اور پیٹوا ہوں گا جیب کروہ بار گا وِ خلاوندی میں حاضر ہوں گے میں ہی ان کی طرف سے اللہ تعالے کے ساتھ كام كمنے والا مول گاجب كروه خاموشن موجاً ميں سكے اورلب سوال مونے سے قاصر بيں ال كے لئے طلب گارشفاعت بهول گاجب که انهیس سیدان محشریس روک دیا جلتے گا۔ بین سی ان کومشرو مغفرت و بخشش سنانے والا ہول گا جیب انہیں خلاص اور چیٹکاراکی امید بہیں ہوگی ۔عزت وکرامت اور خرائن آخرت كى چابيال اس دن ميرے إنھيں بول كى لواء الحرميرے باتھ ميں ہوگا - بين تما م اولا دِ آدم عليالسام سے اللہ تعالے کے ہاں زیادہ معظم و کرم ہوں کا میری فدمت کے لیے ہزار فادم کرب نہ فاجر بارگاہ مول کے كوياكم وەسفىدموتى مول كے جو بردول ميں ستور بول - بر بجو سے موشول كى مانىد بول كے -(ترملى اوردارى)

Themus

المحديث الحادى والعشوون قال صلى الله عليه وسلم سلوالله لى الوسيلة ، قالوا بإ رسول الله وما الوسيلة عقال اعلى درجة في الجنة لا ينالها الارجل واحد وارجوان أكون انا هو ورواء الترمذىعنابي هريرة-

حفرت ابو ہرىر وصى التّرعند سے منقول ہے كرسبدالانبياء عليه السام نے فرايا۔ ميرے ليے الدّ تعالىٰ سے وسيلم كي دعاكر وصحابركوام عليهم الرضوان في عرض كيا يارسول الشروسيل كون سي چيز جع و آب في ليا وه جنت كا بلندترين مقام ب جي حي عرف ايك بي شخص عاصل كرسك كالماوريين الميدر كهذا بهول كراس درجرعاليه برفائز مونے والا تخص ميں ہى بول گا (متينق كوصورت مرجو اور ليتين كوصورت رجاء واميدىيں ذكركا محف تواضع وانكسار بيرمبني سع وربنه أمس مرتبيم كاحسول آب كے ليے بقيني ب اور رجاء حبيب بارگاه مجیب بس محروم کمیل نهیں روسکتی) (ترمذی)

الحديث الثان والعشرون ،عن ابن عمر رضى الله عنهما انه قال «أن الناس بصيرون إوم القيامة حتى كل امة تتبع ببها يقولون يا فلان اشفع لنا يا فلان اشفع لنا حتى تنتهى الشفاعة الحالبي صلى الله عليه وسلم فنالك يوم يبعثه الله المقام المحمود، قال المتهاب في شرح الشفاء، وهذ الحديث روالا البخارى في التفسير مرقوفا على إبن عمر، ومثله ممالا عِمَالُ للرأى فيه ، فله حكم المرفوع _

Tochus

الله تعالي ني ميري اس استدعا كوشرف اجابت وقبوليت بخش ديا - (بهغي كاب البعث والشور)

الحديث الخامس والعشرون، قال صلى الله عليه وسلم لقد اعطبت الليلة خمساما اعليه احداقبل اما انا فارسلت الى الناس ك المرعامة ، وكان من تبلى انها برسل الى قومد ونصرت على العد وبالرعب ولوكان بيني وبينه مسيرة شهوالى منه ، واحلت لى الغنائم آكاها وكان من قبلى بعظمون اكلها كافرايحر قونها، وجعلت لى الدرض مسجدا وطهورا، اينها ادركتني الصلواة تمسحت وصلبت، وكان من قبلي يعظمون ذلك انما كانوا يصلون في كت اسهم وبيعهم والغامسة حى ماحى وتيل لى سل فإن كل نبى قد سال فاخرت سالتى الى يوم المقيامة فهى لكووله ون شهدان لا اله الا الله ، روالا احمد باسنا و صيح عن عبدالله

معرت عبداللوس عمرصی الترعنها سے مروی سے رسول تعلین علیمالسلام نے فرمایا۔ مجھے آج رات یا کج فضائل اورنصوصیات عطاکی گئی می جو مجھ سے بہلے کسی نبی کوم حمت نہیں کی کئیں۔ مجھے تمام نوع انسانی کا طرف دسمیشر کے لیے رسول بنا کر جھیا گیا ہے جب کر پہلے انبیاء علیہم السلام کو صرف اپنی قوم کی طرف دوت مخصوص کے لیے مبعوت فرمایا گیا۔ مجھے اپنے اعداء ررعب و دید سرکے ساتھ نصرت اور تا تیز بخشی کئی ہے خواہ میرے ادران کے درمیان ایک ماہ کی طویل مسافت ہی کیول نرموتو وہ سخنت مرعوبیت ومغلوبت کا شكار سوگا مجه يراموال غنيمت كاكهانا اوراستعال كرنا حلال كرديا كيا ہے جب كر بيلے انبياء عليم السلام ان کے کانے کوعظیم کناہ سمجھتے تھے بلکران کو جلادیتے تھے رسرے لیے ساری زمان جائے نمازاور موجب طیارت نا دی گئی ہے۔ جہال بھی وقت نماز ہوجا سے میں سمبر کرسکتا مول اور نماز ا داکر سکتا مول جب كرمجوسة فبل مبعوث انبياء عليهم السلام اس كوعظيم كن وسيحقة تصفي اورص ابيني معابد وكنيسه وغرو می نمازاد اکرنے تھے۔ اور یا تھویں فضیات زالاشان رکھنی ہے اس کاکیا کہنا اسمجے فرمایا گیا تم جبی کوئی وعاكر لوكيونكم سرنى كے ايك وعاكى سے مگر ليں نے اپنى دعاكو تيا مت كے دن كے ليے وقف كرويا ے لہٰذا وہ وعاتمہاسے لیے ہے اور تمام لا الرالا السّرى شہا دت دینے والے اہلِ ایمان کے لیے ہے۔ درواه احدباب نادصيح)

حديث عك

الحديث السادس. والعشرون، عن عبد الرحمن بن ابى عقيل رضى الله عنه قال انطلقت في

رندالى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانتيناه فأنخنا بالباب ومافى الناس الغض الينامن رجل لج عليه نما خرجناحتى ماكان في الناس ١ حب الينامن رجل دخل عليه ، فقال قائل منايارسول الله الدسالت ربك مذكاكملك سليمان ؟ قال فضعك شعرفال ؛ فيلعل لصاحبكم عند الله انفلمن ملك سلمان ان الله لعربيعث نبيا الد أعطاء دعوة ، منهممن ا تخذها دنيا فاعطيها ومنهم مس دعابها على قومه اذعصوه فاهلكوابها ءوان الله اعطاني دعوة فخبأتها عندرف شفاعة لأصى يرم الفيامة "رواه الطبراني والبزار باسناد جيد -

حفرت عبدالرحل بن ابی عقیل رضی الترتمالی عندسے مردی سے کہ ایک وفدس شامل موکر بارگا ہنوی بی حافز ہوا ،جب ہم حاضر بارگاہ موتے تو اونٹول کوسجد کے دروازہ پر عضایا اور اندر داخل موتے ای وقت ہماری حالت یرتھی کر ہما ایسے نزدیک اس مخص سے بڑھ کرکوئی شخص سنوض اور نابیٹ ندہ نہیں ہو تا تھا جو آپ کی خدمت میں حاخر ہونا لیکن حب ہم آپ کی محفل سیارک سے اقتصے تو کوئی شخص تا ہیں اس سے زیادہ محبوب اوربندیده نهیں تھا جوال کی بارگاہ والاجاہ میں حا خربی کا شرف حاصل کرے -

ہم میں سے کی شخص نے آپ سے عرض کیا یا رسول الٹر آپ نے اپنے رب کرمیرے ایسا ملک کیوں طلب نه فرمایا حبیا کر حفرت سلیمان علیه انسان کا تھا آپ سنسے اور فرما یا امید قوی سے کہ تمہا کے نبی کا ملک التّبوتعالیٰ کے ہاں حفرت سیمان علیرالسال سے ملک سے افضل وبر تر سو النّدنعا سے نے جس نبی ومبعوث فرمایا اسے ایک دعا كاحق عطا فرايا يعض في اس كوريزى جاه وجلال كا ذريعه بنايا الترتعالي في اس كواس كامطلوب عطا فرادیا یعف نے ای دعاکواین فوم کی ہلاکت اور تباہی دربادی سے لیے استعمال کر دیا جب انہوں نے ا فاعت سے سرشی کی تواسس دعا کی وجہ سے لاک کر دئے گئے اور الشر تعالی مجھے دعا کا حق عطا فرمایا مے جو ہیں نے قیامت کے ون اپنی امت کی شفاعت کے لیے النوتعالے کے ہاں ذخرہ کرر کھاہے۔ دطران وبزار باستناد جيل

حديث ع

الحديث السابح والعشرون قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احدقبلي، جعلت لى الارص مسجدا وطهورا، وإحلت لى الغنائم ولوتحل لبى كان قبلى، ونفوت بالرعب مسيرة نتهوعلى عدوى وبعثن إلى كل احمد واسود، واعطيت الشفاعة وصى نائلة من احتى من رويشرك بالله شيئا ، روا والبزارعن الى دروا سنادوجيد -حفرت الوذررصني التدعنه سيمنقول سي كرسيدعرب وعجم صلى التدعليم نے فرمايا بمجھے يا رقح فضائل

کے ساتھ محفوص تھمرایا کیا ہے۔ جو مجے سے پہلے کسی کوعطانہیں کئے گئے۔ ا۔ تمام روتے زمان میرے لیےجاتے نماز اور قابل طارت و تیمم بنادی گئی ہے۔ ٧- اموال غنيمت ميرے ليے حلال قرار وننے كئے ہيں جب كر بہلے انبيا عليهم السلام كے ليے حلال بنيں تھے۔ سر مجھے ایک ماہ کی مسافت تک موجو دا عداء ہر رُعیب و دبدسر کے ساتھ نفرت اور امداد دی گئی ہے۔ الم- سياه وسفيد يعنى عرب وعجم كى طرف مبعوث فرمايا كياسي-ہ۔ اور مجھے تنفاعت عظمیٰ عطا کی گئی ہے اوروہ ان شاء النّدمیری امت کے ان تمام افراد کو اپنے اعاطر میں لے

ہے گی جوشرک و کفر سے محفوظ رہ کر دنیا سے رخصت ہوئے ہوں گے (رواہ بزار)

(يحديث الثامن والعشرون عن عوت بن مالك الاشجى رضى الله عنه قال «سافرنا معرول الله صلى الله عليه وسلم سغراحتى اذاكان في الليل ارفت عيناى فلمرياً تنى النوم فقعت فاذا ليس في العسكردابة الا واضع خدى الحالارض وارى وقع كل شيء في نفسي فقلت لرَّتين رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا كلمنه الليلة حتى اصبح فخرجت اتخلل الرجال حتى خرجت من العسكرفاذ إنا بسواد فتيممت ذلك السواد فاذ إصوا بوعبيلة بن الحراح ومعاذ بن جبل فقالالى ماالذى اخرجك وفقلت الذى اخرجكما فادانحن بغيضة مناغير بعيدة فسنينا الى الغيضة ، فاذانعن نسمع فيهاكدوى النحل وكخفين الرياح ، فقال رسول الله صلى الله عل وسلم ههذا الرعبيلة بن الجراح ؟ قلنا نغم ، قال ومعاذ بن جبل ؟ قلنا نعم ، قال وعوب بن مالك ؟ قلنا نعير، فخرج البنارسول الله صلى الله عليه وسلعراد نسأكه عن شيء وال يسالنا عن شيء حتى رجع الى رحله ، فقال اله اخبركم بما خير في ربي آنفا ؟ قلنا بلى يارسول الله قال خيرنى بين ان يدخل ثلثى امتى الجنة بغير حساب ولاعداب وبين الشفاعة ، قلنايالط الله ما الذي اخترت ؟ قال اخترت الشفاعة -قلناجميعًا يارسول الله اجعلنا من احل شفاعتك. قال إن شفاعتى سكل مسلمرواه ابن حبان والطبراني بأسانيد احدهاجيد حضرت عوف بن الک انتجعی رصنی الشّرتعالی عدیسے روایت سے کہ سم ایک سفر میں رسول اکرم صلی النّرعليه وسلم كے مراہ تھے۔ ايك دات ميري آنكھيں عركيں اور بدنيد كا فور موكني بينانچر كي اپني جگر 🗨 اتھا کیا دیجتنا موں کرنشکری قیام کا ہلیں حارنگاہ تک سرحانور زبین پرسر رکھ کرسویا سواسے میرے دل کا خیال آیا کرمیں رسوا و مرم صلی الشرعلیہ دسم کی ہارگا ہ اقد سس میں حاضری دیتا ہوں اور صبح تک آپ کے

ما تدبات چیت ہیں مصورت رہا ہوں۔ ہیں لوگول کے درمیان سے گزر تا موامعسکر سے باسرنکلا توکسی شخص كالرونشان محسوس موا ادهر دوانه موالووه حفرت الوعبيده بن الجراح رضى التدعينه تحصر اور حفرت معاذبن جل رضى الترعين إن دو نول نے مجے سے دریا فت کیا کہ اس وقت باسر بکلنے کا موجب کیا ہے میں نے کہاس چیزنے آپ کوادھر نکلنے پر محبور کیا ہے اسی نے مجھے پہال تک بنیجا یاہے۔ ہما سے قریب ہی درخوں كاك جهند شهاء بم اس كى طرف بطلة توسمين ننهدك كليبول كى بعنبه صاور مواق كى سرسراب ف سى محسوس مرق-وسول كرم عليدالسلام في فرمايها لا الوعديدة بن الجراح بين ، مم في عرض كياجي بال إكب في فرمايا اور معادب جل ہیں ؟ عرض کیا جی ہال آآپ نے درمافت فرمایا کیا عوف بن مالک میں مم نے عرض کیا جی یا ل! ہی آپ مہاری طرف محویزام ان ہوئے ۔ مذاکب ہم سے کوئی وال فرانے اور نہم آپ سے حتی کہ آپ داس جند سے اپنی قیام گاہ کی طرف مراجعت فراہوئے تن آپ نے فرایا کیا میں تہیں اس امرکی خرب دول جس كا اختيار اسمى المحى ميرك رب تبارك وتعالى نے مجھے دیا ہے ؟ سم نے عرص كيا بال كي نهاس صرور تبلانس -

آپ نے فرمایا۔ مجھے میرے رہ نے براختیارویا ہے کرمیری دوتهائی امت کو ملاحماب وعذا ہجنت الله واخل كروس اور ما مجعي شفاعت وے وسے سم نے عرض كيا ياريول النز آب نے كس امركو افتیار فرایا ہے تو آپ نے فرایا ہیں نے شفاعت کو افتیار کیا ہے۔ ہم سب نے مل کرعوض کیا یا رسول الشر ہیں جی اپنی شفاعت کے قابل لوگوں میں وافل فرالیں آپ نے فرایا میری شفاعت تمام اہل اسلام کے یے ہے۔ (ابن جان اور طرانی)

حليث عصر

الحديث الناسع والعشرون ، عن سلمان رضى الله عنه قال "تعطى الشمس يوم القيامة حرعشم سنين شعرته في من جماجم الناس قال مذكر الحديث قال فيا تون النبي صلى الله عليد وسلم فيقولون ياشي الله انت الذي فتح الله لك وغفولك ما تعلم من ذنبك وماتاً خو، وقداترى مانحن فيه فاشفع لنا الى ربك فيقول إنا صاحبكم فيغرج يبوس بلي الناسحتى بنتهى الىباب البحنة فيأخذ بحلقة فى الباب من ذهب فيقرع الباب فيقول : من هذا ؟ فيقول محمد فيفتح له حتى يقوم بين يدى الله عزوجل فيسجد فينادى : ارفع داسك سل تعطه وأشفر تشفع فل لك المقام المحمود» دواكا الطبراني باسناد صحيح حرت سلمان رصنی المعرون سے مروی سے کر قیامت کے دن سورج کورس سال کی حوارت اور تمازت

حن انس بن مالک رصنی الله عنه سے سروی ہے کہ تیڈ الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشا و فریا ،۔ میں قیاست سے دن بل صراط کے فریب محرا امور اپنی امت کے بل پرسے گذرنے کا انتظار کر دہا ہوں کا كرهزت عليى عليه السائم مرب إس آئيس كے اور كہيں كے كرمسجى انبياء عليهم السام آپ كى فارست ميں مامز ہوتے ہیں اور آپ سے ایک ورفواست کرتے ہیں اور وہ یہ سے کہ آپ الٹر تعالیے سے دعاکریں كروة تمام الم كوا بنے اپنے تھ كانول كك بہنچائے اوراكس سيدان كے شدائدومما عب ان كو فاصی ہے۔ وہ سمی اپنے اپنے بسید میں غرق ہورہے ہی اورسینہ ان کے مونہوں تک بہنچامواہے ہومن ير توميدان تحشرسي زكام كي سي حالت طاري موكى مكر كافر بيموت كاسا عالم موكا-آپ ھزت عیلی علیال اس سے فرائی گے آپ یہیں ٹھری تا آنکہ میں والیس آپ کے پاس بنچوں سردر کائنات علیہ افضل العلوات بارگا ہ خلا و ندی میں عاصر ہول کے عرش عظمت کے بیجے کورے ہول گے۔ ادراكس قرب و د نوسے نوازسے جائيں كے جو ندكسى مقرب فرشتہ كو عاصل ہو گا اور ندہى نبى مرسل كو وادرالنَّه تعالى كي فضل واحسان كاشكر بجا لات موت سجده ريز سوجانيس ك، التَّدتعا لي جبريَّ فليمالسلا كوظم دے كائي كرم عليمات الله كے پاس جاؤا دران سے عرف كرد اپناسر بلند كيم جو مانگو آب كو د با جائے گاجس کی خافت کرد کے فول ک جائے گی جنانجہ محصے است ہیں شفاعت کا حق دیا جائے گا اور اسل دفعہ اور سرننانوے افراد میں سے یک فروجہم کی دہمتی آگ سے نکال کرجنت میں سے جانے کا اختیار دیا جائے گا دان کو نکال کر تھرالتہ تعالیے کی بارگاه نین حافری دول گااور حسب سابق عرض کرول گا) اور سیلسله جاری رہے گا حتی کہ اللہ تعالیے مجھ کو يه اغتيارعطا فرمات كاكر جاكر براس تحض كوجنت بي داخل كردوس نے زند كى هرابك مرتبه هي خلوص دل سے لا الدالا الله کی شہادت دی ہوا دراسی پرفوت موامور

حديثع

العدب الحادى والثلاثون قال صلى الله عليه وسلم يدخل من اهل هذه القبلة النار من الا يحصى عددهم الا الله بما عصوا الله واجترعوا على معصيته وخاهنوا طاعت ف فيودن لى في الثفاعة فأثنى على الله ساجد اكما اثنى عليه قائما فيقال لى ارفع راسك وسل تعطه واشفع تشفع رواة الطبراني في الكبير والصغير باسنا وحسن عن عبد الله بن عمروبن العاص -

صرت عبدالله بن عمروب العاص رضى الله عنها سعمروي سبح كرسالت بينا وصلى الله عليه وسلم نے ارشاد

کی ما نندم گرمی عطاکی جائے گئی چواسے لوگوں کے مرول کے بالکل فریب کردیا جائے گا رتفصیلی واقعات
بیان کرنے ہوئے ، فرمایا بجرلوگ بارگا و مرور کا کنان علیہ افضل الصلوات بیں حاضر ہوں گے اورعوش کریں گے
اسے نبی خلا ا آپ ہی وہ سہنی مبارک بہیں جی سے لیے اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح فرمایا د بلکہ خرائن ارضی وسمادی
ادرفیوص ظاہری و باطنی کے دروازے کول دسے ہیں ، اور آپ کے لیے پہلے اور چھلے ذنوب کی منفرت بی مخترث کا اعلان فرادیا ہے۔ آپ د مکھ رہے موکہ سم کس پریشانی اور زبوں حالی کا شکا رہیں۔ بارگاہ فعاروں کا میں حاصر ہوکہ سم ارے لیے شفاعت فراسے م

فخر موجودات صلی النّدعلیه وسلم فرمائیں گئے ہاں ہاں ہیں ہی تہاری شغاعت کا مالک ہوں تو آپ تو گول کی صفول کو چیزنے ہوئے ہاں ہاں ہیں ہی تہاری شغاعت کا مالک ہوں تھے۔ خان ان جنت کی صفول کو چیزنے ہوئے ہوں۔ وہ دروازہ کھول دریافت کرے گا۔ دروازے کی دروازہ کھول دی جا جا ہے ۔ اس کے سنہری صلقہ کو بلا کی سے ۔ وہ دروازہ کھول دے گاستی کہ آپ ہار گا ہ خلاوندی میں حاضری دیں گئے اور سجود نیاز ہیں گرکر جمدوشنا بجا لائیں گئے۔ اللہ تعالیٰ عالی خاروں ہے اللہ تعالیٰ مرح و شناء اور آفرین وست اکثر کے لائن جوب مراشھا و بھو کی خاروں کی جائے گا اسے قابل مدح و شناء اور آفرین وست اکثر کے لائن جوب مراشھا و بھو کی گا ہے ہے کا۔ اور حب کی شفاعت کرو گئے قبول کی جائے گی ۔ بیہ جمقام محمود رحب کا اللہ تعالیٰ بے تھے ہے وعدہ کررکھا ہے)۔ دطرانی باست او میں کی ۔ بیہ حقام محمود حدی بیٹ عبیل

السديد الناوتون، قال صلى الله عليه وسلم الى لقائم النظر احتى تعبر المجامعيسى عليه السلام، قال فقال حالا الدنياء قله جاء تك يامحمد يسالون، اوقال يجتمعون اليك تدعو الله ان يفرق بين جمع الا معرالي حيث يشاء لعظم ما همو فيه فالمغلق ملجمون في العرق، فأما المومن فهو عليه كالمزكمة ، وإما الكافر فيغشاء الموت قال ياعيسى انشظر حتى ارجع اليك. قال وذهب بنى الله صلى الله عليه وسلم نقام تحت العرش فلقي مالع يلن ملك مصطفى ولا بنى موسل، فاوحى الله الى جبريل عليه السلام ان ادهب الحرب محمد فقل له ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع عن ال فشفعت في أمتى ان اخرج من كل تسعة وتسعين انسانا و احداقال فما زلت الود على دبى فلا اقوم فيه مقاما الا شفعت حتى أعطافى الله من ذلك أن قال ادخل من احتك من خلى الله من شهدان لا المالوالله يوما و احد مخلصا و مأت على ذالك رواء احمد ورواته محتج بهموفى الصحيح عن انس-

شوابرالحق

فينزل محمد صلى الله عليه وسلم حتى ياتى باب الجنه فيقرعه ، فيقال من ؟ فيقول اعجمه واحمد فيقال اوقله ارسل اليه، فيقول نعمر، فيفتح له فيدخل فيتجلى له الرب تب راك وتعالى وله يتجلى لنبى قبله فيخر لله ساجه اويحمد بمحامد لمريجمد لابها احدهن كان قبله ولا يجمد عبها احد ممن كان بعد لا فيقال له بالمحمد ارفع لا سك نكلم تسمع، اشفع تشفع رواه ابن جان في صحيحه عن النبي بن مالك-

حرت انس بن مالک رصنی الترعنه سے مروی سے که رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا زفیامت کے دن ہر نبی کے لیے نورانی منبر ہوگا اور میں سبت بڑے اور نورانی منبر ریوں گا۔ایک ندارونے والا ندا دے گاکنی کی کان ای ؟ سب انبیاعلیم السلام کہاں گئے ہم سب امی نبی ابی تجھے کس کی طرف بھیجاگ ہے ، وہ دوبارہ لوٹ کرآتے گا ورکھے گا نبی ای عربی کہاں ہی ؟ اس کے سکانے اور اللہ نے برآل حزت عملی التدعلیہ ولم منبر سے ازیں گئے اور جنت کے دروازے برآ کراہے کھاکھائیں گے۔ وہا جائے کا کون ہیں مسلمٹ نے والے ؟ تواب فرمائیں سے میں محد احدموں - توجیا جائے گا کیا آب کو بلایا كيام ؟ آپ فرمائيس كے بال إ بينائي دروازه كھول دياجات كا آب الدرواخل مول كے - الله رب العزت آب کے سامنے آشکا را ہو گا اور آب سے پہلے سی کے لیے بھی آشکا لانہاں ہوگا۔آپ اس كى تجلى ذات كامشا بدوكرتے مى سى وريز بول كے اورايسے كلمات طيبات كے ساتھ اللّٰہ تعاليٰ كى حد بجالائمیں کے جی کے ساتھ نہ پہلے کسی نے النوتعائے کی محدوثناکی ہوگی اور نہ بعدازاں کوئی کرے گا آپ سے کہا جانے گا سے محسر کو باند کرو، جو کہو گئے ہم سنیں گئے۔ جن کی شفاعت کروگے ہم قبول

حليث عك العديث الرابع والثلا تُون ، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيل ولل آدم يوم القيامة ولا فخروبيلى لواع الحمل ولا فخروماص نى يومنّ أدم فنس سوالا الا تحت لواكى دانا اول من تنشق عنه الارض ولانخون قال فيفزع الناس ثلاث فزعات فيا تون، ادم فذكر الحديث الى ان قال فيأ تونى فانطلق معهم قال ابن جدعان قال اس فكانى انظر على رسول الله صلى الله عليه وسلمر قال ، فآخذ بحلقة باب الجنة فا قعقعها، فيقال من هذا و فيقال محمد فيفتحون في ويرجبون، فيقولون فرحبا، فاخر ساجده، فيلهمني الله من الثناء والحمد فيقال لى ارفع راسك سل تعطه واشفع تسفع وقل بسمع لقولك

فرمایا کرابل قبلہ اور اہل اسسام ہیں سے بے شمار لوگ عصیان وطغیان اور ارتکاب معاصی و دستیات کی وجہ سے جہنم میں داخل کر دیے جائیں گے۔ مجے ان کی شفاعت کا اذن و باجائے گا میں سجدہ ریز موکر التررب العزت کی حمد وزنا بحالاؤں کا جسے کہ کھڑا ہوکر اکس کی جمدوشنا بجا لا دُل گا۔ مجھے حکم دیاجائے گاکرا پینے سرکوسجدہ سے اٹھا وَ بچوجا ہو مانگر ہمیں دیتے ہیں اور حس کی شفاعت کرنا جا ہتے ہوکر وتمہا رسی شفاعت فبول کرنے ہیں۔ د طبرانی کہیر دصغیر)

الحديث الثاني والثلوتون، روى الهمام احمدوا بن حبان في صحيحه عن إلى هويرة رض الله عنه قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت بارسول الله ماذارد اليك ربك في الشفاعة ؟ قال والذي نفس محمد بيل ٤ القد ظننت الله اول من يسالني عن ذلك من امتى لمارابيت من حرصك على العلم ، والذى لفنى محمد بيد و لما يهدي من انقصاصهم على الراب الجنة اهم عندى من تما مرشفاعتى لهم وشفاعتى لمن شهد ان لواله الله مخلصاوان محمدارسول الله يصدق اسانه قلبه وقلبدلسانه-

حفرت ابوہررہ رضی انٹر عرنہ سے مردی ہے کہ اس فے دسول کرم علیہ الصلواۃ والتسلیم سے عرض کا کم الله فعالے نے آپ کوشفا عتب الم کی صورت میں کیا وعدہ دے رکھا ہے ؟ آل حفرت صلی الله علاق کم نے فرمایا مجھے قسم سے اس ذاتِ اقدس کی جس سے قبصنہ قدرت میں سری جان سے میرا گمان ہی تھا کہ سب سے سیلے میں مجھ سے بیموال کر و کے کیونکہ س نے تہاں علم کے معا فرمیں بہت ہو تص دیکھا ے۔ بخدامیرے امیتوں کا جنت کے دروازوں پر بھٹر کرنا اور باہم دھکھیل کی دحبہ سے ان کامشقت المانا مجعينسبت اتمام شفاعت سے زبادہ عکب کرنے والاسے اور ریش فی ہی والد میری شفاعت توسراس شحص کونصیب موگی حس نے فلوص دل سے لاالا الله کی شہا دت دی اور محدر سول الشركا اقرار واعتراف كرايا - جب كه اس كا دل زبان كي نا تبيد وتصديق كرنا بيواورزبان دل كي نصديق وأيد (مسندا مام اجر-صحیح ابن حبال)

حديث عط

الحديث الثالث والثلو ثون - قال صلى الله عليه وسلم ان لكل نبى يوم القيامة منبرا من نورواني لعلى اطولها وانورها، فيجيء منادينادي إبن الذي الذمي ؟ شال فتقول الدنبياء : كلنا نبى امى فإلى اينا ارسل فيوجع النانية فيقول إبن النبى الدمى العربي ؟ قال

ربك فى امتك من نقمة روالا الطبواني فى الكبير والا وسطو البيه هى فى البعث عن ابن عباس-

الحديث السادس والثلوثون ، قال صلى الله عليه وسلم اشفع له متى حتى ين ديف رفي شارك و يعلق الشفع له متى حتى ين ديف رفي شارك و يعلى ، فيقول قد رضيت يا محمد فاقول المحرب رضيت روالا المبزاى و الطبران عن على ، و اسنادلاحسن -

صفرت على المرتضا رصنى الترعن سے مروى ہے كہ فخر الاولين والآخرين سلى التّرعليه وللم نے فرايا يمين ابني امت كے ليے تفاعت كرول كاحتى كم التّد تعالى مجھے بيكا ركر فر مائے كا اسے محمد كيا راضى ہوگتے ہو ؟ بين عرض كرول كا اے ميرے رب بين راضى ہو چكا ہوں۔

(بنزاد وطبرانی)

حلايث عس

الحديث السابع والثلاثون، قال صلى الله عليه وسلم شفاعتى لا هل الكبائر من امتى روالا ابوداؤد والبزار والطبراني عن انس وابن جان فى صحيحه والبيم قى عن انس جابر-

اسی چہ بر۔ رسول کر مع علیہ الصلواۃ الشبلم نے فرایا میری شفاعت امت کے کبیر وگناموں کے مزئکب افر او کے لیے ہے۔ داہد داؤ و، طبرانی، بنرار بروایت اس، صبح ابن جبان وہیقی بروایت انسس وجابر) دهو المقام المحمود الذى قال الله دعسى الله يعثل روبك مقاما محمود () روا ، المترود يعني الى الله وعني المتعيد -

تحضرت ابوسعید فدری رضی الشرعنه سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی الشرعلیہ وسلم نے فربایا میں قیا مرت کے ون دتمام نسل انسانی اور) اولادا و معلیه السال کاسروار سول اورسیا علان بطور فخرنتهی کررا بول میرے ہی ہاتھ میں لواء المحدموكا اورب اظهار ازروئے فخرونار تهنیں ہے -اس دن آدم علیہ السلام اوران كے بعد نشرلف لانے والے عام انبیاء علیم السلام میر محصنات کے سیجے ہول کے بین ہی دہ بہلا سخف بول كاجس برسے جاب فرشق موكا اور برانكشا ف اندره غرور وتكر شہيں سے ـ لوگ تين مرتب خوف مراس كالشكار بول كے تب طلب شغاعت كے بليے حزت أدم عليه الله كى باركاه ميں حا فرى ديں گے۔ (تفصیلاً عدیث بیان کرتے ہوئے آخر ہیں اوں فرمایا کہ بعدازان) میرے باس حاحز ہول گے ہیں شفاعت ا سفارش کے لیے ان کے ساتھ حلوں گا۔ ابن جدعان فرماتے ہیں کر حزت النس رضی النّرعد نے فر مایا گیا میں رمول کرم علیمال ام کو ابھی دیکھ رہا ہوں جب کم آپ فرما رہے تھے کہ میں جنّت کے دروازہ کی زنجر پكو كر الاول كا- وربان دريا فت كرم كاكون ؟ مي كهول كامير- خازن اور دربان وخام فورًا باب جنت كلولس كے اور مجھے خوش آ مدید وروج اصور حباكمیں كے بیں فور ا ذات كبيرياء كى تعظيم و كرم بالاتے ہوت يجد ريز موجاؤن كا- اور التُرتعالي مجه حمدوتنام رمخصوص كلمان طيبات) الهام فرمائ كالم يعر مجهد علم ديا جائے گا۔اے تھرابنے سركوبلندكرو، جو مانگوتنہيں دياجائے گا۔جس كى شفاعت كروقبول كى جائے گا۔ جوجا ہو کہونمہاری بات پوری توجہ سے سنی جائے گا ۔ بیرسے وہ مقام محمد دجس کا الٹر تعالیے نے ارشاد فرايائ عَنَى أَنْ تَيْعَظُكَ رَبُّكَ مَقَامًا مُّحَمُّودًا وه وقت قريب سي تمهارارب تهين مقام محود حليث عصر

الحديث الخامس والثلوثون، قال صلى الله عليه وسلم يوضع الدنبياء منا برمن نوريج لمون عليها ويبقى منبرى لا اجلس عليه اوقال لا اقعد عليه قائم ابين يدى ربى مخافة ان يبعث بى الى الحبنة دتبقى امتى بعدى، فاقول يارب امتى امتى فيقول الله عزوجليا عمله ما تريك ان صنع بامتك ؟ فاقول يا رب عجل حابهه فيدى بهه فيعاسبون، فمنهم من يل خل الحبنة برحمته، ومنهم من يدخل الجنة بشفاعتى، فما ازال اشفح حتى إعطى صكاكا برجال قد بعث بهم الى النار، وحتى ان ما لكا خازن النادليقول يا محمله ما تركت لغضب برجال قد بعث بهم الى النار، وحتى ان ما لكا خازن النادليقول يا محمله ما تركت لغضب

The cive

الحديث النامن والثلاثون، قال صلى الله عليه وسلم خيرت بين الشفاعة اويد خل نصف المتى البحثة ، فاخترت الشفاعة لا نها اعمروا كفى ، إما انها ليست للمؤمنير . المتقين و دكنها للمذ نبين الخاطين المتلوثين دواله الامام احمد والطبراف ، واسنا دلا جيد عن المن وابن ما جه عن الى موسى الدشعرى -

حفرت انس ادر حفرت البوموسی اشعری رضی الشرعنها سیمنقول سبے کرجبیب خدا علیہ التحیۃ والّذناع نے فرمایا شخصے اختیار دیا گیا ہے کہ نصف امنت کو بلا حساب و عتا ب جنت میں واضل کرادول یا حق شفا عت ہے لول مگر ہیں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ تمام افراد امنت کوشامل ہوگی اور درفع مکرو ہات وتر تی درجات میں) بہت ہی کفایت کرنے والی ہوگی یخورسے سنومیری شفاعت دصرف) اہل تعتوی مومنیوں کے لیے نہیں ہوگی بلکہ وہ کن ہ گار خطا کا را ور آلود ہ گنا ہ سبھی کوشامل ہوگی۔

مندامام احدوطبراني بروايت مفرت انس اوراين ماجبروايت الوموسلي

حلىبث عص

الحدايث التاسع والثلاثون قال صلى الله عليه وسلم انى لا رجو إن اشفع يوم القيامة عدد ماعلى الارض من شجرة ومدرة رواة الا مام احمد عن بريدة -

حفرت بریدہ رضی النّرعنہ سے مروی ہے کہ رحمت مجم صلی النّرعلیہ وسلم نے فرایا ۔ مجھے امید ہے کہ بین قیات کے دن روئے زبین کے حجلہ وزخنوں پو دوں قدصیلوں اور تنچروں کی مقدار افر اوامت کی شفاعت کر کے انہیں نجات دلاؤں گا۔

انہیں نجات دلاؤں گا۔
حب بیٹ ھے بیک

الحديث الاربعون، قال صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله ان يقضى بين خلقه نادى منادا بن محمد وامنه ، فاقوم و تنبعنى امتى غرا هجلين من اثر الطهور فنحن الاخرون الاؤلون و اول من يحاسب و تفرج لنا الاممون طريقنا، و تقول الامموكادت هنه الامة ان تكون انبياء كلها، روالا الوداود الطياسى عن ابن عباس -

حضرت عبدالترین عباس رصنی التدعنها سے منقول ہے کرسیدالمرسلین علیه الصالوۃ والتیلیم نے فرایا۔ حب الترین الترین عباس رصنی التدعنها ورحکم فصل کا ارادہ فرائے گا تو ندا دینے والا ندا دے کا کہاں بس محرصلی الترعلیہ دسلم ادر ان کی است میں التھ کر ہارگر رب العالمین میں عا فرہوں گا اور میرسے

میں ہیں است ہوگی جب کران کے چرے اوراعضاء وصوبر کی وجہ سے نورائی ہول گے النز صن ہم آخری ہیں در وخول جنت کے اعتبار ہم آخری ہیں دباور وخول جنت کے اعتبار ہم آخری ہیں دباور وخول جنت کے اعتبار سے ہم آخری ہیں دار دوخول جنت کے اعتبار سے ہما رسی راہ سے دوسری امتول کو سٹایا جائے گا دا در سمارا راستہ صاحت کیا جائے گا ہماری اس عز سماری است کو دوسری امتیں کہیں گی یہ توساری امت اس مرتب کو ہنچی ہوئی ہے کہ کو یا نبی عزت وکرامت کو دوسری امتیں کہیں گی یہ توساری امت اس مرتب کو بہنچی ہوئی ہے کہ کو یا نبی عرب سے کہ کو یا نبی میں۔

فاتره اولي

علام قسطلانی مواہب ہیں ، امام نووی شرح مسلم ہیں اور قاضی عیاض شفاء شریف ہیں فرات ہیں کہ شفاعت مصطفیٰ ملی الدعلیہ دسلم یا نیج قسم ہے۔ بہتی لوگوں کو میدان محشر کی مولنا کیوں سے داحت ولانے کے ہیے۔ ودسری امت کے بعض افراد کو بلاحیاب وعاب جنت ہیں واخل کرنے کے لیے۔ نبیسری بعداز صاب جہنم کے مستحق افراد کو عذا ہو الدین وافل کرنے کے لیے۔ چوشی۔ جہنم ہیں واخل موجوبانے والے گذا ہما روں اور فعر میں داخل موجوبانے والے گذا ہما روں کو عذا ہے۔ پانچویں - امت کی ترق ورجات اور وفعیت منازل کے ہیے۔ اور فعر مسلم کے حوض اور شہر کو تر

علام قبطلانی مواہب دینیہ ہیں، حافظ ابن کثیر کے توالہ سے فرما نے ہیں کہ کوٹر بنی صلی النہ علیہ وسلم کے صنمین ہیں
دار داحادیث متواتر ہیں اور وہ الیں اسنادات کے ساتھ مروی ہیں جو بہت سے انکہ حدیث کے نزدیک مفید جزم و
یعین ہیں ۔ اور میں حالت احادیث حوض کی ہے۔ اور حضرت انس الو العالیہ، مجاہدا ور ویکر بے شمار انک اسلان
سے مروی وُنقول ہے کہ کو ترجنت کی نہر ہے۔ اور بنجاری شریف کی حدیث میں سے کہ کو ترجنت کی نہر ہے جس
کا پانی دو و پرنالوں سے ذریعے ، حض کو ثر میں ڈالاجائے گا۔

اہم نودی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے فرمایا ۔ حوض کو ثر کے متعلق وار داحا وسیت
میرے ہیں اور ان بیدا بیان لا نا فرض ہے اور ان کی صحبت وصلات کا قول جڑوا بیان ہے۔ اہلِ السنت کے نزدیک
دہ احدوث اپنے ظاہری معنی ومفہوم برمحول ہیں نہ ان ہمی تاویل کی گنجائش ہے اور نہ اختلاف کی۔ بلکہ بیدا حا ویث از
دوتے ہے اور احا ویٹ ہو حول میں جو کو صحابہ کر اس علیہ مراوضوان سے نیرجا عات نے نقل کیا ہے اور احا ویٹ ہو حق
بہت زیادہ ہیں جوان کی تفصیلات معلوم کرنا جا ہے وہ کہ تب حدیث کی طرف رجوع کرسے

YIL

شامرالحق

FIT

قبل از ولادت تنرلف جواز توسل کے دلائل

یرصورتِ توسل سلف صالحی اولیاء کا ملین ملکه انبیاء ومرسلین علیهم الصاری والتسلیم کی سیرت طیسب اورطریق مونیه دلیندیده سے لہٰذا ابن تیمیر کا قول افتراء وبہتان ہے اور ہے اصل دبے سند-رام ہوں کہ نیرمیت درکے ہی اس روایت کو نقل کیا ہے اور اسے صبح قرار دیا ہے کے حب حضرت آدم علیہ السالی ہے

الم حاکم نے مستدرک ہی اس روایت کونقل کیا ہے اور اسے صحیح قراد دیا ہے ۔ کر حب حفرت آدم علیہ السالی ہے جنت میں خطاغیر ارادی صادر موئی تو انہوں نے بارگاہ فلاوندی میں عرض کیا ۔

يَارَبِ أَسْتُ اللَّهِ بِحَتِّي مُحَتَّم بِإِصلى الله عليه وسلم إلَّهُ مَا غَفَرْتَ فِي *

آئے مبرے رب کرمیم میں تھے سے حق محرصلی النّہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے خش ہے۔

اللّہ تعاسے فرایا اسے آدم تم نے محرصلی النّہ علیہ وسلم کو کسے بہمیان ایا حالا نکہ میں نے ابھی ان کو بدایھی نہمیں کیا۔
انہوں نے عرض کیا جب تعنے مجھے اپنے وست فدرت سے پدافر ما یا اور میرے اندر اپنی پیلا کر دہ ارواج میں سے ایک فاص دوج کو بھونکا اور میں نے مرافعا یا توعرش عظمت کے بالیوں پر کہ الله اللہ محسب دسول اللّٰہ مکھا ہوا و بکھا تو مجھے بین ہوگی کہ تونے اپنے نام نامی کے ساتھ انہیں کا نام مبارک کے ساتھ انہیں کے دیا ہو سے نام کا نام مبارک کے ساتھ انہیں کی ساتھ انہیں کے دی کے دیا ہو سے نام کا نام مبارک کے ساتھ انہیں کا نام مبارک کے دیا ہو ساتھ کی کا نام مبارک کے دیا ہو کہ کی کا نام مبارک کے دیا ہو کہ کا نام مبارک کے دیا ہو کہ کی کا نام مبارک کے دیا ہو کی کا نام کی کا نام مبارک کے دیا ہو کی کا نام مبارک کے دیا ہو کی کا نام مبارک کے دیا ہو کی کی کی کا نام کی کی کا نام کی کا نام

الله واردس رو بندل کاحق الله وی الله وی واقعی مجے ماری محلوق سے زیادہ پیاسے ہیں۔ کوا ڈسٹا کنٹوی بعقیہ فَفَدُ عَفَرُکُ لَکُ وَکُولُو ہُ حَتَمَدُ مَا حَدُلَقَ لُگُ کَ بِحَرِبُ مُرسِ کے جو کہ تم نے ان کے حق کے ساقہ مجھ سے مغرت وَحَثْقُ کا سوال کیا ہے بہذا ہیں نے تمہین بندا ہیں نہ کرتا۔

میں الله الله میں نے تمہین بخش ویا ہے۔ اور اگر میرے محرب محرصلی الشوعلیہ وسلم موجود نہ ہوتے تو میں تنہیں بیدا ہی نہ کرتا۔

میں میں میں اللہ اللہ میں نے تمہین بندا کی میں میں میں میں میں میں میں میں میں کا عندالت وسی میں ورجہ ہے یا اس سے مراد آ ب کا وہ حق ہے جو اللہ تعالی نے مخلوق پر واجب ولازم قرادیا ہے ۔ اور یا وہ حق ہے جو اللہ تعالی میں میں کہ میں کہ مائے تی المؤمنی واجب ہیں ان کو عذاب نہ و سے اللہ وارد ہے ۔ و بندل کاحتی اللہ تعالی ہو کہ اللہ وارد ہے ۔ و بندل کاحتی اللہ تعالی ہو کہ اللہ وارد ہے ۔ و بندل کاحتی اللہ تعالی ہو کہ اللہ تعالی ہر کوئی امر فرض دوا جب نہیں ان کو عذاب نہ دوسے ، یہاں حق بمعنی فرض اور واجب نہیں ہے کیو کہ اللہ تعالی پر کوئی امر فرض دوا جب نہیں۔

مل آنخفرت صلی اللہ علیہ دسم سے دسید سے سوال در حقیقت آپ سے سوال نہیں تاکہ اشتراک وغیرہ لازم آتے بلکہ سوال تو درحقیقت اللہ اور حقیقت اللہ علیہ سے ہے۔ اور اس ستی مقدس کی قدرعا ہی۔ رتبۂ بالا اور حاء عظیم کو صحف دسیا کہ جاب اور فراید قبولیت بنایا گیاہے کیونکہ اللہ تعاسلے کے بال ان کی عزت وکرامت اتنی زیادہ ہے کہ وہ ان کے وسیلہ سے سوال کرنے والے اور منکر توسل کی تذلیل و سے سوال کرنے والے اور منکر توسل کی تذلیل و

الله تعالیے بہیں بھی ان لوگول ہیں داخل فرائے جو ہوض سے بانی پینے کا نثرت ما صل کریں گئے تا کہ اس کے بعد بہدشہ کے بعد بہدشہ کے بیا مطش سے معنوظ رئیں بطفیل مالک جو ض نبی کریم رؤون رحیم علیہ افضل الصلوات والتسلیم بھیسری قبصل کو تعلیم کا تعمید مسل کو تعمید کا تعمید مسری قبصل کو تعمید کا تعمید مسری قبصل کو تعمید کا تعمید مسرکی قبصل کو تعمید کا تعمید مسرکی قبصل کو تعمید کا تعمید مسرکی قبصل کو تعمید کا تعمید کی تعمید کا تعمید کا

ائمہ کرام اورعلما اعسال کے ان دلائل در اسپ کابیان جی کے ساتھ انہول استفالہ کا جواز ثابت کیا ہے۔ ۱-۱ام ابن مجربستی کی رحمۃ الٹرتعالیٰ ۔

المم ابن مجر بوسر منظم میں فرماتے ہیں ابن تمییہ کے ان فرافات ہمیں سے جی کا اس سے پہلے کسی نے قول نہیں کیا اور جن کی وجہ سے وہ اہل اسلام کے در سیان بہت بری مثال بن گیا ہے ایک بیہودہ اور لغوقول بیر ہے کہ مرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسل مے ساتھ توسل اور استفالہ جائز نہیں ہے حالا نکہ حقیقت اس کے فتوی کے برعکس ہے ماور مرد انبیاء علیہ وعلیہ م التحقیق السامی مستحدن ہے آپ کی تحقیق عنصری سے قبل ہمی، ولا دت تربینہ کے بعایمی ، ونیا ہیں جسی اور انبرت ہیں جسی ۔

حاشیہ ب حزت عبداللہ بن عباس رصی اللہ عنہا سے مروی ہے الکوٹر ہوالنجرالکٹر کا۔کوٹر عبادت ہے تما متر خوات ہوائی فی فیوض دفتوح ، درجائ ومرات اورفضا کل و فواصل سے ہواللہ تعالے نے اپینے مجوب علیہ اسلام کوعطا فراسے ہیں۔امام دادی فائی م ہیں الکوٹر متصف ہے اوراسس کا موصوف یہاں فذکور ہمیں اس ہیں اللہ تعالے کی طوت سے انٹا دہ ہے کہ اسے اہل فہم دانش تم جن اوصاف و کما لی اور درجات و مراتب عالیہ کا تصور کرسکتے ہو تمہا راسمند عقل اسس میدان ہیں جس غایت تک دوڑ کہا ہے ای کو دوڑ اُوٹر ہم راشہ ہماز فکر و فہم اس فضائیں جہال تک پرواز کرسکتا ہے اس کو اس بلندی تک ہے جاؤتم ہرگز ہم گرمیرے محبوب کے فداد اداد دصاف کما لی اور درجات و مراتب کا احاظ بہیں کرسکو گے اور جن کا تصور کر و گے ان میں بھی پیرے محبوب کے کما لات کی کئر حقیقت تک رسائی تمہا ہے ہے ناممکن ہے ۔ ہم کھے آپ کو عطاکیا گی وہ برنبان شنج عبدائے محدث دہوں ہے ہے کما لات کی ک

بربرتب که بود در امکان بروست خستم برنعمتے کہ ماشت خلاشد بروترسام

نهر کوژ مویا بوض کوژوه ناقابل تحدید و تقبید بحادصا من کا قطره این لهٔ داسیمی تفاسیر بری این -ام ایل السنت احدرضا برطیزی فرانتے ہیں ، جس کی دولوند میں کو تروسیسیل سے وہ رحمت کا دریا ہما رانبی صلی اللہ علیوسلما مزید تفصیل و تستیر سے سے میر جم کی کتا ہے کو ترالخیرات لسیدائما دات علیا نصل لصلوات کا مطالع وفریا ویں ۔ محسمداشر میں سیالوی غفر لہ ين شنيع بنا به

الکت به مرور دوعالم صلی الترعلیه وسلم نے براہ راست اس شخص کے لیے الترتعانی سے وعان فرائی دہا ہاس کو داکر اس کو بارگاہ محدی کی طرف پوری توجه حاصل ہو۔ اور وہ بوری طرح الحرفار نے کا حکم دیا۔) تواس ہیں آپ کا مقصد سے تحفاکہ اس کو بارگاہ محدی کی طرف پوری توجه حاصل ہو۔ اور وہ بوری طرح الحقافة وہ حاصل ہو جوری و معذوری کو بارگاہ خلا وندی ہیں ہیش کرے جب کہ حبیب کر بار علیہ التی والذا موتا کہ اس کا مفصد کا ل طریقہ پر اسے حاصل ہو جائے عب التی واللہ موتا کہ اس کا مفصد کا ل طریقہ پر اسے حاصل ہو جائے عب الوج الكمال حصول کا فرید ہے۔ اسی طرح ابدار وصال جی بیران بلاز طلب اور طرز سوال موجب حصول مقصود ہے۔ اسی طرح بعدار وصال جی بیران بلاز طلب اور طرز سوال موجب حصول مقصود ہے۔

بعداز وصال استغاثه كاجواز

اسی بیے اسلاف کرام نے اس وعاکو مرور دوعا لم صلی الشرعلیہ وسلم کے وصال شرفیت کے بعد بھی قضاع صاجات اور علی شاک است میں استعمال کیا ہے۔ اور اسس حاریث کے را وہی حضرت عثمان میں حنیفت رضی الشرعنہ نے زمانہ خلافت عثمان رضی الشرعنہ سے کام تھا اور اس مقصد کا حصول رضی الشرعنہ سے کام تھا اور اس مقصد کا حصول است خص پر وثوار موجی نفا اور اسس حاجت کا پورا مونا ناممکن نظر آرہاتھا گرجو نہی اس انداز طلب کو روب عمل لائے فرا ہی حضرت عثمان رضی الشرعنہ نے اس شخص کا کام کر دیا۔ جسبے کہ طبرانی اور بہتے ہے اس روابیت کونقل فرمایا ہے ۔ فرا ہی حضرت عثمان رضی الشرعنہ وسلم ذکر فی و عاممت بعد جس نہیا جمالیہ بین من قبلی دور ہوا کا الطبرانی اور بہتے میں مقبلی دور ہوا کا الطبرانی

رول اکرم صلی النّرعلیه وسلم نے اپنی وعالمیں لول توسل واستنفا نہ فرایا لے النّدابینے نبی را خوالزان علیہ السلام) کے حق اور ان انبیاء علیم السلام کے حق کا صدقہ جو مجبسے پہلے دنیار تشریف لائے۔

 تحقر کے لیے ہیں امر کافی ہے کروہ وسیلتہ دارین علیہ السام کی رحمت وبرکت سے محروم رہے گا اعاذ نا اللہ من ذلات ب

وسياء كونين عليه السلام سے حيات ظامره مين نوسل كا ثبوت

حزت عثمان بن منیف سے مردی ہے۔

ان رجلًه ضَرُيْرًا أَنْ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فقال أَدْعُ اللهُ لِيُّ أَنْ يُكَا فَيَنِي مَقَالَ إِنْ شِيئُتَ دَعُوْتُ وَإِنْ شِئْتُ صَبْرِتَ وهُوَ خَبِرٌ لِكَ قَالَ فَادْ هُهُ وَفِيْ رِوَايِدٌ لَيْسَ لِيُ ثَالِمُلَّ وَقَلْ شَقَّ عَلَىُّ فَا هُوَةً أَنْ يَنْوَضَّا فَيُحُسِّنُ هُوضَنَوْءَ لَا كَيْلُ عُوْمِهَذَا الدُّعَاجُ -

ایک نابینا شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اورعوض کیا میرے لیے اللہ تفائے سے دعا فرماویں کہ تھے اندھے ہوں سے عافیت نفید بن فرمائے انکہ جائے ہوں اوراگر سے عافیت نفید بن فرمائے انکہ جائے ہوں اوراگر چاہے تو ہیں بہترہے۔ اس نے عرض کیا آپ دعا فرما میں۔ اور ایک روایت میں ہے اس نے عرض کیا میرے لیے کوئی قائد و دہنما اور منگری عرض کیا آپ دعا فرما میں۔ اور ایک روایت میں ہے اس نے عرض کیا میرے لیے کوئی قائد و دہنما اور منگری کرنے والا نہیں ہے اور مجریراً نکھوں کی بنیائی کا فقد ان بہت شفت و نکلیف کا بعث بن گیا ہے دلہٰ ا آپ دعا ہی فرما دیں) آپ نے اس کو اچی طرح وضور کرنے کا حکم ویا اور بعد از ان بہو عابر سفتے کا حکم دیا۔ آئدہ تھے اور بھد از ان بہو عابر سفتے کا حکم دیا۔ آئدہ تھے ہوئی آئدہ تھے ہوئی آئدہ تھے اور کی بنیائے منہ بنیتر ہے۔ مُحتمد من اللہ تعدیدہ وسلم بنی الرحمہ بنی الر

اے اللہ میں تیری بارگاہ افکس میں بیعرض پیٹس کرنا ہوں اور تیسری ذات افاکس کی طسر ون سخوجہ ہوتا ہوں ۔ تیرے اس بی خاص اور ربول عمرم کے درسید ہے جن کا ام نا محسے اور اسم گرا می محرجہ ہو خی رحمت ہیں اسے محرصلی الشرعلیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ جلید ہے آپ کے درب رحمہ کی طرف توجہ کرتا ہوں ۔ ابنی اسس عرض دھاجت میں اکم وہ لوری ہوجائے اے اللہ تو ان کو بیرے متی میں شغیع بنا اور ان کی شفاعت قبول فریا ۔

اس مدیث کوانام نسائی نے روات کیا ہے اور انام تر بذی نے بھی اکسی کوروایت کی اور صبیح قرار دیا علادہ ازیں انام سیقی نے اس روایت کو صبیح قرار ویاہے اور اکسی کی اتنا اضا فر بھی فرمایا۔

نَمَامُ وَقَدْ اَنْهُ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ عَلَى مِنْ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّ اللَّهُ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ اللَّ بکرمتناف در حقیقت النه تعالے کی ذات اقد س ہے اور نبی رحمت صلی النه علیہ ورائند تعالے کے دومیان محض واسط بہن اور فریا درس در حقیقت النه تعالیے ہے مطلوب ومقصود کے خاتی والیجا و سے بھی اور مشغیر ت محض کے اور آنج فرت صلی النه علیہ وسلم مستغاث بہن گر و فریا درسی آپ کی طرف سے محض سیدت اور کمب کے اعتبار سے می اور مجازی طور ہر ر

فلاعترالمرام اینکہ ہروہ نتخص جی سے صول مطلوب اور نیل مرام میں فریادرسی حاصل ہوا گرچہ باعتبار سبب اور واسطہ ہونے کے جی کبول نہ ہواس کو استعفادہ سے تعبیر کرنا قطعًا معلوم و معروف ہے رنمازروئے لغت اس میں فلک و تردد کی گنجائش ہے اور نہ ہی از رو کے نفر عامتین لہٰذا لفظ موال ذکر کرنے میں جی طرح کوئی ہوج، نہیں اس میں فلک و تردد کی گنجائش ہے اور نہیں جو حیالی الحصوص جب کہ سخاری نثر لیے جیسی حدیث کی مشہور و معروف کتاب میں حدیث تفاعت کے منوبی مدیث کی مشہور و معروف کتاب میں حدیث تفاعت کے منوبی منظول ہے۔

نَبْنِيْمَا هُوْ كُنَّ الِكَ إِسْتَغَا تُكُوا بِآ دَمَرْتُ مَّ يِمِهُوسَىٰ ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وه اس حال بُرِ اصطراب بمن تصے اور خلاص و نجات کے لیے پہلے بہل حزت آدم علیہ السلام سے استفاثہ کیا بعداز ان موسی علیہ السلام سے اور با لاخر محرصلی السطیہ و لم سے ۔

دعاكرانا جائز ہے جیسے كرحالت جيات ظاہرہ میں كيونكرا ب برسائل كے سوال كوجا نتے ہي اورعطاء مسئول ميں دعاؤ

تفریع ، ترسل کا لفظ ہویا استغامۂ کا اور شفاعت کا ہویا توجہ کا ان سب کا مفاد و بدلول وا حرہے المذام اللہ کا استعمال جائز ہے۔
کا استعمال جائز ہے ۔ اسی طرح توسل واستغافہ آئ حفرت صلی الشرعلیہ وسلم کے ساتھ ہویا دوسرے انبیاء کرام اور اولیہ ا عظام کے ساتھ سب جائز اور درست ہے کیونکر جب اعمال کے ساتھ توسل جائز ہے حالانکہ دہ اعراض وصفات کے فبیل سے ہیں جیسا کہ حدیث غارست ما بت ہے تو دوات قد سبہ فضائل آب اور سرچتمۃ نواض کے ساتھ بطراتی اولا

وس) نیز صنوت عمر فارونق رصی الله عنه نے قعط سالی کے دور کر نے اور طلب باراں کے بیے بیناب المہی میں صن عباس رصی اللہ عنہ ان کی اللہ عنہ میں صن عباس رصی اللہ عنہ سے ساتھ توسل کیا۔ ان کی قرابت نیوی کو دسیلہ بنایا گرکسی صحابی سنے ان بران کیا د تواسس سے داختے ہوا کہ ذوات قدر بید کے ساتھ توسل صحابہ کرام علیہ الرضوان کا اجماعی مسلک ہے ۔)

نگشه ، حفرت عمرضی الترعن بنے حفرت عباس رضی الترعنه کو نزول باران رحمت کا دسید بنایا اور عبد بالا علیم اسلام کی ذات افدس اور آپ کے مزار مقدس کو ذریعہ صول مراد نہیں بنایا تو اس کی حکمت و مصلحت بہم کاران شان عجر دنیاز اور تو اضع و انکسار کو ظامبر کریں اور سرو رکونین علیم السلام کے قرابت وارول کی عظمت و رفعت ظام کل النا احزت عباس کے ساتھ توسل دمحص قرابت نبوی کی وجہ سے تھا لہٰذا) ورحقیقت یہ نبی اکرم صلی السر علیہ دسم کے مانو

سوال بوتر اور استفاقه کے الفاظ سے یہ وہم پیا ہونا ہے کہ من دات قدی صفات کو توجرالی التر اور استلا کا فرایع بنایا گیا ہے وہ فوات باری تعالیے ہو کم متوجرالیہ اور متعاف ہے اس سے افضل واعلیٰ ہوالعیا ذباللہ جواجب دوس من رہم کی بہاں قطعاً کوئی گنجاکش نہیں ہے کیونکہ توج کا لفظ جاہ وعلومنزلت ومر تبت) سے ماخونہ اور کسی صاحب جاہ ومنزلت کو اس فات اقد سسی کی طرف و سید بنایا جا ناہے جواس سے منزلت و مرتبت باللا ترین موالا متعاف ہوا در استفافہ ترین موالا متعاف ہوا در استفافہ ترین موالا متعاف ہوا در استفافہ اور فرا ورا سے بی مطالب خوش بینی فریا ورسی کی ورخوا منت اور استفافہ ترین موالا متعاف ہوا گرجہ وہ فان اور فرا ورسی مطالب کرنا ہے کہ ان کے فریعے ایک فرات والا صفات سے فراید رسی حاصل ہوا گرجہ وہ فان

الغرض آل حفرت صلی الشر علیروسلم اور دیگر مقبولان بارگاہ خلاد ندی کے ساتھ توجرالی الشر اور استخابۃ کامعیٰ دفع ا تمام الی اسلام کے قلوب وافہام میں مرت اور مرف بہی ہے اور اس کے علادہ کوئی دوسرا معنی وفہوم ال کے دلا وہاغ بیں نہیں ہوتا لہذا بھی کی محب بیر بیربات بہنیں آسکتی اور اس کواس امر کا مترح صدر تضییب نہیں ہوتا تواہے اپنی حوال نصیبی اور کم فہمی کا ماتھ کرنا جا ہیتے دنہ کہ اہل اسلام پر نقید واعز ابن ملکر کفر وشرک سے فتو سے صادر مرفع المیکا نسال الشرائعا فیتہ ۔ تنبیہ بنہ جواز استفالہ و توسل کے نبوت کے لیے ابن تجرکا کلام سابق اگر چرکا فی تھا لیکن امام سبکی کا کلام منفل طور پر ذکرنا خالی اڑفا مُدہ نہیں ہوگا۔ اگر چر بعض عبارات میں تکوار لازم آئے گاکیونکہ ابن تجرنے انہی سے کلام کو اِل

١١٨م سبكي كاكلام وببال جواز توسل ور تبوت استفانه سے متعلق

ہر ذی عقل و شعور موی کو معلوم ہونا چا ہئے کہ بنی اکرم صلی الشعلبہ وسلم کی فاتِ افدس کے ساتھ بارگاہ فرادندی

میں توسل واستفات اور شفاعی جائز اور سخسن امر ہے اور اس کا ہواز بلکہ استحسان ہر دیندار کو معلوم ہے اور
اس کا فعل انبیاء ومرسلین ہونا رسیرت سلف صالحین ہونا اور عوام وخواص علماء صلیبن کا انداز طلب ہونا معروف و مشہور ہے۔
اس کا فعل انبیاء ومرسلین ہونا رسیرت سلف صالحین ہونا اور عوام وخواص علماء صلیبن کا انداز طلب ہونا معروف و مشہور ہے۔
نیز آپ کے ساتھ توسل جی طرح آپ کی حیات ظاہر وہیں جائز سے اسی طرح وجود عند میں سے قبل اور وصال اقد سس کے
بدر جوی مدت برزخ اور مزار مقدس میں تشریف فرما ہونے کی صورت لیں جی اور بعداز حشر ونشر میدان محشر عرصا ہے۔
اور جنت ہی جی بائز سے ۔

توسل کے اقسام ' نہ آنحفرت ملی الشرعلیہ وسلم کے ساتھ توسل تین انواع واقسام ہم منقسم ہے۔
قیم اول ماحب حاجت حبیب موم صلی الشرعلیہ وسلم کی ذات اقدس یا آپ کی قدر ومنزلت یا آب کے خبرات برکات کے وسید جلید ہے برگاہ خدا و ندای میں سوال بیش کرے توسل کی مقصم مینوں احوال میں جائزہے۔ اور ہرحالت میں لینی قبل از وجود عنصری ۔ حالت جی اور عنوان جو میں احتیار کر لیا جائے ۔ اوسل مہویا استعاثہ تشفع ہویا توجہ مقصود سائل کے لی فاسے ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور اس انداز طلب کو اختیار کرنے والے بہر حال الشر تعالیہ جائے ایس میں استعاثہ تو اللہ جائے ہوا ہوں کر رہا ہے۔
اس انداز طلب کو اختیار کرنے والے بہر حال الشر تعالی جائے ہیں نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم سے توسل کورہا ہے۔
کوز کم اس نے قبر لیت وعا اور حصول مقدر کے لئے آپ کو وسید بنایا ہے اور آپ کے ساتھ استعاثہ کو اپنا یا ہے۔
اندائی سے عندالشرم تعبر ومقام کو ذریعہ شفاعت بنایا ہے۔

"اور مقصد توسل بھی بیپی ہے کہ سائل ایسی وات افد س کو اللہ تغالے سے مقا صدومطالب کی ورخوا سب میں وسید بنا تے جس کے عنداللہ مقرب و کرم ہونے کا اسے تقین ہو۔ اور بیبات شک وشبہ سے بالانرہے کہ نبی اگر میں قدرعالی ، مزتبہ رفیع اورجا وعظیم حاصل ہے۔ اور بیام عادات اہل زمان سے ہے اور ہام عادات اہل زمان سے ہے اور ہرا کہ کے بارگا ہیں قدرعالی ، مزتبہ رفیع اورجا وعظیم حاصل ہو اس اہل زمان سے اور ہرا کہ سے معروف وشہور کہ جس شخص کو کسی کے بان قدرومنز لت حاصل ہو اس کی شخص اس کی عام ہم وجود گی میں ان سے اپنا رابط ارتعلیٰ فا مرکزے اور توسل اختیار کرے تو چر بھی اس کی شفاعت اس کے حق بین نابت ہو جا نے گا اگر علا اس کی شفاعت اس کے حق بین نابت ہو جا نے گا اگر علا اس

سوال اور شفارش وشفاعت الئ النُّديكي ذرايع سبب و واسطه بننے پر قدرت بھی رکھتے ہیں۔ اور م وراغيا علم النِّو والثناء كے سانھ م رخير كے صول ميں نوسل جائز ہے خواہ عالم عناصر من ظہور سے بيلے كا دور ہو يا جائز جات اللہ جواور خواہ وصال شرافيف كے بعد كا زمانہ ہو اور خواہ ميدان محشر اور عرصات قيامت كامشكل ترين مرحل ہو۔ اور ميام او الفاق امت سے مجن ثابت ہے اور اخبار متواتر كے ساتھ ھى ۔

حضرت عیسی علیہ السالہ کوسرور دو عالم برایمان لانے کا امراوران برعظمت مجبوب کا اظہار

ادریقین جا نبے ہیں نے عرش کو بانی پر پیدا کی تو وہ ارزنے اور کا نہتے لگ گیا ہیں نے اس پر لااکہ الا النہ محدولا النہ لکھوا دیا تواس کوسکون فرار نصیب ہوگیا ۔

تولیسے مجبوب کرمیم علیمالسائی سے شفاعت کیونکر طلب نہ کی جائے اور ان کو حاجات و مشکلات میں وسیلہ کوا نہنا یا جا نے جن کو عندالتّراس قدر وسیع جاہ وجلال اور منیع و بلند قدر و کمال حاصل ہوا ور اللّه تعالیٰے نے ان کوالٹا اور انعامات سے ساتھ منعم و شروت ٹھے ہوا ہو۔ انتہی کلام الا مام ابن العجر

فائده فائده فا المم سبكي نص حفرت آدم عليه السام والى حديث الشكالي والماعفان المائد و المم سبكي نصحة والماغفان المائدة في المراس المرابي والمائدة في المرابي المرابي المرابي والمنسان المرابي والمرابي المرابي المرابي

ا مام سبکی نے حفرت نوح محفرت اوا میم اور دیگر حفرات ا نبیا علیهم اللم سے وسل کا ذکر کرنے کے بعد فارائی مام مفسرین نے اس کو ذکر کیا ہے کو فاروالا معام مفسرین نے اس کو ذکر کیا ہے کو فاروالا میں معام نے اس معام نے اس کو فاروالیہ ۔ انتہی :

ے اکارکر جائیں گے اور جھوٹ بول کر خلاصی حاصل کرنے کی سعی لا حاصل کریں گے) دنیا و آخرت ہیں قربانی بارگر ناز کے ماہ توسل جائز ہونے کی انتہائی قوی دلبیں ہے اور بلین بر ہاں ۔ نیز ان احا دست سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مذنب وخطا کا لکواس ذات قدمی صفات کو وسسیلہ نبانا چا ہتے جو اسس سے التُّر لفعا لی کے ہاں زادہ مکرم وسقر بسب اور اس توسل کا کوئی شخص منظر بنیں ہومک اور بیہاں اختلاف بِ عنوانات بعنی توسل و تشفع اور استفاظ و تو جبر و عیرہ سے جواز و عدم جواز کا فرق پیدا

ہیں ہوسلا۔ تنبیہ باس توسل وتشفع کوشرک ہے۔ اور اہل اسلام جب نبی کریم علیہ الساقی یادیگر صالحی بن و کا ملیون انبیاء و سرسلین کو نیاں سے کیونکہ وہ ہر حال کفر وشرک ہے۔ اور اہل اسلام جب نبی کریم علیہ الساقی یادیگر صالحی بن و کا ملیون انبیاء و سرسلین کو وسیر بناتے ہیں تو ان کی عبادت بہیں کرتے اور نہ توحید باری تعالی کا اور اس کے نفع و طر رہیں متفر و وستنقل ہونے کا انکار وسیر بناتے ہیں تبدالسائل کا سال الشر تعالیے برسولہ کہنا با لیکل جائز ہے کیونکہ وہ حرف الشر تعالیے سے سوال کررہا ہے نہ کہ غیر الشرسے '۔ انتہی کلام الام المسبکی

ر علامہ بنہانی فر اتے ہیں) میں نے امام سبکی کی بیر نقر بیدان کی کتاب شفاء السقام فی زیار ہ خیر الانام علیہ الصافی والسلام کے مختلف مقابات سے جمعے کی سے اور وہ کتاب طبع ہوکر شہرہ آفاق موچکی ہے مزید نفصیل معلوم کرنے کے لئے اصل افلا کی طوف رجوع کیا جائے۔

اس) علام مصحوري صاحب خلاصر آلوفا

طلب عاجات اورعل شکلات میں ال صفرت صلی الشرعلیہ وسلم کے مماتھ توسل کے وقت لفظ توسل استعال کریں یا استعال کریں یا استعال کریں استعال کریں یا استعال کریں ہے کہ حالتِ حیاتِ ظاہرہ میں کی جاتی تھی کم چاہیے کہ مالتِ حیاتِ ظاہرہ میں کی جاتی تھی کم چاہیے کہ مالتِ حیاتِ ظاہرہ میں کی جاتی تھی کم چاہیے کہ مالتِ حیاتِ طاہرہ میں کی جاتی تھی کہ جاتے کہ مالتِ حیاتِ طاہرہ میں کی جاتی تھی کم چاہی مضمول تفصیلاً ابن حجر اللہ کے موالات کا علم میں گذرہ چکا سے ۔

طیرال حرکے کلام میں گذرہ چکا سے ۔

فلاصة المرام ، کلام سابق کا فلاصریه نکاکی مرور کوئین علیه السام کے ساتھ استفاقہ دوتسم پروا قع ہے ۔ اول یہ کرمتنیت اللہ تعالیہ سے نبی کرم باللہ کے ساتھ اللہ تعالیہ سے نبی کرم باللہ کرے اللہ تعالیہ کے ساتھ اللہ تعالیہ کا مطالبہ کرے اس تقدیر برمتغیث وہ بندہ ہے جواللہ تعالیٰ سے دعاکر رہا ہے اور متغاث اللہ تعالیٰ کی ذات مقد سرہ ہے اور متغیث نے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت مئول ومطلوب کے لیے نبی معظم اور صلی دات مقد سرہ ہے اور متغیث نے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت مئول ومطلوب کے لیے نبی معظم اور صلی اللہ علیہ و کم متغیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ و کم متغیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ و کم متغیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ و کرے کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیہ سے دعا کریں اور قضا برحاجت اور حل مشکل کے بیے اللہ علیہ وسلم سے التباع کرم سے اللہ علیہ وسلم کے بیے اللہ علیہ وسلم سے التباع کرم سے اللہ علیہ وسلم سے التباع کرم سے التباع کرم سے اللہ علیہ وسلم سے التباع کرم سے کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیہ سے دعا کریں اور قضا برحاجت اور حل مشکل کے بیے اللہ علیہ وسلم سے التباع کرم سے التباع کرم سے کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیہ وسلم سے التباع کرم سے کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیہ وسلم سے التباع کرم سے التباع کی مسلم سے التباع کرم سے کہ آپ میں اور حل مشکل کے بیے اللہ علیہ وسلم سے التباع کرم سے کہ آپ میں اور حل مشکل کے بیا

نے شفاعت نہدیں کی ا ورموبو و بھی نہدی اور وہ مجوب و کرم سہتی سائل کی اہبابت دعا کا سبب بن جانے گی میے آ ادعیہ مانورہ میں وارد ہے۔

اَسْكُلُكَ يِكُلِّ اِسْعِرِتَكَ - اَسْكُلُكَ بِاَسْمَارُكَ الْحُسْنَى وَاَسْتَالُكَ بِاَنْكَ اَنْتَ اللَّهُ وَاعْوُدُ بِرِصَالِكَ مِنْ سُخُطِكَ بِمِكَانَا وَلِكَ مِنْ عَقُوبَة لِكَ وَبِكَ مِنْكَ اللَّهُ وَاعْوُدُ

ان نمام صورتوں میں مسئول حرف النُّر تعالیے کی ذات اقدس ہے اور سوال کے ذرا کع اور دسائل مختلف ہیں علی صفا النہ تعلیٰ صفا النہ تعلیٰ محتلف میں معلیٰ النہ علیہ صفال میں موٹ النہ تعلیٰ صفال میں معلیٰ موٹ النہ تعلیٰ سے سے سوال نہیں بلکہ سوال بہاں بھی حرف النہ تعلیٰ سے سے مگر اوسید نبی کرم علیہ الصلواۃ والنشائیم۔

سے ہے مگر اوس بنہ کریم علیہ الصلواۃ والتشہم۔

ہاں توسل میں تبھی سئول ساوروس بلہ امسئول سے افضل واعلیٰ ہونا ہے جیسے کہ ارشا دِ نبوی من سٹاک می و باللہ فا عُطوقہ کی ہوتم سے الشر تعالے کے وسیلہ سے مانگے اسے ضرور عطا کرد ، میں صنول سرا ور وسیلہ اللہ تعالے ہوا ماللہ فا عُطوقہ کی ہوتم سے الشر تعالے سے اور مستول و مستول و مستول و اسلامی اللہ تعالے سے اور مستول و مستول و مستول و مستول اللہ تعالے سے اور مستول و مستول و مستول میں اللہ تعالے سے منوا کہ میں اللہ تعالیہ وسلم میں اللہ علیہ وسلم کو عندالشہ قدراعلیٰ اور رتبۃ ہالا حاصل ہے لہذا اسس توسل کا جواز بھی بلا در یب ہے خواہ اکسٹ با دیتی ہے کہ کامات استعمال کرسے یا بِحَتِی مُحَدِّدً ہو کے۔

تنبیب، مقام توسل واستغانه بی ندکورلفظ حق سے مراد آپ کا عندالتّر مرتبہ ومقام ہے یا وہ حق جوالتّد تعالیٰ فی سے معنوق پر لازم فرما یا وہ حق جوالتّد تعالیٰ نے مغلوق پر لازم فرما یا وہ حق جوالتّد تعالیٰ نے مغلوق پر لازم فرما یا وہ حق جوالتّد تعالیٰ نے مغلوث اللّه تعالیٰ اللّه علی اللّه و بندول کا حق اللّه تعالیٰ مرکبیا ہے "اور حق سے مراد ابتداءً واجب اور فرص وارجب بندی کو نکہ اللّه و اجب اور فرض امر نہیں جس کی ادائیگی کا وہ یا بندم واور اسس پر قابل موافذہ موالعیا ذباللّہ۔ قابل موافذہ موالعیا ذباللّہ۔

ای نقربیر کے بعدامام سبکی نے احادیثِ شفاعت کو ذکر فرمایا اور اہل محشر کا رسل کرام کی بار گا ہانے مقدم بیر چاضر ہوکر التجاء کرنا ذکر کیا اور فرایا کم میر التجاء والتمامس اور علی الخصوص ایر سرحساب میں رحب کہ مشرک لوگ اپنے ٹمرک کردہ سیداحدرفاعی یا دیگراولیاء کرام کے متعلق کسی صلحت ومنعت کے ایجاد کرنے اور تخلیق کرنے کا اعتقاد رکھنا مراد فع مفرت اورحل مشكل كے اسجا دو تخليق كا مكر ارا دہ بارى تعاسكے اوراسس كى اسجار و تخليق اور تعلق قدرت سے اورمان کے کلام کوجب تک معن صحیح براور کفر وشرک سے بعید مقا صدومطالب برمحمول کرناممکن ہواسی معنی و مقصد بر محل كرنا لازم وواجب بتواسيد انتهى كلام العلام الشرنبلالى -

اس فتوی کونقل کرنے کے لعد علام ناملبی نے شیخے سیمان شرختی مالکی کا فتوی جواز توسل سے متعلق لقل فرمایا۔ اربعدازان مس شوری شافعی کافتوی نقل کیاجس کوئیں نے اس کتاب کے باب ادل کے اختتام برذکر کیا ہے ۔ پھر عدلهمام شيخ محر خليل شافعي كامفصل فتوى جوازات تفاقه سے متعلق نقل كرتے ہوئے آخر ميں ذكر فرايا -

ر، علامر شیخ محرفلیلی شافعی کا فسران

یقین جانبے کرصوفیہ صافیہ براعتراص موجب خذلان ہے اور مرتکب اعتراص کے لیے وادی خسراں میں گرنے کا باعث عبے کرعلامرا بن حجرشافعی نے تفریح فرمائی ہے۔ المذا ہوستخص ان پراعتراض کرے اس کے سورخاتمہ کا اندیث ہے جلیے كرمت سے بوگ اس امر نشابع كے مرتكب بوت أور التّر نعامے كے غيظ وغضب كانشا بن كتے اور فوز وفلاح سے محرقہ

نَتَنُ كُيْرِدِ اللهُ أَنَّ يَعْدِيدُ يَشَرُحُ صَدُرَ كَالِيهِ سُلَامٍ وَمَنْ تَيْرِدُ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلَ صَدْرَكَ

جس شخص کو الله تعالے ہوایت ویل اللہ اس کا ول ور ماغ اسلام کے بیے کھول دیتا ہے۔ اور جس کو گراہ ر کھنے کا رادہ فرناہے اس کاسینہ تنگ اور سزار کر دنیاہے۔

علام خليلى فرمات بي معترضين كايركها كرانبياء كرام عليهم اسلام اوراولياء كرام عليهم الرضوان كي ساته توسل درست ہیں ہے توبیکذب وا نتر اعرہے -اور ہما سے ایمنہ بدئی نے تقریح فرمائی ہے کہ اہل خروصل ح کے ساتھ توسل جائز ہے اور کوئی عام سے عام اور جابل سے جابل بھی ریگان نہیں گرنا کرسیدی احمد بدوی مثلاً عالم کون وفساد میں مالک تخلیق واریجا دیمیں چہ جائے کر خواص اس طرح کا گیا ن کریں ملکٹوام و خواص هرف اس امرکو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان سے نوس کرتے ہیں کہ مم براہ راست اللہ تعالیے سے سوال سے اہل بنہیں ہیں لہٰذا ان کے بیُن دیرکت کوا جا بت وعوات اور فضاع ما جات كا دسسيله سيحت إن -

اس تقریرسے داخنے ہوگیا کہ انبیاء واولیاء کے ساتھ توسل جائزے اورسلف دخلف کے عمل سے نا بت ہے اجاء سے بھی اوراموات سے بھی - اوراسس کا انگار حرف وسی شخص کرنا ہے جو مبتدا وحرمان اور مدعقیدگی۔

الترتعاك سے سوال كري كيونكرآب مزارا قدر س ميں زندہ ہي بيرات عفاظ بھي اسى طرح جائز ہے جيسے كرقيات مي تمام اہل محترات سے التجاء شفاعت کریں گے اور آپ ان کی عرض کو شروب قبولیت بخشنے ہو سے شفاعت فرادیں گ اورجیات دینوینظ ہرہ میں طلب بارال وغیرہ کے لیے صحابرام آپ سے التماس دعاکرتے رہے اور آپ لے ال کی درخواست کو پذیرائی بخشتے ہوئے وعافر مائی اور الٹر تعاسطے نے قبول فرماکرلوگوں کی حاجب روائی فرمانی ادراکپ كى عزت افزائى ي

اور بهارى اس كتاب شوا بالعن بي بضني أستغاثات وادديس وه إن دولول افسام سے باہر بنين بي-(س) سبيدي عارف بالترشيخ عبدالغني ناملسي رضي الترعنه كالتدلل

حفرت شيخ ناملسي نے اپني كتاب، جمع الاسرار في منع الاشرار عن الطعن في الصوفية الاخيار، ميں ارشاد فرمايا. سوال: حفرت علامه شہاب الدين رالى شافعى سے توال كيا كيا كو عوام شوائد و مصائب ميں بتلا ہو جانے پر ماسلخ فلال وغيره كمتعلى أيابيرجازي

جداب : - توانهول في فرمايا انبيار ومرسلين عليهم الصلوة والتسليم اورا وبياء وصالحين كيما تعدات نغاله ما تر شيخ عبدالعنى فرمات بي كرالله تعلي كا قول ميا أيّها الّذِين المنوا تُقَدّوا اللهُ وَالْبَعْوْ اللَّهُ وَالْبَعْوَ اللَّهُ وَالْبَعْوَ اللَّهُ وَالْبَعْوُ الْمَلِيدُةُ اسے ایمان والوالٹر تعالیے سے ڈرد اور اس کی خباب میں رسائی اور صاحبت روائی کے لیے وسیلہ کی طلب تلاش كرو، مى جوازىدوال سے اور يہاں سے نوسل واستغاثه كا بوت مراحة لازم آرا ہے۔ (۵) شنج شهاب ربی فرمات بن رسل وانبیا علیم السلام اوراول و کرام بعداز وصال بوگوں کی فریار رسی پرقادر بی كيونكه انبياء عليهم السلام كم معجزات اوراولياء كرام كي كرايات موت ووصال مص منقطع نهيس مؤتين- (انبيا معليهم السلام زنده بي اور) شهداء كرام بهي زنده بي اور انهيس دن كے اجا ہے ہي، ميدان كا رزار مي كفار كے ساتوجنگ وجهادكية ويكهاكيا سب - لهذابيه اغانه وفريا ورسى انبياء عليهم السل كالمعجزة سب اور اوليا - كوام كى كوامت -علىم شهاب رالى كابير كلام ذكرنے كے بعد عارف بالله فالمبى نے شیخ عبدالهى شرنبلال منفى كا فتوى نقل ف وا

١٠) علامه عبالحي ننرنبلا بي حنفي كافتوى منعلق برجواز توسل واستغاثه انبياء كرام ادرا دلياء عظام سے توسل جائز ومشروع ہے۔ كيونكركسي سلمان كے بتى بيں ير كما ل بہني كيا جاكمنا

الرمنكرين توسل اور مخالفين امستغاثه كو ادنى در صحقيق وتدقيق كا حاصل بوتا تووه لامحاله ابني خطا اورغلطي وسیان جا نے کیونکہ وہ اسس معاملین سواد اعظم سے شذوذ اور علیحا کی اختیار کئے موسے میں اور جمہورامت سے بیندیدہ ما تنہ سے انحاف کئے ہوتے ہیں ۔ حتیٰ کرزیارت نبی کرم علیہ اللہ کے لیے مفرکی مشروعیت وجواز اوراک سے استغافه والتجاء شفاعت كاجواز واستحسال إن امورسي بي جن كالصل وين واسلام موزا جميع ظالِعسلم اورعوام إلي اسلام كو بالفرورة اور بالبالم تنه معلى سبح يحتى كر بعن ائمه الكبير نے منكرين توسل وتشفع كے كفر كا تول كيا ہے جيسے كم المم سبكى نے شغا والسقام بین اور علامہ ابن مجرنے البوسر المنظم میں نقل کیا ہے اگر جربیہ فول معتمد علیہ نہیں (مگراس سے نوسل واستغاث كافروات دين سے بوابرطال واضح بوجا ماہے)

بارگاہ بوی میں صاضری دینے کے لیے سوار ایوں کا بندولیت کر نے میں اور بارگا ہ مقد س میں صا خر ہوکر استفالہ ولوسل یں نرعقلاً کوئی قباحت ہے اور نہی نشرعاً کوئی رکا وٹ ہے شدرعال کی صدیث جس سےسفر کے عام ہواز پر استدلال کیا جاتا ہے وہ اساجد سے متعلق وارو ہے اور اسس سے تابن مساجد کے علاوہ کسی سحبہ کی طرف سفر کرنا نا کہ اس میں اجرو أواب زياده سے زيا ده حاصل ہوممنوع معلوم ہوتا ہے اوراس خصوصيت كى تفريح خودسندا مام احمد كى عدمت ميں موجود سے لہذا اس کوتمام بقاع مبارکہ اور مقامات مقد سر منطبق کرنے کا کوئی امر باعث موجود نہیں ہے۔ اور نہ عبارت مدیث از رو نے عربیت ال تعمیم کی مقتصی ہے۔ رکیو کم استثناء میں اصل اتصال سے لہذا حب منتفظ ساجد ہیں تو لا محالہ متنظیر نہ بھی مساجد ہی موں گی ہنیز سی تعمیم ملی ڈا احکام شرعیہ ہیں درست نہیں ہے۔اوراس کی تفصیلی بحث باب اول کھی کا تھا۔ اول بی گزر کی ہے۔

منكري أوسل واستغاف نيع مخدورات اوراو مام اس ضمن مي ذكركتي وه سب تفريعت عينعني محرك مزاج کے خلاف ہیں اور وین اس مام کے عتصیات سے خارج- اور نہ اہلِ اسلام میں سے کسی پرسی امر مخفی ہے اور نہ ہی ال اواک بر سوفيرسلم ون سے با وجوداس دين بين كى ممولى سو جو او جور كھتے ميں اور ابل ايمان كے احوال سے باخبر ہى كرجہورامد فقها ومحدثين مصوفي ومشكلين اورجيع فرق اسلامير كمي نتواص وعوام فولاً وعملاً حوائيج دينوبيروا خروبيهي استنعاشة ولوس اور توصر ونشفع بالنبي عليه المام برمنفق ومجتمع بي اورشد رحال استجاب اورز بارت نوى كے بيے جواز سفر رسب شفق ستحد ہیں خواہ افطار واکنا ف عالم سے سی کیوں نہ ہو ۔ حتیٰ کر سامران کے نزدیک خروریایت دین سے ہو جبکا ہے نہ توکو اس سے بے خربے اور نہی اس کا خلاف اِن کے نزدیک قابل توجرو تھور-بلکہ اس کے خلاف کا توہم و تنحیل بہترے طلبته علم وهي نهيل مؤناحيرها ئے كه اكثر عوام جن كواس قسم كے معاطات كاخيال ككے جي ول ميں نهيں گُرُنا بلكه ال كے نزدكا ای امر کے استعمان میں کسی مخالف کا وجو دلجی قابل فہم نہیں ہے ۔ اور مہنٹیرسے است محربیکے اخلات اسلام سے اور سا خربی منقد میں سے ان امور کا جواز للکہ استحسان معلوم کرتے چلے آئے ہی اور سے عقیدہ رکھتے رہے ،

نعوذ بالسُّر من ومن سيرندالغرض بوكويم عترض ومنكرنے كہا ہے وہ مردود اور نا قابل اعتداد واعتبار ہے۔ (٨) فتوى الشيخ الامم العلام الوالعزاح رين العجبي الشافعي الوف تي

الاڑ ہری علامہ عبدالفیٰ المبی سے اسی کما ب میں الوالوراحمد بن العجمی کا نتوی نقل کرتے ہوئے فریایا۔ یا سبدی احمد دیا سیدی فلاں کہنا قطعًا شرک وگفر نہیں ہے کیونکہ مقصود قائل محض توسل اور استفاثہ مہوّا ہے المثّر

" يَا يَهُا الَّهُ يُنَ آمَنُوا اللَّهُ عَا اللهُ صَالْبَتَغُوا إلَيْهِ الْوَسِيْلَة ، الله اللهُ مَا أَبْتَغُوا إلَيْهِ الْوَسِيْلَة ، الله الله مَا الله مَا أَنْ الله الله مَا الله مَا الله الله مَا الله الله مَا الله الله مَا الله الله من الل فصل مم مستلماستغاثه وتوسل کی تو مسح

على العلام كے كلمات طيبات كے جامع يوسف نبهاني كتے ہيں كرتمام اہلي اسلام حوكم الند تعاليے كے عبام صالحين خصوصًا انبيام ومرسلين على لخصوص سيدالانبياء وفتح المرسلين عليه الصلؤة والتسكيم كي زيارت كرنے بي اوران ي استغاثه وفريا درسي كي درخواست كرتيے بي وه إن مقدس ستيول كي انتهائي تعظيم وكريم كاعتقاد ركھنے اور ان كو وسية حاجات جانت كے باد بجود يرتقين ركھتے ہي كروہ الله تعالى كے بندے ہيں - الله تعالى كو تھوڑ كريز اپنے ہے نعنع ونقصان کے مالک بیں اور نہ دوسرول سے لیے۔لیکن وہ الترتعا نے کوسب بندوں سے زیادہ محبوب بی اور اس کے ہاں سب سے زیادہ منفرب و مکرم ہیں۔الترتعاسے نے ان کو بالعمرم اورسل وانبیام کو بالتحقیص ایسنے اور مخلوق کے درمیان تبلیغ شرائع اوراحکام کے لیے دسائط ووسائل بنایا ہے ۔ اور مخلوق خدا نے ان کی دعوت پرلبیک کہتے ہوئے ا در ال کی نبوت ورسالت کی تعدیق کرتے ہوئے ان کو اپنے اور النّد تعالیٰے کے درمیان غفر ال زلات ،عفوریث الارقضاء حاجات کے لیے وسائط و وسائل بنا لیا ہے کیونکہ انہیں لیقین ہے کم الٹر تعالیا اور ان مقبولان بارگاہ کے درسیان بهت فوی سناسیت اور ربط وتعلق موج وسے بنسبت دوسرے لوگوں کے اگر جیسجی التر تعالیے عمر بیگی حبب به بات صحیفه خاطر پرمنتقش موهیکی تویقیناً به بات بھی دہن نشین موجائے گی کہ ان کی تعظیم و توقیر اوران کے سأنوتوسل إلى النوغز توحيد واخلاص سب اوروبن خالص اورعباد ات بارى تعالى كي جمله انواع بين سے احق ترين عبار ہے چہ جائے کہ وہ شرک ہوا در توحید واخلاص میں مخل - اس تعظیم و تکریم اور توسل و استفایر کو توحید و تغرید میں مخل قرار وبنا تو بخدا خلا بخصیفات ہے اور کوئی صاحب توٹین مسلمان اس قول کی جوات ہنیں کرسکتا۔ فالحرلته الذی عافانا ماا بتلی برکٹروں فلق

771

بگدین اسام کی خوبیاں اس سے بالاتر مہیں کرا لیے او ہام کی دہاں گنجائش نسکل سکے۔

ان کا پیروا و بلا کر استدنا شہ و توسل وغیرہ الشرتعا سے کی تعظیم نسان ہیں مخل اور موجب شرک سے حالانکم بیر آدیم ان لوگوں کے نقضان عقل اور تصور فہم کی ولیل ہے جن کو شیطان نے التباس و استدنا میں اور جبرت و حیرانگی ہیں ببتلا کردیا ہے۔ اور وہ لوگ محص اپنے اوہ کم باطلر اور اذبان قامرہ کے ساتھ ایسے احکام کا استذباط کرتے ہیں جن کا نسریویت مطہرہ واضح اباء کرتی ہے جس کا وضوح اس ورجہ کا سے کہ اس کی رات وان کی ما نشدروشن سے اس ہمیں گراہ وہی ہوسک معلم و ایسے وان لوگول نے اپنے عقیدہ باطلر کے لیے بعض آیات، واحالیت کا سہارالیا ہے۔

عالا کر ان کا مطلب و مفہوم عندالشار ع ان سمی مدعا کے خلاف سے عالی الخصوص ان احکام ہیں جوسیدالوجود صاحب منام محمود صلی الشرعلیہ و تشمیل میں جوسیدالوجود صاحب منام محمود صلی الشرعلیہ و تشمیل کو چوٹو کرنیا راست موجود تھیں۔ اوراس امت مرجومہ کے خلاف اعتمام کی وہوٹو کرنیا راست موجومی میں خوصی تنا و سے معتملے و موجوٹو کرنیا راست موجومی میں خوصی تھیں۔ اوراس امت مرجومہ کے نقل و ناصواب ہر مجتمع و متعقی ان ایسے موجومی کی است مرجومہ کی نقل کی دو صلات و کہ کراہی اور خطاو ناصواب ہر مجتمع و متعقی نہیں۔ ب

ہیں ہوتی ۔ اللہ تعالیے نے اپنے نضل وکرم سے ان کو راہ راست کا الہام فر مادیا ہے۔ اور اپنی ذات مقد سرکے شان والا کے لیے دا حب ولازم تعظیم کے درجات کی رسنمائی فرما دی اور اپنے مقبولان بارگا ہ عبید کرام سا دات انام کی تعظیم و تنکم مم کے عدودھی بتلا دیسے جن کو اس نے سب مخلق سے منتخب فرالیا بالخصوص حبیب اعظم شفیع کرم صلی الشرعلیہ دسلم۔

ادراسی صاحب عقل و فهم کواس مین شک و ترد دکی گنجائش نهایی سب کرالد تعالیے کے نتواص عباد واصفیاء بینی
انبیا داولیا ہری تعظیم جالت حیات میں اور لدار وصال دوفات بیرور تقیقت الٹر تعالیے کی تعظیم سب اور کوئی صاحب
توفیق نہاں ہے سے اگر ان کی تعظیم باری تعالیے کے ساتھ شرک سب کیونکر سپر الٹر تعالیے مطبع بند سے ہیں اور مخلص غلام
جنہوں نے اپنی زندگیوں کا قبیمتی مرمایہ طاعت دفورت مولی تعالیم موٹ کیا ۔ اور اس کی رضاء و رغیت کے مطابق
میں مقدی ستیاں الٹر تعالیے اوراس کی مخلوق کے درمیان تبلیغ دین وشرائع اورارش و دہوایت دین اسلام کی تعربی و اوراد صاحب اوراد صاحب استحالہ وغیرہ کے سیان میں وسائط
تھے اسی وجہ سے وہ تمام بندگان فداسے متاز و مرفر از ہوگئے اور سب سے زیادہ مقرب و مجوب ہوگئے۔ اور تعظیم میں موجوب ہوگئے۔ اور تعظیم و تو قبر سے اور اور موان کی تعظیم و تو قبر سے اعراض و انجاف کو سے نہاں کی تعظیم و تو قبر درحقیقت الٹر تعالیے کے تعظیم و تو قبر سے اور اور موان کی تعظیم و تو قبر درحقیقت الٹر تعالی کی تعظیم و تو قبر سے اعراض و انجاف کو سے نہاں کی تعظیم و تو قبر درحقیقت الٹر تعالیے کی تعظیم و تو قبر سے دور اور تعین کے دور سے نہاں کی تعظیم و تو قبر سے اعراض و انجاف کو سے نہاں کی تعظیم و تو قبر درحقیقت الٹر تعلیم و تعظیم و تو قبر سے اعراض و انجاف کی سے نو تعلیم و تو تعرب سے دور تعین کی کیا مجال کی وہ ان کی تعظیم و تو قبر درحقیقت الٹر تعلیم و تعلیم و تو تعرب ہے۔

تغطيم ادلياء وانبياء كرام ادرتعظيم رب الارباب جل وعلىٰ كايب فرق بلكه ان كي تعظيم كا تعظيم بارى تعاليے بهونا كو فخ

كه به امورا نصل الطاعات او اكمل العبادات سے مہيں -

استفان ونوسل كاانكاركب بوااوركس نے كيا

بلکرنی مختار علیه صلوات الا برارسے مروی حدیث میں وار دہے « من شد شد ف المناد» جونتی امیت کے مواد اعظم سے شخرف بوا اوران سے علیامدہ را ہ اختیار کی وہ دوز خ کے گڑھے میں جاگرا ۔

توسل واستغاثه کی حقانیت کا اعتقاد تعظیم بارگاه رسالت بناه ہے اور انکارخلات تعظیم

برعفلمند جس کو النّد تعالیے نے حقیقت بینی کی توفیق مرحمت فرماتی ہے ذرا توجرک اورغور و فکرے کام مے
تواسے معلوم موجائے گا کرحق دا ضح ان جما ہیر علماء عظام کے ساتھ ہے اور خطا فاضح اس نٹر ڈمر قلبلہ کے ساتھ ہے الله
بایں ہم جو کچھ جما ہم علماء و محدثان اور فقہا و متعلمین نے کہا۔ اور معالی کیا۔ اور معالفین دمنکرین میر بحور دو قدح کیا ہے۔ اور جس پر تمام است عمل بیراہے بعنی است فعال کا جواز زیارت نبوی کے بیے جواز سفر تواس میں صبیب کرم علیہ السال کی تعظیم در کوئی ہے جس کے ہم النّد تعالیٰ طون سے معلم فقہ ہوائے گئے ہی اور اس سے گریز اور میر بہز کا کوئی داست بہیں سے بلکہ
اسس کے بغیر نہ ایمان صبیح ہوتا ہے اور نہ کا مل جیسے کہ کتا ہے و منت میں تھر بی موجود ہے اور احمت بہی معروف و

اور چوکھے اسس نا قابل اعتداد واعتبار گردہ نے کہا ہے اس میں بارگاہ نبوت کی رفعت فدر اور لبندی مرتبت کو المحوظ نہیں رکھا گیا ہے اس میں اور اسپنے آپ کو ان کی دحبسے مغا لطرویتے ہیں۔ اور اسپنے آپ کو ان کی دحبسے مغا لطرویتے ہیں۔ اور عوام برتنخلیط والتباسس کا ذریعہ بنانے ہیں وہ قطعًا ان سمے بیے مود مند نہیں اور نہی عقلمندان کو قبول کرسکتے ہیں۔ اور عوام برتنخلیط والتباسس کا ذریعہ بنانے ہیں وہ قطعًا ان سمے بیے مود مند نہیں اور نہی عقلمندان کو قبول کرسکتے ہیں۔

بادباده دیگر خصوصیات نسین فضل و تُسرف ، تقوی وصالحیت اور محاسن صفات کے علادہ اکس وجہ سے مزید تعظیم و تکریم کے سنحی قراریا تے ہیں -

ادرادیاء کاملین جن سے مراد سماسے نزویک مومنین متقبن ا درعلماء عاملین اور غازی ومجا ہدین فی سبیل الله ہیں تو ان کا انتیاز و تفرد مجی علم وفضل اور تقوی وصالعیت کی وجرسے سے اور امت سلم کوعلوم ومعارف کے افا وہ اور جہادو قال کے ذریعے اسلام اورائل اسلام کے وفاع و تحفظ کی وجہسے سے نواہ وہ جہاد نوک فلم سے ہویا تلوار کی دہارسے الغرض جب ابلي اسلام كومشًا مِنه يا تواتر اور تُقدد قابل اعتما دنا قلين اخبار وروايات كے ذريعے معلوم موكيكم فلا ل شفع ادليا معارفين بإعلما معاملين سيستم موشنين صالحين سيسيب بإيشهداء ومجابدين سيسة تووه لامحاله ابني معلوما ت مے مطابق عنداللہ حب مراتب اسے مقرب و مکرم بھیں گے اس کے مطابق اس کی زیارت کریں گے اور حس قدراسس کو اللقاك كامطيع اور الع فرمان مجيس كے اسى كے مطابق اس سے توسل واستغالثرين كاورسى كَعظيم وكرم محص والى حيثيت ے نہیں بجالاتے۔ لہذا پر تعظیم و تکرم ساری کی ساری تعظیم باری کی طرف راجع ہے۔ اور الند تعالے کی ان طاعات ماس دافل ہے بین بران شاع اللہ صرور اجرو تواب مترتب مرکا نحواہ ان این سے بعض اس درجر اور مرتب ولایت مجوبہ بن پر فائز نهی بول عبی برزائرین ان کوسم منته بن مگر ازین توبیرهال اولیاء الندسے مجتب کرتے ہیں اور محف الندتعا سے کے لیے ان ت قلى لكادَ اورتعلق ركھنے ہيں- اور وہ اس امر كالقين كر كھتے ہي كر مخلوق خوا و كتنے ہى ملند و بالامقام برفائز كبول نه موتھن اپنی ذات کے اعاظ سے فرہ موتعظیم و مکریم کی حقارتہاں ہے ۔ بلکہ در اصل ان کی بیتعظیم باری تعالیے کی طرف راجع ہے كونكريداك برالتوتعا بطيكا فضل وكرم ہے كم ان كوليسے اوصا من جبله عطا فرمائے جن كے ساتھ ويكر بندگان فدا بران كو امتیازهاصل موگیا ۔ اور بندگانِ فداکی توقیر کے حقدار بن گئے اور ان کوحلل کرامت کی خلعت بخشی لہذا وہ ونیا و آخرت اور عالت حيات و مات من واجب التعظيم والتكريم بن كئے - وموالبرالكريم -

تعظیم اولیا اور توفیر انبیاء کے مخالف تعظیم باری نعالی اور حقوق خلافدی بی ا رکاد ط دالنے کے مرکب بین ا

ابن تیمیہ کے شرور قلیلہ اور زسرہ شا وہ نے مقربان بارگاہ خداوندی کی تعظیم وکریم اس زعم فاسداوراعتقا وباطل کے تحت ممنوع ومحظور قرار دسے کر کہ وہ مخل فی التوجید ہے اور تعظیم باری تعالیے کے خلاف ہے متی وحقیقت کا خلاف کیا ہے اور اپنی دائے کے خلاف ہے اور اپنی دائے ہے اور اپنی دائے والین دائے فاسد کے ذریعے حقوق اللہ برتعدی ہے اور اللہ تعالیے اپنے اور اس برحواس گروہ نے اللہ تعالیے کے ختیارات مطلقہ کی وجہ سے جس تعظیم کا حقد ارتھا ہے میں خلل اندازی کی ہے اور اسس برحواس گروہ نے اللہ تعالیے کے ختیارات مطلقہ کی ایم بدر ایسے اور اور اس میں مورد اپنے بندگان خاص کو لیسے اور اور اس جمیار سے محصوص کیول

الغرض المل الميان واسلام کے قلوب واذ ہائ ، ان کے اجزاء واعضاء بدن اوران کا گوشت ولوست کھالڈ فطرتی اور بیدائشی طور پر توجید ضاوندی کے اعتقا و واؤعان پر ہیں اور اسی عقیدہ پر عام سے وجو دہمی آئے ہی کہا الموالا ہی نعال مطلق ہے اور اللہ صالت تعظیم کامستیق وہی وحدہ لا تمریک لہہے۔ اور اللہ تعاسلے کے علاوہ مقربان ہارگاہ الا خواص عباو کی تعظیم ضعیر کے اپنیاں ان کی تعروم نزلت کے مطابق ہے جسیا کہ ان کے علم میں ہو۔ لہذا وہ الموالا کے میں عباداللہ کے مبدیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سب محاولاً کے مبدیبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سب محاولاً سب عباداللہ المخلصین سے زیادہ مجوب اور مقرب ہیں۔ بعدازاں انبیاء مرسلین کی بنسبت ووسے تو تو ہو انبیاء غیر مرسلین کی بنسبت لیا اسی مراتب و درجات صفورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتبہ و درجات جدازاں اہل میت کی اسید اللہ اللہ کارام سے نعاد مسلم مرتبہ و درجات حدازاں اہل میت کو اس کے نزویک اولیاء کو اسید مطابق تو قیر قراریم سجالاً میں مالئہ علیہ واللہ و عندالرسول ورجہ و مرتبہ کے مطابق تو قیر قراریم سجالاً میں علی ہذا تھا ہی اسید کا علم موا۔

قام اولیاء کو اسی می توقیر و تعظیم ان کے عندالئہ قرب و منزلت کے مطابی اوا کرتے ہیں جیسے بھی ان کومراتب و درجات تو تو اور اسے عندالئہ و عندالرسول ورجہ و مرتبہ کے مطابق اوا کرتے ہیں جیسے بھی ان کومراتب و درجات کا علم موا۔

آل واصحاب نبی صلی الٹرعلیروسلم کی فرابت وصحبت کے شروف نے انہیں دیگر اولیاء کرام سے عندالٹر ممتاز دمنود

الغرض برعقل مند كے نزوبك بير الترشك وكئيد سے بالاترہ كريدالله تفاسك كے مات حسون اوب ہے اوراس كى مناكاموجب ما لْحَدُمْ لُد يَلْهِ الَّذِي هَدَا فَا لِيهِ فَرَا وَ مَا كُنْنَا لِنَهُ تَدِي كُولَةً أَنْ هَدَانَ اللّٰهُ أَ

ابن نیمید اور اس کے تبعین کا جمہورا بل اسلم اور سواداعظم کے ساتھ توافق فی الاعتقاد اور ال کے نظر بایت کا با ہم نصف و

بھیں جائے کہ بڑر ذمر فلیل ہو توسل واستن تہ سے منع کرتا ہے بہ نورجہ ہوراہل اسوام علماء وسلیدی کے ساتھ اس حقیدہ

بہ تعدد منعق ہے کہ انبیاء واولیاء کو الشرف کے ہاں ایک گونہ خصوصیت حاصل ہے جس کی وجہ سے وہ دنیوی زندگی ہیں اور
قیامت کے دن عام کو گول سے ممتاز و منفو ہیں۔ اوران کے ساتھ دمیوی زندگی ہیں جبی توسل واستدنا نہ دغیرہ جائز ہور نہ جسے
کہ روز تیامت جائز اور مشروع ہے۔ اوراحا دیث صحیحہ سے نابت ہے۔ اور وہ پر جبی آسلیم کرتے ہیں کہ انبیاء علیہم السوام قرون

بی زندہ ہیں جسے کہ احا دیث کیڑو صحیحہ سے نابت ہے۔ اوراح کو ان کے ابدان واجساسے این بھر جسی انتوان کی انداز ہیں ہے۔ اور دیو جسی تسلیم کرتے ہیں کہ ارواح اولیا وکو بکر تمام اہل ایمان کی ارواح کو ان کے ابدان واجساسے اپنی بھر میں انسان اور
میں مامن اور اس کی اور اس اور اس اور اس اور اس اور اس کو ایک سے بیان وراس اعتقاد کے بنیر جبی ان کے بیارہ بھر بی اور اس کے لیے جو زندہ کوگوں کے لیے موجب ایڈا تو کیا ہے۔ اور پر جبی اس میں ان کے لیے جارہ بھر بیان اور ان سکیف جو ان کے لیے جو زندہ کوگوں کے لیے موجب ایڈا تو کیا تھی ان کی لیے جو زندہ کوگوں کے لیے موجب ایڈا تو رائی کے لیے جو زندہ کوگوں کے لیے موجب ایڈا تو کیا تھی ان کے لیے جو ان بھر ہی اور اس اعتقاد کے بنیر جبی ان کے لیے جو رک کے اور اس اعتقاد کے بنیر جبی ان کی لیے جو بینی اور اس اعتقاد کے بنیر جبی ان کے لیے جو بینی اور اس اعتقاد کے بنیر جبی ان کی لیے موجب ایکا اور اس کو میں موجب سے کہ قور کی زیارت متحب ہے اور اموات کو احادیث میں وادو سالم و کلام کے ساتھ خطاب کرنا ہے مسیحب ہے جو بینی کہ دار قوم مومنین کہنا۔

اور حبب بیاسب اموران کے نزدیک سلم من اور یقینگاسلم میں تو ہم سے دریافت کرنے ہیں تقی بجانب ہیں کہ بندگان خاص کے ساتھ علیٰ الخصوص انبیار ومرسلین اوراولیاء کا ملین کے ساتھ بعداز وصال نوسل داست خاشرا درطلب شفاعت بموں جائز نہیں جب کر حالت جیات دینو بید ہیں بھی جائز تو درمیان ہیں ناجائز ہونے کی آخر د جدکیا ہے جب کہ الٹر تعاسلے بنالا اوال میں اور تینوں مواطن ومقامات ہیں وحدہ لا مثر کیے لرسے۔ ونیا واکنوت ہیں ان کے ساتھ توسل واست خاش کے جواز کی جو دھرے دو موسیق توسل واست خاش کے جواز کی جو دھرف میں سے کروہ خواص بارگاہ سے ہیں تو کیا وصال سے پرخصوصیت زائل ہوجاتی ہے ؟ لہٰ داتوسل واست نا شہر کرنے والوں پراعراض اوران کی ندمت کی کوئی وجہ نہیں ہے اور مذممنوعیت توسل کی کوئی وجہ موسکتی سے ماہر یہ محف ان کا زعم الرب سے اور مذمنوعیت توسل کی کوئی وجہ موسکتی سے ماہر یہ محف ان کا زعم

م نے اسلام کے صدر اول سے ہے کر آج مک کسی سلمان کو نہیں شناکہ اس نے موت دوصال کے بعدان مقدس

تھرآئے ہے جوانہیں اللہ تعاملے کے مقرب بنا دیتے ہی اور لوگوں کو ان کی تعظیم ذکریم پر برانگیختہ کرتے ہی اوران کے ماہ اللہ تعاملے کی خباب ہیں توسل داستنعاشہ برآمادہ کرتے ہیں۔

باو ہودائ پختہ عقیدہ اورخطا روخلل اور لغرست ولا سے محفوظ برام واعتقادر کھنے کے کہ وہ اللہ تدا سے کہ بندہ اس اور اللہ تعالیہ اس اور اللہ تعالیہ اللہ کی شاہ اور اللہ تعالیہ اللہ کی مدح دفتا اللہ تعالیہ ت

سننیوں میں الو ہمیت در بوبریت کا عقیدہ رکھا ہو۔ بلکہ جولوگ ال مقربانِ بارگا و خلا وندی کے حق میں گراہ ہوئے اوران میں بات کا اعتبقا در مطیخے ملکے تو وہ ان کی حیات طاہرہ میں اس غلط راہ برجیلے ۔اوران کے معجزات اور خوارق عادات دیکھ کراں گراہ کا شکار موستے اور دہی بدعقیدگی مجھلوں میں را تھے ہوگئی ۔

الغرمن اس گراہی وبیدینی کا آغازان کی موت سے بدہ نہیں ہوا اور نہ زیا رہ نبوراوراس تعاشی وجہ سے بکہ العائلة اللہ میں ہوا حالانکہ خالفین اللہ عالمین وبید تو نابت ہوگا اور نہ نوا سالانکہ خالفین و منکرین انبیاء واولیا ء کی حیات ظاہرہ ہیں سفرزیارت اوراستغاثہ کو ممنوع فرار نہیں ویہ تو نابت ہوگا اور روزردو شن سے بھی زیا وہ عیال ہوگی کہ ان کا بیال کروہ مبنی ف اور نا کا عداد واعتبار ہے۔ اور ان کا دینوی حیات ملائی موت اور قیا مت کے ول ہیں فرق کرنا ہے محل ہے کیول کہ بیرفرق ان کے او ہان قاص می بیا وا رہے۔ وہ فات الد کی موت اور قیا مت کے ول ہیں فرق کرنا ہے محل ہے کیول کہ بیرفرق ان کے او ہان قاص می بیا وا رہے۔ وہ فات الد کی موت اور خاص عباد کو اوصاف جمیلہ عطا کر سے صدق عبودیت اور خوت وار بیت مورد جات ہیں اور ان سے رہا مندی و محت ہے۔ اس کے نزویک ان بینول مقامات ہیں ان کے ورجات و مرات اور قرب وررجات ہیں اور ان سے رہا مندی و محت ہیں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ کوئی جا بہل و مکا برسی بعد از وصال ان کے ارواح طاہرہ کی صفائی و فور انہیت اور قوت وقد تو ما تا نہیں کی جا سکی۔

میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ کوئی جا بل و مکا برسی بعد از وصال ان کے ارواح طاہرہ کی صفائی و فور انہیت اور قوت وقد تو ما تا نہیں کی جا سکی۔

میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ کوئی جا بل ورعا کم اور مخلص مومن سے یہ توقع قطعًا نہیں کی حاساتی۔

استفاته وتوسل من توسم شرك كى گنجائش نهاس ہے

سب ابل اسلام کا پر قطعی عقیدہ ہے کرسب مخلوقات کا بید مطلق اللہ تعالیٰ است المرائی اللہ تعالیٰ تعالیٰ اللہ تعالیٰ تعالیٰ اللہ تعالیٰ تعالیٰ اللہ تعالیٰ تعالیٰ اللہ تعالیٰ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ت

سب سے کم ترین درصہ عبو دمیت ملی کھار و مشرکین کا ہے جوالٹر تعا سے کے سانھ مڑک کے مڑکب ہوئے اورا فلامل عبو دیت سے محروم رہے اور هر وف الٹر وحارہ لا مثر مک لرکا بندہ بننے کی بجائے اپنے آپ کو دومر دل کے عبید بنالیا عبادلاملا اور عبا والم سبے وغیرہ بن گئے اگرچیان کی زبان حال نخود اس زعم فاسد میں ان کی مکذریب کر تی ہے۔

اس تمہید کے بعد بیرمعلوم موگیا کم مخلوق کے ترف وفقل میں کمی وہینٹی وصف عبودیت میں کمی دہیتی کے لعاظ سے ب حو عبودیت میں توسی سے وہ تغرف وفقل میں اعلیٰ و ہر ترہے۔ اور بین سے بات کل کرما منے آجاتی ہے کہ سرور کو میں ہو

اعدة دالسلام کی بعداز خابزرگی دبرتری اورسب شخلونی کی مرواری و سروری کا دار و مدار عبودیت میں اعلیٰ مقام مرفاز بسنے
ادر خلاص میں انہائی مقام برواصل ہونے برہے - لہٰذوہ النّر تعالے عبد خالص ہیں جنہوں نے اُلو ہیت کی بوھی بنیں سونگھی
ادر علی ہذا القیاس انبیاء و مرسکین اور الن سے وارث و جانشین اولیاء کا ملین - اگرچ پسرورکونین علیہ السلام اس مقام میں سب
عرف اس خوار من جی اور النّر تعالے نے ان کو اس سے محفوظ رکھا ہے کہ کوئی امتی ان سے حق میں الوہیت کا دعوی کی کرے
عبد کوخرت عبی علیہ السام اور حفرت علی المرتضے رصنی النّر عینہ کے حق میں میں دعوی کیا گیا حالا کھرا ہے سے طہور بذیر رونما ہونے
ور المعجوات و خواری عا دات میں کوئی شخص آپ کا ہم مراور شرکے و سیسے نہیں ہے اور جنی مجتب آپ کی امت کو آپ سے سے
ان مجت و عقیات کسی امت کو اپنے انبیاء سے جی نہیں گریا ہی ہم انبراء سے سے کرا ہے تک اہل اسلام میں سے سے
ان مجت و عقیات کسی امت کو اپنے انبیاء سے جی نہیں آیا ہے -

تودوپېرکے اجائے سے مجی زیادہ واضح ہوگیا کہ جن اوہام و خیالات اور محذورات و خطو رات کا ابن تیمیہ نے گمان و ویم کیا ہے وہ نا قابل النفات واعتبار ہیں اور مذہبی ان ہیں سے کسی کا کوئی و جو دھیں تھی ہے۔ بیر محض اوہام و انتراعات ہیں جن پرا حکام بنرع کی بنیا د نہیں رکھی جاسکتی۔ اور اس نے جن احا دیث کا سہارالیا ہے قطعًا ان کا وہ محل نہیں ہے جیسے کہ علماء اعلام نے ان کے صبح سمامل اور مطالب بیان کرد تے ہیں اور ہیں نے مختلف مقامات بران کو ذکر کیا ہے۔

فائدہ مہمہ بارگاہ نبوی کادر جودولوال اورعطا مختش قیام قیامت کک ماجت مندول اور ستمندول کے لیے کشادہ ہے

عادن کیر مشہور آفاق سیدی عبدالوہاب شعرانی المدن الکبڑی ہیں فرط تے ہیں کہ ہیں نے سیدی علی النحواص رضی الشہونہ کو فراتے ہوئے ساکہ بینے حاجات فوت شدہ اولیا وکرام سے طلب نہ کر دکیونکہ ان ہیں سے اکثر بیت کو بور ہیں تھرف حاصل نہیں ہے۔ اور بعض کو اگر جہ تقریب حصے کہ امام شافعی ۔ امام اللیث اور سیدی احمد بدوی وغیر ہم کستغیبت کے معدق قوم اور اخلاص ہمت کی بدولت وہ ان کی طوف متوجہ ہو کہ اظہار تقریب یہ کہ بدکر و تے جائیں اور قصنا حاجات اور حل شکلات میں کام آتے ہیں کی تاریخ اور اخلاص کا میں سے ہزار میں کام آتے ہیں کی ہولت وہ ان کی طوف متوجہ ہو کہ بندکر و تے جائیں اور صوف نبوت بین مصلی الشرعلیہ وکم کا میں سے ہزار کا دور ہو تھیے بھر آپ سے قضاء حاجت در بیش ہو وہ توجہ امم اور اخلاص کا مل سے ہزار مرتبی کی میں الشرعلی وہ میں جو دو جھیے بھر آپ سے قضاء حاجت کے لیے سوال کر سے ان شکہ انڈ وہ حاجت حرور برائے گی اور وہ شکل حل ہو کر در سے گی۔

ار دوہ شکل حل ہو کور سے گی۔

ماشید ﴿ فَاللَّه وَ اولیا و كرام كے دار دنیاسے داراً خرت كى طوف نتقل بونے برتفرف ميں كمى كى بدوج نہيں كم العياذ باللّٰد ان كانٹرف والت و محبوبیت ان سے سلام ہوجاتی سے بلكه سراسر روح بن جاتے

المحث المحث با

پی مالت دومری پر غالب آجاتی ہے مصوصًا اس زمان اس نیازیت اور اس کی گنافت، روحانیت اور مناسبت نما صربی غالب بے دار بعداز موت نفط روحانیت اور مناسب سے خاصری غالب رستی ہے۔

تنمرین بعض ائمرعلماء واولیاء کا قبورِصالحین کی زبارت اوران سے انتفاع کے متعلق بیان و کلام درج کردن اور الله بعدار وصال ارواج کا ملین کے صفاء و نورا نیست بران کا تبھرہ نقل کروں گا۔

اور بعداز موت نقط روحالیت اور مهالب رہے ماصری عالب رسی ہے۔ یس قطب الارشاد الحداد فرماتے ہیں -اولیاء اخیار حب انتقال فرمانے ہمی تونگا وضل سے نقط ان کے اعیان واجباد

سيدى علامراهمد وصلان الين ك ب تقريب الاصول لتنهيل الوصول مين فريات مني -

بے شمار عرفاء کا ملین نے تفریح فرمائی ہے کہ ولی کا مل کی روح بعداز درصال استے مربدین سے متعلق دمر تبطر مہنی ہ اور انہیں اسس کی بدولت بے حدوصاب الوار دبر کانت حاصل ہوتے ہیں ، انہیں عرفا دبیں سے قطب الارث ار سبیدی عبدانڈین علی کا لحداد ہیں ۔ ان کا فرمان ملاحظہ مو ۔

ردهانیراور توجرانی الندر تی پذیر موتے ہی بہندا جب ان کی ارواح کسی معاملہ میں الند تعالیٰ کی طرف توجرین توالند تعالیٰ ان کو است معاملہ میں الند تعالیٰ مقصد ہے ان حفرات معاملہ میں اس کو پورا فریا دیے گاتا کہ ان کی عندالت عزت وکرامت طلب ہو۔ اور سی مقصد ہے ان حفرات معاملہ میں اس کے ان مقاملہ اس کر ان میں مقاملہ اس کر ان مقاملہ اس کی ان مقاملہ اس کر ان مقاملہ اس کر ان مقاملہ کر ان مقاملہ اس کر ان مقاملہ کی مقاملہ کی مقاملہ کر ان مقاملہ کر ان مقاملہ کی مقاملہ کو مقاملہ کی مقاملہ کی مقاملہ کی مقاملہ کر ان مقاملہ کی مقاملہ کو مقاملہ کی مقاملہ کی مقاملہ کی مقاملہ کی مقاملہ کر ان مقاملہ کی مقامل

و کی خدا کا اینے اہلِ قرابت اور ان کے دامنِ لطف و کرم میں بناہ لینے والوں کے ساتھ اعتباء والتفات بعد الر وصال بنسبت عالتِ حیات کے زیادہ ہوجا تا ہے ۔ کیونکہ وہ حالتِ حیات میں امور تعکیفیہ کے ساتھ مشغول تھا۔ اور ومالا و فات کی صورت میں یہ بو جو اس سے اُنزگیار نیز حجاب بشریت سے بھی تبح دو تفرو حاصل ہوگیا۔ اور زیدہ کو بشریت وال کی فت بھی در پیش ہے اور دوسرے علاقی وروابط بھی۔ اور الٹر توالے سے ربط خاص اور مناسبت بھی اور بہاوقات

باجنبوں نے کہا ہے کہ ارواح کاملین اکوان میں تصرف فر ماتے ہیں۔ کیونکہ تصرف حقیقی ہوعنوان ہے فاق والیجاد اور ترتب المعلول علی العلت کا توب فقط اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اور دلی وغیر دلی کواس میں قطعاً کو یَہ خل نہیں ہے خواہ نندوم و بادار فانی کی طرف انتقال کرچکا ہو۔ اگر کوئی شخص کسی دلی یا غیرولی میں تا نیسر اور اسیجاد و تخلیق کا اعتقاد کہ کھتا ہے تو وہ اللہ وحد ہ وزری لے کے سابھ کفرونٹرک کا مرتکب سے۔ البتدابل مرزخ اولیاء کرام سباط حق اور بارگاہ فلا اوندی میں مقعد صدق پر فائز ہیں

بي ادرا الحام بدن منطوب بلكر كالعدم موجات بي اور سائلين وستغيثين پرا حكام بدن غالب موت بي بلكر وه مراسر كثافت بوت بي اور ماديت والماديت و

کے بے متوم ہوں کے داور النز تعالے ان کی برکت سے اس کی حاجت پوری فر مادے گا) لہذا ان کو ہوتھون حاصل ہے وہ دعان توجہ ہے الغرض جو تعرف ان کو حاصل ہے وہ اسباب دوان توجہ ہے الغرض جو تعرف ان کو حاصل ہے وہ اسباب مادید کے قبیل سے ہے وہ بذات خود موثر نہیں ہوتے بلکہ النز تعالیے کا حات کر بھراسی طرح جاری ہے کہ اُن کے موجود و

بلذاكونى شخص أن كى طريب متوصر مو اوران سے توسل كرے تو وہ الله تعاليا كى طوت اس كى قضاء ما جت اور حصول مطلوب،

کے لیے مناسبت کا تحقق عادۃ واجب ولازم ہے اور حب سائل روھانیت میں کامل ہواور اس کو مناسبت ، مرحاصل ہرتوفیق بھی اسی طرح حاصل ہرتا ہے جیسے کہ دنیا میں بلکر اس سے بھی آئم واکس شنج محقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی فرائے ہیں کر شنج الا

منعق ہونے پراٹ بارسبیہ کا وجود و صحق ہوجا تا ہے نہ بیر کہ دہ علل مؤثرہ ہیں اوراشیا سے ایجار و ابداع ہیں منتقل ا جیسے کہ زیرہ شخص کی توت و توریت افعال افتیار سر سے بیے سبب ہے نرکہ علت اسی طرح انبیاء کرام اورا ولیام عظام کی خداما د

بن مرزدق جو کہ اعاظم علماء ومشائنے دیار مغرب سے بین حفرت شنے ابوالعباس حفر می نے ان سے دریافت کیا کرزندہ ولی کا ملاد اعانت قوی ترہے یامیت کی توانہوں نے فر مایا بعض لوگ تو کہتے ہیں کرزندہ کی المرادا قوئی ہے مگر مراعقیدہ یہ ہے کرمیت کی الماد

تدرت و توت افعال نمار قرلاعا و قر کے لیے سبب می نرکر علت مامنہ)
میدی ابوالموامیب شاذلی اور شیخ الوعثمان مغربی کا ارشاد ، علامر وصلان نے اسی تقریب الاصول میں ان کا کلام نقل کے
ہوئے فرایا کہ ابوالموامیب فرمانے میں میں نے شیخ الوعثمان مغربی کوفرواتے موسے سنا۔

قری ترین ہے تو حفرت شیخ ابوالعباس نے اس کی ٹائیدو تصدیق کرتے ہوئے فر مایا نعم زیرا کم دے در بسیا طِ حق است و در حزت ادر ست بنیز آیات واحا دیث سے روح کی بقاء وا بدیت نابت ہے اور زائرین کاعلم وسٹور بھی اور ارواح کا ملین کو بعذار وصال می

ارسے مراب ہو دورہب رہے ہیں ہے۔ ہو دوہ ولی اس کو پہیان لینا ہے۔ اور بدسلام کرے تر اس کے سلام کا جوا اس کے ساتھ شامل ہوجاتا ہے عالی الخصوں میں دیتا ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ شامل ہوجاتا ہے عالی الخصوں اور اس کے ساتھ شامل ہوجاتا ہے عالی الخصوں اور اس کے ساتھ بحالت تربع و چوکڑی) بلتھ کروکر ہیں اس کے ساتھ بحالت تربع و چوکڑی) بلتھ کروکر ہیں اور اس کے ساتھ بحالت تربع و چوکڑی) بلتھ کروکر ہیں

قرب منزلت اورجاه ومرتبت عاصل موتی ہے جیسے کرحیات دنیا ہیں بلکراس سے بھی زیادہ اورا دلیا دکوام کوعا لم کون د ف ادبی کلانا تقرفات بھی حاصل ہیں اور دہ حالت حیات ہیں بھی رورج ہی کوحاصل موتی ہیں لہذا بعداز ممات بھی لا محالہ حاصل موں گی اور کماب سنت یا افوال سف ہیں مر دوحالت ہیں فرق پر قطعا کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ اشعنداللمعات جلداول صلای و صلایے للسا

مشغول ہوجانا ہے۔

مالتِ حیات و ممات بین فرق کی اصل وجہ وہی ہے جو ہم نے ادبر ذکری ہے ھذا والنّرود و لهاعلم ۔ مسلمہ استریت

مرب بالموامب فرماتے ہیں کہ بناہ بخداکہ عارفین کا لمین کے قلوب صافیہ بغیر فہم واوراک کے کسی امر کی خبر دیں

بعض عوفاء نے فرایا حب زندہ اولیا عرکام فوت نندہ اولیاء کرام کے مزارت پرزیارت کے لیے جہنی تواسس وقت عجب وغریب واقعات اور بیجد ونہائت غرائب وقوع پذیر موتے ہم جن سے پتہ جاتا ہے کہ صاحب مزار نے زائر کی عجب وغریب واقعات اور بیجد ونہائت غرائب وقوع پذیر موتے ہم جن سے پتہ جاتا ہے کہ صاحب مزار نے زائر کی تعرب واقعات اور توجہ کے مطابق کس قدر ان کو انجمیت وی ہے اور ان کی طرف کا مل توجہ مبذول فر مائی ہے۔

انتہی کلائم السید الدهلان رحمہ الدّ تعالیٰ



(المبذاشیخ مغربی نے ہو کچھ فرایا ہے یہ ان کامشاہدہ و تجربہ ہے نہ محض طن و گمان اور وہم و خیال) اور میرا مرمب کومعال کہ اولیاء السّٰدا بنی قبرول میں زندہ ہمیں ان کی موت فقط ایک مکان سے دو مرے مکان کی طرف انتقال کی مانندہ ۔
لہذا ان کی عزّت و حرمت بعد از وصال اسی طرح و احب و لازم ہے جس طرح کہ حالت جیات طاہرہ میں اوران کا ادب احترام بعد از موت حالت جیات کی طرح ضروری ہے ہے ہے ہے ہیں و کی کا وصال موتا ہے تو تمام ارواح انبیاء واولیاء المس برنماز جنازہ میر صفح ہیں۔

صاحب الحقائق والدفائق کے قول حَاشًا الصَّوْفِي اُن کَمُونَ ، پناہ بخداکہ صوفی فوت ہوجا ہے ، کا محل مجی بچاہ بیساکہ شیخے ابوالموا ہمب نے نفقل کیا لیمی ان کا وصال محض ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف انتقال کی ما نذہب شیخے ابوالموا ہب فرمایا کرتے تھے۔ کہ اولیا ء کوام ہیں سے بعین ایسے صاحب تصرف ہیں کم وہ بعدا زوصال مربدل کواس سے زیادہ نفع بہنچا تے ہمیں جننا کہ حالت ہیں بہنچا تھے۔ اور اللہ تعالے بندول میں سے بعین توایسے ہی کواس سے زیادہ نفع بہنچا تے ہمیں جنا کہ حالت ہیں بہنچا تھے۔ اور اللہ تعالے کے بندول میں سے بعین توایسے ہی کواس سے نوا فرائد تعالے کے بندول میں موتے ہوئے اپنے مربد کی تربیت فرائد میں اور رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ وار فائی سے وار بائی کی طوف انتقال ہی کیوں مذکر ہی جول - لہذا وہ قبر میں ہوتے ہوئے اپنے مربد کی تربیت فرائد میں ان کا مربد قبر سے ان کی اواز کوسنتا اور رہنمائی حاصل کرتا ہے۔

بعض النَّر تعالیٰ کے بندے ایسے ہی جن کی تربیت نو دنبی اکرم صلی التَّرعلیہ وسلم بلا واسطہ فرمانے ہی کیونکہ وہ اک بہت زیادہ درود وسلم مسیحتے ہیں۔

المام فرالدي داني كارت و:

فنرالمفسرین والمنتخبین مطالب کی تیرهویی فصل لمی زیارت قبور وا موات سے انتفاع کی گفتیت میان کرتے ہوئے ذکئے بہی جب انسان کسی ایسے انسان کی قبر پر جہ تا ہے جس کا لغس وروح قوی اور جوم کامل ہوا ور کھے دریہ و بہان قیام بغیر دہ و تواں کے دل بین زائر کی تربت سے حفوص تعلق ہدا ہوئے کی وجرسے ایک گونڈ تاثیر پیدا ہوگی داور وہ زائر کی طون مزہ کہ کا کھونکہ میں نواس کے دول بین زائر کی تربت سے حفوص تعلق ہے تواس وقت دولوں کے تربت کے ساتھ تعلق کی وجرسے ایک گونڈ تاثیر پیدا ہوگی داور وہ زائر کی طون مزہ کے ساتھ تعلق کی وجرسے ایک گونڈ تاثیر پیدا ہوگی داور وہ زنفوس باہم اس طوق سے زائر اور صاحب قبر کے ارواج و نفوس بین باہم ملاقات اور دبط تعلق میدا ہوجائے گا۔ اور ہو سے گا۔ اور ہوں کے مقابل در تھے ہوئے ہوں کرم ایک سے شعاعیں دومرے کی طون منعکس ہوں کے مقابل در تھے ہوئے ہوں کرم ایک سے شعاعیں دومرے کی طون منعکس ہوں کے دور اس میت بین ہو کیچ علوم و معارف ٹوانم اور آئار توریکا طرح میدا ور اس میت بین ہو کیچ علوم و معارف ٹوانم اور آئار توریکا طرح میدا ور اس میت بین ہو کیچ علوم و معارف ٹوانم اور آئار توریکا طرح کی دور اس طرح بین دومرے کے مقابل میں منعکس ہو جا کہیں گے اور اس طرح بین بارس میت میں ہو کیچ علوم و معارف ٹوانم اور آئار توریکا طرح بین دومرے کے سے جی دا در صاحب جربے سے جی کہی اور سے حیر اور اس طرح بین دربے میں میں ہوجیے عظمی میں ہو جیکے علی موروث کو میں کو دربید بن جاتی میں ہوجیے بیں ہوگی ہو دربید بن جاتی میں جو بیکھ کی داور اس طرح بین دربید بن جاتی میں جو بیکھ کی داور صاحب جربے سے حقی داور اس طرح بین دربید بین جاتی میں جو بیکھ کی دور سے میں دومرے کی دور کی میں جو بیکھ کی دربید بن جاتی میں جو کیکھ کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی کی دور کی دور کی میں جو کی دور کی کی دور کی دور کی دور کی دور کی کی کی دور کی کی کی دور کی کی دور کی کی کی دور کی کی دور کی کی دور کی

م. وَلَاتَ اللَّهُ اللّٰهِ اللهَا آخَرُفَتُكُونَ مِنَ الْمُعَدَّبِينَ -مدالترنعالي كيرما تقديمي دومرس معبود كومت بكارو وريه النالوكون سع موجا وَكَ بج عذاب خلاد ندى مِينِ

٠- لَهُ وَعُونُ الْحَقِّ مَا لَيْنِينَ مِّنْ مُعُونِ مِنْ دُونِهِ لاَ يَسْنَجِينُونَ لَهُ عُرِيشَكُمُ إِلَّهُ كَبَا سِطِ كُفَيْ وَإِلَى الْمَايَعِ إِينِنْهُ فَاتُهُ وَمَاهُ وَمِالِينِهِ وَمَاكُمَا أُو الْكَافِرِينِ إِلَّهُ فِي ضَلَا إِلَهِ

الله تعالى كے يعيى وعوت عن سے اور جولوگ الله تعالي كو كھوٹر كردوسرے لوگوں كو كارتے ہيں وہ انہيں کی قسم کا جواب بہیں دیتے مگرمٹل اس شخص کے بو دو لول شھیلیاں بانی کی طریف بیسیلا یا ہے تاکہ بانی کے منہ الله خود من بہنچ جائے طالانکروہ خود بہنچے والا نہیں ہے اور کفار کی دعاء و بکار جناب باری مک راہ بلنے

٧- وَالَّذِينَ ثَلُ عُوْنَ مِنْ دُرُنِهِ مَا كِمُلِكُونَ مِنْ قِتْطُمِينُ إِنَّ لَكُ عُوْهُ مُولَا كَيْمَعُوا دُكَا مَكُمُ وَكُوسِمِعُوا مَا

اسْتَجَالِهُ الكُمْ وَبَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُفُ وَنَ إِنْ كُكُمُ وَلَا يَنْبِئُكِ مِثْلُ خَبِيْرٍ ، اور وہ معبودات باطلہ جن وقتم الندتعا نے کے علاوہ کیا رتے ہو وہ معبور کی کھیلی پرموجود باریک تھیلی کے بھی مالک بنین ہیں۔ اگراہیں کاروتو تمہاری کیار بنیں سنیں گے اور بالفرض من لیں تو تمہاری صاحب کو لیوا نہیں کریں گے ادرتیامت کے دن تمہا ہے نثرک سے انکار کریں گے اور تمہیں اللہ تعالے علم و نبری مان فرحقائق امور کی خرصینے والا اور کوئی نہیں ہے۔

٨- تُل ا دُعُوا الَّذِينَ زَعَهُ مَمْ إِنَّ لَهُ مِنْ لَدُنِهِ فَلَا يَمْ لِكُونَ كَشَفَ الفَّتِوعَكُنَّكُمُ وَلَا تَخْوِيْكُ - الْوَلِنَّكَ الَّذِينَ يَدُونِهِ يَنْبَعُونَ إِلَى لِبِهِ مُ الْوَسِيكَةُ النَّهُ مُ أَقُرَبُ وَيُرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَةً إِنَّ عَذَابَ رَبِّلَكَ

فرادرجن کو تم نے اللہ نغایے کے علاوہ معود فرض کور کھا ہے انہیں پکا رو وہ تم سے طرور نقصان دور کرنے اور پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہے جن کورکیا ہے نہیں وہ اپنے میں سے مقرب تربی شخص کا اللہ تعالیے کی جناب میں وسيركير شقي اوراس كى رجمت كى اميدر كه بي اوراس كے عذاب سے نوف زوہ بي بي سك ترے ربكا عذاب فابل حذر سے اور ڈرنے کے لاکن ۔

ا ام علامه ناصراك نته سيدى احمد وصلال مفتى النا فعية في المكة المترفته كالني تصنيف» خلاصة الكلام في ميال امرام البدالحوام "مين وبالبيدكية تسكات بررود قدح ولائل واضحراور مرامين ما مره كي سانح احقاق حق اورابعلال باطلى كاميال

صلافت نشان۔ اگرچہ اہم موصوت کی و بابیہ کے رومیں ایک ستقل کتاب ہے لیکن اس کتاب میں جو کھیے انہوں نے بیان فرمایا ہے دی کا شانی ہے اور روائے مقصود میں واتی ہے لہٰڈا میں اسی کو تبہام نقل کرتا ہوں راگر جہ باب اول اور ثانی میں مذکور بعض ابحاث کی محرار موطئے گی لیکن اک مبحد شامیں ان کا بیربیان تمام واجب الذکر امور کوجا مع ومحیط ہے ، فرمانے ہیں۔ شبهات مكات بإبير كابيان-

سب سے پہلے مناسب یہ ہے کران شبہات کو ذکر کریں جن کا سہارا سے کرابن عبدالوہا ب نے بوگوں کو گراہ کیا چوالگلا اور جواب وافی ذکر کریں گے اور برحقیقت کل کرسانے آئے گی کر ہو کچھاس نے مقام استدلال ہیں بیش کیا ہے وہ کذب و ا فرا و سے اور عوام موحدین کو التباس داشتیا ہ میں ڈرا لینے کی نا پاکستی ہے۔

مشبهاولی اس کا رعوی برہے کہ لوگ آ مخفرت کے ساتھ نوسل واستفالہ اور دیگر انبیام وا وایاء کے ساتھ استعان کی وجہ سے نیز ان کے مزارات کی زیارت اور آپ کو یا رسول الٹر کہر کہا سنے اور شفاعت طلب کرنے کی وجہ معٹرک ہیں۔اور محد بن عبدا لوہا ب کا گنان ہے کہ برجملہ امورشرک ہیں اور اسی زعم فارد کے تحت جر آیات کلام مجید کفاروشرکین کے حق میں نازل ہو فی تقبی ان کوعوام وخواص مومنین پرجیسیاں کردیا۔

ا- شَلاَقُول بارى تعالى - فَلاَ تُنهُ عُوا مَحَ اللهِ أَحَدًا ؟

الدتغالي كم ما توكى كوست پكاردا در بوجو-

٧٠ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنَ يَدُعُوا مِنْ دُونِ اللهِ مَنْ لَا يَسُنَجِينِ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْفِيكَ مَهِ وَهُمَ عَنْ دُعَا لِهِمُ

ادر کون نیا ده گراه سے ان لوگوں سے جوالند تعالیے سے تبجاد ذکر کے ایسے غیرالٹری عبادت کر تے ہیں ہوان کو تیات کے بواب نہیں دیں گے اور وہ ان کی پکار وعبادت سے غافل میں -

٣- دَادِ أَحْتِنْكُ النَّاسُ كَانُوالهُ مُواعَدًا ؟ قَدْ كَالْوَا بِعِبِ الْمِرْمِ مُرْكَا فِيرِينَ

اورجب ان لوگول کو بروزقیامت اٹھا یا جائے گا نودہ معبودات ان کے دشمن بن جائیں گے اوران کی عبا دت کا نکارکریں گھے۔ ای کی ذات والاصفات ہے۔

ادرب پرستوں کا عقیدہ یر ہے کراصنام آلہ میں اوراکہ کامعیٰ مشحق عبادت ہے لہذا وہ اپنے اصنام کوعبادت كا حقدار مجينة تصح اوراسي عقيده في ان كو ورطر تشرك مي متبلاكيا - جب إن برحجبت فأنم كي جاتى ركه لاكن عبادت وه ذات ب بو نفع دلقصان کی مالک ہے اور) اصنام دا ڈیان نفع دنقصان کے مالک نہیں ہی تو دہ جواب میں کہتے ہم ان کی عباد مون اس مے رہے ہی کہ میں اللہ تعالیے کا مقرب بنا دیں۔ لہذا محد بن عبدالو باب اوراس محتبعین کے لیے برکول کر بالزم كروه مومنين تخلصين كوان مشركين كى شل بَنائين جواصنام كى الوسيت اوراستحقاق عباوت كے قائل ميں -حب ابل اسلام اورب رست بولكون كم عقائد كابام تفاوت معلوم موكبا توسيام بعي واضح بوكياكم ا نجدی کیمین کرده آیات اوران کے ممالل دوسری آیات کامصداق صرف کفار دشترکین میں اور موسنین مومدین اس میں داخل بہیں میں کیونکہ وہ غیراللہ کی الوسمیت اوراستحقاق عبا دست کے فائل نہیں ہیں۔

بخاری شریف میں هزت عبدالترین عمر رضی التّرعنها سے مردی ہے کہ نوارج کی علامت یہ سے کم وہ ان آیات کوجو کر کفارومشرکین کے حق میں نازل مولی میں الی ایمان برجیسیاں کرتے مہی ہے۔ اور س

عامت ادر المیازی نشان ابن عبد الو باب اور اس کے متبعین برصارت آنا ہے۔

توسل كانبوت ازنبى اكرم صلى الشرعليه وسلم وصحابرام عليهم الرضوان

الل اسلام جس توسل واستعانت اور استغاله وغیرہ کے قائل ہیں اگر وہ شرک ہوتا تو مرور دوعا لم ادی کونلین صلی الشد عليه وسلم سے فطعًا صاور نه مؤيا اور نه صحاب كرام عليهم الرضوان اور اسلان واخلاف سے حالانكروه سامے توسل كرتے سي يہي۔ الدرول اكرم صلى التعطييرو عمركى وعاءمبارك يدفعي الله في إنَّ أَسْتَاللَّكَ بِحَتِّى السَّائِلِينَ عَلَيْكَ " السَّاللِّي تَحِيدً ت برے در اقدی پرسائل بن کر ما ضربونے والول کے وسیلہ سے بوال کر نا ہوں ۔اور بیصر بھے توسل ہے جس میں ریب واردد ادر مک وسطبہ کی تنجائش نہیں ہے۔

یمی دعامقداء انام علیه المسل نے اپنے صحاب کرام کوسکھائی اور ان کو اس کا امر فر بایا ۔ ابن ماج ملب حفرت ابوسید

عده الدوايت كي اصل عبارت يرب - كان ابن عمر ميامم شواد خلق الله وقال انهموا نطلتوا الى ايات نزلت في الكفار فعد بلوها على المدومنين حفرت عبدالتُّدين عمر صى التُّر عنها ال كوماري تخلوق سے بدتر سمجف تفصے اور فر مانے كروه ال آيات كاظرف عيد كتيم مي جوكفاراوران كي معبودات كي تن من ازل بوئي مين ان كوابل ايمان پرچهان كرديا - يدهني خوارج كى علامت جواس وتت مرف اور مرف ای نجدی تولهی نظر آتی ہے - ماحظ ہو بخاری شرفی۔ ج مل (محرش فی سیالی)

يرآيات اوراس مضمون كي دوسري حتني آيات مباركه بي ان سب كو الم ايمان ا ورموه دين كا ملين ريعيال كرديا من عبدالوہات کا دعویٰ ہے کر حس شخص نے نبی اکرم اور دیگر انبیاء وصالحین کے ساتھ استخابۂ و توسل کیا ان کوبکارا اوران کے شفاعت کا سوال کیا وہ ان مشرکین کی مانند ہوگیا اور عموم آیات میں داخل ہوگیا اور قبرِ انور- روصنہ مطہرہ کی زیارت کوجی فرک

ارشاد ہاری تعالیے جو قول کفارسے حکایت ہے اورعبادات اصنام کے عذر پرشتمل سے ۔ مانفیات کے ارتبادات لِيُقْرِّرْ لَبُونَا اللهُ اللهُورُلُعُيُ "م اصنام كى عبادت مون اس يس كرتے لي كه وه بهيں التّر تعاسے كے قريب كردي دن كران كى د ذات بذات خود ہما ری معبود میں اس کو بھی اہلِ ایمان پرمنطبق کرتے ہوئے کہا کومقربانِ بار گا ہ خدا وندی سے آرسل استعانت كرنے واسے عبى انہاں مشركون كى مانىدىن كيونكم مشركين فيداصنام واۋمان مي كبھى خالفيت كى صفت ابت نہيں كى ـ كمكروه خالق صرف التوليف كومانة تھے جيسے كرفران مجيد شہادت وے رہاہے۔

ا- قول بارى تعالى وَلَئِنْ سَتُ الْنَهُ مُوْتِينَ خَلَقَهُ مِ لِيَقُولُنَ اللهُ -

اگران سے دریافت کر وتھارا خالق کون ہے تو وہ کہیں گے اللہ تعالیے۔ ٢- قول بارى تعالى دَكِئِنْ سَنَا لْمَهُوْ مَنْ حَكَقَ السَّمُولِتِ وَالْوُرْضَ لَيْقُولُنَّ الله-

اگران سے دریا نت کرد کہ آسمانوں اور زمین کا خالق کول ہے تو وہ ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ ۔ مجرجى الشرتعاك نيان كو كافروسترك قراروباب توصحص ان كے قول ركية فَوَرْبُونَا الى الله فُرلَعْلى ، كى وجب للا جله موحدين متوسلين بقي انه بين مشركين كي مانند كهي أبير سب محدين عبدالوباب اور اس كم متبعين كاطرزات تدلال اوراندزاها ا ابطال شبه المي جيت باطليب اورسنبه واسيكونكما بل ايمان نے انبياء عليهم اسلام ادراولياء كرام كورالهرا ورمعودات اعتقاد کیا ہے اور مزالٹر تعالے کا شرکی بلکران کاعقیدہ سے کہ وہ الٹرتعالے کے بندے اوراس کی مخلوق ہی نہمنتی عبا دت بس ادريد كسى چيز كي ايجا و وتخليق بية فادر بدنفغ ونقصان بين ستقل-

ان كامقصد صرف ان سے بركت كا حصول مؤلام بيونكرير الثر تعاليے كے مجوب بي اور مقربانِ باركا و ناز يجن كوجله مخلوق سے ای نے امتیازی حیثیت ادر مقام اجنباً واصطفاع پر سر فرازی مجنثی ہے ادر وہ ان کی برکت سے اپنے ہدول بررهم دكرم فرنانا ہے ۔ اورفیض وبرکت حاصل كرنے كاجوانہ ہے شمار شوا ہرو ولائل سے ابت ہے بوك ب الترادر سنت رسول النّرصلي الشّر عليه وسلم من موجود من اورسم عنقريب ان من سے اكثر كو سان كريں گئے -

اہل ایمان کے عقیدہ اور اہل اصنام کے عقیدہ بین فرق کا بیان

اہل اسلام کا عقیدہ تو بیرہے کہ خالق ، کا فیع اور صارّ حدوث اللّٰہ تعاسے ہے ۔ دہی عبا درت کامستحق ہے اور توڑ جی تعل

نے ہی جو ہیں اور حاکم نے متدرک ہیں ذکر کرکے اس کو صبح قراروہ ہے۔ اس ہیں الفاظ سر ہیں۔

اغفور کو تی فاطر کہ قبہ نہ ت اسکید و کو شغ عکی ہا کہ کہ خکہ ہا بہ تی نہیں کے والد نیسیاء الذین مون قبہ لی تعمل کا وصال معلی روایت ملاحظہ ہو بھوت انس بن مالک رضی الشرعی ہے مرفی ہے کہ جنب، فاظمہ بنت اسروصی الشرع ہما کا وصال بولیا ہول نے تعلید والد تا تعلید اس کے ہاں مرور کو نین شریب بولیا ہول نے تعلید والد تعلیم السل کی ترمیت فرمائی تھی اور صفرت بھی وسی الشرع نہ کی والدہ الشر تعالیہ الشری والدہ الشر تعالیہ کے ہاں مرور کو نین شریب کو اللہ اسے میری صفیقی والدہ کے بعد دوسری والدہ الشر تعالیہ تعم پر رحم فرطنے حزب اس نے بی کہ ما جا ہوئے۔ اور فرما یا اسے میری صفیقی والدہ کے بعد دوسری والدہ الشر تعالیہ کے ہوئے کو مرفود نے والے لئے کہات ۔ اپنی جیا ور مبارک میں الن کو کفن وینے اور ال کی فرطود نے اور وسیع کرنے مورت ملی الشری کی اس میں مارک کے ہوئے ہوئے کے کو ور میں اس کے ہوئے ہوئے کے کو وی کی کو وی کو کری کو کری کو کری کو کری کو کری کو کری کے کو کری کے کو کو کری کو کری کو کری کری کو کو کری کو کری کو کری کو کو کری کو کری کو کری کو کو کری کو کری کو کری کو کہ کو کری کو کری کو کری کو کو کری کو کو کہ کو کو کو کری کو کری کو کری کو کو کری کو کو کری کو کری کو کو کری کو کری کو کری کری کو کو کو کری کو کری کو کری کو کو کو کو کری کری کو کری کو کری کو کری کو کری کو کری کو کری کریں کو کری کو کری کو کری کو کو کری کو کری کو کری کو کری کو کری کو کری کو کو کری کو کو کو کری کری کو کری کری کری کری کو کری کری کو کری کری کری کری کو کری کری کری کری کری کری کری کری

بِحَقِى نَبِيِّكَ وَالَّهُ مِنْهِيَاءِ الَّهِ يِنَ مِنْ قَبْلِيْ فَإِنَّكَ أَرْحَهُ التَّارِهِ بِينَ -اے بار الاجرحیات وموت کا مالک سے اور بذات خود از لاَ ابدًا زندہ ہے اور مون سے مبری میں فاطمہ بنت اسدکی منفزت فرما - اور ان کی فرکو وسیع فرما بطفیل اپنے نبی اکرس کے اور مجھ سے بیلے انبیام علیہم السلام کے کمونکم انہ مال احمد اللہ میں میں

و جا ابن ابی شید نے حفرت جا برسے اسی طرح تقل کیا ہے۔ اور امام ابن عبدالبر نے حفرت عبداللہ بن عباس سے اسے نقل فرہایا۔ ابو نعیم نے حلیر میں حفرت انس رصنی النّد عنہ سے اور ان تمام روایات کو حافظ جلال الدین سیوطی نے جامع کمبر میں کرکی سے

سر تیسری مدیث بنوی جس میں اوسل کی تصریح موجود ہے اس کو تر مذی ونسائی اور مبیقی وطرانی نے اسنا وصیح کے ساتھ حفرت عثمان من عنیف رصنی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

کہ ایک نابیا شخص بارگاہ رسالت آب علیہ افضل الصاوات بین حاصر بواا درع ص کیا اللہ تفائے سے دعا کریں کہ مجھے الدھے بن اور نابیاتی سے عافیت بختے ہے۔ نے فر ما با جا بہ توصیر کرو وہ زیادہ بہترہے۔ اور جا بوتو بین دعا کر دیتا ہول ۔
اس نے عص کیا آب صرور دعا فرما دیں ۔ آب نے اسے ایجی طرح وصوکر نے کا حکم دیا۔ اور ان دعا نیہ کلمات سے ساتھ دعا رنے کا۔

َ اللَّهُ الِّذِي اَسْنَالُكُ وَا تُوَجَّهُ إِلَيْكَ نَبِيِّ لِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّ اتَرَجَّهُ بِكَ إِلَىٰ رَبِّيْ فِي حَاجِتِي لِتُعْصَىٰ اللَّهُ مِّشَفِهِ مَهُ فِيَّ *

رے۔ روز سے اللہ میں تھوسے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرسے بنی کرم محد نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ

فدری رضی الٹروننہ سے صحیح سند کے ساتھ ابت ہے کر رسول فدا صلی الٹرعلیہ دسلم نے فروایا جو تنخص اپنے محم مے فارا

ٱللَّهُ عَرانِيُ ٱسْكَالُك بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَيَىٰكَ وَٱسْكَالُكَ بِحَقِّ مَمُشَاى هَذَا الدَّكَ فَإِنْ الْمُعَدُّ وَالْمُعُنَّ عَرَجْتُ وَالْمُعَالِكَ وَالْمُعَالَكَ وَالْمُعَلِّ وَالْمُعَدُّ وَالْمُعَدُّ خَرَجْتُ وَتَّقَاءُ مُنْ فَلِكَ وَالْمِنْ الْمُكَالُكُ فَالْمُكَالُكُ فَالْمُكَالِكُ فَالْمُكَالُكُ فَالْمُكَالِكُ فَالْمُكَالِكُ فَالْمُكَالِكُ فَالْمُكَالُكُ فَالْمُكَالِكُ فَالْمُكِلِيلُ وَلَا مُعْرَفِقُ وَلَا لِمُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُلِمُ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّم

اسے اللہ این جھ سے سوال کرنا ہوں ان لوگوں کے وسیلہ سے جو مجتم سوال بن کرنبرے تھنورہا عز ہونے والے ہیں اپنے ان فاتوں کے وسیلہ سے جو مجتم سوال بن کرنبرے تھنورہا عز ہونے والے ہیں اپنے ان فاتوں کے وسیلہ سے جو تیری بارگا ہ بکس بناہ کی طرف اسٹھے ہیں کیونکہ ہیں بہ فرو و کازی خاط متحالا ہوں تو ہی تھے اور نبری رہا مذی عاصل کرنے کیلئے نکا موں تو ہی تا ہوں تو ہی تا ہوں تو ہی تا ہوں تو ہی تا ہوں کہ خشنے والا ہے سے سرموال کڑا ہوں کہ محصور اس بارسے بچالے۔ اور مبری مام گناہ معاف فرط ہے کیونکہ مون تو ہی گنا ہوں کا بخشنے والا ہے۔ اور اسٹری ارفر شنتے اس کے لیے استعفار کریں گے ۔

قواللہ نتا اللہ اس کی طرف خصوصی توجہ فرط کے گا در سر برار فرشنتے اس کے لیے استعفار کریں گے ۔

نیا کا سرما کی اس مالی کی طرف خصوصی توجہ فرط کے گا در سر برار فرشنتے اس کے لیے استعفار کریں گے ۔

نیا کا سرما کی کارس مالی کی طرف کارس کارس کے کیا در سر برار فرشنتے اس کے لیے استعفار کریں گے ۔

نیزای دہا کو ابن ما جرکے علادہ امام سیوطی نے جامع کبیرین لفل فر مایا ہے۔ اور دیگر بے شمارا تمر دین نے اپنی گنابوں ہو نمازی طرف سیجاتے وقت کی منون دعا کو بیان کرتے ہوئے ذکر فرایا ہے۔ ملک بعض نے تو بیمان تک نفر بی فراتی ہے کا ال یمی کوئی ایسافر دہنیں تھا جونما زکے لیے نسکتے وقت بیر دعا نہ کرتا ہو بھی السائلین علیک کے الفاظ بر غور کیجئے اس میں تمام کا اہلِ ایمان کے ساتھ توسل ہے چہ جائے کہ خواص اور احض الخواص دکے ساتھ توسل کے جواز میں نمک، ورشبہ کیا جائے ابن اسنی نے اساد صبح سے کے ساتھ موذن رسول صلی الشرعلیہ وسلم حضرت بلال سے نقل فرمایا ہے کہ جب رسول اکرم ما الشرعایہ وسلم نماز کے لیے با ہر تشریفیت لاتے تو کہتے۔

السُمِ اللهِ آمَنُتُ بِاللهِ وَتُوكَّلُتُ عَلَى اللهِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ فَوَّةَ إِلَّهُ بِاللّهِ اللّهِ اللّهُ اللهُ وَلَا يَحْقَ السَّالِلِينَ عَكِنُكَ وَبَحَقِّ مَخْرِئِ هَٰذَا فَإِنِّ لَهُ اخْرَجُ لَطَبَرًا قَلَهُ اشْرًا وَلاَ رِيَاءٌ قَلَهُ مُسْمَعَةً خَرَجُ ثُ الْبَيْعَاعُ مُرْضَاتِكَ وَابْتَى مُالْمَعُ لِلْكَ - اَسُّنَالُكَ اَنْ تَعِبُ لَى فَيْ النَّارِوَ اَنْ ثَنَاخِكِينَ الْجَنَ

اسی روایت کوحافظ البنعیم نے عمل الیوم واللبلہ میں ابوسعید خدری رضسے نقل کیا ہے اور امام بہقی نے کتاب الدعوات المی حفرت البوسعید فلاری رضافے الدعوات المی حفرت البوسعید فلاری کیا -الغرض محل استدلال قول نبوی بخی السائلین علیک ہے کیوں برتوسل فی استدخانہ ہے جونبی الا نبیام صلی الشرعلیہ وسلم سے صادر موا اور آپ نے صحابر کرام علیہم السلام کو اس کا حکم و بادور البیان، تبع تا بعین اور لعبد میں کنے والے حمل اسلام نماز کی طوف نسکتے وقت اس و عابر عمل کرتے رہے اور ال برکسی نے اعتراض و انکار نہ کیا۔

۲- سرور دوعالم صلی النّر علیه و ملم سے توسل کی دوسری روایت وہ سے جس کوطبرانی نے کبر اور اوسط میں نقل کیا ابن حبالا

ادر بنیانی کے لیے دعا کے ستعلق عرض کیا ۔ آپ نے اس کورید دعاسکھلائی اور اس کی حاجت برآئی لہذا ہیں نے

تماری ماجت برآری اور شکل کشائی کے بیے وہی دعا بتا دی۔

الحاصل اس حديث صبح دا ورتعامل عثمان وآل عثمان والي مدينه، سع بعد از وصال بني اكرم صلى الته عليه وسلم کے ساتھ توسل واستفالہ اور ندار و بکار کا جواز واضح ہوگی۔

ه ، بہتمی اور ابن ابی شیبہ نے اسناد صبیح کے ساتھ نقل فرما با ہے 'کہ لوگ فلافت فاروق اعظمہ رضی اللہ عنہم مہیں تعطیبال کا شکار ہوگئے ، بلال بن المحارث المزنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسم کی فبرانور برجا ضربوس نے اور مربر

یادسُول الله اِسْتَسْنِی لِدُ مَّتِلِکَ فَالْمُهُمُ هَلَکُوْ ایارسول النّدا بنی امت کے لیے بارش کی دعافر ما نیے کیول کہ دورزول دورزول است کے قریب بنچ چکے ہیں۔ حضور اکرم صلی النّدعلیہ وسلم نے اس کو خواب ہیں شرون دیدار سے مشرون فرما با اورزول

ت بد کاجواب : بہاں حفرت بال کے نتواب اور زیارت نبوی سے استدلال مقصود نہیں کیو نکر آپ کی زیارت بے شک حق ہے اور توسم آفشیاس واست آیا ہ سے منزہ ہے لیکن اس سے احکام ثابت بہیں ہوسکتے کیونکہ رویت نبوی کا ایشن مزنا آپ سے فرمان سمجھنے اور کلام کو یا ور کھنے کی قطعیت کومشلزم بہیں، ہوسکتا ہے زیارت کرنے والے کو کلام بادر کھنے میں اور اس کے سمجھنے میں استنباہ واقع ہوگیا ہو-

بلکراستندلال کا دار و مدار حفرت بلال بن الحارث کے سداری والے فعل برہے وہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وہلم ہے ہیں ان کا عاضر بارگاہ ہوکر آ ہے کو پکارنا اورامت کے لیے استسفاء کی التجاء کرنا ان امور سے جواز کی دلیل بین ہے ادر مین توسل واستفاشا ورتوجه وتشفع سے ، نبی اکرم صلی الشرعلیه وسلم کے ساتھ اور ربی عظیم ترین عبا دات اور

(١) أل حفرت على الشر عليه وللم ك ما تقال كر اور عام انبياء ورسل كرباب حضرت الوالبشر أدم عليه السلام ف أب كى ولادت بأسعادت سے قبل توسل كيا حب كشجره ممنوعرسے غيرادادى طور بركھا بيہ فيے ـ بعض مفسر بن فرمانے الماكم قول ارى تعالے وَتَلقَّى آ دَكُر مِنْ تَربِّه كِلمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ "السِكُولية آوم عليرالسلام ني إين رب كم سے چند كلمات جن كے وسيلے سے دعاكر نے پرالٹرتعالی نے ان پرنظر رحمت فرماتی اميں كلمات سے حزت آدم كالمرور د وعالم فخرادم صلى الشرعليه وسلم كيساني توسل كرنا مراد ہے-

(٤) المم مهقی نے سلطیح کے ساتھ آپنی شہرہ اُفاق کیا ہے دلائل النبوت میں روایت لقل فرمائی سے اور سے الیی كتاب بهجس مصتعلق حافظ زهبى فريات بب عكينك يه فارته كُلّه هنّاى تُونُونُك اس كتاب كامطالعه اور صفظور سے متوجہ ہوتا ہول ۔ لے محر اصلی النوعلیرو کم میں آپ کے وسیاسے اپنے رب کی طوف اپنی اس حاجب ہی متوجر بوتا مول تأكم اسے بوراكيا جائے اسے الندائېين ميراشفيع بنا اور نبول الشفاعت بناجب وہ دعاماتگ كروايس أيالومينا بوسيكاتفا

اورايك روايت مين ہے كرعنمان بن جندوت فرماتے ہيں۔ بخواہم ابھي اسي طرح مصروف كفنت كي تصے اور كوئى دير مذالان تھی اور اپنی جگرسے اٹھنے بھی نربائے تھے کہ و شخص ہما ہے ہال والیں آیا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ اسے بھی کوئی نابیا فی وانی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی۔ اِس عدست کوا مام بخاری نے تاریخ میں۔ حاکم نے متدرک میں اور اِس ماجہ نے من میں اور الم سیوطی نے جامع کمیروصغیر میں ذکر کیا ہے۔اس حدیث پاک میں توسل بھی ہے اور نداء ور پکار بھی جب کم نجدی ان دونوں کو منکرومخالف ہے۔ اور ایسے لوگوں کو کا فرومٹرک قرار دیا ہے۔

مِشْعِه كاازاله * نجدى كويها ل اس نُوجِيه وَناويل كى كنجائش نهين كه به توسل اورندام و پيكار آن حفزت صلى التعظيمة وسلم كا حیات بمارکر میں تھے کیونکاس دعا پرصحابرکوام اور ما بعین نے آپ کے وصال شراعیت کے بعد می عل کیا ہے اور قضاعامات مين اس كواستعمال فرمايا-

سم طبرانی اور بہقی نے روایت کیا ہے کم ایک شخص صفرت عثمان دی النورین رصنی النّرعن کے دور فلافت میں بارباران کی خدمت حاضر ہوتا تھا گراکہ بنراس کی طرف توجر فر مانے اور نہی اس کی حاجت وحزورت برنفر فرماتے۔اس نے حفرت عثمان بن حنیفف رضی الله عندسے آپ کی ہے اعتمانی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا عسل خارز میں جاکرا بھی طرح وفن كرور ميرسى بين آكردوركعت نفل اداكرو بهران دعائيه كلمات كيساته دعاكرو-

ٱللَّهُ مَا إِنَّ ٱسْكَالُكَ وَٱلْوَجَهُ إِلَيْكَ نَبِيَّنَا مُحَمَّدِ بَيِ الرَّحْمَةِ يَامُحَمَّ لَوَ إِنَّ الرَّحْمَةِ وَالْمُحَمَّدُ إِنَّ الرَّحْمَةِ وَالْمُحَمَّدُ وَالْوَرْبِيك

اور صاحتی کی جگر اپنی صرورت کا ذکر کرنا۔ اس آدمی نے ال کے فرمانے کے مطابق عل کیا۔ تعر حفرت عثمال رضی المرعنه كالنورين كى خدم الودربان في الله التحديد كر حفرت دى النورين كى خدمت بي بينجا ديا- آپ نے اسے اپنے ساتھ بھایا اور قرمایا کہنے کیا کام ہے ؟اس نے حاصری کا مقصد عرض کیا آب نے اس کو لورا فرمادیا. اورساتھ ہی فرایا جو کام بھی تہیں وربیش ہومرے ہاں ای یا کروہی طرور کر دیا کرول گا۔

وہ شخص بار گا وِ خَلافت سے باہر نکلا تو حفرت عثمان بن حنیفت سے ملاقات مو گئی۔ انہیں عرض کیا انہے کا شکریہ النکٹا آب کوجزائے خبر دے۔ پہلے تو دہ میرے ساتھ کلام بھی بہیں کرتے تھے اور ذرہ بھرتوج بہیں فرمانے تھے لیکن آپ کی خالگا پر انہوں نے نمیرا کام بھی کرویا ہے (اور عزّنت واکرام سے جبی پین آئے ہیں) آپ نے فرمایا۔ سنجدا میں نے قطعاً تمہارے معاطه بین ان سے بات جیت نہیں کی البنتہ ہیں رسول اگرم صلی النّر علیہ وسلم کی فدر منت ہیں حا حز تھا کہ ایک نابینا حامز ہوا ریں اور رسول خلامی ان کے لیے وعائے مغفرت کریں تولقنیاً وہ الٹر تعالیے کونو برقبول کرنے والا اور انعامات سے نوازنے والا پائیس گے۔

ام مالک رحرالتہ کے اس جواب کو قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اسنا دھیجے کے ساتھ شفا نزلین بین نقل کیا ہے ۔

ام سکی نے اس کو تنفاء السقام فی زیارہ جیرالانام میں علامہ سید سمھودی نے فلاصترالو فاء میں علامہ قسطلائی شارح بنادی نے مواہب لدینہ ہیں، علامہ ابن ججر نے تحفۃ الزوار اور البحر سر المنظم میں وادران کے علاوہ بے شمارا کا ہم بن ماست انمہ دین اور و ورثن کوام نے اواب زیارت بنوی ہیں اس حکاست کو نقل کیا ہے علامہ ابن مجر جو ہم منظم میں فر ماتے ہمیں اس حکاست کو نقل کیا ہے علامہ ابن مجر جو ہم منظم میں فر ماتے ہمیں اس مالک علیہ الرحمۃ سے برواست کو ابن فہدنے سند جدید کے ساتھ نقل کیا ہے ۔ قاضی عیاض نے شفائٹر لیے نامی استا و مسمع کے ساتھ اس کو ابن فہدنے سند جدید کے ساتھ نمیں ان میں کوئی وصاع اور کذاب نہیں استا و صمح کے ساتھ اس کو اس کا دور کی ہوئے والی دوران میں کوئی وصاع اور کذاب نہیں ہے ۔ اور ان کا مقصہ ان کارکیا۔ اور ان کا مقصہ ان انساز کو سے دعامی مزار اور کی طوف میں جو مہد کی کواہت خصوب کی ہے انہ ایکواہمت کے قول ان دوران میں کور اور ان ابل اعتبار ہے۔

والی دواہت مردود اور زنا قابل اعتبار ہے۔

(۵) حضرت عربی الخطاب رضی التُرعنه نے لینے زمانهٔ خلافت بین نبی اکرم صلی الشعلیہ و کم کے چیاحضرت عباس بن عبلطلب
رضی الشرعنہ کے ساتھ توسل فر بایاجیب کررمادہ کے سال لوگ سخت قعط کا شکار موسکتے اور انہیں اس توسل کی بدولت باران رحمت
عطاکی گئی۔ یہ حدیث بنجاری نشریفی میں صفرت انس رضی الشرعنہ سے منقول سبے اور صفرت عباس رضی الشرعنہ کے وسیلہ سے
دعاکرنا ہی توسل کے بخواز کی بتین دلیل سبے رجب کردعا کرنے والے حضرت عمراور آبین کہنے والے اور ان سے اتفاق کو نے
والے تمام مہاج بین وانصار میں)۔

بلكر موا بہب الدینہ میں علامہ توسطلانی نقل فر ماتے ہیں کہ جب حضرت فاروق اعظم رصی النہ عنہ سے حضرت عباس رضی النہ عنہ موا بہت اللہ موا بہت علیہ موا بہت علیہ السلواۃ والتسلیم حضرت عباس کی اسس فدر کے ساتھ است قاد کی تولوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا لیے لوگو! رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم حضرت عباس کی اسس فدر تعظیم و تکریم تعظیم و نکریم فرماتے ہوئے ان کا حق تعظیم و تکریم تعظیم و نکریم بالاؤر اور ابنین الٹر تعالیے کی جناب ہیں وسیلہ بناؤر قرائے خوا کو کو کو کو کو کو کے کہ ان اللہ تعالیے ۔ اسس سے زیادہ توسل کی تصریح کیا ہوگا ، و

تفرلعیات ؛ ای روایت سے ان لوگوں کا قول باطل موگیا جو علی الاطلاق توسل کا انکار کرنے ہیں اور اسے ممنوع ہوائے ہی خواہ زندہ مقربانِ بارگا ہ خداوندی سے ہویا فوت شدہ مجو بانِ خلاوند کریم سے ساتھ ۔ نیز ان لوگوں کا زعم فاسد بھی اس سے باطل ہوگیا جو صرف نبی اکرم صلی النزعلیہ وسلم کے ساٹھ توسل جائز رکھتے ہیں یادوسرے نیز ان لوگوں کا زعم فاسد بھی اس سے باطل ہوگیا جو صرف نبی اکرم صلی النزعلیہ وسلم کے ساٹھ توسل جائز رکھتے ہیں یادوسرے

لَا إِلَةً إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُكُ رُسُولُ اللَّهِ

تو چھے یقین ہوگیا کہ تو نے اپنے نام اقدی کے ساتھ اسی ذات والا کا نام لکھوایا ہے ہو تھے سادی مخلوق کے زیادہ مجوب و مرغوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نے فرایا۔ اے آدم تم نے درست کہا ہے بیے شک وہ تھے رہ سے نیاڈ مجوب ہی اور تو نکہ تھے اسے اور ان کا وسید پکڑا ہے لہٰذا میں نے تہمیں نجش دیا ہے۔ مجوب ہی اور تا کا واسطہ دیا ہے۔ وران کا وسید پکڑا ہے لہٰذا میں نے تہمیں نجش دیا ہے۔ وکو لکہ مُحَدِّمَّ کُلُ مَا حَدَّمَ اَنْ کَا وَاسْطِهِ وَاللّٰ علیہ وَسِلْمَ مَنْ ہُوتِے تو لَمِی تَہمیں پیدا نہ کرتا۔

اس روایت کو حاکم نے متدرک میں ذکر کیا ہے اور اس کی تقبیح کی ہے اور ظبرانی نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور اس میں آننا قدرزائد ذکر کیا ہے۔ دُفعَوُ آخِدُ الْدُنْسِیاءِ مِنْ دُدِّ تَیْتِکَ ﴿ وَهِ تَمْهَارِی اولاد میں سے آخری نبی میں۔ (۸) امام مالک علیہ الرحمۃ کافتو کی جواز توسل سے متعلق۔

بنوالعباس کے خلیفہ افی منصور نے جب ج کیا اور نبی اکرم صلی السّر علیہ وسلم کے مزارا قدس کی زیارت کی اس وقت الام مالک مسجو تشریف بنی موجو د تھے جینا نبچہ منصور نسے ان مسے دریافت کیا ملے ابا عبدالسّر میں قبلہ روہ وکردعا کولا یا رسول اکرم صلی السّر علیہ وسلم کی طرف متوجہ مہوکر۔

اام مالک نے جواب بلی فرماً یا سے خلیفة المسلمین آپ اینا منہ بارگاہ رسالت بنا ،صلی الٹر علیہ وسلم سے کیوں پھیرتے میں حالا نکر وہ آب کے اور آپ کے باپ حفرت آ دم علیہ السلام کے دسیہ میں - آپ صنور کی طرف منہ کوکے شفاعت کی جبیک مانگیں تاکہ الٹر تعالیے آپ کو صنور کی شفاعت نصیب کرے ۔

ارتا دِ خدا وندِ تبارک وتعالے ہے۔

وَكُوْ اَنَّهُ مُوْ اِذْ ظُلْمُوْ اَلْفُسَهُمُ حَجَاءً وَلِهِ فَاسْتَغُفِي وَاللَّهُ وَاسْتَغُفَّ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّهُ نَوَّابًا تَحِيمًا :

اگروه اپنی جانول برظلم وزیا دنی کربیتی میرتمهاری بارگاه میں حاصر برحا بین بی المترتعا لے سے استعفار

کو وسیانہ بنایاتواس کی حکمت و مصلحت صرف پرتھی کہ لوگوں پر واضح کریں کہ انبیاء کرام اور عالی المخصوص نبی الا نبیاء سے ہی اوس واست نانہ کا ہواز مخص نہیں ہے بلکہ و درسر سے قربان بارگا و ناز کے ساتھ جی توسل جائز ہے کیونکہ محبوب فلاصلی النہ علیہ درسر کے بناز میں ممکن تھا علیہ میں ہور کے ساتھ نزول بارال بیں توسل ال سے نزویک معروف ومشہور تھا۔ اگر صرف اسی پرعمل جاری رہتا تو عین ممکن تھا کہ بعض لوگ اس تو ہم کا فلکا دم جو المبین کہ دوسر سے کا ملیوں وصالحین سے ساتھ توسل واستد خانہ جائز نہیں ہے لہٰ احضرت فلد میں اور حق وصوافت کے مظہراتھ نے اپنے عمل سے اس تو سم کو بیخ وین سے اکھی ویا۔ اور اگر اک ہے مرف نبی الانبیاء علی النبیاء کی النبیاء کی میں اور میں ہوسکتی تھی کہ جو از توسل صرف عبر التھ تا والد نام کے ساتھ ہی توسل واستد خانہ ہر اکتھاء فرما تے تواس گان و تو ہم کی گنجائش ہوسکتی تھی کہ جو از توسل صرف خات نواس گان و تو ہم کی گنجائش ہوسکتی تھی کہ جو از توسل صرف خات نواس گان و تو ہم کی گنجائش ہوسکتی تھی کہ جو از توسل صرف خات نواس کی نوی تک سے دورہ میں میں ہوسکتی تھی کہ جو از توسل صرف خات نواس نوی تک میں کہ میں کہ تو تو ہم کی گنجائش ہوسکتی تھی کہ جو از توسل صرف خات نواس نوی تھی تھی کہ دورہ ہے۔

"نکاٹ هارین" نگت علی به صفرت فاروق رضی النّدعذ پنے حضرت عباس کوتوسل کے لیے نتخب کیا اور دوسرے کسی صحابی کو اس اعزاز د اکام مے نہ نولزا تو اس میں مصلحت و حکمت بیر ہے کہ اہل بریت رسول صلی النّدعلیہ وسلم کا نثر من وفضل ظاہر کیا جائے۔ (اور ان سے اپنی عقیدت اور قامی تعلق ظاہر کیا جائے تاکہ ہا ہم عالوت و دشمنی کے افسانوں کا قلع و قتع موجائے)۔

ا بی طیرات اوروسی مسی کا ہم رایا جائے امر ہا ہم مادرت ورد کی سے موسے ہوئے ان سے توسل ف را کر واضح کردیا نگٹ علی ہوتے ہوئے ہوتے مفضول سے توسل جا ترہے کیوں کر صفرت علی رضی التّدعن خلفاء ثلاتہ کے بعد الاتفاق انبیار ورسل کے ساتھ اورا دلیا ورام اورصلحاء امت کے ساتھ توسل داستنا نہ جائز نہیں رکھتے کیونکہ حفرت اوق اعلم ا فعل وعمل حجت شرعیہ سے رپول معظم علیہ الساق نے فروایا۔ "اِنَّ اللَّهُ جَعَلَ الْحَقَّ عَلیٰ لِسَانِ عُمْرُ دُقِیلِهِ "

بے شک الٹرتفا لئے نے عمر بن الخطاب کی زبان اور دل بیس حق وصداقت کو دولیون فرما ویا ہے۔ اس روابیت کوامام احد نے مسند ہیں حفرت عبداللہ بن عمرادر دیگر صحابہ سے روایت کیا ہے۔ اور طرافی نے کمیر می اوران عدی نے کا مل میں صفرت فضل بن عباس سے نقل کیا کہ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عُمَّرُ مَعِی مَا کَا مَعَ عُمْرُو الْ حَقَّ بَعْلِی کا مَعْ عُمْرُ حَیْثُ کَانَ۔

حفرت عمر ميرے ساتھ لمبي اور لمين ان كاسائھي مول اور حق وصلاقت ميرے بعد عمر كے ساتھ ہے جہال كمين مي واللہ اور بي دور الدور ميں ان كاسائھي مول اور حق وصلاقت ميرے بعد عمر كے ساتھ وارد ہے۔ اور النعق المرتضار صيار كال على المرتضار على المرتضار على المرتضار على المرتضار كال على المرتضار كال من اور يہ حديث وصلاق و حلى كے ساتھ وائر وسائر دكھ جہال مجى وہ ہول اور يہ حديث مسيح ہے جس كرمت سے اصحاب سنن نے ذكر كيا ہے۔

نیز حضرت عمرضی الشرهند کے اس توسل کے جمت شرعی ہونے کی دلیل سیدکونین صلی الشرعلیہ وسلم کا بیرار شاد گرائی ہے " کو کا ت بعث بنی تو بی بی بوت التحقیق میں ہوت ہے اس روایت کو امام احمد النے کا تام احمد اللہ مسئد میں اور دیگر محافرین نے معرب عقب بن عامرود یگر صحابر صنی الشرعند سے نقل فربا یا ہے۔

علاوہ ازیں طرافی نے کبیر میں حضرت ابوالدرواء رصنی الشرعنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجوب ندا علیہ التحیۃ والثناونے فرمایا " وَتَتَدُدُونَ اِللّٰ اِللّٰهِ الْمَدُدُدُ وَرُمَنُ تَدَسَّلُكَ بِهِمِ اِفَقَدُ تَدَسَّكُ وَمُ اللّٰهِ الْمُدُدُدُ وَرُمَنُ تَدَسَّلُكَ بِهِمِ اِفَقَدُ تَدَسَّكُ وَمُ اللّٰهِ الْمُدُدُدُ وَرُمَنُ تَدَسَّلُكَ بِهِمِ اِفَقَدُ تَدَسَّكُ وَ اللّٰهِ الْمُدُدُدُ وَرُمَنُ تَدَسَّلُكَ بِهِمِ اِفَقَدُ تَدَسَّكُ وَ اللّٰهِ الْمُدُدُدُ وَرُمَنُ تَدَسَّلُكَ بِهِمِ اِفَقَدُ تَدَسَّكُ وَ اللّٰهِ الْمُدُدُدُ وَرُمَنُ تَدَسَّلُكَ بِهِمِ مِافَقَدُ تَدَسَّكُ وَالْمُدُدُدُ وَرُمَنُ تَدَسَّلُكَ بِهِمِ مِافَقَدُ تَدَسَّكُ وَالْمُدُدُدُ وَرُمَنُ تَدَسَّلُكَ بِهِمِ مِافَقَدُ تَدَسَّكُ وَلُونَا اللّٰهِ الْمُدُدُدُ وَلُونُ قَالُونَا اللّٰهِ اللّٰهِ الْمُدُدُدُ وَلُونُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ الْمُدَدُدُ وَلَا اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰمُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰمُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ وَلُونُ قَالُونَا اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰمُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰمِ اللّٰهِ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهِ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهِ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهِ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهِ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ ا

مبرے بعدالو بکروغمر کی اقتدا کرنا ہے دولوں الٹر نعالیے کی زمین کمب دراز کی مہوئی رسی میں اور وصول الی الٹر کا ذیلیے کامل جس نے ان کا دامن نھام لیا اس نے گویا مفہوط اور نافا بل سکسسنٹ ورہنجنٹ کنٹیسے کے ساتھ جنگل مارا ہے۔ سوال وجواب جبر سیدنا فاروق اعظم رضی الٹرعنر نے صفرت عباس کواستسقار کا دسیار بنایا اور رسول گرا می صلی لنظیم م تر بعنقة الله تعالے كے ساتھ فاص ہے المذا فاصر بارى تعالے كوغير الله من ابت كر كے ترك كے مركب ہوتے بخلاف بارے ملك ونظر يرك كيونك مم كتے ہيں "الله خالق كالله خالق كالله خلقكم و ما تعدلون "الله تعالى ہم ہوچيز كا فالق ہے اور الله خالق كالله على مدال كو يعالى كى يعالى كالله خالق كار مداك الله كار مداك الله كار وحد كے مانقد من مداك الله كار وحد كے مانقد من اور ودمروں كو كام ومشرك قرار وستے ہيں ؟ سعانك هذا بہتان عظیم

الغرض توسل واستغالثه اور توجه وتشفع سب بهم بعنی بین اور الم ایمان سے اذ بان وقلوب بین ان کاسمی فقط بیر ہے کہ محم بان خلاد ند تبارک و تعالیے ان کی بدولت اپنے بندوں پر جم برقاب خواہ موہ الشر تعالیے ان کی بدولت اپنے بندوں پر جم فرقا ہے بنواہ وہ حالت میں ہوں یا انڈر کے جوار رحمت بین بہنچ جا بول جھتی ہی تر و موجو صرف النڈ وعدہ ہے اور وسی عقب بول جھتی ہی تر و موجو صرف النڈ وعدہ ہے اور وسی عقب تا از رسے اور تا نیروتھ دن اللہ میں اور میں مقب اور کی وجہ سے نرکر ان کی وجہ سے نرکر ان کی وجہ سے نرحیات انبیاء ان کے دجود و تحقق مرسب ہی اور سیا بہوا ہو اولیا رجمی راور حب حیات نابت سے تو بھر موت و حیات المبیاء علیم المام میں اقراد کر اور کی مدارد کھنا عبت ہے اور مسلم حیات المبیاء کی مقب و حیات المبیاء کی دور و دولیا و اولیا رجمی راور حب حیات نابت سے تو بھر موت و حیات کی فرق برجواز دو عدم جواز کا مدارد کھنا عبت ہے اور مسلم حیات بیں اہل السنت کا مذہب مودن و مشہور ہے بہال تفسیا بھٹ کی گفائش نہیں ہے۔

گون برجواز دو عدم جواز کا مدارد کھنا عبت ہے اور مسلم حیات بیں اہل السنت کا مذہب مودن و مشہور ہے بہال تفسیا بھٹ کے فرق برجواز دو عدم جواز کا مدارد کھنا عبت ہے اور مسلم حیات بھی الموس ہے۔

گون برجواز دو عدم جواز کا مدارد کھنا عبت ہے اور مسلم حیات بھی اہل السنت کا مذہب مودن و مشہور ہے بہال تفسیا بھٹ

منكرين توسل كامنشاران كاراوراس كاردبليغ

انعین توسل داستنانه نے عذریانکار بیر بیان کیا ہے کہ انہوں نے بعض عالی ادرجا بل لوگوں کو دیکھا کہ دہ کلام میں توسع کرتے ہیں اور ایسے الفاظ استعمال کرجائے ہیں جن سے دسم پیلا ہوتا ہے کہ وہ ان محدمانِ خلا کو مؤنٹر دمتھرت حفیقی تسلیم کرتے ہیں ہیں۔ نیز دہ احیاء دا موات صالحین و کا ملین سے ایسی چیزوں کا سوال کرتے ہیں جو عادة صوف الله تعالی کو الله میں میں ادرا دلیاء کرام سے عرض کرتے ہیں میرا فعاں فعال کام کرود۔ اور میا ادتات ایسے لوگوں کی ولایت کا عقیدہ دیکھتے ہیں جو بالکی ادرا دلیاء کرام سے عرض کرتے ہیں میرا فعال فعال کام کرود۔ اور میا ادتات ایسے لوگوں کی ولایت کا عقیدہ دیکھتے ہیں جو بالکل

ن بگری تو مجوی والی توحید طهری وه الله تعالی کوخالق خیر مانتے ہی اور امیمن کوخالتی شرو ضاد بلکده ودمونز اورخالق سلیم کمریتے ہیں اور امیمن کوخالتی شرو ضاد بلکده ودمونز اورخالق سلیم کمریتے ہیں اور ہر برندہ ولی وبنی کوموٹر و موجد مانتے ہیں تومیوں سے ہی بلز زموے کیونکہ الله تعالی کے ساتھ والکوں افراد کو ایجاد و تحلیق اس میں اللہ تعالی اللہ با مورمین اس کو جائز رکھاتو اس میں اللہ تعالی برندہ نوق الاسباب امور میں توسل واستعانت کو مشرک قرار دیا لیکن مانتحت الاسباب امورمین اس کو جائز رکھاتو اس میں اللہ تعالی میں اللہ تعالی کے اندہ در سے میں اللہ واللہ کے ساتھ ویشرکیے ماندال اور میں جو میں کفر و شرک سے کیونکہ خالقیت علی الا طلاق اس کا خاصہ سے مؤا واللہ ورسولہ اعلم میں اللہ ورسولہ اعلم میں اللہ ورسولہ اعلی میں اللہ ورسولہ اعلی میں کو و شرک سے کیونکہ خالقیت علی الا طلاق اس کا خاصہ سے مؤا واللہ ورسولہ اعلم میں اللہ ورسولہ اعلی میں کو و شرک سے کیونکہ خالقیت علی الا طلاق اس کا خاصہ سے مؤا واللہ ورسولہ اعلی میں اللہ ورسولہ اعلی میں کو و شرک سے کیونکہ خالقیت علی الا طلاق اس کا خاصہ سے مؤا واللہ ورسولہ علی کے ساتھ میں کو میں کو انسان کے ساتھ میں کو انسان کو میں کا خاصہ کیا کہ دور کو انسان کو کھونے کے ساتھ میں کو میں کو میں کو میں کو کھونے کو کھونے کے ساتھ میں کو کھونے کے ساتھ میں کو کھونے کو کھونے کو میں کو کھونے کو کھونے کی کو کھونے کی کھونے کے ساتھ کی کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کی اس کو کھونے کی کھونے کی کھونے کی کھونے کو کھونے کو کھونے کی کھونے کے کھونے کو کھونے کی کھونے کی کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کی کھونے کی کھونے کو کھونے کی کھونے کو کھونے کی کھونے کی کھونے کی کھونے کے کھونے کی کھونے کو کھونے کے کھونے کے کھونے کی کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کے کھونے کے کھونے کی کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کے کھونے کی کھونے کے کھونے کو کھونے کو کھونے کے کھونے کے کھونے کو کھونے کی کھونے کے کھونے کی کھونے کو کھونے کو کھونے کے کھونے کو کھونے کو کھونے کے کھونے کو کھونے کے کھونے کو کھونے کے کھونے کو کھونے کے کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کے کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کے کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کو کھونے کے کھونے کے کھونے کی کھونے کے کھونے کے کھونے کو کھونے کے کھونے کھ

تمام امت سے انفیل واعلیٰ ہیں۔

تکٹ ع<mark>سم ی</mark> بعض عرفا رہے فرمایا کرحضرت فاروق اعظم رصنی الشرعینہ کی سرور کوئین علیہ السلام کی بجائے **حزت** عباس کے ساتھ توسل واستغاثہ ہیں ایک اور حکمت وصلحت سے اور وہ سے آپ کی صنعفاء مومنین اورعوام اہل الل پر شفقت و عنابت کیونکراگر آب مجوب کرم علیه السلام کے ساتھ توسل اختیار کرنے ہوئے الند تعالیے سے باران رحمت طلب كرتے تو بارش توبېرحال الترتعاسے كے اداد سے إوراس كى متيت سے سى نازل بونى تقى تو اجابت كے تاخر كى صورت بین ضعیف الایمان لوگوں کے وبول میں ومواس واضطراب پیلامونے کا اسکان تھا۔اوربینبرنی صلی الٹرعلیہ وسلم کے مق توسل کی صورت میں قبولیت و اجابت میں تاخیر واقع مونے کے باوجود اس قسم کے وسوسہ واضطراب کا اسکان ہنیں تھا۔ حاصل مبحث و الحاصل إلى السنت والجماعت كا مذمب يبر سي كرنبي الا نبيارصلي الشّر عليروكم ك ما تعاورد يُرانبار ومرسلين علبهم السلأم كصساته حالت جيات ظاهرهمي بهي توسل واستغاثه جأتزيه ادر بعداز وفات ووصال بعي ادرعل ہذا القیاس اولیا م کاملین اورعبا والٹر الصالحین سے بھی جیسے کر احا دیثِ سابقہ سے واضح ہو جبکا کیونکہ ہم موٹر حقیقی غالی دورو اورنا فع وصارحرت التروحده لا شركب لركوجانت اب منى اكرم صلى التوعليه وسلم مول يا ودسرسي انبيار وا وليا را درصلحالت ان میں سے کسی میں بھی لفع وحزر ۔ نا ٹیروشخلیق اورا بچا دوا عدام سے لحاظ سے فارت ونفرو بہتم ہماں کرنے نما حیار میں اور نہی اموات میں لہذا توسل کے جواز وعدم جواز میں موت وجیات کے لحاظ سے فرق کرنے کا کوئی جواز موجو د نہیں ہے کونکہ و و کسی حالت میں بھی کسی جیز کے خالق میں سال میں موٹر بلکہ متوسلین کا مقصد ان سے برکت حاصل کرنا ہوتا ہے کیونکہ وہ الٹرتعاليٰ كے مجوب باب اورخلق وا بجا و اور تا شروتھ وے حقیقت ہیں حروف الٹروحد و لاسٹریک لی کے ساتھ مختص ہے۔

مانعين توسل اورمنكرين استنفاثه كالفرونمرك

جولوگ ٹوسل داستغانہ میں احیاء والموات کے الدر فرق کرتے ہیں تو وہ احیاء کی نائیر و تخلیق اور ایجادوا عدام کی الا والمیت کے قائل ہمیں صرف اموات میں ان امور کی قوت و قدرت کے منکر مہی توشرک و کفران کے عقیدہ و نظر میسے مطابق لازم آنا ہے کیونکہ حبب توسل زندہ انبیار واولیا رسے درست مانا تو ان کی ٹائیر و تفرف کے قائل ہوگئے اور نیرو

عد ا اقول بیبی سے تنگرین کے بعد ازوصال توسل کے انکار کا بخواب بھی آگیا کہ جب حضرت عباس رضی الشرعنہ کی تحضیص حضرت علی فنی الشرعنہ کے خصیص حضرت علی فنی الشرعنہ کے عدم جواز کومستاز منہیں ہے اور نہ دیگر قرابت داران نبی علیہ السلام سے تو نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم سے استعانت کے عدم جواز کوکیو کمہ مستاز میں موسکتی سے العرض جارو جوہ استعمالال عبارت ماشارت مولالت اورا قتصاء میں سے کسی مستحد اللہ عبارت ماشارت مولالت اورا قتصاء میں سے کسی مستحد ملک ماہ مستحد اللہ اللہ مستحد اللہ عبارت میں المرت سیالوی عفولہ میں بھی منگرین کا بیراستدلال داخل نہیں ہے المنظ یہ استحد اللہ بعد وباطل سے بذا۔ میرا شریف سیالوی عفولہ

منكرين نوسل كا دوسرات بادراس كا ازاله

الرسل داستفانہ کے مانع و منگر منع وانکار کا عذرہ بیان کرتے ہی کہ غیرالٹرسے کوئی چیز طلب کرنا ہو عادة صوف الله تعالی سے طلب الله تعالی میں الله تعالی سے طلب الله تعالی ہو بظا ہر الله تعالی اور مخلوق کے در سیان مساوات کومستاری ہے اگر صیا الله تعالی تعالی الله تعالی الله تعالی تعالی الله تعالی تعالی الله تعالی تعالی الله تعالی الله تعالی الله تعالی تعالی تعالی تع

اس سے متصف نہیں ہوتے بلکہ وہ تخلیط و تلبیس اور علم استقامت کا شکار ہونے بیں۔ اور ان کی طون ایسی کوانات ، خوارق عا دات اور احوال و مرقا مات کی نسبت کرتے ہیں جی سے نہ وہ ا بہلی موشے ہیں اور نہ ہی ان ہیں ان امورسے کوئی چیز پائی جائی ہے لہٰذا ان مانعین و مسکرین کا مقصود اصلی حرف بیر ہے کہ ان بے لگام عوام کو اس قسم سے توسعات و مبالذات سے منع کیا ایمام شرک و کفر کا دروازہ ، مندکریں اور کفر و مشرک سے درائع کو مسد دوکریں ۔ اگر چہ دن نجوبی جانتے ہیں کہ عوام کی اگر نیت بلکم تھام کے تمام غیرالنڈ کے بیے ایجاد و کا نیراور نفع و طرک مالک ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے اور ان کا مقصود توسل دات خات صفا ان مقبولان بارگاں کے ذکر سے برکت کا حصول ہوتا ہے اور اگر لبعض اشیاء کو اولیاء النڈ کی طرف منسوب کرنے ہیں تو بھی ایواد

بخواب شبعہ ، ہوا بالازات ہے کہ منگرین کا اگر مطبح لظر اور مدعائے حقیقی ہے ہے تو چرتمام امت مسلم ملاوہ الدور نوام کو کا و خوار دینے کا باعث و موجب کیا ہے ، اور علی الا طلاق انکار توسل کا سب ہوجب کیا ہے ، ہمرتو صرف یصورت موزوں دمنامب تھی کہ عوام کو ایسے الفاظ موجہ کے استعمال کرنے سے منع کرتے ۔ اور لوسل واشاتہ بیس رب الارباب کے ساتھ راہ اورب و نیاز پر چلنے کا کلم دیتے ۔ علاوہ از من ان الفاظ موجہ کے بیش نظر عوام کی تکفیر کا مجمع کو ایسے الفاظ موجہ کے استعمال کرنے سے منع کرتے ۔ اور لوسل واشاتہ المبنی سبے پیونکہ ان کا استاد مجازی تعلق پر حمل کرنا ممکن سے جس طرح کوئی سبے جسے چلا موجہ کے اور اور سبال کا استاد مجازی تعلق پر حمل کرنا ممکن سے جس طرح کوئی سبے جسے حصاص نے سر کرما ہور محقیق علی ہمالی ہے ہمال مجاز عقل ہے کوئی والا الدین اور اور سبالہ السنت کا خریب و مسلک بیم ہے کہ میں اور اور اور سبالہ بیار ہے والد الدین اور اور سبالہ اور اور میں میں المبنی المبنی اور اور میں ہورے کے ایمان واسان کی خریب کو مذافر رکھتے ہوتے اسے نزدیک میں نہیں ہوری کوئی میں اگر بعنی اور ان سب کا ای ہورے سب کوئی والوں میں فرائی سے اور ان سب کا ای ہورے اسالہ کے قریب کو نگر رکھتے ہوتے اسالہ میں کہا تھا ہورے کوئی کوئی ہورے کی اور ان سب کا ای ہو ہورے کی ایمان کوئی ہورے کی اور ان سب کا ای ہوری کیا ہورے کی کا ای سبھا ہے لیکن مول سب دکر موجو ہور ہورے کیا ہی ہو گا ہی ہو گا ہی ہو گا ہی ہو گا ہی ہورا ہیں ہور کا ہی ہور کا ہا ہا سبھا ہے لیکن مولی ہورے کوئی موجو کیا ہی ہو گا ہوں ہی کوئی ہورے کوئی موجود کیا ہورائی ہوری کوئی ہورہ کوئی ہورہ کوئی ہورہ کوئی ہورہ کوئی ہورہ کی کا ہورہ ہورہ کی کا ہورہ ہورہ کی کا ہورہ کوئی ہورہ کی ہورہ کوئی ہورہ کی ہورہ کوئی ہورہ کو

الغرض مطلقاً نؤسل سے منع کرنے کی کوئی وجہ نہایں ہوسکتی حب کر اس کا ثبوت احادیث صعیحہ سے واضع ہو جیکا اور طود مرود کا منا ت اورصحابہ کرام اسلاف واخلاف سے عملاً اس کا صدور واضح ہو جیکا لہذا مانعین نوسل میں سے بعض کا توسل کو حرام قرار دینا اور لعض کا اسے کفروسٹرک قرار دینا لغوہ باطل سے ورینہ امت کی عظیم اکٹریت کا حوام اور شرک پر اجماع ماندم کا کیونکم اگریم صحابہ کرام اور علما مسلف وخلف کے کلام کا تبت کریں تو ان سے توسل کا صادر ہونا قطعاً معلوم ہوجائے گا بلکم ہر مومن سے اکثر اوقات توسل صادر ہوتا ہے اور جمہور امت کا حرام یا شرک پر اجتماع واتفاق حدیث درول صلی المعلیم وظم ہونیکی صورت میں اس انداز طلب کی ممنوعیت لازم آتی ہے کیونکہ وہ مجازعقلی پر محمول ہوگا۔ اور توحید موحد اور ایمان مومی ہس مجاز کا قریبنہ بن جائے گا۔ اور توحید موحد اور ایمان مومی ہس مجاز کا قریبنہ بن جائے گا۔ ابدا اس محیوام یا شرک ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ہاں اس کوخلات اوب اور فیراولا ڈار دیں اور مطلق توسل کو جائز رکھیں اور اس میں انداز ادب کا لیحاظ طروری قرار دیں اور الفاظ موجہ سے اجتماب واحراز داجہ تھے کہ جرمت تھے گئے جرمت توسل کا دعوی اور استفاظہ کو کفروشرک قرار دینے کی جرمت مان ہرم سے ۔

بعداز وصال صحت نوسل اور جواز استفالته کی اہم دیں وہ روایت ہے جس کو علامہ ہمھودی نے فلاصترا او فار میں فل کیا ہے۔ فرانے ہیں دارمی سنے اپنی صحیح میں الوالجوز اسے روایت نقل کی ہے دو کہ اہل مدینہ سخت فحط سالی کا شکار ہوگئے ہم المرئی سے وفرانے ہیں دارمی سنے اپنی صحیح میں الوالجوز اسے روایت نقل کی ہے دو کہ اہل مدینہ سخت فحط سالی کا شکار ہوگئے ہم المرئی حصرت عاکشہ صدیقہ رضی الستر عنہا کی خدمین اقد س میں ماصر ہوگر اپنی پریشان صالی کی شکایت کی تو انہوں نے فرای کے مور ایک مورد اس میں موسلا دھار بارش ہوئی ۔ بہت زیادہ گھا میں آگی حتی کہ اور شے کا جا ہے ہوئے۔ اس مدینہ سے اس سال کو عام الفتق کا نام دیا گیا یعنی بھی طبح الی اس قدر فر ہم ہو گئے کہ ان کے کو ہان جو بی کی وجہ سے اس سال کو عام الفتق کا نام دیا گیا یعنی بھی طبح الی والا سال ۔

علام مراغی فرانے بین کر تحط مرائی کے موقع پر حجرہ مبارکہ بیں روست ندان کھولنا اہل مدینری سنت مع وفہ ہے البتداب ولا اور وست مرائی فرانے ہوئی فرانے ہیں کہ تھا۔ اور دوست کا حجاب مزارا اور آسمان کے درمیاں حاکل ہی رہاہے علام سید بیستھودی فرانے ہیں کہ آج کل اہل مدینہ بیں اگر چھیت کا حجاب مزارا اور آسمان کے درمیاں حاکل ہی رہاہے کا مرائے کی اہل مدینہ بیں موجہ کر سند سے کا مواجہ کے مقابل دروازہ کھولنے اور وہاں جمع ہوگاتھ کو سے کا دواج ہے اور ال کی قدر دفع کر سند کے موجہ کے مساقہ توسل واست شفاع ہے اور ال کی قدر دفع کو خیاب اہلی ہیں تھول مقدود کا ذریعہ بنایا داوروہ اس حدیث سے واضح طور پڑتا بہت ہور ہا ہے ، ۔

علام سید بیست محدودی فرمانے میں مرور کا کہنا ت علیہ افضل العملوات کے مساقہ توسل اور آ ہے سے عندالیّہ مرتب و مقام اور افرائی حدید اللّٰ مرتب و مقام اور افرائی حدید سے سے اور اس کا میں در مالی العملوات کے ساتھ توسل اور آ ہے سے عندالیّہ مرتب و مقام اور افرائی حدید سے سے اور اس کا میں در مالی میں در مالی میں در مالی ہو میں در مالی میں میں در مالی در مورائی میں در مالی میں در مورائی میں در مالی میں در مورائی میں در مالی میں در مورائی میں در مالی میں در مالی میں در میں میں میں در مورائی میں میں در مورائی میں میں مورائی میں میں مورائی میں مورائی میں مورائی میں میں مورائی میں مورائی میں مورائی مورائی میں میں مورائی میں مورائی میں مورائی میں میں مورائی میں مورائی میں مورائی میں مورائی مورائی مورائی میں مورائی مورائی مورائی میں مورائی مورائی مورائی میں مورائی مورائ

برکات کو بارگاہ حمدیت ہیں ذریع شفاعت بنا ، سنن انبیاء وہ سلسے ہے اور سیرت سعن صالحین سے اور مذاہب البہ کے بے شمار علماء کرام نے کتب مناسک ہیں زیارتِ روضہ اقدس کے آ دا ب بیان کرتے ہوئے تھر سے کی ہے کہ زائر کیلئے مسنون سے سے کہ قبر سنور کی طرف متوجہ موکر بارگاہ خلاف ندی ہیں مغفرتِ نولوب اور قضاء ما جات کے بیے شفاعت کا با کرسے اور آپ کی ذات با برکات سے توسل کرے۔

توسل وشفع كالحمسن طريقيت

علماء وائمه فرمات إلى كراحن طريفه توسل وشفاعت كا وهب بتوعتبي سيسفول ب اورسفيان بن عيينه معمودي

الدده دو فرن الم شافعی کے مشائنے سے ہیں۔ عبتی کا مشہور قصر نقل کرنے کے بعد علام معدودی فرمانے ہیں کہ محل استدلال معن خواب نہیں ہے کیونکراس میں احتمال اثنتباہ ہے لہٰ نما اس سے احکام نابت نہیں ہو سکتے محل استدلال علماء کوام اوراسلان امت کا اعرابی سے قول وعمل اور طرز وطریقیہ کو سرزائر کے لیے سنحین قرار وینا اور اسے آ داب زیارت میں داخل

علامهان حج الجوبرالمنظم من فرط تعيي-

بعض حفاظ نے ابوسید سمعانی کے واسطر سے حضرت علی المرتف رضی الترعنہ سے نقل کیا ہے۔ کررسول اکرم صلی التہ علیہ وسلم کے دفن کرنے کے غیبر سے دن بعد ایک اعرابی سزارِ انورسر جا خربوا اور عالم بیتا بی و بیقراری ہیں مزارا قدس پر لبیٹ گیا ۔ قبرا نور کی کنوری وعنبر کوئٹر مانے والی مٹی سر پر ڈات تھا اور عرض کرٹا تھا یا یول التہ آپ نے ارش د فرما یا اور بیم نے آپ ارثاد سنا ۔ آپ نے اللہ تعالیے سے احکام کو اخذ کیا اور ہم نے آپ سے انہیں حاصل کیا اور ضبط کیا ۔ منجماران احکام کے اللہ تعالیٰ خانرل کردہ بی فرمان بھی ہے۔

"وَلُوْ اللَّهُ مُوالِمُ اللَّهُ مُواكِمُ اللَّهُ مُواكِمُ وَلِكَ فَاسْتَغَفَّرُوا اللهُ وَاسْتَغَفَّرُكُمْ مُوالنَّوسُولُ لَوْجَدُ وا

اگردہ اپنی جانوں پر ظلم و تعدی کر بیٹیمیں ھے تہاری بارگاہ ہیں حا خر ہو کر اللہ تعالیے سے انتخفار کریں اور دسول معظم تھی ان کے لیے استعفار کریں تو یقینیاً وہ اللہ تعالیا کو تو ہ قبول کرنے والا اور انعام واکرام کرنے والا پائیں گئے۔

ا در میں نے جبی اپنے آب پیظلم وزیادتی کی ہے اور آپ کی بارگاہ کمیس . بناہ میں صاخر ہوا ہون ناکر بارگاہ المبی میں سیر لیے مغفرت وخشش کی درخواست کریں۔ تو مزار الوزسے نلا آئی کرتمہاری مغفرت و خشش ہوگئی ہے -

نزیر دوایت حفرت علی المرتعظے صی النوعنرسے دوسری مند کے ساتھ جی ثابت ہے اوروریث میے اس کی مؤید ہے نبی

كرم على الصلوة والتسليم نع فرمايا -"حَيَاقَ كَيْرُقُكُ فُونِكَ يَوْنُ وَيُحَدَّاثُ كُفُرُ وَوَفَاقَ خَيْرُكُ فُرِيَعُوضَ عَلَى اَعْمَالُكُومَارَء نيف مِنْ خَيْرِ حَمِدُ ثَ اللّٰهَ وَمَارَءَ نِيْكُ مِنْ شَوِّ إِنِيْنَغُفَرُكَ كُمُّرٌ"

میری زندگی تمہا رہے نے بہرہ ہے تم مجھ ہے بات جیت کرتے ہواور میری طرف سے تمہا سے ساتھ بات جیت کی جاتی ہواور میری طرف سے تمہا سے ساتھ بات جیت کی جاتی ہوائی ہے۔ اجھے اعمال دھیوگا۔

و جاتی ہے۔ اور میری وفات بھی تمہا ہے لیے بہتر ہے تمہا سے اعمال مجھ پر پیش ہوتے رہیں گے۔ اچھے اعمال دھیوگا۔

و الشرفعالی کے مربح الاوں گا۔ اور بر سے اعمال دیکھوں گا تو تمہا رہے لیے استخفار کروں گا رجب اسمت کے اچھے اور بر سے اعمال بیش میرتے ہیں اور خیروشراک کی نگاہ و اقدی سے اوجل نہیں رہتا تو آب سے مغفرت و شش کی دعا کے لیے عرض کرنا کو تکرمنوع ہوسکتا ہے)۔

و عاکے لیے عرض کرنا اور عندال پر شفا عت و مفارش کے لیے عرض کرنا کیونگر ممنوع ہوسکتا ہے)۔

آ دابِ زیارتِ بار گاه نبوی علی صاحبها الصلوة والسلام

علماءا علام نے آواب زیارت میں مکھا سے کرزائر کے لیے ستخب بیرے کراس موقف مبارک میں تجدید توم کرے الترتعاك سے اپنی نوبر کوخالص تو بربنانے کی دعا کرے اور قبولیت تو ہر کے بیے ربول اکرم صلی الترعلی دم مستناف ا ا بيل كرسے اور فريان خدا و ندى " وَكُوْ ٱنَّهُ مُوْ إِذْ ظُلَمْ وْ ٱانْفُسْمَهُ خُرِجَاءً وْ كَ فَاسْتَغْفَرُ و ١١ للهُ واسْتَغْفَرَ لَهُ مُوالْدُونِ اللَّهُ تَوْ البَّا وَحِيْمًا " كَيْ للادت كرنے كے بعد سبت زيادہ استعفارا ورتفرع وزارى سے كام لے ۔اورعرض كرے اسرم خلام آپ کا وفد بی اور آپ کی زیارت کرنے والے! سم آپ کا حق زیارت اوا کرنے کے لیے عاض مو نے بی اور فرد کا ماصل کرنے کے بنے بنزجن دنوب وا تام نے ہماری کم تور کردھودی ہے اور دلول کو تاریک کردیا ہے ان کے حق ا شفاعت کی در نتواست سے کرحاضر سو شخیے ہیں۔ آپ کے علاوہ ہما راکوئی شفیعے نہیں جس کی نظر کرم کی امید کرسکیں۔اور مذاہع درِ اقد س کے علاوہ کوئی جائے بناہ اورا میدگاہ ہے جن کے ہم بنجایں ۔ لہٰذا ہماسے پیے استعفار فرما دیں اور الناتعالیٰ کا بال مهاري شفاعت ومفارش فرما دي اورسر دعا فرما وي كرالتارتعا سائيم السي تمام مقاصد ومطالب بورسے كر كے منت واصال فرائے اورسمان اپنے عبارصالحین اورعلمام عاملین کے زمرہ میں وافل فرائے۔

تبوس منظمي علامهابن مجرنے نقل فزايا ہے كداكيا اعرابي قبر الورا در دونتر اقد س برحاصر ہوا اور عرض كيا- اسے الله تیرے محبوب کرم میں میں تیرا بناو مول اور شیطان تیراد شمن ہے۔ اگر تو مجے محسّ وسے تو تیرا صبیب خوش ہوگا ۔ تیرا بناہ فلاح المطالح اورشرادشن غيظه وغصنب بَي مِتْمَا مِوكًا - ادراگر تو مجھے نہيں تھنے گانو تيرا محبوب پرليان ہوگا۔ تيرا گنا ہ گار بندہ ہلاک ہو جائے اورتبرادشمن خوش ہو گا۔اے النّدع لوں کا دستور سب کہ جب ان میں کوئی معظم دمکرم فوت ہوجا تاہے تو اس کی قبر پر علا آلاد كرت من ريد تر معوب سيد العالمين من الهذام صال في قبر الورير قيد وأوب درا الم سيريائي وفلاص نفيب فرما اورا ذا دكو-حاضرين بارگاه بي سے بعض نے اُئي سے كما اسے عربی بھائى إالترتعالئے نے آپ كواكس انداز طلب كے من وخوبي كابدات

زیارت روضهٔ اقد سس اور دعا کے وقت مزارا قد سس کی طرف متوج عملے

کا استخباب علی مناسک نے بیعی تقرن کی کہ سے کردوضترا قدک کی نیارت اور دعا کے وقت قبلہ کی بجائے مزادِ انور کی طرف مذکرنا ادرادهم متوجه مونا افضل ہے ۔

۱- امام علامر محقق کمال بن الہمام فرانے ہیں کر قبر انور کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو نا اور دعا رکر نا قبلہ رُو ہو کر کھڑا ہونے سے

على اورام الوطنيف سے استقبال قبلري جوروايت نسوب ہے وہ مرد وداور ناقابل عقبار ہے كيونكہ خود امام ہمام اپنى معلى الله على الله عنها سے تقل فرنا نے ہم كرسنت يہ ہے كرفتر كرم كى طرف منه كر كے كھڑا ہوا اور قبله

م علامران جاعرف الم كمال بن الهم سع من بهلا الم الوطنيف كاببي قول" بعني استقبال قر الوسر كا استحباب تفل كيا ہے۔ وللدر مانی کے قول کارد کیا ہے کہ قبلہ دو ہو کر کھڑا ہوا ورقبر انور کی طرف پشت کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کی روایت کی اہم الاتمرمراج الامرضي الترعينه كي طرف نسبت نا قابل اعتدادوا عنبارس

٢- علامه ابن المحجر الجوسر المنظم مي فرملنه بن كه مزار مرانوار كي طرف استقبال وتوجر كم استحباب كي دليل مير مهاكم مم سب الل المع وایان حفوداکرم صلی الشرعليرو الم سے اپنی قبرانور ميں زندہ موتے بيشفن ميں اور آپ سے زائرين کو جانے اور ديکھنے يہ می متع و متحدین - اور سامر برجی سے کرمرورانس وجان علیه السلام کی ظاہری حیات طیب میں کوئی شخص حاضر بارگاہ افدسس ا الآآپ كى طوف متوجه بوف اور قبله كى طرف بشت كرنے كے علادہ اس كے ليے كوئى جارہ كار نہ ہوتا الذاروص الوركى زيارت کے دقت جی بہی طریقہ اختیار کرنا طروری سے۔

ہدیزجب ہم مجد ام کے سی مدرک کوفیلہ روبلی ایا نے ہی توب سی مشاہدہ کرنے ہی کداس کے تلا مذہ اور متعلمین اس كارن مؤجر موسي اور فبله كى طرف يشت كتے ہوتے ہوتے من توكيا خيال ہے اس ذات اقدى كے متعلق رجومعلم ارواح انبار بهي نيفن مخش عالم ملائكم بي اورمر في كأننات بي اتو لامحالروه اس سے اتم واكمل ادب واحترام كے شحق بي -٥- اور الجي الهي عالم مدينه المم مالك عليه الرحمه كا قول اور خليفه مفوركو ان كي نصيحت تمهاري نظرون سے لكزره كي م كرا ب نے زلما ۔ آپ ان سے سنرکیوں موڑ تھے ہیں ، جب کہ وہ آپ کے اور آپ کے باپ حضرت آ دم کے وسیا ہیں ۔ ملکران کی طرف لركيح ادران سي شفاعت اور نظر عنايت كي جعبك ما تكيه _

١٠ علامه زرقا في شرح مواميب من فرمات من كرتمام ما كلى مذمب كے علماء وائمه كى كتابي اس تصريح سے جراويدي كروقت نارت قرانور کی طرف متوجه موکر قیام مستحب سے اور قبلہ کی طرف بیت کرے کھڑا ہونا کار تواب ہے۔ بعدازاں ا مام ہمامہراج العرادرامام شافتي رجهما الترتعاسك اورجهورس اس قول كونقل كيا -البشرام ما جمد كم ندمب وسلك مي روايات مختلف بن ادران کے متبعین سے اقوال بھی مختلف ہیں لیکن ان میں سے محققین کے نزدیک راج و مختار سی انتقبال مزار انور ہے میں کربقیر مذاسب میں ہی فول منعین ہے۔ اور اسی طرح توسل کے تعلق بھی ا مام احمد سے مختلف اقوال منقول میں مگر راج ومخت ر فنزالحققين جواز بلكراستحباب لوسل واستغاثه سيح كيو كمراها ديث صحيحهاس كمح جواز واستحباب بير والالت كرتي بي الهذا حنابله کے نزدیک بھی لا محالہ را ج و مختار وہی ہوگا جو کہ مذاہب تلاشہ برکار بند عظیم اکٹریت کا مذہب وسلک ہے۔

ا مام ابوعنیفه علیه الرحمه کی طرف منسوب ممنوعیت توست کی روایت کارو

علامہ آلوسی بغدادی حنفی نے اپنی تفسیر دوح المعانی میں بعض ایہام سے امام الائمہ الوحنیفہ رضی السّعینہ کی طرف ممنوعیت نوسل کی روایت منسوب کی ہے تو وہ درست نہیں ہے کیونکہ آپ کے متبعین میں سے کسی نے برروایت ذکر نہیں کی باکمان کی ا کمتب میں استحباب توسل کی نفرسجیات مو بود میں اور دوسرسے مذاہب برکار بند حضارت کی روایات قابل قبول نہیں ہوئیں جب اہل مذہب کی کمتب میں اس کا وجو دنہ ہو۔ لہذا اس نقل سے دھوکہ نہیں کھا نا چاہیے۔

ر المام سبکی نے اپنی شہر و آفاق تصنیعت «شفاء السقام فی زیار ہ خیر الانام ، بیس ندام ب اربعبر کی کتب سے استحاب تول کے نصوص بڑی بسط سے بیان کئے بیں اگر نفصیل مطلوب ہے تو اس کا مطالع فرما دیں ۔ ۲۶ امام قسطلانی شارح نجاری موام بب لدنیہ بیں ارشاد فرماتے ہیں ۔

ایک اعرابی حبیب کمریا و علیہ لتی تہ والناء کے مزار پر انوار پرجا خرہوا۔ اور عرض کیا۔ اسے الند تعالے! نوٹے علام آزاد
کرنے کا حکم دیا ہے داور کا رخیر کا حکم دینے والے کو خود حجی اس پرعمل کرنا چاہتے) یہ تیرے حبیب ہیں اور بین تیرا عابو و انقل بندہ - لہٰذا مجھے اپنے حبیب پاک سے مزار پر افوار پر عذاب نا رسے آزاد فر ما وسے نوغیب سے اسے ندام آئی اسے کم فہم انو نے دا تنا بڑا واسط و سے کہ) حرف اپنے بیے عتق اور آزادی کا مطالحہ کی سے ساری مخلوق کے لیے آزادی کا مطالبہ کیوں ہیں اسے حامی سے تجھ کو آزاد کر دیا ہے۔

اس روایت و حکایت کونقل کر کے علامہ قسطلانی نے دومشہور شعرول ہیں سے ایک کونقل کیا اور شارح المواہب علامہ زر قانی نے دوسر استعربھی ساتھ نقل کر کے قطعہ مکمل کردیا ہے

رِاتَ الْمُكُولِكَ إِذَا شَابَتْ عَبِيْلُا هُ مُ مَرِ وَانْتَ يَاسِيِّهِ مِنَ اَوْلَى بِذَاكَرِمِّ اللَّهِ فَالْرِقِّ مَا عُتِقْنِي مِنَ النَّارِ

ترجیسه به ملوک اورشهنت بول کا طریقه برسے کر حبب ال کے عبید وغلام ان کی غلامی میں عہد شب کو فناکر بیٹھتے ہیں۔ اور بڑھا ہے میں قدم رکھتے ہیں تو وہ ان کو حریت واڑادی سے ہم کنار کر دیتے ہیں۔

(۲) اسے میرسے آفا نواس کرم کا زیادہ سزووا رہے میں بھی تیرا عبد عاجز بول اور رقبت وغلامی میں بڑھا ہے کی عدود میں داخل ہو جبکا ہول المبغا مجھے عذاب نارسے آزادی اور خلاصی عطا فریا۔

9- علامر قسطانی نے مواہب ہیں حضرت امام حن بھری رضی النّر عنری روایت نقل فرمائی کہ حضرت حاتم اصم بارگا چیب کبریاء علیہ التحیۃ والثنار میں حا خربوئے۔ اور عرض کیا ''یادیّتِ یا نّا ذُرْدٌ نَا قَبْرِنَبِیّتِ کَ فَلَدُ تَدُودٌ کَا خَارِئِیدِیْنَ، اسے میر سے رہ کریم! ہم نے تیرسے بنی مکرم صلی السّرعلیہ وسلم کے مزارِ اقدس کی زیادت کی سے لہٰذا الی ورا قدرس اور

برگار و دونوال سے بہن خائب و خاسراور نا مراد و ناکام والیں مذکرنا۔ توغیب سے ندا آئی لیے حاتم اہم نے تھے حبیب مرم کے مزارا قدس کی زیارت کا اون ہی اس دقت ویا جب کہ تھے اپنی بارگاہ میں قبول کرلیا۔ لہذا تم اور تمہا سے تمام ساتھی میڑو ہ منفرت و خشش قبول کو تے ہوئے اپنے ظروں کو لوط جاؤ۔

ا ابن ابی فدیک فرانے ہیں جن علماء السلام اور صلحاء کرام کا شرونِ دیدار وصحبت مجھے نصیب ہوا ہے ان میں سے بعض کو میں نے بوں فراتے ہوئے سنا کہ ہمیں سے روایت پہنچی ہے کر جو اہل ایمان اور صاحب ذوق و مجست مزار الور بر کھڑا ہو کر یہ آیت مبارکہ فادت کرے ۔

مراق الله وَمُلَا فِكُنَهُ فَيَصَلَّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ بَيَّا أَيَّهُا الَّذِهِ يُنَ الْمَنْوَا صَلَّوا عَلَيْهِ وَسَلِّصُوْا تَسْبِيمًا "
اور فيرسر مرتبه" صَلَّى الله عَلَيْكُ فَي مُحَمَّلُ لُواللَّهُ تِعَالِمُ فَي طُون سے فرت نداس کو بِکار کر کہنا نہے۔ اے
مجوبِ فداصلی اللَّ علیہ وسلم بر درود بھینے والے اللَّه تعالیٰ بھی پر درود بھینے اوراس کی جملہ جاجات پوری کردی

تنبيب ويشيخ زين الدين مراغي اور ويكرا كالرفرمات بي كرصلي الشرعليك يا محرك بجائے صلى الشُّرعليك يارسول السُّركهنا حليمت کیزار انحفزت صلی الٹرعلیہ وسلم کو ذاتی نام کے ساتھ ندار کرنا ممنوع ہے حالتِ حیاتِ ظاہرہ میں بھی اور بعد از وصال بھی خلاصہ ا وال ابن ابی فدیک ؛ یه تبع کا بعلین سے میں اور انتہ شہورین میں سے۔ ان کی روایت کردہ احادیث بخاری وسلم اور دبگر صحاح یں موجود بیں سعلامرز زقانی نترح موام ب میں فر ماتے ہیں - ان کا نام محدین اسماعیل بن سلم دہلی ہے سن مجمع دوسو ہجری ہیں ان كادصال بوا اور جوروایت علامه قسطلانی نے مواہب میں نقل كى سے يدا مام بہقى نے بھى ابن ابى فديك سے نقل كى ہے۔ اا علامرار قانی شرح موابب میں فرماتے ہیں جب دعا کرنے والاعرض کرتا ہے السامین تری جنابِ اقدی میں بترے نى كريم كوشفيع بنا مامول - ليے نبى رحمت مير سے ليے ا بنے رب كريم كے إلى شفاعت كيجئے، تولامحالماس كى دعا قبول موجاتى ہے-خلاصة ردابن عبدالوباب سجدى باسلاف واخلاف است مرحوم كى دوايت كرده ال نصوص سے دوز روشن كى طرح عیاں ہوگ کہ سرور دوعا لم صلی الشرعلیہ وسلم کی بارگا ہ اقدس میں حاضری دینا -آپ سے توسِل اور شفاعت کی اپیل کرنا ان سکے زدیک عرف دوست ہی نہیں ملکم عظیم ترین عبا دات میں سے ہے ۔ اور سر امر بھی واضح ہوگیا کہ وسیلے دارین برعامیالسلام کے ماتھان کے دج دعنفری سے قبل ، بعداز لتخلیق حالتِ حیاتِ ظاہر ہیں بعدازوصال آپ سے نوسل کیا گیاہے۔ نیز قیام عیات کے بعد بھی آپ سے شفاعت و توسل کی درخواست کی جائے گی جلیے کہ صحیحیان بعنی بخاری وسلم اور دیگر کتب اما دیث میں مکثرت بالعاديث مردى وسنقول مي بهال ال كو تفصيلاً بيان كرك كلام كومز مديطوي كرف كى عرورت نهين سے -لہٰذا ان نصوص مذکورہ اورتفریحات علماء اعلام اورمقاندایان انام سے محد بن عبدالوہا ب نجدی کے حملہ مدعات اختراعا اورافرارت وبهنانات كابطلان اظهر من استمس موكيا ا دراس كى نلبس وتخليط كالبول كل كيا -

نے ون کیا گویا کہ آپ کا مقصود الوطالب صاحب کے اشعار میں سے پہشعر ہے۔

د اَبْہُ عِنْ کُیْسُتُ مُنْ قَالُ الْکُنْکُ اللّٰمِ بِوَجْرِهِ ﴿ اِلْکُنْکُ اللّٰمِ بِوَجْرِهِ ﴾ (ثبکا لُکُ الْکُنْکُ عِصْمُ اللّٰهُ کِلْاً کَرا اِللّٰکِ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمَ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰ

آب کے پچاابوطالب کے اس قصیرہ کو مکھنے کا سبب، محدک و باعث برتھا کہ آنحفرت علی النّد علیہ دعم کی بعثت سے قبل ایک وفعر فریش تعطامالی کی نبیٹ میں آگئے۔ آپ نے انہیں ساتھ لے کر (بیت النّد تنر لین کے یاس حاحز ہوکر) فخرب عرب عمر ملی النّہ علیہ دستم کے ساتھ توسل کرتے ہوئے دعا کی تو فور اگھا بنی اللّہ ایک اورزور دار میں برسنا سکا تو انہوں نے یہ تصیدہ آپ کی مدح و شنا رہیں بڑھا۔

٥٠ - حفرت عبدالتر بن عباس رضى الترعنهما سے صبحے روایت کے ساتھ مردی ہے "کہ التّد تعالیے نے حفرت عبینی علیہ السّلام کی طرف دحی نازل فریاتی اسے عیلی خود عبی محمد دعربی صلی التّرعلیہ ترسیم ، پر ایمان لاق - ادراینی است کو عبی مکم و وکہ ال بیں سے بوشخص مجسی اس زمان سعاوت نشان کو پاتے تو خرور بالعزور ان پر ایمان لائے - کیونکہ اگروہ نہ بھرتے تو میں نہ جنت کو پیدا کڑنا اور نہ ہی دوزخ کو فکو لکہ مُتحتَّد ہما کہ کفی ہے الْجَدَّة حَالمَنَا رَ- میں نے عرش مجید کو پانی پر پیدا کیا تو وہ لرزے لگا میں نے اس پر لا الم اللہ التّد محدر سول التّر مکھوادیا تواس کو سکون و قرار نصیب ہوگیا -

۱۲- مواہب میں علامة مسطلانی فرناتے ہیں۔ انٹر تغالے صفرت جا بر رصی النّدعنہ کے فرزنداد جمند بررحمت نازل فرمانے ہا نے مدح سرکا دا بدقر ادمیں فریایا ہے

به قَدْ اَجَابُ اللّٰهُ آدُ مَر اِذْ دَ عَا انہیں کی بدولت النُر تعالیٰ نے دعاء آوم علیہ السلام کو شرف بولیت بخشا جب کم انہوں نے دعاء عود معفوت کی اور انہیں کے طفیل تھزت نوح علیہ السلام کو سفینہ ہیں سلامتی اور کا میابی نصیب ہوئی۔ دَمَا حَتَّ قِتِ النّادُ الْخَولِینُ لَ لِنُسُورِ مِن ان کے نور اقدی کا صدقر آگ نے حفرت خلیل علیہ اسلام کو فرق ہو تقصان بنہنچایا۔ اور ان کے ہی وسیرے حزت زیجے النّد کی طرف سے النّہ تعالیٰ نے فدیر وسے کران کو ذری موسفے سے ہجالیا۔

الغرض آپ کے سافد حالت جیات میں اور دھال شریف کے بعد توسل واستغاثہ اتنا کرت سے سردی و منقول سے کہ ان جملہ دوایات کا احاطہ اور کھل بیان بہت شکل و متعذر ہے۔ بیٹنے ابو عبدالند بن نعمان نے اپنی کتا ب "مصباح الطلام نی المتغیثین بخیرالانام" میں قدر وافی درج فرایا ہے دواں ملاحظ فرماویں بعدا زاں صاحب موام بسے بہت سے ایسے فیوض وبرکات کا ذکر فرایا ہے جوان کو نبی اکرم صلی الشرعلی در کھم کے ساتھ توسل واستغاثہ کی بدولت نصیب بورے ۔

الم المربعة في في صفرت انس رضى الله عنه سے روایت نقل کی ہے کہ ایک اعرابی محفور اکرم صلی الله علیہ دسلم کی خدمت الدس میں حاض بوا درانی بلکہ وہ آپ سے بارانِ رحمت کے بیے دعاء کی ورخواست کرنا چا ہتا تھا۔ اس نے چند اشعار آپ کی بارگاہ بیکس بناہ میں بیٹے ہے جس کا آخری شعریہ تھا۔

کابنی کراد القرالی الدیک فرکرار کا الدیست کے علاوہ کو کی اور الفقاق الدول الدیست اور حقیقت بھی ہی ہمارے لیے اب کی بارگاہ والا جاہ کی طرب بھاگ کر بنیاہ لینے کے علاوہ کوئی چارہ کا رہنیں ہے اور حقیقت بھی ہی سے کہ خلق خلاک کی بیاہ ہے ہی ہنیں۔
سے کہ خلق خلاکے لیے دسل کرام کے وا مان رحمت کے علاوہ کوئی جائے بناہ ہے ہی ہنیں۔
حبیب خدا ہا وی ام صلی الدعلیہ و کلم نے بیشعر سماعت فرمایا بگراس پر انکار نہ کیا بلکہ حضرت انس فرملتے ہیں۔ اعرابی کے وہ توسل واستدنا نہر ششتی ان مراس کو اور نہ ہی مرزشر لیے پر دونتی افروز ہوتے ۔خطبہ دیا اور بھرس والن رحمت کے بیے دعا کی اور اس وقت تھے وست دعا واپس نہ کئے اور نہ ہی مرزم سے اتر سے حب بھر کہ آسمان سے موسلا و صاد بارش کانزول نہ ہوا۔

ا میجیع بخاری میں مروی سے کرجب اعرابی نے حاض ہو کر تعطامیا لی کی شکایت کی تواکب نے النّہ تعالیا سے دعا کی اور اسمان سے زور دار میں نہر سنے لگا تواکب نے فربایا۔ اگر ابوطالب صاحب نزیدہ ہوتے تو یہ منظر دیکھ کران کی آنکھیاں ٹھنڈی ہوئیں اوران کی فرحت ومسرت کی انتہانہ ہونی۔ کوئی ایسانٹخص ہے جو ہم بن ان کا شعر سنائے رمھزن علی المرتصلے دھنی ا وَانَّكَ اَدْ فَى الْمُوْسِلِيْنَ وَسِيسَكَةً إِنْ اللهِ يَا بُنَ الْدَ كُومِيْنَ الْدَ كَائِب مِن گوانِ وَتَا بُول كُوالتُد لِعَا سِلِ مَع علاوه كُونَى بِرور دَكَار بَهُ بِي بِ -اوراس امركى تنها ديت ديتا بول كوالتُد تِعالى نے آپ کو سرخيب برا مين بنا يا ہے اسے رہم ترين اور باكيزه ترين ستيول كے نخت جگرا ورنور نظراً پ التُّد تِعالىٰ كى جناب باك ميں سب انبياء وسرسلين كي نسبت اقرب واقدم وسيليم ، -

فَمُوْنَادِمَا يَا تِينَكَ يَاخَيْرُ مُحْرُسَدِل مَوْنَ كَانَ فِيمَا فِيهُ شَيْهُ الشَّوَائِبُ مَا الشَّوَائِب ہذا ہمیں اللہ نعالے کی طون سے نازل ہونے والے احکام کا امر فرمائیں اسے مب ریولوں سے ہہر و برتر ۔ اگرچان نازل شدہ احکام کے ساتھ مکلف ہونے ہیں اس قدر محنت وشقت ہی کیونکہ نم ہو جو جوالوں کو بڑھا ہے کی دون تک ہنوا دے۔

وكُنْ بِنْ شَفِيعًا كِوْمَ لَا تُدُوشَفَا عَتِ بِمُغْنِ فَتِينُلاً عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ وَرَاسِ الدراس دن مجھے اپنی شفاعت سے محوم بزکرناجی دن کوشفاعت کرنے والا سوادین قارب کو ذرّہ محرفا گدہ نہیں بہنچا سکے گام وی عالم صلی الشرعلیہ وسلم نے حضرت سواوین قارب کے ان اشعار کوسنا اور اونی المرسلین وسیلتًا بر اعتراض نہیں فرایا اور رنہی گئ ٹی شفینعًا بر دالمبذا قول صحابی اور آل حضرت صلی الشرعلیہ وسلم کی حدیث تقریری سے جواز توسل واضح موگیا)

۱۵ جواز توسل سرورکوئین سیدالشفلین صلی النّه علیه وسلم کی چوهی محرت صفیه رضی النّه عنها کے سر ثیبه سے جی واضح ہے ہج انہوں نے آپ کے وصال مشرلین کے بعد کہا جس میں بیشعر مھی ہے ۔۔ اُلَا یَا دَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ دَرَبِ اُوْ ہِا ہِ کَانْتَ بِنَا بَدُّ اَ وَدُمْ تَنَافُ جَا فِیاً

اُلَا بَارَسُوْلَ اللَّهِ اَنْتَ رَجَاوُ مَنَ الْمُوانِيَّ وَكُنْتَ بِنَا بَرُّا وَلَمْ تَلَكُ جَافِياً لَي الم المصرسولِ خلا آب ہی مہاری امیدول کا مرکز ہی اور تقبل ہی آسراوسہال اور آپ ماصی میں بھی ہما سے محس تھے اور فطعاً جفا کا ری اور بیو فائی سے آپ کا دامن وفا آلود و وطوث نہیں تھا۔

اس مرشیدین ندار یا رسول النّد بھی ہے۔ اور ان کا است رجان نا کہدکر اظہار عقیدہ وعقیدت بھی ہے لیکن کسی صحابی نے اس کے سننے پر تیوری چڑھا ٹی نرمین بجیسین موسے اور ندان کے قول انت رجاء نا کو محل اعتراض قرار دیا۔ ۲۰- علامدابن حجر اپنی تی اب "الخیرات الحسان فی مناقب الا مام ابی عنیفہ النمان" کی بجسیوی فصل میں فرمانے ہیں کہ جن ولوں تھر امام شافعی علید الرحم لفداد ہیں تھے وہ حفرت امام الائمہ کے مزاراً قدس پر حاضری دیتے۔ سلام پیش کرتے بھر جناب الہی میں ان کا وسید بیش کر کے حاجات طلب کرتے ۔

الا ۔ اور تحقیق المم احمد علیا ارجمہ کا المام شافعی علیہ الرجمہ کے ساتھ توسل کرنا ثابت ہے حتی کہ ان کے صاحبزاد سے حفرت عبدالتہ نے اظہار تعبب کیا کہ آپ جدیں تحقیبت المم شافعی کے ساتھ توسل کرتی ہے ، تو انہوں نے فر بایا رہیں ان کے ساتھ توسل بخاری تغرلف کی جیچے روابیت کے ماتھ ال نمین انتخاص کا اپنے اپنے اعمال کے ماتھ ٹوسل ٹا سب سبے جنہوں نے غار کی بناہ لہ الد غار کا مندا کی چٹال گرنے کی وجہ سے بند ہو گیا تو ان میں سے سراکیٹ نے اپنے اس عمل کے دسیلہ سے دعا کی جوالٹ توں لطے کے ہال زیا دہ قابل فبول سمجھا تو وہ بیٹا ان غار کے دروازہ سے الگ ہوگئی۔

تو انحصورتنا فع يوم انتشورعليه السلام كے ساتھ توسل واستغاثہ بطريق اولي جائز مو گاخوا ہ آپ كى حالت حيات ظاہرہ ہميا حالت وصال كيونكه نبوت ورسالت اوراس كے علاوہ ويكرفضائل وكما لات ہوآ ہيا ہي ہيں ان كے ساتھ ارباب غار كے اعمال كو كيانسبت ہوسكتى ہے اور حومومن آپ كے ساتھ توسل كرنا ہے تو اس كے بیش نظر آپ كی نوبت ورسالت ہوتی ہے جو تمام تر فضائل وكما لات كى جامع ہے اوران كا سرح بتمہ ۔

منکرین توسل کی ذہنی مفلسی

منکرین جب یرتسبیم کرنے ہیں کہ اعمال صالحہ کے ساتھ توسل جائزے تو بھر ذوات فاضلہ قد سیہ کے ساتھ توسل بطریق ادفا جائز اور مشروع ماننا چاہتے کیونکہ حفرت عمرین الخطاب رضی الٹرعینہ نے داعمال کے ساتھ توسل کی بجائے) حضرت عباس رضی النّدعۂ کے ساتھ توسل اختیار فرمایا۔

نیز بقول ان کے جب اعمال کے ساتھ آوسل درست تعلیم کرلیاجائے توہم ان سے دریافت کر سکتے ہیں کرمیم رہی کرم صلیا للہ علیہ وسلم کے ساتھ آوسل جائز نہ ہونے کی وحبر کیاہے جب کر نبوت ورسالت اور دومرے ایسے کما لات وفضائل آہے کی دارتا تائل میں موجود ہیں جو ہر کمال پر فرقیت رکھتے ہیں اور ہر عمل صالح پر عظمت وبرتری کے حامل ہیں جی اورائی میں اور بایں ہمداحادیث صحیحال کے جواز وشروعیت پر دلالت بھی کرتی ہیں۔

دادرنہ اللہ تعالی کے فرمان کو درست تسلیم کرتے نہاس خواب کو قابل اعتماد سجھتے) بلکہ حقیقت بیرہے کہ ال منکرین کے سیدا مولے سے پہلے است کے کسی فرد سابق یالاحق اور متنقدم و متما خرسلف و خلف نے اس کا انکارنہیں کیا د صوف و ہاہیہ نے ہی است مرحد مرکے متنفی علیہ اور اجماعی داست یہ کوچھوڈ کرنیا داستہ اختیار کیا ہے)

نورنگاه کے تحفظ اور اس میں اضافہ وقوت کی دعا

بعضء فامر كالمين سے يہ دعامنفول ہے۔ ٱللهُ قَدَّبَ الْكَفْبَةِ دَبَا مِنْهَا وَفَاطِمَةَ وَأَبِيْهَا وَبَغِيهَا وَنِيْيُهَا فَرِّرُ لِبَصِرِ فَى وَبَصِيْرَتِي ۖ وَسِّحِرِ حَبُ وَ مَهُ لَهُ قَالَ مِنْ

اسالڈ تعالے ہوگئی کارب ہے اور اس کا بانی مے ت کے مادر در ان کے والدگرامی ان کے فادند
اور ان کی اولادا مجاد کارب ہے میری ٹگاہ اور لیے بین کو سور فر با اور میرے اندرون اور باطن کو نورانی بنا یہ دعا نگاہوں کوروشن رکھنے کے بیے مجوب ہے ۔ اور ہوشخص سرمہ لگاتے وقت بر دعا پڑھے الٹر تعالے حزوراس کی
انکھول کوروشن فرباتے گا۔ اور حقیقی موّر فقط الٹر تعالے ہے بید دعا اسباب عا دیدسے ہے نہ کہ حقیقتی کورو جیے کہلول اور دیگر مشروبات بھوک اور بہایں دور کرنے کے مبدب تو ہیں گرحقیقت میری و میرالی الٹر نعالے کا فعل وائر ہے ۔ طاعت و فرمانبرواری سعادت وارین اور حصول و رجات کا ذریعہ ہیں حبب کہ ورحفیقت معادت و درجات کا عطا کرنے والا الٹر تع کیوں نرکروں اوہ لوگوں کے بیے بمنزلہ آفتاب ہیں اور ابدان کے بیے بمنزلہ عافیت ہیں۔ ۲۲ حب امام شافعی علیہ الرحمہ کو میاطلاع بہنچی کہ اہل غرب امام مالک رحمۃ الشرعلیہ کے ساتھ توسل کرتے ہیں توانموں نے قطعًا اس بر اظہار نا بسندیدگی نزکیا (اور مید دونوں ائمہ تنج "ما بعین سے ہیں للندا خیرالفرون میں توسل کا تبوت واضح ہوگیا اور دہ بھی ایسے اکا برائمہ اور مقتدایان است کے عمل سے جن کا علمی مقام اور کتاب دست پر کال عبورا در فراست صاد قرمب کے نزد کے مسلم اور معروب وسٹ وسٹ وسٹ میں در کیا مسلم اور معروب وسٹ وسٹ ور سے ا

۲۳- اہم ابوالیسن شا ذکی علیہ ارحمہ فرماتے ہی جے النّد تعا سے کی خباب ہیں کوئی حاجت در پیش ہوجی کے پورا کرانے کا الاہ رکھتا موتووہ النّد تعا لئے کی بارگاہ میں امام غزا کی علیہ الرحمہ کا دسیا پہنن کرے ۔

۱۲۳ - علاممرا بن تجر «صواعق محرقه لا بل الصلال والزندقه» بین فرما نسے بن که امام شافعی نبے ان ابیات بین اہل بیت منوت کے ماقد سل کیا ہے ۔۔۔۔

َ اَنْ عَلَىٰ عَلَىٰ اَبْدِي ذَرِيْفَقِ، وَهُمُ وَالْيُهِ وَسِينَاتِ اَنْ عَرْبِهِ مِنْ الْعَلَىٰ عَلَىٰ اَبِيكِي اَلْيَمِيْنِ عَلَيْقِيْقِ اَلْ نَبِي صَلَىٰ الشَّمِطِيهِ وَسِلَمُ مِمْ إِذْرِيعِهِ نِهَاتَ وَلَاصِ بَبِي اوروبِي اللَّي خَاسِلْيِ مِمْ ا مِن بِهِ اميدر هُنَا بِول كُرمِيرا نَا مُمَّاعَالِ مِيرِ بِي والمِينِ بِالقَوْلِي دِيا جَائِكِ كَارِ

حفاظت بمان ورخانم بالخرى دعاص كالعليم للاتعالى نے دى

اكرتوسل ممنوع سوتا تومنراماس ترمذي ال مقدس ميتيول كيرسا قدتوسل كرينة ابين متعلقين وتلامذه كواكس كالحكمية

التي

ان کے اثر اور منتج، ترتبہ کو ایجاد نہیں کیا بلکہ وہ الٹر تعالے کی تاثیر وتخلیق ہے اگرچہ آپ باعقبار کسی ہمبیدیت کے پھینکے وار جھی ہیں، علی ہٰ القیاس قول باری تعالے " فکٹو تعنی آئی ہے تو لکن اللہ قد کہ گھڑ ، ہیں صحابر کو ام علیہ الرضوان سے کفارو مزکمیں کے اعتبار سے کی نفی سے لیکن خلام ری سبب ہونے مزکمیں کے اعتبار سے اور اسی طرح بنی اکرم صلی الٹرعلیہ وقیلے کا ارشا وگرا ہی " مَا اکنا کہ تھنگہ وگئی اللہ کھی اللہ کھی ہیں سے تمہیں ان موارلیل کے اعتبار سے اور واقع میں قبل اللہ کھی ہیں اسنا و مجازی لیمی کو ارتبا و گوات سند ہی بالہ اللہ تعالی ہے۔ اور بسیا اوقات سنت ہی بیان حقیقت ہوتا ہے اور قرائ ججد ہمیں اسنا و مجازی لیمی کا مرب و سبب کی طوف اسا و کو دیا جا تا ہے گئی ہوتھ گا با وجود کہ کلام مجد ہیں ہے ۔ " اُڈٹٹ کا اُٹٹٹ کی مدھیں و خوال میں کہا ہوتی تھی ہوتی ہے ۔ " اُڈٹٹ کا اُٹٹٹ کی مدھیں دخول سے میں داخل ہو جا ور موسی داخل ہیں کہا کہ رسے گا با وجود کیہ کلام مجد ہیں ہے ۔ " اُڈٹٹٹ کو کہا گا ہے کہا ہے جود کہ کلام مجد ہیں ہے ۔ " اُڈٹٹٹ کو کہا گا ہے کہا ہے کہا ہے جود کہ کا میں موبائی کی مدھیں دخول ہے جو در حقیقت موثر نہیں ہیں ۔ اور حدیث باک ہیں سبب جقیقی کینی فضل خدا و زمیارک و تعالے ہی ہے ۔ وردو کی کہا ہیں کہا ہیا ہیں کہا ہیا ہو جود کیہ کار میں ہیں سبب جقیقی کینی فضل خدا و زمیارک و تعالے ہی ہے ۔ وردو کی سبب حقیقی کینی فضل خدا و زمیارک و تعالے ہی ہے ۔ وردو کی کی بیا ہے ۔ کورکر جنت کی عدت نامہ فضل خدا و زمیارک و تعالے ہی ہے ۔

اغتنى بإرول للركاحقيقي عني

ا۔ نیزاً ل صفرت علی السُّعلیہ وسلم سے معیج روایت کے ساتھ نابت ہے کہ جن شخص کو امداد و تعاون کی خرورت ہوتو یوں کے " کے" یا عبکا کا ملّلواً عِیْنُوفِیْ دفی دوایۃ اُ غِیْنُوفِیْ اے اللّٰہ تعالیے کے بندگان کرام میری مدد کروا ورمیری فرمایہ کو پہنچہ۔ سر قارون کے خصف اور زمین میں دھنسنے کے واقع میں اول مذکورہے کہ جب اس کو زمین میں دھنسا یا جانے لگا تواسی نے موسی علیہ السلام کے ساتھ است نا اُم کیا لیکن آپ نے فریاد رسی سنافر مائی۔ بلکہ فرمانے مگے اسے زمین اسے لوری قوت کے ے۔ اسی طرح النّد تعالیٰ نے ان مقدی مبتیوں کے ساتھ توسل کو قضاء صاجات کا سبب بنا دیا ہے جن کوالنّہ تعالیٰ نے عظمتِ شان سے بہرہ ور فرمایا ہے اوران کی تعظیم و نکریم کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا اس میں کفروشرک کا کوئی بہاد نہیں ہے بوشنی بھی سلف و خلف کے اذ کارا ورا دعیروا ورا د کا تبتیع کرے تو وہ انہیں لامحالہ توسل واستغاثہ پر مشتمل بائے گا گران منگر ہے کے خراج د خلہورسے قبل ان برکسی نے انکار واعراض نہیں کیا۔

اگریم اسان کے جملہ واقعات توسل واستغاثہ کا تذکرہ کریں تو گئی و فتر بھر جائیں لہٰذا اسی قدر کا فی ہے (بٹر ولی عقل بلم اور طبع مستقیم ہو ورز دفتر بھی بیکار ہوں گئے) اور جو تفقیل و تطویل پہلے کرچکے) ہیں اس کا بھی مقصد وحید نقط بہی تھا کہ شکو کہ شبہات ہیں بتناء لوگوں پر اس مسلمہ کی حقیقت پوری طرح و اضح ہوجائے ۔ کیونکم محمد بن عبدالو ہاب نجدی کے متبعین وہروکار کشنے ہی ساوہ لوح انسا نول کے سامنے ایسے شبہات واو ہام ہیش کر دہ شکوک وشنہات سے اپنا بچا در کرنا چا ہتا ہو وہ ان نفوص اور طوف مائل کی سیم سامنے ایسے بلکہ ان کے او ہام وضیالات باطل کے دلائل پر دلائل قائم کرے ۔

توسل، نشفع، استنفاشه اورتوجه كامتحالمعني بونا

علامہ ابن حجر ملی الجوہ المنظم میں فرمانے میں کہ تو ل خواہ لفظ استیانہ اور قوجہ کے ساتھ ہویا تشفع اور توسل کے الفاظ سے ہر حال میں جائز ہے کیونکہ ان میں مقصد کے لحاظ سے باہم کوئی تغاوت نہیں ہے ۔ لفظ توجہ جاہ سے مانچ ذہبے جس کا معنی بلندی مرتب ہے ۔ اور کمجی عزت ومرتب کے مالک کے ساتھ اس ذات والا کی طرن توسل کیا جاتا ہے جو اس سے سرتم ہیں اعلیٰ و ر تر ہو ۔

استفاته کا لفظی معنی طلب غوش اور فریا در س کی اپیل ہے ۔ اور فریا در سی کا متمنی اس امر کا طلب گار موتا ہے کہ اسے متفات سے فریا درسی فات سے فریا درسی فعید ہو جو اور و مستفاث سے اعلی و برتر ہی کیوں نہ ہو ۔ الغرض آل صفرت صلی التعظیم کے ساتھ توجہ الی انٹر اور استفاذ کا اہل اسلام کے قلوب وا ذھان ہیں ھرف یہی معنی ہے اس کے علاوہ قطعاً اور کو تی معنی ان کے ساتھ توجہ الی انٹر اور استفاذ کا اہل اسلام کے قلوب وا ذھان ہیں هرف یہی معنی ہے اس کے علاوہ قطعاً اور کو تی معنی ان کے ساتھ توجہ اس کے علاوہ قطعاً اور کو تی معنی ان کو وہ اپنی عقل کا ماتم کرسے اور دو سرول پر اعتراض سے گریز کرے می تعاف در صفی تا میں ان الفیل ملی السلام فقط التر تعاسلے اور بندہ ستفیت کے در میان واسطہ ہیں۔ اور محض ہیں تن میں مسب کے لی افسے بطور مجاز آپ کو مستفات کہ اجا تا ہے اور جا جا ہے اور ندہ میں کا ماتم کر سے نواز کی انٹر تعاسلے کا ارت و گرا ہیں" و مکاد کھیے گئی ترکی کا در کو کی ان ہندہ کا در تعاسلے کا ارت و گرا ہیں" و مکاد کھیے تا ہے گئا کی کو بیاں بیک وقت پھینگے کی نب بھی تم ہے کہا ہے نہ کی طوے ہے اور کی سی تا ویل متعین ہے کہا ہے کہا ہے کہا تی خوات انٹر تعاسلے کے ساتھ اختصاص بھی آ تو بہاں بیک وقت پھینگے کی نب بھی آپ کی طوے ہے اور ایسے اور اک سے اور ایس سی نا ویل متعین ہے کہا ہے نہ ترب کی طوے ہے اور ایس سی نا ویل متعین ہے کہا ہے کہا تھا تحقی اختصاص بھی آتھ بیاں بیک وقت پھینگے کی نب بھی آپ کی طوے ہے اور ایسے اور ایس سی نا ویل متعین ہے کہا ہے نہ کہا ہے کہا تھی کہا ہے کہا ہے کہا ہے کہا ہے کہا ہے کہا کہا ہے کہا کہا ہے کہ

ساتھ اپنی گرفت میں لے لیے تو النّر تعالیے نے موسی کلیم علیہ انسان کے اس طرز عمل کوئیٹ ندیدہ قرار نددیا ملکہ فرایا اس نے

ے فریادرسی کی درخواست کی اور نم نے قبول مزکی اگر محب کریا تو صرور قبول کر لیتیا" اِسْتَغَاثَ بِلِتُ فَلَفَتْ فَعِنْ وَكُوالمَعْالَ يْ كَدُعَنْتُ " تَوْكُلُوم بارى تعاسف بي ا غا ته اور فريا ورسى كى نسبت موسى عليه السلام كى طوت بھى سے ليكن باعلنباراسنا دمجازى كے اور النّر تعالىٰ كى طرف بھى ہے ليكن باعتبارات احقيقى كے عد

تجھی توسل سے مقصود رعاکی اپیل ہوتی ہے اور لبعداز وصال ھی آنحفرت صلی الشرعلیہ وسلم سے توسل جا تزہے کیوکراکہ اندو ہیں اور سائلین سے سوال کوجائے ہیں۔ اور فبل ازیں حضرت بلال بن حارث مزنی کی روابیت گذر چکی ہے کرانہوں لے دوخماللا برها حز بوكر عرض كيا "يَارْسُولُ اللَّهِ إِسْتَسْوَق إِنَّ مَّتِلَك " اسے ربول خوا امت كے ليے باران رحمت كى دعا كيجے تو روز روش كا طرح عیال مو گیا کہ محبوب کرمیم علیہ السلام کے وصال شرافیت کے بعد بھی حصولِ مرادا ورحلِ مشکلات کی دعا کے بیے عرض کرنا جازے جیے کر حالت حیاتِ ظاہرہ میں کیونکہ انہیں سوالات امت کاعلم بھی ہوتا ہے اور وہ دعاء د شفاعت کے ذریعے صولِ مقامد کا

ا درآل حفرت صلى النوعلية وسلم كاست وتوسل سركار خير من جائز ہے خواه اس دنيائے آب وكل من فلور فرما بونے ہے يبلي كازمانه مو- ياحيات ونيوس اورعالم برزح كازمانه مويا ميدان محتركي مولنا كيول اورمصا تب وتندا ندكا دورمو- اورميتمام موثي اخبار سواترہ اور اجماع اسلامت واخلاف سے نابت ہیں ۔اورمنکرین اس اجماع کے مخالف ہیں خلاصر مفصور یہ ہے کم بحاکم علیم الصاری والتسلیم کوالٹر تعالیے کے ہاں اس کے فضل وکرم اور عطاء وسختشش سے جاہ ومرتبت واسعہ حاصل ہے اور تدیمال الرردرة رنيع دالمذا ال كودبيله بنانا جأ يزجى مع اوراعظم القربات سي صى ب ا

منكرين توسل كالخيل فاسدا ورزعم باطل

بعض مح دمان سعادت كاخيال يد ب كرتوس وزيارت سے منع كرنے بي توحيد بارى تعالے كا تحفظ م اور رخمت و الترتعالى اوراس كرسل واحباريس باسم رازونيازى باتين موتى بين ال بين ووسرول كو دخل اندازى كى عجال نهي سے الترتعاف مي والع اللام كو حكم و سے ویباکداس كى فرما و رسى كرواس نے ان كو النّر تعالى كا نائب سمجدكرسى فرما و رسى كى درخواست كى تفى نداللّه تعالى كاشر كيا در برمقال مجھ كرنىز فرعول نے توب وندامت كا اطہاركيا اورايان لانے كابر لا اعلان كيا مگر النّد تعليانے اس كا ايمان قبول مذكيا اور اسع ق مونے ہے ندبجايا توموى كليم عليه السافم كابيمل الند تعالى كسك استعل كى تقلبد تصى- نيزية عمام عوكم كساخان باركاه نبوت ببرحال نباه ومرباد اورنديت ونالود موكم ربت مي ادران كامعالمربا ذن التدرس كرام ك باته مي دے دياجا تاہے - فالتدورسول اعلم فاقع حواشرف

الدر من ترجید کے اندر خلل اندازی اور مثرک ہے - تویت خیل فاسد ہے کیونکر جب زیارت روضهٔ اقدی میں اور توسل استفانه في فريت مطهره سے آداب كى رعائت كى جائے توكسى غيرمشروع اور ممنوع امر كارتكاب لازم نہيں آتا -الديرياناكرهم مدذرائع كي تحت توسل وزيارت كوممنوع قرار ديتے مي توبي النّد تعاليے اور اس كے رسول مقبول النّرعليه بلم برستان اورا فتراسسے - اور گوباان ما نعین کاعقیدہ یہ ہے کہنی اکرم صلی الشرعلیر دیم کی تعظیم و کریم جائز نہیں ہے -لہذاجہال المل معلق مومن سے تعظیم نوی صادر ہوتی ہے توبیر لوگ کفروشرک کا حکم لگا دیتے ہیں حال تکریہ حکم خلا میں حقیقت ہے۔ كوكم النوتعا بے فيطرح طرح سے جليب اكرم صلى الشيطير وسلم كي عظمت مقام اور تعظيم وكريم كو سيان فرما ياہے ۔ تو التر تعاليے كے بدے ہونے کے ناطے ہم مرفرض ہے کہ ہم تھی اس ذات باک کی تعظیم ہجالائیں جس کی تعظیم اللہ تعالیے کرسے اوراس کا حکم صے۔ البزآنا حرورہے کو آپ کوصفات ربوبیت کے ساتھ قبطعًا موصوب ندھ ہُراییں۔الٹر تعالیے امام بوصیری کو خصوصی رحمتوں سے فرازسے انہوں نے کیا خوب فرمایا سے

وَعْمَا ادَّعَتُهُ النَّصَالِي فِي إِندهِ مِ مَا اللَّهُ النَّصَالِي فِي اللَّهِ الْمُتَّامِلُهُ وَالْمُتَّكِم رّجہ، نساری نے اپنے نبی علیے علیہ السلام کے متعلق الوم بیت اور ابن النّد ہو نے کا جو دعوی کیا ہے اس کورک کرنے موئے دیگر نشائل د کما لات جس قدر صابح نبی اکرم صلی النّد علیہ دسلم میں تسلیم کر اوران کا حکم دے ماکہ لوگ ھی ان کا اعتقال کھیں

للذاصفات ربوریت کے علاوہ فضائل و کما لات نابت کرنے ہیں کوئی وجد کفر دشرک کی نہیں ہے۔ بلکہ وہ عظیم زین طاعات م عادات سے ہے۔ اور سبی حکم ان تمام مقربانِ بارگاہِ خدا وندی کا ہے جن کی عظمتِ شان اللہ تعالیے نے بیان فرمائی ہے۔ يعنى انبياء دمرسان عليهم الصاوة والنسايم، مل تكرم قربين اورصد لفيين وشهداء اورصالحين-

شعائر کی تعظیم لٹر تعالی کی عبادت ہے درشعائر الٹر کابیان

النوتعامے کا ارشار گرامی ہے۔

"وَمَنْ يُعَظِّمُ لِشَعَاكُو اللّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَنْقُوى الْقَكْوِبِ"

جُنْ خص سَعا ترالتُد كى تعظيم بجالا سے توري قابى تقوى بى داخل سے اورعبادت خدا وندى سے -

الترتعاك كافرمان واجب الاذعان

"وَمَنْ تَيَعْظِمْ فِحُرْمَاتِ اللهِ فَهُو خَيْرٌ لُكُهُ عِنْمَا كُتِيم "

اور ج شخصِ الترتعالي كے نزديك عرّت وحرمت كے لائق السياء كى تعظيم بجالاً الب تووہ اس كے يسے الله تعالى كے ہاں بہترہے۔ بات و فلالت حوف الشّرو حدة لا شر ميك لهنسب للهذا بهال بهى اسنا دمجاز عقلى پر بنبى ہے۔ اللّه تغا سے نے قول فرعون كى كايت كرتے ہوئے فرايا" يا ها مَان آبن كِي حَتَّى هَان اسے ہان مير بسيد انتها أن بلند مكان بنا حالانكه ہان كرنے كاحكم دينے والا تعانہ كه خود بنا كرنے والا - بانى تومعار تھے اور ہا مان مبر ب آمر تھا لهذا يہاں هي بنا بر عرص كا استعاد ہان كى طرف مهاز عقلى كے قبيل سے ہے -

اسی طرح احا دیث رسول صلی السُّر علیه و سلم می مجازعقلی بمثرت مذکور ہے جوشخص ان کی وا نفیت رکھتا ہے اور اسسنا د حفیقی د مجازی کوسمجھتا ہے وہ لا محالہ اس پر مطلع ہوجا نے گا ان کو نقل کر کے کلام کومز بدیطول دینے کی مزورت ہمیں ہے۔ علماء کرام فر ماتے ہیں اسسنا و مجازی کا اہل ایمیان سے صدور سی اس کو مجاز پر حمل کرنے کے لیے کا فی ہے کیؤندا عتقا و معیج یہ ہے کہ عباد اور ان سے افعال کا خالق حرف السُّر تعالیٰے ہے اس کے علاوہ کسی زندہ یا فوت شدہ ہمتی کو ان میں قدر ت نائر دلفرن نہیں ہے اور میری توحید خالص ہے جو اس سے مختلف عقیدہ رکھے وہ شرک کا مرتکب موکا۔

مانعين نوسل معتنزله كي راه بير

زندہ اور فوت شدہ اشخاص ہیں تاثیر و تصوف سے کھا فاسے فرق کرنا اور زندہ کو اپنے افعال واعال کاخالق تسلیم کرنا بخلات فوت شدہ کے توریا ہل السنت کا مذہب نہیں بلکم معتزلہ کا ہے (قولِ باری خابق گُلِّ شَیْمی اور ارشا دفدا و ندی «واکلهُ تَحَلَّمُهُمُ وَمَاتَعُمُكُونَ » کامصارم و مخالف ہے ہی میں خالقیت کو الشر تعالے کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور ذواتِ عباداورا عمال خال خواس کی خالفیت محیط و ثما مل قرار دی گئی ہے۔

اگریدانعین جوزهم نویش محافظ توحید بنے مہر اورالفا ظاموسم تنرک سے منع کرنے کے ورہے ہیں اور ذرا کع داسباز کا دروازہ بندکرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں صرف عوام مؤنبن کو از راہ اوب لیسے الفاظ استعمال کرنے سے منع کرتے جن سے غیالٹر کی اثیراور ایجاد کا وہم مؤنا ہوا وربصنے ہوئے توسل واستغال کرتے اور دائرہ او ب ونیاز ہیں رہتے ہوئے توسل واستغاثہ کو اثیراور ایجاد کا وہم مؤنا ہوا وربصنے ہوئے توسل واستغاثہ کو جائزر کھتے توان کے کام کی کوئی وجہ ہوسکتی تھی لیکن با لکل ہی اس کو ممنوع اور غیر مشروع قرار دینا احادیث میں جسے کے مخالف اور اللان واخلاف کے علی واقع میں میں میں میں میں کے مزاد دینا احادیث میں اس کو منافذت کے مزاد ہوں کو لازم پر میں ہے اور شروع فو مخالفت کے مزاد ہوں کی ہیروی کو لازم پر میں ہے ورشنا ہونے ومخالفت کے مزاد ہوں کی ہیروی سے گریز کیمنے ع

النرتعاك كارشادب.

" وَمَنْ إِنُّنَا قِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَكَّنَ لَهُ اللهُ لَهُ يَ وَيَثَيِعُ عَيُوسِينِ الْمُؤَمِنِينَ كُولِهِ مَا لَوَكَ وَلُمُ لُلهِ

مد اتهاع جمبوراورسواداعظم مى راه راست برسونے كى مقانت سے

اوران شعائر وحرمات ہیں تعبر معظم ، حجراسوداور مقام ابراہیم علیہ السام داخل ہیں۔ حالانکہ دہ پھر ہیں مگرالٹہ تعالیا نے پہلے کے طواف ، رکن یمانی کے مس کرنے بچراسو دکو اوسر دبنے ، مقام ابراہیم کے بیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے -اور دعا کے لیے مستجان ، باب تعبر اور ملزم کے پاس گھڑا ہونے کا امرفر مایا ہے لیکن ال ثمام معاملات ہیں ہم نے صوف النہ تعالیٰ عمادت کی حددت کی عددت کی سبے ۔ اور کسی دوسری چیز کے موز بونے کیا نوح اور نقصان وہ ہونے کا عقیدہ نہیں رکھا بلکم ان امورکو حرف اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے میں ۔ خصص مانتے ہیں۔

تعظيم صطفوى اور تنرك بي فرق

صاصل کلام ہے کہ بہاں دو رہ اربوریت باری کو بلا مترکت غیر ہے گئا اور اللہ تعالیم و کریم کا دج ب ولزوم اوران کے مرتبہ کا نا مخلوق سے بلندو بر ترمونا۔ دو سرا ربوریت باری کو بلا مترکت غیر ہے گئا اور اللہ تعالیم کو ذات وصفات اور افعال ہیں منفرد دمتوں اننا ہوشخص مخلوق ہیں سے کسی کی النہ تعالیم کی اللہ تعالیم کا میں اور ہیں تعلیم کرتے تھے اور ان کو مستی عبادت سمجھتے تھے۔ اور اسی طرح ہو شخص رمول اکرم می اللہ علیم کا میں کہ مترکب کی تعالیم کی اللہ علیم کا میں کہ مترب کی اللہ تعالیم کا میں اور میں کے ساتھ موجوت نہیں ناتا تو اس نے داہ جی کو بالیا۔ اور صبحے معنوں ہیں ربوریت ورمات کے حقوق اور اور اختراط و تفریط سے باک ہے۔

کے حقوق اور کو سے اور آن کا باس می طرح کا طرکھا اور رہی وہ تول اور اعتقاد سے جو افراط و تفریط سے باک ہے۔

جہاں کے ممکن ہومومن کے کلام کوالسے معنی برجمل کیا جائے جس میں گفر لازم نیرائے

اگروسنین کے کلام ہیں کئی جیزی نسبت غیرالٹاری کھرٹ بائی جائے جس کا صدورالٹر تعامے کے ماتھ فاص ہے واسے جالا عقلی پر محول کرنا لازم ہے اور اسے کا فرقرار وینے کی کوئی وجہنیں کیونکہ مجاز عقلی خود کلام مجید ہیں بمبرٹ وار دہے اور اسنے کا فرقرار وینے کی کوئی وجہنیں کیونکہ مجاز عقلی خود کلام مجید ہیں بمبرٹ وار دہے اور الٹر تعالے کا صلیالٹر علیہ وسلم ہیں جی مثل قول باری تعالی ہے ۔ دور وَ ان کیا اللہ محلیہ وسلم ہیں جن مثل قول باری تعالی ہے دور وَ ان کے ایمان میں مثل قول باری تیں اضافہ اور ترقی پیدا کمرتی بہیں حقیقہ ایمان میں ترتی اور اضافہ اللہ تعالیہ بدائرا اللہ محل و ان کے ایمان میں تو میں اس کا مبد ہیں ۔ تو میر اسٹ او مجازی عقلی پر مبنی ہے ۔ ارتبا و ضا و زاد کی کہتے ہوگا کہ ان ان جی محل کے بوڑھا کر دے گا مبد ہے حقیقت بی اللہ وہ وہ وہ ان محل کے ایمان میں مجاز عقلی ہے کیونکہ تیا مت کا دن ہول کے بوڑھا کرنے کا مبد ہے حقیقت بی اللہ کو بوڑھا کرنے والا الٹر رہ العرب العرب ہے ۔ فرمان رہ العرب ہے کیونکہ وہ منشاء صلالت اور سب گرائی بہی ورنہ حقیقت می اللہ کھراہ کرنے کی نسبت یعنون ، لیمون اور نسرنا می بیون کی طرف کی گئے ہے کیونکہ وہ منشاء صلالت اور سب گرائی بہی ورنہ حقیقت می ماللہ کھراہ کرنے کی نسبت یعنون ، لیمون اور نسرنا می بیون کی طرف کی گئے ہے کیونکہ وہ منشاء صلالت اور سب گرائی بیں ورنہ حقیقت می ماللہ کی نسبت یعنون ، لیمون کی نسبت یعنون ، لیمون اور نسرنا می بیون کی طرف کی گئے ہے کیونکہ وہ منشاء صلالت اور سب گرائی ہیں ورنہ حقیقت می مالی

جَهَنَّوُوسَاءًتُ مُصِيْرًا.

ترجب، جونشخص رسول فداصلی استه علیه دسلم کی مخالفت کرے بعد ارزان کرحق وصواب اور راہ ہلری اس پرواضح ہو جی اور مل ہو جیکا اور اہل ابیان کے راست کو چھوڑ کر علیماہ راہ افتیار کریے توجم اس کو ادھر چیر دیں گے جدھر وہ ہیرے گا اور اسے جہنم ہیں داخل کریں گے اور وہ بہت بُراٹھ کا ناہے۔ رسول اکرم صلی النّہ علیہ دسلم کا ارش دگرا می ہے۔ "عکینگٹر بالسّواج اللّہ عظر فی آئے گئی الیّہ نَتْہِ جِنَ الْفَائَمَةِ الْقَاصِيَة وَ

سواداعظم کاسا تھ سرگزنہ تھیوڑ وکیونکہ بھیڑسے اسی بھیڑ کو کھاتے ہیں جوزیوڈسے الگ ہوجاتی ہے۔ رسالت بناہ صلی النّدعلیہ وہلم کا ارث دِیاک ہے

" مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةُ شِالْرًا فَقَلْ خَلَعَ رِبْقَةً الْكِسْلَا مِر مِنْ عُنْقِرِ"

جونٹخص جماعت اہل اسلام سے ایک بالشنت بھی دور مواتواس نے اسلام کی رسی اپنی گرون سے آنار بھینکی۔ علامر ابن البوزی نے تلبیس ابلیس ہیں بہت سی احادیث نقل فرمائی ہیں جن میں سواداعظم سے علیادگی پرسخت وعید فرمائی گئ ہے من جلدان احادیث کے ۔

مدیث عبدالند بن عمرصی الندعنها ہے کہ رسول خداصلی النّرعلیہ وسلم نے جابیہ کے مقام می برخطبہ دیا اور فربایا ج شخص جنت کے وسط اور اعلیٰ درج بربہن چیا جا ہتا ہے تو جما عدتِ اہل اسلام کے ساتھ رہنے کا النزام کرے کیونکہ شیطان ایک کے ماقع مونا ہے اور وہ ذَوسے نسبتناً دور ہوتا ہے ۔

ہے اور دہ ورسے جس رور ہوں ہے۔ حضرت عرفج رصی الشرعنہ کی روایت ہیں ہے کر ہیں نے ربول کرم علی الصاداۃ والتسلیم کوفر ماتنے ہوئے سنا۔ یکہ الله علی الْحَمَا عَدْ وَالشَّيْطَانُ مَعَ مَنْ يُخَالِعْ الْحَمَاعَةَ السُّرِ تعالے کا دمستِ حفظ وا مان جماعت برہے اور شیطان اس کا ماقی ہے ص نے جماعت سے علیمہ کی اختیار کی ۔

اسامہ بن شریک کی روایت ہیں ہے کہ ہیں نے نبی الانبیا رصلی الشرعلیہ وسلم کو فریا تے ہوئے سنام الشرتعا سے کا درست فصل وکرم جما عت پر ہے جوان سے علیحد گی اختیار کرتا ہے اس کوشیاطیب کے لیے ہمیں جیسے کہ جھیڑیا رایوڑ سے علیورہ ہونے والی جیڑ کواچکہ لیتا ہے ۔

حفرت معا زبن جبل رض النّدعندسے مردی ہے کہ نبی مکرم صلی النّدعلیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے لیے بھٹر وا ہے جیسے کہ بھیڑوں کے لیے بھٹر یا بہزناہے اور ہرعلیہ کہ ہونے والی اور دوری اختیار کرنے والی بھٹرکولقہ بنا لیتا ہے لہٰذا اہینے آپ کو مختلف گھا ٹیول میں جانے سے بچاؤ اور جاعت عامراور مسجد کولازم پکڑھے میو۔ حضرت ابو ذر رصی المنزعندسے مردی ہے کہ مجورب کریم علیہ السلام نے فرمایا " ڈوشخص جو باہم متحد ومتفق ہمیں وہ اسمیلے

شفی سے بہتر ہیں۔ تبین دوسے بہتر ہیں اور جارتین سے ۔ لہٰذا جماعت کی رفاقت کولازم سمجھوکیونکہ اللّٰہ تعالیٰ میری امت کرماہ ملزی کے علاوہ اورکسی راہ برجیع نہیں فرمائے گا۔

بزعم منکرین سروردوعا لم فخرعر فی عجم صلی الله علیه سلم سطلب شفاعت کے وجوہ ممانعت

میزارج صنوراکرم ملی النه علیه دسلم سے شفاعت کی آبیل کو ممنوع قرار دینے میں بیشبہات بیش کرتے ہیں کہ ۱- الله نفالے قرآن مجید فرقان حمید میں فرما ہے " مَنْ خَالَّا یُ بَینْ فَعُ عِنْدَ کَالِّا وَاللّٰهِ بِالْدَیْ کے ہائیں کے اون کے بغیر شفاعت کرسکے -

٢- ارتبادبارى تعالى سى « دَلَا كَيْنَفَعُون إِلَّا رِلْمَنِ ارْتَضَىٰ » وه شفاعت نهي كري كے مگرض كے ليے ان كى شفاعت النّر تعالى پسند فرمائے كا۔

توصیب کریم علیه ال اس سے شفاعت کے طلب گار کو بریسے علوم ہوسکتا ہے کہ انہیں میرے حق میں شفاعت کا اذن ال چکا ہے تاکہ شفاعت طلب کرے اورا سے اس امر کا وُلُوق کیونکر موسکتا ہے کہ میں بھی ان لوگوں سے ہول جن کی شفاعت اللہ تعالی کو پہند ہے تاکہ ان سے شفاعت کی اپیل کرے اکیونکہ کلام مجید نے شفاعت کو ان دوصور تول میں منحصر کردیا ہے)

مخالفین کے شیم ات کا جواب ، ان کا برات کدلال اُن اعادیث صیحرکے باعث مردود ہے جن سے سرور حمصلی اللہ علیہ وسلم کے بیے عملی طور پرا ذن مل جانا تا بت ہے مثلاً علیہ وسلم کے بیے عملی طور پرا ذن مل جانا تا بت ہے مثلاً

اَ اللهُ وَكُول كَ لَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَوْدِهِ اللهُ عَلَا مِن اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى ا

حاصل دوقاح بران منکرین کی بنا اور مبنی دونوں فاسد وباطل ہیں اول اس لئے کہ اموات اور غائبین کی ندار کے شرک بہنے کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں سے بلکہ احادیث صحیحہ صراحة گال کے عقیدة مزعوم کا بطلان ابت ہے اور ثانی بعنی من کی دھ بطلان یہ ہے کہ بے نشک بعض اوقات ندار کو وعا سے تعبیر کیا جائے ہے جسے کہ تول باری تعاطے « وَلَهُ تَحْعُلُو اُدْعُا اُورُ وَلَا اِللّٰهُ وَلَى اَللّٰهُ وَلِي اَللّٰهُ وَلِي اَللّٰهُ وَلِي اَللّٰهُ وَلِي اَللّٰهُ وَلَى مَا اُورُ مِن مِن مِن اور ما روا ما اور فرت شدہ میں بدار کو دعاء سے تعبیر کیا گیا ہے کئی اور ممنوع وحرام ہوگی حالان کہ بدار کر برادار عبادت ہو تو اور اس بین زندہ اور فوت شدہ وگول کی ندار و پیکار تھی داخل ہوجائے گی اور ممنوع وحرام ہوگی حالان کہ بدان م باطل سے تولا می السلیم کرنا ہوئے کا کم حرف وہ اور کیا رعبادت ہے جس میں منا دمی دبچاری ہوئی ذات ہو اللہ اور سنتی عبادت سمجھ کرندار کی جائے اور اس نظر ہے ہے تحت اس کی طرف رغبت ومیلان اور اس کے آگے خضوع وخشوع کی جائے اسے سے اور اس نظر ہو ہے تحت میں کی طرف رغبت ومیلان اور اس کے آگے خضوع وخشوع کی جائے اور اس نظر ہو ہے تا ہو سے اس کی خال ہو کہا ہی جائے۔

الغرض موجب شرک فقط غیرالتُدمی الوسیت کا اعتقاد سبے ادر غیرالتُدکی تاشیر کاعقیدہ محض کسی شخص کو بیکارنا خواہ اس کے متعلق الوسمیت اورا بیجاد و تخلیق کاعقیدہ نہ بھی ہوعیادت اور شرک نہیں ہے خواہ وہ منا دی میت ہویا غائب و بعیدیا جا داور بے جان اسمیار ہول اور سرسب ندائیں احا دیث صعبحہ اور آٹار صریحیا ہیں وارد ہیں -

لهذا ان کاید دعوی کرمیت و جماد اور نمائب کی ندار دعاء به اورسر دعا عبادت سے -اس کی کلتیت اوراطلاق وعموم غیر اسلم بے - اور نیز ندار میارت سے - اور نیز ندار نواز نده لوگول کورکیا رنا بھی ممنوع مو گاجیے کراموات کو بکارنا کیونکہ وہ دونوں غیر نوٹز ہونے ہیں برابر ہیں - ادر نہی کو ئی مومن کسی غیر اللہ میں زندہ مو یا مردہ الوہیت اور تاثیر وا بجا د کا عقیدہ رکھتا ہے جو دعا رعبادت بلکم منزا ور روح عباد ہے دہ اللہ کی طرف رغبت اور اس کے صفور خصفوع فوشوع سے -

بی کہت سی المبی اها دین وروایات اور سنن وا ایر تمہا سے ساسنے رکھا ہوں جن میں اموات وغائبین اور جا دات کو نالوہ کی گئی ہے۔اگرچہان اها دیث وا اور سے اکثر کا ذکر قبل ازیں ہو جیکا ہے لیکن اعا وہ بھی تھالی اندا فا وہ نہایں ہے۔ ار حدیثِ فریر جو حضرت عثمان بن جنبیعت رضی الندی خرسے منقول ہے اس میں دویا کھی گئی گو آئی آئی تھے ہوئے الیا کہ جست ک موجود ہے اور یہ بھی عرض کیا جا جبکا ہے کہ صحابہ کرام علیم ارضوان نے سرور دوعالم صالی لٹوعلیہ کم مے وصال شریعیہ کے بعد بھی اس دعاء برعمل کیا ۔

۲ حدیث بلال بن حارث مزنی می وارد سبے کروہ قبر انور پر حاخر ، بوت اور عرض کیا " یا کرشول الله واستسنق رائد می تیک"

اس میں نداء و ضطاب صبی سبے اور آپ سے استسقاء کی درخواست صبی سبے حالانکہ آپ کا وصال ہو چکا تھا۔

ہر جن احادیث میں زیارت قبور کا ذکر سبے ان میں اکٹر کے اندر اموات کو ندار و خطا ب سبے شلاً السلام علیکم یا ہل القبور السلام علیکہ احل الدیار من الموسنین و اماان شاتم اللہ کم ہا حقون ، ان میں اموات کو ندار و خطا ب سبے اور میرا می احدیث کم استعار اولیتیان کی کتب حدیث میں وارد میں و ملکم توار و توارث کے ساتھ ان کامعمول میرمونا جی نابت سبے اور میرا ہل اسلام کا شعار اولیتیان کی کتب حدیث میں وارد میں و ملکم توار و توارث کے ساتھ ان کامعمول میرمونا جی نابت سبے اور میرا ہل اسلام کا شعار اولیتیان ک

۲- بوشخص جمیورکے دن بیٹرت در در درسلام بارگاہ ستیدا نام علیہ العماداتہ و السلام بیں بیٹی کرے ۔

۳- بوشخص جبر منورا درر دومنہ اطہر کی زیارت کرہے ان تمام بوگول کے بیے بھی شفاعت کا حصول عراصة تنابت ہے جب منظم مل مسر بیٹل اوگول کے بیے بھی شفاعت کا حصول عراصة تنابت ہے جب منظم مل السّطیہ وسلم فرمانے ہیں "شفاعت اور دنوب و آثام ہیں بنتا اوگول کے بیے بھی شفاعت است کے گنہگا را در کبروگان ہوں کے مرکبیں السّطیہ وسلم فرمانے ہیں "شفاعت اور دنوب و آثاب ہور کا آئی کہ کارکیول نہ ہو آپ کی شفاعت اس کو حاصل ہوگی۔ ابتدا ان احادث کے بید ہے تو جوشخص مجی ایمان برفوت ہو توا کہ کتاب کا کہ کارکیول نہ ہو آپ کی شفاعت اس کو حاصل ہوگی۔ ابتدا ان احادث سے نابت ہوگیا کہ تمام مومنین حیطہ شفاعت میں داخل ہیں داخد وہ الا لمن ارتضیٰ میں مندرج ہیں) اور آل صفرت میں السّر طبر وسلم کو بالفعل اذن شفاعت مل جو کا ہے۔ داور آپ الا باذنہ ہیں داخل ہیں ج

لہٰذا جُرِشَخص رمول محتشم صلی النّدعلیہ و کم سے شفاعت طلب کرتا ہے وہ گویا النّد تعالیٰے کی حمّاب ہیں نبی اکرم صلی النّزعلیم کی اسلام سے معیب خلاصلی کے دسیلہ سے یہ دعا کرتا ہے کہ النّد تعالیہ اس کے ایمان کو محفوظ رکھے اور اسی پراس کا خاتم کرسے تاکہ اسے حبیب خلاصلی النّدعلیہ و کلم کی شفاعت نفیدیہ ہوجائے الغرض تفقیلی ولائل کی بہاں حزورت نہیں امر شفاعت با لکل واضح ہے ہاں نگا، بعیرت ہی ختم ہوجائے اورول ہی اندھا ہوجائے اوال کا علاج ہما ہے ہیں کیا ہے۔

ندا بغيراللرك ممنوع مونے بريش كرده شبهات كارد

غیرالترکو بیکار نے کے متعلق منگرین توسل کا مہارا ہو وہم دخیل ہے کہ جا دات، غائب احثیا، اوراموات کو کیارنا شرک کم ہے جس کی وجر سے مشرک کا خول بہانا اور مال چھین لینا مباح ہوجا تا ہے۔ اور ان کا منٹ غلطی بیہ ہے کہ اموات وجا دات اور فائبیں کو ندار کرنا دعاہیے اور وعارعبا وت ہے بلکہ عبادت کا بھی مغزا درجا صل مقصود اور بہبت سی آیا ہے قرآ نیر کر انہوں نے موہ یں پرجیبیاں کر کے انہیں مشرک قرار دے ویا حالا تکہ وہ بت پرست مشرکین کے حق میں نازل مو کی تھیں۔ اور ایسی کا فی آیات کا ہم فرکہ کرنے ہیں۔

عدد کام مجید فرقان محید میں بنی اکرم صلی السّر علیه وَ کُور مِن الرّر اللّه کُور مِن اللّه مُن مُن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مُن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مُن مُن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مُن مُن اللّه مُن مُن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مُن مُن اللّه مُن مُن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مِن اللّه مُن مُن اللّه مُن اللّه مُن مُن اللّه مُن مُن اللّه مُن مُن اللّه مُن اللّه

41

المالق

YAL

توابدا محق

مرور کوئین سیدانتقلین صلی النه علیہ وسلم نے فربایہ " جب کسی کی مواری جنگل میں بھاگ جا تے تو وہ ایول بیکا رہے " یاعبہا کا تھور نہ نہوں کے بندے " رجال غیب اللہ عبد اللہ تعالیٰے کے بندے " رجال غیب اللہ عبد اللہ تعالیٰے کے بندے " رجال غیب اللہ و بیکار مرتبی فراید سے کہ اوراس کی عرض کو شرونے فبولیت بخشیں گے ۔ تو اس روایت میں رجال غیب کے اوراس کی عرض کو شرونے فبولیت بخشیں گے ۔ تو اس روایت میں رجال غیب کے این مقرب نبلول کا اس نے شاہدہ بھی نہیں کیا ۔ جو اوران سے نفع رہائی کی درخو است جی ہے حالا نکہ اللہ تعالیٰے کے ان مقرب نبلول کا اس نے شاہدہ بھی نہیں کیا ۔ جو اوران نے روایت نقل فرمائی سے کہ رسول کوئم علیہ الصادا" والتسلیم نے فرمایا۔

المران نے روایت نقل فرمائی سے کہ رسول کوئم علیہ الصادا" والتسلیم نے فرمایا۔

جبتم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجاتے یا اسے مدودر کار سوجب کر دہ ایسی زمین میں ہوجہاں کوئی مونس و غمخوار نبع توجا ہئے کہ یا عباد اللہ اعینونی اور ایک روایت کے مطاباتی یا عباد اللہ اغینونی کہے" اے اللہ کے بندومیری مدد کرو اور فریاد کو بہنچو کیونکہ اللہ تعالیے کے مقبول بندے (ایسے علانوں میں) ہوتے ہیں جن کوئم نہیں دیکھ سکتے۔ علامہ ابن مجر «ایصناح المناسک» کے حاشیہ ہی اس حدیث پاک سے شخت فرماتے ہیں کر ہر حدیث مجرب ہے جیسے علامہ ابن مجر «ایصناح المناسک» کے حاشیہ ہی اس حدیث پاک سے شخت فرماتے ہیں کر ہر حدیث مجرب ہے جیسے

۳- ابودا و دُرُّ لِین اور دیگرکتب حدیث بین حزت عبدالنّه بن عمرضی التّه عنها سے سروی ہے کہ رسول خدا علیہ التي تؤالتنا رحب سفر پہوتے اور است آجاتی توفرواتے " یکا رُفِی کہ بی وکت بھی اللّه کا عُوْدُ باللّه وَن شَرِّدِ اور است آجاتی توفرواتے " یکا رُفِی کہ بی وکت بھی اللّه کا باللّه وی شَرِّد اور تیرے اور تیرے اور اسنے والی اشدیاء اسے دبین تیرا اور میرا رہ اللّه تعالیے میں اللّه تعالیے کی بناہ طلب کرتا ہول تیرے اور ان اللّه تعالیہ کی بناہ طلب کرتا ہول تیرے اور تیرے اور کی بناہ طلب کرتا ہول در ندول سانیوں سے بالحضوص سیاہ فام بھیوؤں اور حملہ آبادیوں بیں رہنے والوں اور ان کے آبار سے اور ان کی اولاد کرتا ہوں در ندول سانیوں سے بالحضوص سیاہ فام بھیوؤں اور حملہ آبادیوں بیں رہنے والوں اور ان کے آبار سے اور ان کی اولاد

ادر نقها كرام نے آدب سفر ميں ميں تھر بح فرائی ہے كرمسا فركے ليے آغاز شب ميں بير دعا پر ها مسلون ہے حالانكمہ اس ميں جادیعنی زمین كو ملار و خطاب ہے ۔

ہم الم تر بذی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے اور دار می نے حضرت طلح بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ آل حضرت ملی اللہ علیہ وبلہ حب بہر حب بہر مات کا جاند دیکھتے تو فرما تے " یا چاک کُر بِیْ وَ دُرَبِّکُ اللّٰهُ " اے ہلال تیرا اور میرا رب اللّٰرتعا کے بے اس عدرت بیں بھی جاد کو خطاب ہے داور وہ بھی دورسے) -

ہ میں موری ہے کر حب رسالت ما بھیرافضل الصالت کا مصال برگیا تو صرت ابو برصدین آپ کی خبر دورایت میں مردی ہے کہ حب دورال سن کر اپنے دولتنکدہ سے مصور اکرم صلی الشرعابیہ وسلم کی بارگاہ اقدیس میں حاضر ہوئے۔ چہر و اقدس سے ببڑے نشان ہے) لہٰذا ان کومفصلاً بیان کرنے کی حزورت نہیں ہے۔ سم۔ پہلے تفصیلی طور پر بیان ہوچکا ہے کہ مذاہب اربعہ کے علماء اسلاف واخلاف نے قبر الورا ورروضۂ اطہر کی زیادت کئ

والے کے لیے اس امرکوستی قرار دیا ہے کہ قبرا قدی کے سامنے کو ا ہو کرع فن کرے۔ " یا رُسُولَ اللّٰہ واِنْی جِنُکُنُّ کَ مُسْتَغُولُ مِنْ ذَنْبِی مُسْتَنْفُوعًا بِكَ إِلَّا دَبِّیْ "

اے دسول خلالیں آئی کی خدمت ہیں اپنے گئا ہول کی مغفرت طلب کرنے کے لیے اور آئی کے ماتھ جناب المالی توسل واستغانہ کرنے کے لئے حاض ہوا ہول ۔

۵- حفزت بلال بن حارث سے صحیح سند کے معافظ ثابت ہے کہ انہول نے متہور تحط کے سال جب کو عام برمادہ کہا جاتا ہے " ایک بکری ذرج کی جوبہت دبلی اور کمزور تھی تو پیکار بچار کر کھنے ملکے کرا شکتہ تکدا ہ کا شخصہ گذا ہ

۲- صبح روایات سے نابت میم کرجب صحابر کرام علیهم الرضوان نے سیلم کذاب اوراس کے متبعین کے ساتھ جہاد کی آدمیال جنگ میں ان کا شعار اورا متیازی نشان پر الفاظ تھے والمحمل والمحمل ،

2- قاحی عیاض علیہ الرحمہ نے شفاء متر لعین ہیں ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت عبدالتّر بن عرصی التّرعنها کابا وَل سُن ہوگی تو ان سے وض کیا گیا اس ذات اقد سس کوبا دکیجیے ہج آئی کوسب لوگول سے زیادہ محبوب ہمیں تو انہوں نے یول پکارا ھا بھے ملہ ، وُلا ان کا یا دَل درست ہوگیا ۔

۸- وه تشهد جید برسلمان سرنماز میں برط قدام اس میں ملاء وخطاب موجود ہے «کاستگذ مرعک کا یُقا اللّٰبِی کوربرخود نبی الم صلی الترعلیه وسلم نے صحاب کرام علیہم الرضوان کو سکھلایا دلیکن بیرحکم نہیں دیا کہ صرف قریب رہنے والے بڑھیں اور لہ بیر حکم دیا کہ میرے وصال کے بعداس کو ترک کر دینا تو کیا نعوذ بالٹ فریب وبعیدا ورجالت سےات وہمات میں السام علیک ایما النبی کہنے والے شرک تھم سے اور کہا مشرک کا وروازہ خود نبی اکرم صلی السّٰرعلیہ وسلم نے کھولائ

ا مقبولانِ خدامیری اعانت اور فربایر رسی کروکیونکه و بال الند تعالیے کے بندے ہوتے ہیں تن کو ہر آیک دیکہ مہیں مکنا اور فقہام کرام کے اس قول کی سندو ولیل وہ حدریث ہے جو ابن السنی نے حضرت عبد النّد بن مسعود رضی النوعی سے نقل کی ہے۔ سے نقل کی ہے۔ ا المذااس روایت اور دیگر احادیث و آنا رسے غیراٹ کی ندار سے منکرین کا بیروعوی باطل ہوگیا کہ سرندار وعاہے اور من نت بد

الدُیا دَسُول اللهِ کُنْتُ رَجَاءً تَ وَکُنْتُ بِنَا بَرَّا وَلَمُنْتُ بِنَا بَرَّا وَلَمُ مَلَكُ جَا فِيْكَ ا اے دمول خداصلی النُّرعلیہ وسلم آپ ہی ہماری امیدول کامرکز تھے۔ اور آپ ہمارے مین وکرم فراتھے اور آپ کادان وفاہر قسم کی جفا کاری اور بیوفائی کی گردو غیا رسے محفوظ تھا۔

اں بیت بمیں جی وصال شریف کے بعد آپ کو ندار و ضطاب کیا گیا ہے اور تمام صحابہ کرام کی موجود گی ہیں انہوں نے یہ مرشر پڑھا گرکی نے اس پرا حتراض نہ کیا ، تواجما عامیت کو تعداز ممات نظار کرنے کا جواز واضح موگیا)۔ ۹۔ بعداز دفن میت کی تلقین بھی ندار دخطا ب کے جواز کی واضح دلیل ہے اور تلتین کو بہت سے فقہا نے جائز رکھا ہے اوران کی سندو دلیل وہ حدیث ہے جس کو طرانی نے حضرت الوا مامر دھنی النّد عنہ سے اوران کی اوران کی سندو دلیل وہ حدیث ہے جس کو طرانی نے حضرت الوا مامر دھنی النّد عنہ سے نقل کی ہے۔ اور دیگر کئی شوا ہرسے اس میں تقویت پیدا ہوگئی اور درجۂ صعف سے نعل کرحن کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

"لقين ميت كي صورت

میت کود فن کرنے کے بعداس کی قبر کے پاس کھڑسے موکر اول کھے۔

 کوسٹایا۔ جمک کربوسہ دیا۔ بھرروٹے اور عرض کیا۔ ''بائی آفت دَاُقِی طِبْتَ حَیَّا وَمَیْتَا اُذْکُونَا بالمُحَمَّدُ عِنْدَا دَیِّ کَ وُلْنکُنْ مِنْ بَالِکَ» میرے ال باپ آپ پیفل مول آپ جیات و ممات ہر دوحالت میں طیب وطاہر ہیں۔ اے محدودہ تصال ہمیں

ا پہنے رہے کریم کے بال یا در کھنا اور ہمایں دل ہیں جگہ دینے رہنااور بعلانا نہیں۔ اور اہام احمد کی ایک روایت ہیں ہے کہ انہوں نے آپ کی پیشانی مبارک کو دسہ دیا۔ پھر کہا دَا دَبِیّا ہ بھرتین مرتبہ ہور ما

اورون الموري المعرفي المعرفي المستهدد المهول سف المهدي عمياني مبارك توبسه ديا بجركها خا نبيتاه مجريان مرتبروسوا اورعرض كيا وَاصَوْقِيَّاه بِحِرِيْنِ وَفعربوسرديا اورعرض كيا و اخْدِيْنَادَ ه فليفراول اورا فضل النحلق بعدالا نبياء رضى الترعن كماكا كلام بين آب كوحالت وفات بن ندار دي كمني سے اور خطاب كيا گيا ہے (توصديق اكبر سركيا فتوى ملكے كا)

لوگ ان کے متبع نہ بن سکے ۔ ویکھنے یہ کلمات طیبات ہو مفرت عمرضی الٹرعنہ سے رسول اکرم صلی الٹرعلیہ وسلم کی مرتبہ خواتی میں صا در مہوئے ان میں کس فدر تکرار کے ساتھ ندار وخطا ب موجو دہے اور اس روایت کو بہت عصے ائم حدیث نے ذکر کیا ہے ۔ تماضی عیاض علیم الرحمۃ نے ثنفا شریف میں ۔ امام غزالی الیم الرحمہ نے اجباء العلوم میں علامہ قسطلانی نے مواہب لدینہ میں اور علامہ ابن المحاج نے مدخل میں ۔

TAC

سوار کی

ملاء کرام فرماتے میں ہزار کافر کے قبل کو ترک دینا ایک معلمان کا خون بہانے سے زیادہ بہترہے رحب کہ اسس کی تکفیر وجب مثل ہے ۔ لہذا تکفیر کے معاملہ میں سخنت احتیاط کی ضرورت ہے ۔ اور تعنیرکسی واضح اور قبطعی دلیل کے کسی اہلِ قبلہ کو کافر ذرک ناط سے ۔

محرین عبرالوباب نجری کے عقیدۂ باطلہ کار داس کے شنع محرین سلیمان کروی کی زیانی

شیخ می ن ایسان کردی صاحب واشی مختصر ہوکہ نجدی کے استاد میں انہوں نے اپنے ایک رسالہ میں اس کا رد کرتے ہوئے ذیابا اے ابن عبدالوہاب! سالم سے ال ہوگوں پر جوراہ مرایت پر گا مزن ہیں -

جھکنٹے دیسائوٹ مصیدرا "
جھکنٹے دیسائوٹ مصیدرا "
جھکنٹے دیسائوٹ مصیدرا "
جھٹے میں راہ مواب واضح ہو جانے کے بعدرسول گرامی کی مخالفت کرے اور مومنین کے داستہ کے علاوہ دوسرالاستہ
انقیار کرے ہمراس کوادھر پھیرتے جائیں گے جدھراس کا منہ آئے گا چراسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ قبراتھ کا نا
ہے "اور جھیڑیا اسی بھیٹر کو لقمہ نیا نا ہے جو دیوٹر سے علیوں گی انقیار کرتی ہے۔

الحاصل مشرق ومغرب کے علی مذاہب اربعہ اوران نے حفرات اہل علم نے نجدی پر رووقد سے کا اہتمام کیا کہ ان کی گنتی متغدر سے اور بہت سے متعدر سے اور بہت سے متعدر سے اور بہت سے متعدر سے اور بہت سے اس کے روکا انترام کیا تاکہ میرواضح کریں کم نجدی آمام احمد کی طرف انتساب میں کا ذہب ہے اور بلیس و شخلیط سے کا مم یسف مالا میر

سله و ایک طرف تو نجدی کے خلاف تمام ونیا کے علماء بی اوراس کے عقائد باطله اور نظر پایت فاسده پرسبوط و منقر کمیا بی مکھ رہے ہیں۔ گردد مری طرف علماء ویو بند کے مقتدار دبیتی ارمولانا رشید احمد صاحب نے اس بدعقیدہ اور فیادی شخص کی مرح مرائی اور تعییدہ خوانی کامھیکہ نبها، رأى الله ببعث من في القيور؛ تل رفيت با لله ربا و بالإسلام دينا وي حدد صلى الله عليه وسلونيا او الكمة تبلة و بالسلمين اخوانا ، ربي لا المه الاهودب العرش العظبيع.

ك الشركے بندے فلال الشر تعالى با ندى فلانى كے بلتے اس عبدكو باوكر ص بر تونے و نياسے رخت مغرباندما بعنى لا الدالا الله وحدة لا شركيب لئ للهادت اور محد صلى الدعليرو كم كع عبد خاص اور رسول برحق مون كي شهادت اس ام ی گوامی کر جنت جن ہے۔ دوزخ حق ہے اور قبیامت لیفیدنا کسنے والی ہے اس میں شک دست بدکی گئجائش نہیں ہے اوالڈ فر يقينًا ابل فبوركو زنده فرما كرفرول سے اٹھائے گا- بول كهكمي التُرتعا لئے كے رب بونے برراحتى بول -اسلام براددد، دیں ہونے کے اور محرصلی الشرعليہ وسلم برازروئے رسول مونے کے رضی ہوں کعبہ برجیشیت قبلم ہونے کے اورا بل اسلم بر ازراه انوت اور بھائی بندی کے راضی موں میرارب وہ سے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ عرشی عظیم کا رب ب الغرض تلقين مي ميت كوندار وخطاب مع (اورخودرمالما بعليدال ماس كي تعليم دين والعياب) ١٠- ريول ارس صلى التُدعليه ولم كامقنولين بدركو ويران كنونين بي يجينك جانے كے بعد ندار دينا مشہور ومعروف مادلال روایت کو ۱۱م بخاری اوردیگراصحاب سن نے نقل کیا ہے اور سے بھی ذکر کیا کہ نبی اکر م صلی الشرعلیہ وسلم نے ان مے اوران کے آیا وکے نام سے کرانین بلاروسی شروع کردی۔اورساتھ ہی فرماتے تھے" ایستوکٹ ڈ اُنگٹرا کا عنتم الله ورسالله فَإِنَّا قَدُ وَجَدُ نَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَكُلْ وَجَدْ تُسْتُرِ مَا وَعَد رَبُّكُوْ حَقّاً "كَانْهِين بربات الجي لل بهم كرتم الترتعاك ادراس كيرسول عليه السالم كى اطاعت كرتے جل امر كا دعدہ مبس ممارسے رب تعالف في ويا تعام في تواس كوبرحق بالباس وحق عذاب وعقاب كاالثرتعاك ني تهيين وعده دياتها وهتم ني برحق پايا به يانهن و يرتر ب فقط احاديث وآثار كابيان (اوروه هي على وجرالا نختصار) ليكن إنمراحبار ،علماء اخيارا وراوليا وكبار مروى آئار جو جوازندار وخطاب بردلالت كرتے ہي اگران كو تفصيلاً بيان كرنے مكيس توان كے بيان تام سے پہلے عمرا تمام موجائيں گي -

بلا وجه وجبيرسلمان كوكا فركهنے كى مذمت

اس نظر پر جواز اورعقیدهٔ استحمان پر زمانے گذرتے رسبے اورکسی کواعتراص در انکار کی منر سوھی تو یہ کیسے ممکن ہے ک ایسے امر کی وجہسے بوگوں کو کافر قرار دسے دیں جس کا جواز و تبوت براہین باہرہ اور دلائل قاہرہ سے نابت ہے ۔ حالائکہ صبحے حدیث ہیں مروی سبے کر جشخص اپنے مسلمان بھائی کو کا فرکہ کر کیا ہے ہے تو اُس دونوں میں سے ایک اس کا کا نشا نہ خرور سنے گا ۔ جس کو کا فر ہا ہے وہ اس فتوی کا اور اسس انداز ندار و خطا ہے کا حقدار سبے تو فہا دریز کہنے والمائ کی ز دمیں مرکا۔

قبرانور، روصة اطهر كااستحباب زيارت

نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم کے روصۂ اقد س کی زیارت کو ممنوع طعیرانا کیونکر درست ہوسکتا ہے جب کرصحابر ام علیم الرصوان نے اور بعدازاں اسلات واخلاف امت نے مزار پڑا نوار کی زیارت کی اور تمام اہل اسلام کا فعل زیارت کما عمار پر اجماع سے - اوراس کی فضیلت و استجاب احا دیث کثیرہ سے تابت ہے اور خودرسالت مائب علیہ اسلام نے اس کا ترفیہ وی سے -

بقيهابير والمصركاب فتالى رشيدير العظري

محدبن عبدالوہاب کے مقدلیوں کو دہابی کہتے ہیں ان کے عقا ندعمدہ تھے اور مذہریب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدتنم گروہ اور ان کے مقددی اچھے ہیں مگر ہاں جوحد سے بڑھ گئے ان میں نساد آگیا اور عقائد ریب کمے تحد میں ۔ اعمال میں فرق حنی، ثانعی منہا مالکی کا ہے فتا وی ریشیدا حد کنگر ہی ہے۔

محمین عبدالوباب کولوگ و با به کیتے ہیں۔ وہ اچھا آدمی تھا۔ ساسے کہ مذہب منسلی رکھنا تھا اور عامل بالوریث تھا۔ بدعت ومرک ہے روکا تھا گرتشدیداس کے سزاج بیں تھی۔ فتا وی رشیدا تا در مصلا ۔

اقول ساری دنیا ہیں اس کے ظالم خونخوار فاسق باغی مونے کا شہرہ اور اس کے نظریات وعقائد کے فاسد و باطل مونے پراجاع والعاقالا الهم احمر مرحکی طرف اس کے انتساب کا صفتی تلبیس و تخلیط مونا مسلم مگر مولانا رشدا حمد صاحب ہمیں کہ اپنے فتوی کی بنیا در کسی تحقیق پر نہیں ہے بنیاد خبر سر رکھتے ہوئے فتوی و سے رہے ہیں کہ سنا ہے نرم ب حنبل رکھنا تھا۔ کی اس متنی ما حب کو علامرش می حنفی معاصر بن الوہاب کا ارث د کہیں نظر م سراتھ ؟

علامر شامی نوارج کی بحث میں فراتے ہیں کہی شخص کے فارجی ہونے کے لیے اتنا قدر کا فی ہے کہ بس کے فلاف خردج و بغادت کا ارتکاب کریں اس کے کفروشرک کا عقیدہ رکھتے ہمل۔ کما و تعم فی زمانسا فی اتباع عبدا لوباب الذین خرجوامن نجد و تغلیدا علی الدرمین و کا نواین تحلون مذ هب الحث ابلة مکنه مراعت قد و الم نهم مرحت سر المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشرکون و استباحوا بنداللہ قبل السنت وقت ل علماء همرحتی کسو الله شوکته مروخوب بلاده مروظفر بهوعا کو المسلمین عام نثارہ ث و ثارة ثبین و مائت بن و الف: شامی مبلر الش صعار

جیسے کہ ہمار سے زمانہ ہیں اتباع عبد الوہاب کے اندر سی مورت حال رونما ہوئی بدلوگ نجدعرب سے سکتے اور بزور شمشر حرین ملیسی پر تھا کرلیا وہ سکاری وفریب کاری کے تحت اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے لیکن ورحقیقت ان کا عقیدہ بہرتھا کہ حروب ہم ہم ملمان ہیں اور جر لوگ ہماسی عقیدہ کے خلاف ہی وہ مشرک ہیں اور اسی نظریہ فاسدہ کے تحت انہوں نے اہل اسنت عوام اور ان کے علماء کرام کا قبل مباح قرار دے جا

۔ حذت عربن الخطاب رضی النّرعنہ سے مروی ہے کہ ہیں نے ربول فلاصلی النّرعلیہ وسلم کوفر ماتے ہوئے سنا" مَنْ ذَا کہ فنوی گُذت کهٔ شَفِیعًا وَسَنِّهِ بَیْنَ ؟ " ررواه البیبقی آجی شخص نے میری قبری زیارت کی ہی قیامت کے و ان اس کی شفاعت کروں گار ادراس کے حق بیں گواہی دول گا۔ اور بیرانیام شفاعت فقط زائر کے ساتھ خاص ہے اور عصاۃ مومنین کے بیے شفاعت اس کے علاوہ ہے۔

۲- حزت عبدالله بن عمرصی الله عنهاسے وارقطنی ، ابن سکن اور ویگر محذ ثمین سے روایت نقل کی ہے کہ سرور کو نین علیه العملوا ة وال الم نے فرایا " مَنْ ذَارَةَ بُوِیْ وَجَدِبَتْ لَهُ شَفَاعِقَ " " بشخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کی ثفاعت کرنام جمرپر واجب ہے

م دوسری روایت میں ہے "من جاء نی زائیر الد تُعُمِلُهٔ حَاجَةٌ عَنیُرُنِیارَقِیْ تَحَانَ حَقَّا عَلَیَّانَ اکُونَ لَهُ شَفِیعًا یَدْمَرَ
الْفِیامَةِ " جِشْخَص میری زیارت کے لیے آئے اور روائے زیارت کے اور کوئی مقصد اسے ماضری پرآمادہ کرنے والانہ ہوتو مجر پر لازم ہے کہیں تیامت کے اسس کی شفاعت کروں۔

ا بن مندہ کی روایت ہیں ہے «مَنْ زَارَ فِئْ فِی مَسْجِدِی بَعْدُوفَاقِیْ کَانَ گَمَنْ زَارَ فِیْ فِیْ حَیَاقِیْ ، جَنْ تَحص نے میری دفات کے بعد میری مسجد میں میری زمایت کی وہ اس شخص کی مانندا جرو آواب حاصل کرنے گاجس نے فلا ہری زندگی میں میری زمارت کی ہے۔

حق کہ اللہ تعالیے نے سے ساتا کا بیں ان کی شوکت وغلبہ کوختم کر دیا۔ ان کے شہروں کوٹواب و برباد کیا اوران پراہل کے لئکر غالب آگئے۔ علارزنافی کی اس عبارت بیں ان کے صنبی بونے کا دوجی موجود ہے ۔ ان کے عقائد کا نساد و بطلان بھی اورا ہل السندن کے ساتھ علاوت ورشمنی ک جیا نک نصور اور ان کے خارجی وباعی مونے کی تقریح بھی ۔ اور اسی عبارت کا مہاراعلما ۶ دیوند نے پہنے رسالہ المہند یمیں لیا اور علامیشا فی کی طرح اس کو خارجی تسلیم کیا اور حدین احد مدنی صاحب نے شہاب تا قب ہیں اس کو ظالم وباعنی فاس خونخوار اورا بل حرابی وجاز کے زویک پیہود و نصاری اور مورو وجوں سے بدتر اور مینوفن تربیکھا ہے۔ پتہ نہیں ان گورٹ پراحد صاحب کے ال نقر اوبول پرکیوں اعتبار نہ آیا۔

گراہ کل ندالمہند کے اجاعی ملک کی پروا ہے۔ نہ مکنی صاحب کاعرب نٹرلیٹ میں اور حرمین نٹرلیفین میں رہ کر قریب سے دیکھے ہوئے حالات کا بیان قابل اعتما دہیے۔ میچر ریٹ بدا حمد صاحب کے فرمان کے مطابق مدح سرائی اور قصیدہ خوانی کا طویل سلساختم ہونے پر نہیں آریا۔

من ال صدیث سے صاف واضح ہے کہ حبیب کرم کواپنی مزارا قدس کی جگہ کا علم تھا اور آپ نے اس کی خبر بھی دسے دی تھی داور ہی تھیت فران نہری البین منبری وقبری دوخیة من ریاض البحنة سے ظاہر ہے اور افسار کو بوخطاب تسلی واطینیان دلانے کے لیے فرایا اس سے بھی لین البیا محیا کم المرات ما تکم نزندگی میں بھی تمہار سے ساتھ دمیوں گا اوروفات کے بعد بھی تمہا رسے ساتھ دمیوں گا ہ

المحسدالرت غفرله)

وهاباب

ذابب اربع کے علمام اعلی کی ان عبادات کابیان جن میں انہوں نے ابن تيميه كاردكيا با وراس كي بعض كنابول برردوقدح اوربعض الممسائل بي

اہل السنرت كى مخالفت كاببان على الخصوص اللہ تعالیٰ كے بيے جہت وجانب اور مكان وتحل كے عقيدہ كاردوا بطال تعالیٰ الله عن خدلات و تفلاس، ا- ابن تيمير كے معاصرين ميں سے امام صدرالدين بن وكيل المعروف ابن مرحل شا فعی ہیں جنہوں نے اسس كے ساتھ مناظرہ

٧- ١٥١م الوحيان من جوكماس كے انتہائى كرے دوست تھے گرحب اس كى بدعات برمطلع موتے تواس كومميشر كے ليے ترك كرديا - اور لوگول كوهى اس سے دور رسنے كا حكم ديا-

٣- الم عزالدين ابن جماعه بن جنبول نے ابنيسير كا زېروست روكيا اوراس رسخت تشنيع كى مرسي ان تينو ل حضرات كى كالون يرمطلع نهل وسكاان كا ذكرعلامرا بن حجر اورديكر اكابرن كياس -

م- ابن تيمير پردو قدح كرف والون مين سے دام كما ل الدين زملكانى اشانعي مي جن كى وفات مع الله مين بوتى ابن الوردى نے اپنی کتاب ناریخ ہیں ال کے منعلق فرمایا کہ وہ علم کے سمندر نصے مختلف فنون پر کامل دسترس رکھتے تھے فتوسی میں انهائی وقیقه سنج تھے اور پیخته فکر کے مالک اور کشف الطنون میں ان کی نصنیف کروہ کتاب ورکتاب الدرة المضیتر فی الرد على ابن تيميد، كالذكره كيا كياب انهول نے ابن تيمير كے ساتھ ان مسأئل ميں مناظره كياجي ميں اس نے مذاہب اراجد سے تنذوذاور عليحدكى اختيار كي تصحب مي سے اس كااكيك انتهائى قبيح اور بدتر سينظر يكبي تحاكرا نبياروصالحين اور على الخصوص ت والمرسلين صلى الته على وسلم كى فبوركى زيارت سے ليے سفر كرناممنوع سے اور آنحضرت صلى الته عليه وسلم اور و مگرمرسلين و صالحین کے ساتھ آوسل واستغاثہ بھی ممنوع ہے میں ان کی اس کتاب کو بھی نہیں دیکھ سکا۔ البتہ ان کا مدح مصطفے علیالتحیتر والتناريس بهبت مى فصبح وبليغ تصيده ميري نظرسے گذرا سے جس ميں اسس مفتون ومجنون گروه كاروكرتے بوئے فراتے ہيں۔ ياصَاحِبَ الْجَاءِ عِبْدَ خَالِقِ مَارَدَّجَاهَكَ إِلَّهُ كُلُّ أَنَّاكِ اے محبوب کرمیم جواپنے خالق و مالک کے ہاں عظیم جا ہ ومرتبہ کے مالک مہیں۔ آپ کے اس فدادا دمنصب فیمقام

کا انکار صرب سبتان ترامش اور افترار پر داز نوگوں نے ہی کیا ہے۔

٥- ابن عدى كى روايت بن سبع « مَنْ حَجْمُ البِيَّتُ وَكَمْ يَنُرُدُنْ فَقَلُ جَفَانَى "جَس في بيت التُركاح كيا اورميرى زايت نہیں کی تواس نے میرے ساتھ ہے وفائی اور جفا کاری کامظاہرہ کیا ہے۔ اور جفاسے مقصود طبیعت کی سختی سنگ دلی الدموں كريم سے بنداوردوكرداً فى سے بعنى استخص نے جفا كارلوكول والاكام كيا بزيركراس نے حقيقت بيں جفاكى سے كيول كردہ توايدات ادراً ل حضرت صلى الشرعلييوسلم كو ايذار دينا قطعاً روانهاي سب ربلكم موحب لعنت دارين اورموحبب عذاب مهين سے قال تع إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤُذُّونَ اللَّهُ لَعَنَهُ مُواللَّهُ فِي اللَّهُ أَوَ اللَّهُ خِرَةِ وَمَا عَدَّا لَهُ غُرَعُهُ اللَّهُ عَاللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّا عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّ

و- دار قطني كيدوايت مي سهد مَنْ ذَار فِي مُتَعَمِّقًا كَانَ فِي جُوَّادِي يَدُمُ الْفِيا مَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَوا لَعُومَنِي بَعَثُهُ اللهُ مِن اللهُ مِنِينَ يُؤمِّد الْقِياكُمَةِ " حِن شخص نے قصدً اميري زيارت كى وہ قيا مت كے دن ميرے بيلوي مو كا ور مرسے دامن رحمت کے ساید میں اور جوشخص حرم کر یا حرم مدینہ میں سے سی ایک میں فوت ہوا اللہ تعالی اسے فیا مت کے دن عذاب سے محفوظ لوگول بیں اٹھا سے گا اور ایک روایت ہیں ہے جی شخص نے مدینہ طبیبہ ہیں کونٹ اختیار کی اوراس محتملاند مصائب برصبر سے کام لیا تو میں قیامت کے دن اس کا نشفیع اورگواہ ہول گا۔

٤- ابن حر يج نے مفرت عبدالتَّدن عمر رضي التَّرعنها سے روايت نقل كى سے يه مَنْ زَادَنِيْ يَى مَمَاتِيْ كَانَ كَمَنْ ذَادَرِنْ فِي حَيَاتِيْ وَمَنْ زَارَنِ حَتَّى يَنْتَهِى إِلَى عَبْرِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَر الْقِيَامَةِ شَرِمِيكًا اوقال شَفِيعًا ، ص نے ميرى وفات كے بعد میری ندیارت کی وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ اور جس نے میری قبر ریب حا خر ہوکر میری زیارت كى يى قياست كے دن اس كے يہے گوا ہ موں كا يا فرمايا شفيع موں كا۔

ال صنین میں دارد احادیث بہت زیادہ ہی سب کے قصیلی بیان اور تطویل کلام کی خرورت نہیں ہے خصوصاً جب المتعاد زيارت برظهور منكرين سے قبل اسلاف وافلا ف كا اچاع منعقد موج كا ہے - لهذا اسى قدر براس شخص كے ليے كافى ہے اور موجب فناعت جن كوالنذ نعالے نے ديكھنے اور سننے كي توفيق مرحمت فر مانى ہے۔

ہماری ایں مفصل نقریر و توضیح سے محمد بن عبدالو ہاب کے جملہ مبتدعات اورا خترا عات کا رو ہوگیا اوران کی بلیس و تخلط کا بطلان ظا ہر ہوگیا جس کے ذریعے اس نے اہلِ اسلام کو گمراہ کرنے کی نایاک سمی کی۔ اور اس نے اوراس کے متبعین نے اہل کا کے اموال چیننے اور ان کے خون بہانے کو حلال قرار دبا سنجدی اوراس کے منبعین کے خلاف مرب وقبال برکوئ شخص می منرات غالب کی طرح بیے جگڑی سے قائم نہ رہا حرمت اس نے مالہا مال تک ان کے ماتھ تبرداً زمائی کوجا دی رکھاا وراپنی پوری توسّعون كردى الترتعالى استعاساتم ادرابل أسنام كى طرف سے جزار كامل اوراجر وافر عطافر طئے ۔ اور قبل اذیں بتایا جا چكاہے كم شرایت مسعود امساعد، احمد بن سعيد اورسر وراي سے كسى نے بھى نجدى كے متبعيان كو ج كى اَجازت نهيں دى - اور حجاز مقدس ميں بالغم اور حربين طبيبين بي بالخصوص ان كا ورود نامسعود گواران كيا - برخفي تفصيلي حث علامر بداحمد دهلان كي " نظريا ت شيخ نجدى اورا تا كے اوھام ما طلر برائد الم من اردیا ہے۔ اور اس کے عبادت ہونے کا انکار کیا ملکہ اس کو حرام فعل کا ارتکا ب قرار دیا ہے۔ اور شیخ تقی لدین

کی نے شفاء السقام میں اس کا لاوکر کے اہل ایمان کے دلول کو شفاء دی ہے اور ٹھنڈک بہنچائی ہے۔

ام سکی نے ضطبہ شفائیں فرمایا اس تن بین استخص بینی ابت میں کا دھیجیں نے بیزعم کیا ہے کر رول اکر مصلی النظیر ویم کے جواز زیارت مجاب ہے در اواد اور بیت النظیر ویم کے جواز زیارت مجاب ہے در اواد اور بیت السفاد ہے کو علاء کو استحال اس قدر ظاہر الفساد ہے کو علاء کو اس کا مورد نے ہیں ہے در اواد کر بیت میں است کر دہ بیت استحال ہور اور بیت میں اور اور کے سیال میں میں ارتبا دفر اسے جواس سے جواس سے جواس سے میں استا کی تحقیق کے طلب کا رہیں وہ اس کا مطالعہ کریں۔

اس کی بیت ارتبا دفر اسے ہیں۔

کرائ شخص بینی ابن تیمیر نے بیت خیل فاسر ذہن میں جمار کھا سبے کہ جولوگ روضرُ اقدس کی زیارت کے لیے حاصر ہونے ہیں
ور طرک کے در ہے ہیں ۔ اور اس کی ساری بحث اسی زعم فاسداور خیالی باطل پر بہنی ہے ۔ اور جوازِ سفروزیارت کی جو دلیل اس کے
ملت آتی ہے اس کی فلط توجیہ و اویل کر ناہے ۔ اور جو سنبہ اس زعم فاسد سے سوافق نظر آ ناہے اس سے استعانت کر قاہد
اور بالی بھاری ہے جس کا سوائے اس کے اور کوئی علاج نہیں ہے کہ اللہ تعاہدے وصداقت کی ہواہیت نصیب فرمائے ور
مراد داست کی ہروی یا کیا ابن تیمیر نے جب خو دسرور دو عالم صلی اللہ علیہ وہم کی بارگاہ مقدس کا قصد نیارت کیا تھا تو خو داس نے بھی
حوام فعل کا قصد کیا سے اور اللہ تعالے کے ساتھ شرک کیا تھا ؟ نعوذ بالٹر میں ذالاہے۔

الم مسبكي كاعرافينه بارگاه رسالت بناه صلى لنه عليه وسلم س

میں نے علامر سبکی کی ایک عبارت اس مسئل کے متعلق دیکھی جواب بھی ان کے اپنے دستِ مبارک کی مکھی ہوئی قدس شریف کے مکبتہ خالد رہیں موجود ہے اور میں سنے آدمی جیج کرا سے نقل کرا لیا اور وہ یہ ہے ، ۔
ام سبکی فراتے ہیں میں نے راہے ہے میں ابن تیمیہ کی ایک کناب «صرزیح المعقول تصبیح المنقول» دیکھی جو کر اکسس کی

الم مبئی فرائے ہیں ہیں نے مصابہ میں ابن تیمیدلی ایک کیاب "صریح المعقول کی المعقول کی المان کی المان کی المان کی المان کی المان کی میں اسے چند مقامات و کیھے جو میرسے نزد کی بہت ہی قابل اعراض گالب منہاج السنہ کے حالت کے حالت کی حوال بڑھائی کے اور بعض کے میں نے حوالت کی کار میں کے اس افلام سے بہترے دوگوں نے ناک بھول بڑھائی ہے اور بین خطرہ لاحق میں جھیلنے کا فکر دامن گیر ہوا۔ اور بین خطرہ لاحق میان کی بدعات کے عوام میں جھیلنے کا فکر دامن گیر ہوا۔ اور بین خطرہ لاحق واکہ چندہ دول کے بعد ان کام تعابل کرنے والاکوئی نہیں رہے گا۔ تو ہی نے بعقہ کی مات دی شوال ساف کے ہیں ایک عراف بارگاہ میان اللہ بارگاہ والم میان نہیں ایک اللہ بارگاہ والم والم دولا کو بی سے بہتر کی ایک بھول تو میری تا نید دولوں کیا جائے۔ اور اگر خطاء و نا صواب پر بول تو میری داہ داست کی طرف رہنمائی فرائی جائے۔ اور اگر خطاء و نا صواب پر بول تو میری داہ داست کی طرف رہنمائی فرائی جائے۔ اور اگر خطاء و نا صواب پر بول تو میری داہ داست کی طرف رہنمائی فرائی جائے۔ اور اگر خطاء و نا صواب پر بول تو میری داہ داست کی طرف رہنمائی فرائی جائے۔ اور اگر خطاء و نا صواب پر بول تو میری میں میش کریں کیونکہ وہ جو بر جا رہ ہے تھے سے ظہر صبح ہوئی تو وہ عربی نہ بر بیا در اگر خطاء و نا صواب کے حوالے کیانا کہ بارگا و نبوی میں بیش کریں کیونکہ وہ جو بہ جا رہ سبے تھے سے نظم میں میش کریں کیونکہ وہ جو بہ جا رہ جو بر جا رہ سبے تھے سے ظہر

یافِرْ تُنَهُ النَّدِیْ خِلاَ لَقِیْتُ صَالِحَةً فَ وَلاَشْفَی اللهُ یَوُمًا قَلْبَ فَوْضَائِدِ اللهِ اللهُ یَوُمًا قَلْبَ فَوْضَائِدِ اللهِ اللهُ یَوُمًا قَلْبَ فَوْضَائِدِ اللهِ اللهِ اللهُ یَوْمًا قَلْبَ فَوْضَائِدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

ولاحظیت بجایو المنه منطفی ابک است و من اعانک بی الدین و قراله ایت الله ایت الدین الله ایت الدین این این الدین الد

٥- ان اكا برين ملت ميں سے اوم كبيروشهيدتعى الدين سبكي شافعي ہيں جنہوں نے اپنی تصنيف كردہ كتاب، شفاء السقام فيزاز خيرالانام عليه الصلواة والسام" ميں ابن تيمير كار وكرتے ہوئے فرايا ،۔

بدبات اچی طرح دس نشین رہے کہ نبی اگرم صلی الٹوعلیہ رسلم کے ساتھ توسل واستفاثہ اور ان سے طلب شفاعت ہائز وستحن ہے ۔ اور اس کا حسن اور جواز شرعی ہر و بندار کے نزدیک معلوم ومعروت ۔ اور انبیام ومرسلین ، سلف صالحین اور طلام عوام مسلمین کے معروت وارس کا انسان کی اور نہی ابن تیمیہ کے ظہور سے قبل کسی عوام مسلمین کے معروت وشہور میں ت وطریقہ سے جب رنگی مومن نے اس کا انساری اور حدیث ایمان والے لوگوں بالی زمانہ میں اس کا انسان میں اور ایک ایسی مومن ہے جس نے اس مسئلہ پر کلام کیا اور سادہ اور حدیث ایمان والے لوگوں بالی مسئلہ کو خلط ملط کر دیا اور ایک ایسی برعت پر بارگردی جس کا پہلے تمام زمانوں میں کسی نے نام تباس نہ لیا اور اس قول کی لونے بہود گی کے لیے میں قدر کا فی سے کہ ابن تیمیہ سے قبل کوئی عالم استفاظ و توسل کا مشکر نہیں ہوا۔ اور بہی شخص اس قول کی بہود گی کے لیے میں قدر کا فی سے کہ ابن تیمیہ سے قبل کوئی عالم استفاظ و توسل کا مشکر نہیں ہوا۔ اور بہی شخص اس قول کی دھ سے اہل اسلام کے درمیان مزب المشل بن گیاہے۔

یں اس مناریں اس سے طویل کام پر مطلع ہوا جس کے متعلق میری پختہ رائے ہی سے کہ ہیں اس سے اعراض کرتے ہوئے صراط مستقیم کی طرف رجوع کروں اور نقض وابطال سے گریز کروں کیو نکہ جوعلماء کرام دین کی وضا حت اوراہل اس مام کی رسخا فی کے در ہیے ہوستے ہیں ان کا انداز واسلوب ہی ہوتا ہے کہ وہ سند کی حقیقت اور اس کا معنی ومفہوم لوگوں پر واضح کرتے ہیں اور اس کے در ہے ہوستے ہیں ان کا انداز واسلوب ہی ہوتا ہے کہ وہ سند کی حقیقت اور اس کا معنی ومفہوم کوال پر واضح کرتے ہیں اور اس کے مقصد وحکم کوان کے افر ہان وافہ اس کے قریب کرتے ہیں بیکن اس تنعی کا کام اس کے برعکس ہے لہٰ داس کا ذکر میں موزوں ومناسب ہے وہ انتہی کام الا مم المب کی،

علامر قسطلانی نے ایام سبکی کی کتاب شفاء اکسف کے متعلق مواہدب الدنبہ کے اندر زیارت النبی صلی الشرعلیہ وسلم کی بحث میں ارشاد فرایا "کرمشیخ ابن تبہیر نے اس مومنوع پر انتہائی قبیح اور قابل اعتراض کلام کیا جس میں بارگا و بنوی کی زیارت

ال کا کلام نقل کیا اور سیجی عرض کیا کہ اس کے ساتھ مجھ سے بڑھے علما رنے بھٹ دمباحثہ کیا، بیں نے بھی اس کو دیکھا اور
بیا ادفات اس سے ملاقات کی بعد ازاں وہ شام کی طرف لوٹ گیا۔ پھر طلاق کے متعلق اس کے نئے فتوی کی اطلاع ملی کہ
جو تخص طلاق کو با دادہ بمین سعلق کرے اور لبعد ازاں جانش ہوجا نے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوگی بیں نے اس مسئلہ بی اسس کا
دکی بعدازاں اس کا آپ کی جنا ہیں جا صری کے سفر کو حوام قرار دینا اور اس سے روک معلوم ہوا۔ اس مسئلہ بی جی بیں نے

ان وریا ہے۔ اس جہان فانی سے رضت ہوا گراس کے ایسے معتقد مصاحبین ہیں جواس کی کتابوں کوشائی کررہے ہیں اورای کے عقائد ونظریات کی تشہیر کررہے ہیں۔ ہیں دشق ہیں لوگوں کے حن اعتقاد کے مطابق آپ کا ائٹ ٹنرلیست بن کرآیا۔
ادرای کے عقائد ونظریات کی تشہیر کررہے ہیں۔ ہیں دشق ہیں لوگوں کے حن اعتقاد کے مطابق آپ کا انٹ ٹنرلیست بن کرآیا۔
ادرای عقائد کے معاط ہیں فریقین کے اندر واقع با ہمی انتقالات برتبھر وکرنے سے ساکت وخاموش ہوں کیونکہ میرے دل میں براس کے ادراک سے ہما سے عقول وافعال قاصر ہیں۔ ہیں فطرت سیم پر فائم سہنے کو گائی میں اور انٹر تعا ہے کہ تشریبات باری تعالی ہے ادراک سے ہما سے عقول وافعال قاصر ہیں۔ ہیں فطرت سیم پر فائم سہنے کو گائی میں میں اور اللہ تعالی وافعال کو کافی سہنے اور کو گائی میں میں اور اللہ تعالی وافعال کو کافی سہنے اور کو گئی میں میرانیال برائی ہوں اور جو کالم میروہ اللہ تعالی کو کافی سیم سے دہی وہ اللہ تعالی کو کافی سیم سے درائد تعقیق ت و تدفیق ت برائیان لائے۔ اور معصوم و معفوظ خطا و ناصوا ب سے وہی رہ مقالی میں ہوالی دفائل و نظریات کے مطابق نظر و فکر سے کام سے اور فیا ہی ہو ۔ البتہ طلاق اور سفر زیارت کے معاطر ہیں ابن تیمیہ کے اقوال و نظریات کا معند موں اور قلوب عوام کو جس قدر اس نے پریٹ تی ہیں ٹوال دکھا ہے اور ان کو مضطرب کر دیا ہے وہ مجھے قطعاً کا کہ سیمت میں اور قلوب عوام کو جس قدر اس نے پریٹ تی ہیں ٹوال دکھا ہے اور ان کو مضطرب کر دیا ہے وہ مجھے قطعاً کا کا سخت مخالف ہوں اور قلوب عوام کو جس قدر اس نے پریٹ تی ہیں ٹوال دکھا ہے اور ان کو مضطرب کر دیا ہے وہ مجھے قطعاً کا کہ سیمت میں ہوں اور قلوب عوام کو جس قدر اس نے پریٹ تی ہیں ٹوال دکھا ہے اور ان کو مضطرب کر دیا ہے وہ مجھے قطعاً کا کہ متاب کو مقام ہوں کو مقام ہوں

علامرابن الحجرعسقلاني شافعي

(آب بھی ان علماء اکا برین سے بیں جنول نے ابن تیمیر پرگرفت کی اور اس کے نظریات پر "روو قدح کیا" آپ کی جلالت

عدا تول اس خطر کا وہ تمتر بیاں مذکور بہیں جب کا علام نبہانی نے ابتدار میں حوالہ دیا ہے بینی براہ داست پر ہوں تومیری مائید و تقویت کا سامان کیا جائے اور اگر خطاء دناصواب پر ہوں تومیری دہنمائی کی جا ہے بنیز عربے نہ اور الگر خلام نہیں ہوتا کا اس ہے عض بیا طلاعات پیش کرنا تواصل معقد منہیں ہوسکتا کہذا معلوم ہوتا ہے کہ بیعر بھند مکمل نہیں سہے ۔ نہ اواللہ ورسولہ اعلم محدا شرف

سے بیلے کا واقعہ تھا۔ بجر ل بی ظہر کا وقت ہواتو ایک شخص میرے یاس آیا جس نے ابن تیمیر کے متعلق ایسی خبر دی کہاں نے میں کا حیاتی اور اصاف کر دیا۔ اس واقعہ سے چالیس سال قبل ہیں نے اس کے متعلق ایک شخص سے ایک مسئار مناگراہ وقت ہیں نے اس کے قصد لین نہ کی جسب اس شخص نے جی اسی قسم کا مسئلہ تبایا توہیں اس واقعہ کو صبح اور درست المنے بھر ہوگیا بعدازاں متعد و انتخاص بیکے بعد و میگر سے آنے لگے اور انہول نے ابن تیمیر کے بیان کر وہ مختلف مسائل مجھے مسئائے۔

بعدازاں متعد و انتخاص بیکے بعد و میگر سے آنے لگے اور انہول نے ابن تیمیر کے بیان کر وہ مختلف مسائل مجھے مسئائے۔

بعدازال ہیں نے ایک قصیرہ صفور رسا لتمائے چارافعل العماد سے بی مکھا اسے بھی شنے فورالدین کے بیمراہ نجا کرم میل المائل علیہ وسلم کی فدمت اور می فدمت ان اخبار واطلاعات کا بندو برست اس دن ہیں عرف اس لیے فریایا ہے تاکہ میری دہمائی ہوئے یہ والے اور می ہو اب مجھے بل جائے ۔ و کیھئے یہ کتنا میں موریا فت کیا ہے اس کا فوری جواب مجھے بل جائے ۔ و کیھئے یہ کتنا فضل وکرم ہے ۔

اور می برریول خلاصلی الشرفط ہو کہ کتنا فضل وکرم ہے ۔

اور می برریول خلاصلی الشرفط ہو کہ کا کتنا فضل وکرم ہے ۔

اب میں اپنے اس عربیمنہ کی تفصیل اور وہ قصیدہ آپ کے سامنے بیش کرنا ہوں - اور الٹر تغامے نفسل وکرم سے ہا امید ہے کہ وہ دونوں بار گارہ رسالت بنیا ہ ہمز رہنے کرنٹروٹ باریا بی سے فائز ہم ک کے ۔ عربیہ مرد کھی کا کا رہی کر تفصیل ہے۔

عربینتین سوکمچولکھااس کی تفصیل سرہے :-

تسم الشرا لرحمن الرحيم

ستینا رسول النّرصلی النّرعلیه و کم طرف بارسول النّد اللّمی عبد ضعیف ہول اور عاجز و مسکین ۔ جو کچھ می ونیا واقوت کی خیروبرکت عاصل موئی سے وہ آ ہے سے ہی سبب سے ہے اورا ہے ہی النّد تعاطے کی خباب ہیں میرے وسیلہ ہیں ہیں دیں اسلام ہیرہی ہدا ہوا کبھی کوئی شبہ اور نواسش نفس ، بدعث واضر اع کا خیال تک نتم یا ۔ نہ کوئی عرض اور کسی دومیری جانب میلان ہی ول ہیں گذرا ۔ اشہدان لا اله الا النّدوامشہدان محدًا رسول النّدیکے علاوہ ہیں کچھ نہیں جاتیا تھا۔

پرترآن مجید برسیان تروی کیا اور مذہب شافتی کے مطابق فقہ ، نہ ان کے علا وہ کھی جاتیا تھا اور نہ ہی کہ بھی کوئی چیز سی تھی منہ نہ علی مدیث منعقا کہ کے قبیل سے اور نہ دیگر امورسے بھر نجو وهرف ، اصول فقہ اور علم خراکفن حاصل کرنے نثر ورع کئے . بعدازال علم حدیث بھی کہ بندست آبکی طرف صحیح وصواب تھی بھر نجھ علیم علیم تصبیل کی اور علم کلام شیخ انتوری کے طریقہ کے مطابق حاصل کیا کیونکر مہا سے علاقول میں وہی مشہور سے اور بی سے اپنے اہل وا قارب اور پوری قوم کو انہیں نظر بات پر کاربند بایا ۔ اور اس کوراہ اعتدال سمجھا تھا جو کر حشو واعترال سے بین بین تھا۔ ہیں اس حاسات و کیفیت پر بیس سال تک برقرار رہا ، حتی کہ ہما ہے دیا مصربیمی ابن تیم بین اس کے ساتھ وا قعات بیش آر سے تھے ان کی اطلاع موصول ہوئی۔ اور قبال محمومی ابن تھا۔ جنول موجود تھے جنول میں بھی کائی تعداد میں علمام وا کا بر موجود تھے جنول بھڑت ایسے علماء کرام موجود تھے جواس کا مقابلہ کر رہے تھے ۔ اور معرف علم بین بھی کائی تعداد میں علمام وا کا بر موجود تھے جنول بھڑت ایسے علماء کرام موجود تھے جواس کا مقابلہ کر رہے تھے ۔ اور معرف علم بین بھی کائی تعداد میں علمام وا کا بر موجود تھے جنول بھڑت ایسے علماء کرام موجود تھے جواس کا مقابلہ کی وجرسے جو کھے بیش آیا وہ سب بیر واضح سے ۔ چربیں نے استخانہ اور توسل کے مقالہ کے استخانہ اور توسل کے مقابلہ کی وجرسے جو کھے بیش آیا وہ سب بیر واضح سے ۔ چربیں نے استخانہ اور توسل کے مقابلہ کی وربی سے تھے کہ کہ بیات کیا تھا کہ کہ تھا کہ کی وجرسے جو کھے بیش آیا وہ سب بیر واضح سے ۔ چربیں نے استخانہ اور توسل کے مقابلہ کی وجرسے جو کھے بیش آیا وہ سب بیر واضح سے ۔ چربیں نے استخانہ اور توسل کے استخانہ اور توسل کے مقابلہ کی وہ سے جو کھی ہیں ہے کہ بین اس کے استخانہ اور اس کے استخانہ اور اسے نے مقائد کی وجرسے جو کھی ہیں آیا وہ سب بیر واضح سے جو بیس نے استخانہ اور اس کی اور اسے نے مقائد کی وجرسے جو کھی ہیں اس کے دور میں کے دور سے دور کھی کی کھی تعداد میں معام کی کھی کی دور سے دور کھی کے دور سے دور کھی کی کھی کے دور کی کی دور سے دور کھی کے دور کی کھی کے دور کھی کی کھی کی دور سے دور کھی کی کھی کو دور سے دور کھی کے دور کے دور کے دور کے دور کھی کے دور کی کھی کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کی کھی کی کھی کی کی دور کی کھی کی دور کے دور کے دور کے دور کی کھی کے دو

المذااس عدیث پاک سے قبرانور اور روحنہ اطہر کے لیے سفر زیارت کو منوع قرار و بینے والوں کے تول کی لغویت اور دیگر نورِصالحین کی زیارت کے لیے سفر کو حوام قرار دبینے والوں کے تول کا بطلان واضح ہوگیا ۔ والٹداعلم بالصواب یہ سے عبارت فٹے الباری شرح البخاری کی ۔

ابن تيمير برفتوي كفرس كريز كرنے والعلماركوم

١- عافظاب حرات على ابن ناصر ومشقى كے فتوى "الردالوا فرعلى من زعم ان من اطلق على ابن تيمير شيخ الاسلام كا فر" يد یں رقم فرایا جیسے کرصفی بنجاری نے ان سے " قرل جلی میں نقل کیا کرمتعدد دفعرعلماء کرام کی جماعات نے ابن تعمیم کی حیاداصولی ا ورسہ فردعی سائل میں مخالفت کی اور ال پر بحث و مناظرہ سے لینے قاہرہ ورشق میں متعد در مجانس منعقد ہوئیں ، مگرکسی عالم سے سیجے نقل کے ما قدینابت نہیں کراس نے ابن تیمیر کے زندیق ہونے کا فتویٰ دیا ہو ما اس کے قتل کومباح قرار دیا ہو حالانکہ اہل مملکت میں اس کے ماتو سخت تعصب رکھنے والے حضرات موجود تھے حتیٰ کمراس کو فاہر ہیں اور بعد ازاں اسکندر رمین قیدو بندمیں ڈالا گیا -اس تمام تر مخالفت کے باوج و تمام مخالف علما مراس کی و معت علمی زیرو تقوی شجاعت و سخاوت اور مذہب اسلام کی نعرب داعانت اور علانیہ وخفیہ وعوت الی الٹرکے قائل ہیں - لہذا جشخص اس کو کا فرکھے اس کے قول وفتوی کا بہر طال رد کیا جائے گا بلرجوا سے شنج الاسلام کہنے والے کو کافر قرارد سے اس کا بھی شدیدر دوا نکار کیا جائے گا اوراس کو شیخ الاسلام کہنے ہی کونسائفر الام آنا ہے کو کروہ الا شبہ بینے الاسلام ہے -اور جن سائل ہیں اس کا روکیا گیا ہے وہ ال کا محض خوا ہشات نفس کے نخت قائل نتها اور نه می دائی ضلات داختی موجا نے کے اوجود ضدوعنا و اور مبت وهرمی کے تخت ان برمعرر ساتھا۔اس کی تصانیف ان ولوں کے روسے جراور میں جو الٹر تعالے کی حمیت کے قائل میں اور ان سے براءت و بزاری کے اظہار سے معورا ور با بی بمہ دہ مجی بشرہے، خطار کامر کیے بھی موسکتا ہے اور را ہ صواب برگامزن بھی جی مسائل میں اس کی دائے صائب وصحیح ہے وہ بہت نیاده بی ان میں اس سے استفاده کمیا جائے اور وعاء رحمت ومغفرت سے یاد کیا جائے اور جی سائل میں اس سے خطا سرز و ہونی ہے ان میں اس کی تقلید سے گریز کیا جائے مشلاً زیارت بارگا ہ نبوی کامسئداور طلاق کامعاط انتہی کلام ابن حجربقدرالحاجتہ-٢- سيد صفى الدين صفى سخارى نزيل ما بلس نع إيك متقل كماب بعنوال «القول الجلى في ترجية الشيخ تفى اللربن بن تيميالحنبلي» ۔ الیف فرمائی حس میں ابن تیمیہ کے منافب برمان کئے اور علماء کرام کے تعریفی کلما ت اس میں درج فرمائے ۔ کا تب نے اس کے الزين مكها ہے كراس كتاب كى تاليف وتصنيف والمجام يذير بهوئى اوراس بياس وقت كے اكابر علماء مثل شيخ عبدالر تمن كِبرى أشقى ، شبخ محدتا فلاني مغرلي مغرلي في القدس وغيرهما كي لقريظات بي- اوريدكتاب سيدنعمان آفندي آموسي كي كتاب معجلاء العيدنين فی محاکمۃ ال جمدین "کے حاشیہ سرچھانی گئی ہے۔

سياسفى الدين اپنى اى كتاب ميں فراتے ہيں كہ علماء كرام كى ايك جماعت نے ابن نيميہ كے متعلق تصریح فرمائى ہے كہوہ درجرا

قدر کرات علم اور کتاب وسنت میں تنجوعلی ریساری امت متفق سے حتی کہ ابن تیمیہ کے تنبعیان وابسی میں۔ اور سرام سے زدگر معم ہے کہ آپ خاتمہ صفا ظالحدیث ہیں اور آپ کے بعد آپ کی شل زمان ہیں پیدا نہیں ہوا۔ حافظ ابن مج علیہ الرحم نے فتح الباری شرح البخاری ہیں حدیث رسول الٹرصلی الشرعلیہ وسلم ہو کہ آسٹی آ ایسکال الدول فکہ فَدْ مَسَاجِدَ ، کے تحت الم سبکی کا ابن تیمیہ پر سفر زیارت کو حوام قرار دینے کا رو ذکر کرسمے اور امام سبکی کی تامیر نسانی کو تامیر نسانی سے مورد کو کرکے کے اور امام سبکی کی تامیر نسانی کی تامیر کی کی تامیر نسانی کی تامیر کی تامیر کی تامیر کی کی تامیر کی کی تامیر کی کاربانی کی کاربانی کی تامیر کی کی کی کی کی کاربانی کی کاربانی کی کاربانی کی کی کاربانی کی کی کاربانی کاربانی کاربانی کی کاربانی کی کاربانی کی کاربانی کاربانی کی کاربانی کاربانی کی کاربانی کی کاربانی کاربانی کاربانی کاربانی کاربانی کاربانی کی کاربانی کاربانی کاربانی کاربانی کاربا

زبارت رسول می الشرعلیہ وسلم کے لیے سفر کو حرام قرار دنیا ان تمام مسائل سے بیجے ترین ہے جوابی تیمیہ سے مقول ہی۔
ابن تیمیہ کا استعمال ؛ دوسرے اکا برعلمار نے بواز سفر اور شروعیت زبارت پراجماع است کا جو دولی کیا تھا.
اس کا مدکر نے ہوئے ابن تیمیہ نے امام مالک علیم الرحمہ سے منقول اس قول کا مہمارا لیا ہے کہ ذُدْتُ قَبْتُوالَتْبِي " کہنا مکروہ ہے بینی میں نے نبی اکرم صلی الشرعلیم در فراور کی زیارت کی ۔

حبواب، اگرام مالک علیہ الرحمر کے علماء فرمب نے اس کا بواب یہ دیا ہے کہ انہوں نے از روئے اوب قبر بی کے لفظ کو نالیسند کیا ہے وہ مبرا کے معلم کے زیارت کی ہے دیم کے لفظ کو نالیسند کیا ہے وہ مبرا کے ایس کی زیارت کی ہے دیم کم وہ سرے سے زیارت کو کمروہ فرار دیتے ہی کیو نکہ وہ تو افضل اعمال سے سے اوران تمام عبادت سے احلی عبادت ہے جربار گاہ فوالحلال تک وصول کا ذریعہ ہیں ۔ اور سفرزیارت کا مشروع ہونا اجاعی امور سے ہے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ والٹر المادی الی العوال یہ دریعہ ہیں ۔ اور سفرزیارت کا مشروع ہونا اجاعی امور سے ہے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ والٹر المادی الی العوال یہ والے المادی الی العوال یہ والے المادی الی العوال یہ وہ سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں جو اللی المادی الی العوال یہ وہ سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں جو اللہ المادی الی العوال یہ وہ سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں جو اللہ المادی الی العوال یہ وہ سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں جو اللہ المادی الی العوال یہ وہ سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں جو المرادی الی المادی الی العوال یہ وہ سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں نے الی سے سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں ہوں کی مور سے سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہی نہیں ہوں کی مور سے سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہوں کی خوالم کی مور سے سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہوں کے دور المور سے سے اس میں نزاع وجدال کی گنجائش ہوں کی مور سے سے اس میں نزاع وجدال کی کندور سے سے اس میں نزاع وجدال کی کندور سے اس میں نزاع وجدال کی کندور سے مور سے سے اس میں نزاع وجدال کی کندور سے مور سے دور سے مور سے

تَحْقِين مديث "كَتُنكُ الرِّحَالُ إِنَّهِ إِلَىٰ ثُلَاثَةِ مَسَاجِكَ ،

لبعن محققین نے فرایک ہے کہ اس حاریث پاک ہیں ستنے منہ محذوف و مقدر سے تو لامحالہ یا اس کوعام فرمن کیا جائے گالواب
مقصد سر ہواکہ سوارلیوں پر بالان مذر کھے جائیں کسی مکان کی طرف جانے کے لیے ادر کسی جی مقصد کے لیے گرحرت تمین مساجد کی فر
ادریا ستنتے منہ اضی فرص کیا جائے گا ۔ سپلی شق کا تو اعتبار ممکی نہیں ورنہ اس سے سونتجارت ۔ صلاحی اور طلاب علم وغیرہ کے لیے
سفر کی ترمیت جی لازم آ جائے گی داور پر لازم جر بہی البطلان سبے آتو دو میری شق متعین ہوگی دکھ مستنظ مندا خص اعتبار کی جائے ، اور
چونکر تمین مساجد کا استنظ کیا گیا ہے تو مستنظ مندا کی جائے ہیں جس کو اس سے کا مل منا بست ہو۔ اور وہ سے مسجد کا لفظ اب
حاصل عبادت ہے ہوگا ۔ لا تشد دالوحال الی مسجد للصلو ای فیدہ الا الی شلاشة حساجد، تمین مساجد کے علاوہ کی مسجد کی طرف
مازا داکر نے کے لیے سوارلیوں کو نہ چلا یا جائے اور در بیے سوکی مشقد ته نبر داشت کی جائے ہے۔

عدد اقول مستنظم مرخاص مجد کی نفر سے مسندلم احمد کی روایت ہی ہوجود ہے المذایر محف لینے طور پرخرض وتقدر نہیں بلکہ کام ربول علیرانسام نے اپنی ماد خود واضح کردی ہے اور صرف دومری مساجد کی طرف مفر کرنے کے متعلق برارشا دہے ما محفلہ ہوفتے البیاری - انبی علماء کرام ہیں سے حافظ عماد الدین بن کثیر شافعی ہی ہیں جنہوں نے ابن تیمیہ کے شاگردا دراس سلک کے داعی ابن قیم
کے متعلق ذیابا۔ ابن قیم اکا برعلماء ہیں سے تھا۔ کبھی خطا کا مرکب جی ہونا اور کبھی حق وصواب تک رسائی حاصل کر تا ایکن اسس کی
خطا اس کے میسے مسائل کی نسبت یول ہے جیسے بھرنا پیلاکن رہیں ایک نقطہ وقطرہ اور اس کی خطا بھی قابل منفرت ہے کیونکم
میسی جناری ہیں ہے " اندا اجتہ ما العاکم وفاصاب فلہ اجران واد الم اجتہاں فاحل اجدا " جب حاکم وقاصی
میسی جناری ہیں ہے " اندا اجتہال العاکم وفاصل نے اور صواب کو یا ہے تو اس کے بیے دوا جربی اور اگر خطا سرز د ہوجائے تو ایک
کی مسکہ ہیں اجتہاد واست نباط سے کام سے اور صواب کو یا ہے تو اس کے بیے دوا جربی اور اگر خطا سرز د ہوجائے تو ایک

ام مالک بن انس فرما تے ہمیں ہرشخص کا قول فا بل عمل بھی ہوتا ہے اور قابل ترک بھی ماسوااس مزار انور میں آلام فرما ذات الدر کے دکمان کا ہر قول صواب اور وا جب العمل ہے)

ما فظاہن کثر کا بقول بہت خوب ہے اور ما فظ مذکور بالا تفاق تفقر و حجت ہیں اور ما فظاہن حجر نے بہت عمدہ الفاظ میں ان کا تعریف کیا ہے وہ قابل میں ان کا تعریف و قوابی کیا ہے وہ قابل میں ان کا تعریف فرائی ہے ۔ لہٰ داشیخ تقی الدین حصنی نے ان کے متعلق حافظ این جم سے ہو کمچے نقل کیا ہے وہ قابل انتخاب ہیں ہے۔ البتہ حافظ ابن تعمیم میں ابن تیمیر کے مسلک کے مطابق طلاق کے مسئلہ میں فتونی دنیا تھا اور اس وجہ سے اس کو سخت ایزار و تکلیف پہنچائی گئی۔ اس مسئلہ میں اگر جہاں نے انجم الدیوری مخالفت کی ہے تاہم وہ اس میں منفود ہمیں ہے جات کے مال میں منفود ہمیں ہے جات کی مالے میں اس کی حقیقت حال اپنی حکم میں جات کی جات کی مالے ہوئی اس میں منفود ہمیں ہے جات کی مالے ہوئی اگر جہ خطاء خاص ہے مگر و شبہات واولہ کے ساتھ تھ کی کی میں ہمیں آتا جہ جائے کہ کا فرہونا (انتہت عبارہ الغول الجلی)

شنخ الإسلام صالح البلقيني

سیصفی الدین تول جلی میں فرمات مہم کرشیخ الاسلام صالیح بن شیخ الاسلام عمر بلغینی نے "الروا لوافر" پر تقریباً و تائیدًا
کھا قامی القضاۃ تاج الدین سبکی نے اس امر فیخر کا اظہار کیا کہ حافظ مزی نے شیخ الاسلام کالفظ ان کے باپ کے پیامتعال
کیا اور شیخ تقی الدین ابن تیمید و شیخ شمس الدین ابو عمر کے بید اگر ابن تیمید علم وعمل میں درحبر غابیت برفائز منہ ہوتا تو علامہ سبکی
کے فرد ندار جمند اپنے باپ کو ابن تیمید کے ساتھ اس منقب مذکورہ میں شریب کرنے برخش منہ ہوتا و دراگر ابن تیمید زندیق
یا مبتدع ہوتا تو وہ اس بات بر قطا کہ رضامند منہ ہوتے کہ ان کے والدگرامی کا اس کے ساتھ ذکر ہو۔
یا مبتدع ہوتا تو وہ اس بات بر قطا کہ رضامند منہ ہوتے کہ ان کے مخالف نے اس کی طوف منسوب کئے ہی اور اس برح ح وقدح

پیمدع ہوا ہو وہ ان بات پر تطاق رف مدح ہوت میں سے والدین نے اس کی طرف منسوب کئے ہیں اور اس پرجرح وقدح

البتہ شنے ابن تیمیہ کی طرف چند مسائل نموب ہیں جو اس سے مخالفین نے اس کی طرف منسوب کئے ہیں اور اس پرجرح وقدح
کی سے اور شنے تقی الدین سبکی نے زبارت وطلاق والے دونوں سائل ہیں اس سے ردکا بیڑا اٹھا یا اور سر ایک کوستان تا لیف
کی شکل دی ۔ دیکن مسائل میں اس کا شذو ذوا نفر ادر اس کے کفریا نزند قد کوستان منہیں ہے ۔ اور سوائے درسول کرم علیہ الملام سے
دوسرول کا قول کھی قابل قبول اور قابل عمل موتا ہے اور کھی واحب الرک واحب الرونیک سے نے اور سعاوت مند وہی ہے۔

اجتہاد تک بہتے جگانھا۔ادر جن مسائل میں اس پر روو قدح کیا گیا ہے وہ ان ہیں سے کسی کے اندر بھی متفرد نہیں ہے ،ادرا گربعن مسائل میں ائمہ ادلیہ کا خلاف کیا ہے توان مسائل میں بعض صحابہ کرام اور تابعین کی موافقت کی ہے۔ جومسائل منکرہ اس کی طرف نسوب ہیں ان میں سے قبیح ترین مسئلہ بارگاہ نبوی کی زیارت کے لیے مفرکورام قرار دینا ہے۔او علی هذا القیاس دیگر قبور کی زیارت کولیکن وہ اسس سے الیس بھی متفرد نہیں بلکہ اس سے قبل او عبدالٹرین بعاصل ہے تہی

سوال ، ت ید صفی الدین ای کتاب میں ایک مقام پر فرانے میں کر اگر میسوال کیا جائے کہ اس کتاب میں مندرہ جامات سے تومعلوم ہوتا ہے کہ ابن تیمیدان تمام مسائل سے بری ہے جواس کی طرف نسوب کئے گئے میں بعنی الٹر تعاملے کودیگر اجم کا مانند حجم قرار دنیا اور ہا ہم نشاب و تماثل کا قول کرنا نعوذ بالٹر تو چوعلی قاری تیقی صفی ا ورا بی جر ہیتی وغیرهم اکا برعلما واس کی طرف ایسے قبیع عقائد و نظریات اور منکر وم وود مسائل کی نسبت کیوں کرتے ہیں ؟

حبواب: تو ہوا با گذارش ہے کہ ابن تیمیر علم وفضل اور حفظ مندت ہیں معروت ومشہور تھا۔ اور نصوص کوظا ہر مرید کھنے ہی میں اسلام کرتا تھا اور ان ہیں تاویل اور مورت عن الظاہر کوسخت نا پند کرنا تھا اور مورت الوجود وغیرہ ہیں مدیما کرتا تھا اور مورت المورت کا میں اسلام کوسخت نا پند کرنا تھا اور ان ہیں اور شیخ عربان الغارض اور شیخ عربان الغارض اور شیخ عبدالمحی بہعیں وغیر ہم مرید دو انکار کیا۔ اور بعض فروعی سائل ہیں اتمہ اولیو کا تھا ان کی تنا گامشار نیا دیت وطلاق۔ اور وہ ان مسائل ہیں علما وکا الموال کے ساتھ بحث ناور اس کی تعرب کا قول اور اسے دیگر کیا۔ اور اسس کی طرب ایسے سائل کی نسبت بھی کر دی جس کا وہ قائل نہیں تھا شکا المدتوا سلے کہ جمیدت کا قول اور اسے دیگر اسلام کے ساتھ بھی وہند ہوئے ہوئے اور اس کی کتب مشہورہ سے اسلام کے ساتھ بھی سے اور اس کی کتب مشہورہ سے اسلام کے ساتھ بھی سے اور اس کی کتب مشہورہ سے اس کی تحقیق کے ساتھ بی بھی اور اس کی کتب مشہورہ سے اس کی تحقیق کے ساتھ بی بھی اور اس کی حیاتھ ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ اور میرم نسان تیمید کے ساتھ بھی ہی ہوئے اور اس میں کی ساتھ بھی ہی ہی ہوئے اس سے قبل بھی اکا برعلماء کے ساتھ ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔

على واعلام نے ابن تیمیہ برجن مسائل میں گرفت کی ہے ان کا ذکر کرنا اوران میں ابن تیمیہ کا غذر بیان کرنامنا سب معلم مونا ہے۔ منجلوان مسئل کے ایک ہسئل بر ہے کہ وہ زیارت قبور کے بیے سفر کو حرام قرار دیتا ہے۔ اوراس نے اجماع امت کی مفاقت کی ہے یہ درست ہے کرننے مذکوراس مسئل میں سخت ترین خطاکا مرکب ہوا ہے لیکن اس سے اس کا فاسق مونا بھی فائم مہنا کا مرکب ہوا ہے لیکن اس سے اس کا فاسق مونا بھی فائم مہنا کا مرکب ہوا ہے لیکن اس سے اس کو فال میں سے کسی دلیل کا مراکب مواسے ماوراس نے اور کر شرعیہ میں سے کسی دلیل کا مہار انے کرید دعوی کی کیا ہے اگرچہ اس کا استدلال فلط ہے اور ہما ہے نزدیک نا قابل قبول ۔

یہ طرزہ ویگر علماء ا علم کا بھی جہوں نے اس کی تعربیف و توصیف کی ہے کرم مشابیں اس نے اجماع کی مخالفت کی ہے دان اس کی خطافات کی خوالفت کی ہے۔ ہے دبان اس کی خطافات کی تصویح کردی ہے۔

لذاب وترود كالتكاريونے كى فرورت نيس ہے -

یں اس سیوطی اُصولِ دین برکام کرتے ہوتے فرماتے ہیں۔اگر تواصول اوراس کے تو ابعے بینی منطق اور حکمت و فلسفہ میں اسر بوجائے بھے اوائل کے آمار برکال درسرس حاصل ہوجائے۔اورابل عقول کے ساتھ محاذ آرائی براوراس کے ساتھ ساتھ کتاب و سنت ادراتوال سلف کے ساتھ اعتصام کا صل موجائے اور معقول و منقول کے درسیان جامعیت نصیب موجائے تو تھی ہیں بنیں سمجماکران تیمیہ کے رتبکو پائے گا بلکراس کے قریب بھی پنچ سکے گا ا دراس کے با د جو د تو دیکھ د حکا کہ اس کا انجام کیا ہوا۔ کس قدر رين وتحقير كانشامذ بنا كنني ببجرة تدليل بوئى اوراس ناحق ياحق تضليل وتكفير كاكمن قدرسامنا كرنايشا - اس صناعت جلال ومرام یں داخل ہونے سے قبل اس کی بیٹیانی روشن اور نورانی تھی اور اس کے پہرہ مراسلات کے انوار ورکائے شانات نظر الت تعے۔ ہم وہ بہت زیا وہ بے نورا در تاریک تر ہو گھیا اور بہت سے لوگوں کے زوک روسیا ہ ہوگیا۔ اعلار نے اس کو دقبال كذاب ومفترى اوركافركها - اورلعض عفلار وفضلار فياس كومديع الافكار، فاصل محقق، بارع وفاكن قرارديا اوروه اليف عام معتقدين كم نزديك حامل راية الاسلام، عامى حفدة الدين اور محى السنترسي و انتبت عبارة الالم المسيوطى) نتیب - علامرسوطی کی عبارت نقل کرتے ہوئے صدیق حسن خان صوبا بی دغیر مقلد) نے کہا کہ شیخ ابن تبییر کے متعلق امام سیوطی کا كلام و مكفة ادرا بنى عقل كي ساتهاس كاموازنه ليجنة اس بي ناقص ظاهر ب والداعلم بالسرائر-علامنهانی فراتے ہی سے اپنی عقل سے ان کے کلام کا موا زیزی - مجھاس میں کو تناقص و تخالف نظر نہیں آیا۔ بلکا انہوں نے ابن تیمیر کے احوال معلوم کی حکایت فراتی ہے بعض اوصا ب مدح تھے جن کے ساتھ اس کی مدح کروی اور بعض قابل مذمت ، المذان مصالحاس كى مذمت كردى اس مين تناقض و شخالف والى كون مي بات سے ؟

شنج مبدارجن كزرى دمسقى تنافعي

علا مرت يرصفي الدين كي كما ب القول الجلي مرتقر بيظ مين ابن تيمير كے حق مين تعريفي كلمات مكھنے كے بعد فروتے مين ا-ابن تیمید کی طوف بعض اصولی مسائل میں انتظاف اور بدعات کے از کاب کی نبیت درست نہیں ہے کیونکر اس کی شہور تالیفات میں جو تھر بحات موحر دہیں وہ اہل سنت کے مسلک و نرم ب کے بالکل مطالبق وموافق ہیں اور بعض فروعی مسائل ہیں اختلاف مساوا

عت اقول ؛ مثل مشورسے مان باث رحیز کے ، مردم گویز چیزها ، اگرابن تیمیرسے ذرق محراصولی وفروعی سائل میں مخالفتِ اسلان مرزو، منموتی اوربدعات کا ارتکاب مزمو تا تواس کی طروت ان امورکی فبدت کیول کی جاتی معلوم سرتا سے مجھ مرکھ اختلات ضرور مرفدد مواہیے - رہا مشهورتا ليفات بين اس كا إلى السنّت كمه وانق مونا توا عتبار خواتيم اعال ادر انجام كار كا بوتا سي حوابك وقت بي صبيح عقائد كا مالك ب و كيا دوسرے وقت ميں اس كے الدرسديلي اور ارتداد وغيرہ كا طارى مونا محال مي نيز يرجى غلط سے كراى كي شہور تاليفات ميں

جى كى غلطيال ادركونا بيال كم مول (ادراقوال صبح ادرافكار صائب كثير مول)-علاوه ازیں شیخ این تیمیے معلی گان غالب سی سے کہاں سے جو کھے سرز دہوا وہ محض تحکم وسینرزوری اورعدوا لار طغیان کے تحت سرزد نہیں ہوا۔ حاش بیر - بلد عین ممکن ہے کہ اس کامنتی فکریہی ہو- اور اس نے اس پر دلائل درا مین فائم کے

بوں بیں برحال اعبی کے ملاش بسیارا درسعی بلیغ کے با وجود کوئی ایسا امراک کے کلام میں نظر نہیں آیا جوای کے کفریا زندہ پ

عافظ جلال الدين سيوطى تفعي

صفی بخاری قول علی میں امام ابن الفارض کے بعض معزضین کارد کرنے کے بعد فر ماتے ہیں۔ ہماراعقیدہ یہ ہے کہ ابن فارض م برسے پایداور رتبر کے مالک ملی - اور ہمالے شیخ جلال الدین سیوطی وحدۃ الوسود کے مسئلہ س ان کی محالفت کے باوجود ال ساته يحسن اعتقا وركفت تصر -اور ا يك مختفر سار ساله هي تصنيف فرمايا جس كانام دوقمع المعارض لا بن الفارض "دكها بجوعبار العينين ك هاستيديس به كرابن الفارض كم منعلق الم سيرطى كا تاليف كرده رساله بالنج اوراق برشتل بحص بي ابنون في عمله ارباب فؤن وعلى يعى شرعيه وعقليه كاذكركياسي اور مذاب ب اربعه كے كا دخلات علماء كا اور مرفر لتى بيرليف إملاز فكر كے مطابق كام ک سے چنا بنجہ فقاء ثما فیدر کلام کرتے ہوئے اوران کاحق نصیحت اورخلوص و ہماری ادا کرتے ہوئے فرمانے ہم : اپنے علم پرفخ ونا زاور عزورونکرے گریز کرو تمہا سے لیے غایت معادت ہی ہے کہ تم ای سے بطور کفا مت چھٹکا را حاصل کرو۔ تهين اس كا نفع بهني اورز نقصال لاحق مو- بخلاميري أ تكور في ابن تميه هيا وسيع على كالمالك اورانتها في ذك شخص بهين ديك علاوه ازی وه خوراک ، لباس اورعورتول سمے معاملہ میں بہت بڑا زاہرتھا-اور سرمکن طریقہ پرحق کو سربلندر کھنے والا تھاا ورجہاء

مين الهاسال سے اس كى مصيب اورفقن مين غوروفكر كرد ما بول حتى كه تعك ما رجيكا بول اور مجھے كوئى وجدا بل معود شام کے اسے صرب منعا نے اور اس سے عم وغصہ کے اظہار اس کی توہین وتحقیر اور مکذیب وتکفیرکرنے کی مجھے نظر نہیں آئی امواد ال کے فنح و نازاور غزورو ننگر کے اور حب ریاست وشیخت اور اکا برکی تذلیل و تو ہیں کے دیکھنے وعاوی کا دبال کس قدر ہے ادراپنے آب کو غایال اور انتیازی مقام پر فائز کرنے کی محبت کا انجام کیا ہے ؟ نال النز المسا فیز بیندلوگ اس کی مخالفت پر كمربسته موسقے جونه تواس سے زبایره متنقی و برمبز گار تھے۔ اور نرز بارہ صاحب علم ونضل ملكہ وہ اپنے احباب ورفقار کے دفوہ آنام سے درگذر کو لیتے تھے دمگراس کے اور اس کے متبعین کے ذلوب وا ٹام سے چٹم ہوشی نہیں کر سکتے تھے یا الله تعاسلے ان کو اپنے نغونی اور جلالت علمی کے بھاط سے اس برصلط بنیں کیا تھا ملکہ اس کے گنا ہوں کی شامت سے ا جو کھا اس کے ساتھ اوراس کے متبعین کے ساتھ موا وہ اس کے ستق تھے اور س التراتعا لئے نے ان سے دورر کھا وہ اس سے اکر دنا آگا

صوفیہ اور مقربان حصرت فلاوند کرمیم کی شان اقد کسس میں طعن وتشنیع دکی نسبت اس کی طریت اگرچرمع دون وشہورہے) گرمم ان اور میں اس کی قطعًا موافقت نہیں کرتے اور نہ ہی اس نسبت کو درست تسلیم کرتے ہی والٹُدیقول الحق دموجیدی السبیل انتہا کام الکزیں بہ تھا خلاصہ ان نقول کا جوہیں نے القول الجلی اوراس کی تھار بط سے نقل کیا سے۔

بعض علماء اعلام كابن تيمير تغليظ وتشديد اوراس كي مكفير

علامہ علی القاری المحنفی ؛ شرح شفا میں ارشاد فر ما تے ہیں ابن تیمیہ ضبلی نے بارگا ہ نوت میں اتہائی تفریط سے کام میا اور شان نبوت کی توہین وتحقیر کاارتکاب کیا حتی کہ شفر نیارت کو حوام قرار دے دیا جب کہ بعض لوگوں نے اس مسئلہ ہیں افراط سے کام لیا اور کہا روضۂ افور کی نیارت کا عبادت وقربت مونا افروریا ہے دیں سے ہے۔ اور اس کا منکر کا فرہے اور عین مکن مے کام لیا اور کہا روضۂ افور کی نیارت کا عبادت وقربت مونا افراد نیا کو مستحب قرار دیں اس کو حوام قرار دیا گا میں مورٹ کو العجاع سنحب قرار دیں اس کو حوام قرار دیا گا میں میں موسے پر آلفاتی ہے کو تکہ سیمباح کو حوام قرار دسنے سے نیادہ قبیج ہے اور اس کے کفر ہونے پر جی انفاق مونا چا ہے۔ اور اس کے کفر ہونے پر جی انفاق مونا چا ہے ۔ ۔

علامة شهاب الدین خفاجی حنفی به شرح شفا میں «ارشاد نبوی کعن الله فخو مًا ا تَّخَذُه ا قُبُورًا نَبِیاءِ هِ عُمساجِه »
کے تحت فرانے ہیں۔ کر بہی عدیث ابن تیمیرا وراس کے متبعین ابن قیم دخیرہ کے متفاکہ شنیعہ اورفتوائے قبیر بینی ترمیم مغرزیات کا
باعث نبی ہے جن کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ اور علام سبی نے اس مشاری تحقیق میں ایک متنقل کی بت الیف فرائی سے دبوشفاء استفام نی زیارت نیرالانام علیہ الصلوان وال اللم کے نام سے معروف ومشہور ہے ، عالا کم بسرور کو نین سیدالتقلین کی ا

، لَهُ بَكِطِ الْوَحِيُّ حَقَّا تُشَرِّحَ لَ النَّحَبُ وَعَنِلَ ذَاكَ الْمُسَرِّجَّى يَنْتَهِى الطَّلَب سوار اول پر بالان رکھنا اور مفرکی صعوبات اٹھانا وراصل درست اور صبح ہے تو مرف اس ذات اقدی کے لیے ج

ا بل السنت کے ساتھ اصوبی وفروعی مخالفت بہیں بلکہ انہیں ہیں حریح مخالفت موہود ہے جیسے کہ اُندہ چل کر علامہ نہا ہی صنف اکابر کے ادشات
سے اور اپنی طرف سے اس کی عبارات بیش کر کے اس حقیقت کو واضح کریں گے ۔ العرض ان اکابر نے ان امورانتوں فیہ اور میبتدع میں اس کی الموقت
بہیں کہ ان میں دہ بوحال اہل السنت کے سلک پر شدّت سے قائم میں اور ابن تیمیہ کی طرف نسبت درست تسلیم کرتے ہو ہے وہ اس کی تا میدو میران فیل میں کا ان میں کی اس کے معلق ان بھائیوں ہے قطعًا نہیں کرتے انہیں محض نسبت میں کام ہے اور یاھوٹ پر اس متر نظر ہے کہ اس کی نیکیاں اس کی ان برائیوں ہے فیادہ میں ان بھائیوں ہے نظر مرکوز ردھ کراس کی درسری خوبیوں سے اندا ن بہیں کرتا جا ہیے صدا والسر ورسولم اعلم ۔

ر خسدانشونسے)

مبطول ہے اور محل زول آیات اور اسی لمبیدگاہ تک پہنچ کرطلب کا انتہاء واختیا موجآباہ اور تھیر کوئی

ابنتیمینے بیفتری دے کر گمان کیا کہیں نے توحید ہاری تعالے کا تحفظ کیا ہے اور الی خرافات سے کام لیا جن کا وكركنا بعى مناسب منبي م - اور ان كاصدوركسي صاحب عقل وشعور سي هي مكن بنيس چه جائے كم كو تى عالم وفاضل ان كا وكب مورالعاد بالله عدست مذكوره بالاكي صحيح نشريح كرت موت فرما ياكراس سي تقصودير بها كم و وقبور كي طرف سجده كرت یں جیسے کر بتوں کی طرف سجدہ کیا جاتا ہے۔ اور ایک دوسری روایت نقل فر ماتی جس میں اس قوم کی تصریح کی گئی ہے جس نے اس فل تنبع كارتكاب كيا اورستقى معنت موست يعنى فرمان مصطفوى وكعن الله أليه ود مَاللُّه على الله المنهود مَاللُّه على الله المنهود واللُّه الله المنهود مَا الله المنهود مَا الله المنهود مَا الله المنهود مَا الله المنهود من الله المنهود المنهود الله المنهود ال جه مناجه اوريهات برايك كومعلوم ب كرزائرين مي سيكرتي سنخص قبر افور اور دوصنه اطهر كوسجده نهي كرا كيونكه قبور انبياع علیم اسل کوسجد وکرنا با لا نقاق حرام و ممنوع ہے جیسے کہ اس حدیث اور دیگر روایات سے واضح ہوتا ہے۔ نزح شفاء بي ايك اورمقام برفرما نے بي، قامني عياص عليه الرحمہ نے اپني سند كے ساتھ ابن حميد سے نقل كيا ہے جو كم الم الك عليه الرحمة سے روايات نقل كرنے والول مي سے أبب بن كم الوجيفر امير الموسنين نے امام مالك عليه الرحم كے ساتھ مسجد نری میں مناظرہ کیا اور دوران گفتگو اس کی آواز بلند سمرئی تواپ نے فرفایا۔ اسے امیرالمومنین اس مبحد میں اپنی آواز بلند م کیجنے کیونکم الله تعالى نے ايك قوم كوادب وتبذيب كا درس دين موتے فرايا لَهُ تَدُفَعُوْ اَمْوَاْ تُكُمُّهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ابني آوازكو بارگاره نبرى بن بندى كرو- اوردوس كوكول كى مدح و ثناء كرتے بوت فرمانا سے إِنَّ الَّذِيْنَ يَعْضُونَ إَصْوَاتَهُ مُوعِنْهُ أَرْمُولِ اللّٰهِ اُلْلِكَ عَ الَّذِينَ الْمُنْتَحَن اللَّهُ قُلُومُهُمْ لِلِّنْقُولَى بِي شَك وه لوگ جوابني آ وازول كوسني الرم صلى الدعليه وسلم كى باركا و اقد سن بي ليت ر محت ہیں دہی اوگ ہیں جن کے دلوں کو الٹر تعالے نے تقوی و پرسنر گاری کے لیے نتخب فرمالیا ہے۔ اور ایک فراق کی مذمت كرت بوئ فرمانا مع وإِنَّ اللَّذِينَ يُنَا مُدُنكَ مِنْ وَمَا إِلْمُ حَجْزَاتِ الْمُتَّرَّفُ مُعْرِلَدَ يَعْقِلُونَ مِنْ اللَّذِينَ الْمُتَعْمِدِينَ الْمُتَرَّفُ مُعْمِلًا وَمُعْمِدِينَ الْمُتَعْمِدِينَ الْمُتَاتِينَ الْمُتَعْمِدُونَ وَلَا اللَّهِ فَي مُعَلِينَ الْمُتَاتِينَ الْمُتَعْمِدِينَ الْمُتَاتِينَ الْمُتَعْمِدِينَ الْمُتَاتِينَ الْمُتَعْمِدِينَ الْمُتَاتِينَ الْمُتَاتِينَ الْمُتَاتِينَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّل مبارکہ کے باہر سے بندا وازوں کے ساتھ بچارتے ہیں واورا ب کے آرام ویکون اورادب واحترام کا لحاظ نہیں کرنے ان میں ے اکر عمل وفہم سے عاری ہیں ۔ اور سرورا نبیاء علیہ السلام کی عزت ذبکر میم بعداز وصال اسی طرح کازم وفر من ہے جس طرح کم

عے الر علی وقہم سے عاری ہی ۔ اور شرور البیاء علیہ اسکا کی ترک و تربیم بلودرو کا کا من عام الرک عام المرک ہے۔ ہ عالتِ جاتِ ظاہرہ میں -

یہ سنتے ہی امیرالمومنین الوحیفرنے تواصع وانک ری اورادب و نیاز کا اظہار کیا اور آپ سے دریافت کیا کہ ہمی قبلہ رو بوکر دعاکر دن یا روضۂ اطہر کی طرف متوجہ بوکر تو اہم مالک رحمہ اللّٰہ تعالیٰے نے فرایا اسے ابو جعفراکب الن سے کیون منہ موسّت ہیں جب کہ وہ آپ کے اور آپ کے باپ حزت ادم علیہ السام سے دسیلہ ہمی اور قیامت کے دن بارگاہ فلا و ندی ہمی ذرایم تر فلاص و نجات یا نہیں کی طرف متوجہ موکر الن سے شفاعت کی التجاء کیجے کہ اللّٰہ تعالیٰ منت کے دن انہیں آپ کا

علام خفاجی فراتے ہیں کہ قاصی عیاض کی اس متندروایت اور امام مالک علیہ الرجم کے اس فقولی سے ابن تیمیر کے اس دعویٰ باطلہ کا رد موگی کہ بوقتِ زیارت قبر انور کی طرف ملئر کا امر منکرے جس کا کوئی شخص فائل ہنیں ہے اوراس کا نبوت مون ایک روایت سے ملتا ہے جس ہیں امام مالک علیہ الرجم ریرافر امراکی کیا ہے لینی یہ قصہ جس کو قاصی عیاص علیہ الرجم نے شفا بڑ کون میں فعل کیا ہے ،الٹر نعالے ان کا عبلا کرے انہول نے اس کو میچے سند کے ساتھ نقل فرما دیا اور میہ تصریح فرمائی کم ہیں نے اس کو اپنے تقرمشا می سے شنا اور یا دکیا ہے۔

النداا بن تیمیر کا یہ دعوی کر مزار برانوار کی طرف بوقت دعا تدجر کر امر منکرہے کذب محض سے اور ای کے اپنے اخرافا واقترات بی ہے ہے۔ اور اسی طرح یہ دعوی کر استقبال قبر انور کسی سے منقول دمر دی بنیں ہے۔ باطل ہے کیوں کہ ا مام مالک،الم اہم اہم اور امام شافعی کا مذہب بہی ہے کہ بوقت دعا وسلام قبر انور کی طرف منہ کرنا مستحب امر ہے اور ہی ان کی کنا بول میں مذکورو مسطور ہے۔

علامہ شہاب خفاجی ایک دوسرے تفام پر حدیث رسول او تَنْجُعَدُّوا قَبُوعُ عِیْدُاَ، کے نحت فرماتے ہیں بعنی میری قبرکو حید کی ما نندرز تھم الو بعنی ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ جس طرح عید بئی اجتماع ہوتا ہے اس طرح بیباں بھی اجتماع وازد حام کا صبحے محمل ہے بیان ہوجیکا ہے اوراس امرکی وضاحت بھی کی جاجی ہے کہ اس بی ابن نتیمیہ وغیرہ کے لیے اپنے زعم فاصل پر استدلال کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ امرت جی بیر کا جواز زیارت پر اجماع اس کا متقاضی ہے کہ اس حدیث پاک کا وہ معنی بہنیں ہے جو اس طالقہ نے سمجھا ہے بلکہ یہ محض شیطانی وسوسر سے اور دھو کہ وفریب نفسانی ۔

وه تا وبل اور محل حدیث جس کے متعلق بہال انشاره فرمایا ہے دوسری جگراس کی وصاحت یول فرمائی ہے کہ حدیث ہول انتاع الشرصلی الشرعلیہ وسلم اور تجدول جری عید اگا محمل بعض حزات سے نزدیک برہے کہ معین دن میں ہمئیت مخصوصہ برو ہال انتاع سے منع کر نامنفسود ہے جلیے کہ عید ای محمل بعض حزات سے نزدیک برہے کہ مال ہیں عید کی طرح صرف ایک مرتبرزیارت بنہ کر و بلکہ بار بارحافری معنول ہے لیے کہ عید کی ما نند زیب و دو اور اگر بالعرض اس سے نہی مراد ہے اور زیادت سے دوک تو لا محال دہ ایک خاص حالت پر محمول ہے لین عید کی ما نند زیب و زئین سے کام بیتے ہوئے وہاں قیام پذیر بنر برہ و بلکہ زیادت کرور سلم پیش کر داور دِ عا مانگ کر رخصت ہوجا و دکیونکر نیادہ و بر محمول ہے اور تو قرر داخل میں بالعم کمی دا قع ہوجاتی ہے)۔

علامه خليل بن المسحاق مالكي كاقول

المام قسطلانی موابب لدنید مین نقل کرنے ہوئے فرماتے ہیں۔

دونداطہرادر مزارِ الورکی حاصری وینے والے کے لیے موزول دمنا سب یہ جہے کہ بکٹرت دعا وُلفرع ، استفاشہ اور تفعد توسل سے کام سے کیونکہ جوشفص اس مجوب کرمیہ کے طفیل اور ان کی شفاعت سے مغفرت وٹوب اور ککفیرسٹیات کا طلب گلس مردی اس قابل ہے کہ اللہ تعالیٰے ان کواسی کا شفیع نباتے ۔

اور غاب ال کا اشار مسلوب البھیرت اور محرف خمت کے کلمات ندمت میں ابن شمیمہ کی طون ہے۔

علامہ محرزر قائی مائل سف شرح ہوا بہب میں علامة سطانی کا کلام نقل کر کے سکرانم مالک علیہ الرحمہ کا مصور کو لوقت وعاقبر
الول طوف متوجہ برنے کا حکم دنیا ابن تیمیہ کے نزدیک ان کام برستان وا فتر ارسیے ہ فرہ نتے ہیں کہ علامة سطانی نے روایت
الول کا طرف متوجہ برنے کا حکم دنیا ابن تیمیہ کے نزدیک ان گشت سے محفوظ کر دیا ہے کیوں کہ اسس روایت
کو ملام اوالحق علی بن فہر نے اپنی گاب وفعائی مالک میں نقل کیا ہے۔ اور انہیں کے واسطہ سے کیوں کہ اسس روایت
نوفنا ہم البی سند کے ساتھ نقل کی سے حق میں کام مہنیں کیا جا سکتا اور وہ سند با لکل صحیح ہے قو اسس کے متعلق کذبہ
فر نفا ہم البی سند کے ساتھ نقل کی سے حق میں کام مہنیں کیا جا سکتا اور وہ سند با لکل صحیح ہے قو اسس کے متعلق کذبہ
انترا کا دوکا کو یک ورست ہوسکتا ہے عالا نکر ایک نیازت اع کیا یعنی قبور کرتی تھم کی بھی محوں ان کی تعظیم نہیں کرنی چا ہے بلکہ ان
انترا کا دوکا کو یک ہوادیوں کی طرورت بیش آئے اور تا ورض ورستا کی افراد کی اور بالان سکنے کی قوجود لیل بھی
انکر اس میں مصل کو بال میں موروز وہ تعلق میں ہورے لیے دعاء رحمت کی اور بالان سکنے کی قوجود لیل بھی
انکر اس مح حیارہ کو اس کو محصود وہ اس سے کام لیتا ہے اور جب دھوئی کر دیا ہے کہ اور بالان سکنے کی قوجود لیل بھی
انگر میں آئا تو وہ کمال ڈوٹائی اوروفا حدت سے کام کیتا ہوئے بردعوئی کر دیا ہے کہ براس شخص ہر بہتان وافتراسہے ۔
انگر میں آئا تو وہ کمال ڈوٹائی اوروفا حدت سے کام کیتا ہے بردعوئی کر دیا ہے کہ براس شخص ہر بہتان وافتراسہے ۔
انگر میں آئا تو وہ کمال ڈوٹائی اوروفا حدت سے کام کیتے ہوئے بردعوئی کر دیا ہے کہ براس شخص ہر بہتان وافتراسہ ہو

علامہ ارتفان اس کی شرح میں ابن تیمیہ کے دعوی کذب وا فترار پر تحث کرنے ہوئے فرماتے ہیں یہ ابن تیمیہ کا عجیب ہودادر
سیمہ زوری بلکہ بے جیائی ہے کیونکہ اس حکایت کا مادی علی بن فہر ہے اور اس نے "فضائل مالک" میں اس کو الیسی سند کے ملئ
ذکر کیا ہے ہو محل محت و کام نہیں ہے۔ اور قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اپنی سند کے ساتھ متعدد متاشے سے اس کونعل کیا ہے ہو
انتہائی قابل اعتماد اور قابل و ثوق میں لہٰذا اس سے کذب وا فترار ہونے کا دعوی کیوں کر درست ہوسکتا ہے ؟ جب کہ اس کا
سند میں کوئی و قتاع ہو کتاب نہیں ہے۔

نیزابن تیمیہ کے اس دعو تی پر کہ کوئی صحابی قبر انور کے ہاس کھڑا ہوکرا پنے لئے رعا نہیں کرنا تھاا دریہ وقوت عذالقہ بدعت ہے ، تبقہ وکرتے ہوئے فرماتے ہی یہ دعوی نفی مردود و باطل ہے اور اس کے قصور فہم پر ببنی ہے اور یا محف سینہ ذوق بلکرمنہ زوری ہے۔ کیونکہ شفاء قاضی عیاض علیہ ارجم ہیں ہے۔

بعض ابعین نے فرمایا میں نے حفرت انس بن مالک رضی النّدعنہ کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی النّد علیہ وہم کے مزار پر افوار پر حاضر ہوئے، وہال قیام پنیر درسے اور ہاتھ بلند کئے حتی کہ میں نے گان کیا کہ انہوں نے نماز نثر وع کر دی سے چنا نچہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں سلام پیش کیا اور جو مراجعت فرنائی ۔

ابن تیمیر کے اس دعوی کی تروید کرتے ہوئے کہ امام مالک قبرالور کی طرف متوجہ ہو کرد عاکر نے سے سخت خلاف ہیں ذاتے ہیں کر بین خطاع ڈبیجے سے کیونکہ الکی علما ہی کہ ابس ان تھرسیات سے لبریز ہیں کر قبر الورسے باس کھڑے ہوکر قبلہ کی طرف پیٹٹ کر کے اور دیول اکرم صلی النہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوکر دعاکر نامستحب سے ۔ اہم ابوالحس فابسی امام ابو ہر بس عبدالرجمن اور ملام خلیل نے اپنے منسک میں اس کی تھر رہے کی ہے۔

منادین تامنی عیامن علیہ الرجر نے ابن وہب کے واسطرسیانگی الک علیہ الرجر سے تقل کیا ہے کہ جب بار کا ورسالمات بر علیا نفل العلوات بین حافری و سے توسلام پیش کرے اور وعاکر سے جب کراس کا مذرسول اکرم صلی الشرعلیہ وسلم کی طوف ہو ادر فلم کی طرف بیٹ ہو۔ اور مزالرا قدس سے قریب ہوکہ کو اور اور سلام پیش کرے اور قبر الفر کو ہاتھ مذلکا ہے۔

بہی مذہب ہے انام شافعی علیہ الرجمہ اور جمہور ائمہ وعلیا وکرام کا اور بہی انام اللا مدسراج اللہ دائم ابوضیفہ سے متعول ہے۔

الم ابن مہام فتح العدر بین فراتے ہیں کہ اٹم الوحینفہ کی طرف بی ضوب کرنا کہ وہ بوقت وعا قبلہ رو ہو کر دعا کا منگے کا حکم میتے

ہیں مودود واطل ہے کیوں کہ خود انام صاحب رحمہ الشرقعالے نے بنی مسند میں حضرت عبد الشرین عمر رضی الشرعنہا سے روایت

نقل فرائی ہے « من السنة ان یستقبل المقبر المسکور و لیحی کا للقبلہ » سندت یہ ہے کہ قبر کرم کی طرف منہ کرے

الم اور الم وو و دونا قابل اعتبار ہے کیونکر دسول اکرم صلی الشرعلیوسلم کرنائی کا یہ دعوی کہ ان کا مذمیب اس کے

فلان ہے قطعًا غلط اور مردود دونا قابل اعتبار ہے کیونکر دسول اکرم صلی الشرعلیوسلم نزیاد ہیں اور جرحتی فی نزادہ سے کی فلامت

میں مافر ہوتا ہے وہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ نہ کہ اس کی طرف بیشت کرنا ہے۔

میں مافر ہوتا ہے وہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ نہ کہ اس کی طرف بیشت کرنا ہے۔

میں مافر ہوتا ہے وہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ نہ کہ اس کی طرف بیشت کرنا ہے۔

زرقانی فرائے ہی حقیقت تروہ ہے ہوئیں نے بیان کردی لیکن ابی تمید نے ہو نکہ ابنی عقل فاسد سے ایک نیالات ہے۔
امتیار کرلیا ہے۔ کرفروں کی تعظیم مت کرو۔ اور ان کی زیارت محض عبرت حاصل کرنے کے لیے ہے اور دعام اموات کے لیے اور دہ ہی ای شرط سے مشروط کر مفرط بر مواور موارلوں کی حاجت ورپش مذہو۔ للذا اس کے مزعوم فاسد کے خلاف ہو قول ان کی نظر بس آتا ہے تو خوقی و رزدہ کی ما ننداس پر حملہ آور موتا ہے اور دفاع کی کوئی خاص صورت اس کے نزویک متعین ہیں بی نظر بی متعین ہیں ہیں۔
امتی دو مراکوئی شبہ و دسم نظر مذہ آئے تو جربے بنیترا بدل لیتا ہے کر بیروایت افترار ہے اور اس کی نسبت غلط ہے مالاکھ یہ کال بے انصافی ہے اور دعوی بیہودہ - اور اس شخص نے بہت ہی انصاف کی بات کی ہے جس نے ابن تیمیر کے متعین کے اس کا علم اس کی عقل سے زیادہ ہے۔ علیہ کا گربومون عقیلہ -

ابن ٹیمیہ کے اس وعرئی کا روکر نے ہوتے "کہ اہم مالک برب انٹم کی نسبت وقوف عندالقر المکوم کو اور قر انورکی طرف مذکر کے دعا کرنے کو زیادہ ناپیندکرتے "فرماتے ہی کر ابن ٹیمیہ سے پوچھا جائے کہ کو ن ہی کتا ہیں اس کواہت کی تقریح و تقیمین کو ہو دہے ؟ بلکہ اس کے برعکس ابن و مہب جواہم مالک کے اجل مصاحبین ہیں سے ہیں ان سے نقل فراتے ہیں کہ دعا کے لیے قرانور کے پاس کھڑا ہوا دراہی عبارت و ہوب ولزوم پر نہاں تو کم ان کم استحباب پر ہم حال دلالت کرتی ہے - اور بھی اعتقاد علام خالی بن اسحاق کا ہے جیسے کہ انہوں نے اپنے مندک ہیں تقریح کی سے اور یہی نظر سے افرالوالحسن قابسی کا ہے اور ابر برین عبدالرحل وغیر سم ائم مالکہ کا کی اس شخص کو جیا نہیں آتی کرجس چیزکو اس کا علم محیط نہیں مو تا اس کی تکذیب کمر دنیا ہے ۔ اور اپنے مزعوم فاصد می خالی کا کہ وفاع کی اسے اور اپنے مزعوم فاصد میں اسکے مخالی اس کی تکذیب کمر دنیا ہے۔ اور اپنے مزعوم فاصد میں اسد سے مخالف امر کا خوفناک در ندہ کی ما ننڈ سرا دیکھے ذرید ہے سے دفاع کرتا ہے۔

علام صلاح الدين صفدي شافعي

انبول نے لامیترالعم کی شرح میں طغرانی کے قول سے بِا للَّهُ مِنْ خَلِلِ الْدُسْتَارِ وَالْكَلِّلِ وَلَا اَحَابُ القِيفَاحُ الْبِيْضُ نَسُعِ لَوْ رجب المي سفيدو بران چوالى تلوارول سے خوت دوه بنيں موتا حرف اتنا موكرا سے محبوب تو نقاب و عجاب اور تاج عزت کے درمیان سے نطف وکرم کا اظہارکرنے ہوئے سری طرف اشارہ کرکے میری نفرت وا بداوفر ما العہد، کے تحت ذکر کیا کہ میں نے ملائے میں وشق میں علامدابن نیمیر کے ساتھ لاقات کے دوران و أخر هنشا بهات سے معلق دریافت کیا اور شعدد موالات و جوابات نقل کے جی کی تفصیل بیان کرنا خارج از بحث ہے ہمارامقصد حرف پر بیان کرنا ہے کہ ال

کی باہم مانات ہوئی اور مذاکرت بھی ہوسے - بعدازاں صلاح صفدی طغزانی کے قول سے دَيَاخِيلُوًا عَلَى الْهُ شَرَارِمُ طُلِّعِتَ الْصَحْتُ نَفِى النَّصْى تِ مَنْجَالُهُ مِنَ الذَّالِ اے اسرار برمطلع اوران سے باخر ممدت وسکوت سے کام مے کیونکہ لنزش وطوکری کھانے سے نجات کی را مرف ہو ہے کی مٹرح وقفیل میان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں (اوران لوگوں کی فہرست بناتے ہیں جن کا علم عقل سے زائد تھا اوران کے لیے موجب بلاکت اور ذلت ورسوائی کاباعث ہوا) کہ قاضی بہاوا لدین بن شدا دیے بیرۃ صلاح الدین کے ابتدار میں ذکر کیا۔

ا- شهاب الدين مهروروي تقول حلب كاعقيده الجهاتها اوروه شعائر دين كى بهبت زيادة تعظيم كرنا تها مگراكر لوكون كانظريري ہے کہوہ ملحدوبیدین تھا اور بداعتقا و اسے اس کی کم عقلی نے اور کرزت کام نے قبل کرایا۔

٧- فيل ابن احمد رحمه التُرتعالي اكب رات عبدالله بن المقفع كيسات بحيث تحيص كريّا د باحتى كر صبح بوكن بجب ايك دوس سے علیجدہ موسے توخلیل علیہ الرحمرسے دریا فت کیا گیاکہ آپ کا ابن المنفقع کے متعلق کیا خیال سے وانہوں نے فرظ یہ ایساشخص سے جس کا علم اس کی عقل سے زیادہ سے اور بیران کا با لیکل صبحے تبھرہ تھاکیونکہ اس کو اس کی کم عقلی اور کثرت . كن وكالم نے انتهائى برى حالت بين قتل كرايا اور عرت ناك موت كے ساتھ د نياسے رخصت موا۔

٣- صفدى فرملت بي كرمير - نزويك تقى الدين ابن تميير كا حال بھي يہي سے كمراس كا علم بہت، وسيع ہے مگراس كى عقل بهب زیا ده ناقص سے جواسے ملاکموں میں ڈالتی ہے اور مھنایق وشدا ندمی متبلا کرتی ہے راور چونکہ علام صفدی اورا بن تیمیم ی بہم ملاقات ہوئی اور مذاکرات بھی لہذا ال کا تبھرہ بھی عین حقیقت ہے اور باسکل وافع کے مطابق)-

الم عبدالرؤف المناوي التاقعي

شرت شمائل میں ابن قیم کی زبانی اسس کے استاذ کا قول نقل کرتے ہوئے درکر جب بنی اکرم صلی اللّٰہ علیہ در کم نے دب کیم

مل دائی کواپنے دوکندھوں کے درمیان اپناوست قدرت رکھے ہوئے دیکھا تو دستارمبارک کاشمار دراز کر کھے س جگہ کاع تندہ وم البتا فرایا " فرایا " فراین جر مکی رحمدالله تفالے نے فرایا پر استناد و شاگر دکی کھلی ضلالت و گراہی ہے اور بیر نول ان کے القادجيت وجميت برمنى سے متعالى الله عما يقول الظالمون علو أكبيرا -

ا بنارد عمل بیان کرتے ہوئے فر ماتے میں کراس استا دو شاگرہ کا متبدعین بیں سے ہونا توسلم کیکن علامرا بن حجر کا اس فول کو ال محقدة جهت وجمیت كا ماربتا نا درست بنیس سے اور علی قارى كی ما ننداس بنیا دبر كام كرنے كے بعدا بن قیم اور ابن نیر کے بقیدہ جہت وتجیم سے برار ف کا ظہار کی اور ال کی علم وتقوی کے لحاظ سے مدح وُنام کی کیونکے علی قاری کے نزدیک ان دول كايراعتقاد فاسد البست نهي من بلكران مولفات منهوره سے اس كاخلاف تابت ہے ديكن انبول نے شرح شفاء ميں ابن تمير المغرزيات كتحريم كى وجرست تفريط وتنقيص شان بنوت كامز كب فرار ديا ہے جيسا كر قبل اذي ان كى عبارت وكركر كے اسس هنت کی وضاحت کی جاچکی ہے ۔ اور ایسے شخص کو ایسے اسر کے حوام قرار و پنے کی وجہسے کا فرکہنے کو قریب صواب فرار دیا ج کے استجاب برتمام علماء ملکہ اہل اس م کا اجماع سے ۔ لہذا اس ورجہ کی مذمت کرنے کے بعد شرح شما کل میں ابن تمیسر کی علم باز دوغيره كي وجه سے تعرفیت كر دينا اس كے مدح خوالوں كوكوكى نفع نہيں د سے مكتبا الغرض علامه منا دى كى في الحجائي بين اورمدح کے اوجود ہم نے اس کا کلام اس بیے نقل کر دیا ہے کہ اس لمیں ابن تیمیہ اور ابن قیم سے مبتدعین میں سے ہونے کی نفریج ہے اور ال کا سلات میں سے ہونا واضح کر دیا گیا ہے۔

فيخمصطفى بن المرشطى عنبلى وشقى

علام مذكور نے ايك رساله بعنوان «النفول السرعيه في الروعلي الوها بير " تا بعث فرما يا ہے اور اس كے آخرين خاتم ك عوان سے سمادات صوفیہ کی سلک ونظر ہے کی تائید فرمائی ۔ اور اس رسالہ کوظیع کراکرشائع گیا ہے ۔ اس رسالہ کے متعالم اولیٰ ال اجتهادير كام كرتے ہوئے فرماتے ہي -

جو شخص اس زمانہ میں اجتہا و کا دعوے دارسے اس برامارات وعلامات بہتان وافترار واضح بی جیسے کر ایک فرقر شاذہ نے ال كادعوى كيا بوعنبلى كهلات بي اور قرن شيطان كي مظهرو مخرج يعنى نجد سے ظهور بذير بوے بي جيے كر حديث باك بي وارد م اوربها يُطلُعُ قَرُنُ السَّيطانِ) يه لوگ دعوى اجتهادين اس حديك بنج سنت الي اوفات اجماع وقياس سے استدلال ى نين كرتے الك فقط كتاب وسنت بر اكتفاء كرتے إلى حالانكہ ان كوشرا كط اجتهاداوروجوہ استدلال بين سے كسى امركى معرفت مى اللال اور عادم متداول کے سبا دیات سے عبی بے خبر اس جہا تے کہ مقا صدواصول - اور سے اوال وکو ابتدار سے می انہیں د مادی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کو نصوص کے ظاہری معانی کے ساتھ استدلال واستدناد کی جربت ولاتے ہیں۔ اور جہالت ق مكاره كے تحت دوسرے اوله كوترك كر نے كامبق ديتے ہى كبھى دعوى اجتها دسے انكار كرتے ہى اورا بن تيميہ كے قوال

عادرابی اسلام پشفقت بھی ہے ماکر کہیں ابن تمییر کی افرزشات ادر مغالطات فاحشدان تک بھی سرایت مذکر حامکی اورخاص وربسند دوعالم، فخر مرسلین صلی الشرعلیرو کم متعلق اس کی کجروسی اور غلط موج سے اہلِ اسلام کا تحفظ صروری ہے۔ اور جو تعمی بر نظرانصاف اس ام زمان کے انداز واسوب کودیکھے گا وہ ان کی ولائیت کی گواہی دے گا کراٹ تعلیے نے ان المنفل قريبان تيبه كا قوال برمترتها بوني والعائمات سے مطلع فرا ديا يعي فرقر ويا بير كاظهور و تزوج حن كى مل بلیدوسی ابن تیمیر ہے وہی ال کے عقائد ہمیں جوابن تیمیر کے تھے اوروسی ان کاسراب استدلال وانتفاد ہے اوروسی ال فادكى جرف اور بوضر و نقصان ابل السلام كوان سے بہنچا ہے اور على الخصوص حرفین شریفین اور سرز میں عرب میں اہل السلام ادرامام كوان كى دحب سے بو نقصال پہنچاہ وہ كسى بعي صاحب ايان رمخفى نہيں ہے عدد الذاعين مكن سے اور باكل قرين نیاں براحمال ہے کم اللہ تعالیے نے اہم ابن محرکواس امر مرازروشے کوامن مطلع کردیا سے اور وہ اس کے ان جی کونکہ وہ اکا مر الماعلين بي سے بي اور ائمسرهادين ومهدين بي سان كاعلم اوراك كى تالوں جوامت كے ليے انتهائى مفيد بي اور انهوں نے اپی تعنیفات سے است کی وہ خربت کی ہے جن ہی اس وقت سے ہے کر آج کے ان کاکوئی ممرزہیں ہے۔ انہوں نے اليفيون وبركات سے دنياكومعوركرويا ہے- اورتمام بلاواسام مي خواص وعوام نے ان سے استفاده كيا ہے۔ جى تخفى كايرمنصب وتقام موتوكي بعيد بيكم الله تعالي ني ال كونعض غيوب براطلاع كى كرامت سي مرفراز فرما يامو اور اى ابن تيميرك نامراعمال مين وه فضائح وقبائح هي مندرج بين جراس كه آنباع فرقد وإبيركي وحبرسے ابل اسلام اور ملت أسلامير كونقعانات الله في را على الله الم موصوف ابن تمير ريسب الممد ا صلى اور علماء كوام كى نبدت محنت تنفيذ كرتے تھے

عده: ابن عبرالوباب نبدى كاتحورًا ساتعا ون نولوى حين اجماحب مدنى كا زبانى عمن كرتا جوب بنك كا نبدى كا مرح مرائى لمي شغول وهووت طود و بنا بعبرالوباب نبدى ابندارً تيرهوي صدى نجد عرب حامر مراا ورجو نكه خالات با طله اور حقائد فاسده و كله العالم المعلى المعلى

کوسند بناتے ہیں۔ حالانکہ وہ بہت سے مسائل ہیں مذرب حنبلی کو ترک کر کے نود مجنہ در ہونے کا دعویدار بن بیٹھا اور مذہب ا سے شذوند وانحراف کا مرتکب ہوا۔ البتداس کے ان مسائل کا سلساتہ دوین و الیف اس طرح جاری نہ ہواجی طرح کر دوم محمد مذاہب کے فروعی مسائل کومتقل تا لیفات ہیں بیان کیا گیا ہے۔

ابن تيميه كے خلاف إجماع مسائل

اس کے ان مسائل میں سے ایک توطلاق کا مسلہ ہے جس میں ہروقت مناظرہ کے لیے تیار رہتا تھا اور ہرعالم کے ماؤ الجھنے کوکوسٹش کرتا تھا اس کا نظریہ فاسدہ اس میں یہ ہے کہ طلاق میں عدد کا اعتبار نہیں کرتا تھا تین کا ہویا ہزار کا بکرزائد اس کے نزدیک صرف ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔

دوسرام على ما جد الله الركاده برسرك مقام اورمزارات كي يوسفركوموام قرار ديا-

تیسرامسکرانبیاء وصالیین کے ساتھ توسل واستخانہ کو حوام قرار دینا وغیر ذاکت برتما مرسائل ایم احد کے نمہدے نہیں ہیں اور نہیں ان ہیں ایم اسم احد علیہ الرجمہ کی کوئی روایت اس کی سندود لیل ہے۔ اور صنبی فقہاء نے تصریح کی ہے کہ ال ممائل میں ابن جمیسر کی آئباع ہرگزند کی جائے۔ لہذا جو شخص صنبی ہونے کا وعوی رکھتا ہے۔ وہ قطاتیا ان ممائل کا فائل نہیں ہوگا ہو کا پیر فرقر مذکورہ اپنی بھالت اور سبے بھیرت ہیں اور ان کے تبدیلی کا طابعی و قائل ہے جائے تھا اللہ علیہ و کم اللہ علیہ و کا میں بیارے مصطفط صلی الدیم علیہ و کم اور اللہ میں میں اور ان کے تبدیلی کا طابعی و قائل ہے جاذبی پر گامزن ہونے کی ٹوفیق نفید ب فرمائے جو خود بھی صاحب بھیرت ہیں اور ان کے تبدیلی کا طابعی و قائل ہے جاذبی اللہ علی بھیرت ہیں قومل و استفاظ اور استشفاع کے جاذبی اللہ علی بھوئی و آئا کوئی انتہ تعرف کی سے اور معالم و سند اور علماؤد فقا اللہ علی میں اور الن سے تب اور حالت حیال انبیاء کوام اور اولیاء و صالحین سے توسل کا جواز کتا ب و سنت اور علماؤد فقا اللہ علی عبارات سے تابت کیا ہے علی المحصوص علیا و منابل کی عبارات سے ۔

مقالرخامسہ بن زیارتِ قبور کا استجاب بیان کیا ہے اور ان کے بیے سفر کا جواز واستحسان عالی النصوص روضة اقد س کی طرف سفر زیارت کا استجاب اور اس ضمن میں صنبلی علماء کی حریج اور صبحے نقول میش کی ہیں اور مذہب صنبلی کی معتمد علی کابلا مثلًا منتہیٰ ، اتناع اور ان دونوں کی مثر وح کے حوالے دیئے ہیں۔ اور ریہ تھریج فرماتی سبے کامن تیمیہ اور اس کے تاکر دائن قیم نے منوعیت کا جو دعویٰ کیا ہے وہ اہم احمد کے مذہب ضبحے کے طلاف ہے۔

كتاب كمے خاتم ميں سا دان صوفير كى تعرفیت كى سے اور ان كے ملك كى مائيدو تھىديق جزاہ الله احس البزار -

الم شهاب الدين احمد بن جرسيني مي شافعي

الم موصوف نے ابن تیمیر پر رود قدح کے معاملہ میں انتہائی شارت سے کام یا ہے جس میں وین متین کا تحفظ بھی مطاب

چندسان سے عوام کی طرمت سے بار بار بیروال میرہے ہاس آر ہاہے کہ عاشوراً کے دن مرغ کا گوشت کھانا اور جا ول بلاؤ وغیرہ

پانا حام ہے یاسیاں ہے ؟ علما وکرام کا اس کے متعلق کیا فتو تی ہے ؟ لمی نے اس کا جواب دبا کربیمباح امرہے اور نبیت درست موتوطاعات وعبادات میں داخل ہوجاتے گا۔ تو مجھے نبلایا گا کربعن معاصرین نے اس کے حزام مونے کا فتوئی دیا سے اور میروعویٰ کیا سے کر موائے روزہ کے اور کوئی امراس میں مستحب نیں ہے جب میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تومعلوم ہواکہ وہ شخص ابن تیمیر کے فتا دی کی طرف اس تحریم کی نسبت کڑا ہے۔ چانچرہی نے تقی الدین ابن تمییر کے بعض فنا وئی کو دیکھا جن ہیں اس سے بالحصوص اسی مشلر کے متعلق سوال کیا گیا تھا۔ کرآیا عاشولہ

کے دن مرغ کا ذریح کرنا اور جیاول وغیرہ بیکانا کیا ہے ؟ جس کا جواب اس نے اول دیا ،

ان امور ہیں سے کوئی امرسنت بنیں ہے بلکہ وہ برعت ہے جس کو نہ نی اکرم صلی النّد علیہ و کم نے مشروع قرارویا ہے اور نہ خود اں پرعل فرمایا نرائب مے صحابر کرام علیہم الرضوان نے بعدازاں حفرت الوہر برہ وقتی الٹرعنہ سے مروی حدیث نقل کی جس کا ذکر انجی أأس اوراس كوفنيف قرار ديديا -

اس کے بعد کہا کہ علماء اعلام اور ائمہ اسلام میں سے کسی کا اس امرکومستحب نہ سمجینا معلیم ومعروث ہے اور ائمہ ہدریث میں سے کسی نے کوئی ایسی روایت نقل نہیں کی جس سے عاشورار کے دل عسل کرنے سرمرلگانے ، خصاب سگانے یا اہل دعیال بیفقہ ہیں لربيع كااستحباب معلى موتا مور نرصلواة عاشور كاكوئي نبوت متاسب اورنه عاشوراركي رائيس بيداري اورمصروب عبادت رسيخ كا اورنداس کی شل دیگر امور جن کا اس حدیث میں ذکر ہے اور مذہبی محذیات نے اس ضن میں اصحاب رسول صلی الشرعلیہ وسلم سے کوئی منت اور عمل خاص لقل كياسي-

عانوراربس ابل وعيال برتوسيع لفقات كى بركت

اگرزیا دہ سے زیادہ بختہ تبوت ایسے امور کا متسا ہے تووہ سفیان ابن عیبینہ کی محد بن منتشر کے بیٹے ابراہیم سے نقل کردہ روات م كرين منتشر في فرايار من ك تسَّعَ على أهله يكوم عامنوراء وسنع الله عليه وسا فيرسند به جوشخص عاسوراء كي روزا بين الم و عال برنفق می توسیع کے الدیعا لے تمام سال اس بررزی میں دسعت وفراوانی پدافر مائے گا دورا برامہم بن منشفر زماتے میں ہم ساٹھ سال سے اس کا تجرب کرسے ہیں اور اس کو رحق پا یا ہے -

اس روایت کونقل کرنے کے بعد ابن تبییہ کہتا ہے کہ جمہ بن منتشر اہل کوفہ میں سے سے اور اہل اسلام کے شہر دل میں اہل کوفہ سے بڑھ کرکوئی دروغگونہ تھا اوراس میں را نضیول کی جماعت تھی جو کم مختار ابن ابی عبید کے ساتھی تھے اور نا صبہ کا ٹولم تفاجر کم ہجاج بن بوسف کے ساتھی نصے اور یہ دولول تقفی تصے جن کے متعلق ریول کرمے علیہ اسلام نے ارشا د فرما یا « فِ تْبِقْيْفِ كُنَّابِ وَمُبِيْرٌ، تْقْيف بِن ايك كذاب مِوكا اور دوسرا ظالم وسفاك - ادر بہت سخت عبارات کے ساتھ اس کار دکرنے تھے حس میں اہلِ السلام پر شفقت ہے اور دہن متین کی حمایت وطاملت ان کی عبارات تمام کتب بیں موجود لیں اور علیٰ الحضوص فنا دی حد بنیم بیں بیمال ان کے نقل کرنے کی خرورت بہیں ہے۔ جو دیکھنا چاہے وہ اصل کا بدل کی طرف رجوع کرہے۔

ابن تيميري حكايت قوال ورقل عبارات كاغير عنبرونا

الغوض ؛ ان نقولِ وتصریحات اور علماء على كى نصنيفات سے دوبېر كے آفتاب كى مانندواض بوكيا كوملامب اربعبر کے علماء اعلام ابن تیمیہ کے بدعات پر روو ورح میں متفق ہیں، بعض حضرات نے اس کے حوالہ مات کی صحت نقل کے لحاظ سے ال براعتراض کیا ہے اور بعض نے اس کے عقل کی کمی (اور وقور علم کے) اعتبار سے اور اس پرمسائل ہیں طعرہ تشنیع اس کے علاوہ سیے بن میں اس نے شدو و اختیار کیا ہے اور انجاع کی مخالفت کی سے اور خطاء فاحق کامر تکب مواہے بالخدی ان سائل میں جن کا تعلق سیدالمرسلین فخرالادلین والانوین صلی الترعلیه ولم سے ہے جن حفرات نے اس پیعام صحت نقل کے لمالا سے اعتراض کیا ہے ان میں علامرشہاب خفاجی حقی شارح شفا رائم محرز رفانی مالکی شارح مواہب اورائم سبکی شافعی قابل ذکر ہیں ،امام سبکی نے شفارالسفام میں ابن تیمیری نظریاتی خطاء کو دا ضبح کرنے کے ساتھ ساتھ ان احکام نٹرعیہ کی صحت تقل کے لحاظ سے بھی اس کی خطاواضح کی ہے جن کو مختلفت ائمرا علام کی طون منسوب کر کے اس نے نقل کیا تاکہ اپنی برعات کی تائید وتقویت عاصل كرسه حالانكم انبول نعة قطعاً يراقول واحكام ذكرنبي كنف تصد ورام ابن حجربيتي نع هي ابن عمد دو قدح بي ابن تيمير براقاض

برامر کسی میا حب عقل و پوش پر محفی نہیں ہے کر نقل میں بدویا نتی سے کام لینا عالم کے اندر بہت بڑا عیب ہے اور انہانی بداخلاتی جن سے اس پر دلوق واعتما دختم موجاتاہے اور اس کی دوسرے علمائے سے نقل کردہ عبارات برسے اعتبار ختم موحاتاہے اور وه احفظ الحفاظ اوراعلم العلمامكون نم و اوران تيميري لقل كےغير معتبر و نے كى مائيد وتعديق حافظ كبرع اتى كے قول سے وقع اگرچەان كا دە قول مانحن فيەسى متعلق نهيں سے مگرتتهم فائده اورتقويت دعوى كے بيداس كا ذكركر ما موں ر

عافظ كبير تنهم عبر الرحم عرافى تنها فعي سنا ذاليا فظابن مجروات والام عيني وغيره كابن تنمير بررد و انكار مح مانظ عراق كي رسام كو ديكينه كا اتفاق بواج بي انبول نه عاشورا كدن مرغ كا كوشت ادر بادو فيرو

کھانے ادر اہل وعیال پر خرج ہیں وسعت کرنے پر بحث کی ہے اور ابن تیمیر کے ان امور کو ممنوع قراد دینے پر بحث کی ہے، بسم الثروالحديك بعدفر التيهير

ے در حقیقت کامنہ جیٹا نے کے متر اوف کیونکہ ابن عبدالبر نے استذکار ہیں حفزت عمرین المخطاب بضی التُدعنہ سے سند جد کے ماتھ نقل کیا ہے جیسے کرعنقریب اس کی تقریح آتی ہے۔

بران تیمیرکاید دعوی کرسب سے اعلیٰ دلیل اگر کوئی مجھے پہنچی سے تووہ ابن المنتشر کا قول ہے توجو کھچواسے پہنچا اسی پراکتھا، کو اور پرن انصاف ہے گرجود لائل اس تک پہنیں بہنچے ان کا انکار کردینا جسے کہ آغاز کلام میں ابن تیمیر نے کیا ، انصاف سے بعید ہے اور بہت ہی غیر موزوں اقدام ، بلکہ جو روایات واثار اس تک پہنیں پہنچے وہ اس روایت کی نسبت اولی واعلیٰ ہیں جواس کو پہنچ ہے کیونکہ اس باب ہیں مرفوع احادیث بھی مروی ہیں اور موقوف بھی اور مرفوع ہیں سے بعض صبحے ہیں اور بعض حسن ،اور حرف عمرین الخطاب رضی النہ عنہ کا ارشاد علاوہ ازیں ہے اور رہ مرفوع وموقوف روایات ابن تیمیر کی ذکر کردہ مقطوع روایت

۵- ابن تیمیر کا محد بن منتشر کے تعلق بیر تنبیرہ کردہ ابل کوفہ سے ہے اور کوفہ میں کذب عام تھا اور اس میں رافضی اور ناصبی ہی تھے تو رہ عجد بیر منتشر کے نیاسی تفقہ محدث کا کلام اس بنا پر در کیا جا سکتا ہے کہ دہ ابل کوفہ سے ہے؟ اگر کوفہ میں رافضی اور معتمد وست ندفتها بھی تھے سے تعلی بن ابی طالب کے تلا مذہ ومصاحبین محرت عبدالله بعد من معروب تعلی بن ابی طالب کے تلا مذہ ومصاحبین محرت عبدالله بن سعود کے تلامذہ ومصاحبین مثلاً ابراہیم شخی، اسود واعمش اور در سگر اکا بروائم ہے۔ اگر ہم ابرا کوفر کی اور نا قابی اعتبار ہو جائیں گئے۔ پر بہت سی سن صحیح سا قط اور نا قابی اعتبار ہو جائیں گئے۔

پوہس کی کا پیدوں کی کوٹری لانا کہ شاید ہے۔ بن منتشر نے امام میں رضی الشونہ کے قائل کروہ سے اس کوسنا ہو۔ تو بہ قول ہی اس تیمہ کا بہ دور کی کوٹری لانا کہ شاید ہے۔ بن منتشر نے امام میں رضی الشونہ ہا جاسکنا کہ محد بن شتر نے اس کو تقراور قابل فارائی سے کہ اس کو دعویٰ بنا علم اور ظن منطی سے تعبیر کیا جاسے ۔ اس طرح کیول بہیں کہا جاسکنا کہ محد بن شتر نے اس کو تقراور تا جد باللہ اللہ منا کہ موجود ہے وہ تقرب المرسست ہی عمر رضی الشرخ ہا سے سنا ہو کیوں ابن المنتشر کی ان دونول حفرات سے دوایت صبح بخاری ہیں موجود ہے وہ تقرب المرسست المباب معاج سے سنا ہو کیوں ابن المنتشر کی ان دونول حفرات سے دوایت صبح بخاری ہیں موجود ہے وہ تقرب المرسست المباب معاج سند نے اس کی روایات سے استفاد کو اس کے قول کو دور کے کے جاری میں موجود ہے وہ تقرب کوشن کی ہے۔ المباب معاج سند نے اس کی روایات سے استفاد کو المباب کا موجود ہے کہ اس موجود ہو تا موجود ہو تو المباب کو المباب کا موجود ہو کہ اس موجود ہو تا ہو ہو تو اس کو دعویٰ ہو ہو تا ہو ہو تا ہو ہو تا ہو ہو تو اس کو دعویٰ ہو تا عمر ہو تا ہو ہو تو اس کو دیون کو اور موجود کی موجود کی اس موجود کا موجود ہو تا ہو تو اللہ ہو تو ہو تا ہو

اورجب کہ خمد بن منتشرا بل کو فہ ہیں سے ہے توعین جمکن ہے کہ اس نے اہام حین رضی النّہ وہ کے فاتلول اور عبیداللہ بوزیا اللہ کے متبعین سے اس کو سنا ہو ، رہا ابراہیم بن منتشر کا را ٹھ سالہ تجربہ کا دعوی اوراسے برحق پانے کا اعلان توریجی محف دوئی ہا دلیل سے اور فلات واقع گان سے اور فلان حق وصواب کم رسائی کا فائدہ نہیں دنیا کیو کہ جب اللّٰہ تعالیٰ سادی زنگ کے دلیل کے کسی کو دسیع رزق نصیب فرمائے تو اس کا یقین کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کا مبیب وہی اعمال وا فعال ہیں ہو عاشوراد کے دل کے گئے تھے ۔ وہ را فصنہ اور اہل تشیع ہو عاشوراد سے ایام میں مجائس عزا و مائم منعقد کرتے ہیں ان سے تعلق دیکھا گیاہے کہ البرائیات اس سے بھی زیادہ رزق فر مانا ہے جس قدر کہ ان افعال وا عال سے با بند لوگوں پر توسیع رزق فر مانا ہے وہ کہ کا درست ہو جائے گا۔)

این تیمیر کے بلندبانگ ورفلاف فیفنت کھو کھلے دعوے

حافظ عراقی ابن تیمیہ کے اس بواب برتب مرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں تھے ابن تیمیہ حیبے عالم سے سرز دہونے والے بیاتوال و مکھ کر بہت زیادہ حیرانگی ہوئی کریہ وہ شخص ہے جس کے متعلق اس کے متبعین کہتے ہیں کہ وہ علوم سنت کا اعاظ کئے ہوئے ہے اور ان کی حقیقت حال سے بوری طرح با خرجے۔

اداس کا بیردوی کر انمه اسلام میں سے کسی نے عاشوراد کے دن اہل وعیال پر توسیع نفقات کا قرل نہیں کیا اور اس کوستی نہیں کہا با لکل غلط اور خلاف واقع دعوی ہے کیونکر صفرت عمر بن الخطاب، صفرت جابر بن عبد اللہ، حجہ بن المنعش، ابراہم بن الجو الزبیر، شعبہ، بھی بن سعید، سفیان بن عید اور دیگر متا نوین اس کے قائل ہیں جسے کہ ابوالفضل حجہ بن اسماعیل بن عمر دشقی نے مجھے براہ داست روایت بیان کی کہ ہمیں علی بن احمد بن عبد الوا عد مقدسی نے علا مرابوالحسن زید بن حسن کتی سے روایت بیان کا مسمول بن المحد بن عبد الراہم بن کھر بن عبد الرحم بن عبد الرحم بن محمد بن المحد بن عبد الرحم بن المحد بن عبد الرحم بن المحد بن عبد الرحم بن المحد بن عبد الرحم بن المحد بن بن المحد بن الم

۷- ابن تیمیہ کا بر دعوی کہ آئمہ حدیث بیں سے کسی نے ایسی روایت نقل بنیں کی جس سے ان امور کا استجاب معلوم ہوا ہوہ بھی فلا میت واقع ہے۔ کیونکہ ان امور کے استجاب کو ائمہ حدیث نے اپنی کتب مشہورہ میں ذکر کیا ہے۔ ابوالقاسم طرانی نے معجم کمبریں ، ابو بحر احد بن الحمیان بہت ہے۔ ابوالقاسم طرانی نے معجم کمبریں ، ابو بحر احد بن الحمیان بہت ہے۔ الایمان بی ، ابو عمر بن عبدالبر نے استذکار میں اور دیگر محدثین نے اپنی اپنی کتا بول میں اس کا ذکر کیا ہے۔ بھیسے کر موشوری احادیث کے ذکر کر ہے وقت ان کا بیان کیا جائے گا۔

٣- ابن تيميه كايد دعوى كراس ضن بي اصحاب ريول صلى الشرعليروآ له وسلم بي سي كسي كي سنت عبي ذكر تنهي كي يدهبي محف هوي

یں ذکر کیا ہے۔ ابن حبان نے اس کی ثقات میں ذکر کیا ہے۔ لہٰذا برحدیث ابن حبان کے نزدیک جیجے ہے۔
مریث ابی سعید خدری ، نبی اکرم صلی اللّہ علیہ وسلم نے ارشا دفر مایا " مَنْ کَتَسَعَ عَلیٰ اَهُیلِه نِوَمَرَعَا شُوْدَاءَا وَسَعَ اللّهُ علیهِ سَنَتَهُ ، حب نے عاشورہ کے دوزا بنے اہل وعیال بروسعت درزق کی تو التُرتعالیٰ اس سال اُس کے دزق میں وسعت فرائے گا۔
د دریث عبدالتّرین عمرصنی التُرعنہما ، رمول کرنم علیہ السلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے عیال پیاخواجات ہیں عاشورا دکے دل فرادانی اللّه لَنا الله الله الله سال اس کے رزق کوفرادال فرمائے گا۔

عافظ عراق نے ان احادیث کواپنے اسنادات کے ساتھ نقل کیا وربعض روایات کومتندواسناوات کے ساتھ روایت کیا ہونے ہے۔
ہر فرمایہ ہیں وہ احادیث مرفوعہ حجراس باب ہیں ہم کہ پہنچ ہیں اوران سب سے زیادہ صحے حفرت جابر رصنی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔
ہد حفرت عمر بن الخطاب رصنی اللہ عنہ کا ارشا دکرا فی بہت من وقع علیٰ اھلہ یوں عاشو راء اوسع الله علیہ سائر السنته ،
یمیٰ بن سعید فرماتے ہیں ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے اوراس کو برحق پایا ہے۔ اس کا اسناد جدہے۔ اور حافظ عراقی نے اس کی سند
نقل کر کے فرمایا کہ اس کے جمار رادی نقر ہیں، اور بعض بخاری شراحین کے رادی ہیں۔

ا مرد من سنتشر کا قول « کاک نیقال من وست علی اله له نیز مرعاشوراء که نیزاندوای سعنه من رز قبه مرسائیر سنته می منظرانی نے اس کو ابن عبدالبرنے سفیان بن عمید کے واسطہ سے ابراہیم بن محد بن منترسے ان الفاظ کے ساتھ دوایت کیا ہے « من وسع علی اھل ہ ف عاستوراء وستع الله علیه سائر السنته » اور سفیال بن منترسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے « من وسع علی اھل ہ ف عاستوراء وستع الله علیه سائر السنته » اور سفیال بن عمید فرمانے من والے منترسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے « من وسع علی اھل ہ ف عاستوراء وستع الله علیه سائر السنته » اور سفیال بن عمید فرمانے کو واقع کے مطابق پایا بیہ منتور معنی ومفہوم حافظ واتی کے رسالہ کا اور جم نسخ سے بیان منتور سینی العمل کے ہاتھ سے ملکھا گیا جم کو اس نے قاہرہ می کا سن والل میں نسخ مولون رسالہ مذکورہ حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین العمراتی کے ہال اس کورٹ کے ہیں پڑھا اور ام مواتی کا سن والل میں مورث کے مولون رسالہ مذکورہ حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین العمراتی کے ہال اس کورٹ کے ہیں پڑھا اور ام مواتی کا سن والل

ابن تميه كى بعض كما بول اوراب الجوزى كى نبيس ابليس رتبصره

ابن تیمیری کا بول میں سے ایک کی ب "البحواب القیعی فی الروعلی من بدل دین المسیح " ہے۔ یہ چار متوسط عبدوں ہیں ہے ادر میت ہی نفیس کتاب ہے اسے کاش کے ابن تیمیدا ک ہیں اپنے بدعات ذکر کرنے کے در پے نزم آجی ہیں وہ تفروسے اور عاش مسلین سے الگ راستہ افتیار کئے مہرے ہے بہ شلاً اک حضرت صلی النوعلی وسلم اور دیگر تمام انبیار و مرسکین اوراولیا و وصالحین کے ساتھ توسل واستغا شرکو ممنوع قرار دینا ۔ اکابر اولیاء الٹر سیدی عمرین الغارض بینیخ محی الدین بن العربی وغیرهما پر طعن و تشنیع اور لل کو بہتدع سے بڑھ کر کفر وشرک تک سے نئوری کانشائر بنا نا ۔

ان حفرات ادلیاء کا اس نے اپنی تا بالغرقان میں جی ذکر کیا ہے اوران رسحنت تنقید کی -اور کافر قرار دیا -اوران کوالعیاظ المر

عاشورار کے دن اہل وعیال برتوسیع سے فراوانی ززق تصیفی بردال امادیث

اب بهم ده اها دمث ببال كرتيه به عاشورا رك دن نوسيع كه استجاب برولالت كرن بن بن كو المخضرت ملى المعلم ولهم سے صحابه كرام عليهم الرضوا ل كى عظيم جاعت نے نقل كيا ہے جن بي صحرت جابر بن عبدالله، محفرت عبدالله بن مسعود بعفرت ابوم رميه ، محفرت الوسعيد خلاى، اور محفرت عبدالله بن عمران الخطاب رضى الله عنهم شامل بي -

۲- حدیث عبداللہ بن مسود رصی اللہ عنہ آئی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فراقی « مَنْ وَ سَّعَ عَلَىٰ عِیَالِهِ بَدُمُ عَالَٰوْ اللهِ عَلَىٰ عِیَالِهِ بَدُمُ عَالَٰوْ اللهِ عَلَىٰ عِیَالِهِ بَدُمُ عَالَٰوْ اللهِ عَلَىٰ عِیَالِهِ بَدُمُ عَلَیْ عَلَیْ اللهِ عَلَیْ اللهِ عَلَیْ اللهِ عَلَیْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

سا- مدیث الی سرمیه رضی النه عند به صرت الوسرمی نصبی اکرم صلی الناعلیه ولم سے روایت کیا ہے « مَنْ اَوْسَعَ عَلَاعِدَالله دَا هَلِه بَوْ مَرَعَا شُوْلاً عَرَا مُنْ الله عَلَيْهِ سَارُكُر سَنَدَتِهِ » جَنْ شخص نے اپنے اہل وعیال پرعا تؤرام کے ون وسعت وفسائی سے کام لیا توالنڈر تعالیا تمام سال اس کووسعت وفراخی رزق نصبیب فراتے گا ۔ ایم بینی نے اس کوشعب الایمان وغیرہ

ابن سميرك وعاوى افكار كالمنى اور دارومدار

جاں کہیں ابن تیمیر کامبلغ علم جواب وسے جانا سے اوراسے صفیفنت حال کا علم نام نہیں ہوتا وہ بہ طریقہ اختیار کرتا ہے۔ من برنیں کراس امر کا افکارکرتا ہے بلکراس کو محالات کے درجہ کے بہنچا دیتا ہے حالانکراس کے علاوہ جمہورا ہی اسسام اولیاء عادنین ،علماء عاملین اورعبا دو زهادا ورصالحین کایمی مسلک ونظریہ سے اور انہیں اس میں قطعا شک وشیر تنہیں ہے۔

أقطاب اغواث اورنقبار ونجباسك وجود بردلائل

سيدى عارت بالدرشيخ عبد المند بإفنى بمنى ابنى كتاب "نشر المحاسن" كما والزملي لفظ صوفى اورصوفيه كرام مريحث سے پہلے فواتے ہیں کہ ہیں سب سے پہلے رصال غیب کی تعداد اور ان کی گئنتی وشمار کا ذکر صروری سمجھا ہوں اور ان کے اقطاب و او تا م ادر نجاؤنقبار اورابدال وعرفار اور مختارون وعصائب كى طرف انقسام كابيان صرورى سمجقا بول كيونكروه موفيير كرام كے رؤسا بي اورمرتبه ومقام مي سابق ترين-

بعض عارفاین نے فروایا کہ صحالحین تعداد میں زیادہ میں جوکہ عوام کے ساتھ میں جول رکھتے ہیں تاکہ ان کے لیے دین و دنیا کی بہتران کا انتظام کریں نقباء ان کی نسبت تعداد میں کم بی ان کامیل جول اور ربط و تعلق حرف تواص سے ہونا ہے جمیونکہ عام وك بركات دين و دنيا كے بيے انہيں كى طرف محتاج ہوتے ہيں - ابدا ل نقبار كى نسبت تود دميں كم ہيں - وہ بڑے بڑے شہرول یں قیام پذیر سوتے ہی اور تقریبًا ہرشہریں ان ہیں سے صرف ایک فرد ہونا ہے بہت کم ہی کوئی ٹوسٹس نصیب شہر ہوگا جى بى دوابدال مو تجود مول - ا و ناديس سے ايك بين ميں موتا ہے - ايك شام بيں ايك مشرق ميں اور ايك مغرب ميں - الشر سبالعرنت قطب کو آفاق اربعبدا وراد کان دنیا بردائر وسائر رکھتا ہے جیسے کہ فلک افق سمادی میں محو کر رش ہے-اورالله تعالیے فیرت مجن کے بخت عوث و قطب کے اموال کوعوام و خواص سے پوٹ یدہ رکھتا ہے۔

البتروه عالم وعابل اورا بله وزبرك نارك وآخذاور قريب وبعيد-آسان ومشكل عها حب امن اورخوف ندوه كومكيهال ويكفاس احوال وناواكر جرمؤاص برمنكشف موتيني مكرنكا وعوام سي يوشيده موتي بي وبدلام كاحوال وعلامات مواص اور عارفین برواضح بوت میں بنجاء ونقبار کے حالات حرف عوام سے مخفی موتے ہی اورا یک ووسرے بران کے احوال عُفَى نہیں بوتے اورصالحین کے احوال عوام و خواص پر واضح ہوتے ہیں۔ بِیَقْضِی اللّٰهُ امْحُراْک اَن مَقْعُولاً ("اكراللّٰه العالية ال امركو بوراكر ب حوالترك علم بن بورا مون والاسم)-

بخبار کی تعداد تین موسے ۔ نقباء چالیں ہیں بدلار کی تعداد ایک قول کے مطابق تیں اور دوسرے قول کے مطابق چردہ ہے الرتيرك قول كے مطابق سر و ہے اور صح ميں ہے والتراعلم - اوراوتاد جا رموتے ہي جب قطب كا وصال ہوتا ہے اتو ادلیا وشیطان قرار دیاہے۔

تقريبًا تمام كتب ميں ابن تيميہ كا المان بى جے اسى يى المدتعالے نے ان كى منفعت كم كردى سے اور يى المدتعالے كا سنت ہے ان لوگوں کے متعلق ہواس کے مقربان ہار گاہ اور احباء کرام کی شابن اقد سس میں گتاخی دیسے ا دبی سے بیش آتے ہیں۔ كيونكر ماريث قدى إلى واروسيم." مَنْ آخَكُولِ وَلِيتًا فَعَنْ الْخَدْرُ الْكَوْبِ " حِشْخُص مرسه كسى ولى كوتكليف بينجا ما سماور اس کے در بینے آزار ہونا ہے میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں -اور ان کو کا فر کہنے اور دائرہ اسلام سے بالکن فارچ کوئے سے بڑھ کرکون سی ایزارا ور تکلیف موسکتی ہے ؟

دوسرى كتاب اس كى منهاج السنة " ہے كرروا فض كے روماي سے اور تسيرى كتاب والمعقول والمنقول "جومنهاج السنة کے جاشیہ رپوطبع ہوئی۔ اور اس کو کتا ب العقل والنقل بھی کہاجاتا ہے جس کواس نے اہل السنتہ کے علی وستکلمین کے رومی الیعن كيا مع يعين الاسترى الوالمنفهور الرمان كم تقبعان جركه الله محرير كاعظيم ترين كرده إي-

منهاج السنة الرُحير و دوافقن من اليف كي كن بع ليكن اس مين جي زياده ترسكا بالعقل والنقل كي طرح المرابل السنة اشاعرہ وماتر بدس کارد ہے۔ اور سا دات صوفیہ ربطعن ونشنیع ہے۔ اور ان کے ستعدین پرردو قدرج ہے مثلاً ایک مقلم پر دانعی کے قول " مرز مانہ میں الم معصوم کا وجود حر وری ہے " کارد کرنے کے بعد اوراس کا بنیا دو بطلان واضح کرنے کے بعد کہنا ہے ۔ کم يه قول اكسي عبى زياده فاسدوباطل سي حبى كا دعوى اكثر عوام قطب وغوث وغيره اسماء كيضمن لمي كرت بي اوران كيمسمال كا احزام واكرام مقام موت سے بھى زيادہ كرتے ہيں بغيراى كے كران منا صب كے ليے كسى ايك شخص كے تعين كا دعوى كري-جى سے دەمنعت عاصل بوسكتى بوجوان اسماء كے معات سے متعلق بوتى سے - اور يراسى طرح دعوى سے جس طرح بعض والول نے صرت ففر علیہ اسلام کی زندگی کا دعوی کر رکھاہے حالا نکہ انہیں اس قسم کے دعاوی سے بنم کوئی دنیا میں فائدہ پہنچا اور منہی دین ہیں- ان لوگوں کے دعاوی کی غایت ہیں ہے کہ النّرتعائے کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ بعض امورکوان کے باتھوں پرظاہر فرنا ہے اکھیدان کا صدورای کی تقدیر وتخلیق سے ہوتا ہے - ان لوگول کا دعویٰ برحق بھی ہوتا تو ان کو اس سے کوئی نفع مال سنهونا چرجا تے کر حبب ان کا یہ دعویٰ ہی باطلہ اور انہیں تھزکی معرفت راورعلیٰ مزاالقیاس قطب وغوث وغیرہ کی معرفت کا صرورت وحاجت می نہیں ہے۔ ان لوگوں ہی سے بعض کے سامنے جی شری شکل ہی مشکل مو کرا تے ہی اور نظر ہونے کا دعوی کرنے ہیں حالانکہ وہ اپنے دعوی میں کا ذہب ہونے ہیں دیگر سیاس کو درست تسلیم کر لیتے ہیں)اسی طرح جو لوگ رجال غیب کی موجودگ كا دعوى كرنے بين اوران كود يكھنے كا دہ جى مرف جنات كو ديكھتے ہيں وہى رجال فينب ہوتے ہيں اوربيان كوانسان مجر لیتے ہیں۔ اور سیام ہمارے نزویک تواری نابت سے جس کا بیان کر ناتطویل طلب سے اور سم کی مقامات پراس کی وضاحت كرچكے ہي۔ (انتہت عبارة ابن نتير مر)

نکہ عجیب وفائدہ غربیہ ، مرور کوئین سیدانقلین علیراس کی نے ادلیا دامت کے قلوب کا انبیا وکرام اور ملائکہ عظام کے تلوب کے مطابق ہونے کا تذکرہ فرمایا لیکن یہ نہیں فرمایا کر کسی کا دل میرے قلب انور واطہر کے مطابق بھی ہوتا ہے کو نکہ انڈوہا کا نے عالم امرادر عالم خان میں کسی کا دل ایسا نہیں بنایا ہو سر در کا کنات، فخر موجود ات کے دل انور کی مان عزیز تر، لطبیف نز اور مرامر سرانت وطہارت ہو۔ ملکہ تمام ملائکہ عظام ، انبیاء کرام علیہم السلام اور ادلیا وکرام کے قلوب کی نسبت کا صفرت صل لیڈ علید ملم کے دل اطہر کے ساتھ لویں ہے جسے کواکب کی نسبت کمال آف ہو سے ساتھ۔

حزت خفرعليالسلام كاموت كي آرزوكرنا

الم یا فعی فرائے ہیں۔ میں نے شیخ کبیر عارف بالٹرنجم الدین اصفہا فی کو مقام اراہیم فلیل الشرعلیہ الت م کے یا می فوانے موئے سناکہ جب قیامت سمے قریب فرآن مجید کو اٹھالیا جائے گا تو صفرت خطرعلیہ الت م الٹرتعالیٰ سے التجا کریں سے کہ انہیں بھی دنیا سے اٹھا ایا جائے۔

الم یا فعی فرا نے میں براخیال یہ ہے کہ قطب وقت اور دیگر اولیاء کرام جن گا ابھی ذکر گذراہے یا ان کے علاوہ جواس وقت موجور مول کے النّر تعاہے سے بیم وعاکریں سے کیونکہ قرآن مجید کے اٹھا لینے کے بعد اہل خیر کے بیے زندگی میں کوئی دلچے پی باقی نہیں رہے گی بلکے تمام روتے زمان برکوئی خیر ومرکت باقی نہیں رہے گی ۔

حفرت خفر علبه السلام كى حيات كانبوت

حطرت خطر مستور علیہ السلام کے زندہ ہونے (اور رفع قرآن کے وقت موت کی تمناکر نے کا جو دعوی ہیں نے کیا ہے بہی تمام
ادلیا در کرام کا حتی وقطعی نظر ہے ہے تمام فقہا واصولیوں اور اکثر محذبین اس کے قائل ہیں اور علام ہیں اور علام میں بیہ مشہور ومعرون ہے سنے وامام الوعم وابن صلاح نے اس کی نفری کی ہے اور شیخ امام می الدین نودی نے اس کو نفل فرما کراس کی نفیجے اور تما تیا و نقویت کی ہے اور ہیں نے اپنی دومری تا بیفات ہیں تفصیلی طور پر بیان کیا ہے کہ شیوخ کیارا ورمشائع عظام کی بہت بڑی جاعت مخرت خطر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات سے مشرون ہوئی بلکرات سے شمار لوگ کہ ان کی گنتی ممکن نہیں ہے ۔ اور ان کتب شہورہ مدین ہوئی ہوئو مشہورہ وستفیق کے ساتھ تا ب ہے ۔ اور ان کتب شہورہ میں ہوئی ہوئو مشہورہ وستفیق کے ساتھ تا بت ہے ۔ اور ان کتب شہورہ میں بین کو ممل و تقات ان سے ہوئی ۔ اور بیام خرمشہورہ وستفیق کے ساتھ تا بت ہے ۔ اور ان کتب شہورہ میں بین کور دسطور ہے جن کو علمارو تقات نے جنے فرمایا ہے ۔

الم عز الدين ابن عبدالسلام كافتوى

جب منى الم عزالدين بن عبدالسلام سے دريا ف كيا كيا كم أيا حفرت خفر عليه السلام زنده بي يا فرث موجيك بي توانهوں

الترتفاسے ادنا داربعہ میں سے جو بہتر ہواس کو مقام قطبیت پر فائز فرما دیا ہے ۔ اور جب اونا دہیں سے کسی کا انتقال ہوا ہے تو ابدال ہیں سے کسی کا انتقال ہوا ہے تو ابدال ہیں سے کسی کا انتقال ہوا فضل ہوا ہے اس کو ابدال ہیں سے کسی کا انتقال ہوتا دہیں ہوئے اسس کو ابدال ہیں شامل فرما دیا جا اسے اور جب جالیس نقبا رہیں سے کسی کا وصال ہوتا ہے تو بنجار ہوئی تعداد ہیں ہوئے ہیں ہیں ہیں سے ہو بہتر ہوتا ہے اس کو اس منصب پر شعب کردیا جاتا ہے اور اگر نجا دہیں سے کسی کا وصال ہوجائے تو صالحیاں میں سے ہو بہتر ہوتا ہے اس کو اس منصب پر شعب کردیا جاتا ہے اور اگر نجا دہیں سے کسی کا وصال ہوجائے تو صالحیاں میں سے ہو بہتر ہوتا ہے اس کو اس منصب پر شعب پر بیات ہوجائے اور اگر نجا دیا ہے ۔ جب الشرافعا لیے قیامت قائم کرنے کا ارادہ فرمانی ہوجائے ہیں انہی کی بدولت، الشرافعا لیے ہدوں سے بتیات کو در فرمانا ہے ادر آعل سے بارش رسانا ہے ۔

حفرت خفرطیرانسلام سے مروی سے کرئین سوکی تعدادیں اربیار ہیں - اورسترکی تعدادیں ہی جو نجبا کہلا تھے ہی اور اوٹاؤن چالیس کی تعداد میں ہیں نقبار دس ہی اورسات عرفار ہیں اور بین مختار ہیں اور ایک غوٹ سے -

حضرت على بن ابى طالب رصنى النُّرعنه سے مروى ہے كہ بدلار شام بين بين نجبا مصربي بي، عصائب عراق بين نقبار خواسان بين ادرا ذنا دترام زبين بين بين اورخضر عليه السلام سب محصفتلار وبينځو ابين -

حضرت عبداللہ میں استود رضی النوعنہ سے مردی ہے کہ رسول کرے علیہ السانی کے طابا۔ النہ تعالیہ السے ہیں جو کہ اللہ کو سندے زبین ہیں ایسے ہیں جن کے دل احدے کے بندگان خاص ہیں جن کے دل حفرت موسیٰ کلیم النہ علیہ السلم کے قلوب حفرت ابراہم خلیل اللہ علیہ السلم کے قلوب حفرت ابراہم خلیل اللہ علیہ السلم کے قلوب حفرت جرس ایسی علیہ السلم کے قلب مغود کے علیہ السلم کے قلوب حفرت جرس ایسی علیہ السلم کے قلب مغود کے مطابق ہیں۔ بانی مجوب ایسے ہیں جن کے قلوب حفرت جرس ایسی علیہ السلام کے قلب مغود کے مطابق ہیں۔ اور ایک مقاس ہی البہ سے جس کا دلو اللہ مقدس ہی البہ سے میں کا دلو اللہ مقدس ہی البہ سے جس کا دلو اللہ کے قلوب حفرت اسرائیلی علیہ السلام کے والے تعلیہ السلام کے والے اللہ کی حال اللہ کی حکم مقروفر مانا ہے۔ اور جب بالی کی جگہ مقروفر مانا ہے۔ اور جب بالی کی جگہ مقروفر مانا ہے۔ اور جب بالی کی مقدس ہی کا انتقال ہو تا ہے کو اس کی کا دلو ایسی میں سے کو تی ہنیا م اجل پر دیک کو اس مقام پر فائز کیا جاتا ہے جو ب ایل کو اس کی کا دست ایک کو اس حقام کی دوست اجل کو دی ہنیا م اجل پر دیک کہ ہن ہے تو جات ہم اللہ کو دائی مقام کر وائن کی دوست اور کو اس مقام کر دائن کی دعوت قبول کرتا ہے تو بعام مسالحین ہیں سے کو تی واس مقام پر تاتی ہے دور تین سولیں کی مدولت اس اگری دعوت قبول کرتا ہے تو بعام مسالحین ہیں سے کو تی دوست قبول کرتا ہے تو بعام مسالحین ہیں سے کو تی دوست قبول کرتا ہے تو بعام مسالحین ہیں سے کسی ایک کو اس مقام پر ترق دے دی جات ہے ۔ اللہ تو الے انہیں کی مدولت اس اگری دعوت قبول کرتا ہے تو بعام مسالحین ہیں سے کسی ایک کو اس مقام پر ترق دے دی جات ہے ۔ اللہ تو الے انہیں کی مدولت اس اگری دعوت قبول کرتا ہے۔

بعفن عارفین فرنا نے ہیں کہ اس حدریٹ ہیں جس ایک شخصیت کا ذکرہے کہ وہ قلب اسرافیل علیہ السلام کریئے وہی قطب ہے اوراسی کوعونٹ کہا جا آ ہے ۔ اس کا مرتبہ وتھام واسرے اولیا رکزام کی نسبت یوں ہے جیسے دائرہ کے مرکزی نقطہ کا مقام بنیٹ وائرہ سکے ۔ اس کی بدولت صلاح عالم اور اس کی آبا وہی ہوتی ہے ۔ المبت رنیا کو ترقی درجات میں رکا وط مبحقے ہیں اور ابناہ ، وآنہ ماکٹن اور مصائب وشکلات کو عطائے باری اور فرحت و نفر محدثہ ہیں۔

انبول نے ابتدار کار ہی جمیع اس ی النہ سے اعراض کیا توستہی مقام میں وہ انعام واکرام نصیب ہواجس کی حقیقت صوف اندتعالیٰ مواناتے ۔ اس کا گمال الن کو گوں کے متعلق کیا ہے جہ جنہوں نے اپنے انفاکس کو اللہ نعالے کے ذکر و فکو میں مضبط کر رکھا ہے اور ابنیں ان کے مراقبات نے ندند کی بھر یا وغیرے بے جہ کرر کھا ہے۔ ان میں مرتبہ ومقام میں کمنزین فرر کا اعلان بہہے۔ وقف نے فائد کی عراف کے درواز سے بہ وقف کا بناب قابی وشویتی سنڈ کا ما کہ اور کہ فکٹر واللہ کی طوف متوجہ کیا ہے میں نے اس کو تھو کا دیا ہے اور اپنے ول کے درواز سے بہ معمول اسے فیرالند کی طوف متوجہ کیا ہے میں نے اس کو تھو کا دیا ہے اور اپنے دل کو اس سے بازر کھا۔ اگر میں موجود نے اور اس کے فیار میں مقالی ہوں کو الن ساوات صوفے کے اور اس کے نیے گورڈ اسے یا گرھا ؟ ایک طوف تو علام ہوجود ن الن براعزا من وانکار کے دریا تو علام ہوجود ن الن براعزا من وانکار کے دریا تو میں مقول بنا تے ہیں تو انہوں نے کیون کو اپنی کو ان کو ان کا درائی سال ایک وطال قرار دیسنے والوں کا انفاز واسوب کیوں اپنایا ہے۔ اور ایک سال ایک وطال اس کو طال کا انفاز واسوب کیوں اپنایا ہے۔

المرام اورعلماء اعلام كي صوفية كرام سي عقيدت في بازمندي

کیااں کو معلوم ہمیں ہے کہ علماء مسالحین کے رؤسام اور ارباب عقول سیمیے مقتلار مہیشہ سے گروہ اصفیاء کے مقتلہ ہے استے اور ان اور ان کی دعاؤں سے ستفیض ہوتے رہے ہیں اور ان کے اور ان کی دعاؤں سے ستفیض ہوتے رہے ہیں اور ان کے آئار کرایات سے متفید ان کا درب واحرام کرتے رہے ہیں اور ان سے سامنے تلامذہ کی ماند زانو کے اوب تہ کر کھے بیٹھتے ہے آئار کرایات سے متفید ان کا ادب واحرام کرتے رہے ہیں ایم شافعی، ان م احمد ابن عنبل، ان م سفیان ٹوری، ان م ابن سر بج ، ان میں اور ان کا حق تعظیم و تکریم ہجا لاتے رہے ہیں ایم شافعی، ان م احمد ابن عنبل، ان می سفیان ٹوری، ان م ابن سر بج ، ان میں موری اور دیگر میں ان موفیہ میں ان موفیہ کرام کے ساتھ اوب دنیاز کی حکایت معروف وشہور ہیں ۔

مجھے باوٹوق ذرائع سے معلم ہوا ہے کہ امام تھی الدین بن وقیق العیدا یک درولیش خلامست کی خدمت اقد س بمی حافری دیتے تھے۔ ان سے وعا را در نگا و لطعت کے طلب گار ہوتے ۔ ادر ان کی خدمت ہیں انتہائی عجز وا نکسارا درخصنوع دیند تل کا اظہار کرتے تھے۔ ان سے وعا را در نگا و لطعت کے طلب گار ہوتے ۔ ادر ان کی خدمت ہیں انتہائی عجز وا نکسارا درخصنوع دید تل کا اظہار کرتے تھے کہ ایک کے بعض تلاف نے مجھے کہ ان کے بعض تلاف نے مجھے میں ان کے بعض تلاف ہے ہی تا ہو اپنے اس مرکز عقیدت درولیش کی خدمت ہیں حاضر ہوتے تو سر بہدمول سے ٹو ہی ہی کہ جب وہ اپنے اس مرکز عقیدت درولیش کی خدمت ہیں حاضر ہوتے تو سر بہدمول سے ٹو ہی ہیں کر حاضر ہوئے اور اپنا مشیحت والاعمام اور لیاس فاخرہ آنا رکر جایا کرتے تھے۔

نے فرطایا کہ بخدا مجھے ستر (۰۷) اولیا صدیقین نے بہ خبر دی ہے کہ انہوں نے خفر علیہ اسال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔
امام یا فعی فرما سے ہیں کہ بھے جس بے شمارا ولیا ء کوام نے خبر دی ہے کہ وہ صفر سے خفر علیہ السلام کی علس میں حاصر ہوئے بلکر انہوں نے بخدا تھے یہ بنا با کہ وہ میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ سے کسی چیز کے متعلق وریافت فرمایا ہیں نے ان کو جواب میں انہیں بہان میں میں کیون کے ان کو جواب میں انہیں بہان میں میں کیونکہ ان کو صوب صاحب فراست اور فروقلب سے مالک ہی پہان سکتے ہیں رہیں نے برمان الحال میں انہیں ہی بہان سکتے ہیں رہیں نے برمان الحال میں انہیں ہی کہ اس نے دکر کی سبے کہ مجھے یہ اطلاع می کہ ابن جوزی حیاست صفر علیہ السان کی شدید سنگر ہے اور اس شخص پر بہت بڑا نور میں میں میران میں انہیں اور احباب اولوا لا لبارپ نے گرائی وی سے ۔
مؤلے کہ اس نے جما بات محاب سے مبری ، واضح اور دوشن ہورج کا انکار کر دیا ہے ۔اور لیسے امر کا انکار کہا جس کی عدیقی کا کھیں اور احباب اولوا لا لبارپ نے گرائی وی سے ۔

ہیں سنے اس کتاب کی فعل رابع ہیں ابن الجوزی کے ساتھ بحث وتھ جھی کا ذکر کر دیا ہے۔ اوراس کے کام کا باہم بنافع ہی

جھی واضح کردیا ہے۔ خودا بن جوزی نے خفر علیہ السلام کے زندہ ہونے کی تقریح چار دوابات سے کہ ہے جن کو متعمل امناوات کے ساتھ محزت علی ، محفرت عبدالشر بن عباس ، حفرت عبدالشر بن مسود دو صنی الشرعنہم اور حفرت الیاس علیہ التہ ہم سنقل کا ہے۔ اس طرح ابن الجوزی کا ان اولیاء کرام اور اکابرین صوفیہ سے صا دربونے والے علی اور احوال وا فعال کا انکار کرنامی افواس کے فہم وعقل ناتمام کی رسائی سے بعید ہیں ۔ اور جویب ترین بات ہے کہ طام ابن الجوزی اپنی اولیاء کرام سے درارالوراء ہیں اوراس کے فہم وعقل ناتمام کی رسائی سے بعید ہیں ۔ اور اینے کلام کوان سے کا اس کے اس تعنی نہیں اور دوسر سے مقام ہیں انکار بھی کرتا ہے ۔ وہ اس تعنی کرتا ہے اور دوسر سے مقام ہی انکار بھی کرتا ہے ۔ وہ اس تعنی دوسر سے خوبی آگاہ سے بہال اس کے اس تضاد برتف جو بھی بھی ہما رہے تقوی و سے خاص ہے ۔ وہ اس تعنی دوست ہما رہے تقوی و سے خاص ہے ۔ وہ اس تعنی دوست ہما رہے تقوی و سے خاص ہے ۔ وہ اس تعنی دوست ہما رہے تقوی و سے خاص ہی ۔ وہ کلام الیا فنی ،۔

الم یافعی نے فصل رابع کی حب عبارت کا بہاں حوالردیا ہے وہ یہ ہے۔

مجھے یہ اطلاع بہنچی ہے کہ ابن حوز می نے تلیس اہلیس کے نام سے ایک کتاب قالیف کی ہے جس ہیں شائخ صوفیہ اور ان کے طلقہ پر کلام کیا ہے۔ اور یہ گمان کیا ہے کہ اہلیس نے ان کو تلیط واشتباہ ہیں بتیل کر دیا ہے اور یہ گمان کیا ہے کہ اہلیس نے خودا سے تخودا سے تخدیل میں بتیل کر دیا ہے اور اسے خبر کا کہ اہلیس نے دی وی میں گرفتار کر دیا ہے اور اسے خبر کا منہ ہونے دی۔ تخلیط واشتباہ ہیں بتیل کر دیا ہے اور اسے خبر کا منہ ہونے دی۔ علامہ ابن الجوزی پر بہت برط انعجب مو کہ ہے کہ اس نے ما دات صوفیہ بینی او تا دوا بدال اور صدلیتین و عارفین بالند اور الله محققین کا انکار کر دیا ہے جہوں سے موجودات کو کرایات والوار معارف امراد کے ساتھ معمور کر دکھا ہے۔

وہ حفرات اپنی زندگی کے تمام ایام میں اپنے نفوس شیافین اور جا بخلوق اور دنیا سے النّد تعالیٰ کی طرت رغبت کوئے موسے بھا گئے والے ہیں۔ اپنے بڑا فن کوسیل کچیں سے پاک وصاف کر میاہے اور ان کے نز دیک مونے کی ڈیپاں اور مٹی کے شھیلے بڑار ہو چکے ہیں۔ وہ لوگوں کی مدح دشناء سے بے نیاز ہمیں اور شلا مُدومصائب اور نعم وراحتوں کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ بکل

ے رادی کہتے ہیں میرے علم و دانست کے مطابق بیروایت بنی اکرم صلی السّر علیہ وسلم کا مر فوع ومتصل ہے۔ م حزت على المرتصف وف التوعيد سے من مروى سب كروهم جي ميدان عرفات سے الدر مصرت بحبر سكى الله المرافيل اور حزت خفر علیدانسلام جنع موسلے میں با میم گفتگو کرتے ہیں اور بھیلی روایت میں ذرکور کلمات طیبات پر ایک دوسرے سے جلا مقت بيادرا كليسال ال موسم ك بالهم ملاقات نبين كرتے -

م حضرت الياس عليه السائم مصروى سے كر حفرت عيلى اور حضرت اورليس عليهما السلام آسمان ميں بي حب كرميں وحفرت اياك) ادر خرطلیدات اس نبی لی اور سم سب زنده لی -اورسب برالتر تعالے کاسلام سے اس کی رحمتیں اور برکتیں -علامدان البحذى نے اپنی كتاب "مشرالعزام" میں بیچاروں روایات متصل استادات سے ساتھ نعتل كي ميں برتھى ١١م يا فعی لكاب نشر المحاس فصل دالعبرك عبارت -

علامرابن جربيتي كى نے بھى ام ما فيقى كاكلام اپنے فتا وى حد يتيرين نقل فرمايا ہے داورا حاديث و آثار اور اقوال أتمد سے ں کی نائیدو تقویت فرمائی ہے اورا قطاب و او تا و اور رحال غیب اور ان کے مقامات وغیرہ بیشتمل روایات و اخبار کو صیح قرار اب ائزین فراتے ہی کربعض مشائخ اوراساندہ کے ساتھ مجھے اس مبحث ہی عجیب وا قدیلیں آیا۔ میں نے ای گروہ صوفیہ کے بعن افرا دے ہاں تربیت ویرورٹ یائی تقی سجرصا من باطن تھے اور مخدورات کے ارتبکا ب سے محفوظ اور ملامت وطعن تشینع ے دور- ان کا کام میرے دل در ماغ پر از انداز ہو جیکا تھا کیونکہ عبد طفولیت میں ذہن حبلہ افکارونظریا ت سے خال تھا اوران کافیض ازى بلانقش تفاجوا بھى طرح كمرا موكيا-

جب بي جوده سال كي عمر كو بينيا اور علوم ظاهره كي تحصيل بي معروف تعا توشيخ ابوعبدالله النادالام حمد جويني "جن كي مكات م بون اورز ہو عبادت پرسب لوگوں کا اجماع والفاق ہے "کی خدمت میں مختصر البرشجاع پڑھنے لگا اور ایک مت کک بام اره قاهره بین ان کی خدمت میں ریا ہے مذکور کے مزاج میں نیزی تھی ایک وفعرسلسله کلام قطب، نجیار ولقباراورا بدال و الاکے متعلق حل نکلا آوٹینے جو بنی نے بڑی شارت کے ساتھ اس امر کا انکار کردیا۔ اور کہا ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اور نہ الاستفن الي رسول اكرم صلى الطرعلية وسلم سي مجهد مروى سب -

بن اگرچرسب حاضرین سے کم سن تھا گر جررت سے کام میتے ہوئے عرض کیا کہ بیرامرحی وصواب ہے اور وا نع کے مطابق ال بن شك وتروركى كنجائش نهي سب كيونكهاس كى اطلاع اولياء الشرف دى سبے اور نيا ه بخدا كروه كذب در وعكوتى سے كام ليں۔ الدامام يافعي رحمه الترف اس كوتفصيلاً بيان كيام، اوروه علوم ظاهره وباطبرك جامع بين شيخ مذكور ف اورزيا وه نشديد و تعلیفاسے کام لیا اور مجھے سکوت وضاموشی کے علاوہ کوئی جا رہ کار نظر نہ آیا۔ لیکن میں نے دل میں بیہ بات سٹھالی کر حبب شیخ المرجهين الشيخ الاسلم والمسلمين الامم الفقهار والعارفين الوسيلي زكريا الانصارى كى خدمت بس عاصر بول سكے توميں ال كى ا ملاد ونفرت مامل کروں گا۔ پونکہ ہجربنی کی بینائی جاتی رہی تھی لہٰذا ان کا آنے جانے کا سہارا ہیں ہی تھا اور ہم مل کر حفرت ابر سجیٰی انصاری کی خدمت امام می الدین نودی رحمہ النّر نعالے شیخ یا سین مرّ بن کی خدمت میں صاحر ہوتے تھے اور ال کے فیومن وبر کات سے نفع المداز ہو تے تھے۔ ان کے ارشا دات سنتے اور ان کے ارشا دات پرعمل میرا ہوتے بھی کرحب انہوں نے آپ کوسفر کرنے کا حکم دیاا ور عاريةً لى موئى تمام كنابين وابس كرنے كارشا وخرايا تو انہوں نے فوراً اس حكم كي تعبيل كى اور ان كے ارشاد كوعملى جامريہنا يا الينے وال بالوت كى طرف مراجعت فره موئے اور جانے ہى مرض وفات ميں مبتلا ہوئے اورا بل وعيال ميں وفات باقى۔

مفتی انام عزالدین بن عبدانسام کا ذکر قبل ازی گذر جیاہے وہ شائخ کرام کے بہت زبادہ منتقد تھے۔ اور ان کے فضل و کمال كي معترب حتى كرايك دفعيران مسي حفرت خفر عليه السلام كي متعلق دريا نت كيا كياكم وه زنده ميں يا فوت بو جي بي و توامنوں نے فرایا ۔اگر ابن دفیق العیدفنہ ہی کہایں کہ ہیں نے ان کو اپنی ان نکوں سے دیم*ھا سے تو کیا تم ان کو سچا ما نو کئے ؟ ممالکین نے کہانجواہم مزود* بالفروران كى تصديق كري كے ـ توانبوں نے فرايا سجد المجھ سنة اولياء كا ملين صديقين نے حضرت خضر عليرال لام كا ديدار كرنے كا حروی ہے جی ہی ہر ایک ابن دقیق العیدسے بہترہے۔

فائدہ ؛ ابن عبدالسلام می کے اس ارشار سے علامہ ابن الجوزی کے خضر علیہ السلم کے متعلیٰ دعویٰ موت و وصال کابھی مد ہوگیا - اکیونکہ کا ملین ولیا مسکے حیثم دیدبیان کے مقابل محف الفاظ وعبارات پرنظر رکھنے والول کے فول ک کیا ہمیت ہوسکتی ہے۔

علاملب الجوزي كاحيات خضرعليالسلام كصنعلق متضا ونظربير

امام یا ضی فرما تے ہیں کہ اس معاملہ ہیں ابن الجوزی کا بیان باہم متعارض ومتناقض سے کیونکرانہوں نے جارمتصل اسنا داست مردی روایات ذکر کی بی جی سے معلوم ہوناہے کر حفرت خصر علید السلام زیرہ بی -

ا- حفرت على كرم الله وتقد الكرم سے مردى ہے كم انبول نے حفرت تضرعليدات ام كوكعبر كے بردول كو با تھول ميں مے كر يردعاكرتے موتے سنا۔ يَامَنْ لاَ يَشْغُدُكُ هُ شَيْحُ عن سَمْعٍ الْحُ يه دعا بہت مشہورومعووٹ ہے ۔ اُپ نے ان سے کلام بھی کی اوران کو پھالگا ٢ يحفرت عبدالله بن عباس رضي الله عنها سي منقول م كر انهول في في الله الرمعزت نضر عليها السلام مر سال موسم ج میں الکھے ہوتے ہی واوکول کے ساتھ مل کرار کان ج ادا کرتے ہیں اور ایک دومرے کا علق کرتے ہی تعینی سرفونڈ ہے ہیں اوران کلمات طیبات کا ور دکرنے ہوئے ایک دومرے سے جدا ہوتے ہیں۔

يِسْمِ اللَّهِ مَا شَاءً اللَّهُ أَنْ كَيْبُونُ اللَّهُ اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يَصْرِتُ السَّوْءَ إِلَّا اللَّهُ مَا شَاءً اللَّهُ مَا كَاتَ مِنُ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ مَا شَاءً اللهُ كَ حَوْلَ وَلَا تُتَوَّةً إِلَّهُ مِاللهِ-

التَّدْنَعَا لِيْ كَيْنَام اللَّهِ سِي ركت حاصل كرتے بين ماشاء اللَّه خير كابينجا نے والا حرف اللَّه يتحالى ہے۔ ماشا اللّٰه برائیول سے دور رکھنے والا مرف الٹرنقال سے - ماشاء الٹر جو تعمت کسی کے پاس ہے وہ محص الٹر تعالیے کی علا ہے۔ اشاء الشرطا عن اور نیکی کی توقیق اور را کی وغلط کاری سے گریز در میز مرم الشر تعالے کی اعانت سے

بین عام ہواکر نے تھے اور سلام نیاز بیش کرتے تھے۔ ایک وفع حبب حافری دینے جارہے تھے تو ان کی قیام کا مکتوب بہتے کہ بین صام ہوا کی سے جائے کہ بین خطب وا ذنا و دغیرہ کے متعلق ہوال بین کرول گا العاله کا نظر بیر معلوم کرول گا جب ہم ان کی بار گا و اقدس میں حاضر ہوئے توانہوں نے شیخ جو بنی کی طرف نصوصی توجو فرائی ان کا خیم الا بعد فرا اور ان اسے وعا ، محتملی فرائی ہوئے توانہوں نے شیخ جو بنی کی طرف نصوصی توجو فرائی ان کا خیم ہوااور الا محتاز و الدی کہ متعلق فرائی ۔ بعد از ان میرے حق بین دعا میں فرائی سے جو بنی کی طرف نصوصی توجو فرائی ان کا خیم ہوااور الا علی کا الدین اے النہ اسے دیا کی سمجھ عطافر ما اور بسیا او قات آپ پیر دعا دیا گرئے تھے بجرب شیخ الا سلام کا کا کام خیم ہوا اور الا میں نے والیسی کا اوادہ کیا ۔ اور بیر صارت حقیقہ موجود ہوں کہ تو انہوں نے فرائی ۔ اے میرے بیٹے بخدا وہ حقیقہ موجود ہوں کو ان نظر بید در سبت ہے ؟ ۔ اور میر صارت حقیقہ موجود ہوں اور اور ناد کے متعلق دریا یا سام میں کا انگار کرتے ہو ؟ اور ان اس کی طرف نے فرائی ۔ اسے میر سے بیٹے بخدا وہ حقیقہ موجود ہوں نے اس نے ان کے طرف میں میں کا انگار کرتے ہو ؟ اور بار بار اس صوال کو دہرایا حتی کرشنے جو بنی نے عرف کیا ہوں ۔ ام میں کا انگار کرتے ہو ؟ اور بار بار اس صوال کو دہرایا حتی کرشنے جو بنی نے عرف کیا اسے مور نائی اللہ کے موجود کی ان کا رکر ہے ہو جو ہی اور اپنے میں تھا کہ جو بنی تھا ہی اور اپنے موجود کیا ہوں ۔ ان کی تصویل کو دہرایا حتی کرشنے جو بنی نے عرف کیا انہاں میں تھا ۔ چو ہم وہاں سے اسٹھے اور ایا م جو بنی نے قطعاً مجھ پر بقاب کا اظہار منظر کیا ۔ یہ معلی کا کام م ۔

بس نے اس کتاب دسٹواہالیتی، کے خاتمہ ہیں ابن البحوزی کے تلبیس اور ابن تیمیہ کی کتاب الفرقان میں اولیا ورہی پر اعتراضات اوران کے عقائد پرطعن ذت بنج اوران کی تکفیر کا جواب امام شواتی امام ابن حجراور در پی اکابر کی زبانی نقل کو دیاہے المہذا اس مقام پران تفصیلات کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں اصل مبحث بینی ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنة برجود کی طرف آتا ہول ۔

منهاج النترتيمره كانتمر

میرانظریر بیرہےکراس زمانہ ہیں اکثر طلبۂ علم علم کلام سے بے جر نہیں اور عقیدہ صحیحہ کے نخالف یا موافق اسجاٹ دقیقہ کی معرفت سے عاری ہیں۔اور ان میں سے حق و باطل کے درمیان فرق کرنے سے قاصر نہیں اور عوام تو خودان معاملات بسگانہ ہیں ہیں۔صرف اکا برعلماءاسلام جنہوں نے طویل عرصی باحث علم کلام میں عور د فکر کرنے گذارا ہے وہی ان مباحث کو سیجھتے ہیں اور ان میں سے حق و باطل میں فرق کرسکتے ہیں لہٰڈا علما عرائل السنت اٹ عرق، ما تر پدرپرچو بذاہرے ثلاثہ حنفی ، تنافعی ، مالک سے تعلق رکھتے ہیں اور معض حنا بھر تھی ان سے شغتی و متحد ہیں ، یرام رلازم و واجب ہے کہ وہ عوام کوا ور ناقص العلم ضعیف العقل متعلمین کو بھی ان و دکتا ہوں لینٹی منہاج السنتہ اورک بالعقل والنقل کے مطالعہ سے روکیں کیونگہ ال

دول بن بکترت جنی کو باطل کے ماتھ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔ اور اہل السنتہ وا کھا عتہ کاروایسے دلائل سے کیا گیا ہے جن پر بالل ملی کاری کی دبیر تہیں مہیں۔ ان کار دعوام کے بس سے تو باہر ہے ہی اکثر قاصر العلم طلبہ بھی ان ولائل کی حقیقت تک ہمیں ہنچ مجے ادر ندان کارد کر سکتے ہیں قبل ازیں بیر وکر آ چکا ہے کرا ام سبکی نے تن ب فعقل والنقل کار دکیا اور اہل السنتہ والہجا عتہ کی جمال جہاں مخالفت یائی گئی ہے اس کا تعاف کیا ہے ادر امام اشعری وغیرہ نے بھی ان کار دکیا ہیں۔

الم من کے مذہب کی وضاحت کی ہے اور من الفین کا رد کیا ہے اور این اور دیگرا کا رکے طویل اقتباسات نقل کے ایم منت کے مذہب کی وضاحت کی ہے اور منا لفین کا رد کیا ہے ، اور این تمییر اور اس کے متبع فرقہ کا عقیدہ طری وضاحت کی ہے اور منا لفین کا رد کیا ہے ، اور این تمییر اور اس کے متبع فرقہ کا عقیدہ طری وضاحت سے بیان کیا ہے جس کو علماء اہل السنت حشویہ سے تعبیر کرتے ہیں ۔

یں قدرت تفقیل سے ابن تیمیہ کا نظریہ اور اہل است کا عقیدہ اور ان کا باہمی اختلات وکرکڑنا ہوں تاکہ ابن تیمیہ کی عقیدہ اور اس کے کلام سے دھوکہ نہ کھائے۔ اور بے خبری میں اپنے عقیدہ اشعریہ یا اثرید بہکو تنباہ نہ کر بیٹھے۔

سیدر نظی زبیری نے فرح اجاء کی جزرانی کی ابتداریس اہل است کے دوا اموں یعن الشیخ ابوالحسن اشعری اور شیخ ابوالحسن اشعری اور شیخ ابوالحسن اشعری اور است مرادا شاعرہ اور الرسندر باترین کے احوال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میر ایقین وایان بدہے کہ الکیرتما متر بغیر کسی استشنا کے اشاعرہ ہیں۔ ادر تاج الدین سبکی کی زبانی نقل کیا کہ میر ایقین وایان بدہے کہ الکیرتما متر بغیر کسی استشنا کے اشاعرہ ہیں۔ ادر شاخ کی خالب اکثر سے استعراب کی حرف چند عفر معتر بدلوگ شجیسے کے قائل ہیں با بذم ب اعترال ہر کا زبد ہیں۔ احاف کی عظیم اکثر سے بھی اشعری نظریہ کی حال سے صرف معولی گروہ معتر لہ کے ساتھ لاحق ہوا ہے حال بلہ کے اکثر مستقد لین نفسلا افاعرہ ہیں ہوگ و این میں بالد کے اکثر مستقد لین نفسلا افاعرہ ہیں ہوگ و این سیست و بیگر خواہب اناعرہ ہیں ہوگ و حینے و اور اس نظریہ کے قائل بنسبت و بیگر خواہب حقی ، ثافعی و عیرہ کے حال بلہ بین زیا وہ ہیں۔

یں ئے اہم ابوحبفر طحادی کے عقیدہ کا بنظر غائر جائزہ لیا ۔ تو ہیں نے بقول دالداہ مشیخ سبکی ان کوشیخ اشعری کے عقیدہ پر پایا ، اور صرف تمین مسائل ہیں انہیں شیخ اشعری سے انقلات ہے اورا مام طحا دی شیخ اشعری اور شیخ البومنصور فازیدی

"اچ الدین سبکی فرما نے بین کہیں نے امّداحنات کی گا بوں کا ابھی طرح مطالعہ کیا ہے ادر کل تیرہ مسائل ایسے ملے ہیں
جی بین ہما ہے ، دربان کے دربیان اختلات ہے جی بی سے معنوی اختلات حرب چھ مسائل ہیں ہے باقی سائٹ بین محف نفظی
لائل واختلات ہے ۔ اوران چھ مسائل ہیں با نہی اختلات بھی نہسی فریق کے کفر کا معتقنی ہے اور رنہی برعتی ہونے کا جیسے
کرشنے الومنصور ما تربیری اور دیگر فریقین کے امّد کرام اور علما مرا علم نے اس کی تفریح کی ہے ، اور بیام خود واضح ہے اس
کا مزید توضیح وتقریح کی حزورت نہیں ہے ۔

کا مزید توضیح وتقریح کی حزورت نہیں ہے ۔

یں ساہتی کا راسہ ہے۔ اگر لوگ اسی حال پر برقرار رہتے جس پر صحابر کرام علیہم الرصوان کے دورہیں تھے تو علماء کرام کے بیے اولی وانسب بین تھا کم علم کام میں خوروخوض سے کلیٹہ اختیاب کرتے یہ لیکن بعدوائے ادوار میں بدعات اور فاسد نظریات پیلاموگئے وسندعین کے مقابلہ کے لیے اور ان کے شبہات اور جیج باطلہ کا رو کرنے کے لیے علماء اعمام برعلم کلام کی تحصیل اوراس میں خوروخوض واجب ولازم موگیا بہتان کو گمر اپنی و مبدینی سے محفوظ رکھا جا سکے ۔

ورو تون واجب وہ کہ ہما ہم ہوں ہیں اور شاخیر ہوئیاں سے معنیہ ،اور فضلًا حنا بلم اور دیگر عوام کی غالب اکٹر بیٹ نیوں فرق میں سے اشاعرہ ہی متوسط فرقہ ہمی اور شاخیر ، مالکید ، صفیہ ،اور فضلًا حنا بلم اور دیگر عوام کی غالب اکٹر بیٹ ذاعرہ ہیں ہے۔

معزد کو صفیتیسری صدی کے ابتدار میں قوت وطاقت صاصل ہوئی اور بعض خلف مر بنوعباس نے ان کا ساتھ دیا بعد ارا ال وہ ذیل وخوار اور خاسر ہوگئے اور الٹر تعالیے نے اہل اسلام کوان کے مترسے محفوظ رکھا -اور ہی دونوں گردہ لین اشعر بیر الله متعلمین میں سے قوی وطاقتور ہی ہیں۔ کیان ان میں اشاعرہ معتمد ل اور میں میں اس متعلمین میں سے قوی وطاقتور ہی ہیں۔ کیان ان میں اشاعرہ معتمد ل ہیں ادر میترکویکہ انہوں نے اپنے اصول کی نبیا و تن ب وسنت اور عقل صحیح کو بنایا ہے۔

رہی صرفت پر نا نیہ تو لوگ اس معاملہ میں سے خطر ہیں کمونکہ تمام اہلِ اسلام اس کے فساد اور اسسام سے دوری کو انھی طرح جانتے ہیں اور اس کی کیج بحثیول سے گریز ال ہیں -

حثویہ کا گروہ انتہائی رؤیل اور جاہل توگوں کا طالفہ ہے جواپینے آپ کوانام اعمد کی طوٹ منسوب کرتے ہیں اور وہ ان سے

ہری اور سزار ہیں ان کے اوھ ہنسوب میسنے کا بی منظر ہیں ہے کرانہوں نے معتزلے کا منفا بڑکیا اور بہت زیادہ نکا بیف وشدا مکر برط کے

ان سے چند ایسے کلمات منفول ہیں جوان جہال کی سجہ سے با لاتر تھے لہٰذا اپنی ناسمجی اور جہال کے تحت یہ علطا عقد اور برانظریہ اپنی یا سمجی اور جہاں کہ تحت یہ علطا عقد اور برانظریہ اپنی یا برح بعید ہیں آبا اس نے صوب سے بیعلے لوگوں کی تعلیہ بربالا کا کوئی رئیس وسر دار تھا اور رنہی ال میں المی حق کے ماتھ منا والی ور کئی میں میر دار تھا اور رنہی ال میں المی حق کے ماتھ منا والی در کئی ہیں ہو نظر یہ جا دری رہا ہوں ہے معقد باللہ میں المی حق کے ماتھ منا والی در ہیں اور اس طرح محدود صلتے میں یہ نظریہ جا دری رہا۔ ہر در ہیں انہوں نے حکومت و وقت کے بعض اہل کا دول سے راہ کی مالٹر نفالے ان کے شرعی المی کا بات کی گا جا ہوں ہے مالی میں المی کا انجام تجدا ہوا ۔ اور میں جواب ہوں کی گفایت فرما کو لوگوں کا اس کا کا تحق کے مطابق نظر یہ رکھتے ہیں اور اس کا کو اور تھے۔ یا ان پر ایسے لوگول کا غلبہ تھا جنہوں نے ان کو لوگوں کا اعتماد تھے۔ یا ان پر ایسے لوگول کا غلبہ تھا جنہوں نے اور وہ یہ سبھنے بھے کہ کہ یہ بچارے تو حاریث دیول صلی النہ علیہ ورتمام کے مطابق نظر یہ رکھتے ہیں اور اس کا تور فرم کی مواب تھی اور میں مور نے دریتے تھے۔ اس وقت نور الدین شہید کی حکومت تھی اور یہ دور اسس طالفر کی انتہا فی ذات کو دریا ۔

بعدازان شارح احیاء نے الم تفی الدین سبکی کی کتاب "السیف الصقیل فی الردعانی ابن زمیل" کی عبارست نقل کی يدكما بدراصل ابن زفيل صنبل ك ابك قصيده كى تشرح سي حبى بي اس في شيخ الشعرى اوروسير إنمرا بى السنت كالمكاتمان نہیں ان کو جہبین فرار دیا اور کہجی ان کو العیا ذاہد کا فرننا ڈالا ۔ ام تعقی الدین نے نئر حمیں اس کا تعا قب کیا ہیلے ابن نفیل محقیمیو كا بتلائب ملاحظم بوء اوربعدازان شيخ تقى الدين كے مقدم شرح سے چند مفیدا در كار آمد جلے مدئير فارنمين كئے جائميں گے، إِنُ كُنْتِ كَاذِبَةً أَتَّذِي حَدُّنُتِنِي فعكيك اتعراككا دب الفتان اگرانوا پنے بیان میں کذب اور درو عگوئی سے کام لینے والی سے نو تھوپہ کا ذب اورفت نر پروتخص کا بارگناه مو۔ عَهْمِرْتِي صَفُوانِ وَشِيْعَيْدِهِ الْأُولْ جَحُكُ وُ اصِفَاتِ الْخَالِقِ الدَّيَاتِ يعنى جهم بن صفوان اوراس كمتبع كرده كاجتبول في خالق كا. تنات اور الكردوز حزار كى صفات كا انكار كرديا ہے. بَلُ عَطَّلُوا مِنْهُ الشَّمَا إِنْ الْعُلَالِ وَالْعُرْشُ اَخْلُولُا مِنَ الرَّحُلْنِ بلكرانبول نے سامت ببند آسمانول كو التُدتعاليٰ سے معطل اور رعرش اعلی کو رہ رحمٰن سے خالی قرار دے دیا ہے۔ كَالْعَبُنُكُ عِنْكُاهُمُ فِلْكُيْسُ بِفَ عِلِي بُلُ فِعُكُهُ كَتَحَرُّكِ التَّرَجُ فَانِ اور بنرہ ان کے نزدیک ورحقیقت فاعل فعل نہیں ہے ۔ بلکہ اس کا فعل ان کے نزدیک لرزہ براندام اشخاص اور

رعنه والع لوگوں كى حركت وجنبش كى اندہے۔ الغرض يدسب التقصيده كااسلوب بيان اورشيخ مذكوراك پرشرح سكفتے موسے مقدم بيں ارشاد فرماتے ہيں علوم ميں سعون انهيں كى تحصل يم شغول ومقروت بونا جا سيے حونا فع ہيں اور وہ ہيں علوم قرآن دسنت نقر واقول نقر ادر علم نحوا دران كوم ایسے اسنا دسے حاصل کرنا چاہئے جس کا عقیدہ مجیج موعلم کلام اور حکمت او ناسیہ سے اجتناب صروری ہے۔ نیزایسے تخص کامجت اور محلس سے بھی پر سیز حروری سے حس کا عقیدہ فا بدم وادراس کے کلام کوسنے اور اس کی تحریر کو رہ صف سے پر میز بلکر کریا حروری ہے عقائد کے لیے درجیزوں سے بڑھ کر کوئی شیئ نیا وہ نقصان وہ نہیں ہے علم کام اور حکمت یونا نیاوریہ دولوں علوم ورحقيقت علم واحديبي ص كوعلم المي ستعبيركيا جأناب فرق حرف يرب كرحكماء بونان نے اس كومحض عقول دا فكار كحذي طلب کیا ہے۔ اور علماء کام نے عقل و نقل کے ذریعے اس تک رسائی عاصل کی ہے اور تبین فرقول میں سٹ گئے ایک وہ مروہ ہے جن پرجانب عقل عالب سے معتزله كها تے بي - دوسرے كرده پرجمت نقل عالب سے اور ده حتو يه كها تے بين اور مرح گروہ ہیں جانبِ عقل دِلْقل برابر ومتساوی ہیں اور میراشاعرہ کہلاتے ہیں۔اور تلیوں فریق کی محت دہمیص خطرہ سے خالی نہیں ہے، بعض کے عقائد ونظریات غلط ہیں ومثل حثور ومعتزلہ کے) اور لعض کے کام سے بیبات واجلال باری تعالے میں فرق آجا ہے ادرتمام خطرات سے اگر خالی ہے تومرت وہ راہ راست اور حراط متقیم عن رصحابر کرام ، تابعین کرام اور اصحاب فطرہ سیسے ہیں اسی کیا اس شافعی لوگول کو علم کلام میں مشعول موسے سے روسکھے اور فقر کی تحصیل کی طروب را غیب کرتے تھے اور

شوابدالحق

ابن تيميه كاظهورا ورحثوب فرقه كى ترقى اورابال الم مين اغتقادى براكندكى

بھرماندیں صدی ہجری کے اواخر میں ابن تیسیزام کا ایک شخص ظاہر ہوا وہ کا نی ذکی تھا اور صاحب معلومات جرا کو کی وہا اور ہاوی مدیس سے وہ اسی مذمهب کا بیرو کار بن گیا وہ النہ نظامے اوراس کے درول مقبول صلی الشخلیہ وسلم کی جناب ہیں جہارت سے کام بینے والاتھا اورا ہے ندمیب وسلک کے بیان واثبات میں کافی دمڑی مقبول صلی الشخلیہ وسلم کی جناب ہیں جہارت سے کام بینے والاتھا اور اپنی حبارت اور بیا کی کی وجرسے اپنا مذہب بنالیتا اوران براڈھا اور کھنا تھا۔ وقتی فاردیا اس میں الشرب العد رہ بالیت اوران براڈھا اور النہ النہ رہ بالیت اور النہ اللہ اللہ واللہ کی الشرب بنالیت اوران براڈھا اور النہ اللہ اللہ واللہ کی اللہ واللہ واللہ اللہ واللہ واللہ

(اِسی قسم کے غلط نظریات اور باطل و ناسد عقائد وقیا ڈی کے تحت) تمام علی وقت نے ستعقہ طور پراس کے عرصہ وراز سکے اسکان دفت نے اس کو تید کر دیا اور دوران جیس کسی قسم کی تحریر وک بت کی اسے رفعت میں دری بلکہ قلم دوات اور کا غذوغیرہ اس کے بہنچانے کی بابندی عائد کر دی اور دوای طرح تید فائری مرگیا۔ میں دری بلکہ قلم دوات اور کا غذوغیرہ اس کے بہنچانے کی بابندی عائد کر دی اور دوای طرح تید فائری مرگیا۔

بعدازال اس کے نامذہ اور سعنفین نے اس کے عفائد کی تشہیر شروع کردی -اور اس کے قیا وی اور اخراعی مسائل لوگوں کو سکھلانے بٹروع کئے گرط بن کاربدل دیا۔ علانیران عفائد کا پرچار کرنے سے بازر ہتے بلکہ خفیہ طور پرایک سعفوص طلقین الکا پرچار کی جا اور جب ان کا حلقرا آثر وزا و محت پذیر ہوگیا تو پھر علانیہ عفائد فاسدہ اور نظر بیا جا مل کا پرچار شروع کر لیا حتی کہ بین اک وقت ایک ایسے تصیدہ پرمطلع ہوا ہول جو تقریباً چھر علانیہ عفائد فاسدہ اور نظر بیا باطر کا پرچار شروع کر لیا حتی کہ بین اک وقت ایک ایسے تصیدہ پرمطلع ہوا ہول جو تقریباً چھر ہزار استار پرشنس ہے ۔ اور اس کا نظر اس سے عقائد اور الاعلمی کے تحد سے بازر بھر جائے کہ ایسے فاسدو باطل نظریات اپنی جہالت اور الاعلمی کے تحد سے بھر کے در جو جائے کہ ایسے فاسدو باطل نظریات بھی کو سے صبح جسمائل اور عقائد باطل کی تقریبی اولوس بین مبالغہ آلائی اور حدسے تجاوز مزید برآل ہے کہ اس نے عوام کواپئی خوات اور اس نے عوام کواپئی تھیں ہوں اور اس خواس کو اس نے عوام کواپئی دات اور اس خواس کو اس نے عوام کواپئی دات اور اس خواس کو اس نے عوام کواپئی دات اور اس خواس کواپئی در سے بھی خوار میں بھا وہ وو مرتر سے سب لوگوں کی تکفیر پر بائیگئن کیا ہے ۔

بال يرثين امور باب جراك فصيده كافعلا صنر مقصود باب -

بال بین بیں سے بہلا امراقصیدہ کا علم کلام میں ہوتا) حاسبے کیونکہ علم کلام کی جہاں مبتدعین کے روکے لیے ضرورت ہے دان اس سے نہی نئریہ ہو تو ہولیکن جہاں اسس کی طرف حاجت نہیں ہے وہاں پر اس کی نہی تحریمی میں کیا کلام ہوسکتا ہے آپیر افل نظریات کی ترویج واتباعت کی حرمت میں کس گوٹسک وزر و دموسکتا ہے۔

امرا مل عربات کرری و مسلمان کرام کا لیے نظریات کے حال اشخاص میں کفرادر عدم کفر کے متعلق اختلاف ہے بستر طبکار ک نظرتیہ ۲- دوسرا امریہ ہے کہ علی مرکز مرکز کو کے لیے نظریات کے حال اشخاص میں کفرادر عدم المان اختلاف باتی رہنے کی کوئی وجرنہیں نمد میں اس فدر مبالغرادر شجاوز نہ ہو گراس فدر مبالغہ اور حدونہا یت سے شجا وزی صوری میں اختلاف باتی رہنے کی کوئی وجرنہیں

ابن تمييراوراس كيتبعين كي تنالول اجتناب لام ہے

جب ابن تیمیداوراس کے مذہب شوید کامال تہدیں معلم ہوگی تو قام جنفی وشا فعی اور مالکی و عنبلی صالحے دموفق اہل آلا پرلازم ہے کروہ ابن نیمیداوراس کی جماعت کے صنفین کی عقائد سے متعلق کیا بیں پڑھنے سے گریز کرب تاکرضلات د گراہی مے کوئیں پی منہ جا گریں اور دولتِ ایمیان گوا بیٹھنے کے لید زدامت و تشرمیاری کسی کام نہیں آئے گا۔

نمان افندی الوسی بغدادی صاحب جلاء العینیان منفیت سے خروج سیدنمان آفندی الوسی نے جلاء العینین میں ابن تیمیہ کے متعلق جن حن فان کا مطاہرہ کی ہے اور اس کی فش غلطبول کے دگاں کو جود صوکہ دیا جاتا ہے ورحقیقت الم السنت کا مدہب ہی ہےاور ان کے نزویک راج و مختارا ہا عبدالوہا ب غوانی البراتیت والجواہر، میں اس پرسپر حاصل محت کی ہے - اور شیخ می الدین بن العربی کی بے شمارعبارات تقل کی ہیں جوعام اوں مدہب سلف کی نائید کرتی ہیں- اور علامہ زیبدی نے مثرح احیاد ہیں اس مسئل ہیں مذاہب اہل السنت بیان کئے ہیں اور جور کا ملک ہیں بیان کیا ہے کہ وہ طریقہ سلف بعنی عدم تاویل کو ترجیح ویتے ہیں-

المحقیقت برطاع ہوئے کے بعد آپ کو معلوم ہوجائے گاکہ آب تیمہ ادراس کی جاعت سے مباغین رہشل ابن رفیل صاحب قیدہ فرند ادرابن تیم کاجی ایک قصیدہ فونیر ہے جس میں سے اکٹر اشعار نعمان آوسی نے جلار العینین بی سے نقل کئے ہیں ہیں چیز ہے دوران کو ڈراتے ہیں رقاول نفوص اور ان کا حرب عن الظاہر) وہ ہے موقعہ و ہے کو نکہ جمہورا کا جرا بل السنت فود عدم ادبل کے قائل ہیں ۔ البتہ دہ ان سمائل کی تقریب ایسا انداز انقیار نہیں کرتے جس سے سامعین کو مرب و ہیم بیدا ہو کہ الٹر تعا ما جہت اندیل کے قائل ہیں ۔ البتہ دہ اللہ سندی کو تقریب کی عبارات کے انہول میں ایسا میں والک بنجالات کے انہول میں اس در حرب الغرب کی عبارات کے انہول نے ان ہی اس در حرب الغرب ہے کہ سے ما معنی جہت و سے اس کو بوقتی قرار دبا ہے اور الٹر تعالیٰ کے متعلیٰ جہت و سکان کی الم و میں ہے ۔ اور الٹر تعالیٰ کے متعلیٰ جہت و سکان کی الم والد و السند کی انہوں کو موقع ہوں ۔ اس کی متعلیٰ جہت و سکان کی الم والد و میں الم الم و میں ہوں ۔ اس میں اس ایسا میں ہوئی تھرب میں الم السنت نے ان کو بیعی قرار دبا ہے اور الٹر تعالیٰ کے متعلیٰ جہت و سکان کا کار قرار دبا ہے ۔ اور ال کو حقور بر مجسمہ اور مشہم ہو کے اسماء سے تعہر کیا ہے جیسے کہ شرح سائرہ لکمال بن ابی شرفینے ورشرہ الاحیاء میں در خوجا ہوں میں دوران کو حقور بر مجسمہ اور مشہم ہو کے اسماء سے تعہر کیا ہے جیسے کہ شرح سائرہ لکمال بن ابی شرفینے ورشرہ الاحیاء میں دورہ میں دورہ میں دورہ میں دورہ ہوں در سے دورہ ال

ابن تيمير كالنه تعالى كحق سي لفظ جهت كالطلاق

رپروہ ڈوالنے کی سمی نامشکور کی ہے اس سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ اور نہیں گیان کرناچاہئے کہ وہ حفی معلان اور الا والبحا عت سے ہیں کیوں کہ وہ اس کتا ہے کی وجرسے صنفیت بلکہ سنیت سے بھی خارج ہو گئے ہیں۔ اورا بن تیمیر کی جا عت ک رکن رکبین بن گئے ہیں اور اسس کے مذہب یعنی مذہب وہا بیر کے ناصر ومعاون بن گئے ہیں۔ اگرچہ وہ بلا شبدال اسل کے زمرہ میں واضل ہیں گراہل اسنت کے ماتھ مخالفت کی جربسے بدحتی صرور ہیں۔

وبابيروحتوبيركي فربي كاري

یہ لوگ اہل اسلام کو دھوکہ دیتے ہیں اور صنعیف العقل شعلمین اور عوام سلین کویہ با درکر اتے ہی کہ ہم تو ملعن مالعی کے مذم ہب وسلک پر ہیں اور اسلاف کی طرح الٹر تعالیے کی صفات ہیں وار دنھوص ہیں تا دیل نہیں کرتے ہی اس السلنت اشاعرہ وما ترید یہ کے وہ ان کی تا ویل کرتے ہیں اور ان کو خلا ویٹ ظاہر رچمل کرتے ہیں۔

یہ لوگ اگراسی بات پر اکتفار کرتے تو البتہ راہ راست پر ہوتے لیکن انہوں نے دومرے عقائدا ختیار کر لیے جوالہ توالا کے لیے جہت و مکان وغیرہ کا ویم پیلاکر شے ہیں ۔ا وران سے علاوہ ایسے ہی دومرے عقائد کی وجہ سے اہل السنت کے خطائی ہیں یہم پر نہیں گہتے کہ ان کام رعقیدہ اور سرتول باطل ہے بلکہ ہما رسے نزدیک ان کے وہ عقائد کی مخالفت کی ہے ۔اور ہو کے ایجا عی اور شفق علی نظریات و عقائد کی مخالفت کی ہے ۔اور ہو کے ایجا عی اور شفق علی نظریات و عقائد کی مخالفت کی ہے ۔اور ہو کے ایجا عی اور شفق علی نظریات و عقائد کی مخالفت کی ہے ۔اور ہو کے ایجا عی اور شفق علی نظریات و عقائد کی مخالفت کی ہے ۔اور ہو کے ایجا عی اور شفت کی ہے اور سرت ہم خلط ہو گیا ہے اور ان میں ہے اور سب سے زیا دہ مزودی ہر ہے کہ اس کی ان در کہ کا اور ان سب سے زیا دہ مزودی امریہ ہے کہ اس کی ان در کہ کا اور ان سب سے زیا دہ ایم اور مزودی امریہ ہے کہ اس کی ان در کہ کا بول سے پر ہم زیا ہو اس سے پر ہم زیا ہو اس سے نور اس سے نور اور ان سب سے زیا دہ اہم اور مزودی امریہ ہے کہ اس کی ان در کہ کا بول کا ساتھ کی والفت کو بھی کہا جاتا ہے ، سے اجتماب کی جائے ۔ منہا ج السنة اور کا برا معقول والمنقول حق کو کہا ہو النقل میں کہا جاتا ہے ، سے اجتماب کیا جائے ۔ منہا ج السنة اور کا بیا معقول والمنقول حق کو کہا ہو النقل میں کہا جاتا ہے ، سے اجتماب کیا جائے ۔

صفات منشابہات کے متعلق اہل السنت کاعقیدہ اور حشوبیر و ہابیہ کے دعولی کی حقیقت

محققین الم السنت بھی اللہ تفالے کے حق میں وار دصفات متشابہات میں عدم ماویل پراعتماد کرتے ہیں۔ لیکن وہ حشویہ کی طرح تا ویل کرنے والول کو گراہ اور سدین نہیں سیجھتے جیسے کہا دیل کرنے والے ان کو اپنے ظاہر رپر رکھنے والول کو راہ واست سیجھتے ہوئے ہیں جیسے کہا دیل کرنے والے ان کو اپنے ظاہر رپر رکھنے والول کو راہ والوں کو بیدین قرار نہیں دہتے بستر طبیکہ ان کے متعلق صفات جوادث کی ماند ہوئے کا عقاد نہ رکھیں ہجو اللہ تعالیٰ کے بیجی میں محال ہیں۔

اس تقریرے تمہیں معلوم بولیا ہوگا کر مذہب ملف کی اتباع کا دعولی کرکے اورصفات متشابہ میں عدم ما ویل کا دوی

رئین ہرترامل کتاب کی طرف رجوع کرے۔ منہاج السنتہ اور کتاب لعقل والتقل کی عبارات بیں ابتم نحالف قیضاد

برعارت منہاج السندی اس عبارت کے باکل فلاف ہے جہیں نے لفظ جہت کے منعلق طی نقل کی ہے۔ کیونا اس عبارت منہا ہے السندی اس عبارت کے اکثر علما را درعائی النحقوص قاضی البرنعائی اس نقل میں الٹرتعا لے پراطلاق جہت کو جائز رکھتے ہیں ۔ نعام اللہ و تقدی عن البہ جہات وعن جمیع صفات الحادث اور این تیمیر نے بہ حنی نفر بح کی ہے کہ و تفعیل میں کے ذکر کی سے اس کے تحت اطلاق حب کی گئو اس نے لئے ذکر کی سے اس کے تحت اطلاق حب کیونا کہ اس نے اور سے بائز رکھا ہے اور اس اطلاق کی شدیم منوع کا اطلاق کی شدیم منوع سے اور اس نے علاوہ کو رہا عالا گئا ہے اور حب کو تفقیل سال طلاق کی توسید منوع سے بوگوں کا عندالا طلاق بی معمد ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ووسراکوئی معنی ان کے گوشتہ خیال میں نہیں ہوتا۔ اور وسی جہت کا متبا در معنی ہے جواس لفظ معمد ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ووسراکوئی معنی ان کے گوشتہ خیال میں نہیں ہوتا۔ اور وسی جہت کا متبا در معنی ہے جواس لفظ کے اطلاق سے ذہن سامع میں آ تا ہے۔ ابدال سی بیان کر دہ تفصیل سے زوال معذور کا فائدہ عاصل نہیں ہوا۔ کہ وہ معذور مین نہیں ہوا۔ کہ وہ معذور مین نہیں ہوا۔ کہ وہ معذور مین السی کی سیان کر دہ تفصیل سے زوال معذور کا فائدہ عاصل نہیں ہوا۔ کہ وہ معذور مین نہیں ہوا۔ اس کے جایا کہ کسی صاحب الفعاف پر معنی نہیں ہے۔

رعلی الاطلاق درست نہیں ہے) کیونکہ لوگوں کے لفظ جہت اطلاق کونے میں نین قول ہیں ۔ ایک گروہ اس کی نفی کرتا ہے دومرا
طا تقداس کوٹا ہے کرتا ہے ۔ اور تبیا گردہ تفصیل کرتا ہے (ایک معنی کے لیے افرے اطلاق ممنوع قرار دیتا ہے تو دومرے کے بین نظر است کرتا ہے) اور برنزاع ائم اربع سے متبیعیں جوالٹہ تفالے کے لیےصفات را کہ ڈی نا ب کرتے ہیں ان ہیں بھی موجود ہے ۔ اہل حدیث اورائل السند الحاصہ کا جہت کی نفی وا تباہت ہیں نزاع واخلات معنوی ہنیں ہے ملاحص نفطی ہے۔
اہل امام التمد کے تبعین کا ایک گردہ ہمینیں اور قاضی ابولیل قول اول ہیں جہت کی نفی کرتے ہیں اوراکر جہت کو نا ہت ماسے الم اور قاضی ابولیل کی بہ ہے کر لفظ جہت سے ہمی امرہ وجود مراد لیا بقالے کے علاقہ کم بھی امرہ وجود مراد یا مندق میں ہم جہت سے مراد اللہ تعالے کے علاقہ کوئی امر موجود ہم توجہ و ہوتی دہ لائم کی بہ ہے کوئی امرہ وجود ہم توجہ و ہوتی وہ لائم کی اور اس سے مقصود سے ہوگا کہ عالم مخلوق سے اور ارسے جہاں پر مخلوقات کی انہا ہے ہیں وہ سب پرفائق ہے اور اسے جہاں پر مخلوقات کی انہا ہے ہیں وہ سب پرفائق ہے اور اسے جہاں پر مخلوقات کی انہا ہے ہیں وہ سب پرفائق ہے اور اسے جہاں پر مخلوقات کی انہا ہے ہیں وہ سب پرفائق ہے اور اسے جہاں پر مخلوقات کی انہا ہے ہیں وہ سب پرفائق ہے اور اسے جہاں پر مخلوقات کی انہا ہے ہیں وہ سب پرفائق ہے اور اسے جہاں پر مخلوقات کی انہا ہے ہیں وہ سب پرفائق ہے اور اس سے مقصود سے بولئر تنہ منت عبار تنہ بنہ عبار تنہ بنہ عبار تنہ بنہ عبار تنہ بنہ عبار تنہ د

بیعبارت صراحتهٔ ای کا اعتقاد جہت بتلام ہے۔ اور ایسے لفظ کے جواز اطلاق کی تھر بھے کررہی ہے جس کو الٹرنعاط کے حق بین اسلان بین سے کسی اطلاق ہیں کیا ہے۔ اگرچہ انہوں نے صعفت فوقیت وعلوا درصفت استوار علی العرش وغیرہ کا اطلاق کیا ہے جو کتا ہے درخیت میں وار دہیں اور ان میں تابیل ہیں کہ بین ان کو مخارق اس کے صفات فوقیت یا علوا ور وغیرہ صفات مخلوقات کے صفات وقیت یا علوا ور استوار وغیرہ صفات مخلوقات کے تحقق ونبوت کو ستام ہیں۔ استوار وغیرہ صفات مخلوقات کے تحقق ونبوت کو ستام ہیں۔ رہا لفظ جہت تو مون سے ہو تجسیم اور دیگر صفات مخلوقات کے تحقق ونبوت کو ستان ہیں۔ رہا لفظ جہت تو مون سے ہو تجسیم و منبع میں اطلاق نہیں کیا بلکہ بعض نے تو اس کے اطلاق کو قرار دیا ہے کیونکہ اس کی اطلاق و حقیدہ تھی ہو سیا ہم ہیں۔ رہا سے کیونکہ اس کا اطلاق داعتقا و حقیدہ تھی ہو سیا ہم ہیں۔

البسرا بن تیمیکی عبارت النّد تعالی کی مخلوفات کے ساتھ تن بیرومشلزم نہیں ہے ملکہ اس نے تنزیہ باری کی تھر بے گی ہے جس تفام پر کہا ہے۔ والنّد لا مجھرہ ولا مجیسط رہنی من المخلوفات ۔ النّد تعالے کا مخلوفات بیں سے کوئی شبی مصروا حاط نہیں کو کی ۔ اور سہاج السنتہ کے حاشیر پرمطبوع کی ہے «بیان موافقہ صریح المعقول تھر بے المنقول ، یعنی کی ب العقل والنقل کے صفط پر کہا ہے : ۔ "جن الفاظ کا مطلب واضح سر بہریا ان بی معنی فاسد کا ایہام ہوا نکا استعمال ممنوع ہے ،

نواسفه کی تا بون میں جو ضلات و گرہی یائی گئی ہے ان کے عقل پڑتقد مین نے ابتدار اس کا قصد دارادہ نہیں کیا تھا بلکہ ال کا مقصدا ورغرض اصلی تحقیق امور و معارف تھی یا ہی انہیں شہبات داد ہام بیش آگئے جس کی دجہ سے وہ گراہ ہوگئے۔ جیے ک مشرکین نلاسفراور دیگر گفار بعض شبہات کی وجہ سے گراہی ہیں بتبلا ہوگئے۔

للندا خوشخص ال لوگوں کی صنالت وگر ہی کے کشف حقیقت کا ارادہ رکھتا ہواس پر لازم ہے کرالفاظ مجل کے استعمال

ام نووی شافعی -ائم ابن ابی جمره مالکی نے تصریح کی ہے کہ اگر معتقد جہت عوام جہال سے سرمواور نفی حبت کا فہم وشعور والم متصرف بوتواكس كا اعتقاد ركف والا كا فرسے اور بينو دواضح سے كر علماوا على بيفى جبت كاسم ماكيول كروشوار مو كما ب -ال دون مركا يفتوى الم الراسيم اللقاني المالكي ني "جوسرة التوحيد كي شرح مداية المريد "مين وكركي سب -اورده خودان دون الممرى طرح اكامر ائمه الى السنت مسيمين تقصيلي مجث أوراص فبارت ما سنظر مور

الم موحوث نے است عرب

اورتنزم كاقصدواراده كر-

ل شرح كرت موتے من تبدیهات كا ذكركرنے كے بعد وقصى تبنيه بير ذكر كى سے - كرام عزالدين بن عبدالت م نے فرمايا معتقدم كافرېنى ہے-اورائم نودى نے اس كوعا مى شخص كے ساتھ مخصوص و تقيير كرديا ہے ۔اورا مام ابن ابى جمر ہ نے اس كونفى جہت كے فم د شورسے عاری سونے کے ماتھ مقد فرایا۔ انتہت عبارہ اللقانی -

البتر جوافصل ابن تیمیر نے بیان کی سے اس کا کوئی شخص قائل بنی ہے۔ اوراس کا مقصد وحید صرف میں تھا کہ اس اپنی بدست شنیدی شفاعت و قباحت بربروه و اسے اورای کی بولنا کی کو کم کرے مگر بیمقصد بورا ہونا ناممکن ہے اور بالکل ناممکن۔ الزفن جب ابن تيميركى كن بين طبع موكر شائع بوعكي بير اوران بين عقائد سيمتعلق اليد سائل بين جومسلك ابل السنت كے علان ہیں اثناء موں یا باتر بدید تواسس زمانہ کے اکا برعلی ء بریر لازم سے کران سائل کو بیان کریں اوران کے فسادو بطلان پرعوام الاكس كومتنبركي قاكر لوك إن سے اجتناب كري اورا پنے عقا مُدكو خواب من كري -

ادران سائل میں سے ایک اہم مسئل اعتقاد جہت کا بھی تھاجس کا بعن حنا برنے توا نکارکیا اوراکس اعتقاد سے بیزاری كاللهاركيا كرابن تيميرا پنےاس اعتقاد في تصريح كرنا ہے اور يھى دعوى كرنا ہے كرحنا بلرك كثير عاصت بلكد اكثر ت اسى عقيدہ پر ہے لولي ف راه راست ين سمجا اوراسين اوراس امركووا جب ولازم سمجاص كي تعبيل سے چاره نهيں مواكر تاكر ايك ايسا رساله المول جن مذابب ابل السنت والجاعت بعنی اشعربه و ماتر بدیر سے اکا برعلماء کے اقوال نقل کروں جس سے اللہ تعالیے کے تن بن جہت کا استفار واضح موجائے۔ چنانچے میں نے اس انداز میں ایک رسالہ الیت کیا جس کا نام در رفع الاشتباہ فیاستالتہ الجمة على الترسدك ب اورايس است ون بحوث بها لقل كرنا بول ناكر وه هي أس كناب كا حصربن جائے-والنرالموفق للصواب

نودابن تيميراني اسس بيجلي عبارت بب السيحالفاظ كااطلاق ممنوع قرار دسے بيكا سے جو تربعيت بي وارد فرم لا كورا ان کے اللاق سے مفسدہ کا اندیشہ موتا ہے خواہ عندالقائل صبحے معنی ہی مراد کیوں نرمو-اور الٹر تعاملے پر لفظ بہت کے اطلاق بڑھ کوکون سامفیدہ ہوسکتا ہے کہاس ذات اقد س کے حق میں مجتم مونے اور خلق کے منا بہ ہونے کا وہم پدا ہو۔الغرف اس کی پر عبارت لفظ جہات کے اطلاق کو ممنوع قرار دیتی ہے کیونکراس میں عظیم مفیدہ موجود ہے۔ اور منہاج میں اس اطلاق کومائز مکا ہے اور سی اس کا مشہور ومعروف مذموب ، اگرچراس کے بعض طرف دار اس کی شدید قباحث کے بیش نظر اس کا انکارکت ہیں لیکن وہ نوداس کو قبیح بنیں سمجھنا اور بغیر کسی خوت جمجیک کے بعض کابول میں اس کی تصریح کرنا ہے اور جب بعض لوقات حق اس برواضع ہوتا ہے تو دوسری کتابول میں اپنے قول کا فلاف ذکر کردیتا ہے۔ اور اسس کا بنیادی سبب یہی ہے کواس کا ط بہت ہے اوراس پریا بندی عائد کرنے والاعقل مفقود ہے۔

ر الترتفاك برجمت كے اطلاق من مفده كا نكار تو يرمحف مكابره اور سينه زورى سے اوروسي تخص ايسا دوى كركمته ص کوکسی تھی صادر مونے واسے امری بروا نہیں ہوتی اور وہ انتہائی جبوروبدیاک ہو۔

لفظ جہت کا شریعیت عظم ولیں وار در مونا خوداس کی صریح عبارت کامنطوق در دول سے کیونکہ اس نے اس لفظ کو ال الفاظ كى صف بين ذكركي ہے جن كا اطلاق شركيت غلوملين وارونهين سے اور جن كے اطلاق مي امت كا با مم نزاع واختلات بي شل لفظ متيز احبم ، بوم وعرض اور حببت اوران الفاظ كونبي اكرم صلى الترعليه ولم ست نابت امور كي مقابل ذكركيا اور و كجوفخ دوعالم صلى الشرعليه وسلم سے نابت بوااس كا حكم بيربان كيا كراس كامعنى ومفهوم سمجھ آتے يا سراس پرايميان لا أوض ولازم ب اور جن الفاظ كااطلاق صاحب سرع سے منعقل بہنی ہے خوت مفسدہ كے تحت إن كا اطلاق درست بہيں ہے -اورابني مي لفظ جہت جی دافل ہے۔ اور وہ صفات متنا بہر جن کا کتاب وسنت ہیں وارد ہونا ہراکیب کو معلی ہے مثلًا استوار علی العرش وغیرہ ان کے متعلق ابن تیمیر نے تصریح کردی ہے کران کامعنی سمجھ آئے توصی ان برایان لانا اوران کی تصدیق کرنا صروری ہے اور يريجى نفريح كى كربيض اوفات ان سے اطلاق كرنے والے باطل معانى كا ارادہ كرتے ہيں جيے كہ فرق ضال متبدى مجسم اور شنبه جو ال الفاظوصفات سے ان كا ظاہرى معنى مراد كيتے ہي اوراسى كا النرتعا لا وتقدّى كے حق ميں عقيده ركھتے ہيں - اوراہني مي سے غالی صلیلی ہیں جنہوں نے صرف ظاہری الفاظ پر اپنی نظروں کو مرکوزر کھا اور ان کے معانی ظاہرہ کے الٹر تعالے کے حق میں محال بونے كا بنظر غائر اور فكر دقيق سے جائزہ سايا

ابن تیمیے کی بی عبارت اس کے اعتقاد جیم و تشبیہ سے بری ہونے کی حریج دلیل ہے لیکن جہت کا عقیدہ اس نے بہر حال ابناركا يهج بطرح كرمنهاج السنتركي هربح عبارت سافلاس اوربياعقا دبذات خود بدعت شنيعه ب خواه اس كالع اعتقادو جسم برهى موملكر بعض علمام اعلى فياك كم معتقد كوكا فرقرار ديا ہے-

ے اب بوجائے گا کو سر شکوک و شبہات کی گنجائٹ باتی نہیں رہے گی اور ہما رہے بیش کر دہ برا ہمیں و دلاً مل اور نقول و شوا ہد ان درافع ظاہریں کران کے سمجھنے کے لیے کسی خاص شحقیق و تدفیق کی صرورت نہیں ہے بشر طبکہ اللہ تعالیے نے ذرہ تھرنور ہاہت

رزنین رحمت فرمایا مو-

رفع الاستنباه في استحالة البحة على التُد

بم التَّالِيمُن الصِّيم ، ثمام محامد وكلمات ثناء التُّرتعالي كالمسلح بيم بي جوجهات سے منزه ب اورتعام صفات حادث _ بالارب - ان تمام صفات سے موصوت ہے جن کے ساتھ ای نے کتاب عزیز میں دینے آپ کوموصوت کیا اور نبی اکرم معلی الزمیر وسلم کی زبان حقیقت ترجمان بریسی فرقسیت ، علومیت ا دراستوار علی العرش کے ساتھ جیسے کر اس کی مراد ہے ادرای کے شایان مال كالأت وصفات بس بغيراغ تقادبهم ت اور ناويل وحرف طامرك نيزوج ويدادرا بدى كساته منصف سي عدواليو اورزول وهرول اورمجي وذباب سيجمعني ومقصارهبي ان كالتارتغا لي كے علم واراده ميں سے بغير تاويل اورت بير تمثيل كے۔ صلواۃ وسلم الشرتغامے اوراس كى تمام مخلوق كى طرف سے سيدنا محرب العالمين برنازل ہونے والا مور اوران كے اصحاب وآل برج بدامیت ما صل کرنے والول کے بیے فور بدایت بھیلانے والے روشن سارے ہیں۔ اما بعد! بررساله بي بعنوان ‹‹ رفع الاشتباه في استحالة المجعة على التر "مي في سي من التُرتعاك كري من مبت كامحال من المعرفة لأ عبارات الم الرك ما قدواضح كيام، ادرايسي دلائل عقلبه ونقليه كے ساتھ كم جن كوم اس شخص كادل قبول كرے كا جوشكو كام كے سا تھیل سے صاف ستھرا ہے اور اس كى عقل دفعم نور فراست سے منورور وسنن ہے اوراللہ كو مخلوقات كى شابہت سے منزه وهبرا تسليم كرنام الدربير رساله اس شان كا مالك كيونكرنه موحب كريه صحيح تري نقول شرعيه ريشمل مع جوا مُمامت مين فقهاء دمنتكلهبن اورصوفيه ومحدثين مثل امام غزالي - امام فخر الدين طازي - ايام غرالدين بن عبدال مام مستنبح البرمي الدين بن العربي، ابن اهبان- المم يا نعي ١٠١٠ عبدالو باب شعراني - علامه ابن حربيتي كي علامنهاب رطي - المم كما ل الدين بن اليمم ، سيوت في زمیدی، علامه نسفی ، علامه ناحرالدین بن المنیر ، علامه لفانی ،علامه با جری اور دیگرا تمرشا فعیه ، صفیر، مالکیرسے منقول میں اور بعض صنبل ائمراكا براورعلماءا على مثل علامران الجورى سعين تفرسيات منقول بي-التررب الورت ان عام كواين رمت خاصه معنوان اورعمارا حشر بھی ان کے ساتھ زمر دہتدین میں محصالوا برسیدالمرسلین صلی الٹر علیہ وعلی آلر صحبہ اجمعین کے سخت کرے۔ سيدرنفن رمدى تأرح الاحياري الثرتعا في كي تقل بالهدة مون كاستاله بيان كرنے كے بعد فرمانے ميں-اس عندہ ميں در حقیقت کوئی سی اختلات نہیں رکھتا رہ کوئی محدث وفقیم اور مذکوئی دوسرا عالم وفاضل اور نہی تربیب سے تطعا جہت کی تفریح دارد مونی ہے جیے کہ ان کی عبارت تفصیلاً اپنی جگر سان کی جائے گا۔الٹر تعالی کا جہت میں مونا فقط بعض آیات وا حادیث کے ظاہری معنی ومفہوم سے حنا بلہ کی اکثریت نے سمجھا اور بعض متاخرین می نین نے . اور جہورت كى مخالفت كرنى بوك اكس عقيده كوابناليا والتدين والمراجعين -جوشخص ای رسالہ کوضیح غورو فکر کے ساتھ اور بنظرانصاف برشیصے گا اور تعصیب واعتساف کو درسیان ہیں مال نہیں ہونے

وے گا تواسس کے نزریک الٹرتعا سے کے حق میں جہت کا استخالها سی قدرحتی وقطعی قوی وقوم براہی اور ستقیم ومعنوی الن

ابین اصل مفصد کی طون آناموں اور بہلے بہل اپنی طون سے چندواضح عبارات کو افتاعی اسلوب وانداز ہیں ذکر کرکے آغاز ملائی ہوں جن ہیں ان ساوات اور اکا برعلی مرامت کے مقاصد و مطالب کو مخص طریقہ بربیان کیا گئی ہے ۔ فاقول و بالٹرالتوفیق ہم معز اہل السنت اسلان و خلاف پر عہد نبوی سے سے کراب کہ بیام بالکل واضح و ظاہر ہو حکیا ہے جن ہیں فرق ہو شک و ارتاب کی گنا اُنٹی ہنیں ہے کہ راہ و صواب صراح اور طریق حق مستنیر و وضاح ہی ہے کہ الٹر تعالی میں جہاری صفایت سے میں میں عقیدہ ہے جمہور علماء واولیاء امت کا شافعیہ و صفیہ ہول یا مالکیہ اور بھی خان المائی صفایت اسلامی میں میں عقیدہ ہے جمہور علماء واولیاء امت کا طاقت ہوں کی صفات سے میں میں عقیدہ ہے جمہور علماء واولیاء امت کا طاقت ہیں ہوقصہ و شہر ہیں ، اور سر سے طاقت النا صد احتمار میں اس اعتقاد رہنے عقی و متحدر سے ہیں کہ الٹر تبارک و تعالی جو ہر دور اور ہر علاقہ ہیں ہر قصبہ و شہر ہیں ، اور سر ہراور و آبادی میں اس اعتقاد رہنے عقی و متحدر سے ہیں کہ الٹر تبارک و تعالی جہات سے اور تمام اوصاف ہوا خان و مخلوفات سے ہراور و آبادی میں اس اعتقاد رہنے عقی و متحدر سے ہیں کہ الٹر تبارک و تعالی جہات سے اور تمام اوصاف ہوا خان و مخلوفات سے ہراور و آبادی میں اس اعتقاد رہنے عقی و متحدر سے ہیں کہ الٹر تبارک و تعالی جہات سے اور تمام اوصاف ہوا خان ک دمیار قات سے میں اس اعتقاد رہنے عقی و متحدر سے ہیں کہ الٹر تبارک و تعالی جہات سے اور تمام اوصاف ہوا خان ک دمیار کیا کہ میں اس اعتقاد رہنے علی و متحدر سے ہیں کہ الٹر تبارک و تعالی جہات سے اور تمام اوصاف ہوا خان کے دمیارک سے اسلام کیارک کیا کہ میں اس اعتقاد رہنے عقی و متحدر سے ہیں کہ الٹر تبارک و تعالی کے متحدر سے ہیں کہ اسلام کیا کہ میں اس اعتقاد کیا کہ میں اس اسلام کیا کہ میں کیا کہ میں کیا کہ کر کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کر اسلام کیا کہ کی کیا کہ کر کیا کہ کر کر سے کر کیا کہ کیا ک

منزہ ہے جس طرح وہ ذات والا ای سے منزہ ہے کہ بہاری جہات سنہ فوق سےت یمان وشمال اور قدام وخلف میں کوئی آس کے لیے

فاص ومحیط ہواس طرح وہ اس سے منزہ و مقدس سے کم ای کی ذات مقدسہ کے لیے ان جات میں سے کوئی جہت ہو اہذا نداس

کے لیے کوئی فرق مے نہ تحت مزمین اور نشمال. نرقوام اور نرمی خلف میرب کے سب اس کے حق میں محال میں کیونکہ بیصفات

ملون سے ہیں۔ اور اس میں علویات وسفلیات کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔التہ تعاظے سکان وزمان اور جہات سے بالکل منٹرہ

بعض آیات احادیث میل طلاق جہت کی حقیقت اور بنیادی وجه

پونکہ ذات باری تعالے کا بغیر جہت سے ہونا نا قابل فہم عوام تھا اور علی العفوص ابتداراسلام ہیں جب کہ جا ہدیت تمام
ولاً لکوا پنے گئرے ہیں ہیں ہیں ہوئے تھی۔ اور لکٹر لوگ جا نوروں کی مانند تھے۔ اُن ہیں عقل وفہم نام کی کوئی شیئے تھی ہی ہہیں۔ انہوں
کے گراہی اور ضلالت کی وجہ سے اسٹجا روا سجاراور اور ان واصنام کی عباوت وربت شروع کر رکھی تھی۔ انہیں النّد تعلیم کی پہچا ان
کوانے کے لیے ایسی عبارات و تعبیرات کا مہارالینا طروری تھا جن کوان کے عقول قامرہ سمجھ سکتے۔ اور وہ سبھی اس سے قاصر تھے
کرایک ذات کا نصور کرسکیں جو کسی جہت میں نہ ہوا ور عالی ہذا القیامس اس دورسے سے کراب تک عوام ابن اسٹام کی اکثرت کا
مال میں ہے اور بیتہ نہیں کہ بہت میں نہوا ور عالی العقوص امت سلمہ کا ہر فرویج بن سے لیے بوغنت اور کمالی عقل تک رسائی سے قبل
اک قابل نہیں ہونا کرائی ذات کا نصور کرسکے جو قطعاً کی جہت ہیں نہیں ہے۔

جهن فوق اورجانب علو کی و خبخصیص

بو کرجہت فوق اورجانب علومب جیات سے اسرت و برتر تھی کیونکہ دہی مطلع کو اکب وسیا رگا ل ہے اور منبع وسرچتم اوار وسی معدد خران، اور محل زول بر کات اور منشاء اسطار ہے بعنی جگرہے باران رحمت کے بیدا ہونے کی مادروہی انسان کے می عن تما متر مقدرات الهير ماضيه او منتفسله كاصل سے والله لغارات الرامي سے " حربي السّماء رِزُ فَكُمُّ وَمَا تُوعَدُ وَنَ "ادرامان یں ہے رزق تہا را درجی کا دعدہ دتے جانے ہولہذان وجو بات کے پٹنی نظر حکمت کیم کا تفاضا یہ تفاکہ بعض آیات فرائیراد احادیث نبویه کا وروواسی طریقه بر مهوکه و بطام راشانعالی کے حق لمیں حبیت فوق اورجانب علو کے انبات و محقق کا فائدہ دیں ماکم اس ذات بیچن دیرا کا تصورانیان عوام کے قریب تر موسکے نیزاس میں الند تعالیے کے بیے عظمت درزی کا افہار می کہاس کی نسبت باندی وفوقیت کی طرف کی گئی ہے۔ اور ان دوالفاظ باان کے مثا مبر دوسرے الفاظ کی اوبل بالکل سل احد المان ہے کو کمران سے حقیقاً لمند سکائی مراد بہتی ہے بلکہ مکانت و مرتبت والی لمندی وبرتری مراد ہے -اورایسی فرقب المنظال کے لیے بہرجال ناسب ہے اور جو حفرات نفی جہات کے معتقد ہمیں وہ بھی اس امر کی نفی فطعًا نہیں کرتے بعنی جمہورامت مسلمہ المحاصل النُّرِيْعًا لَى ابني مُحَلِّق عَ تَهِ وعَلَيْ اورسُّوت وعَرْت كے ليحاظ سے فوق ہے اور مِلندو بر تراكر هي وهاكس عمره و مری ب كرجنت فرق دغيره اس كى دان كا حصر وا حاطر كرسك وريمعنى خود لغنت عرب بي مراد بوا ب عبى كولوك المي عاد ا بن مراد لینے ہی -اور آئیت، دھاریت کی تفسیراس معنی کے ساتھ کرنا -اور فوقیت وعلو کے معنی مرادی کو اسس پر محمول کرنان الٹر لعاسط کے شابان شان تقابس وننز بہر کے خلاف ہے اور منداس میں خلال انداز۔ جیسے کرجہت علوا ورسمان فوق کا ذات باری تعالیے حن می حقیقید اتبات اس تقدیس وتنزیم کے خلاف سے جیے کہ ابن تیمیراوراس کے متبعیان

احادیث کے ظاہری معنی دمعہو سے تعمل کرنے ہوئے اس کا عقیدہ رکھتے ہیں ادر کسی تسم کی تا دیل نہیں کرتھے۔
ادر سید اسراکپ کے علم میں آچکا ہے کہ بعض آیات واحا دیت تش بہات کے اس ایدار واسلوب پر وار دہونے ہیں حکت بہت کہ جو لوگ قاھر و نا قص اذ ہان و عقول کے مالک ہیں اور ذات بازی کا نصور بغیرجہت کے بہتیں کرسکتے ان پررچم دکرم کیا جائے اور اس ذاتِ والا کے نصور کو ان کے لیے ممکن بنا ویا جائے۔ اور جہت علوا در فوق کی تخصیص ہیں میں صحکمت و مصلحت ہیں ہے کم وہ افضل و اعلیٰ جہت سے ۔

التارتعالي كحيا وجروريس واصبعين وغيره كانبات كى حكمت

بعض متشابهرآیات واحادیث میں دارد الفاظ جو کرصفات بشرکے قبیل سے بی مثل وجد منہ) بدر ہاتھ) ایدی دہا تھولا) اصبعین ردوا نگلیاں)ادر سمار دنیا کی طرمت زول دغیرہ کے ذکر میں بھی حکمت ومصلحت بھی ہے کہافہام امام فاحرو اقتص ہیں لا

پراگر چاہیں آوان صفات بیش بہات کی تاویل کریں جوبعض آیات واحادث میں واردہیں واردان کی ایسے معانی کے ساتھ تعنیر
کی جوالا چاہیں اور ان محاس کے لائٹ ہمیں جیسے کے خلف اور ساخرین کا بذرہب و سلک ہے۔ اور اگر جاہیں تر ان کو اپنے حال
مان بہری کو وہ جا نتے ہیں اور ان پر ایما ان ہے آئیں کئی بغیر تشہیر و تعطیل کے جن میں محال ہمی ۔ اور زم ہی بدا عقا دہو
کا اندہیں کو وہ جا نتے ہیں اور ان کے ہاں مع وقت و متعارف میں کیو بخریدالٹر تعالیٰ کے جن میں محال ہمی ۔ اور زم ہی بدا عقا دہو
کا اندہیں کو وہ جا نتے ہیں اور ان کے ہاں مع وقت و متعارف میں کیو بخریدالٹر تعالیٰ کے جن میں محال ہمی ۔ اور زم ہی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے در اس کے کہوا و راک اللہ تعالیٰ کے میں مطاب ہے جواہ ان کے کہوا و رمائی اللہ تعالیٰ کے میں مطاب ہے جواہ ان کے کہوا و رمائی اللہ تعالیٰ کے میں مطاب ہے جواہ ان کی میں کہ ان آبات احادث مقدم کے نزدیک مواہ کے کا لائٹ الوہ بیت کے عین مطاب ہیں نہ کہ دوا عضا ماور بدن انسانی کے اجزا جو ماک کو کہ ان کا اعلیٰ انہاں ہمیں نہ کہوا و اللہ تعالیٰ کے اجزا جو ماک کو کہ ان کا اعلیٰ انہاں کی حقوق خود اس فات مقدم کے عدد ہی کہاں ہوا سے گا انعیا ذیا اللہ کی اور اللہ تعالیٰ میں محال کیو کہ ان کا اعلیٰ دیا اللہ کی خود اس فات مقدم کے عدد ہی کہ میں اس فات مقدم کے عدد ہیں کہ اللہ کیا دیا اللہ کیا دیا اللہ کو کہ ان کیا انتہاں کی معالی میں دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہ کہا انعیا ذیا اللہ و کھا تعالیٰ کیا کہ کہا کہ کہا ہو کہ کہا تعالیٰ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہا انعیا ذیا اللہ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہ کہا ہوا سے گا انعیا ذیا اللہ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہا ہو کہا ہے گا انعیا ذیا اللہ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہا ہو کہا ہے گا انعیا ذیا اللہ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہا ہو کہا ہے گا انعیا ذیا اللہ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہا ہو کہا ہے گا انعیا ذیا اللہ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہا ہو کہا ہے گا انعیا ذیا اللہ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہا ہو کہا ہے گا انعیا ذیا اللہ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہا ہو کہا ہے گا انعیا ذیا اللہ دور اس فات مقدم کے عدد ہے کہا ہو کہا کہا ہو کہا کہا کہا ہو کہا کہ کہا ہو کہا کہ کہا ہو کہا کہا کہ کہا ہو کہا کہا کہا کہا کہا کہا کہ کو کہا کہ کہا کہ کہا کہ کہ کہ کو کہا کہ کہا تعالیٰ کیا گیا گو کہ کہ کہ کہا کہ کہا کہ

ای طرح الٹرتعامے کے آسمان دنیا کی طون نزدل سے مراد یا تواس کے مقرد کردہ فرت کے کانزول سے جیسے کہ شاخرین کا فرہب دسلک ہے یا اس کو باتا دیل فدیہ بسلف اور شقد بان کے مطابق اپنے طاہر بر دکھا جانے لیکن براعتقادا بھی طرح دل منافع بر راسنے ہو کہ اس سے مراد دو معنی ہے جو جناب باری کے لائن ہے اور نزول کا وہ معنی جریم سجھتے ہیں یعنی بلندی سے بہت کا طرف آنا دہ قطعًا مراد نہیں ہے کہونکہ بر جوادث کی صفت ہے اور الٹرتعالیے کا ان کے ساتھ انتصاف بالسکل جائز نہیں ہے گران سے انتصاف موسے کی دجہ سے محال ونا ممکن ہے۔

4

شوا برالحق

مذبب سلف كارجحان اوروزني بونا

اں امر کواچی طرح ذہن ہیں رکھیں کہ تام متثابہات ہیں مناسب و موزول طریقہ وہی ہے ہواسسان و متقوبین کا ہے ہی خوال ان کو ظاہری معافی پر حمل کیا جائے اور ندان ہیں دو معرے معانی کے ساتھ تاویل و توجیہ کی جائے بلکہ ان کا علم خفیقی الٹرتعاہ کے مجرد کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ براعتقا دراسنے ہوکہ بیرالٹر تعا نے کے لیے اوصا من کیا ل ہیں۔ اور حوادث کے مناسب ظاہری معانی کی الٹر تعاسے سے نعی کریں کیونکہ اس نظریہ سے تحت ان کو اپنے ظام مربر کھنے ہیں کوئی محذور اور ممنوع امر لازم نہیں آ تا اور ساتھ ہی کوئی محذور اور ممنوع امر لازم نہیں آتا اور ساتھ ہیں کوئی محذور اور ممنوع امر لازم نہیں آتا اور ساتھ ہیں کوئی محذور اور ممنوع امر لازم نہیں آتا اور ساتھ ہیں کوئی محذور اور ممنوع امر اور اسے موجائے گا۔ اظہار مھی ہماری طرف سے موجائے گا۔

آیات واحا دیث میں وار دجہت فوق وعُلَو کی ناویل لازم وواجب

وہ آیات داحادیث جن میں جہت فوق وعلو وار دہے ان کی تا دیل ضروری ہے اسی طرح جن میں الٹر تعالیے کا آسمان میں موجو بونا مذكورس كيونكرالتد تعاسك كاكمال الوسيت جوعفلي اورتقلي وجوه سي جزمًا وقطعًا ثابت ومحقق سے وہ حمّاً دیفیّا اى امركامّانى ہے کہ اسس کا احاظ نرجہت فوق وعلو کرسکتی ہے نہ کوئی دوسری جہت جیسے کہ اس کامحصر د احاظ بنا آسمان وز لین کر سکتے ہیں اور بن و بر مخلوقات میں سے کوئی شی - لہذا تقیناً معلو مرگیا کران آیات واحا دیث سے معنی ظاہر مراد نہیں ہے۔ بلکر حبہت علوجی بخواجہ سے انصل داعلی ہے اور فلق فلا کے لیے ایسی جہت کا ہونا ظروری سے جہاں سے وہ عبادات میں اپنے مبود کی طرف موج ہو مکس اس ليے الله تعاليے كے بيے اوصاب علوت وفوقيت كو ذكر كيا كيا ناكر الله تعاليا نہيں اپني رحمت وعنائ سے داو ايان د ا یقان پرگامزن کرے اور گرامی سے محفوظ فرائے اور ساتھ ہی اولئ قطعبہ شرعیہ ادر عقلیہ اس حقیقت پر دال میں کہ کوئی جہت المیقال کا احاط نہیں کرسکتی علوس یا غیرا درال نصوص کا ظاہری معنی سراد نہیں ہے اورامت سر حومر کے جہور المروعلماء اعلام نے الناک ا ویل وتغیرا سے معانی کے ساتھ کی ہے جوشان باری تعالیے کے لائق ہے اور وہ اک تا دیل وتغیر سے سبیل رشا داور راہ دامت سے بھٹکے ہیں ہیں اور کسی ریھی برام محفی نہاں ہے کرمیرعفید واہم عفائد نوسیدسے ہے جو ذات باری تعالیے سے تعلق ہی الملا ہم برلازم سے کراس کا اعلی ورجه کا اہتمام کریں۔اوراس استمام کالازمی تقاضایہ ہے کہم نقط اسی قدر براکتفا نہ کریں حب کا ہمارے عقولِ فاصرہ اور انھان نا قصراوراک کرتے ہی کمونکہ دہ تو حقائق توحید کا اوراک کرنے سے بہرحال تا عربی - بلکہ ان مے ساتھ وہ امراکات، وحلوات بھی ملانے خروری ہی جواہل السنست والجاعت کے علماء اعلام اور ائم کرام نے اوراک کتے ہیں ج علم طاہرہ وباطنہ کے جامع ہیں جہول نے اپنی عمر کا گرا نقدر مرماری تصبل علم اور الواع عبارات وریا ضات اور زہرو نقو کا يل صرف كمياحتى كدالترنعا كن في ال كي قلوب واذهال كومنورفرما ديا اورانهي امورغيبيك حقاكن سي آگاه فرما ديا المقاد

بری تعلیے ، و کا تقفی الله کو یُعِلِم کی الله کو یُعِلِم الله کا یک الله کو یک الله کا دامن تھا مو الله تعالی علم و موت سے بہرو در فرمائے گا۔ المبند الله کا یک میں الله تعالی بی الله کا در الله در الله در الله در الله در الله کا در الله در

علم حقیقت و تنرلعیت سے جامع المرکزام کاجہت فوق وغیرہ کے تعلق عقیدہ

ہمنے علی طاہرہ وباطنہ اور زبد وتعقی اور عبادت وریاضات کے جامع اہما علق اور دیگر علما دکرام کو دیکھا خواہ ان کا
نیق عنی و شافعی سکے سے تھا یا مائی مذہب سے تھی کہ بعض منا بلیشل علامدا بن البحرزی وہ سبھی الند تعالے کو جہت علو و فوق
سے مزہ استے تھے جیے کہ جہت سغل و تحت اور دیگر جہات سے منزہ و مراہ نیے تھے۔ ان کا قطاع بر تقیدہ نہیں ہے کہ النہ توالی کا اعلاکوں ہمت کے دو قصوص کیاب و منت ہجر بطام النہ تعالی کے بہت وق و علوی مونے پر وال ہمیں ان کی ٹاویل و قیریان سب کے نزدیک ہی سے کہ وہ قہر و غلبہ اور عزت و ترف کے لیا گوئے
کے بہت وق و علوی مونے پر وال ہمیں ان کی ٹاویل و قیریان سب سے نزدیک ہی سے کہ وہ قہر و غلبہ اور عزت و ترف کے لیا گوئے
علی مونا کت ہے نہ بیا کہ وہ اس جہت ہیں صحور سے یا اس جہت ہے کے مائد محصوص سے اور دو سرے جہات سے موصوف
علان سے نعالی و ناگت ہے نہ بیا کہ وہ اس جہت بی صحور سے یا اس جہت ہے کے مائد محصوص سے اور دو سرے جہات سے موصوف
علام کے بیا ہے تھا کہ اللہ عدی دالت علی گائے ہیں جہت بی نہیں سبے ۔ وہ علوی وسفی مکانات اور از منہ اور سلوان
وار منہ اور مونی اللہ تعالی و ان اس بیاری تعلی طون ایک ہی جہات سے موجود سے حب کہ وافع می مکانات اور از منہ اور وہ سے حب کہ وافع ان اس کے علی اس اس کی خلوق ہیں اور وہ سے حب کہ وافع ان اس میں ان کو ان البی نتی صفات سے اور نی مائی وار دی ہوئی ہوئی اور ان کو تو الیا کے بعد عبی اور کی الیہی نتی صفات صاصل نہیں ہوئی ہوئی النے اللہ وہودات ما میں منہ ہوئی جات کہ بعد اس کو کو کی الیہی نتی صفات صاصل نہیں ہوئیں ہوئی النات کے بعد اس کو کو کی الیہی نتی صفات صاصل نہیں ہوئیں ہوئی النات کے بعد اس کو کو کی الیہی نتی صفات صاصل نہیں ہوئیں ہوئیں۔

 النظیم و کرم کی نفی ہوجائے گی ۔ اورالٹر تعاملے کو جہت مفل سے اس سے منزہ ما ناکہ اس بی تعظیم نہیں ہے تام نو ہوسکا لیونا ، دی جہت دوروں کے لیحاف سے جہت فوق سے اوراس میں اس لیحاف تعظیم باری ہے ۔

اس بیان صوافت اشان سے واضح ہوگیا کرح صواح اور صراط تعقیم و تنبین وہی ہے جو جہودا بل اسسام کا از بہب ہے بینی اٹر تعاملے کا تمام جہات اور تمام کا کا ان بہمسلمان کو بینی اٹر تعاملے کا تمام جہات اور تمام کا کا تاریم مسلمان کو الد تعاملے کے حق میں بیمی عقید و رکھنا طروری ہے ۔

اللہ تعاملے کے حق میں بیمی عقید و رکھنا طروری ہے ۔

عقيدام غزالي

المغزالية في واعدالعقائد مي بيان كيا بي كما الرقعا في معورت وشكل بيسمل جيم باورنبور حي ك حدوثها يت بوادر فاص مقدار الند تعالي اجام كے ماتھ مذتقدر و تحديد بي ممائل سے اور ندسي قبول انقسام بي نه وہ خورجو رہے نہ جوام كے بے مل حلول . نه عرض ہے ادر مذاعراص کامحل ملکہ نہ وہ نسی موجود کے مماثل ومٹنا بہ سے اور مذکو ٹی موجوداس کے مماثل دفال التاج كَيْنَ كَيِشَلِهِ شَيْعٌ اس كى مانندكوني شيى نهاي سے منده كى شيى كى مانندوشل سے - نزاس كاكوئى تفلار احاط كركئ سے اور سر الطارد جوانب اس كومحيط - نرجهات اس كے ليے حاصر و محيط لمي اور نہي اس اورزميني اس كو كا تنف و محيط - وہ عراض عظمت بالعطرح متوى مي جيسيكه اس نے فرمايا اور جس معنى كارا ده فرمايا ايسے استواسكے ساتھ حتیماس و استفرار اور تمكن وحلول اور ارتحال دانتقال سے منزو ہے عرش اعظم اس کا حامل نہیں سے بلکہ عرش ادراس کے حاملین اس کے نطف قدرت نے اٹھا ر کھے ہیں -اور وہ سبھی اس کے قبصنہ فاررت ہیں مغلوب وظہور ہیں ۔ وہ عرش اور آسانوں سے نوق ہے ادر سراس شی سے جو تحت الشرائي كاسموجود معيم كرير فوقيت اليي م كماس سي مذالتر تعاسك كاعرش الا بموات سے قرب الاس آنا ہے جيے كراض ادرزی سے اس فرنسیت سے تحت اس کا بعد لازم بہیں آنا - بلکروہ عرش وسلوات سے رفیع الدرجات ہے جیسے کہ ارض و اللہ ے دفیع الدرجات ہے ادر بای ممروتریت وہ مرموجود کے تریب تر ہے۔ اورعبا می شروک سے جی تریب ترہے وہوعالی کاشی تہداردہ ہرجیزر مطلع ہے کیونکہ اس کا قرب قرب اجام کے ماثل نہیں ہے جیسے کہ اس کی ذات ذواتِ اجام کے ماثل الیں ہے من وہ کی چیز اس علول کئے موتے ہے اور من کوئی شی ای این علول کئے موشے ہے وہ اس سے بالا ترہے کہ کوئی سکان اں کو حاری ہوسکے جیسے کہ اس سے منفرہ ومقدی سے کرزمان اس کی حد بندی کرسے بلکہ وہ زمان وسکان کی شخلین سے بل موجود تھا۔ اور وہ اب بھی اسی حال برہے جس برگرا زل میں تھا۔ دہ اپنی صفات کے لحافظ سے مغلوق سے جدا ہے۔ مذاس کی ذات میں کونی دومراسمانے والا ہے اور زادہ کی غیریں سمانے والا ہے تغیروانتقال سے سنزہ ہے سنرحوادث اس میں حاول کر سکتے ہیں اور فرعوارض اس كوبيش اسكتے ہيں- ملكر وہ مهيشہ سے اپنے نعوت وصفات جلال ميں زوال ونقصان سے منزہ رہے گا-ادرصفات کال من اننا فروترتی سے سنعنی رہے گا ۔اس کا وجودنی ذائے عقول کے فریعے معلم سے اور سار قرار میں اس کی ذات ابرار

جب بر تقریر صحیفتر خاط پرنقش ہو عکی توسر بات اچھی طرح واضح و تثبیتن ہوگئی کہ عقیدہ مذکورہ بعنی الٹوتعالے کی تام جات علوب در تفلیہ سے تغزیم ہم کا عقیدہ ہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے ۔ ادر سبی عظمیتِ باری تعالیے کے لائق ہے۔ ادر سبی عقیدہ معظم اس کے خاص میں معتقدہ میں ادر معنی حقیدہ میں ادر العمق حنا بلہ جبی اس سے متفق ہیں۔ ادر سا دات صوفیہ اس پر کا ربند - کما لات الہم اس کے مقابلہ اس کے مقابلہ اس کے مقابلہ واقعالہ اس کے مقابلہ واقعالہ اس کے مقابلہ اس کے مقابلہ اس کے مقابلہ واقعالہ وا

جولوگ اس عقیدہ کے فلات ہیں اگر جہ دہ تعلاہ میں انتہائی قلیل ہیں گران کے لیے فلوا ہر آیا ہے داھا دیث بظاہر میدودیو ہیں اور انہوں نے تحقیق و تدفیق کے بغیر اور الٹر تعالے کے شایان شان اور غیر موزوں اور ناشا آسنة کما لات میں غورو تو کئے بغیر ہی ان کو اپنی دیل بنا یا اور الٹر تعالے کے شعلی جہت فرق اور علو میں ہونے کا عقیدہ رکھ لیا اور اس بات کی فرہ جر جہات توصفاتِ خلوقاتِ حاویز میں سے میں اور شخلین خلائق سے تنہل جہات کا دجود ہی نہیں تھا۔ کیونکہ بنہ عالم بالا کی کوئی شیں موجود تھی اور بنہی عالم اسفل کی اور بنہی اس واٹنت کی ودسری مخلوق کا دجود تھا تاکہ وہ الٹر تعالے کا احاظ کر سکتیں۔

الترتعاكے ليے ازروئے تعظیم و تکرم بھی جہت وق كا انبات درست نہاں ہے

علادہ اذیں جہات نسبتی امور ہیں جو جہت ایک پخلوق کے لیے فوق ہے دہ درسری مخلوق کے لیے تحت بن جائے گا کوئلم ہرایک کومعلی ہے کہ دہاری کروی شکل پر ہے اورائس کی ہرجا نب مخلوق آباد ہے ۔ اہذا ان ہیں ایک نوس کے لیے جہت سفل وقعت بن جائے گا ماری طرح اجرام واحیام سما وسرز میں کو محیط ہوں قرار دیا جائے گا وہی جہت در مری قوم کے لیے جہت سفل وقعت بن جائے گا ماری طرح اجرام واحیام سماوسرز میں کومعیط ہے جو تام علوق میں اور ان ہیں سے ہراور پروالا نجائے کو جمع جو انب واطراف سے محیط ہے حتی کہ تمام سنوان کوعش اعلی محیط ہے جو تام علوق سے مطلم بالدر ان ہیں سے ہراور ہیں سے الٹر تعالی الرحن علی العرش استوی "کی حکمت بھی واضح ہو جائے گی بعنی عرض اعظم ب مخلوقات کو محیط ہے اور حب الٹر تعالی اسے اس بھالہ ہو تھا ہم ہے تواس کے گئیرے ہیں جبنی مخلوقات ہے حب ہرائی تھا ہے۔ اللہ اور حب الٹر تعالی اس بھالہ ہو تھا ہم ہے تواس کے گئیرے ہیں جبنی مخلوقات ہو جائے گی ۔ علیہ اور حب الٹر تعالی اس بھالہ ہو تھا ہم ہے تواس کے گئیرے ہیں جبنی مخلوقات ہو جائے گی ۔ علیہ اور حکومت و ملک ہو تھا ہے گی ۔

الغرض جب بہاں تھوڑا رہا تا کی وتفکر کی جائے تو معلی مہر جائے گاکہ آسمالوں اور زمینوں کی محلوقات بینی الانکہ اور جن وائن وغیر هم ہیں سے جس کے بیے ایک جہت، جہت علو ہے وہی جہت دوسری مخلوق کے بیے جہت سفل و تحت ہے ۔ تو ال کا لازی نتیجہ یہ تکلے گاکہ تمام جہات نقطان لوگوں کے لیے جہات علوی جن کے لحاظ سے ال کوعلو کہا جارہا ہے ۔ دورتام جہات جہات سفل حرف اس مخلوق کے اعتبار سے ہم جس کے لحاظ سے ان کوچہات مفل کہا جارہا ہے ۔ تو اب ہم ان بوگول سے کہتے ہیں جو السُّرتعا لئے کو ازروئے تعظیم و تکریم جہت علود فوق ہیں محصور و منحصر مانے ہیں ۔ کہم نے ازروئے تعظیم الدُّرتعا سے کو جہت فرق ہیں تسلیم کیا لیکن اس بات کو جول سے کہ تمہاری برجہت علود و مربری مخلوق کے لی فوسے جہت اسفل ہے لہٰ اس میں المُنتعالیٰ جوزی گاہ کا مالک ہے اور چکتے سورج کودیکھ رہا ہے جس پر بادل دغیرہ کا حجاب بھی نہیں ہے مگراس کو نظر نہیں ارباہے۔ وجس طرح یہ فرض و تقدر غیر معقول ہے اور نامقبول اسی طرح حضرت مجدب سبحانی کے حق میں بھی سرفرض و تقدیر نامعقول اور فرخول لہذا صبح وصواب ہیں ہے کرا عقادِ جہت وھوکہ بازی اور مکاری سے بعد میں غلیم سے اندرشا مل کردیا گیا ہے جیسے کران علاوکا م اور ائم اسلام نے ارشا و فرمایا۔

مناجهت مين اتمه اعلام كي عبالن اور نقول مشرعيد كالفصيلي بيان

که اقل ننیة الطالبین اگرچ صفور عوف اعظم صی النگروند کی طون نسوب ہے کی پرنسبت ورست نہیں ہے علامہ زمان خود وران حفرت عبلارز پر اردی نبرای نفرح تفرح العظائد صفیح پر فرماتے میں ۔ فانسبتہ غیر صعیعہ والاحادیث الموضوعة فیما وافرۃ ۔ حضرت شنح اہل المحققین ثماه عبدالحق ندٹ دہدی قدرس مرہ العزرز نے غلیہ کا زجہ بھی کیا ہے مگراس کے ابتدار میں فرماتے مہیں۔

مرگز نابت من شده کرای از تصنیف آنجاب است اگرچه انتباب بآنحض تشهرت دارد و نظر برین کرشاید وران کتاب حرف از ال خباب باشد تر جمیروم به حامث به نبراس از مولانا برخوردار ملتانی صف می نه اور بالفرض بیر کتاب ان کی مجد توجی بدعتیده لوگوں نے دوسید کاری سے اس میں علط عقائد شامل کرد نے ہیں جسے کر اکا برنے تھر سے فرائی ہے للذا اس براعتماد نہیں کیا جاسکتا بنا (الوالت خواشون سالوی غفرلہ) کو ازرہ نطف وکرم وکھائی جائے گی۔ ادراہل خیر ریے وجیر کریم کے دیدارہ اتمام نعیم مقیم کردیا جائے گا دائہی کام الغزال
یہ میرا عقیدہ ہے جس کا ہیں با بند ہول ۔ ادراسی کے مطابی الشرقالی کا مطیع فربان ہول ادراس کوتمام جہات عور رفیا
ہے منہ و مانیا ہول۔ البتہ ہیں اس فرقہ کو گراہ بھی نہیں کہنا اور اسے دائرہ اسلام سے با سکل خارج بھی نہیں سمجھتا جوالغرفقالے
کے بیے جہت عاتو سیم کرتے ہیں۔ اگر جہ وہ اسس حقیدہ ہیں خطا خاصتی کے سرکد بھی ۔ اور جہورائمت نقبا و علما واور موفر کے
مخالف ہیں۔ اور بایں ہم وہ الشرقعالے کے لیے جمیت کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ اگر جہ وہ اعتقادِ جہت کے لوازم سے بہ کو الف میں ۔ اور این عمیدہ کی طرح الشرفعالے کا جمیت سے منزہ ومقدیں ہونا قطعی طور پر نا بت ہے گرم
کیونکہ ان کے نزدیک بھی دوسرے اہل السنت کی طرح الشرفعالے کا جمیت سے منزہ ومقدی ہونا قطعی طور پر نا بت ہے گرم
بعض خالجہ اس کے خال ہیں گران کی عظیم اکر تیت اس کے فلان سے اوران پراعتراض دانکار کرتی ہے اوران تیم علی نام وہ تبہ کم لگا ہے۔
بعض خالجہ اس کے خال ہیں گران کی عظیم اکر تیت اس کے فلان ہے اوران پراعتراض دانکار کرتی ہے اوران تیم عقیدہ حمیت کی نسبت درست نہیں ہے اور خال اس کے اعداد نے ای بر میرالزام وا تبہ کم لگایا ہے۔

الحاصل ابن تميد اوراس كے متبعان كا جہت كے تعلق مذہب دسلك اگرچ بطام نقول شرعيد و آيات قرائيد اوراهاديث بويہ سے مزين ہے مگر جمہولامت تحرب بعنی اصلِ مذاہب تا لا شر، بعض حنا بلراور تمام صوفيا دكرام كے مذہب وسلك كے خلاف ہے اوران ائمہ اعلیم كے نزویك وہ نصوص ایسے معافی پر محول ہمی جو كما ل الوہریت كے شایان ہمي اور الشر تعامے سے جہات و مشہا بہت مخاوفات كى نفى كرتے ہمں -

ا مام احمداور شیخ عبدالقا در حبلانی مجوب سبحانی وغیره اکابرکا اعتقاد جهت سے بری ہونا

 ادبیا متیاج علامات وامارات حدوث سے ہے۔

الم بی فراتے ہیں فالق جہت کسی جہت ہیں بہتیں ہوسکیا۔ ورہزاس کا سکان ہیں ہونا ضروری سے کیونگر جہت یا خود مان ہیں ہونا سے اور المحان کی حرف ہونت یا خود مان کی طون میں ہونگا ہے اور سخیل کو سند میں جہزو مکان کی طون مان ہونے کی صورت ہیں جیزومکان کی طون عناج ہوگا۔ ابلا واجب الوجود مذرسے کا حالانگراس کا واجب الوجود مہنا ختما وقطعاً نابت سے لوخلا نب مفرون اور انکار سنم میں اور میں اور میں اور میں اور شینع د قابعے ہے۔ اور نافی اس اختصاص کے لیے مورم کی البعض ہیں اول محال اور شینع د قابعے ہے۔ اور نافی اس اختصاص کے لیے مرج د منسم کی طون اختیاج وافتقار کو ستار میں ہور میں افی سے وجوب الوجود کے۔

تنیب میں مار دیدی فرمانے میں کہ اس عقیدہ میں در حقیقت کوئی سنی محدث مویا فقیہ بادیکر علما مرسے کوئی جس مخالف ہیں ہیں الدر تنویب مطہومیں فطعا کسی نبی کی زبان پر حجب اللہ تعالیے حجبت کی تقریح دارد بہیں ہوئی - لہذا سابقہ سعنی کے مطابات جت اللہ تعالیے سے نفطاً ومعنی منتفی ہے - ادر کیوں نہ ہر جب اللہ تعالیے فر قاباہ یہ کیسکی شکیا ہے شکی ہے ، اللہ تعالیے کی النا کہ اللہ تعالی ماندا کہ اللہ اسے کی اللہ کا محقق لازم آئے گا جہ جانے کہ ایک شان میں موتو اس کے بیے کئی امثال کا محقق لازم آئے گا جہ جانے کہ ایک شل بھی منتفی دمال مو۔

سوال - تاهنی عیاص ملیه الرحمه نیف تقل ف رمایا ہے کر تمام می تین وفقها وعقیدهٔ جہت بریمیں الونفی جہت کا رعولی نلط مرگ ، ۔

الال میں کسی جہت کے ساتھ کیوں کر مختص ہو سکتا تھا جب کہ جہات حادث ہیں نیز دہ بہلے جہت کے ساتھ متعدی نہ ہونے کے

ہوجو د جہت پیا ہونے کے بعدای کے ساتھ کیونکر مخصوص دمختص ہوگیا۔ کیا اس کی دجریہ ہے کہ اللہ تعالیے کو اہنے لاہمیا

فر مایا ؟ وہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کے بیے نوق ہو کیونکہ دہ اس سے سنزہ د مقدی ہے کہ اس کے بیے سرم اور فرق نام ہے اس فر مایا ؟ وہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کے لیے تحت ہوئی کا جو سرکی جانب ہویا اس بنا پر کم اس نے عالم کو اپنے تحت پیلا فر مایا ؟ تر وہ اس سے جی بالاتر ہے کہ اس کے لیے تحت ہوئک وہ اس سے جی بائن کی اور جہت بھیت عبارت ہے اس جانب سے جو بائن کی اور بھی اور میر اور جہت سے بالدر اللہ تعالی کے لئے تھی موال میں ۔ اور جہت بھیت عبارت ہے اس جانب سے جو بائن کی اور بھی اور میر اور جہت میں اور دو آئی ہے تھی میں اور دو گھی میں اور دو گھی ہو۔ اور میر امر دائٹر تعالی کے تھی میں اور دو گھی میں اور دو گھی میں اور دو گھی میں ۔

نیز عفلاً النّدتعائے کاکسی جہت کے مانفہ محقوص ہو آخرف اس صورت میں ہوسات ہے کہ وہ کسی چیز کے مانفہ مختص ہوجیے کہ جو اسر حیز کے مانفہ مختص ہوتے ہیں یا جواس کے ساتھ مختص ہوجیاہے کہ اعراض ہواس کے مانفہ مختص ہوتے ہیں اور پر داختی ہو چکاہے کہ النّد نعامے کا جو سریاعرض ہونا محال ہے لہٰ دااس کاکسی جہت سے مختص ہونا تھی محال ہوگا۔

ادر اگر بہت سے ان وقت کے علاوہ کوئی اور معنی مراد ہے تو چرمحص اسم اور لفظ میں منا لطردینا ہاتی رہا ور نہ معنوی طور ر جہت کی نفی کرنے والوں کی تا یئدو موافقت لاڑم ام گئی۔

الله نعاسے کے لیے جہن اس لیے جی محال ہے کہ اگر باری تعاسے عالم سے فوق ہو تولا محالہ اس کے محاذی ہو گاادر جو خات ایک جم کے عادی ہو گاادر جو خات ایک جم کے محاذی ہو گاادر جو خات ایک جم کے محاذی ہو وہ اس کی ماند سر دو ٹی کا تعنی ہوں اور خالتی عالم مربر کا نمانت واحد ، واحد اس سے ممزو ہے کہ وہ محدود و مقدّر ہو۔

جوابِ سوال ، جہت فوق میں نم ہوتو عندالدعاء ہاتھوں کو آسمان کی طرف باندنہ کیا جا آ تو اس کا ہواب یہ ہے کہ اسمان دعا کے بینے فبلہ ہے اس لیے ہاتھ آسمان کی طرف بھیلائے جاتے ہیں نہ کہ الٹر تعالے کوجہت نوق میں تسلیم کرنے کی وجہ کو آسمان کی طرف بلند کیا جاتا ہے) نیزاس میں مدعو ذات یعنی الٹر تعالے کے وصف جلال وکبریا کی کی طرف انشارہ ہے ادرجہت علو کے قصد سے اس کی مجداد در برتری پرتنبیر کرنا ہے کیو کہ وہ ہر مخلوق پر تم روغلبرادرسطوت واسٹیل دیے لواظ سے نوق ہے انتہاں

عقيده سيدم تضي زبيدي حنفي تنارح الاحياء

علامرت بدم تعنی زبیدی حفی نثرج احیاد میں امام غزال کے ارشاد "الندکا مختص بالجہت ہونا محال ہے " کے تحت فراتے ہیں اور دہ باہم متنا فی دمتخالف ہیں اہذا ان سب کا ذات باری ہیں ۔ اس منا فی دمتخالف ہیں اہذا ان سب کا ذات باری اس منا فی دمتخالف ہیں اہذا ان سب کا ذات باری تعالی سے متنا فی دمتخالف ہیں کہذا ہوں سب کا ذات باری تعالی سے میں مجتمع مونا محال ہے کیونکا سب ادار نقط بعض کا تحقق تر ولالت مہیں کرتے الله کے لیا طرح ایک علم محتمل میں میں اور محدثات کسی ایک کے تحقق ادر اس کے مامواد کے عدم محقق میر دلالت مہیں کرتے الله بعض کا تحقق ادر اس سے در در مخصص ومرج کی طرف احتیاج حروری ہے بعض کا تحقق ادر مامواد کا انتظاء ترجیے بلا مرج میں نے دوجہ سے محال سے در در مخصص ومرج کی طرف احتیاج حروری ہے۔

عقيدة الام فخرالمفسرن والشكلمين فخرالدين الرازي

الم رازی نے سورہ انعام کی تفییریں الدّرتعا سے کے ارشاد" مَحْوَالْقَا هُوْفُوْقَ عِبَادِه " کے تحت الدُّتُعا سے سے نفی جت رکئی دہوں کے کمل بیان کی بہاں گنجائش نہیں سے نفصیل دیکھنے کے لیے تغیرکبر کی طرف رجوع کیا جت رکئی دہوں سے ولائل قائم کئے جن کے مکمل بیان کی بہاں گنجائش نہیں سے نفصیل دیکھنے کے لیے تغیرکبر کی طرف رجوع کیا جائے ہم مرف پانچویں دھرنقل کرنے پراکتفا دکرتے ہیں۔

وجہ خامس پر امر دلائل درا ہیں سے ناب ہو جیائے کہ عالم کردی تکل پرہے۔ اہذا جشخص اہل کہ سے محیمروں پر ہوگا
دوسری قوم سے قدموں کے نیچے ہوگا۔ اس تقریر کو ذہن شین کر لینے کے بعد (سم ہا کمیں جہت سے دریا ت کرتے
ہیں) کہ یا تو یوں کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص اقوام سے نوق ہے۔ یا یہ دعویٰ کیا جائے گا کہ وہ سب مخلوق سے فوق ہے بیتی
اول با علی ہے کیونکہ مرف بعیض سے فوق مونا بعض کے شخت ہونے کو مستلزم ہے۔ اور شن نانی اللہ تعالیٰ کے کرہ انفلک کو محیط ہے اور انسی میں میں انسان کی محیط ہے اور انسی میں میں میں کہ اللہ تو اس کا کوئی سلمان خوات میں رمائیہ اس کا تصور بھی نہیں کرستا) اور دلائل و برا ہمین سے واضح فرایا کہ بینوقیت قدرة وقوة کے اعتبار سے جائے کہ نافوسے۔

عقيدة الاما شمس الدبن حمر بن اللبان المصرى الشافعي المتوفى سنته ١٨٥٥ مر

الم شمل الدین شف منشابر آیات واحادیث کے شعلق اپنی تالیف کردہ کتاب در رومیانی الآیات المشابهات الیامعانی آلآیات المحکات " میں فرمایا کے صفت فوتیت بھی منشا بہات سے ہے۔ اور کتاب وسنت میں اس کا ذکر ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔ یکنا فنو ک کرنے تھے تھے موٹ کے فرج کے میں میٹو کا لُقا ہوکو مُوْق عِبَ دِیدِ

تنبیب فی به امر ذهن نشین رہے کر تحقیق و تدفیق عقامیہ میں قابل اعتداد واعتبار صرف انگر کرام مقدایا ن انام میں الد یا علما د اجلہ -ا در مقلدین محصر کا اعتبار نہیں ہے جو صرف انگر سے ظاہری اقوال پر اپنے آپ کو سنجد کر دیتے ہیں ادر محکم ومتثام میں فرق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

عقيدة صوفيهافيه

صوفیہ فریاتے ہیں کہ الٹر تعلے کا جہت ہیں ہونا محال ہے کیونکہ وہ جہت الٹر تعالے کا عین ہوگی یا غیر ۔ صورت اولا میں ان کو جہت الٹر تعالی امریہ ہے کہ وہ قدیم ہے یا حادث ۔ دونوں شفیں باطل ہی یمول ان کو جہت کہنا ہی غلط ہے اور صورت نا نیر ہیں دریا فت طلب امریہ ہے کہ وہ قدیم ہے یا حادث ۔ دونوں شفیں باطل ہی یمول اگر صلی الٹر علیہ دیکھ کا ارتباد ہے ۔ کان اللہ حدلہ شبی معہ » ذات باری موجود تھی اور دوسری کوئی شبی اکس کے ساتھ ہمیں تھی ۔ الملا جہت کا قدیم ہونا نو باطل موا اور توادث کا بطلان تھی تھا رہے ہے امنے ان اللہ عن میں المون سے المون ہونا نو بالحق میں المرات کا جہت کا قدیم ہونا نو باطل موا اور توادث کا بطلان تھی تھا رہے ہے المہاں ہے ۔ صورت ہے وہ نے اللہ اللہ میں معال میں ا

عقيدة الم فاضى القصناة ناصرالدين بن المنيراك ندرى مالكي

القول جو جواب الم ملك على الرحركا الم ناحرالدين في نقل كيام وسي الم الحرمن سي منقول ب -

مسلم شریف بی صفرت الوہر رہ رصی النّدہ نے مردی ہے کہ مر درانبہاء علیہ التحیظ النّذاء نے فرطاء آفُوک مایکو فی الدّدم مِن دَّتِهِ وَهُوکسًا جِدَّ ، بندہ النّد کے نزدیک اور قریب تراس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ مرسبحود ہو۔ اس حدیث بین جت فوق وعلو کے ساتھ تقید کی واضح نفی موجود ہے۔ اور آل حفرت صلی السّر علیہ دیکم اپنے ٹوا ہٹات نفس کے مطابق کال بنی فراتے بلکران کا سازا کام النّد تعلیم کی طرف سے نازل کررہ دحی ہوتا ہے۔ وَءَ اینٹیطِ اُنْ مَنْ اِنْ هُورالَّدُ وَمُنْ تَوْمِعَیْ تَوْمِعَیْ اِنْ مُنْ اِللّٰہُ مِنْ اِنْ کُلُوران کا سازا کام النّد تعلیم کی طرف سے نازل کررہ دحی ہوتا ہے۔ وَءَ اینٹیطِ اُنْ اِنْ اِنْ اُنْ اِنْ کُلُوران کُلُو

أبات واحاديث بس بالهم تطبيق وموافقت كي صورت

ایہ سے دراہ اور سے بہت بی توان و علو پر دال جی می اور بعض نعوص اس کی نعی جی کرتی ہیں توان میں باہمی توانی وطلبی کی موت برہے کر جہت فوق وعلو کے لیے دواعتبار ہیں اضا فی اور حقیقی مخلوقات کا باہم ایک دوسرے پر علواضا فی ہے کیونکہ ان ہیں سے جس کے لیے جہت علو است ہے دو دوسری مخلوق کے لیے اور معنوی میں اور معنوی موت سے ماہد علواضا فی رؤسم ہے جسی اور معنوی صی علوفقط ان استسار بلی شخف ہوتی کو اس سے جو جو اسر کے قبیل سے ہی اور حیز دسکان کی طرف محاج بین ابلا سرفقط جات مکانی میں مقدور ہوسکتا ہے اور علوم عنوی کا تصور توسکت ہوتا ہے۔ اللہ توان کے لیے اور الماب نفوس کے لیے کمال وہم کے لیا فوس اور ارب بھیرت میں سونا سے اللہ توان کے لیا اور مرات کی اللہ وہم کے لیا فوس اور ارب بھیرت میں مقدور ہوسکتا ہے۔ ورقعات کمال وہم کے لیا فوٹ سے ۔ اللہ توان کے لیا اور مال باری تعالیٰ کے ۔ ورقعات کمال و قریت، و برتری عطاک ہے ۔ ورقات کے ایک و تعفی کہ بعض کر بعض کہ کو تعفی کہ بعض کر بعض کہ کو تعفی کہ بعض کر بعض کہ بعض کر بعض کر بعض کر بعض کر بعض کر برتری اور نواز دو کے نو نوان کے دوران و کے نو نوان کے دوران دو کے نو نوان کے دوران دو کے نوان کی سے ۔ اور البتہ اخرت ازرو دی درجات میں بہت بڑی ہے اور از دو کے نوان کی سے ۔ اور البتہ اخرت ازرو دی درجات میں بہت بڑی ہے اور ازرو دی نونیات و رہا ہے۔ اور البتہ اخرت ازرو دی درجات میں بہت بڑی ہے اور ازرو دی نونیات و رہا ہے۔ اور البتہ اخرت ازرو دی درجات میں بہت بڑی ہے اور ازرو دی نونیات و رہا ہے۔ اور البتہ اخرت ازرو دی درجات میں بعت در اندرت کے دوران کو دوران کی ہوں ہے۔

لیکن علوضیقی محض الترتعالی کے بیے ہے ساتھ کو رسینے کو استھات کا لکہ دُض کو لا کی وہم کا جھنے الکھا العظیم اس کی رسی اقتلار وسلطنت ہاکہ سے مام اسمانوں اور نین کو محیط ہے اور اسے ان دونوں اقسام خلق کی حفاظت تھائے والی نہیں ہے۔ اور وہی علوجہات اور مسکانات سے قبل نہیں ہے۔ اور وہی علوجہات اور مسکانات سے قبل موجود ومتحقق تھا جس میں اصافوات اور نسبتوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اور تمام مخلوفات برتجابیات ایماء وصفات کے موجود ومتحقق تھا جس میں اصافوات اور نسبتوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اور تمام مخلوفات برتجابیات ایماء وصفات کے

ورانبول نے اللہ تعاملے کی کما حقہ قدر نہیں کی تمام زمین بروز قیا مت اس کے قبضہ میں ہوگی اور تمام آسمان اس

کے دائیں دستِ قدرت بیں لینے موئے مول کے ۔ وہ باک ہے اور ملبندو بالدان معبودات باطلہ کی شراکت و ہمسری سے دائیں دستِ قدرت بی لینے موئے ہیں۔ ۔ وہ باک ہے اور ملبندو بالدان معبودات باطلہ کی شراکت و ہمسری سے حسن کامشرکین عقیدہ رکھتے ہیں۔

ایت مقدسه کی ابتدار میں زمین کا قبصنہ میں ہونا ادر آسمان کا دست قدرت میں نبیٹیا ہوا ہونا ذکر فرماکر آخر میں اپنے آپ کو علوا در تنزیہ سے ساتھ کوصوصت فرماکر واضح کر دیا کہ اس کا علوا در فوٹست جقیقی سے سکانی نہیں ہے۔

الله کے ماتھ ہی نی اسرائیل کے متعلق فرعوں کے قرامی عور کردہ سُنیّتا ہے الله تعالی اپنے بندوں برغالب وقا ہر سے
ادراس کے ماتھ ہی نی اسرائیل کے متعلق فرعوں کے قرامیں عور کردہ سُنیّتا ہے اُبنا تم ھے کہ دُسُنیٹہ بی نیا آئھ نے دارائی کے متعلق فرعوں کے اوران کی بھول کو زندہ رکھیں کے ۔اور بھیٹا ہم ان پرغالب وقاہر ہی تو گاہور وگئی ہے ۔اور بھیٹا ہم ان پرغالب وقاہر ہی تو گاہور وگئی ہے ۔اور بھیٹا ہم ان پرغالب وقاہر ہی تو گاہور وگئی کے اوران کی بھول کو زندہ مکھیں ہے ۔اور بھیٹا ہم ان پرغالب وقاہر ہی تو تو ہوئے کا دعوی کیا ہے ایک ہا ہے مون اتنی ہے ان رکھی گئی ہے ایک ہا ہے مون اتنی ہے ان دعوی کر تا ہوت کا دعوی کر تا ہوت کا دعوی کر تا ہوت کی دونوں امور میں اس کی تکذیب فرمائی ۔ انا دیکہ دالا علی والے دعوی کی موسی علیہ است کو میر ارتبا و قرار گار تو تو تو تو تو کی کی موسی علیہ است کی کور ارتبا و موران کا دونوں امور میں اس کی تکذیب فرمائی ۔ انا دیکہ الدعلی والے دعوی کی موسی علیہ است کی کور ارتبا و

ال کے دعوی فہروغلبہ کی تکذیب اس آیت مقدسہ میں فرادی ۔

نَا تُبِعُهُ مُ وَرْعُونُ بِجُنْوَدٍ ؟ فَغَيْنَكُمُ مُقِنَ الْبَيْرِ مَا غَيْنَكُهُ مُردًا صَلَّ فِرُعُونُ قُومَهُ وَمَاهَلِي، فرعون نے اپنے جنود وصا کر کے ساتھ موسی کلیم علیال ام اور بنی اسرائیل کا تعاقب کیا توان کو ایک عظیم موج نے ابنی لیسیط میں سے لیاجس کا بیان نہیں کیا جاسکتا اور فرعون نے اپنی قوم کو گراہ کر دیا اور باسکل راہ راست پرند لگایا۔ سنيب و جب فرعون فيربوسيكا وعوى كيا داوروه بيونكرمكان وجبت لين تقا) للذااس في الترتعاف كي ليعجب كاعقيده ركھتے ہوئے اپنے وزير خاص بإمان كوخطاب كرتے ہوئے كها « باحا مَانُ ابْنِ لِيْ حَوْجً الْعَلَيْ إَبْلُمُ الْوَسْمِاب أَسُبَابَ السَّمْوَاتِ فَأَكْلِعَ إِلَى إِلَهِ مُوسَلِي- اسع إمان ميرے بيے ايك بندزين مكان تياركراؤ موكنا ہے كمي أمان كمامن مك بہنچول اور وسیٰ کے فلا كوجھا نكے روكھولوں توالٹر تعاسے نے اس كا روفر بايا وراس كى رائے كو ضعيف وردى قراروتے بوست فرايا- وَكُذَ الِلِثَ زُيِّينَ لِيفِزُعُونَ سُوَعِ عُمَلِ وَصَنَّاعَنِ السَّبِيثِلِ - اورابسے مِي فرعون كاعمِل بداس كى نگامول مي الر اور نوشنما بنا دیا گیا اوروه را و راست سے مبط گیا لینی وه موسی علیراس ام کے معبود مرحی کے قرب و دنو والے داستہ ہے كيا -كيونكر علومكان سے وہ منزه سے -اس مك رسائى كا ذرىج صرف كلمات طيب لي -اور اعمالِ صالح حن كووہ مصد قبول كى بلنك الك بينيا اسے وہ موسى عليه السام كے اس قول سے كوكم بے ہمرہ اور بيكان ريا جن مي انہوں نے جلدا زجلد باركا و ضاوندى میں عاصر ، و نے اورا بنے رہے کوم کوراحنی کرنے کا ذکر کرنے ہوئے فرمایا " و عَجِدلُتُ إِلَيْداتَ وَتِ لِتَرْضَى " عالانکرانہوں نے نہ کوتی بلند سکان تبار کرایا۔ اور بنہی ان کو فرب ووصال کے لیے آسمانوں پرچڑھنے کی ضرورت بیش آئی۔ يبى صورت عال حضرت ابرابهم عليه السلم كي ب " اذجاء دَتَه وَ بقلْمِ سَلِيمٌ " وه بار گاهِ فلا وندى بي قلب سليم كما قا حاضر بوستے اور الله تعالیے نے ان کولیا ک جِدُق اور ذکروالا سے بہرہ ورفرایا یعنی ان کی یا دامم واقوام میں ناتیام قیامت مر

ی و روس می سروس می سروس برد. میں جائے ہے۔ اور و کرد والا سے بہرہ در فرمایا تعنیان کی یا دامم داقوام میں تا قیام قیاست بر المام دافر ہوئے اور الله تعالیم الله تعالیم قیاست بر الله تعنیان کی یا دامم داقوام میں تا قیام قیاست بر قرار کھنے کا اعزاز بخشا سان کا بارگاہ و دوالجلال میں حاضر ہونا اور مقام فرب و دوسال پر فائز ہونا سلامتی فلب اور حدق اسالله کی وجہ سے تھا میری صوا بدید کے مطابق خلاصہ کلام ابن اللبان کا اور جو اس کی وجہ سے دیہ تھا میری صوا بدید کے مطابق خلاصہ کلام ابن اللبان کا اور جو اس کی وجہ سے دیہ تھا میری صوا بدید کے مطابق خلاصہ کار مور وہ اصل کا اس کی طرف رجوع کرے ۔

عفيده المم جليل عبدالله بن اسعديافعي نسافعي

جرب تواس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا کیونکہ وہ کسی شبی پر سوگا تو محمول ہوگا اور وہ چیز اِس کو اٹھانے والی ہوگی اور گرنسی ٹی ہیں ہوگا تو محصور ہوگا اور وہ چیز اِسس کو محیط ہوگی ۔ اوراگر کسی چیزے ہوگا تو محدث ہوگا۔ واور بیسب لوائم محال بی لذا ملزد م جی محال سبے) اور امام جلیل فقیہ نہیل سلامتہ احول و کوام م رضی اللہ عند کا یہ ارشا و خالتی جہات و حرکات و سکنات مے برای اور سمات و علامات و دورت سے منز ہ ذات مقارس حل و علی سے حراحة جہت کی ففی کر رہا ہے۔

مرور کیت است دوازی سے عرض کیا گیا ہمیں التو تعالے کے متعلق خرد بہتھے ہج انہوں نے فربایا وہ اللہ واحد ہے اور معبود مکتا اسے عرض کیا گیا ہوں نے فربایا ۔ ما معرف کیا گیا وہ کہاں ہے ہج انہوں نے فربایا ۔ ما معرف کیا گیا وہ کہاں ہے ہج انہوں نے فربایا ۔ ما می نے اب میں نے آپ سے میسوال نہیں کیا تھا ہا آپ نے فربایا س کے علاوہ جو کھید کہا جائے گا وہ محلوق کی منت ہوگا خالق کی صفت تھی وہ ہیں نے تیا دی ہے۔ کہ اور کی منت تھی وہ ہیں نے تیا دی ہے۔

شیخ ابوالغیث بن جیل مینی رصنی الشرهند خرانے میں - الشر نفالے کی ذات کے لیے نر آمنا ہے نرسامنا نے بلندی اور مزہت درایاں اور نے بایاں وہ ان بہمات سنتہ سے سرحال میں منٹرہ ومبترا سے -

رویان اورد میں روہ می بہات صحاب ہرائی میں مور برائے۔ شیخ الوشان مغربی فرائے ہیں۔ میں کسی حارتک عقیدہ جہت برکا ربند تصاجب بعداد میں بہنچا تو وہ اعتقاد زائل ہوگیا اور میں نے کم مکر مردا ہے اپنے احباب واصحاب کی طرف مکھا کر ہیں اب نے سرے سے مشروف پاسلام ہموا ہوں -

اہم یا فعی رحمۃ اللہ توالی طیب بنی کی بنترا کمی اس میں فرمائے ہیں میں سیاحت پر تھا اور ایک موقعہ پر میں نے خواب ہیں چندا ویوں کو بہم مسلومیت میں نزاع واختلات کرتے ہوئے ویکھا ناگا ہ ان میں سے ایک کہتا ہے اگر اللہ تعالیٰے کے بیے جہت نہیں ہے زعر عالم موجودات کا صافع ہی کوئی نہیں ہے ۔ تعالیٰے عن ذارت علوا کہیڑا - بعدازال میں نے ایک ایستی خص کی آواز مسنی میں کو عذاب میں مبتلا تھا میں کو عذاب میں مبتلا تھا اور اسس قول کا قائل میں اور جہت کا عقیدہ رکھتا تھا اور اسس قول کا قائل میں اور جہت کا عقیدہ رکھتا تھا اور اسس قول کا قائل میں شخص ہے جوالٹہ تعالیٰے میں حیات جہت کا عقیدہ رکھتا تھا اور اسس قول کا قائل میں شخص ہے جوالٹہ تعالیٰے میں جہت کا عقیدہ رکھتا تھا اور اسس قول کا قائل میں شخص ہے جوالٹہ تعالیٰ میں جہت کا عقیدہ رکھتا تھا اور اسس قول کا قائل میں شخص ہے جوالٹہ تعالیٰ کے منتقل جہت کا عقیدہ رکھتا تھا اور اسس قول کا قائل میں شخص ہے جوالٹہ تعالیٰ کے منتقل جہت کا عقیدہ اور اسس قول کا قائل میں منتقل جو تنتی ہے۔

بعدازاں میں نے اپنے آپ کو ایک شاہراہ پر گامزن یا یا اور کیا دیکھتا ہوں کہ مجھے ایک تنگر نے پیھیے سے آیا ہے گویاکہ وہ ایک اور ان کا اعتقاد ارشاہ کا نظر ہے جو صرف گھوڑوں پر بوار مہیں یا ان کے ساتھ سفید عملوا و نسط بھی ہمیں جولوگوں کو مکڑ نے ہمی اور ان کا اعتقاد کے شعاقی استحان بیستے ہمی توانہ ہیں دیجھے جی گرفتار نہ کہ لیس وہ کے شعاقی استحان بیستے ہمی توانہ ہمیں دیجھے جی گرفتار نہ کہ لیس وہ میری ایک جانب سے گذر کئے اور مجھے کہا کہ اپنے عقیدہ میری ایک مہر کہ کیونکہ تم حق پر مواور میرے ساتھ کسی تسم کا تشدد و عنہ و نہ کیا۔ شہری ایک جانب سے گذر کئے اور میں نے اپنے قریب دو کو کو کئو کہ میں میں جانب اور ناگاہ ایک تی تھو وہ جیلے گئے اور ہمی نے اپنے قریب دو کہ کئو کہ میں سے ایک عالم کا نام رہا ۔ امام یا فعی فرطت ایک مالم کا نام رہا ۔ امام یا فعی فرطت ایں میرا خیال یہ ہمیرا خیال یہ ہمیرا خیال دور ہے۔ بیدا ہم اور ایک اور بینے اور ایک اور ایک خوال دور ہیں بیدا ہم یا فعی فرات کی دوالا مجھے پوری طرح یا دہمیں رہا۔ حبب بیدا ہم اور ایک ایم رہا ہم دور ہے گا یا دائے گا فی والا مجھے پوری طرح یا دہمیں رہا۔ حبب بیدا ہم اور ایک امن کا بیار میرا خیال یہ دور کی کھیوں کا میک نے اور میں ہے ایک کا اور ایک کا دور ہمیں کے ایک فی دوالا مجھے پوری طرح یا دہمیں رہا۔ حبب بیدا ہم والے دور ہمیں میں ایک کا دور ہمی میں ہوئے اور کی دور سے تھا یا دائے گا فی دوالا مجھے پوری طرح یا دہمیں رہا۔ حبب بیدا ہم والے دور ہمیں میں ایک کا دور ہمیں میں ایک کا دور ہمیں میں ایک کا دور ہمیں میں ایک کی دور کی کھیوں کی نسبت و سیدے کی کو دور ہمیں کی نسبت و سید کے دور کی کھیوں کی کھیوں کی کھیوں کی کھیوں کی کھیوں کی کھیوں کو دور کی کھیوں کی کھیوں کو دور کی کھیوں کی کھیوں کے دور کھیوں کے دور کی کھیوں کے دور کھیوں کی کھیوں کے کھیوں کی کھیوں ک

400

خواب ہی غورونکو کی تو مجھے اس نواب میں کئی چیزوں کے متعلق غیبی اشارات معلوم ہونے جی کا ہیں یہاں ذکر نہیں کہ مال

البته بی دو کنووں کی طرف جواشارہ کیا گیا تھا اس میں شحیروسفکر رہا اور ایک کنوئیں کے ایسے شخص کی طرف منسوب ہونے اوال

تغوابا لحق

میں مے لی چراس کو فرایا۔ اسے میر ہے ما سنے بڑھ وہ فراتے ہیں اس کتا ہے۔ کے بین درق اور ایک صفح آپ کے سانے

دھے۔ جراس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فر بایا ہیں تھے اجازت دیتا ہول کہ اس کتا ہے کو تھوسے روایت کرے بھر میرے بیے
اس کتاب کے پہلے درق پراپنی طرف سے اجازت مکھ دی۔ ایم یا نعی فرما نے ہی تھے۔ اس بزدگوار نے برکتاب روایت کرنے
کا اجازت دی جیے کہ انہایں سیدالمرملین علیہ اسلم کی طرف سے اجازت عاصل ہوتی تھی (انتہت عبارت)

اس عبارت سے واضح ہوگیا کم اشعری عقیدہ کا مالک شخص جس کے متعلق مرورد وعالم صلی الشرعلیہ وکم نے فرمایا کہ ہیں اور

ورشی تیاست کے دن ان ورق انگلیول کی ما ندر ہوں گے اور درمیانی انگلی اور شہادت والی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا ۔ اوردوسر

ورشی تیاست کے دن ان ورق انگلیول کی ما ندر ہوں گے اور درمیانی انگلی اور شہادت والی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا ۔ اور دیس نے

ورشی سے سندی نے اس کتاب میں صفحت کے موافق شریعت ہونے کی طرف اشارہ کردیا ہے۔ اور میس نے

ملاز حقیقت کے چنا قوال نقل کر سے ان دونوں کا باہم انجاد و اتفانی واضح کردیا ہے۔

ملاز حقیقت کے چنا قوال نقل کر سے ان دونوں کا باہم انجاد و اتفانی واضح کردیا ہے۔

بعض اکا براولیا و اور انمه علما و کی طرف اعتقادِ جهب کی نسبت

جب الم حقیقت وط بیت اورار باب شریعیت کے اقوال سے صراحت ہوگئ کہ دونوں راستے باہم متحد ومتفق ہیں تو اب پرام ملحوظ خاط رہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جبلائی رضی الندعت کے شعلی مشہور ہے کہ وہ جہت کے خاکم ہیں ۔ اور ان سے مسرب اس قول کو انتہائی عجیب وغریب سمجھاگیا اور علماء مشرق ہیں سے ان کو اس قول ہیں منفر و اور شاذ سمجھاگیا اور علماء مشرق ہیں سے ان کو اس قول ہیں منفر و اور شاذ سمجھاگیا کیکن شیخ کہر عاروت بالند المعروف نجم الدین اصفہائی فرما تے ہیں کہ صفرت الشرائد المعروف نجم الدین اصفہائی فرما تے ہیں کہ صفرت الشراف بالند عبد الفار الحجیلائی رضی الشرعت نے آخر ہیں اسس قول سے درجرع کر لیا تھا ۔ اور میرائشا ف کے جمہورا متمدا علی کے جمہورا متمد نے حضرت مجوب سبحائی رضی الشرعت نے حضرت مجوب سبحائی رضی الشرعت کے جمہورا متمدا علی کے جمہورا متمدا کے جمہورا متمدا کے جمہورا متمدا کے حصرت کی انتہاں کے حصرت کی انتہاں کے حصرت کی کر سیاتھ کی انتہاں کیا کے حصرت کی انتہار کیا ہے کی کر سیاتھ کر سیاتھ کی کر سیاتھ

الم یا فعی فرانے ہیں کر حب الم مجم الدین جہ شخصیت کسی امری خبروے تو وہ سراسر حقیقت ہے اور سامع حقیقت مل کے کا حقہ واقعت شخص سے اطلاع پانے کی سعادت سے بہرہ ور ہوگیا کیونکہ وہ ظاہر وباطن کے لیاؤسے باخبرہی ان کا معاصب نورا در اہل کشف ہوا مصروف وشہور ہے بھرع اق ہی ان کا وطن ہے اور وہاں کے علماء ومشائنے کے ساتھ ان کا وطویل عرصہ کی سرخت کا موقعہ ملا ہے اور اسی طرح امام اصفہانی کے بہتر سے اصحاب اور ارب مجلس نے مجھے حضرت محوس بھری وہی اللہ عدی ہے جن کو بخداسیا ماننے میں مجھے ذرہ معرشک ورث بہر مہری کا مند میں ہور کے بیانی کا اللہ تغالی کا مند کی ایک میں بورگ ۔ بعدار ان ام یا فعی نے خود صفرت شیخے جیانی کا اللہ تغالے کی ترجیدا در تنزیہ پرشنل طویل کلام نقل کیا جس میں بہر کے بعدار در تنزیہ پرشنل طویل کلام نقل کیا جس میں بھی ہورگ ۔ بعدار ان ام یا فعی نے خود صفرت شیخے جیانی کا اللہ تغالے کی ترجیدا در تنزیہ پرشنل طویل کلام نقل کیا جس میں بھی ہورگ ۔ بعدار ان ام یا فعی نے خود صفرت شیخے جیانی کا اللہ تغالے کی ترجیدا در تنزیہ پرشنل طویل کلام نقل کیا جس میں

کے ساتھ مختص ہونے پر باوجوداسس گان کے کہ وہ دونوں ہیں سے بہتر کنواں سے ۔ تقریبًا ایک ساعت بھر غور وفکر کے بعد مج یاد آیا کہ و شخص عقیدہ جہت کے ساتھ مشہور و معووف ہے اور عقیدہ جہور کے مخالف ہے تو اس وقت خواب کا ابناہ بری ہم میں آگیا د غالبًا اشارہ یہ ہے کہ بعض صونی فقرار نے جر دی ہو کرار باب اثنا دات ہیں سے تھے کہ ہیں عقیدہ جہت رکھے والے الم موصوت فرانے ہیں۔ جھے بعض صونی فقرار نے جر دی ہو کرار باب اثنا دات ہیں سے تھے کہ ہیں عقیدہ جہت رکھے والے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ شامل ہوگی ان کے سامنے ایک شخص کا مدجہ انداز میں ذکر آگی اور انہوں نے کہا اس کا کی ذکر کرنے ہو دہ قواشع ہی ہے۔ میرے دل ہیں اضطرابی کیفیدت پر بیا ہوگئی اور تذریب سا ہوگیا کہ حق پر کون ہے ؟ اسی دات خواب میں مرکار دو عالم صلی السّر علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ۔ ہیں نے بار کا و رسالت مآب صلی السّر علیہ وسلم میں عرض کیا فلال شخص کے متعلیٰ کیا ارشاد ہے ؟ آپ نے فرقایا میں اور وہ قیا ہت کے دن ان دوڑ انگیوں لینی ورمیانی اور شہادت والی انگلیوں کی ماندا کھ

امام یا فعی فرماتنے ہیں مجھے اسی درویش سرت صوفی صافی نے تبلایا کرایک دوسرے موقد بر صبیب کریم علیہ الت م کی زیارت سے مشرف ہوالواکپ نے میرے ہاتھ ہیں اسی اشعری عقیدہ کے شخص کی کتا ہے دیجھی جواشعری عقیدہ پرشتل شی تو مجھے اسس کی دوایت کی اجازت بخشی ادر سیخواب بڑا طویل تھا اور بہت بابر کمت ۔

الم موصوب فرماتے ہیں کہ مجھے ایک نور فراست والے صاحب حال ولی النّد نے خبردی ہے کہ انہوں نے بی اکرم صلی النّر علیہ دسم کو دیکھا کہ آپ نے اشعری عقیدہ کے استخص کوشنے درع کا لقب دیا ہے بینی پر ہیز گاربزرگ اورا س کے لیے النّر نعامے سے ایماد وا عانت کی دعافر مائی ہے ادر اسے دصیت فرمائی اور ان کے ساتھیوں ہیں سے بعض فقرار دفقہام کو فرمایا ہیں تمہیں جبی وہی وصیت کرتا ہوں جو وصیت تمہا ہے ام کو کی ہے ۔ اور پرجھی ایک طویل با برکت خواب، ہے۔

جامع کلمات طیبات اکابرین امت یوست بن اسماعیل نبهانی کهتاہے کہ اہم یافعی نے ان مقامات اور خوابوں ہی اپنی ذات کومبہم و مجمل انداز ہیں ذکر کیا ہے کیونکر وہ نحود ہی اس خیرعظیم سے مشا ہدہ و دیدار سے بہرہ ور کئے گئے۔ اور وہی اشعری عقیدہ کے شخص ہیں جن کی کتا ب اس مخص کو اجازت فرماتی جس کے شخص ہیں جن کی کتا ب انسان محقق کو اجازت فرماتی جس نے وہ خواب دیکھا۔ جیسے کہ اس کتاب کی اس شخص کو اجازت فرماتی جس نے وہ خواب دیکھا۔ جیسے کہ اس کتاب کتاب نشر المحاس کے انوابی خود ہی تھر ہے فرماتے ہیں۔

ان کی عبارت بہرے۔ مجے بعض منالی بن نے تبلا پاکہ انہوں نے جبیر کی رات کو ربیع الا دل سے جہیں نواب دیکھا گوبا الا کے ہاتھ بی میری کتاب الارشاد والتظریز فی فضل ذکر الترو تلاوۃ کتا بہ العزیز وفصل الاولیا ءوالنا سکین والفقرار والمساکین ہے اور اچا تک محبوب خلاصرور میر دوسراصلی الٹر علیہ وسلم ساسنے سے تشریف لائے اور ان کے ہاتھ سے وہ تا ب اپنے دست کوم

يىغوادر بهوده عقيده ان كے تى بى كىب رواج پار بوكتا ہے حالانكہ ده كتا ب دسنت پرلورى دسترس ركھتے تھے اور نفرنافعيدوعنبليدم كمل عبورضي كروه وولول مالسب بيفتوى ويت تحصدعلاوه ازي الدرتعا سان الومعارف وحفاكن ل آگی مشرف فرایا - اوران کو خوارق عادات اور کرا ات ظاہرہ وباطنہ سے معزز و مکرم فرطیا - اور ان کے احوال کے متعلق جرمی بلایا گیاہے اور عرکھی مراکب برواضح وروٹن ہے وہ مواتات کے قبیل سے ہے دادر عوقول خلق اوران کے معلوات عادلی کا لات بی وه ان سے علاوہ بی)

حزت مع عبالفا درالجياني كاكهات موت مرغ كوزنده فرمانا

الم ياننى رجمة الله تعالى علين قل فرات من كرم من صبح اور تعلى مند كي ساته مدروات بهنجي م كرحض مجور بسجاني في مرغ كاكوشت تناول فرايا حب محض اس كى ملمياں باقى رە كئيس تواس كوزنده كرنے كے بيے جناب الهي ميں رست بدعا ہوئے اللہ تقو نے ان کی دعا کو سٹر مِنِ قبولیت بخشتے ہوئے اس کو زندہ فرادیا اوروہ زندہ ہو کران کے سامنے دوڑنے بھاگنے لگا جیسے کر ذرج ہونے ادر پیجے سے قبل تھا جی مجوب کو اللہ تعالیے نے اس قیم کی ظاہر و باہر کرا مات سے نواز امو کیا اس سے متعلق یہ نصور و توہم کیا جامکت م كرده لية بالتح ك قائل بي جومون اليساشخاص عدر سوعة بي جن بي الترتعاك ادراس كيصفات كمال عيجال ادانی اوراس کے حق میں محال و مقنع اورواجب و صروری یا جائز اور مکن امورسے کمل بے خبری ولاعلمی کھر کر جلی ہو۔ شیخا مُلگ هَذَابُهُ ثَانُ عَظِيْمٌ السَّالَةِ مِاك مع اورير من برام ان عَلَيْمً اللهُ أَن تَعُودُوْ المِثْلِه ابلًا إِن كُنْتُمُ مُعْضِينَ -الله تعالية تهين نصيحت فرفات كراي بهتان دوباره مت تراثنا الرقم مي ذره مراميان ب تو- دَيْدَيْنَ الله كُمُ الدّياتِ وَاللَّهُ عَلَيْدَةً حَكِيْدِ اوراللَّهُ تعالى الله على أيات كو واضح فرامًا سياورالله صاحب علم عام اور حكمت نام ب-برعقل مند كے علم قطعی اور ایقال حتى کے لیے اس قدر كانى ہے كر حفرت محبوب سبحانی رصنی النوعند رسال قشرى ميں جو كھ ہاں سے غافل دیے خربہیں موسکتے تھے ہودورودراز علاقوں کے بہنچا اور اہل اسلم کے درسیان مشہورومعروف ہوا على الخصوص الم تحقيق وعرفان كے اندر اور حب اس سے بے خبر نہیں تھے توان میں اس قبیح وشفیع عقیدہ كا كمان كيول كركيا

اس رساله مي بعض المي حقيقت ومعونت المرسليين اور محذور وموجب بوم امور سيسالمين لوگول كے أيك فرد كافل واكمل يعنى الوعمان مغربي رضى الترعين سينقول سي كرانهون نع فرمايا ميرب ول مين عقيده جبت كالمجر بنيال تفا (عراق مين بينهيني وه عقیدہ زائل ہوگی تو میں نے اپنے احباب واصحاب گی طرف مکھا کہ میں اب مثرف باسلام ہوا ہوں میں اسس سے پہلے مومن

جميت اورتشبيري مراحةً نفي موجود ب اورالله نفاسخ كے كمي مكان كى طرف نتقل نز ہونے اور ازل بي جم صفت وثان پر تھا اب بھی اسی صفت و ثنان پر ہونے کی تھزیج موجود ہے۔

تصريح الامام ابن الحجراله يتني المكي متعلق برعقيدة جببت اورام احمد كي اس عقره سے برادت

علامه ابن جرمی سے سوال کیا گیا کہ حنا بار کے عقائد میں جو قباحت و فساد ہے وہ آپ کے علم شریعیت میں ہے تو کیا حزت المم احمد كاعقيده جي اس طرح تفاع توانهول في جواب ديت موت فرمايا- ان كاعقيده ابل البنته والبحاعث كمعقيده ك بالكل مطابق ہے اور وہ ان امورے النوتوالے كوما الكل منزہ ومقدس مانتے كبي بن كى ظالموں اور منكروں نے اللوتعالے كارت نسبت كي تعلي التُرعن ذالك علواكبر إليني وه جهت وجبيت اور ديگرعل مات نقص اور سمات عدوث ملكران حلم اوصاف م النرتعالى كومنزه ومترا تسليم كست بي جن بين كمال مطلق نهي سے-

الترتعالي الم جليل سراضي مواورا سراهي كرسے اوران كامتعام وسكن جنت الفردوس بناشے اورانہيں بھي ال كے طفیل به به به اسانات کا دا در انعامات شامله سره و ر فرمائے آئین -

اى الم عظیم اور مجتبد مطلق كى طوف ال كے بعض جابل مقلدي نے جومنوب اور شہوركر ركھاسے كروہ جہت وغير مكے قائل ہیں برسراسر جوٹ ہے اور بہتان وافتراء اللہ تعالے لیے لوگوں پرلعنت جیجے جنہوں نے ایسے برے عقیدہ کی نبیت ای الم جلیل کی طرف کی ہے اور ان عیوب ولفائص کے ماتھ ان کومتہم کیا ہے جن سے انٹر تعالے نے ان کو بری فرمایا ہے۔

الها فظالىجة القدوة العام الوالفرج بن البحزري حجوامم رحمه الترتعالي كه أئمه فدمهب سيم بي اوراس عفيدة شنيع فبيحرب بری ہیں انہوں نے بڑی وضاحت ومراحت کے ساتھ ذبایا ہے کہ اہم اتحد کی طرف عقیدہ جہت دفیرہ کی نسبت محف جوٹ ہے ادر افترار دبہتان اور ان کی اپنی عبارت الترتعافے کی تنزیرادراسی عقیدہ کے بطلال میں نص صریح ہیں۔

الم ابن البوزى كى اس تفريح كو الجي طرح ذين نشين كرلين كيونكريد بهبيت البم سيحا ور ابن تيميرا وراس كي تلميذ ابن تيم دغيره كى كابون مي جو كچهاى الم جليل كى طرف منوب كياكيا سيداى كى طرف قطعًا دهيان نردي اور كان نراكا كير.

مفرث مجوب سجاني كي عقيدة جبت سے برارت

اسى طرح حضرت الم الكاملين الواصلين شيخ عبدالقا درجيلاني رضى الشرعينه كى طرف منوب كمّا ب عنية الطالبين لمين جو كمجم عقيدة حبت كيستعلى مذكور بعاس معلى وهو كانه كهانا چائي كيونكروه المم العارفين قطب الاسلام والمسلمين اس عقيده سے بری ہی اور معض اوگوں نے ان کی گناب میں از روئے فریب و کراس عقیدہ کا اصا فرکرہ یا ہے التر تعالیے صرور ان سے

توجہ وا وال کرنے ہوئے فرماتے ہیں -سوال اگرالٹر نعاسے جہت فرق سے منزہ مبے توجیر سرور ووعالم صلی الٹر علیہ دسم کے اس سیاہ فام بونڈی سے الٹر تعاسے کے مکان سے متعلق سوال کرنے کی حکمت ومصلحت کیا ہوگی وجس کے اسلام ہیں اوگوں کوشک تھا اور وہ اسے آزاد کرنا چاہتے تھے" کرانڈ تعاسلے کہاں ہے ؟ اورائس نے آسمان کی طرف اشارہ کردیا" تو آپ نے فرمایا رب تعبر کی قسم ہیں مومنہ ہے - حالانکہ آنحفرت ملی الٹر علیہ دسے کو قطعی طور رہم معلق تھا کہ الٹر نعاسے کے میں ہیں ممکان اور جہت محال ہے -

علی النزعلیروسی کو قطعی طور پر معلی کھا کہ الدیون ابن العربی قدر سروسے کبریت الا جرکے باب مقدی ہے،
حجوا جب - اس کا جواب جیسے کرشنے می الدین ابن العربی قدر س سروسے کبریت الا جرکے باب مقدی کے عقل انزل وسافل
یہ ہے کرنبی اکرم صلی النزعلیہ وسلم نے اس لوزئری سے بیرسوال اپنے عقل وعرفان کے مطابق نہیں بلکہ اس لوزئری کے عقل انزل وسافل
کے مطابق فرمایا اور ازداہ تمنزل ایسا کلام فرمایا اور شرایع سے مطہوعی اہل علم میں محصوارات کے مطابق نازل ہوتی ہے۔ النڈ تعاسط

وَمَا اُدْسَلْنَا مِنْ تَرْسُوْلِ إِلَّهُ بِلِمِهَا نِ خَوْ هِ لِيُّدِينِ لَهُ هُو الا ية - ہم نے مرسول کوان کی قوم والی زبان کے ماتھ۔

بھیاتا کہ ان کے بیے احکام کی وضاحت کرسکیں اور لوگوں کا بہم محاورات ہیں اور اطلاق الفاظ و کلمات میں توافق و اتحاد

بھی ایسی صورت پر مؤاہے کرحقائق بھی فی نفسہا اسی طرح پر موقع ہیں ۔ اور کھی حقائق اس سے مختلف ہو تے ہیں ۔ اور شارع
علیم الصافی و واسلام ان تعبیرات میں عوام اہل علم کے ساتھ متفق ہوتے ہیں اور ان سے عقول قامرہ سے لیے تعزل اختیاد کرتے

علیم الصافی و اسلام ان تعبیرات میں عوام اہل علم کے ساتھ متفق ہوتے ہیں اور ان سے عقول قامرہ کے لیے تعزل اختیاد کرتے

ہیں اکروں آپ سے احکام خداوندی سمجھ سکیں اور اس کے ساتھ ہی ولائل عقلیہ النّد تعالیم کے حق ہیں ایندیت و مکان کے معالی ہوئے ہیروال ہیں ۔

عال ہونے ہروال ہیں ۔

 اس فرمان براجیی طرح خور و خوص کرا ور آوج دسے تنا یہ سجھے بھی قبول حق کی توفیق دی جائے ان تنا والند اور استقامت کی دامول پرگا مزن ہو۔ فقہاء تنا فعیر میں سے ہمیں کوئی ایس شخص معلم نہیں ہور کا اجراس اعتقاد فا سد و بلیج میں بہتا ہوا ہوجو بسادقات کفوتک پہنچا دیتا ہے العیا ذبالشر ماسوا علام عمرانی صاحب البیان کے ۔اور وہ جی یا بہتان وافترام ہے اور یا انہوں نے وفات سے تبل اس سے توہ کر لی تھی کیونکہ الشر تعالیے نے ان کی کتابوں سے اہل مثری وعزب کو نفع بہم بہنچا یا ہے ۔اور حوشمعی ایسے قبیل اس سے توہ کر لی تھی کیونکہ الشر تعالیے نے ان کی کتابوں سے اہل مثری وعزب کو نفع بہم بہنچا یا ہے ۔اور حوشمعی ایسے قبیل اس سے توہ کر لی تھی کیونکہ اس کے آثار سے کسی کو میرہ ور اور فائدہ مند نہیں گڑا ۔ وانتہی کلام الام ابن المجر مالا میں نبیل الم میں اور ان کو کھی اللہ میں اور ان کی میں اور دینے ہے مشترل ضدید عبارات کو حذف کروا میں ہے۔اگرچرانہوں نبیل نبیل اسلام کی میں دردی و خوادی کے لیے اپنا یا ہے ۔
سے۔اگرچرانہوں نبیل نار واسلوب غیرت و مینیہ اور اہل اسلام کی میں دردی و خوادی کے لیے اپنا یا ہے۔

عدبیت مودار سے ابہام جہت اوراس کی مختلف ماوبلات و توجیهات کابیان

علامرابی مجرفے فناوی حدیث بیں ہی ایک دوسرے ہوا بسکے ضمن میں فرمایا کہ حدیث سودارہ بن مختلف تا دیات کی گئی

ہیں تفصیل اس اجمال کی ہر ہے کہ ایک سیاہ فام لونڈی کواس کا مالک اگراد کر اور کور کو ہو میں الشرعلی و عمر نے اس سے دویات

گیا۔ الشراتعا لے کہاں ہے ؟ اس نے عرض کی اسمان میں تو آب نے فرمایا اس کو اگراد کردد کو نکہ وہ مومز ہے داس حدیث سے لڈھالا

گا آسمال میں موجود ماندا ایمان وا یقان بن رہا ہے حالا انکہ دلائل قطعیہ سے نابت کہ وہ مکان و زمان کی حدود و قود سے منرہ ہے الملا المعلوات

اکا بر بن امن نے اس کی صفحت تا و ملیس کی ہیں منجلوان سے علامہ ما لدی ہیں وہ فرما نے ہیں کہ رسالت ماہ علی افضل العملوات کا مقصد سے تھا کہ اس مورث سے موحد ہونے کی دہیل طلب فرما ہیں۔ تو اس کوالیے انداز خطاب سے مخاطب فرما ہی سے اس کا مقصد سمجومیاں آسکے کو فرکم موحد بین کی علامت و نشانی ہی ہے کہ وہ و عا اور طلب ہو آئے ہم وہ وہ اس کی طوت آسمان کی طوت توجہ کرتے ہیں مخالات بستی ہوئی کہ دورت آسمان کی طوت توجہ کرتے ہیں بخوال سے نسخوالی کے حقیق کہ اکترے واقع اور طلب کرتے ہیں جو ایک ان محموم ہوجائے کہ بخوالت بنے ہوئی کی موجہ بنے کی طوت ان رہ کرکے بتلا دیا کہ میں موحد بین سے ہوں۔

وہ موسم سے پابنیں ؟ تواسس نے اس جہبت کی طوت ان رہ کرکے بتلا دیا کہ میں موحد بن میں سے ہوں۔

الم شوانی نے الیواقیت والجوام کے مبحث مابع میں ذکر فرملیہ کہ یں نے حفرت اٹیج عبرالقا درالجیلانی فارس مرہ العزیز کی طرف منوب کا سبح ہوالا مرادمیں الٹر تعالے کے متعلق جہت علومیں مہونے کا قول دیکھا بیں یہ فیصل نہیں کرمکن کہ آیا میں کلام شیخہ موجوت کی کتا ہیں بیعف فریب کا روگوں نے داخل کر دیاہے۔ یا ابتدار میں ان کا عقید عیری تھا اور بعد ازاں جب ارباب طرفیت و حقیقت کے ذمرہ میں داخل موٹے تو اس سے رہوع فرما کیا کیونکر ہر عارف بالٹر کو معلوم ہے کہ اند تعالی میں میں در موجوع فرما کیا کیونکر ہر عارف بالٹر کو معلوم ہے کہ اند تعالی میں میں در موجوع فرما کیا کے در موجوت السید عورت الشاہدن رضی الٹر عند کی ولایت اقتصار ارض اور اطراب عالم دہار کا محکوم کیا ہے۔ میں در موجوع فرما کیا ہے۔ اور موجوت السید عورت الشیدن رضی الٹر عند کی ولایت اقتصار ارض اور اطراب عالم دہار کوئے ملک

کے زیادہ قرب ہیں لیکن تم دیکھتے ہمیں ہو۔ فرمان خدا وزری ہے " نکٹن اُقُری اِلیّٰہ مِن حَبْلِ الْوَرِیْدِ "ہم انسان کی تغررگ علی اس کے زیادہ قریب ہیں۔ اور پیھی اسس کا اعلان ہے " دَا عُلَمْ وَا اَنَّ اللّٰهُ بَیْحُوْلُ بَایُنَ الْمَدُور کالڈ تعالیے بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے -

المذااس بات کا خاص خیال رہے کہ جہب کے فائل لوگول کی گا ابول میں جن احادیث کا ذکرہے اور صنعیف العقل لوگ جن سے جن کا اعتقادر کھنے پر جھور معلی ہوستا ہیں وہ سب اپنے ظاہر سے معروف و مو قول ہیں اور ان کو سرگز مرکز ظاہری معنی پر حمل ذکر اجا ہے ہیں نے صغر سنی ہیں ایک مرتب الشر تعالے کے فرطان کیسٹی گرمڈ کہ اور ہیں جو کچھ سے کہ کا اس کے مطابق اس کو قیاس کا گرچوائی تعقل و تصور اور قیاس و گمان کو الشر تعالے کے فرطان کیسٹی گرمڈ کہ شندہ ہوئے ہوئے الشر تعالے کی مشل کو تی شی بنی ب جو چیز تر سے اور اس طرح اہل الشر کے اس ارشادہ کے مساتھ اس کا مواز نہ کیا ہے کہ فرات اس سے ما دراسہ ہے اس طرح ازباب بھا ترکے اس ارشادہ کے معالے سے بھا الشر تعالے کی فرات اس سے ما دراسہ ہے ۔ اس طرح ازباب بھا ترکے اس ارشادہ کے اس اور وہ قام تر اور وہ قام تر اور وہ قام تر اور اس کے متعلق جہت و جیز کا تصور وہ قتا کی کھیے اور وہ قام کر اور کی کھیے اور وہ قام کی فرات اس کے بعد قید و بند دالی تاریک و خار کو گھری سے ایک فیا وہ بیا کہ الشریک اس کے بعد قید و بند دالی تاریک کے دنار کو گھری سے ایک فیا وہ بیا کہ السے اور وہ تا کہ اور وہ قام کی خات کے متعلق جو بی سے ایک کی خات کی حقیق ہوئے۔ اور کو گھری سے ایک کی فرات اس کے بعد قید و بند دالی تاریک و خار کو گھری سے ایک کی خات کی متعلق ہوئی ۔ اور کو گھری سے ایک کو فیا کہ بین اس کے بعد قید و بند دالی تاریک و خات کی سے ایک کی متعلق ہوئی ۔

الم شعرانی کا عالم وجود کو فضاً بسبط میں علق دیکھنا اور ببک وقت اپنے آب کوعرش کے اندرا ورعرش سے خارج دیکھنا

پھریں نے اپنی سے تعقیق سیدی علی المرصفی کی خدمت ہیں پہنے کی تو انہوں سے فربا کہ سالٹر تعالے کی عظیم عناست ہے جو تھے۔
مامل سرئی ہے ۔ اوران شاء اللہ سیسلسرترتی پذیر رہے گا ہیں اس رات سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مجھے پکارکہ ہی جائے تھی ابن عقل سے اواطر سرش سے پار ہو جا اور دیکھ جھے وجو دھیما نی علوی دسفلی اور معلوم ہوگا جسے کہ بغیر کسی علاقہ وسبب سے کوئی نمالی ہوائیں مظی ہوئی ہواگر وہ ہمیشہ بلندی کی طرف مجو صعود وار تھا عرب ہے توکوئی دو مراجہم اس کو ایسے نہیں ملے گا جس سے منابق ہوسکے اور اگر مہیشہ کے لیے موزرول و تسفل رہے تواسے کوئی الیبی زبین نہیں ملے گرجی پراسے استقرار حاصل ہو۔ جنا نہد کی اور اگر مہیشہ کے لیے موزرول و تسفل رہے تواسے کوئی الیبی زبین نہیں ملے گرجی پراسے استقرار حاصل ہو۔ جنا نہد کی اور اس کے کہنے کے مطابق اپنی عقل و فکر کے ذریعے احاطر عرش سے باہر ہوگیا اور مجھے عظمت باری تعالی کی وسعت اور بے پایا فی کا کما حقاعلم حاصل ہوگیا اور اس میں خور اس سے از اور اور میں نے اسی مشہد و وسنطری لین کو دو ماری سے از اور اور اس میں اسی حال میں کھرا اور تما متر وجود جشما نی و دیکھی گیا اور اسے لیم کا اور اسے لیم کراڑ گیا۔ اور اسے لیم کراڑ گیا۔ اور اسے لیم کراڑ گیا۔ تعالی کون کوئی گیا اور اسے لیم کراڑ گیا۔ تعالی کوئی گیا اور اسے لیم کراڑ گیا۔

کی وجہ سے صادر موگا کیونکر الٹر نعلسے کے لیے نی نفسہ تینیت اور مکان نا ست نہیں بلکہ انسان محض اپنے قصور فہم اور نقعال درگ کی وجہ سے الٹر تعالیے کامٹنا برہ حرف مکال ہیں ہی مراج ہے اور اس سے زیادہ ترقی نہیں کرمکنا گریم کہ الٹر تعالیے اس نور کشعت عطافر ماکر ا مراد و تعاون سے نوازے۔

بحب سرور دوعالم صلی الشرعلیه وسلم نے نونلای سے میسوال فرنا تو اس کی حکمت و مصلحت بھی واضح ہے اوراکپ
کا حقیقت سے باخبر ہونا بھی اور یمیں ہے معلوم ہو جیا ہے کر اس نونلای کی سرا متعداد نہ تھی کہ اسپنے موجد و خالق کا تعزیر کوم کر اسپنے موجد و خالق کا تعزیر کوم کر اسپنے موجد و خالق کا تعزیر کوم اس کے مزوم اس کے مزوم اس کے مزوم اس کے منوم اس کے منوب اس کے حقیدہ کوئٹر و نوب کا مار اس کے محاورات اوراس کے مقیدہ کوئٹرون قبول حاصل نہ ہوتا ۔ لہذا آب کا اسس نونلای سے اس انداز میں موال کرنا اس مار کرنا ہے ہواں کی طرف اشارہ کرنے بول مارس میں موجدہ و مونے کی تصدیق کرنے و الی ہے جسے کہ الشر تعالے کا ارشاد ہے۔ فرایا کہ یہ مومنہ ہے دوراس عبارت سے سوال کرنا علی حکم اسمان میں موجدہ و مونے کی تصدیق کرنے والی ہے جسے کہ الشر تعالے کا ارشاد ہے۔ فرایا کہ یہ مومنہ ہے دوراس کی الشرائی السٹوائی)

يهى اللم عبدالو باب الشغراني البي كتاب «المنس الكبرى « مين فرمات بي الشر تعالي كو خصوصي العامات واحسانات بي سے ایک پراصال عظیم بھی ہے کرمیں نے صغرت میں بھی الشرانعا سے کے حق میں جہت کا قول نہیں کیا -اور سی محض الشرانعا ملے ک عنایت ہے نہ کرکسی شیخے کے وست اقدی بر بعیت ملوک کا اثر۔ اوراس معامل میں بے شمار لوگ ہلاک ہو گئے -ان کا ویم عقل برغالب آگیا - اوربیر گمان کرایا که النز تعالی نقط جہت علویس ہے - اوران کی نگا ہوں سے النزتعالے کارشاوادھل) « دَاسْ جُدُهُ وَا قُتُرَب » الرُّنفاك كي بارگاهِ والايس بسجده ريز محرجا و اوراس كافرب ووصال هاصل كرو اوررسول كريم عليب السَّام كى يه حديث ال كے كوشته خيال ميں مذرسي « افرب مايكون العبد من ربروموسا جد » بنده الشرقعال سے قريب تراى وقت مونا ہے حبب کر وہ سجدہ میں ہواس آبیت مقدسہ اور حدمیث پاک میں تھر جے کہ ذات بارس تعالیے کسی ایک ہم ت میں متحرز و متقيد تنهي مع يعنى جى طرح اس كو حببت عالى اورفوق لمي طلب كرنے مواسى طرح اس كوجهت اسفل مي طلب كرواورائي ومم كى مخالفت كرو-اورشارع عكيراك م في بنده كى حالت سجودكوالنّرتغالية سي قريب ترقرار ديا ہے اور قيام كوشلاً قريب تر قرار بنیں دیا تو سرص اس لیے ہے کہ بار گاہ حمدیت کے خصائص سے یہ ہے کہ جو بھی اس میں بار بابی حاصل کرتا ہے فقط عجزد نیاز اور تواضع وانکساری سے حاصل کرتاہے حب بندہ اپنے محاس اور احس تربن اعضاء کوخاک آلود کرتا ہے تو بنسبت قیام کے اى حالت نيازىي سفام شهودىي زايرة قرب بيرفائز بوكا - للذابية قرب دبعد بندي كے الله تعالى كے شاہد و ديدار كى طرف راجع ہے مذکر ذات باری تعالیے کی طرف کیونکہ اس کی طرف سے اقربیت اور نز دیکی ہر ایک کے لحاظ سے برابراور مکساں ہ التُرتعائي قرب المرك انسان كم متعلق فرواياسي " فَحُنّ ا قُدُبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَ لَكِنْ لَا تَبْصِيرُونَ » بم برنسبت تمهاميمان ررحبکوالٹر تعالیے کے ہال کوئی قدر دومنزلت عاصل نہیں ہے اس کو حقر و ذلیل جانیں جیسے کہ ہم کوالٹر قعالے کی طرب مکلف فہرا گیا ہے اور بہیں اس تکلیف کاعلم و فہم ہے -

الرض على مركب كرم شخص كويد وليم م به كرالله تعالى كوجهات في است الم المين ليا مواسم اس كے ليے مقام موت بن كوئي مظور صدينها يں ہے - اور محبسد كى مائند ہے (سجواللّند تعالى كے ليے حبتم سليم كرتے ہيں تعوذ باللّه من ذالك وتعالى اللّه منذالك علواكمبر انتهت عبارة الا مام المشعرانی في المنن)

الم ضوانی قدر سرملطان کے بیے ایک سکان کا ہونا صوری ہے جس کی طون حاجت مند اپنی حاجات سے کر پہنچاں اور بادشاہ سے
اعلی اور سرملطان کے بیے ایک سکان کا ہونا صوری ہے جس کی طون حاجت مند اپنی حاجات سے کر پہنچاں اور بادشاہ سے
اعلی حاجات کی درخواست کر ب لیکن الٹر تعا سلے سکان سے ہاک ہے اور تکن سے منزہ لہٰدااس کے مرتبۂ سلطانی کا تعا ضا پر تھا
اعلی حاجات کی درخواست کر ب لیکن الٹر تعا سلے سکان سے ہاک ہے اور تکن سے منزہ لہٰدااس کے مرتبۂ سلطانی کا تعا ضا پر اپنی شان کے لاگتی استواد و تسلط کا مظاہرہ فرمایا تاکہ خلتی خدا
این ماجات اور موات میں اس کی طوف متوجہ مواور برسب بندول پراس کی رحمت فاصر ہے اور ان کے عقول قاصرہ کی فاط
این ماجات ہوں کہ رحمت بندول کو جہات بھوں ۔ البٰداالٹر تعا لیے اپنی طوف اسمان اور عرش پرفوقیت ہی نسوب فرمائی اور
ادر انہیں کو قبول کرتا ہے جن کے بیے جہات بھول ۔ البٰداالٹر تعا لیے نے اپنی طوف اسمان اور عرش پرفوقیت ہی نسوب فرمائی اور
ادر انہیں کو قبول کرتا ہے جن کے لیے جہات بھول ۔ البٰداالٹر تعا لیے نے اپنی طوف اسمان اور عرش پرفوقیت ہی نسوب فرمائی اور
طرف نے درمول منظم میں الٹر علیہ وظم نے فرمائی مینزل دہنا جا دیت و قبالی اور اللہ بنیا ہما را درب جل وعالی آسمان دنیا کی میں موجوب کر برائی کا ان وگرائی ہے مال اللہ تعا لیے فی قبلہ احد کم اللہ تعا لیے ہمارے میں وجوب کم برمائی کا ارش وگرائی ہے موال اللہ تعا لیے فی قبلہ احد کم اللہ تعا لیے ہمارے کی خاف بہ ہمان دنیا کی خاف بھور ہمائی کا خب ہمان دنیا کی خاف بہ ہمان دنیا کی خاف بھور کھی ہمان دیا تھا میں میں کوئی نماز پر حورب کم برمائی کا ان اللہ تعا لیے فی قبلہ احد کم اس اللہ تعا لیے ہمائی ہور کا خوا کے خاف ہور کی خاف ہور کی خاف ہور کوئی اور کر خوا کی خاف ہور کی جو ب کوئی ہور کی خاف ہور کی خوا کی خو

الغرض به فوقیت وعلوا در زول و مبوط ا ورنما زلوں کے ہمت قبلہ میں وفا دغیرہ ان سب امور کی تخلیق مراتب کے بیان کے لیے ہے نزکر بیانِ اعیان اور تعین اسٹنجاص کے لیے والٹراعلم - ر

الم شوانی الکرست الاحرکے باب عقبی سیاہ فام لوٹکی کوسرور دوعا کم صلی الشرعلیہ وسلم کے ارشادہ این الشر، پر معرف کرستے ہوئے والنے بین عقلی دلیل کے ساتھ الشرنتوالی کے سی مکا ن بیں ہونے کا استحالہ تا بت ہو حیکا ہے۔ ایکن شارع علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ لونٹری استی استعوا دہنیں رکھتی کراپنے موجو دخالت کا تعقل وتقور اسس سے مختلف الربقہ برکر کے علیہ ماں نے اپنے ذہن قاهر ہیں جمار کھا ہے لڑاس کے ساتھ اس اندازیں خطا ب فر بایا ۔ اور حب اس نے اپنے زعم کے مطابق اسس کا ایمان میں موجور ہونا ظاہر کریا تواسس کومومنر قرار دسے دیا ۔ اور اگر اسس کے تھور دی کے برعکس کسی دوسرے الدائیں اسس کے ساتھ خطاب فر باتے تو فائدہ سطار یہ حاصل نہ ہونا اور اسے تبولیت بارگاہ حاصل نہ ہوتی ۔ اہذا یہ اکھا می الملائیں اسس کے ساتھ خطاب فر باتے تو فائدہ سطاریہ حاصل نہ ہونا اور اسے تبولیت بارگاہ حاصل نہ ہوتی ۔ اہذا یہ اکھا میں الملائیں اس کے ساتھ خطاب فر باتے تو فائدہ سطاریہ حاصل نہ ہونا اور اسے تبولیت بارگاہ حاصل نہ ہوتی ۔ اہذا یہ اکھا میں میں موجود ہونا کہ ماصل نہ ہونا اور اسے تبولیت بارگاہ حاصل نہ ہوتی ۔ اہذا یہ اکھا میں موجود ہونا کہ میں موجود ہونا کو موسل نہ ہونا اور اسے تبولیت بارگاہ حاصل نہ ہوتی ۔ ابدا ایکھا سے المور المیں میں موجود ہونا کہ ماسے موجود ہونا کو میں موجود ہونا کا کہ موجود ہونا کو موجود ہونا کی موجود ہونا کو موجود ہونا کے موجود ہونا کو موجود ہونا کو موجود ہونا کو موجود ہونا کو موجود ہونا کے موجود ہونا کو موجود ہونا کو موجود ہونا کو موجود ہونا کو موجود ہونا کے موجود ہونا کو موجود ہونا کو

میں نے پیسنظر خواب مصرت النیننج نورالدین علی النونی سے بیان کیا توانہوں نے فرما یا مجھے بھی اسی طرح کا واقع ملیتی آیادر میں نے تمام و برجو دکو فیضامیں ایک ذرّہ کی مان تد دیکھا۔

منتها تے ترقی برکانات کا اصل وجود کے مطابق نظرانا

پھر فرائے ہیں ہیں نے حفرت سیدی علی الخواص کی خدمت ہیں حاضری دی۔ اور انہیں برکیفیت بٹائی تو انہوں نے فرایا۔ عالم
توحید کے لی اطرے لو عالم جمانی کی ہے ہے مقداری درست ہے ور خدرحقیقت عالم وجود فی نفسہ عظیم ہے کیونکہ وہ شعائر النہ ہے
اور النہ تعالیٰ کا ارتباد ہے " دَمَن یُعِیَظِمُ شُعایُر الله فَراتبه کو انتقادی الفیدی ، جوالٹر تعالیٰ کے شعائر اور اس کی نشانیوں کی
تعظیم کرے اور ان کو عظیم سمجھے تو ہواس کے قلبی تقوی کی علامت ہے جب بندہ عالم وجود کو ڈرتہ کی مانند مشاہدہ کردیا ہے تو بعد
ازاں افرادووجود آہت آہت اس کی نگاہ میں بڑے ہوئے لگ جانے ہیں جتی کہ اس مقدار پر نظر آنے گئے ہیں جس پرتر ٹی سے پہلے نظر
آنے تھے۔ اور دہ شخص اس وجود کی تعظیم ہی اللہ تعالیے کے بال کوئی عظمت مقدارا ور قدر دو منزلت ہے ۔ اور اس مقدار ہوئی منا فق کی مائند نہیں ہے ۔ اور نہیں ہوئی معلی ہوئی کی انٹد نہیں ہے ۔ اور ناچیز معلی ہوئی کی انٹد نعالے کے بال عظمت مرتب حاصل ہے۔
کی مائند اور جاصل مراد و مقصد ہے ہے کہ موجود انت اقدو ہے اور جسب والائے تعالیے کے معلومات کے مقابل الشی اور ناچیز معلی ہے۔
کی مائند اور جاصل مراد و مقصد ہے ہے کہ موجود انت اقدو ہے ایجاد و تخلیق اللہ تعالیے کے معلومات کے مقابل الشی اور ناچیز معلی ہے۔
کی مائند اور دوئے مرات و درجات ان کی تعظیم و کر میم واحب والائم ہو ہو کو الٹر تعالیے کے بال عظمت مرتب حاصل ہے۔

اقول - حفرت غوث التقلين رصى الترعز نے اسى منصب كى خروجتے ہوئے اور نواب نہيں بلكر بدارى كا واقع بيان كرتے ہوئے اور مون ايك موقع كانہيں بكر ميشر كاشا ہوہ بيان كرتے ہوئے فراياسە مُنظرت إلى بلا و اللهِ بحدُعًا - كَخَدُوكَةِ عَلَى حُكْمِو اِتصابی ميں نے ہيشر كے بيے المنظاما كے بلا داور آبا ديوں كواس طرح و بكھا ہے جسينے براقى كا دار ہو۔

الله به بزکدرتمان تبارک و تعاسط عرش کے ساتھ۔ صوت ذوالنون مصری سے قول باری تعاسلے «الرحمٰ علی العرش استویٰ " کے ستعلق دریا فت کیا گیا توانعول نے فرما یا الله تعالیے کے اپنی ذات کا ثبوت و تحقق بیان فرمایا ہے۔ اور مکان کی نفی فرمائی ہے ۔ وہ بذا تہ موجود ہے اور دوسری تمام اشیاء اسس کے ملمے موجود ہیں جیسے کہ وہ چا ہے اورارا دہ فرمائے۔

والمهل نے فرایا۔ رحمن از لی ہے اور عراش حادث و مخلوق ہے لہذا عرش رحمن تبارک وتعالی کے ساتھ استوار پذیر ہے اور قائم و

حزت الم احد سے استوار کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرطیا اس کا استوار اس کی خبر کے مطابق ہے نہ کہ تصور بشرکے مطابق حد سے استوار کے متعلق دریا فت کیا گیا تو انہوں نے فرطیا میں اس کی صفت استوار پر باتشبیرا بیان لا ام موں اور اس کی سفت استوار پر باتشبیرا بیان لا ام موں اور اس کی باتشیل تصدیق کرتا ہوں - اور اس میں مؤرو اس کے اور اکس حقیقت سے عاجز و قاصر فرار دیتا ہوں - اور اس میں مؤرو فرض کی اجتماع کی احتماع کی اجتماع کی احتماع کی احتماع کی اجتماع کی احتماع کی کی احتماع کی احتماع

حفرت اللم الاتمرسراج الامدام البرطنيف في ما يا جوشخص مد كم يمن نهيں حانتاكم الترانول سے احمان ميں سے يا زمين مي تووه کافر ہوگياكيونكر مير تول اس عقيدہ كاغاز ہے كم التر تعالى كے ليے مكان ہے لہذا تيخص شبر ہے اور كافر -

حصرت الم مالک الم الوم النبوی سے سوال کیا گیا کو استواء کیا ہے ؟ توانہوں نے فرایا اس کا لغوی معنی معلوم ہے اورکیفیت محصورت الم مالک النبوی سے اوراس سے متعلق سوال کونا بدعت ہے - اور برجی مردی ہے کہ آپ نے برجواب دینے کے بعد سائل سے فرایا کہ بین تھے فارجی سمجنا ہوں۔ اور ماصرین کو فرایا کہ اسے میری مجلس سے دورکر دو۔
کے بعد سائل سے فرایا کہ بین تھے فارجی سمجنا ہوں۔ اور ماصرین کو فرایا کہ اسے میری مجلس سے دورکر دو۔
یہ مملک و نظریر جس پر انگر اربعہ کا ربنا میں ان کے درمیان با ہم کسی قسم کا اختلات نہیں ہے۔ اور جس نے یہ گان کیا کہ

صلی النّر علیہ دیمم کا حکیمانہ انداز سوال تھا اور حکمت پرشتل عبارت تھی۔اس بیے جب اس نے اسمان کی طرف اثارہ کردیاؤندیکا یہ موممنہ ہے بھی و جو دہاری کی تصدائی کرنے والی ہے ۔اور سہنیں فرمایا کہ وہ کما حقہ النّد تعالیٰ کی ہتی کا عار رکھتی ہے کیونکہ اس نے
اس اثنارہ سے تعل ہاری تعالیے وحواللہ فی السموت کی تصدائی کر ددی ۔ اور اگر صاحب علم ہوتی تو اس کو اسمانی ہمت کے ماق مقید نہ کرتی ۔ تواس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے کہ جاہل کا تنہزل عقل مدنظر رکھتے ہوے اس کا ساتھ درے اور اس کے مبلغ میں عقل کے مطابق اس سے ہات کر سے ہونکہ جہلاء علما و کا تنہزل کے بغیر ساتھ دینے سے فاصر ہیں ۔

ہم نے ابندیت اور مکان باری کے استحالہ میں جو کھے ذکر کیا ہے اس کی توضیح میہ ہے کہ مام شرائع کا تنزل اہم واقوام کے باہم معروف وستعارت محاورات اور بول جال کے مطابق مواجے - اللہ تعاسے کا ارشاد گرامی ہے " وَمَا اَرْسَلْنَامِن وَصُولِ اِلْدُوبِلِمَانِ مَعْ وَفَ وَسَعَارِ اِللّٰهِ بِلِمَانِ مَعْ مِلْ اِللّٰهِ بِلِمَانِ مَعْ مِلْ اِللّٰهِ بِلَمَانِ مَعْ مِلْ اِللّٰهِ بِلَمَانِ مَعْ مِلْ اِللّٰهِ بِلَمَانِ مَعْ مِلْ اِللّٰهِ مِلْ اِللّٰهِ مِلْ اِللّٰمِ مِلْ اللّٰهِ مِلْ مُلْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰ مِلْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰ مِلْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰ مِلْ مِلْ اللّٰ مِلْ اللّٰ مِلْ مِلْ اللّٰ مِلْ اللّٰ مِلْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰ مِلْ اللّٰ ال

جہاں النر تعالیے کے حق میں جہت کا لفظ استعال کیا ہے توصی اس امت کے ساتھ توافق د تطابی کی راہ اختیار کرتے ہوئے اوراگر غیررسول ایسے الفاظ کہے تو دیں عقلی اس قائل کے جہل اور نا دانی رشا ہد عدل ہوگی کیونکہ الٹر تعالیے کے بیے انبیت ورکانیت محال ہے۔ جب رسول خلا نے یہ الفاظ استعال کئے اور ان کا علم وحکمت ہم ایک پرواضے وظاہر ہے تو ہمیں قطعی طور پرمعلوم ہو گیا کہ انہوں نے اس نافق العقل اور قاعر الفہم لونائسی کی خاطر تنزل سے کام بیا ہے۔

سینے اکبر می الدین سے نقل کرتے ہوئے فرمایا الٹر تعالئے کے فرق ہونے پرایمان لانے سے جہت کا عقیدہ لازم ہیں آگا الد مرشبہ جہت کا لادم اورالٹر تعالئے کے لیے فوقیت ٹا بت ہے لہ کہ جہت فوق تو تبلایتے کیا لائے ہے حرف اہل منت کا ماتھ دیجیے اورا دھرا دھر مدت جھا نکیئے انہی ۔

عقيدة الام تنهاب الربن الرملي الشافعي

مسئلہ جہت کے متعلق اتمہ علام ادر علما وعظام کی عبارات سابقہ جب بین نقل کر چکا تو جھے اہم شہاب الدی دہل کے نقادی میں جب سے استحالہ رہیں جا استحالہ رہیں جا میں جب سے استحالہ رہیں جا استحالہ رہیں جا میں جب سے اور ائمہ خول اور اکا برعلماء اعلام سے اس نظریہ کو نقل فرمایا ۔ بین اسس کی افا ویت اور جا معیت کے بیش نظراس کو تھوڑ ہے سے اختصار کے ساتھ نقل کرتا ہوں ۔ اگرچہ بعض عبارات کی سابقہ عبارات کے ساتھ تکرار لازم آئے گی ۔
سے اختصار کے ساتھ نقل کرتا ہوں ۔ اگرچہ بعض عبارات کی سابقہ عبارات کے ساتھ تکرار لازم آئے گی ۔
امام رملی فرما نے بین انم اربعہ اور دیگر تمام علماء اعلام کا ندم ب ماسوا چند علماء کے ہی عقیدہ ہے کہ المتر تعالے کے حق بی جہت علووغین کا قول وعقیدہ ودرست نمیں ہے جا جا کہا الکلام کی مبوط اور مختصر کتا ہوں بین نا بت و متحقق ہے ۔ اور عقیدہ جہت علووغین کا قول وعقیدہ ودرست نمیں ہے جا ہے کہا الکلام کی مبوط اور مختصر کتا ہوں بین نا بت و متحقق ہے ۔ اور عقیدہ جہت علووغین کا قول وعقیدہ ودرست نمیں ہے جا ہے کہا الکلام کی مبوط اور مختصر کتا ہوں بین نا بت و متحقق ہے ۔ اور عقیدہ جہت علووغین کا قول وعقیدہ ودرست نمین ہے جا ہے کہا الکلام کی مبوط اور مختصر کتا ہوں بین نا بت و متحقق ہے ۔ اور عقیدہ جہت

ان کے درمیان باہم اس مسلمیں انتقلاف ہے اورصوت احتقاد کے متعلق اگرار ہی شخالف ہے لواس نے انگرامت پر بہت برا بہنان باندھا ہے اور ائتہ ملین کے متعلق منطنی کا مطاہرہ کیا ہے۔

مصباح التوحيداورصباح التفريد حوزت على المرتصف وفني الشوند سعموال كياكي آب ف ابن رب كرم كو يعيمونا توانبول نے فرایا میں نے اس کو ان اوصاف کمال سے پہچا ناجن کی اس نے بھے معوفت بخشی منداس کا ادراک ہواس ہے ہ مكام - اورناوگول بداس كاقياس بوسكام - وه بعد كے باوس وقریب سے اور قرب کے با وجود بعید ہے - وہ مرجزے وق ہے اور یہ نہیں کہا جاسکیا کہ اس کے بنچے کوئی شی ہے۔ وہ ہرچیزے مقدم ہے اور سے نہیں کہا جاسکیا کہ اس سے مقدم کوئ شی ہے۔ وہ ہر چیزیں ہے لیکن نااس طرح بھیے عام چیزوں میں سے کوئی دوسری مایں ہوتی ہے۔ پس باک ہے وہ فات جاں طرح ہے اور اس کا ماسوا اس طرح بنیں ہے اور کتاب وسنت میں موجود ایسے نصوص ہو بنطا ہر جہت پر دلالت کرتے ہی دہ ا پنے ظاہر سے معول نہیں ہی کمونکہ اول عقلیہ قبطینفی جہت کے متقاضی ہیں -

الم الشا فعية قاضى مضا دى رحمه النه تعالية «طوالع "مين فرياتيمين الله تعاليا يعجم نهني ہے بخلاف عقيده محمد كے اورنرمی کسی جہت ہیں ہے بخلاف کامیداور شبہ کے ہماری دلیل بیہے کم النٹر نفالے اگرجہت وحیزیں ہوتو منقسم موگا بنیں تقديراول برجم موكا ادرم جم مركب ومحدر بعن نونوذ بالترواجب تعاسع كامركب ومحديث بونا لازم آج سنع كالدرم باطل ہے- اور تعدیر نانی پر سخر ماہیم کی اور ہوسر فروا وروہ بالاتعاق مال و باطل ہے۔ نیزالٹر تعاسے جہت وحیز ہی ہوتواس کی فاص متنابى و محدود مقدار بولى داور سر محدود و مقدرا بني تقدير و شحد يد مي مخصص دمر رح كى طرف متماج برتاب برلامالرد ب تعالے تھی مخصص ومرج کی طرف مختاج ہوگا۔ وروہ محال ہے۔

الم نسفی شرح عمده بیں فرنا تے ہیں۔ عالم کا صانع وخالق جہت ہیں نہیں ہے بخلات بعض کرامیر کے وہ اسے جہت علمیں موجود مانتظیاں مرعرش براس کا انتقرار تسلیم نہیں کرتے۔ اور و کسی سکان میں مشکن نہیں ہے مگرمت بہد ، محبمہ اور بعض کامیاں كوعرش ريشكن مانتياب -

الم كمال الدين بن الهمام مسايره بي جمة الاسلام المام غزالي كمه رساله قدريد كو مختصرًا بيان كرنے موستے فرماتے مي اصل سابع يربي كم الثرتعاك كى جبت كے ماتھ مختص بہيں ہے كيونكر جہات مقريعني فوق و تحت اور قدام وغلعت وغيره كا حدوث و محق انسان کی تخلیق کام بول منت ہے اوراس کی ما نند دویا وَل پر جلنے والی اسٹیاء کاکیونکر فوق کا مطلب بیرے کرانسان کے سم سے جوچیز محاذی ومقابل ہو۔ اور جوچیز جارپا ڈل پر حلتی ہے یا پیٹ کے بل توان کا فرق وہ سے جوان کی پٹنت کے مقابل ہے۔ علاده اربي سرجهات كنجلى سطه برجلية واس كا فوق جہت ارض ہوگی کیونکہ وہی اس کی بیٹھ کے محاذی ومقابل ہے - اور اگر سرحادث ومخلوق کرہ اور گیند کی شکل ہیں ہو تو کوئی جہت بھی موجود وستحقق میں ہوگا ۔

نزالندتها لے ازلی موجودتھا اورموجودات میں سے کوئی چیزاس قنت نقعی تو ابت ہواکہ وہ جت میں نہیں تھا دوھوالان المليكان مزيد برآن يرم كرافق اص جبت ،حيز كے ساتھ افتقاص كى فرع ہے ۔ اورالترتعالي من حيز كے ساتھ اختصاص الله کونکروه جوم اور جم سونے سے منزہ ہے۔

الرحبت سے اس کے علاوہ کوئی دوسرامعنی مراد ہے جس سے حیزیں علول لازم نہیں آیا اور نہ ہی جمیت تو وہ ہمار سے سنے بان کیاجائے تاکہ ہم اس میں نظرون کرکریں ۔ اگر تنزیر باری تعالیے کی طرف راجع ہو تو قائل کو فقط عنوان تعبیری می خطا کا رفر اردیں گے۔ الداكة تنزير ولقائس بارى تعاسے كے فلاف بوتواس كا ضاد و بطلان داخت كري-

اصل قامن ؛ الله تعاسع عرش اعظم رمتوی ب با وجدد اس جزم دیقین کے کر دواستوار اس طرح کا تنہیں ہے جیے کم بن اجام کا دوسرے بعض بڑی ، تماس اور محاذات کے لحاظ ہے شمکن ہو نتے ہیں بلکراس کا ایسامعنی مراد ہے جو النرتعالے کے نايان شان ہے -اور ضلاصة المرام بير سے كمراس كے استوار على العرش بيايمان فالازم وواجب ہے اور تشبير و تشيل ضاتي كى نفى بھى-بہ یہ نادیل کو اس سے مرادع ش پر استیلا مغلبہ ہے تو اکر جینی نفسہ اس کا مرادم نامکن ہے مگر اس کے بالخصوص ارا دہ برکوئی دلیل قطی بنیں ہے لنزاسی معنی بہ حل کرنا واجب ولازم ہے جسم نے ذکر کیا ہے۔

دعاء کے لیے اسمان کی طوٹ ہاتھ اٹھانے کی حکمت اور وقع توہم جہت

الم غزالی قدس سرورسالہ قدمیدی فرماتے ہیں دعاء دروال کے وقت باتھوں کا آبجان کی طرف بند کرنا محض اس بناء برہے كأكمان دعاء كے ليے قبارے -اوراك مي مدعوذات جل وعلى كے وصف جلال وكمبرا في كي طرف اشارہ سے اكم حبت علو كے وقع مجيب الدعوات كى مجداور علوزات برئيبيرها صل موجائ كيول كم المرتعا ملے برموجود سے عظمت واستعلاء اور فہرواستيلاء

الم الحرمين المعقة الاولتر في قواعد عقائد إلى السنية، بين فرات من رب سجانه وتعالي اضطاص جبات اور محا ذات كم ما تقد انعان سے منزو ہے۔ مزانکا رِفلق اس کی عد بندی کرسکتے ہی اور نہی اقطار واطراف اس کا ا حاطر کر سکتے ہیں۔ اور نہی مقداریں ال کوانے گھرے میں مے مکتی میں - وہ اس سے بالازے کے حدود مقادیر کو قبول کرے -

اس دعولی کی دلیا بہ ہے کہ جوچر کسی جہت سے منتق ہو وہ اس کوشفول رکھتی ہے اور اس کو اپنے ویود سے بھر دیتی ہے اور منتميزوشاغل دوسر مع جوام كى ملآنات اورمفارقت كوقبول كراسي -اور حبشي اجتماع وافتراق كوقبول كرم ووان ووس فال نہیں ہوگی-اور جوان دوسے فالی نرہو کی وہ حادث ہو کی جیے کہ جوامر دکیونکر سر علی حوادث حادث ہوتا ہے)۔ شیخے شرف الدین ابن المانی نے اس کی شرح اس بربیب طویل کام کیا -اور آخری فرمایا کہ تمام اول نقلیہ شرعیہ جب سے قائلین نے سندلال كيا الكاجالي والدوم المتصورته يوسع كانوت عقل سعب المندام ليست مي الي الموركا والدوم المتصورته يوسك جوعقل كى

my,

سوابالحق

معت بین سر بر بار المسل کے این اور جیراس سے کی ہے کہ وہ براہت وضرورت عقل کے فلان ہیں اور حبس دو جواب ، ہم نے ان نصوص فاہرہ کی تاویل و توجیراس سے کی ہے کہ وہ براہت وضرورت عقل کے فلان ہیں اور حب و نظر عقل اور استدلال کی طرف متاج ہے اور عقلی نظر و فکر اور حجۃ ودلیل کا مہارا لینا حوام یا برعت ہے۔ جواب الجواب ، ہم کہتے ہیں نظر عقل اور اس کے استدلال کی صحت و واقعیت کا اعزات کی اور اس کو جائز وصیح ما ننا اور اس کے استدلال کی صحت و واقعیت کا اعزات کی اور اس کو جائز وصیح ما ننا اور میں ہے گاجی کی طرف تم ال معارف و احکام کی نسبت کرو۔ اور اس کا علم و کائم اور قدرت و حکمت وغیرہ صفات نابت نہ وجائیں شریعیت کا وجود ہی باقی نرد سے گاجی کی طرف تم ال معارف و احکام کی نسبت کرو۔ اور اس کا علم و کائم اور قدرت و حکمت وغیرہ صفات نابت نہ وجائیں شریعیت

کوئرنا بت ہوستی ہے ؟)۔
سوال ، اگروہ لوگ سرکہیں رکرائی آیات متنابہات سے ہی اور قشابہات کا علم حقیقی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص سے کیونکہ قول باری تعالیٰ میں) واقد الله کی سوال یہ اگروہ لوگ الله کی ایستان اللہ کا اللہ میں) واقد الله کی سوال ہے وہ ایک کے اللہ الله کا اللہ اللہ کی اللہ میں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کا آغاز اور علم میں راسے لوگوں کا تشابہات میں مصروف میں ہے کروہ ان برایان لائی اور برعقیدہ رکھیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کا آغاز کی مراد جو بھی ہے وہ برحق ہے۔ اور و الرایخون والی واؤ عاطفہ نہیں ہے بلکہ استینا فیہ ہے اور بیال سے دوسر سے کلام کا آغاز

جواب، متناب براس طرح کا ایمان لانا توعوام مومنین برجی فرض ہے توجورا بل علم کوراسنے کے ساتھ موصوت کرنے اور ان کو اور الا اب اور عقل کا مل کے مالک قرار دینے ہیں کا سلمات ہمگی۔ لہٰذا اصل مقصد ہیں ہے کہ راسنے فی العلم اور عقل صائب کے اللہ ان وجوہ کو جانتے ہیں جو حق کے اللہ ان وجوہ کو جانتے ہیں جو حق کے اللہ ان وجوہ کو جانتے ہیں جو حق کے مناب ہیں ہو حق کے مناب ہیں جو حق کے مناسب ہیں لہٰذا ان کا آبات کرتے ہیں جیسے کو الٹر تعاہے کا ارشاد گرامی وَفَعَدُ مَنْ وَفِيْوُ وَنْ قُدُدِیْ مِیں وونوں احتمال ہیں بعضیت کا مناسب ہیں لہٰذا ان کا آبات کرتے ہیں جسے کو الٹر تعاہے کا ارشاد گرامی وَفَعَدُ مِنْ وَفِيْ وَنْ قُدُدِیْ مِیں وونوں احتمال ہیں بعضیت کا جی یعنی میں نے اپنے ووج کا جزاور بعض حصد ان ہیں جو نکا اور سے باطل ہے لہٰذا عقل اس کی نفی کرے گی اور دوسرا احتمال ہے اضافت ہڑتھیے کا بینی ایسی روح ہو ہمری پیدا کر وہ ارواج سے ایک خاص روح ہے اور عظمت و مثر افت کی مالک ہے جے جیے نا قتراللہ افسافت ہڑتھیے کا بینی ایسی روح جو ہمری پیدا کر وہ ارواج سے ایک خاص روح ہے اور عظمت و مثر افت کی مالک ہے جے جیے نا قتراللہ

"كذيب كري كيونكم عقل اس كى شاہد ہے اور اس كى تكذيب سے عقل كے ساتھ ساتھ شرع كا بطلان مجى لازم أمل كا جب بربات لوح تلب برمرتهم ہو حکی توہم کہتے ہیں کہ النر تفالے کی ذات ،اسماء اورصفات محمتعلی شربیت میں ہیں كهيں ايسا نفظ وارد موكر وہ مخالفت عقل كاويم بيلاكر تا موتووہ ان وقت حالتوں سے خالى ندمو گا يا توبطرين روايات احاد مردی پرگا اور با بطور تواز تقديم اقبل يرويكس سكة الدوه اليي لص بي حي بي نا ويل كااحمّال نباي بي نوم اس امر كاجزم ويقي كرنس ك كرنانل جوائا مي ياس كوسهو موكيات ياغلطي كامركب بواج -اوراكر حرف ظامرالدلات سے تواس كاظامري معى مرد بنين بالا ادراكراس كانبوت بطور توازيد في المكن بي كروه اليي نفي بوجي ماين ما ويل كا احتمال ندمونولا محاله ما ظام روكا ما محمل عرف انسیمیں مم کمیں گے کہ ص احتمال کی عقل مخالف ہووہ مراد منہیں ہوسکتا ۔اگراسس احتمالی مخالف کوزائل کرنے کے بعد مرت ایک بى احتمال؛ تى رە جائے تو حكم حال كے تحت اسى كا مراد مونا متعين موجائے گا۔ اور اگر اس لفظ ميں انجى متعدو احتمال الله بل تودد حال سے خالی نه مو گایا تو کوئی قطعی دلیل ایک کے تعین بر دال موگی یا نہیں۔ تقدیر اقدل بر دیم احتمال متعین مرجائے گالد بصورت ديكران كي تفسير نه كي جائے كي تاكركہان الحادوز زرقي الى گرفتار ندم جائيں - جيسے كرمبين الحان سے نقول ہے اورانم الك ك طرك منسوب م الرافت لغال المعنى المعنى المنوار باعتبار معنى لغوى كم معلوم سے اور اس كى كيفيت مجهول سے-اس براعيان لانا زمن ہے۔ اور اس کے متعلق موال کرنا بدعت ہے بعنی الٹر تعا لئے کاع تن پر استقرار قطعی طور برینتفی ہونے کے باوجود از روئے لفت استوار کے متعدد محل ہو سکتے ہیں سُلَّا قہر، غلب کسی چیز کی تخلیق کا قصد جیسے کہ ارشاد خداد ندی ہے " نُستَّر استُو یا اِلْمَاعَ وَهِ عِنَ إِنْ مِنْ آمانِ كَيْ تَخْلِيقِ كالاووفرمايا ،ادرصفات كمال مِن فايت كمال مك يبنج جأما جس طرح ارثاد بارى تعاليم ب • وَلَمَّا بَكُعُ الشُّلَّةُ ﴾ واسْتُولَى "تربيتمام احتمالات ازروك لغت معلى إلى -السُّرتعالى كامتوارى كيفينت مارے ليے مجول ہے اور سامیان وقصدیت لازم ہے کراس کا ایسامعی مراد ہے جوالٹرنعا لئے کی شان کے لائق مور اور اس کی تعیین کاسوال کرنا بعث ہے اور محفی طن و تخیین کے تخت اس کی تعیین تھی بدعت ہے کیونکر صحابر کرام علیہم الرضوال کے جہد سعادت نشان سے اب کم ظنون دادهام کے تحت النر تعاملے کے اسماء وصفات میں تھرف معہود ومتعارف نہیں ہے ۔اور اگر انہوں نے طنون کے مطابق عل کیا ہے توفقط احکام شرعیہ کی تفقیلات میں سرکم ایمانی معتقدات میں ۔ اور معض نے ازراہ اجتہا د بعض محامل کی تعیین کوجائزدگا ہے اکر عفائلکے باب میں خبط وا ختلاط کو دور کیا جاسکے اور صاحب کتاب بعنی امم الحرمن کا مزمب محتار بھی ہی ہے۔ بعلاظال شارح نے ان کی بیان کردہ چند تا ویلات ذکر کرے فرمایا۔

سوال: اگرموخینی برکہیں کر میر جو کمچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب ناویلات ہیں جب کرنا ویل صرف عن المظاہر ممنوع ہے تو کی د حرجواز کیا ہے ؟

جواب : مِم كَتِمْ مِنْ تَنْجُونُ ثَلُا تُنَّالِ لَهُ كُولَ " وَهُو مَعَكُورًا يَنْمَا كُنْ ثُمْ" وه تمها ك ما تقص المهال كهي جي تم بو-اوراس كارشاد " مَا يَكُونُ هِنْ تَنْجُوكُ ثُلَا ثُنَّةً إلَّا هُودَ العُهُمُ فَن نهي مِ تَنْ عَلِى شَاورت مِن مام مثوره كرنے والح بين ال کی تنزیر مطاق تیزیبات و قبیقه اور اشارات خفیه می موجود مول زما که الل عقول اور اولوالال ب خلاواد استعداد کے مطابق خدی اور عام کا لانعام کے درجہ ارذل و اسفل سے نجات و خلاص حاصل کر سکیں) -

دعوات بس اسمان كى طوت با توجيدان كى صلحت

ربعقلا، کا آسمان کی طوف ہاتھ اٹھا نا اور جہب علو و فرق کی طوف متوجہ ہونا تو وہ اس اعتقاد کے بیش نظر نہیں ہے کہ بحیب روات کی ذات والاصفات سموت میں ہے ملکر فقط اس لیے کہ آسمال دعا کے لیے قبلہ ہے اور اسی پر سے خیرات ورکات کے زدل اور انوار واسطار ربارشوں) کے ہبوط و نزول کی توقع کی جاتی ہے۔

مون الدار المورور و الدار المورور و المورور و المراق المر

فاضى عضد الدين صاحب مواقف كالفي جبت براستدلال

سوال ۔ اگر وہن متن درمقانات پر جیزو مکان اور جہت کی طرف اشعار و دلالت موجود کیوں ہے داس طرح توان کا کتبہا النوصل النوطیہ رسلم میں متعدد مقانات پر جیزو مکان اور جہت کی طرف اشعار و دلالت موجود کیوں ہے داس طرح توان کا کتبہا ہونے کی بجائے نعوذ بالنہ وا جب ضالت ہونا لازم آئے گا) جب کم ان میں مقام پر نفی جہت دغیرہ کی تقریح موجود نہیں ہوا در اس کی اس طرح تحقیق و تدریت کہیں موجود نہیں ہوا در اس کی اس طرح تحقیق و تدریت کہیں موجود ہے جسے کہ دجود صافع اور اس کی و حدرت اور علم و قدرت پر باربار دلائل فائم کئے گئے ہیں اور معادر حشرا جما دی حقانیت کو متعد دمقانات میں بیان کیا گیا ہے اور اس عقیدہ کی انتہائی تاکید کی ہے ملائم جہت و جہت و جمیت سے تنزیم ہاری تعالی کا عقیدہ بھی انتہائی تاکید و تحقیق کا حقدار تھا کیونکہ اختلاف و در اب اور النہ اور توقع ہونے ہونے کہ وہ دعوات اور طلب حاجات کے بیج جب آراء و افکار کے با دجود سب عقلام کی فطرت میں برچرزاخی اور راسنے ہوئی ہے کم وہ دعوات اور طلب حاجات کے بیج جب وی کی طرف متوج ہونے ہونے اور اس متوج ہونے ہونے اور اس متوج ہونے ہونے اور کا میں اور آسمان کی طوت ہی اور آسمان کی طوت ہا تھا تھیں ۔

حبواب برچونکہ عفول عوام النزنعاکے کے حق میں جہت وغیرہ سے تنزیبہ و تقدیس کے نہم وا دراک سے قام تھے بلکہ علین ممکن فقا کہ وہ ایسی ذات کی نفی اور علام کا اعتقا دجا زم رکولیں جو جہت میں نہ ہو توان کے خطا بات میں انسب اور موز دل طافع یہ تھا جوان کی صلاح اور بہتری کے نریب تراوران کی دعوت الی النٹر کے بیے موزوں ترین تھاجی میں بطا ہر تشدیم واور الغان عالم جل وعلیٰ کا افضل ترین جہات یعنی جہت فوق میں بوسنے کا ذکر مواوراس کے ساتھ ساتھ سمات وروٹ اور علیات امکان عالم جل وعلیٰ کا افضل ترین جہات یعنی جہت فوق میں بوسنے کا ذکر مواوراس کے ساتھ ساتھ سمات وروٹ اور علیات امکان

اگر شینر ہو تو لا محالم ہو ہر ہو گا ہم ہو چھتے ہیں دوا س تقدیر بر قابل تسمت والقسام ہے یا نہیں جمورتِ اولی میں ال کا جزارہ اور جو ہر فرو ہو نالازم آنے گا اور دہ سب اسٹیاء سے اضی وار ذل ہے تعالیے الشرعی ذالک اور صورت ثانیہ میں الکام ہم ہو نالازم آنے گا اور ہر ہم مرکب ہونا ہے اور ترکیب وجوب دقدم کے منانی و مخالف ہے ۔ نیز ہم واضح کرچکے میں کم ہر مراحت اور موجود بعدا لعدم ہے تواس تقدیر پر واجب تعالیے کا صدوت لازم آئے گا ۔ فاصلہ و با ہی میں طویل کا مروث لازم آئے گا ۔ فقلی دلائل و برا ہیں میں طویل کا مرکز کرنے کے بعد طواہم آیات واحادیث کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ۔

وہ آیات واحادیث بومفہوم طاہر کے اعاط سے حمیت باری تعالے اور اس کے جہت ہیں ہونے کا دہم پیلاکر قامی الله ا جواب بیر ہے کہ وہ مفہوم طاہر کے اعتبار سے طنی الدلالۃ ہیں اور قطعی وحتی ولائل کے معارض ومقابل ہیں ہو سکتیں د بکران کوا معنی برحمل کیا جائے گا جوان قطعی اولہ کے مطابق ہوگا) کیونکہ حب وقد دلیوں ہیں باہم تعارض واقع ہو توجہاں کے مکن ہوگلاول برعمل کرنا وا حبب ولازم ہوگا۔ لہذاہم الن طوام آیات واحادیث کی تا دیل و توجیہ کمیں گئے۔

ظوابرآبات احادبث كي ناولي وتوجيركابيان

ان كى تاويل د توجيهي وَقَ قُول مِي بِن كا مراد ارشا و بارى تعالے دَمَا يَعْلَمُ تَاْ وِيْكُنَهُ إِلَّهَ اللهُ وَالرَّا سِنْحُونَ فِي الْعِلْمِ یں وقت کے انتقالا من پر ہے) لہذا ہی کے نز ویک وقف الا النّد میر ہے جیسے کر جہور سلف کا حمّا رہے وہ ال کی اجمالی تاویل ایک اورتفصیل کاعلم الشرتعالی کے میردکریں کے جیسے کہ اہم اسمدسے مروی ہے دکہ جب ان سے اَلدَّحَدُ اُن عَلَى الْعُرْقِ استوى کے متعلق دریافت کیا گی توانہوں نے فرمایا) استواء کالغوی معنی معلوم ہے۔ اس کی کیفنیت جہول ہے اوراس سے بحث کرنا بوٹ ہے اور بین کے نزدیک وقعت فی العلم پہم توان کے نز دیک ان کی تا ویل تفصیلی جاستے گی اور کہا جائے کا کرمیاں استوا سے مراد غلبہ وتسلط ہے جیسے کم قول فائل۔ قبوا سُتویٰ بِشَرِّعُلیٰ عِوَا تِ مِی لِبْسُر کاعراق پر استیلاً اور غلبۂ وتسلط مراد ہے ۔اور جهال بوند كالفظ دارد ہے داورمكان كومستارم ہے) وہال اصطفاء اوراكرام دالامعى مراد ہوگا جيے كہاجا تا ہے فكد ك قريب رمن انمکیت نوبهاں اس کا قرب سکان مراد نہاں ہونا بلکہ باوشاہ کے نزدیک کم م ومعظم ہونا اور دوسرے لوگوں کی نسبت پندیو مونا مراومونا ہے اور قول باری جاء د جنگائ میں خود ذات باری تعالے کا آنامراد نہیں ہے بلکہ اس کے امر دھکم کا نزول مراد مِ قُول إِن " إِكَيْ يَصْدَكُ الْسَكِلْصُ الطَّيِّيبُ" بين ازروت مكان صعود وعلو مراويه بين بلكرب نديد في اور قبوليت والاعلوزت مراد ہے کیونکہ کلمات والفاظ اعراض ہمی ان کا ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف انتقال بغیر انتقال محل محققلا محال ہے۔اسی طرح فر مان فلاوندی وَمَنْ فِی السَّمَاءِ مِن ذات ماری تعالیے کا اُسمان مِن مونامراد نہیں ہے بلکہ اس کا حکم وتسلط مراد ہے۔ یا عذاب بر مامور ملائکہ میں سے کوئی فرسٹ نہ مراو ہے - اور باق آیات واحا دیث متنا بہ بر مجان طرح تا و بلاٹ ولوجہات کی جائیں گی۔

رت پر تربی جرجانی نے شرح مواقعت میں ارتباد فرمایا کلمات طیبہ کے النہ تعالیے کی طرب عروج سے مقصودایسی جگہ کی طر موری وصود ہے جس کے اندرا طاعت کر کے النہ تعالیے کا قرب منزلت عاصل کیا جاتا ہے ۔ اور النہ تعالیے کے ظلل عام میں آئے معد بہت کہ اس کا عذاب با دلول کی صورت ہیں نازل ہر گا۔ رسول اکرم صلی النہ علیہ وسلم کے النہ سے کہ تو قرق ب کا مقصد سے ہے معزل کو صوب کے ذریعہ سے ذہی میں صاصل ہونے والا فرب میزلت و مرتبت اور اس قرب کا قاب قوسین کے ساتھ اندازہ کرنا ، محض معزل کو صوب کے ذریعہ سے ذہی میں صاصر کرنا ہے ۔ اور نزول باری کا معنی ہے اس کی رحمت وعنایت اور لطف و کرم کا نزول۔ معزل کو صوب کے ذریعہ سے ذہی میں صاصر کرنا ہے ۔ اور نزول باری کا معنی ہے اس کی رحمت وعنایت اور لطف و کرم کا نزول از اور دنا میں قاب قوسین سے بھی زیادہ و نو و قرب عبارت ہے آپ کی عظمت وات اور علوم تربت کے نا قابل تصور ہوئے سے میں کہ طور تشیل اور آذنی سے تعمیر کیا گیا ہے آئی و بعث ہی کیندگہ میں کیندگہ کی شخصیص اس لیے فرمائی گئی ہے کہ وہ صلوت کا موزول زودت مزا سے اور مختلف عبادات اور خصوعات کا۔ اور دکا فِد عدیک یا گئے سے مراد ہے معلی کرامت اور الماکہ کے سکن اور منتل فرمانا۔

الم جرّ الاسلام غزالي كالفي جبت برات للال

الم غزالی نے اپنی کتاب «الاقتصاد فی الاعتقاد» میں فرمایا -الشرتعالے جی جہات میں ہے کسی ایک خاص جہت لیں ہنیں ہا ہادر ہوشخص لفظ جہت کا معنی جانتا ہے اور لفظ انتصاص کا مفہوم سمجتنا ہے وہ قطعی وصتی طور پر ہجاسر واعراض کے ماسوا م کے لیے جہت کا محال دنا ممکن ہونا سمجو مکتا ہے کیونکہ حیزاد معقول ہے جس کے ساتھ جو ہم مختص ہوتا ہے اور وہ حیز جہت اس وقت کے لیے جہت کا محال دنا ممکن ہونا سمجو مکتا ہے کیونکہ حیزاد معقول ہے جس کے ساتھ جو ہم مختص ہوتا ہے اور وہ حیز جہت اس وقت کے گا حب اس کی نسبت کسی ایسی چیز کی طرف کی حالے جو متحیز ہو۔

کے ماتف قائم ہونا لہذا جیب بیشر طامفقود ومعدوم ہوگی تواس موجود کا ان اصداد سے خالی ہونا محال نہیں دہے گا۔ تفی جہت علو کے دیگر دلائل

بعض حفرات نے فرایا کہ اللہ نقالے کے عرش رعاد فوقیت کی نفی کا عقیدہ سکھنے والوں نے کئی دہوہ ہاں کر تابت کہ اول-اگر واجب تعلى عرش پر مولو لا محاله جهنت مي موگا-اور ذات قديم مي جهت كا تحفق و نبوت دومي سے ايك امركا فار سلام بوگایا صدوث قدیم کویا قدم حارث کوکیونکه امارت وعلامات حدوث کی دلالت اگر باطل نرم کو آند قدم کا حادث موسالت کا اوراگران کی طالت بالل مرفیار عالم كا حدوث أبت تهي موگا اورجبت ك المرات حدوث مع مون كردليل سيد كرجبت سے السُّرتعالى كاخالى بونا ازلى بن أبت و متعقق مع الدر جسب جہت كانبوت و تحقق مانا جائے أو الشريعاليام والت ازلى سے متغير بونا لازم آجا سے كا اوراس كا الان كما كان برنا فتم برجيا ليزاس مي تماس اورانصال يا يا جانا لازم آجائے گا حالانكر تغيراور قبول موادت امارات وعلامات مدوث عصب -دوم اگر ذات واجب تعالے کسی جہت کے ماتھ مختص ہوتواس سے خودج بر قادر ہوگی یا بنیں وصورت اول میں اسس کا من حرکت وسکون ہونا لازم آئے گا۔ورهورت نانيہ بن اي كا لوہے لنگرظے اورزمن و عاجز كى مانند ہونا لازم آئے گا ادر مردون ا صورتنى علامات حدوث واسكان سے اس

موم - اگر ذات وا حب تعالے جہت میں مو تو بھر در ما فت طلب امریہ سے کروہ سب جہات ہیں ہے تواس کا استعالم واضح ہے۔ اور اگر بعض میں ہے تو مخصص ومرج کی طرف احتیاج وافتقار لازم آئے کاکیونکر سب جہات کی فی تعمانست تا واجب کی طرف ایک جیسی ہے۔ اور افتقار واحتیاج بھی سینازم مدوث ہے۔

چہارم -اگرواجب تعلی عالم سے ایک جہت ای جواوراس کی محاذات میں توجیم عالم کے مماوی موگایا اس سے مقداریں کم یا زائد۔نیزاسس کا عالم سے فاص مافت پر سونالازم دواجیہ ہوگا۔ادران لوازم میں سے ہرایک ذات واجب سے لیے فاق مقدار بر ہونے کوستان م ہوگا جو کہ علاماتِ حدوث سے ہے۔ نیز مخصص ومقدر کی طرف احتیاج بھی لازم آئے گا اور برجمی علاماً

بنجم - الرباري تعالي كاع ش كي ساقد اختصاص نابت بو نويداختصاص لا محاله مقتصاء ذات بو كايا مقتضاء صفت باريام یا نرسفتضاء ذات اور نرمقصنا وصفت تقدیرتانی برای کا مخصص ومرج کی طرف افتقار واحتیاج لازم آئے گا اور بیعلامات امكان وحدوث سے ہے-اور تقدیراول بیاس اختصاص كاازل بی تحقق و ثبوت لازم دوا جب ہو گاكيونكم مقضاء ذات و صفت قديم كا ان سے تخلف محال سے الذاعرت كا قديم مو الازم آجائے كا اور بر باطل سے -

ستشم -الرفات بارى تعالى عرش بية تمكن بوتواكس كيمسادى موكايا اس سے مقدار ميں كم يا زائد-اوران تينون تعادير پر علی الرتریب اس کا متنامی موزا بعض وجزو و نااور ننجزی ومنقسم مونا لازم آئے کا اور برسب امور علامات حدوث سے ہیں-

بغنم اكرذات داجب الوجود بل على عرش برمونواس كي طرف إثباره حتى ممكن مهر كا- إورسروه شبي جواشارة محتى كاستاراليسرموده برماب مے تنابی ہوگی یا فقط بعض جہات سے اکسی جہت سے جی تناحی نہیں ہوگی تیسری شق باطل سے کیونکہ اجمام کی تنابی عاجب ولازم ہے۔علاوہ ازی اگروا جب تعالے جمع جوان سے غیر مناسی ہوتو عالم کا اس میں سریان وطول لازم آئے گا۔ ادراس کی ذاتِ مقدسر کا وادث کے ساتھ اختلاط لازم آئے گا۔ النہ تعالیے اس مقال اور ویم خیال سے بلند وبرتر ہے اور دری تن ای لیے باطل ہے کر اجم کا جمع جوان و جہات سے متناہی ہونا واجب ولازم ہے۔ نیز بعض جوان سے متناہی بناادر بعن جوانب سے فیرمتنا ہی ہونا مخصص وم جے کی طرف محتاج ہو گاکیونکر سب جوانب دجہات حقیقت و ماہیت ہی برار بن اوراگران کا با می صفیقت و بابست می انتقاف فرض کیا جائے توسر وہ ذات سومضلف المابعیترا جزاء سے مرکب مواسس کی اليے اجزاد کی طرف انتہاء ضروری ہے جی ہی سے سرا یک فی نفسرسیط ہوا ورز کیب سے خالی-اوران اجزاء بسیطمیں سے براک جزجی جز کے ماتھ انی دائیں جہت سے مای وتنصل ہے مکن ہے کہ اس کے ماتھ ایکی جانب وجہت سے ماکس و معل بوادر بالعكس لوان اجزار پر باہم تفرنتي جائز ہوگی اور ان کي تاليف جي نابت ہے تولا محالم ان پر تاليف دنفرن سرور كاجواز ان بوليا-اوراليے اجزار كى اليون وركيب مى موليف ومركب كے بغير مكن بنيں ہے-اور ذات واجب بي سرامور محال بي -المداشن اول متعین و گئی اور یوه سے محداگر اِشاره حتی کامشاطایه مو تولامحاله عام جوانب وجهات سے متناسی مو گا-اورجب به ممکن بكراى وجودت زائد مقدار برمو مااى سے كم مقدار برمو تو لا محالم اس فاص مقدار من بى برمونا مخصص ومرج كى طرب مخاج برگا اور خالتی عالم اور موجود کائنات براهتیاج و افتقار موال ہے جے اللہ تعالے فنول حق کی توفیق مرحمت فرما تے اس کے مے قراس قدر کا فی ہے اوراس کی توفیق کے بغیر طویل ترین کتب کانا شناہی سلمھی کھایت نہیں کرسکتا۔ تنبيب ؛ إن دلائل وبرامن سے يرنومعلوم موكياكم الندتعاك كوجهت علو كے ساتھ مختص ماننے دالوں كا قول فلط ہے -

الرائے توب کی توفیق نصیب محاور اس اعتقاد باطل سے رجوع کرے تو بہتر، ورند اگر حاکم شرعی کی طرف یہ معاملے جایا جاتے ادرای کے ت میں شرعی طریقہ برای قل کا انتساب درست نابت ہوجائے تو ہاکم وقت اس کے ساتھ مناسب تعزیری کاردوائی کرے جواسے اوراس قسم کے دوہرے لوگوں کواس قسم کے قبیح اقوال سے روکنے کا موجب ہوعلی الخصوص حب کرعوام لمي اس كى برعت كے علي صابے كا خوف والديشہ مو- والسّاعلم- يتھى عبارت علا مشِهاب الدين رملى كے قنا دى كى حس كوانتها كى قىلى انتصار کے ساتھ بدیر ناظرین کیا گیا ہے۔

شراقول بہ ہے کہ وہ خص بالکل کا فرنہیں ہے اور میں ہمارا مذہب مشہور سے بشرطیکہ اس اعتقاد فاسد کے ساتھ اس کے معف لوازم بینی ہددث دغیرہ کا اعتقاد نه رکھتا ہو میرے شنخ المشائخ الم شنخ ابراہیم با مجدری شافعی مصری بشنخ ابراہیم اللقانی مامکی کی تالیف جوہرہ الدحید کے حاشیہ میں ان کے اس قول کے تحت فرمانے ہیں ہے

وَيُنتَعِيْلُ ضِنَّدُ وَكَ الصِّفَ احْتِ الصِّفَ احْتِ فَى حَقِّهُ كَا لَكُوْنِ فِ الْجِهَاتِ وَيَعَمِّمُ الْم ترجب، الدان صفات كى صدالتُرتعالي كے حق بي محال ہے شدًا جهات بي مونا-

یہ بات انچی طرح ذہن نشین رہے کہ جہت کا عقیدہ رکھنے والا کا فر نہیں ہے جیسے کہ عزالدین بن عبدال اسلام نے فرایا اور علامرنودی نے اس قرل کے ساتھ متعقد جہت کے عامی ہونے کی قبد لگائی ہے ۔اور ابن ابی خبرہ نے نفی جہت کے فہم وا دراک کے تعروت و تو فدر کی قبد لگائی ہے ۔اور لگائی ہے ۔اور لیم میں ہوگا کیونکہ جہت کی قبد لگائی ہے ۔اور لیم میں ہوگا کیونکہ جہت علومی فی الراس نے جہت علومی فی الراس نے جہت و رفالت ہے۔ علومیں فی البح ارشرف و رفوت ہے۔ اور اگر جہت سفل کا عقیدہ رکھا تو کا فر ہوجائے گا کیونکہ جہت سفل ہی جنت و رفالت ہے۔ اقرار اگر جہت سفل کا عقیدہ رکھا تو کا فر ہوجائے گا کیونکہ جہت سفل ہی جنت و رفالت ہے۔ اقرار اگر جہت سفل کا عقیدہ رکھا تو کا فر ہوجائے گا کیونکہ جہت سفل ہی جنت و رفالت ہے۔ اتبی کائی ادا حدی

علین مکن ہے کہ علامہ با جوری نے اپنی عبارت کا ابتدائی حصہ صنعت علامہ امام تقانی کی شرح سے بیا ہو جو ہیں نے قبل ازیں نقل کردی ہے ، ب بیں اس مقام بر علماءا علام اور اثمۃ الاسلام کی بعض عبارات نقل کرتا ہوں جی کا تعلق اہل خبلہ کی عدم تکفیر سے ہے کہ نہ ان کے ذنوب کی وحبسے ان کو کا فرکہا جاسکتا ہے اور مذان کی بدعت کی وجسے۔

الم المتكليين فحزا لمفيين الم رازي كاسلك

الم رازی تفسیر کہر میں مورة ابنام کی تفسیر کرتے ہوئے فرما نے ہیں جیے کرشارے الاحیاء نے اس سے نقل فرایا کہ میں نے اپنے والد گرامی الشخ الدام عمر بن الحسین کو اپنے سٹنے واست اوالوالقائم بن ناصر الانفعاری کافرمان نقل کرتے ہوئے سنا کہ کالی اسنت کے نفاذ پر نظر کو مرکوز رکھا ہے اور اس طرح اس کی عظمت نے اپنے عقیدہ میں الٹر تعالیے کے عموم قدرت اوراکس کی مشیبت کے نفاذ پر نظر کو مرکوز رکھا ہے اور اس طرح اس کی عظمت شان کو ظاہر کیا ہے۔

سطان العلماء شنے عزالدین بی عبدال می کا قول نقل کرنے ہوئے فرمایا اصح یہ ہے کہ جہت کا عقیدہ رکھنے والا کا فرہنی ہے کہ کہا اسلام نے ایسے لوگوں پر وائر ہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم بہیں دیا۔ بکہ ان کے اہل اسلام کا وارث ہونے کا فقوی دیا ہے اور ان کا اہل اسلام سے قبرستان ہیں دفن ہونا جائز رکھا۔ ان سے اور ان کا اہل اسلام سے قبرستان ہیں دفن ہونا جائز رکھا۔ ان سے اموال اور نفوس کی حرمت کا حکم دیا۔ ان پر اور دیگر اہل برعت پر نماز جنازہ سے وجوب ولزوم کا قول کیا ہے۔ اور ہمیشرسے لوگ ان پر احکام اسلام جاری کرنے رہے ہیں اور جن خوال نے ان کے ان کے خلاف ہے۔ اور ہمیشرسے کیونکہ دہ اہل اسلام سے اجماعی مسلک کے خلاف ہے۔ ان ہمی کا کم عزالدین وانتہت عبارۃ ابن حجر۔

علامه ا ذرعی اور دیگر اکا برفرات می می می می در مذر به بال السنت کایبی ہے کہ مجسمہ کو کا فرنہیں کہتے اگر جبر وہ بہی کہیں کہ ذات واجب تعالیٰ الدند میں بیا اور مذرب واجب تعالیٰ اور مذرب واجب تعالیٰ اور مذرب میں میں اصل اور مذرب مشہور معلوم موجب اور محسمہ میں بیرا میں اور مذرب مشہور معلوم موجب اور محسمہ میں موکا یہ مشہور معلوم موجب اور محت میں ونیا کے اندر رویت بھری کا عقیدہ دکھنے والے کے متعلیٰ تھی حکم ہی موکا یہ سلم ماری رکھتے موئے علامہ ابن جرنے قائلیں جبت وغیرہ کے متعلیٰ فرایا -

ائمہ کرام علماء اعلام اور حفاظِ ملت نے جب ان آیات واحا دیث متنابہہ کی تقریبے بادی اور ان کوظاہری معانی کی بجائے دوسرے معانی پر جول کیا تورب فواہر کے مطابق اعتقاد رکھنے ہیں کسی کے لیے کو ٹی عذر باتی نہیں رہا۔ المہ ااب بھی ان کو ظاہری معانی پر حمل کیا جائے تو ایک قول کے مطابق الیا شخص بالکل کا فرہے مگر دومرا قول بر ہے کہ اگر ذات وا حبب تعالے کو اجبام کی ماند حبر نسیم کرنا ہے تو کا فرہے ورنہ نہیں واگر جہاسس کا یہ عقیدہ خطابی فاحش ہے) اور بی مسلک الم فردی کا ہے ۔

رہ طاعتِ اللم سے نکل جائیں سے اور مغی وعاد کا شکار ہوجائیں گے۔اور دین معنی طاعت کلام مجیدیں واردہے جیسے کر الدنعالی كارشادى، مَا حَانَ لِبَانْخُدُ أَخَا مُ فِي دِيْنِ الْمَلِاتِ "ان كوبنات خود يرزيا بنه تعاكم ابنے بھائى كوبا وشاه كى طاعت ميں ليتے ب ادر جن علما والسلام نے اہل تا ویل کو کافر نہاں کہاان کی حجت و دلیل بیرہے کہ لا آلا الله محدرسول الله ریشے سے کی وجہ سے ان کے نفوس اوراموال کی عصمت تابت ہو جا ہے۔ اوراس امر کا تبوت ابھی تک ہمیں دستیاب بنیں ہوسکا کہ ماویل میں خطا کا صدور تھی كفريه اورهب كوب دعوى مب وه اس برنص احماع يا قياس صبح كے ساند دليل بيش كريے سواصل صبح معنى نص يا اجماع پر مبنى موسم نے زاں ضمن میں کوئی دلیل نہیں دیکھی ۔لہذا ان کا اسلام برباقی ہونا است ہوگیا ۔

امام مزنی کامسلک ونظریه

الم مزنى سے علم كام كے ايك مسلم كے سالم كال كيا كيا توانهوں نے فريايا ميں اس بي كمل غورو وض كرلوں اور تحقيق وتدفيق کے درجہ عالی اور غایر تقتی کے بینچ لول کیونکر بیرالٹر تعالے کادین سے ۔اور بوشخص ابلِ اصوار اورمبتد عین کو علد باری میں کا فرکستے ان پسخنت ردوانکارفرا تے۔ان کا کہنا ہے ہے کہ جی سائل ہیں ان کا اختلاف دنزاع وا تع ہوا ہے ان میں بہت بار یکیاں ہی جونظر عقلي كوباسان معلوم نبيس موسكتيس-

امام الحزمين كامسلك وعقيده

الم الحرمين رحمه التُدتعالى فرما ياكرت تص الرحمين كها جائے كه جوعبالات اپنے فائل كے كفر كى مقتفى بين ان كودوسرى عبارات الك كروع كفرى معتفى نهي بن توم كهي كے كم يرمقام ايسے طبع وحرص كامقام نهيں ہے كيونكراس كا اوراك امربيد ہے اور اس مقام ہی سوک اور غایت مقصد یک وصول شکل ہے اس بی بحار توحید کی امواج سے ابدا دکا حصول ضروری ہے جس شخص کو نها يات حقائق كاعلم محيط حاصل نهاي موكا ده دلاكن نوحيدين درجات وتوق تك واصل نهين موسك كار

عقيدة الامم إلى المسوالروباني وغيره

الم الوالمخاس رویانی اور دیگرعلما مربغداد کامتفن علیه قول برسے کر مذاب سالامیریکاربند لوگوں میں سے کسی کو حبی کا فرنہ کہا مائ كونكرسول كريم عليه الصلاة والتسليم في ارشاد فرما ياسم « مَنْ صَلَّى صَلَّوا تَنَا وَ اسْتَقْبَلَ وَبُكُنَّنَا وَ أَكُلَ ذَهِ يُتَكَنَّا وَ السَّاعِ الصلاة والتسليم في الرشاد فرما ياسم « مَنْ صَلَّى صَلَّوا تَنَا وَ اسْتَقْبَلُ وَبُكُنَّنَا وَ أَكُلَ ذَهِ بِيُحْتَنَّا وَ السَّاعِ مَاكُنَا وَعَكَيْهِ مَا عَكِيْنًا ، جَن شَخص نے ہماری نماز کی طرح نماز طریعی اور سمارے قبلکوا نیا قبلہ بنایا اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور

عسه (بلكران كايراقدام الله تعالي مشيت سے اوراس كے ارادہ سے تھا)

ا مام عبدالوباب شعرانی کامسلک ومذبهب

الم شعرانی نے الیواقیہ ت والجوام کے باب عمد میں فرمایا شیخ الوابطام رقز دینی نے اپنی گناب «مراج العقول» میں فرايا كرامت كي خملف فرقول مي بط جلنے بر دلالت كرنے والى حديث رسول صلى المدعكي وعم دستفترق امتى على نيف وسعين فرز کلہا نی النارالا واحدۃ میری است عنقرب سرے زائد فرق میں سط جائے گی جوسب جہنی ہوں گے ماسوا ایک فرقہ کے ابعض طق واسانید میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کلہانی البنة الا واحدہ لینی وہ سبھی جنت میں مول کے علادہ ایک فرق کے درواہ ابن النجار) اورعلما وكرام فرات مي كه اس ايك كروه كامصداق زنديق اور لمحدلوك بي -

علامة فرويني دونول طرح كى روايات مي لازم أنے والے تخالف وتضادكو دوركرتے ہوئے فرماتے ہى كرروايت مشہورہ مى میں ایک فرقر کے علاوہ تمام کا جہنی ہونا مذکور ہے تو اس سے میٹ کے لیے اہل نارسے تونا مراد تہیں ہے - بلکہ وقتی طور پر بل مراد ے گذرتے موتے اگسین وارد بونام اوہ ارشاد خلاوند تبارک وتعالے ہے « تُتَمَّ نُنَجِيّ الَّذِينَ اتَّفَرَا وَمُنْدُالْقَالِينَ ر من المحريفياً ،، بھر ہم الل تقوي كو نجات عطا فرائيس كے اور ظالموں كواس ميں طنتوں كے بل رينكت موا چھوٹريں كے - اور على الاطلاق اللم كافريس- لنداكس دينداركوبرز ميانهي سے كرداه استقامت سے مطاحات والے فرق ميں سے كى كوكافر كے جب ك کہ وہ اسل کاوم عرفے رہیں اور اہل اسلام کے احکام کی طاعت و تابعداری کرتے رہیں۔

الم شعرانی الل السنة کے مخالف بڑے بڑے فرق کا ذکر کرنے کے بعد فرمانے میں - ام الوسیمان خطابی نے کہا سب سے پہلے الی البنتے سے علیحد کی اوران کی مخالفت حقرت علی المرتضلے رضی النّدعت کے زمانہ میں واقع ہوئی -اور خالفین کابر گروہ و ی تھا جس کے متعلق وا مائے غیوب ملی السّر علیہ و کم نے کئی سال پہلے خبر دے دی تھی۔

"إِنَّهُ مُ يَمُونُونُونَ مِنَ الْمِينِي كُمَّا يَمُ وَقُ السَّامُ فَرِينَ الرَّمِيَّةَ وه لوك دين سے اس طرح فيلے بوت بول ك حب طرح تیرا پنے نشانے سے بار سوجاما ہے "حضرت علی رضی النوعنر نے ان سے قبال کیا اور ان کے شرسے عالم اسلام کو محفوظ فرما دیا اور واضح کر دیا کہ نبی اکرم صلی التّر علیہ و کم کے فرمان حقیقت ترجمان کا مصداق یہی لوگ ہیں - مگرجب آپ سے دریافت کیا گیا کر آبایلوگ کا فر ہمی تو آپ نے فراما نہیں وہ برعم خویش کفرسے ہی بھا گے ہی اور اسی خیال کے تخت الگ ہو گئے ہیں عرض کیا گیا کیا وہ منافق ہیں توائب نے فرمایا نہیں منافق التر تعاہے کا ذکر سبت کم کرتے ہی مگریہ لوگ الترتعا لے کومت فیادہ یادکرتے میں عرض کیا گیا آخروہ میں کیا؟ تو آئپ نے فرمایا وہ ایسی قوم ہے جن کوفتر نے اپنی لپیسے میں میں اوروہ الدهے بیرے ہوگئے ہیں (ناحق کا مثابہ کرسکتے ہیں اور سال کوس سے ہیں)۔

علام خطابى فريات مني كرحضرت الشرالغالب على بن ابي طالب كرم التروجه الكريم في ان كو كافراس ليينهي فرما كرا بنول نے ايك قسم كى تاقيل كا مهاراليا تھا۔ اور صديث رسول صلى النّرعليه وسلم ميں دارد كلم پير فون من الدين سے مراديہ ہے م

كوكها يا تواس كے ليے وہ رعايات بن جو ممارے ليم بن اور اس پر وہی حقوق لازم بن جو عم پر لازم بن ۔

تطريزامام مخووي

ا ام مخزومی نے فرایا کہ ام شافعی نے اپنے ایک رسال میں اہل اہوار کے کا فرند ہونے کی نصیص وتصریح فرائی ہے۔ امہول نے فرمایا میں ابل ابوار کو فرنوب و آنام کی دج سے کا فرنہیں کہنا -اور دوسری روایت ہیں ہے کہ بی ابل قبلہ ہیں سے کسی کواس کے گناہ کی وج سے کا فرنہیں کہنا -اور تبسیری روایت ہیں اول سے کہیں ایسی تا دیل سے مرتکب کو جوفلا نب ظاہر بواسس خطا د گناہ کی بناور پر کا فرقسہ اور

علامر مخزومی فرماتے ہیں امام شافعی کے نزویک اہلِ ناویل سے مراد دہ لوگ ہیں جوالیتی تا دیل کے مرکب ہی جس کا کلیا ت كلام مجدا حمال ركفت بي شلاً معزله ومرجيه اورابل فبله معمرا وموحدين بي -

اللم شعرانی نے ال اقوال کونقل کرنے کے بعد فرمایا اسے برادراسلامی تھے ہماری نقل کردہ عبارات اورعلما اعلام وائمراسلام کے اقوال سے اچی طرح معلوم ہوگیا ۔ کوتمام مقدین علماء کرام نے اہلِ قبلہ کی ذلوب دا نام کیوجہ سے مکفیرسے گریز و پرمبز کیا ہے۔ لبذا توجی انهیں کی سیرت وروش کواپنا وراسی راه راست برگامزن مو-انتهی کلام شعرانی باختصار حس کوزیاده تفضیل مطلوب مووه اصل كتاب كى طرف رجوع كرے كيونكرانبول نے اس مسلم كى تحقيق و تدفيق ہيں سرحاصل بحث كى ہے اورا مام سبكى اور ديكرا مكما علام سے ایسا کلام نقل کیا ہے جو پایسوں کی پیاس مجھانا ہے اور دوران مرکے مریض کوشفا بخشاہے - الٹرتھا نے سے دعا ہے کہ مہیں ان کی برکات سے نفع سندکرے اور مہابی اپنے فضل دکرم سے حسن خاتم نفسیب فرما کے آئین تم آئین -يتقى آخر بحث صلى أن أن ابن رساله وفع الاستناه في استفالة الجهة على الله الناسكة

اغتقاد جہت وغیرہ کی صنمنی بحث سے فراغت عاصل کرنے کے بعد سم بھراصل مبحث بعنی ابن تیمیہ کی کتابوں پر بحث و تمصيص كى طوف رج ع كرتے ہيں يس جاركتا بيں تو وہ ہيں جن كا پہلے ذكر آ چكا ہے بيني البحواب الصحے في الرد على من بدل دين المسح اس میں نصاری کا روہے۔ دوسری منہاج السنتہ جس میں اہل تشیع کاروہے۔ اور حب میں اپنی کتاب، رار سالہ البدیعیّہ فی فعل العجابَہ واقناع الشیعته کوطباعت کے لیے ہیج جبکالواس وقت اس کی طباعت ہوئی ۔اوراسی وقت اس کی طباعت کا علم بھی ہوا اگر اس سے پہلے اس برمطلع ہویا لوصرور اس سے بھی اس کتا ہے ہیں نفع اندوز ہوتا اور اس سے چندا بحاث اس میں درج کرتا لیکن علا سابق کی وجہ سے میرے لیے اس سے کچونفل کرنا ممکن ندرہ بہ حمد السرمیراید رسالہ اہلِ نشیع اور روافض کے ردوقدح می جلہطاب مقاصد ریکمل طور رشتمل ہے اوراس کی بارتیں بہت واضح اور ظاہر المرادیبی-اس کی تیسری کیاب «بیان موافقة صریح المعقول تصریح المنقول" ہے جومنہاج السنتہ سے حواشی رمطبوع ہے -اس میں اہل السنتہ والبحاعت اشاعرہ و ما تربدیہ وغیرہ کاردے

چوتھی کی ہے ۔ الفر فان بین ادلیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان "جب میں خلاصۃ المسلمین اولیاء کا ملین وعارفین پر روو قدح کی ہے ادران میں اکثرین کو کا فرقرار دیاہے علی الخصوص سیدنا شخ محی الدین بن العربی کو-

ابن تميري اس كتاب اورديكر كتب كود مكيوكرتهاس مي محسوس موكاكريد دومرا ابن حزم صاحب، كتاب الملل والنحل " ب جی کے قلم سے کوئی کا فرومبتدع اور مومن وعارف محفوظ نہیں ریا گر یا کا مل سلمان کی جوعلامت مرور کوئین ، سیدالشعلین صلی التّعر عليروسلم في بان فرائى م - النستلوم من سيلم المسترامة ف وي يستانه ويده يعنى كامل سلمان وه سي س ك اله س اورزبان سے اہلِ اسلام محفوظ رہی اس علامت کا ان دونوں میں نام ونشان بنیں سے تغوذ بالتدمن سورالرویتر)

الم سبكي ني اس كى كتابول برابيات كى صورت بين ردو فدح فرمايا اوران بي ضمناً منهاج السنة كي تعرلف بقي فرما تي اور معض بدعات کے ازاکاب کی وجب اس کا روجی کیا ۔ تواس وجب ام سمبلی پرردو قام اورطعن و تشنیع کے لیے حشور میں سے وقتہ تنحص آمادہ ہوئے جو کہ ابن نتمیر کے عقیدہ برہیں۔ ایک صنبلی ہے اور دوسرے کوشا فعی ہونے کا دعویٰ ہے ۔ صنبلی کا نام ابوالمظفر لوسے بن تھ بن سودعبادی عقبلی سرسری نزیل وشق ہے -اور شافعی المسلک ہونے کے دعویدار کانام مھرب پوسف مینی یا فعی ہے جس کے تصیدہ کوآ لوسی نے جلاء العینین میں نقل کیا ہے ۔ان دو اول میں سے ہراکی نے امم سبکی کے رومیں طویلی تصیدہ مکھا سے ہتر وے زیادہ ابات پرشتل ہے جن میں ہر چھوٹی طری رائی اور قیاحت کا ذکرہے اورام سمی پرایسے رکیک جملے ہیں جوکسی عامی مسلمان كوبھى زىب بنين ديتے چرجائے كرعالم دفاضل سےما در بول-

براخیال یه مواکرین ان دونوں سے بدلہ اول وران دونوں کو ان سے عمل مبری جزا - اور بدلہ دوں جب کرمیں ایا مطبح نظر مرت احقاق حق اورابطالِ باطل کو بنا وَں گا اور مذہب عاطل وباطل سے مذہب صحیح کی تمییز پیش نظر مکول گا-تو میں نے اسی تا فيرا ورج مين يرقصيدة اليف كيا ورمين الترتعا الصد اپنے يا -ان كے ليے اور تمام ابل اسلام كے ليے عفو وعافيت كا طلب كار موں ميں نے اس قصيده ميں ولائل قاہرہ اوربرا مين باہرہ كے ساتھ الله تعاسف كے حق ميں جہت كا استحالة ابت كيا ہے ادربنی اکرم شفیع معظم صلی النّدعلیہ وسلم کی زیارت کے بیے سوارلیں ہر بالان رکھنے وورودراز سے سفر کر سے حاضر بارگاہ ہونے کا جازادرات نعانہ ونوسل کا جواز السے انداز میں بیان کیا ہے جس سے نرعقل اباء وانکار کرسکتی ہے اور نہ اولہ نقلیہ اس سے مانع ہو سنتے ہی جب کر ان مسائل میں اختلاف رکھنے والوں کا احس طریقہ پر ردیمی کر دیا گیا ہے ۔ والنواعلم بما مناک

لنصرة الحقك احظى بمطلب الحمد لله حمد استعد به الندتعاك كے ليے حدوثناء سے جس كى برولت بي نفرة حق كى استعداد وصل حيت هاصل كرسكول اوراس مطلب و مقصدے ایا حصرولصیبهاصل کرسکول -بك استعنت الهى عاجزاوفاعن

ابغى رصاك فاسعفنى باطيب

ده غرور دیجر کامجمه مبن اور ان کاپهره حیاروشرم سے سخت نا آشنا ہے۔

ساءت خلائقه صَلَت طرائقه ان کے اخلاق و عاوات برے ہیں اور ان کی راہی منزل مقصودے ناشنا ساہیں ۔ وہ لوگ اپنی بدکامی اور فحش گوئی کے ویرانے ہیں حیران وسرگردان ہیں۔

فقال ما قال ف السَبكى من سف قبعاله من سفيه القول اكذبه ابنى حافت اوركم عقلى كى وجرسے اللم سبكى كے حق ہيں كہا جو كھ بھى كہا - بُرّا ہواس كاكتنا جا قت پر مبنى قول سے اورانتہائى جھوٹا۔

ادف الجدال بغیر الحق مختلفا ماشاء من كذب وصو المخلیق به وه ناص خصورت و مجاوله به وه ناص خصورت و مجاوله به و تقورت و مجاوله به المرام و تابید و تقورت و مجاوله به و تقورت و تقورت المود من هبت المرام و تابید و تقال مفتخرا بالزود من هبت المرام به المرام و تابید و تقورت و مجاوله کو تھورتا ۔ اور المرب و مسلک توسیح ضورت و مجاوله کو تھورتا ۔ اور خصورت و مجاوله کو تھورتا ۔ اور خصورت و مجاوله کو تھورتا ۔ اور خصورت و مجاوله کارا ور نوابش مند کی مرزنش اور طامت ۔

یاایها العاحد العن المبین افق قل طال نومك یا نومان فانتبه است مین کا انگاد کرنے والے بوشی سی آ-اے خواب فعلت میں مونے والے تومیت موجیکا اب فرا میدرمو-

اهلکت نفسك فارجهاو ذربه عا بها بلیت و دع فولا شقیت به تونید شقیت به تونید این این آب کو بلاکت میں و مبتل موجکا ہے اور میں قول کی وجہ سے بدیخت بن گیا ہے اس کورک کر۔

لمرتجعل المصطفیٰ اهده لزائر المرائر بشد المرحل ومن يستغيث به تون پايسے مصطفیٰ صلی المرعلی امرکا حقدار انهاں سمجا کران کا زائر دورسے بقصد زیارت بواریول پر سوار ہوکہ حاصر فدورت افدس ہوسکے اور سراس قابل سمجا کہ کوئی شخص ان سمے ساتھ فریا درسی اور توسل کر سکے یہ کر سکے یہ کر سکے یہ کار سکان کا کار سکتار کا کار سکتار کا کار ساتھ کا کہ کار سکتار کا کار سکتار کا کہ کار سکتار کا کار سکتار کا کہ کار سکتار کی کار سکتار کی کار ساتھ کی کار سکتار کی کار ساتھ کی کار سکتار کی کار سکتار کی کار سکتار کی کار ساتھ کی کار ساتھ کی کار سکتار کی کار ساتھ کی کار سکتار کی کار سکتار کی کار ساتھ کار ساتھ کی کار ساتھ کی کار ساتھ کی کار ساتھ کی کار ساتھ کار ساتھ کی کار ساتھ کار ساتھ کار ساتھ کی کار ساتھ کار ساتھ کار ساتھ کی کار ساتھ کار ساتھ کی کار ساتھ کی کار ساتھ کار ساتھ کی کار ساتھ کار ساتھ کی کار ساتھ کار ساتھ کی کار ساتھ کار ساتھ کار ساتھ کی کار ساتھ کی کار سا

ا ہے بیرے الرومعبود میں عاجر مہول تجھسے مدو وفصرت کاطلب گار مول بتیری رضا کا طلب گار مہوں مجھے پاکیزہ ترین ایلودا ور رضامندی سے ساتھ بامراد فرما- اور نصرت وتعاون سے ہمرہ ورفرما ۔

فان تعن تعلب ایسطوعلی ۱ سسله اوتخه ک اللیث لا یقوی لتعلب اگر تولوم طی اسله اگر تولوم طی اللیث لا یقوی لتعلب ا اگر تولوم طی کی املاد فرما دست تووه شیران نر پر جمله اً ورم و اور اگر شیر کونصرت وطاقت سے نه نوازے تولوم طی سے سے نبر دا زمانه موسکے -

ورائس مالی جا ہ المصطفی فید ادعوك بارب ایدن له و به میری پرنجی اوركل كائنات مرف پیا ہے مصطفی صلی العظیم ولائم کی جا ہ ومرتبت ہے اس كے وسیلہ تجو سے وعاكرتا ہوں أنہیں كے طفیل میری تائيدو تقویت فرنا اور اُنہیں كے صدقے میری نصرت وا ملاو فرنا۔

وار حد به علماء الدین قالحبة من الاست من العل سنته سا الا و من تب حبا ، مصطفے علم التی تو الله من المال الدنت بررحم فرنا ہو ہوونسیاں كے مرتكب بن یا بیار منزاور مونسان بی مرتکب بن یا بیار منزاور میں بیار منزاور میں میں بیار میں میں بیار بیار میں بیار م

لولدھم ماعلمنا مابعثت به خیرالوری وعجزناعن تطلبه اگریم علماء حق نام کو میجا اور سم اس اگریم علماء حق نام کو میجا اور سم اس دین حق کی طلب و تلاش سے عاجزرہ جانے۔

احدی شفاء سقامر ف زیبا س ت شفی صدور حسیم المتومنین به انهو کی شفاء انهوں نید المتومنین به انہوں نید انہوں کے مزار پرالواری زیارت ہی بعض لوگوں کو پیش آنے والی امراض قلب کی شفاء کلسائل مہیا کیا ہے اور اس کی بدولت اہلِ ایما ل کے دلول کوشفا یا ب کر دیا ہے۔

درب غوغوی ذھے حسدہ سے با غوود وقاح الوجہ اصلیہ کتے مادہ اور اور بے علم راہ داست سے بھٹکے ہوئے لوگ ہیں جنہوں سنے اذرہ حدولغض ال کی مزمت کی ہے

یں کوئی پروا نہیں جس سے تو گراہ موگیا ہے -

من این جنت بذاهد المامك لحد یقله احدد حاشا ان یقول ب الترابی و نظریر کها اوروه اس سے بالاتر بی کرایے قول کریں۔ کرایے قول کریں۔

وسل ابا الفرج الجوزى تابعه بنبيك بالحن فاعلم واعملن به توالدالفرج بن الجوزى ت وحقيقت سے آگاہ گریں گے اور اس کے مطابق عمل برا ہو۔ اس کواچی طرح معلوم کرنے اور اس کے مطابق عمل برا ہو۔

وتُنوعمرالله بالنات استقرعلى معرش فنلحن اوصات الحدوث به توالتر تعالى المعاقرة بالنات استقرع المرتواس كعمالة الوالتر تعالى المحتاج كروه ابنى ذات كعماقة عرش برستقرب -اورتواس كعمالة صفات ودوث كولائق كرّا به-

وبالتوسل لا ترضی و تسمنعید تقول ذلك فعل المشركین به مقول بارگاه خلاوندی کے سانھ توسل پر توراضی نہیں ہے اور وہ تیرہ نزویک شرکی کافعل وعل ہے۔

نزهت دبك عن شرك بزعمك ولم منزه كردیا - اگر اس كو مخلوق كی مثابہت اور صفات صدوث كے ساتھ انصاف سے منزه كردیا - اگر اس كو مخلوق كی مثابہت اور صفات صدوث كے ساتھ انصاف سے منزه و مقدى تسلیم نہیں كیا -

لقى وقعت من الد شوالى فى ناوك من حيث شدت خلاصا منه بوت به يقينًا توشرك كى نفى كرتے تو وشرك مي بتيل موكيا ہے بہاں سے تونے شرك سے خلاص كى كوشش كى دمي سے شرك كى طرف لوٹ ہوئے۔

اما الصلاق ثلاثا فالمخالف في وقوعه ساقط في نفس من هبه كين تين طلاق كامعامل، توان كوقوع بي مخالفت كرنے والاسب اورا پنے فرم ب كى روسے ماقط اور نا تا بل اعتباد و اعتبار سے -

ترب تنصوره ف حکر مسائل المنظمین به اخطاد خالف کل المسلمین به تواس کی دابن تیمیری ایسے مسلمین المراد کرناچا شام سے جب میں اس سے فعش غلطی مرز دموئی اور تمام الم اسلام کی خالفت کا مرتکب مواہم -

دکھر رحلت الی اعرب ارب من اعردین و دنیا قد عنیت به من اعردین و دنیا قد عنیت به مالانکر خود تونے تنی بارانی دنی اور دنیوی هاجات میں دور ووراز کا مغرکیا ہے اوراس امر کا قصار داعتنا رکیا ہے۔

دف المساجد لا کل الده موراً ف ذالت الحدیث الذی قدماسمعت به وه مرث ہوتی ہے اوراس کو زائرین ور بار نوی ہے بال کردھا ہے وہ مرف ساجد کی فرور دراز سفر کے منوعیت میں وارد ہے۔

وور دراز سفر کے کہ جانے کے لیے ہے نا کر جمیع امور کے لیے سفر کی ممنوعیت میں وارد ہے۔
دالا ستفاشة معناها تشفعت به به الحل الله فیما نو تنجید به

والدستغاشة معناها تشفعت به الى الله فيما نوتجيه به اله الله فيما نوتجيه به اله الله فيما نوتجيه به المراسين المدائة كامعنى ومفهوم بماري نزديك بيه مهم كراني اميدول اورتمنا ول كرآن كراني مي الن كي ذات الذك سي شفاعت وسفارش طلب كرنا -

دمابذلك من بأس ومن حرج الالدى ميت من لسعة المشب ه اس ميں نزكو ئى خوف وانديث ہے اور يہ كوئى ترج گرمون اس نخص كے نزديك جى كوتكوك وثبهات كے ارْدعول نے دُس ليا ہے اور اس كا ول روح ايانى سے محوم موكر البرى موت مرحيكا ہے -

هو الشفيع لمولاء وسيد لا في ك حال مغيث المستغيث به وسيد لا وراث مع المستغيث به وسيد لا وراث مع المراد وسيد لا وراث مع المراد والول كم مرحال مي في مولا وسيد كي مرحال مي في مي المراد و الما العالمين به ومن المرد و ا

وَالله والله لوك الله يضلل من يشاء من خلقه فيما يرب به ماكان يوجه ذوعقل فيمنع خرا من اهل ملته اوسيترب به من احل ملته اوسيترب به مخدا بخدا اگر التررب العزت ابني مخلوق بين سے جس كو گراه كرنے كا اراده فرا تا ہے اس كو گراه كرنے كا اراده فرا تا ہے اس كو گراه كرنے كا اراده فرا تا ہے اس كو گراه كرنے كا اراده فرا تا ہے اس كو تك عقل نداليا نه ما جو لوسل واست خالت سے منع كرنا يا اس ميں شك و ترود كا شكام و است خالت سے منع كرنا يا اس ميں شك و ترود كا شكام و است خالت سے ابعا الدنسان مالك له موجه است بيا ابعا الدنسان مالك له منع من الدموكي تهدى لا صوبه اسان تي كو تي موجه اسان تي كو تي موجه كرنا تا كو الموركي تحقيق كركے حقيقت حال تك رسائي كي كوشش نهيں كرنا تا كو صوب اس من بين جيكے ۔

ها انت تىزى عدان الله خى جهدة ولا نبالى بتشبيه ضللت ب غورس ن نواس نرعم فاسرى مبتلا جهر الترتعاط جهت ميس م الدرتي الترتعاط كالمخلوق سے نشبير

دذالت اعظم برهان بانك لمر تيرى يه بے جانصرت وا ملاداس امركي بين دليل اور عظم بر بان سے كرجہان كبين تو نے اساءت اور برائى كارتكاب كرلياسے اور ماطل كوا بنا ليا ہے تو بھر حتى واضح ہونے برجمی تجھے جيا دامن گرنہيں ہوئی۔

اما الکلام باوصاوف الدله عداد عن الحوادث بطوا ان تحل به فندالت موضعه علم الکلام مؤمن الداد و فلیواجعه بجد و بد و فلا الشراح الداد و فلیواجعه بجد و بد و الدار کام مول تواس کی الدر تراس می الدر مودار مودار

کلاهما قد حشا اشعار اسفها علیه زورا و ابلی حشومی هده ان دونوں نے اپنی مفاہت اور کم عقلی کے شخت اپنے اشعار کو هبوت موس سے جردیا ہے اور اپنے نزم ہب سے حشو وفضول کوظا ہر کم بہے ۔

کلاهماخلف من بعد صاحبه کلاهما متعد ف تصحبه و دونون این ما صب کے بعدای کے سے عالی بی اوراس کی رفاقت ومصاحبت بی مدے بڑھنے والے ہیں۔

الکت بینهما فرقا ہے افترت مع دتف تھما فیما یعاب ہے قابل تنقیداور عیب ناک امور میں اتفاق کے با وجودان میں ایک وجہ فرق بھی ہے جس کی وجہ سے وہ دونوں صل میں۔

نالحنبلی کے عدار بنصوت میں کشیخہ بابا طبیل تلیق سے منبلی کے لیے تو اپنے شیخے کی بافل نظریات وعقائد ہیں جو اس کے لائق ہیں نفرت وامداد کا عذر موجود ہے۔
اما الیمانی خالمہ دور لا شہد لا شہد الدُن مخطی ف خلط مشرب الکون یا نی کو طامت کرنے والاممذور ہے کیونکہ وہ اپنے مسلک ومشر ب میں تخلیط وہ بیس کی وجہ سے سخنت خطاکار ہے۔

لعربات ذائ غربيا فالمقياس نعم هذا اليمانى تلاوا ف باغربه الدوئ قباس عنبلي من المركام كامرتكب نهي موا بال البنديريانى غربيب ترين اورانتهائ عجيب امركا مرتكب بوابال البنديريانى غربيب ترين اورانتهائ عجيب امركا

ان کان بایا فع عارعلیك بذه فباب اسعد فخر تفخرین به اب اسعد فخر تفخرین به اب اسعد فر تفخرین به اب این عارات معالمه این این فع اگر تجهاس سے عار الاحق موتی می در اب تن كی طرف رجوع كرك) توفخری اسعدیهاس معالمه این فخر كراوراس كی اتباع كر-

کی مایمان ا ذا لا تیت ذایس وان تجد حشوشامی تدین به کسی دان توبیان این به اسی دان توبیان این به کسی دان توبیان کی کاحثوا در فعنول عقیده دستباب موگیا تواس کواینا سے گا-

ان شافعیافه ۱۱ الحشوجیت به من این فلتر و حتی نقول به اگر توشافعی بے توریدر دی اور اسی کے مطابات عقیدہ رکھیں۔ اور اسی کے مطابات عقیدہ رکھیں۔

هل قالمه الشافعی فی الا مرلیس به او فی المرسالة اومن این جنت به کیا ایم شافعی فی الا مرلیس به اور کیا ایم شافعی فی الا مرلیس به کیا ایم شافعی نے اس کو اپنی کتاب آلائم ، میں ذکر کیا ہے اس میں نواس کا نام ونشان بھی نہیں ہے یا کسی اور رسالہ بین اس کا ذکر ہے اور کون سی جگا سے جہاں سے تھے ہے ہدایت دستیاب ہوئی جو تو اہل اسلام کے ملاقہ لیا ہے ۔
الشیخ شیران اجد ای وحقق ہ وحقق ہ کی نص تنبیج ہ اوف مہد جب میان شیخ شیران نے اس کا قول کیا ہے اور اس تحقیق کو ظاہر کیا ہے اپنی تنبیمات کی نصوص میں یا جہنوب میں ؟

رعقلا و نقلا و آیات مفصلة من کل اورع شهم القلب منتبه)
ده جوابات عقلی بقی مهل کے اورمفصل آیات پرمبنی بول کے اورایٹ عقل کی طرف سے بول کے جوتقوی ، وکاوت فی نظانت اورمخز بیدار کا مالک ہے -

رماض العندان كحد السيف فكرته يرمك نظما و نشوا فى تادب الله المراق الم العندان كحد السيف فكرته والام ورق الله المراق المر

ا مقاد دهن اذ احالت قریعته یکادیختی علیه من تلهه می اصفاد دهن اذ احالت قریعته یک بین علیه من تلهه می وه این رون داغ کانک می حب اس کی طبیعت جوابات کی جولانگاه بین آئے توقریب ہے کہ اس پر عبل اعظم کا اندیشراور خطره وربیش ہو۔

لوکان فکوک مثل السیف حدته دکنت جاهدت شیطاناغویت به اگرتیرا فکوک مثل السیف حدته دکتا جماد کرتا جمی درجه توگراه موگیا ہے۔ اورکان ذهنائ یامغوو دمتقدا کماتفول و تخشی من تلهب کان یحرق حشوا فی الفواد به خوابه فیقیه من مخوب کان یحرق حشوا فی الفواد به خوابه فیقیه من مخوب یااگر شرا ذہن وقا واور تا نباک موتا جی کرا سے مغور تو کہنا ہے اور اس کے جل اٹھنے کا خطره محتوی کرنا ہے تو وہ تیرے دل میں موجود حشور بوقائد اور خوابیول کو جلانا اور اسے خواب کرنے والے نظریات سے محفوظ کروتیا ۔ برما مذمنا کی اسبکی فہو سے شھادتہ بکھال حین فہت به تیمال میں فہت به تیرانا م سبکی کو منست کرتا ان کے درجات کمال پرفائز ہونے کی علامت ہے جب کرتو نے اس کا اظہار کیا (ادر اپنے اندرکی نرم کو اگل)

دوکنت تعلمه ماقلت ذاك به شعرت نيه ولكن ماشعرت به الرّنوان كي منصب وتفام كوجانيا توان كي متعلق به باتي مركزيا. توفيان كا ورتبت بين جمانكا توسيم مرّ الركا دراك نهين كرسكا -

اوالدمامرالغزالى قال ذلك او المامنا الاشعرى العبرت ال به ياام غزالى نه يرقيده ركام عن المامنا الاشعرى العبرت ال به ياام غزالى نه يرقيده ركام عن المام غزالى نه يرقيده ركام عن المام المام

فی فقہ ہمر ذکردہ او عقائدہ ہم کلاھما ذمہ مع میں بیصول بہ آیا شافعی علما دیست بین ان اقوال اوران کے آیا شافعی علماد نے اپنی کتب نقر میں ان اقوال اوران کے قائدین کی ندرت موجود ہے۔ قائلین کی ندرت موجود ہے۔

اذن فقل اناحشوی بدون حیا وابر امن الشافعی انت الدعی به توجر بغیر حیا وظر امن الشافعی انت الدعی به توجر بغیر حیا وظر بخیر حیا وظر انتساب کا دعوی کیا ہے اس سے برارت کا اظہار کر۔

لوکان حقاحفظت الشافعی دار تسود و دیدک فی اعلا مر مداهیه داد داد سفوت علی السبکی ت بعه سؤت الا مامر دکل المقتلین به دار شروع ی داد سفوت علی السبکی ت بعه الرجر کی ان کے اعلام منهب میں حفاظت و نفرت کی ہوتی اوران کو بریشانی میں مزوالا ہوالیکن انوس سے تیرے لیے کر جب تو نے اہم شافعی کے متبع کا مل اہم سبکی برسفا ہمت کی مقتل کی بنا پراعتراض کیا سبے تو تو نے اہم شافعی اوران کے تمام مقتل اول کو بریشانی میں متبل کی اورانتہائی غرود کی اسبے۔

لقد كذبت وشى الفتول اكذابه اذقلت للشيخ من عجب عرفت به اذقلت للشيخ من عجب عرفت به يقينًا توني جورت بوانتها أن كزب وافترار پر بنى موجب كرتون في شيخ مبئ كم كم متعلق ادراء كمركها جب كرتواس عزور و يحرك ساته تومعروت ومشهور بوحيكا سے _

د خابر زورد متری وانلہ انجوب ہے۔ مثل العنواعثی تودی من تسرب ہ میدان سحث ومنافل میں نکل اورشنے ابن تیمیر کے مسائک پر دووانکار کر بخدا تجھے لیسے جوابات ملیں گے جوصواعتی کی مانند ہول گے اورجس پر اِن کا گزر ہوگا اس کو ہاک کر کے رکھ ویں گے۔ احدینهج المرافقی منهاج سنت ولورآن الا قبح منهب رافضی اس کے منہاج السنتہ کے واضح اور کشاوہ راہ پر گامزن نہیں ہوا اگراسے دیکھتا تو وہ کتاب اسے اپنے نہب کی فباحث دکھلاتی -

فی باب مال مشل دو اجبه حسن اختصار فحسن رأی موجبه اس کے سراب بین کمال تحقیق ہے۔ اس میں صروری حن اختصار موجود ہے اور اس بین ہم حکم اس کے موجب فر کا کا کا کا مسن رائے و فکر علوہ گرہے۔

یسر الهی سنیا بخلصه من مناهب الحشو کی بخطی بطیبه استفاده کیا اس کے عمدہ مطالب سے استفاده کیا ما کے عمدہ مطالب سے استفاده کیا ما کے ۔

دا نظرلما قاله السبكي فيه تفنز باصدى القول احلاة و اعذبه ويحت علام بي المحت على المحت المحت على المحت على المحت المحت على المحت على المحت ا

علامه سبكي كامنهاج السنتريتيمره

ران الروافض تومر له خلاق لهم من اجهل الناس في علم واكذب في المناس في علم واكذب في المناس في علم واكذب في المناس ا

(والناس في غنية عن دد ا ف كه حد لهجنة الرفض واستقباح ملاهبه)
الوك ال ك افك وافترار ك وسيم تغني بي ببب رفض كي بين كا وراس مزمب كي قباحت ك و و ابن المه طهول و قطه و خلائق ه دلع الى الرفض عال في تعصب في ابن مطهر وافعنى ك خصال وعا وات ياكيزه نهاي مبي وه رفض كا واعى مع اور البني تعمل مربت علو كرف و والا م و

د لفند تفتول فی الصحب الکوام ولمر بستحی مها افتراه غیر منجب، اس نے صحابہ کوام علیم الرضوان ربہ بہان باندھے ہیں اس نے اپنے افترا، وبہتان اور نامسعودا قوال پر فرہ بھر شرم وجیار محسوس نہیں کی۔ الا استحیت من المختاد فیده دفی آبات و دهر انصار صوکب ه کی تجھے اس میں موبود ولپ ندیدہ خصال اوران کے آبار واجداد کے برگزیدہ فعال سے حیا نہ آئی حالانکہ وہ ریول کیم علیم السّدام کے موکب ولشکر میں سپامی اور معاون و مددگار میں۔

آباؤکا نصیوہ فن کت گبھر وھو النصیر بکتب حبیتہ ہے۔ ان کے آباء واجدادنے سرورکوئین علیرات ام کی عساکروگرائب کے ساتھ نصرت وا مداد کی اور بیراپنی کتابوں کے ذریعے ان کی ا مداد و نھرت کرنے والے ہیں جن کی بدولت وہ بارگاہ رسالتہا ب علیہ افضل الصلوات ہیں مقام مجومیت پر فائز ہو گئے ہیں ۔

اگران کی طرف سے نبی اکرم صلی الٹرعلیہ و کم اگر ان کی طرف سے نبی اکرم سے و ب اگران کی طرف سے نبی اکرم صلی الٹرعلیہ و کم کی نفرت و مدد میں سوائے شفاء السقام کے دوسری کوئی کتاب لمجبی ہوتی تو ہی ایک کتاب ہی عزت والی ذات ہے یہ ۔ بی اور کتنی ہی عزت والی کتاب ہے یہ ۔ ورکتنی ہی عزت والی کتاب ہے یہ ۔ دولا بن تیمیدة للمصطفی خدی مر لکناه لِم لوضق فی شاد ہے۔

دلا بن تیمید نے بھی نمی مصطفی حدد مر لکند لعربی فن تا د ب ابن تیمید نے بھی نمی مصطفے علیدالتی توالنناء کی فلات مرانجام دی ہیں لیکن اس کو توفیق ادب نصیب نہیں ہوتی (حالانکہ قبولیت فلات کے لیے بنیا دی شرط ادب ہی ہے۔ با ادب با نصیب ہے ادب بے ادب بے نصیب)

یفول کا ملشرکین المستغیث سه وقد عصی نا ترسیمی لیتوسه وه کهتا می کرنی ارز سیمی التر وه وارده وارد و الرجو ده کهتا می کرنی اکر می التر علیم حلی التر علیم کے ساتھ استفال کرنے والامشرکین کی اند سے اور وہ الرجو میں مین طبیع کی طرف زیارت نوی کے لیے روال دوال سے وہ عصیان واٹام کا مرتکب سے۔

اف دن لك ذنباك اكفرة بده وان قيل بل خزى لمذنب انوس به وان قيل بل خزى لمذنب انوس ب ايس عظيم كناه كوم وريديكن مي اس كى ان فعرات كى وجرساس كو كا فرنبي كن الروب بعن حفرات انوس بي كا نوش وياب بال اس كناه كے مرتكب كے ليے بہت بطبى ذات اور دسوائى ہے۔

لکن له حسنات جمسة فیها اسباب عفو وصفوهن مسبب سیکن اس نفر کامبب وفاعل مخلص ہے اور سیکن اس فلم کے گناموں کے ساتھ ساتھ اس کی صنات بھی وافر مقدار میں ہیں جن کامبب وفاعل مخلص ہے اور وہ اس کی معانی اور عفو اور گذر کاسبب بن سکتی ہیں ۔

منها جواب علی المنتلیت دوب فه اکره به من صحیح القول معجبه بی بی سے ایک تو الم تعجب میں والد اور معجب میں والد اور معجب میں والد دور جواب میں والد دور جواب میں والد دور جواب ہے وہ -

رتكاب لازم أناب -

رد کی ید فید لود ضعف سامعه جعلت نظر بسیطی فی مهد نه)

معید علم کام میں کا مل بستری حاصل ہے اگر سامعین کے ضعف فکر اور نقصان عقل کا اندیشہ نہ ہونا تو ہیں ایک بسیط
نظم کو اس علم کے مہذب سائل میں تالیف کرے اس کے ساتھ متسلک کر دیا۔ (انہی کام السبکی)
نظم کو اس علم کے مہذب سائل میں تالیف کرے اس کے ساتھ متسلک کر دیا۔ (انہی کام السبکی)
نعمد حکی الحقیقة لمریعیت بمنصب
بال ہاں الم سبکی نے اس کے شعاق درست فرایا ہے اور بالکل حقیقت بیان فرائی ہے اور اس کے منصب
کوعیث و مہودہ گوئی کا نشانہ نہیں بنایا۔

کتب ابن تیمید با احشوشاهدة علیه فیماحشاها من تمن هبه ابن تیمیدی کما میں اس کے حتوی ہونے برشاہ میں کیو کمراس نے انہیں اپنے اختراعی مذہب ومسلک کے ماتھ پُر کردکھا ہے۔

فالحشونقل له والاعتزال له عقل دكل لسف بله شبه حق كا دار و ملافقط نقل به والاعتزال كى بنياد فقط عقل ب ادر شنى كه به بلاث بدور فول بحيثيت مجوى تابل سندو حجت بني -

مذا اصطلاحه مرا العشوى عندهم دوسنة جامد فى كل مشتب المران كى اصطلاح به العشوى عندهم وسي جودكا مناسب المران كى اصطلاح ب اور حثوى ال كے نزديك وہ سے جو منت پرعمل كرنے والا مواور مراث تبرام لمي جودكا منطاب و كرنے والا موا

دولا بن تیمینه دی علیه دف به فصد الدد و استیفاء اضربه)
ابن تیمیر نے اس کاردکیا ہے اور مقاصد رو کائی اوا کردیا ہے اور جملہ انواع مقصود کوکائقہ لچرا کیا ہے۔
(نکنه خدط الحق المبین بسا یشوبه که دف صفو مشرب ه)
لیکن اس نے حق مبین اور واضح مسلک کوالیے اباطیل کے ساتھ فلط ملط کردیا ہے جوصا ف مشرب کو کلار اور
گدلا کردینے والے ہیں۔

(یحادل الحشوانی کان فہولہ حنیث سیر بشرق ا د بمغوب) وہ حشور نظریات کی اشاعت و تروج کے دربے ہے بہال کہیں تقبی اس کو نظرات نوسیاس کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ جانے والا سے سشرف ہیں ہویا عزب ہیں ہو۔

د بیری حوادث لا مبدا لا ولها فی الله سبحانه عما بطن ب) ای کا اعتقادیر ہے کر توادث کی ابتدار نہایں ہے بلکہ ان کے اندر زمانہ ماضی میں اسی طرح تساسل ہے جس طرح متقبل میں اور المترسبحانہ و تعالے میں ایسا عقیدہ رکھتا ہے جس سے المتر تعالے منزہ دمبر اسے۔

دلوکان جیا پری خولی ویسمعه دودت ما قال دوا غیر مشتبه)
اگرابن تیمیه زند مونا میراکلام و یکه قااورسنیا تومی اس کا ایبار و کرتاجی میں کسی سم کا اشتباه وغیره نه ہوتا۔
دکمارد دوت علیه فی الظّلاق و فی تولئ الذیارة اقفو الترسیسیه)
عیے کہیں فی طلاق کے مسلمین اور زیارت روضہ افٹرس کے ترک کرنے کے فتولی میں اس کا روکیا ہے اور
اس کی میمودہ گوئی کا تعاقب کیا ہے۔

روبعد کالد ادی للود حاشد تا هذه وجوهو کامیا اصن سه) گراس کے فوت ہوجانے کے بعداس کے روکا مجھے کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ جب کراس کا جوسر فکر اتناقیسی ہے کہ ہیں اس پر بنول سے کام بینے والا ہوں -

اوالردیدسن فی حالین واحدة الانتخاب الناس حیث به الناس کی کاروزو مالی الناس الناس الناس الناس مالی کے کسب وصول بین ال کے نزویک کوئی فائدہ و فقع ہو۔ اور مولائی کے لیے جب کم اس بی علم ال کلام هدی بل بدعة وضلال ف تطلبه اور لوگوں کے لیے علم کلام میں کوئی ہوایت وارشا و نہیں ہے بلکراس کے طلب کر نے میں بدعت وضلال ت

کرنے ہوئے ان کوخطاب فرمایا ہے تاکہ وہ سجو کسی المذامشتبہات اور متشابہات مکے ساتھ نبی اکرم صلی السّر علیہ دسلم کی تشریف آ در ہی اسی حکمت پرمشتمل ہے۔

ودادد اللفظ ان ادی بظاھر و معنی المحدوث سعیدا فی تجذب ا شربیت مطہوبی وارد لفظ اگر بظاہر ایسے معنی برولات کر الوجی میں صدوت وامکان پر دلالت ہے تو ہم اس سے اجتزاب کی کوشش کریں گے۔

وقد معنی لذالك اللفظ معتمل بعض الدئمة منا فسروة به ان الفاظ كا يسامعنى معنى كورت و المعنى كرماقد ان الفاظ كا اببي معانى كرماقد الفيروت الفيروت المراح كى ہے۔

وفقده هرواحد تنزیه خالقنا تفوی ماجاء او تاویل مشتبه اوران سب حضات کا مشتبه اوران سب حضات کا مشتبه اوران سب حضات کا مشتب کا منظم می می می می کارس اوران کی تاویل کریں -

کل الجهات علا منها و الرجهات علا منها و الرجهة تحد جل عن ابن وعن شبه و اسب جهات سے بالا تر سے اور کوئی جہت اس کا احاظ نہیں کر سکتی وہ این و مکان اور شابہت نعلق سے مالاتر ہے۔

حشاعقیدته حشوایخل به تد صح الله من وصف بلین به اس نے این عقیده بی ایس ایک اللوسی الله می وصف بلین به اس نے ایس اس نے این ایک الله و ال

ففرقة العشوقوم ته بصاحبهم في الحق سوع اعتقادات نعوذ به حضوية فرايبافرقه بهم الترتعاكي اليع عقائد سعنو من المرتعاكي اليع عقائد سعنو من المرتعام الم

منه حرمشبه منه حرمجسب و لاتناس الله خوما قبائلين ب ان بي سيعض شبه بي جوالترتعاس كي ليجميت ان بي سيعض شبه بي جوالترتعاس كومخلوق كى انندقرار دينه مي اوربعض مجمع بي جوالترتعاس كالترتعاس والمارت نصيب نفر مات مجوايت نظريات ناسده و باطلر كے قائل بي مسلم كرنے بي الترتعاس الله اي قوم كوتقدس وطها رت نصيب نفر ماتے جوايت نظريات ناسده و باطلر كے قائل بي م

اما ابن تیمیته فیه عرف وجهته بها خانسه و اشکر من موسیه کیکن ابن تیمیدان می مختلف و جوه سے جامعیت کا حال ہے بعنی وہ بیک وقت تروج واعزال اور جسیم و تشبیر کا حال ہے اس بات پراھی طرح غور کراوراک کومرزش کرنے والے کا شکر سیادا کر۔

و ذاك كاف به فى ذهرباعت ادلى و بدد لفظها فاطوحه و ار مربه اسى قدراس كى بدعات كى فرمت كي كافى ب كيونكه مقصر صرف الفظى كافى ب كيونكه مقصر صرف الفظى كافى ب كيونكه مقصور ب المذااس لفظى مجت كوهور سنة كى وه حتوى يامعتزلى نهيس كها تابكه اصل مقعد كو مد نظر كي العيد كو مد نظر كي العيد كو مد نظر كي العيد كافت كاقصد كيجة -

دنزه الله عن شبه وعن جهة بالغيب آمن وصنه ف تغيبه الله تعن شبه وعن جهة بالغيب آمن وصنه ف تغيبه الله تعالى الله

اذیستجیل علی خلافناجی ہے۔
کیونکہ ہارے فلاق جل وعلی پر جہت میں ہونا محال ہے اور محال امر کاعقیدہ رکھنا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے۔
نعم تعقل موجود بلا جہت صعب لغیر نبیب القوم فانتبه
فعا اتی فی کلا حرالترع مشتبہ الحکمة الفید قد حام النبی به القوم فانت کے موجو ہونے کا تعقل وتصور ہوکسی جہت میں نہ ہو وہ ماسوا انتہائی ذکی اور سیار مغر شخص کے لیے ممکن نہیں ہے۔ اس امر کا ایجی طرح خیال رکھ کہ شرایعت مطہرہ نے عامی ذہن کا لحاف

والعلو والفوق ایضادالنزول انی دالضحك مع غضب ویل تغضبه علو : وق اور نول کی اس کے نارامن کرنے والے علو اور نول کی ایم کارامن کرنے والے کے لیے طاکت ہے۔

واسلم الدهم تسليم بجانب معنى الحدوث كما يرضى الدله به المحدوث كما يرضى الدله به المرحق قدر موادر م كرالله تعالى اورحقيقت حال كاعتراف كرسكن البياا عراف جوهوث وامكان كم منى سے دور موادر م طرح كرالله تعالى كى رفنا بور

هذا حو المذهب الما تورعن سلف اهل التصوت كل خاص به المستوف الله التصوف كل خاص المن الم التصوف الله يبى وه مذرب وسعك حق مع حرتمام السلاف على الورومنقول مع اورسمي صوفيا مركوم أبل التصوف الله كا تاكل بن -

وهو المرجح عنداله شعری ولا یاباه مناجیع المقتلی به یکونی هی اس کانکانیس کوا یم نظر وعقیده شیخ اشعری کے نزدیک رانج و مختار ہے اوران کے مقتلیل میں سے کوئی هی اس کانکانیس کوا و الما تریدی تغویض عقید ت وان یوول فلا قطع لدید به سیخ الوالمنصور ما تریدی کاعقیدة تفوین کا ہے اوراگر تاویل کی جائے تواس کو جائز انتے ہی گراسس کی قطعیت تعیم منہ رکرتے ۔

من رامران بدرائ المخلاق فهواذ ا فى غير مطبعه فعاف لا شعب ه بين رامران بدرائ المخلاق فهواذ الم الماطركون تو وه خيال خام بين بيتلائ اور مختلف كها ميول من منطق والاسع -

ا دلیس بیادیه لاجی ولاملك ولا بنی قریب من مقرب ولاملك كونكهای کونكهای کی حقیقت سے نرجن آگاه می نرطانكراور نروه انبیاء جو الثر تعالے كے منزل قرب عطائر نے كی وجہ سے اس كے قریب ہیں -

اں عرش سے بھی فوق ہے بغیر کسی کیفیت اور شابہت کے اپنے تستراور پردگی ہیں -الٹرتعائے اسمان ہیں جی ہے اور نہیں ہی سے اور نہیں ہیں جی اور نہیں ہیں جی اور نہیں ہیں کا ذکر قرآن مجمد میں ہے اور نہیں اس کی کلذیب کرنے والے سے بری موں ما بالذا فحن نسعی ف تباعث ا وصور القودیب و تنامی مع نسفر جب ما بالذا فحن نسعی ف تباعث اور میں حالانکہ وہ قریب ہے اور ہم اس کے قریب بونے میارا کیا عجب مال سے دور مونے کی کوشش کرنے ہیں حالانکہ وہ قریب ہے اور ہم اس کے قریب بونے کے با دی داس سے دور ہیں -

ایده دب العبد من تقریب سیده وسید العبد ید نوحین مهرب می کی کی کی کی کی کی کی کی کی اس کے جا گئے کے وقت اس کے قریب می کا آنا اس کے جا گئے کے وقت اس کے قریب ہونا ہے۔ اس کے قریب ہونا ہے۔

افرص سوی الله من کل الوری عدما و هکده کان معد و ما بغیه ب الله تقام می و ما بغیه ب الله تقام می و ما بغیه ب الله تقام من من و من کر - اور نی الواقع جمیع موی الله برده علم می بی تصاور معدوم می الله و منافق معدوم من من و منافق الله و تقام می و منافق معدوم تن و الله الله الله و تقام می الله و تقام می الله و تابی الله و تابی و منافق معدوم تنی و است منافق منزه می و منافق منافق منزه می و منافق منزه می و منافق من

سبحانه من اله لیس بحد له عدش بل العرش محمول له وبه و الاومعوداس سے پاکیزه تر ہے کرع ش اس کا حال میں اس کا حال ہو، عرش اس کا حال ہیں ہے بلکروہ اپنی قدرت کا المرسے عرش کو اٹھانے والاسے۔

اراس کاعرش براستقرار مرتوده عرش دیان به المعرش حاجة محتاج لمرکب اراس کاعرش براستقرار مرتوده عرش کی طرف اورایت مرکب و مواری کی طرف تحتاج برجائے گا۔

اکن علیہ استوی لد کیف نعاب مرب سے کہ ہم جانتے ہیں بلکہ جوالٹر تعالے کے علم ہیں استوار کامعنی ہے۔ ایسی قہر و تسلط کے ۔

جاء المهجى له سعيا وهروك والحب والعترب منه مع تقربه الى دورت برت الاوردرسيانى دورً كساته أناجى منقول بداوراس كم برخاوق سقرب بمن مح باوجوداي كاكس سقرب ما مسكم ما تقريب بونا اوراسس سے مجت ركھنا بھى مالور بے۔

تربيف كے موافق ومطابق-

وکتبھم فی سوی معنی عقائد ھم بحور علم فرد منها لا عن به الله الله عن به الله کامطالعه کرنے والا ان کی عقائد فاسو کے علاوہ دیگر مطالب و مقاصد میں ان کی کتابیں علم کے ممندر میں ان کامطالعه کرنے والا ان میں سے حس کوزیادہ میٹھا اور لذیذ سمجھے اسی پروار دم وادر بیاس مجھا ہے۔

لکن اذاکنت لعرتدرك دسائنهم دع مايربيك نفلح ف تجنبه ميكن اگرانوان كي دسيسر كارليول سي آگاه نهي سي توجيران سي كلية اجتناب كركيز كم جيزريب وترووي والئ دالئ بواس كي ترک كرفي كرفي برسي فلاح نصيب موگ -

والله يرحمنا طراف رحمته مع إلعماد لكل المومنين به

النہ تعالیہ ہم سب پر رحم فرا دے ۔ اس کی رحمت ہی تمام اہل ایمان کے بیے عاد ہے اور سہلا و آسرا ہے۔
ابن تیمیر کی گا بول میں ایک کی ب العرش ، کے نام سے موتوم ہے کشف انطفون میں اس کتاب برتبھرہ کرتے ہوئے فرائے ہیں۔ ابن تیمیر نے اس کتاب برتبھرہ کرتے ہوئے فرائے ہیں۔ ابن تیمیر نے اس کتاب بین فرکہ کیا ہے کہ اللہ تعالیہ عوار رکھی ہے جس اس اللہ تعالیہ میں اللہ تعالیہ تعالیہ میں اللہ تعالیہ میں اللہ تعالیہ تعالیہ تعالیہ تعالیہ میں اللہ تعالیہ ت

ابن تیمیری اس کتاب بعنی العرش کا ذکر شارح الاحیار علامر بید مرتضط زمیدی نے جی کیا ہے۔ امام غزالی کے عقیدہ "مندوجہ
فراعد العقائد کے اصل نامن بعنی اس امرکا اعتقاد کہ اللہ تعالے عرش پرستوی ہے ہے تحت فراتے ہیں الم تقی الدین سبی نے
فرایا کہ ابن تیمیری کتاب العرش اس کی حمار کتب ہیں سے قبیح ترین کتاب ہے جب سے شیخ ابو حیان اس کتاب پر مطلع موات
عدابی تیمیر پر بعث جی بینا رہا حالانکہ اس سے قبل وہ اس کی بہت تعظیم وزکر ہم کی کرتا تھا اور وہ عبارت جی کو بعین نام مرز کی بہت علام
البویان نے ابن تیمیر کے بینے باقعے کہ کہا ہو اس کی بہت تعظیم وزکر ہم کی کرتا تھا اور وہ عبارت جس کو بعین نام مرز کی بہت علام
البویان کی مذرب بی ہے جا گرحیج جہور شابلہ اس کے خلاف بی اور الوسطی المالی حق بی جسم شرب کو گوگر ہونے تا جا اور طعن و شیخ میں اور العدی اس کے خلاف و سیکن مشورو
نوان میں مزوج ہے گر دیگر اصحاب مزہد نے نے ان کا رکیا ہے اور ان کے مقصد و مطلب میں تجونزا ہی ہے اس کو واضح کیا ہے ۔ اور رد
کو والوں میں مرفیر سے تعام عبد الرحمان ابن البوزی ہیں ۔ ہیں نے ان کا ایک رسالہ دیکھا ہے جسمیں بعض احداد تو اولی بیان اور ابن اور

وحاصل الامرانا مومنون به محراکمال وتنویدیدی به ماصل کام و بخت بر به کام ان مومنون به ماصل کام و بخت بر به کرم اس کی فات برج تمام کمالات کے بواس کی شان الوهیت کے لاکتی میں ایمان لاتے میں اوراس کی تنزیر و تقدیس کا عقیدہ رکھتے میں جواس کے شایان ہے۔

اخوا منا اسلمواً ملله واجتهده و المحق شاء و افضلوا فی تشعب و مهارب بھائی ہیں جواللہ لغے کی طاعت کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے ادسے حتی کویا لینے کا ارادہ کیا گراس کے مختلف شعبہ جات میں بھٹک کئے اور صواب وصیح احکام کے رسائی حاصل نہ کرسکے۔

مع کو نھوھن فحول العلم خدد ندلفوا ببعض مادی فی الدخصان من شبه وہ ما ہرین علم ہونے اور کا مل دسترس رکھنے کے باوجود تعین تنکوک وشبہات کیو حرسے تغرش کھا گئے جربہت دقیق ہیں اور باسانی ذہن انسانی ان کی حقیقت یک رسائی حاصل نہیں کرسکتا۔

ورب شخص ضعیف الفہ مسیق الی صوب الصواب فلم بیر ج یقول به اور کتنے ایسے اشخاص میں جو فکر و فہم میں کمزور مونے کے با وجو دصواب وحق کی سمت چلا شے جانے ہیں اور ہمیشہ صبح اور صواب قول ان سے ما در ہوتا ہے۔

الده مرلله من بهد یه نال هدی و من اصل نقد حل الصلال به تمام امورالله من بهد یه نال هدی و من اصل نقد حل الصلال به تمام امورالله تعالی و منزل مراد تک پنتیا ہے اور جم کو ہلایت نصیب فرمائے وہ منزل مراد تک پنتیا ہے اور جم کو گراہ رکھے تووہ ضلالت وگر ہی میں متبلا ہوکر مہیشہ کے لیے منزل نا آٹ نابن جاتا ہے۔

ولعر نخطه هد فى كل مسالة فكع كلام لهد خازوا باصوبه مم برسنله بي ال كوخطاكا دقرار نه ي دينے ال كے بہت سعمباحث وسائل السيم بي جن بي وه صواب م عن تك واصل ہوگئے ہيں۔

وفى العزوع وباقى الدين منهبهم كغيرهمودافقوا الشرع الشويف به ان ينداغتقادى، اختلافى امرك علاوه فروعى مساكل اور باقى دين بي وه دومرت ابل حق كى اندبي اورش الترجي

تصنیف و تالیف کے دریے مرتے اورایسی کتابیں مرتب کیں جنہوں نے اس مذہب کوسنے کردیا ۔ اور بی نے ان کور کما کروہ علمار ونصلام کے درجہ سے تنزل کر کے عوام کی سطح برآ گئے اور صفات باری تعالیے کو مقتضائے حواس پر جمل کیا۔ علامه ابن العوزى نے ان کے مولناک اور رسوائے زمانہ اقرال قبیرے کا تفصیلاً ذکر کیامثلاً ان کا الله تعالیف کی طرف اعضار محرم ادر دیگرا دصاف حوادت کا مسوب کرنا حوالتر تعاسی محال می اور بعدا زال فرمایا که ده افوالی قبیح تونیع کے با دجودت میرے بری ہونے کے دعوے دارمی اور اس نسبت سے نفزت وکراست کا اظہار کرتے ہیں ۔ اور اپنے سی ہونے کا دم عرقی ہ حالانکہان کا کام تشبیب سریح الدلالتہ ہے اور بہت سے عوام ان عقائد فاسدہ میں ان کے پیچھے میں نکلے میں میں نے ال متبعین اوران کے تنبوع اور مفتدار لوگوں کے ساتھ خلوص وہمدردی کا اظہار کر دیاہیے -اور میں نے انہیں صاف صاف کہ دیا ہے اسے ہمارے علماء ندمیب تم اصحاب نقل مواور متبع ہوا ورجس کے افوال منقولہ نمہاری دلیل ہیں اورجس اہم انجرا ام احمد کی اتباع کادم عرفے مردہ توکوڑول کی بارش ہونے ہوئے جی ہی کہتے رہے "گیفٹ اُڈُول مَا کسفرکیٹُل " میں وہ کیونکر کموں جو الته تعالى نيے نبیں فرایا۔ لهٰ اتم اس سے گریز کرد کرج بیعات ال سے مذہب فیسلک ہیں داخل نبی ہیں ازرہ افترار در بنان ان کو الم احر کا مذہب الزود تم نے آیات وا ما دیت متنابہ کے متعلق کہا کہ ان کو ظاہری معنی پر جمل کیا جائے گا اور قدم کا ظاہری معنی عضوفاص ہے ﴿ لَهٰذَا نَعُوذُ بِالسُّرَالِيَ فِعَالِي كِي حَتَّى مِن مِعْنَى مراد مَوكًا ﴾ اورعيسائيول كے كمراه مونے كاسب بھي ہي تھا كرانہوں نے حضرت عيسي روح التُد طليه السالم كم منتعلق روح التُد كالقب مناتوعقيده بنالياكه التُد تنعاسط كي ايك صفت مع حس كي عبارت وتعبيروح المثر ہے وہ حضرت مرمیم انفل مو گئی۔ اس طرح جن لوگول نے اِسْتُوی کو ظاہری معنی پر محول کیا تو انہوں نے استوار کا ظامری حتی

ال کے اس اندیشہ سے کئی قسم کا خوت وضطر نہیں ہے کیونکہ مدارعمل دلیل ہے علی الحقوص موفت جتی ہیں تقلید درست نہیں ہے

طرفیر آدی اپنے اجتہاد کے ذریعے موفت حق کی المبیت رکھا ہم ۔ امام احمد اور امام شافعی رحمہا الشدیے کلام سے اس دعوی

مرفیر آدی اپنے اجتہاد کے خلامہ موصوت فرماتے ہیں ، امام احمد سے ایک مسئلہ دریافت کیا گیا۔ انہوں نے فتوی دیا تو سائل نے

ہا کہ صفرت عبداللہ بن المبارک تواس سے فائل نہیں ہیں ۔ نوانہوں نے فرمایا وہ کوئی آسمان سے نو نازل نہیں ہوئے ، اہم شافعی

ولتے ہیں ہیں نے دیعض مسائل میں) امام مالک کا دوکرنے کے لیے الشرقع لیا سے استخارہ کیا۔

ابن البوری نے فرطا کہ ابن حامر نے کہا ہیں نے اپنے علماء مذہب ہی سے بعیض دمجیمہ، شبہہ) کدو کھاکہ وہ الشر تعالے کے لیے مفت تنفس ناب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کرمختلف جہات سے چلنے والی ہوائیں عاصفہ دعقیم جنوب وشمال اور صبار و دلور سمی مخلوق ہیں ماموار ایک ہوا کے جو ہمارے بیے نسیم حیات ہے کیونکہ تینفس رحمٰ سے ہے نموذ بالنڈین ذالک

علام ابن الجوزى كا ال محبمه كا روكرنے ہوتے بیرفر ما كر جس نے النّد تعالے كے استوارعا العرش كواستوار ذاتى كے معنى ميں بيا ہم استوار فاقى كے معنى ميں بيا ہم استوار فاقى كے معنى ميں بيا ہم السّر تعالى كے محبور مات كا ایک فرد قرار دیا ہے ۔ بیر فرمان بالكل درست ہے كيونكم الله تعالى الله الله تعالى معنى عرش بر معرفینا ہے ۔ اور ابن المجوزى كى بيرعبارت ميں نے ابن نتيم کے ایک رسالہ ميں دیکھی ہے جس الله الله الله تعالى الله كے اس ارشاد كرامى كى تفسير كى ہے ۔

وَمَا اَرْسَلْنَامِنْ فَتَبْلِكَ مِنْ تُرْسُولٍ مَلَهُ نَبِيّ إِلَّهُ إِذَ انْمَنَى الشَّيْطَانُ فِي اُمْنِيَّتِهِ رَالِالِ عَلَا نَبِيّ إِلَّهُ إِذَ انْمَنَى الشَّيْطَانُ فِي اُمْنِيَّتِهِ رَالِالِكَ مِنْ أَرِاللهِ مِنْ اللهِ عَمَا طِي مُنْفَقِيمٍ وَ

م نے تم سے قبل جی رسول ونبی کومبوت زبایا جب بھی اس نے تلادت کی شیطان نے ان کی تلاوت بیں وساوس ڈلے اللہ تعا لئے نے شیطانی وساوس کو ختم کردیا اور اپنی آیات کو محکم و محفوظ کر دیا۔ پے شک اللہ تعالیے اہلِ ایمان کی مراطمتقیم کی طرف رمنمائی کرنے والا ہے۔

اورای رسالہ میں اس نے اللہ تعالیٰ کے عرف عرش پیستقرد شمکن ہونے کا قول ہی نہیں کیا بلکہ اس میں اورایی عبارا ایر جواس کی قباحت و شناعت میں اضافہ کرتی ہیں اور اس سے جمیتِ باری کے قائل مونے پر دلاکت کرتی ہیں۔

ابن تیمیرنے اس رسالہ میں متنابرا درالٹر تعالیے کے ارش دومایعکم تاویک الدا مللہ پر تقریباً دو جزو کتاب میں کلام کیا اور بعض ایسے الفاظ کا ذکر کیا جن سے متعلق اہل السنت کا قول پیر ہے کہ وہ متنابہات سے ہیں۔ اور جو کلام مجید میں وارد ہے کہ الٹر تعالیٰ متعلین ، عا دلین اور محسنین کو دوس سے رکھتا ہے اور مجوب ، اور وہ ان لوگوں سے راضی ہمتا ہے جو ایما ن سے آئیں اور نیک اعمال کریں۔ اور علی حذا القیاسس ارشاد خدا و ند تبارک وقعالے۔ ستری ہوا۔ انہوں نے مرف یہ فرمایا کر کیفیت مجبول ہے بیرہنیں فرمایا کرمعدوم ہے اور اسی معاملہ میں منا بلہ اور ویگرا لی اسنت میں اختلات ونزاع ہے اکبتران کی سے اکثریت اس بات کی قائل ہے کرنداس کی کیفیت ول میں کھٹکنی ہے -اور رزاس

کا ہیت بیان میں اسکتی ہے۔ اور لعض کہتے میں کرمرے سے ہزاس کی ماہیت ہے اور نرکیفتیت۔ سوال - اگربیکها جائے کراستوار کے معلوم ہونے کا مطلب یہ ہے کراس لفظ کا کام مجید میں وارد ہونا معلوم ہے جیسے كرمهار بعض صنبلى علماء نے كہاہے جوان آيات كے معافى كومتشابهات ميں داخل كرتے ہي اوران كى معرفت وألا ويل كے ما فوالله لغالي كومختص ما ينتي بي -

جواب ۔ یہ قول ضعیف ہے کیونکہ رشحصیل حاصل کے قبیل سے سے کیونکر یہ توسائل کومعلوم تھاکہ استوار اور دیگرا یسے صفات كام مجيدي موحود مي اوراس في تيتريته مباركه كي تلاوت كرسي سوال كي تعقا بنيزال مالك في جواب يس نه بيرفرمايا كراستوام کام مجیدیں ندکور ہے اور نہ یہ کہ اللہ تعاسے نے اس کی خبر دی ہے بلکے حرف یہ فرمایا کہ استوار معلوم ہے اور بجائے جمع کے حرف مفرد لفظ کے ذکر میالتفا ، فرایا نیز آب نے فرایا کرمیٹ جہول ہے اور اگر آپ کامقصدوہ موا جواس فائل کا ہے تو آپ فرات استوار کا معنی جہول ہے یااس کی تفیر جہول سے یا استوار کا بیان معلم نہیں ہے - انہوں نے کیفیت استوار کے معلوم مونے كى نفى كى مے نفس استوار سے علم كى نفى نہيں كى -اور ميى حال ب الترتعام اللے سے ان تمام اوصاف كاجن كا الترتعام ليے نے كلام مجدين ذكر كيام - الركو في وريافت كرے كرقول بارى" إنتي مَعَكُمًا أَسْمَ واَرِين " بن حس سننے اور و يكھنے كاذكر ہے -اس كى كيفتت كيا ہے تو ہم ہي كہيں كے سمع وروتيت تومعلوم سے مگراس كى كيفيت مجبول ہے اور اگر دريا فت كر لے كم التا تعا نے حضرت موسیٰ کلیم علیرال ام کے ساتھ کیے کام فر مایا تو ہم کہیں گئے تکلیم معلوم ہے مگراس کی کیفیت مجبول ہے۔ علامدازیں حس شخص نے امام مالک سے قول کی ہر توجیری سے وہ اور دیگر حنبلی علماء اور بعض اہل السنت اللہ تعالیے کے عرش برجاوه كرم ونے كے قائل بي اوراس كى عرش بر فرقبيت كوتسليم كرتے بى وہ نہ تواستوار كے معنى كا نكار كرنے بى اورنداى كوان متنابهات مي سے شمار كرنے ميں جس كامعنى بالكل جانا ہى نہ جاسكتا مورانتهت عبارة ابن نيميز محروفها -

ابن تيميير كي عقيدة جيميت كي تصريح

ان تيمير كى عبارت مابقداى كم عقيد عجميم من نص مربح ب ياكم اذكم بنزله صريح كے ہے اگر حداس نے الى ميں جيم سين اورسيم كاذكرنها كي اوراس نوعقيدة تجسيم وصرب ابنا مزيب مي نهين قرار ديا بلكه اس كوابل السنت هذا بله وغيره كا مذبب قرار وي دیا ہے اور محب میں اپنے آپ کوائل السعنت کہر سینے ہی جیے کہ علامراً بن البحوزی کی عبارت سابقہ ہیں اس کی تقریح گذر حکی، الغرض ابن تمير كاس فدرتصر مح كے با وجود تھى صاحب جلالم لعبنين علام آلوسى كا علامرابن مجر بتيمى كمى يراعتراض كرنا کرانہوں نے با وجرابی نتیبرکو محبمدا ورمشبہہ کے زمرہ میں داخل کردیا ہے اوراس کی نفی میں مبالخ کرنا اور علام موھوت بر

عَلَمًا آسَفُونَا إِنْتَقَمْنَا مِنْهُ مُ -جب انبول في مهام العالم افتوس روير ركفالوسم في ال سانقام لا-٢- ذَالِكَ بِأُنْهُ مُا تَبْعُوا مَا أَسْخُطُ الله - يه ال وجر سے سے كم انہوں نے ليسے اموركي اتباع كى حنبول في الله تعالى کوناراض کر دیا۔

٣- وَالْكِنَّ كُوعَ اللَّهُ أُنْبِعَا ثُهُمْ ولِيكِن اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الله

٧- أكرَّ حُلَّى عَلَى الْعَدْشِ اسْتَوى -رحن ص وعلى عش برغالب موا اورصاحب تسلط-

٥- نُعَد اسْتُوى عَلَى الْعُوشِ - بيم وه عرش برغالب بوا-

٥- وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَّهُ وَفِي الدُّونِ إِللَّهُ- السُّرتِعائِ فِي وه ذات مِهِ جَرَاسَمان مِن معبود سب اورزمين معد

٨- إلَيْه يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّب - اس كل طوب باكيزه كلمات بلند موت بي اور درجة فوليت تك بينية بن

٩- يا تَنِيْ مَعَكُما أَسْمَعْ وَأَرَى - بين م دونون كے ساتھ سول سنتا ہوں اور د مكھتا ہوں -

١٠ وَهُوَ اللّه فِي السَّمُوَاتِ وَفِي الْوُرْضِ - وه النّرب آسمالول من اورزمين من -

١١- مَامَنَعَكَ أَنْ تَسْخُلُولَمَا خُلُقْتُ مِينَهُ يَ - تَجِيد كس في اس كے ليے سجوه كرنے سے روكا جس كوميں نے اپنے وونول بالقول سے بیلاکیا۔

١٢- مَلُ يَدَا مُ مَنْسُولُطَنَانِ - بلكراس كے دولوں باقد كشاده بي -

١١- وَيَبْقَى وَحَبُهُ رَبِّلَكَ ذُو الْحَكُولِ وَالْوِكُوامِ - اورم ف رب تعالى ذات باقى رب كى جوما وب الله اور مالک عزت ہے۔

١٣- يُورِيْدُ وْنَ وَجْهَة - وه النَّدْتعاكى رضا مندى كا اراده كرتياب -

٥١- وَلِنُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِ - تَاكرتوميري أَنكون كے سامنے بنايا جائے -

اوراس قىم كى دومرى آيات كي تعاق اس نے تفريح كى بے كرية متنا بهات يس سے نہيں ہي بلكواس كا دورى ہے كوال کے معانی معلوم ہیں فصوف ان کی کیفیت مجمول ہے -اوراس کے اثبات برولیل دیتے ہوئے آخر ہیں امام مالک کے قول سے استدلال حبى كيا جب آب سے الرحن على العرش استوى كے شعلق سوال كيا گيا تو آب نے فرمايا استوار معلوم ہے اوراس كيكيت جمول ہے-اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے اور اس سے سوال کرنا بدعت ہے۔

اس کا کہنا پرہے کہ توگوں نے امام مالک کے اس کارم کو بلاحیل و تحبت تسلیم کرلیا ہے لہٰذا اہل منت میں اس کا انگلا كرف والاكونى بني سے وراس الم جليل نے واضح كرديا ہے كراستوار معلوم ہے جليے كرا للدنغاس نے جن امور كے متعان خبردی ہے وہ سامے معلوم ہیں۔لیکن سران کی کیفیت معلوم ہے اور اس کے متعلق سوال کنا درست ہے کہ وہ عرش پر کیے

طعن وتشنيع كرنانجب سے خالى نہيں بركتا۔

آ وسى صاحب نے اپنى كاب مذكور كے صلاح بر مكھا ہے بشنے ابن جرف ابن تمير برجوا عزاضات كئے ميں وہ حققت کے رعکس ہیں۔ بلکوائن تمیسران مطاعن وعیوب سے سزارول مراحل دورہے ۔اس کی تالیفات اور وہ عبارات جو بدر مامعین مو چکیں وہ اس انہام کے جوسے ہونے کی بین دلیل بیں -اور علمام اعلام کی شہا دات اس کے من فروت مونے کی واضح بربان ہی اور من جله ال علماء محمد علامه الراسم كوراني مب جنهول نے اپنے حاصف بد" مجلى المعانى على منرح عفائد الرواني " مي كها كمرابن تمير نے ا بنی کتاب العرش میں جو مخلوفات کے اندر زمانہ ماضی می تسلسل کو جائز رکھاہے تو بعض بوگوں نے اس کی وجہ میان کرتے ہوئے كها علين مكن ہے كراس كى وحرب بوكروہ مجسم في سے جنواس كا جواب ديتے ہوئے علامركوراني نے كہا-ابن تيميداللہ تعالے تے جم مونے کا فاکل نہیں سے کیونکہ اس نے اپنے ایک رمالہ میں جس کے اندراس نے اسی حدمیث رسول الشرصلی الشرعلیہ دملم پر . محت کی ہے کہ اللہ تعالیے مردات آسمان ونیا کی طوف نزول فرقا ہے یہ تصریح کی ہے کہ اللہ تعالی کا جہم نہیں ہے۔ اورایک دوم رسالرس كها ہے كر جوال ترقعا لے كے تعلق سركے كروہ بدل انساني كي مانترہے يا وہ محلوقات ميں سے كسى مخلوق كى مانندہے تواس نے الله تعالیے پر افترار کیا ہے - ملکرای تیمید ندیم ب سلف صالحایی پر کاریند ہے یعی متشابهات پرایمان صی رکھنا ہے اور الندتعالے كى تغزىدو تقالي كالصي معترف ب كما قال تعنى كم مشكر شيئ البتروه اس كا قائل ب كم الترتعاك في الحقيقت عرش يب. لیکن اس فوقیت اور انتقرار کے لوازم کی نفی کاعقیدہ بھی رکھتاہے -اوراس نے اس پرسلف کا جماع نعلی کیا ہے جس کی رسالقدیر سي تصريح ب- انتهى تعلى الكوراني -

میں نے اپنے والد کرامی بین علام جمود اوسی صاحب تعنیروں المعانی تنمذالتر رہمتہ کے اپنے وسخط کے ساتھاں مجت کے حاشیہ وشرح میں برعبارت تھی ہونی دیکھی۔ بناہ بخالکہ ابن تیمیہ مجسمہ سے ہو، لمکروہ مجسمہ دوسرے تمام لوکوں کی نبیت بہت زیادہ دورہے اورمبرا وہ اللہ تعالیے کی عرش پر فوقیت تعلیم کہ تاہے لیکن اس منی کے مطابق جس کا اللہ تعالیے اوراس کے رول صلی النّد علیہ و عمر نے ارادہ کیا ہے اور سی مثنا بہات کے تعلق اسلاف کا مذہب ہے وہ تجیمے و اکل الگ تعلک ہ اور حلال الدین دوانی اور کمچی قسم لوگ کے اعادیث اوراقوال سے بالکل جاہل ہیں جیے کہ عارمت منصف پر منفی نہیں ہے -أنهت عبارة جلاء العينين

كوراني كي غلط فهمي اوراسس كارد

علام کورانی کا برقول کر اب تیمیرستنا بهات میں مذہب سلف پرسے بعنی ایمان مع تعزید کا قائل ہے وہ اس رسالم کی عارت کے لحاظ سے نودرست ہے مگروہ اس بات کو کسی الله ابن تیمیراستوار وغیرہ کوششا بہات میں شماری بہیں کرنا - بلکہ وہ کہنا ؟ كراس كامعى معادم سے نقط كيفت جهول ہے-اوراى كے معنى كامعادم مرنا اى مورت ميں درست موسكتا ہے -جب كراى

المعنات وادث ميسليم كيا حات اوراى كوهلوك اورنست كمعنى با حات جومهان المنظور برمعلوم اور بقینتنا بہرالفاظ یں بھی لول ہی کہا جائے گا۔ اور مہارے اس قول کی تاکیدونقوست نحود کو رافی صاحب کی تقل کردہ عبارت ے میں بوجاتی ہے۔ اوراس پر اجماع سلف نقل کیا ہے۔ علائك ينقل بالكل تملط اورخلاف واقع م كونكم مزب سلف مشهور ومع وف ب اورسرات خص كومعلوم ب جس نے علم كى لب جى سوناسى بدىنى مشابهات پرايان لانا-ان كوابنے ظام بريدك اور ساتھ بى بيعقيده ركھناكمال كے معانى ايسے بي جوالله تعالي ک شان الوسبت کے شایان اور لائق بی اگر جہم ان کے اور اک سے قاصر ہیں ۔ اور ان کاوہ معنی جوظام ہے اور سرایک کومعلوم ادر حوادث كم تاسب عال حرى كام تعقل وتصور كرت بي وه بهرعال قطعًا مراد نهي ع-ان كا قول يرب كرالته تعالى فن عرق ہے گانین فوقیت کے ساتھ س کی حقیقت کو ہم نہیں جانتے ،حالانکہ ابن تعبیر کہتا ہے ۔ کہ اللہ تعالی درحقیت فوق عرتی بالنوالف کامذیب وہ نہیں ہے جی کا قول این تیمیانے کیا ہے لینی پر الفاظ متنا بہہ ہی نہیں ہی اوران کے جو منانى النرتعائے كے بال مراد ميں وہ جميل سوم بي حاشا وكل نيز كولانى صاحب كي نقل كرده برعبارت علام جمود آلوسي كي عبارت خاورہ کے جی فلاف ہے بین ابن تمیراللہ تعالے کے فوق العرش ہونے کا قائل ہے مگر جس طرح کر اللہ تعالیے اور ای کے رسول صلى السرعليروكم كاس سے اراده وقصد عب اس معنى كے مطابق - اورسي عشابهات ميں مذہب أسلاف سے -توعلام تحود آلوسى سے كہا جائے كاكم اس نفير تومعنى فرقيت كوعلم بارى اور علم رسول صلى الله عليه وسلم كى طرف تعويض نهيں كرّنا بلكم اس فوقيت كوحقيقت بريمل كرّناس اوراستوار وغيره كونتشابهات بس شمارس بنيس كرّنا - بلكم اس سمح وعوے محصابات

وہ نوداورای کے ہم شرب اس کامعنی جانے ہی ۔ اور اس نے اپنے اس وعویٰ پرام مالک کے قول سے استنہا دیش كاے كر اعوار معلى سے اوركفتت محبول ہے۔

الغرض ان علماء العلم كى ابن تميير كى طوت سے مدافعت اور جوابى كاروائى محض اس كے ساتھ حسن طن پر مبنى ہے اور هرون بعض كتابوں كے مطابع پرحن أب اس نظرت فاسده اور عقيده كاسده كي تفريح بنيں ہے۔ اوران كتابوں سے ففلت برسنى ہے جن میں علامرا بن مجراور دیگرا کا برعلماء کے اعتراضات کی صحت پروال عبارات موجود ہی اور اس کی جوعبارت میں نے تقل کی ہے ای سے ما ف ظامر ہے کو الفاظ مشاہم میں اس کا نم ب اسلاف کے مذہب کے مخالف اور مناقض ہے کیونکہ جا اللات الدهمورال السنت، تريديه، اثناع و وغيره كهت من كراستوار وغيره الفاظ مثنابه بي اورانهاي طالفسيرونا ومل اين ظاهر برر تصفي من ان کی تغییران کے نزدیک حرف بیر مے کوان کی تلاوت کرنا۔ اور بیعقیدہ رکھناکدان کے معانی ایسے ہیں جوالٹرنقا لے کی شان اوس ب ك لائق من ان كاعلم صفقى الترتعاك كروت تفويض كرتي بي - اورائد تما ك وان الفاظ ك ان ظامري معانى سے منزوو مرا مانتے ہیں جن کام صور کر عقیمی اور جو کہ جوادث و مخلوفات کے شایان ہیں جب کر ابن تیمیر کا مذہب بیرے کر بہ الفاظ نہ تو تا بہات سے بی اور نہ بی ال معانی بمارے علم واوراک سے ماورار بلکے بقول اس کے وہ خو داور دوسرے اس

بعدازاں اس نے ان متنا بہر کلمات کے معانی ومفاسم کے معلم مونے کا دعویٰ کیا اوران کے متنابرنہ مونے کا اثبا ورس بيلے معاص بوجيكا مے كراسى قول سے ال كاعقيدہ تجسيم واصح بونا ہے بجب كرتمامتر إلى السنت صرات جومسلك ليسلا پارن بن وه این تمییر کے زعم فاسد کے برعکس ان کلمات طیبات کے معانی کو التد تعالیے اوراس کے رسول تقبول صلی التد مليونكم كاطوت وبيت بير ورحب حقيقت حال بير مواور تقيياً مي سي توان كيم معانى حقيقيكس طرح ممارے نزديك معاوم وسكت بي كيونكم نه أو ذوق طبيعت ان كا اوراك كريا مي منعقول سے ان كى حقيقت تك رساتى سما سے بيے مكن سے اور من عمان صفات بین سے سی صفت کے ساتھ موصوب و متصف بین کیول کرالٹر تعالے اور سندے کے اوصاف بین اور حادث و فرم س بہت بڑاتفاوت ہے۔

ابن تمييه كے كلام كاتنوع اور متضاد ومتنافض دعاوى براشتمال!

ابن تیمیے کام می تنوع اوراخلاف وتضاواور ایک کتاب میں مذکور قول کا دوسری کتاب میں مذکور قول کے مناقض برنان کے سابقہ کا بیں مذکور قول سے رہوع کے بیٹی نظر ہواوراس قول کو غلط سمجھنے اور اس کے مخالف ولیل پرمطلع ہونے کی نام پہ اور یا پہلے قول کو عبول جانے کی وجہ سے سے کیونکہ اس کا علم وسیع ہے ، مالیفات کشیرہ میں ۔ فتا وہی مبوط ہیں اور عادات الویل بیرطال ای تنوع کا سب بوهی موده موجود فررسے اور اس کی دلیل اس کا اس مقام پر مذکور بی قول سے کم را و مواب ومنقیم دی ہے جس برکرا تمر باری بی اور وہ بیر ہے کہ اللہ تعالیے کو انہیں صفات کے ساتھ موصوت کیا جائے جن کے ماتواس نے اپنے آپ کو موصوف کیا ہے یااس کے رسول مقبول صلی الٹر علیہ وسلم نے اس کومتصف کیا ہے۔ اوراس اتصاف فی تومیت بین کتاب وسنت سے تعاوز نہ کیا جائے۔ اور اس معاملہ میں سلف صالحین کی اتباع کی جائے۔ بعد ازاں وہ خوداللہ تعالیٰ كے تن مي جہت ، حيز اور هم كا اطلاق الين تا ويلات فاسده كے ساتھ كرتا ہے جو اسلاف ميں سے كسى سے منقول نہيں ہي اور بند

یں ابن تیمید کی عبارت اس کے مداح خاص نعمان آفندی کی جلاالعینین سے نقل کر ناموں جوصب میں پر مرقوم ہے اور اسی کے طویل فتولی میصنقول سے وہ کہا ہے اس باب میں اصل اور قاعدہ کلیہ سے سے کمرکنا ب الشد اور سنت رسول صلی الشرعلیہ دم الى جركي وارد سے اى كى تصديق لازم ہے شكا الله تعاليے كا علواور فوقيت اورع ش براستوار وغيره-

لیکن وہ الفاظ حولوگوں نے اختراع کئے ہیں اور ان کے اثبات ونفی میں باہم اختلات ہے مثلاً قول قائل کم الثر تعاسلے بہت ہیں ہے یاجہت میں نہیں ہے جیزیں ہے یا نہیں ہے وغیر ذالک - اور بسر بیکارونزاع فریقین میں سے کسی کے باکس رول اکرم علیہ السم اور صحاب کر ام علیم ارصوان میں سے کسی کا واٹ قول ہے اور منہی ان کی احس طریقہ براتباع کرنے والوں کا-ادر نر ائم معلین کاکیونکران میں سے کسی نے نریر کہا ہے کرا لٹرتعا لئے جہت میں ہے اور نریکر جہت میں ہنیں ہے۔ ندیروعوی

کے ہم شرب ان کے معانی کو جانتے ہی حرف ال کی کیفیات اس کے نزدیک جبول میں۔ اور یہ بات مرشخص کی سجین ا مکتی كمان كے معانی اسی صورت میں معلوم موسكتے ہیں جب كمان سے مرادوسی ظاہری معانی موں جن پرسیر الفاظ باعتبار لعنت اور متفاہم عرف دلالت كرتے ہيں اور حوادث و خلوفات كے لائق ہيں۔

ابن تیمیر نے اپنے فتو کی لیں ان الفاظ کے متشا بہات میں سے منسونے پرطویل تنفرہ کیا اور بیرویوی کیا کہ ان کے معانی ہمایں معلوم ہیں اور صرف ال کی کیفیت جہول ہے ۔اور سرام کسی برمخفی نہیں رہ سکتا کراستوار کا جومعنی مہیں معلوم ہے وہ ہمارا بیٹھنا ہے اوراسی طرح قول باری تعالے اننی معکما اسمع واری ہیں جومعیت مہیں معلوم ہے وہ ایک دومرے کے ساتھ مؤااور قریب ہونا ہے۔ اور گَلَمَ الله مُوْسَىٰ تَسْكِلِيماً سے ہمیں جومعلوم ہے وہ با ہم تفظی كلام كرنا ہے۔ رہى ان اموركى كيفنيت كراہي اوركشست كاخاص مبئت برسونا معيت ورفاقت خاص حالت برسونا اورتكم وكفت مخضوص صفنت برمونا تواس سے جابل مونا اس كومستلزم بنين مي كركيفيات محضوصر سے فطع نظر اصلى معانى التُد تعاسے كي لي الوم بيت كے شايال اور لاكن مول ملك ہم بقینًا جانتے ہیں کہ وہ معانی اگر اس حقیقت کے مطابق ہوں جو ہم اپنے عقول وافر ہان سے جانتے ہیں نوو و قطعًا الله تعالیٰے شايان شان نهيس بي -اور جومعاني اس كي شان والا كي لائق بي تومم مذان كي حقيقت كوجا نتي بي اور مذان كي كيفيت كو-تواس تقدر سرابن تيميكا يذفول كران الفاظ كے معانى عملى معلى مى اور ساتشابهات سے نہاں ہى اس كے عقيدة تجميم كالفرى ب یا بمنزل تصریح کے ہے تعالے اللہ عن ذالاف علو کبر کر کونکہ ہمارا جلوس معیت اور تکلیم کے معانی کواس طرح جانتا جلے کم اپنے نفوس میں ان معانی کو یا تھے ہی اور تصور کرتے ہی الٹر تعالیے کی حوادث سے تنزیر کا فائدہ نہیں ویتا خواہ ان کی کیفیت مجہول ہی ہو ملکراس سے عقید تشہیر توسیم لاز) آنا ہے اور ذات باری کا صفاتِ حوادث سے موصوف ومتصف ہونا مشلاً ہمیں لوگوں کی اطلاعات سے زیدسے فعل جلوس کا وقوع وسرور معلوم موجائے اور عمر دے ساتھ اس کی معیت اور مکر کے ساتھ اس کا كلام كرنا اورسم خودان امور لي سيكسي امر كامشابده منكرين اسي طرح ابن تثمير كے زعم فاسد كے مطابق سم الله تعالى كے ائتوارعلى العرش كي حقيقات كوحا نتيم بي ماوراس كي معيت اور كلام كي حقيقت جي اورعليٰ بند القياس دبيرٌ صفات كي حقيقت مى فقط ان كى كيفيات سفي تم بي خبر الي

ابن تمييرنے اپنے فتوی لميں کہا سکے صواب اور حق وسى ہے جو ائر ہدى نے کہا ہے۔ اور وہ يہ ہے كہ الله نفا لے نے کلام مجید این جوصفات وکری بی یا سول کرم علیہ اسلام نے جن اوصاف سے اس کی توصیف فرمائی سے انہیں کے ساتفراس كالعرليب وتوصيف كى جائے اور قرآن وسنت سے نتجا وزنه كيا جائے۔ اور اس معاملہ بي سلف صالحين اہلِ علم و ایمان کے راستوں پر چلنے کا الترزم کیا جائے۔ اور جو معانی کتاب وسنت سے ہوئی آتے ہیں انہیں پراکتفاو کیا جائے ان کو عقلى مكوك وشبهات سے رون كيا جائے ورنه كلام مجيداوراحا ديث رسول ملى الله عليه وسلم كے كامات طيبات ميں تحريف لازم آئے گی۔

بي امك قول وه سے سوحافظ ابن الحجرنے صبح سخارى كى شرح فتح البارى ملي هديث ريول عليه المسلام " ينزل د بنا بتارك ونعالے الى سماء الد منيا ، كي تحت نقل كيا ہے اوروہ ہے مدعى جبت كاقول جس نے اس حديث اور اس كے نطائر سے الناتقر کے لیے جبت فوق وعلو تابت کی ہے۔ اور سر بے شمارات واب اورصوفیاء کرام کا قول ہے۔ انتہت عبارہ جلاء العینین -ارسی صاحب کی مبارت غیر صحیح ہے اور نقل مخالف اصل ہے ملکہ سوائے نعمان آفندی سے کو تی ہی اس کا فائل بنیں ہے۔

ابن نيميه كاصوفيا كرام كواتحادى اورابل السنت كوفس عوني كهنا

حتی کرابن تیمیر جوخورجیت کا قائل ہے وہ بھی اس کواس اون کرام اور موف اع کرام کی طرف منسوب نہیں کرنا بلکداسی وجسے موفیار کوام کی مذمت کرا ہے کہ وہ جمہت کے قائل نہیں ہیں۔ اور ان کو دھدۃ الوجو دکا قول کرنے کی وجہ سے انتحا دیبر کالقب دیتا ہادرتمام اہل اسنت اتاء و ، ماتر يديرا ورويگر علماء اعلام كى بھى اسى ليے مذمت كرتا ہے كہ وہ جہت كے قائل نہيں ہي اور ان كوفر ونيركا نقب دتيا ہے كيونكر فرعون نے بامال كوكها تھاميرے ليے ايك بلندوبالا مكان تيار كراموسكتا ہے ہيں اس كے ذريعے اسمان کی راموں تک بہنچوں اور موسیٰ کے خدا کو تھا تکوں اور میں تقیناً اس کو تھوٹا سمجتنا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ اللام كى تكذيب ال سمعاس وعوى مي كرر بالب كرميرارب تبارك ونعالى آسمان برب تواس فعاس كى تصديق سنى اور المان كو كلم وياكم بمندوبالاعارت تياركرائے تاكر موسى عليه اللام كے صدقى دعوى كى آزمائش كريكے تو كويا فرعون بھى الله تعالى كے جہت فوق میں ہونے كاقائل بنيں تھا اورا ہل اسنت بھي اس كے قائل بنيں ہي لہذا ان كوفر عونيہ كالقب وے دیا۔ لیکن ابن تیمیرکا براستدلال درست نبیس سے کیونکہ موسک ہے سیدناموسی علیدات می نصاب قسم کی تشا برعبارات ذکر کی كال جديد كام مجيد مين واردين اور مديث رسول صلى الشرعلية وعمي شل استوائ على العرش - قول نبوى " فوق العرش " ينول دب تبارد وتعالى سماء الدينا وغيرة الك جن كاعلم حقيقى الل السنت الترتعاك اوراس كرسول صلى الترعليه وسلم كى طرف تفوين كرتے بي اور مم ان سے نتو تھے يم عقيدو سجھے بي اور نهي تشبيد كا جيے كرابن تيميدا دراس كے عم شرب مجسمہ، مشبهد ادرالله تعاليے کے بیے جہت کے دعوے داروں نے سجولیا ہے جن کواہل السنت حقور سے تعبیر کرتے ہی کمونکر انہوں نے المنع عائر توجدمي وه مجه معرديا م حولقينًا ان من وافل نهي ب اورين مي جناب باري تعالى كولائق سي يعنى شابهم

بلكه ظاہر برے كرموسى عليه السلم كے تشاب كلام بي مذكورصفات بارى تعاسے سے فرعون نے عقيدہ جہت سمجھاجس طرح کرابن تیمرنے سجھا اور اس کے تنبعین نے کتاب وسنت ہیں وارد تنظ بہات سے تحبیم و تشبیراورجہ کا عقیدہ سمجھ ا اور ہاں کو بند ترین عمارت بنانے کا حکم دیا تاکراس کی حقیقت پرمطلع موسکے ابندا اس سے نوسعاوم موتا ہے کہ فرعونہ کے لقب كے حق دار صرف حقويہ ہيں جو فرعون كے ساتھ ندم ب تحبتم و تثبيدا ورعقيدة جہن ميں موافق ہيں ۔ نداہل السنت جوالد تع

كياب كرجيز مي إورنديركم جيز مي نهيل ب منديركيا ہے كه وہ تؤمير ما جم سے اورنديركها ہے كہ جوم رحم بني سے ق يرايسالفاظ بي جي بركاب وسنت بي اوراجماع امت بي تفييص واردنياي سي اوران كواستعمال كرنے والے كيمي يمن مراويسة بي لبذا الرّووه اليامعني مرادلي جركاب ومنت كمصطابق موتووه مقبول بوگا اوربيرا متعال درست- اوراگرايامين مرادلیں ہوگا ب وسنت کے مخالف ہو تو وہ عنی ومقصد فاسر ہوگا اورم وورو باطل-

اگران سے کوئی کے کوالٹر تعالیے جت میں ہے تواس سے دریا فت کیا جائے گاکہ تیری مراد کیا ہے ، کیا ترا مقدر ہے کہ التر نقاطے جہت موجودہ میں ہے جواس کا حصراور احاطر کرنے والی ہے شاہ وہ آسمانوں کے درمیان ہو۔ یا جہت سے مرادام عدى ہے اور وہ ہے ما فوق العالم كيو كر مخلوقات ميں سے كوئي شي عالم سے فوق منبي ہے ۔ اگر تيري مرادحت و بو ديم ہے اور تونے التُرتعاك كوامورموجوده مخلوقه بي محصورهان ليابتورزول باطل بع-اوراگرتيري مراد حبت عدمير سي اورتيرامقعد ريد كم الترتعاك تنها خلوق سے فرق ہے اوران سے جدالتر برحق ہے اوراس میں نہ تو مخلوفات بی سے سی کامحیط باری تعاسے ہونالازم آنا ہے اور نداس کا حاصر ہونا اور عالی وفائن ہونا للکہ وہی سب برعالی وفائق سے اور سب کو محیط انتہت عبارته بحوفها . الغرص اس نے اپنے طول ترین کلام میں ان الفاظ مبتد عراضراع کا اطلاق السُّرتعا الله برجا تزرکھا ہے جب کر ان ہے ہے معانی مرادموں جوذات باری تعالیٰ کے شایان شان مول - اور مراکیب پر سرحقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ میر دیوی معلک جہوراورسلف صالحین کے خلاف ہے جیے کرحا فظ ای جرعقلانی نے فتح الباری لیں اس عدیث رسول علیہ السام کے عت فرايه ينزل رسانها داك وتعالى كل ليلة إلى سماء الدينا " بهارادب تبارك وتعاليم رات أسمال ونيا ك طرف نزول فرمآما ہے۔

کراس مدیث سے ان اوگوں نے استدال کیا ہے جہوں نے الٹرقعالے کے لیے جہت علو وفوق تا بت کی ہے اکونکم نزول کی حقیقت یہی ہے بیندی سے بستی اور فرازسے نشیب کی طرف آنا) مگر جمہور نے اس کا انکار کیا ہے کیونکہ جبت کاقرل الله يقالى كے بيے حيز كامقتفى ہے تعالى الله عن ذالك وبدازال قرآن دھ سن كے متشابهات مي تاويل كے جواز اورعدم جوار میں مختلف اقوال نقل کر کے آخر میں فرمایا کہ الم بہقی کا مختار صلک بیر ہے کہ ان پر کسی خاص کیفیت کا تعین مذفر رکھے بغرامیان لأنبى اوران سے بومراوسے اس سے بحث نركرب مرب كم خود مخبرصادق صلى الشّعليه وسلم سے ان كى مراد كا بيان منقول م لوال

صاحب جلالعينين فعمان أفندى كي خطافاتش

حافظ ابن حج عِتقلانی کا برارشاد بڑھ لینے کے لعد حلاء العینین کے صنا لالا پر واقع عبارت کی خطا فاحق ہرنا واضح ہو جائے گی ۔ وہ عبارت یہ ہے کہ ای ساری سجت کا خلاصراور حاصل سین کلا کر آیات صفات اور احادیث تشاہم میں مخلف قال

كوال حلرقبار اورصفات نقصان سيمنزه مانت إلى-

ابن ٹیر جہت کا اس تفصیل کے مطابق عقیدہ رکھنے کے باد ہجد د ہجراک نے ذکر کی ہے اس امر کا افرار کرتاہے کہ لفظ جہت نہ کتاب الشرطی وارد ہے۔ نہ سنت رسول جبلی الشرعلیہ وسلم میں اور نہ اس ماٹ میں کسی سے منقول ہے اور ماہی ہماں بات کا مدعی ہے کہ وہ قول رسول مقبول علیہ السام کا پا بند ہے اورا قوالِ اس ماٹ پر کاربند۔ اور مبتدع نہیں ہے تومم دنیا کرتے ہیں کہ اس قول سے بڑھ کرتھی کوئی بدعت قبیجر بیر ہوسکتی ہے ؟

"نیبیسے» وافظ ابن مجرتے برفراکر کر جہت کا جہورنے انکار کیا ہے جہورا ہل اسکام مراد لیا ہے نہ کہ جہورا ہل منت کوئل اہل سنت کا لفظ ہوعوف عام ہیں اشاع وہ ، ما تربیر یہ وغیرہ پر اطلاق کیا جاتا ہے ان ہیں سے صوف جہور جہت کے منکر مہیں ہیں بلکہ وہ اجماعًا اس کے منکر ہیں اور جہت کا قول ان ہیں سے کسی نے جبی نہیں اپنا یا ۔ بلکہ ان میں سے بعض آئم شن ام فودی و ان ابی جمرہ مانکی نے توجہت کے قائمیں بریکفر کا فتو تی دیا ہے جسے کہ ام م نقانی وغیرہ کے حوالہ سے اس کی تفریح ذکر کی جا جا کی ہے۔ ابی جمرہ مانکی نے توجہت کے قائمیں بریکفر کا فتو تی دیا ہے جسے کہ ام م نقانی وغیرہ کے حوالہ سے اس کی تفریح یہ باندا جلاء العینین کی اس عبارت سے دعوکہ نہ کھانا اور قول جہت کو اس مان اور موفیاء کرام کا قول مذہبے لینا۔ بیر عجیب وغریب عبارت ہے اور دوؤں کا درخ بالکل مخالف سمتوں ہیں ہے۔ مخالف سے اور دوؤں کا درخ بالکل مخالف سمتوں ہیں ہے۔

یں برگان بنیں کر تاکہ بنیاں آفندی صاحب نے قصدًا اورارا دہ ایسا کیا ہے تاکہ ابل اسلام کو القباس واختباہ میں وال اوران کو دھوکہ دے کر عقیدہ جب جیسے فاسرو باطل عقیدہ کی طرف سے آئیں اورا نہیں ایسے داست پر ڈوالیں ہونخالف ہماں راستہ کے جس پر جہورام سے مجربہ خالفیہ ہنفیہ اور بعض صبلیہ شل علامہ ابن الجوزی وغیرہ گامزن ہی کیونکہ وہ بقول ابن حجم وغیرہ کے ان علما دخا کہ میں سے ہیں جن کو الٹر تعالیے نے اس قبیر حرکت اور نا زیبا خصلت یعنی اعتقا و جہت سے محفوظ دکھا ہے بلک وہی انکسا حسان سے بطور سہوؤ سیاں مرزد ہوئی ہے ۔ الٹر تعالیے تجہ پر اوراس پر عفوو غوان کے س قواحمان فرمائے ب شک وہی انکسا حسان ہے ۔ اور غفریب آئندہ با ب ہیں اس کی گنا ب جلاء العیدین بربحث کی جائے گی اور اہل اس می کو اس سے دور رہنے کی تلفین کی جائے گی کیونکہ اس میں مذہب اہل السندن والجاعت کی ہمیت زیادہ مخالفت کی گئی ہے۔ اور بکرزے حق کو اباطیل کے ساتھ خلط ملط کر دیا گئی ہے اور سارے اور گئی و باطل میں تمیز کی صلاحیت بہیں رکھت اور نبی ہم صلی الٹرعلیہ وسلم کا ارتباد ہدایت شعار ہے دیے ماکید ہوئی جو چرز تردو اور شک ہیں ڈالے اس کو ترک کو و

ابن تيميك فأمل جبت بونابزيان صدلق حسن خان غير نفار بندى مجويالي

ابن تیمیرا وراس کے اتباع و کلامذہ ابن تبیم وغیرہ کے قائل جبت ہونے کی صریح دلیل اور اس کے مذہب پر آخر دم مک عائم و نا بت رہنے کی دلیل قوی اس کے متبعین قالبین جبت میں سے ایک شخص نواب صدیق حن فان ہندی جوبالی کا قول ہے

الله تعالیے کے حق میں حبت نابت کرنے والول میں سے بہت برط امتیت ابن تمییہ ہے اور اس کا نناگر دابن القیم اور زبان نرح واص وعوام بھی ہے - انتہت عبار ہر بحوفہا - ادران کے حق میں جو کھے کہا گیا ہے وہ نا قابل بیان بھی اور زبان نرح واص وعوام بھی ہے - انتہت عبار ہر بحوفہا - اس غیر مقلد کی زبانی واضح ہوگیا کہ ابن تمییہ اور اس کا شاگر دابن قیم قاملین جہت میں سب سے بڑے قد گا گھ دار میں ۔

البتراس بعوبایی مبندی نے اس عقیدہ کواشاعرہ کی طرف منسوب کرنے میں سخت تھوکر کھا تی ہے کیز کہ ان میں کوئی عالم اس
اعتقاد جیجے اور فکوشیع کا قائل نہیں ہے اور بالفرض کسی سے بیز قول مرز دہوتو وہ اشاعرہ کے زمرہ سے فعارج سجا جاتا ہے۔
اور تام اشاعرہ ماتر بدیر اور جیجے اہل سنت کی مان دقائل جہت پر سخت تنقید و تشنیع کرتے ہیں ۔ اور بعض توایسے لوگول کو کا فر
کے بی بیزاں کا یہ زعم فاسکہ تمام ابل حدیث اس کے قائل ہیں قطعًا فلط ہے بلکہ ان ہیں سے صرف حثور بیشل ابن تیسہ و ابن
فہر غیرہ کے اس کے قائل ہیں۔ لیکن جہول بل حدیث وغیرہ اس مالت و اخلاف الشرقعالے کی فوقیت کے قائل ہیں جیسے کہ کلام
فہر افران دیش میں وار دسمے لیکن وہ اس کوئی تا ویل کئے بغیراس کا علاج قیقی الشرقعالے کی طرف تغریص کرتے ہیں۔ اور ان
فہر اللہ تعالے عرش اور سموات پر فوق ہے کہ اور شحت الشرکی کہ موجود ہوشی سے فوق ہے گرایسی فرقیت کے ساتھ جواسے
امان اور عرک کی وہ تو ایک جہت کیوں کر مجمعا جا سکتا ہے۔
امان اور عرک ان کوقائل جہت کیوں کر مجمعا جا سکتا ہے۔
امان اور عرک ان کوقائل جہت کیوں کر مجمعا جا سکتا ہے۔

نواب صدیق حسن خان کے اس نبیت ہی مرکب خطأ ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اس نے اس نظرے ہیں صنف و کلف کے قول اور فوق العرش کے تحت کہا ہے کہ استواء اور فوقیت کا قول کرنے ہیں اکٹر اہلِ علم بینی اہل حدیث وفقہا مکے نزدگی ہمت کا قول واقرار موجود ہے ۔ اس بیے بعض نے نفظ حہبت کا اطلاق بھی کردیا ہے۔ قواس عبارت سے صاحب ظاہرہے کہ اس نے جہت کا قول از روشے استنباط ذکر کیا ہے بغیراس کے تاب ونت

جاعب - اور دوسری سینیت سے مربقیناً اس امر کو جائے ہی کہ تمام اہل حق مسلمان اسلامت ہوں یا اخلاف اوصا میت وادث سے اللہ تعالے کی منزیہ بیشفق بن لبنداگر ام مالک کا ای قول سے وہ مقصد موتا ہوا بن تمبیر کے کام سے مجما جانا ہے من التوارعان العرش معنى عرش برسطين سي اورغاية امريب كم اك نشست كيفيت معلم نهي بي كروه تربع كي هورت یہ یا تورک اور ایک بہلو برعیضنے کی صورت میں یا دوزانو ہو کر عیضنے کی کیفنیت پر ہے یا ایک پنڈلی کو بچھا نے اور دومبری کو کوار کھنے کی حالت پر ہے وغیر ذالک جو بھی نے ست کی کیفیات متصور موسکتی ہیں ان میں سے کسی فاص کیفنیت پر ہونا ہمیں معلوم بیں ہے۔ تواس تقدیریرالم مالک تمام ہل حق کے مخالف بن جاتے کیونکر وہ انٹر تعالے کوصفات تواوث سے منزہ مانتے ہیں ج میں سے صاوس ونسٹ نے بھی ہے نتوا ہ اس کی کیفیت مجہول ہی کیول نے مہر حالانکہ اس امر کے نثیوت میں شک وزود کی گنجا کش نیں ہے کہ اس مالک اہل بی کے اکا برا تمہ میں سے اس تو تعین ہو گیا کہ ان کے کام کا وہ معنی نہیں ہے جو ابن تیمیہ نے سجھا ہے ادرائ صورت مي مم په ازم سے کهم ان سے کام کوای ا مالزمیں سوچنے اور سیجنے کی وششن کریں جران کے صب عال اور مجمع علیر معب وبرتبت كے مطابق بر-اورا ك سے ايے فارروباطل معانى كا استنباط نكري بودين وندمب بي منحل ابن بول اور عام الي ح ك مذمب وسلك مح فلاف موحى طرح كما بن تميد نے كيا ہے -اور محض استوا كے نفظ مياكنفا رنہيں كيا جوا مام موں سے روی وسفول ہے بکر اس حکم کوتمام الفاظ تشاہر میں جاری کردیا ہے جن کے متعلق اس نے غیرمتشا بھر ہونے کا دون كردكا ماوران كيمان ومفاسيم معلى مون كاوربراكي لفظائي سي دعوى كياكراس كامعنى معلوم مع اوركيفتيت مجول ہے جس طرح کرام مالک نے استوار کے متعلق کہا ہے لیکن اس فہم واوراک سے مطابق بوان کے کام میں ابن تیمید کو بوائے۔ کریر معانی اللہ تعالی کے اوصافت سے میں اور تمام مخاطبین کومعلم میں جس طرح کر ان کو وہ اوصاف معلوم ہیں جن يروه بالمم برالفاظ اطلاق كرتے بي كيونكران كونوجى معنى معلم بي جر ال كے اوصاف عاد فركے مناسب بي سوال - اگرا بن تيميد كي تفيرورست نهاي مي تو آخرام مالك عليد الرخد ك اي ول كامطلب كيا ب-جواب اس وال كاجواب ين وجوه سے-

اقل - بوخو دابن بیمید نے ذکر کیا ہے کہ اگر کہا جائے کہ الاستوا رمعلی کا مطلب کیا ہے تواس کا جواب برہے کہ اکسس لفظ کا کام مجید ہیں وار دمونا معلی ہے جس طرح کرہا رہے ان علی ہو نے یہ توجیہ کی ہے جو ان سے معانی کا علم حقیقی اللہ تعالی کے ساتھ منصی ما نستے ہیں۔ تواسس کا جواب یہ ہے کہ یہ توجیہ تعین ہے کہ کو کہ اس مورت ہیں تحصیل حاصل بازم ہی ہے ۔ خو د سائل کواسس کا کام مجید ہیں مارد ہونا معلی تھا اسی ہے اسس نے آیت تلاوت کر کے استوار کے تنعلق موال کیا ۔ علامہ منہا نی مائل کواسس کا کام موسوف کا مقصد ہے کہ اس کا علم محقیقی ان تیمیر کے اس جواب کا دوکر ہے جو کہ اس کا علم محقیقی ان تیمیر کے اس جواب کا دوکر ہے جو کہ اس کا علم محقیقی ان تیمیر کے اس جواب کا دوکر ہے جو کہ اس کا علم محقیقی انٹر تعالی کے سپر دکرنا جا ہے جا در تا دیل سے گریز کرنا جا ہے ۔

جواحب دوم - بوسك ب كرادام الك كمراداب قول الاستوارمعلم سے بيموكم استوا ركامعنى استيار وفرب

ين اس كا ذكر مجدا وراسلات من سي سي منقول مو-اور باس ممروه اس امرك مدعى أبي كروه وإن كم اشال اللنت والجاعث سے بیں اوروہ متبعلی اسلاف ہی مبترعین نہیں ہیں۔ کیااس سے بڑھ کر قبیح دشنع کوئی برعت برستی ہے ؟ ربا تفظ فوق اوراستوار كاورود كلام مجيد مي تواس سے حبث كا عقيده اس صورت مي لازم آسكنا ہے جب ان سماد وه معنی ایا جائے جس کا تعقل وتصور سم كرتے ہى بعنى حوادث كا متوار اور بعض كى بعض پر فوقيت كا تصور وتعقل فقط بي تعور تخیل جہت کومت ازم ہے لیکن جب ملف صالحین ،اشاعرہ و ما تر مدیداور تحاثمن وصوفیہ کے مذہب ومسلک کے سطابی عقیدہ رکھیں اور کہیں کہ دیگر ششابہات کی طرن ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان کے معنی تقیقی کا علم الند تعا سے سپر وکر تے ہی وال حالیکہ ان كے ظاہرى منى سے لائر آنے والے عدوث سے ہم اللہ تعام كوئنزہ ومقدى سليختے ہمي تواس تقدير سان كاكتاب و سنت بي دارد عقيره جبت اوراس كے جواز اطلاق كوسلون نهيں موسكا اور اگر بالفرض والتقدير سريعي تسليم كرليس كم نفظ جبت كناب ومنت ميں وارد ہے توسم اى كو دوسرے مثا بهات كے ماقدلاق كريں كے اوراس كے ماقد تنى وہى معامل كى گے۔ چنانچان کا علم حقیقی بھی السُرتعا کے میروکری کے ادراس کے ظاہری معنی ادراس سے دائم کے والے مفاسد سے المرتعال كومنزه ومقدس لليمكري سك جيكميم في استوار، فوق وغيره الفاظين يي طريقة اختياركياب المذام قطعاكس حالتين مي يرننين كهين كما النزف ك جب فرق ين ب جب كم م لفظ جبت كتاب وسنت بن وارد سے اور سن فالمين جبت ميں سے ابن تميدوغيره نياى كا دعوى كيا ہے كم لفظ شارع عليه السلام كے كام ميں دارد ہے يا اسسان سے تقول ہے لكم المون نے ای کے عام ورو داور حیز وجم کے الفاظ کی ما ندالفاظ جندور وافتراعیمی سے ہونے کی تصریح کی ہے اور سیبی سے نواب مرت حس كے كلام ميں واقع خطا فاحش واضح بوجائے كى كر حيت كا قول تمام محدّثين اور اشاء و كا مذمب ہے۔ على بذا القياس اى کے اس دعوی کافسا و بھی واضح ہو جائے گاکہ استوار اور فوقیت کے اعترات وا ذعان میں ہی داکٹر اہل علم محترثین وفقہا م کے زدیک جہت کا اعتراف داذعان موجود ہے اور مجھے اپنے خالق جیات کی قسم ہے کہ بیٹول میت بڑی خطاہے اور کمراہ کن مونے کے ساتھ ساتھ محبوبالی صاحب کے فہم وشعورے عاری ہونے کی دلیا جھیہے یا مذاہب علماء کے نقل کرنے میں بدریانتی کی دلیل اور علی الخصوص اس اہم سکد میں صب بڑھ کو کو ان اہم سمانہاں سے بیونکہ اس کا تعلق براہ راست اللہ تعا ملے ک ذات والا سے تعالي وتقدمس عما يقول الظالمون علواكبيراً -

ابن تیمید کا مام مالک کے قول سے تندلال اورانس کا جواب

ابن تیمیرنے امام مالک رحمہ النگر تعالیے کے قول بعنی استوار معلی ہے اور کیفیت مجبول ہے استدلال کیا ہے کہ یہ الفاظ آنشا بہات میں سے نہایں ہیں . اکداس کے زعم فا سد کے مطابات تمام مخاطبین کو اس کا معنی معلی ہے۔ اور اس کا مجاب یہ ہے کہ ہم قطعی طور برجانتے ہیں کہ اقم کا لک احل ائمہ بدئی میں سے ہیں جن کی ادامت اور جالتِ شان پر اہل اسلام کا شنح اكبر كامسلك لفاظ وصفات متثابه كمتعلق اورام مالك ان كي موافقت

الم الك عليه الرجم كے قول كا جو مقصد ومطلب سم نے بيان كيا ہے شیخ اكر رضى الله عند كے قول مابن كے علاوہ ان کا یہ فول بھی اس کی ائی کرنا ہے جو انہوں نے فتوحات سے باب عتب میں ذکر فرمایاہے۔

الجي طرح جان بيجة كرالتر تعالئے نے اپنے جتنے اوصاف سان فرا محيني مثلاً خلق وا يجاد - احياء دا مانت استع د عظاء - كر داستهزامه اوركيد مفرح وتعجب، غضب ورضا ، ضك وبشاشت ، قدم ديد اورئير ني وايدي - عين داعلين وغير ذالک برسب صحیح اور درست نعت ربافی میں کیونکہ ہم اپنی طرف سے المدنعا نے کوال کے ماتھ موصوف و تصف نہیں کھیرا رہے ہیں ۔ بلکر اللہ تعالیٰ نے ہی ہماری پیدائش سے قبل اپنے دسل کوام کی زبانی اپنے ان کوصا ف کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیے بھی سیا ہے اور اس کے تمام رسل کوام بھی ہتے ہی لیکن ان کے معانی وہی درست ہول گئے جو الٹر تعاسے علم میں ہیں اور ذات باری جن کے اہل ولائق سے مماسے لیے برجائز نہیں ہے کہ ممان ہی سے کسی کا رووا نکارکریں یا اس کی کیفیت متعین كري يااك كنسبت الترتعالي كل طوف كري ان وجوه كے لي ظرف كي ساتھ انہيں اپني طرف منسوب كرتے ہي - بلكه ان ان وجوه كيراته ان كى طرف نسبت كري سك جواس كى شان رفيع كولائق سے اور بنا ه بخدا كرا پنے اپنے علم اور دانست کے مطابق ان کو الند تعالے کی طرف بنسوب کریں کونکہ ہم اس جہان ہیں اس کی ذات سے بے خبر ہیں ۔ اور اخرت میں معلوم نہیں كركيا حالت بوكى دانتهى كلام الشيخ الاكبراشيخ موصوب كى اس مسئله مي متعدد عبادات بي جواحس طريقيه برمقصد كواداكرتي بي -جن مي سياكثر كو الم شعر إنى ف اليواقيت والجواهر من ذكركيا ہے جن كا مرجع وماً ل دوسرے عرفا راور تمهور اہل السنت، اسلاق اخلاب، متقدين ومتناخرين كي عبارات كي انديهي سيكران سبكا علم حقيقي التُدتعاك اور رسول مقبول عليداك م كي طرون تفویق کیاجائے۔ اوران کے ظاہری معافی حاوثہ سے ذات باری تعالیے کومنے و مباری تسلیم کیا جائے جو کہ اس کی شان ارفع واعلیٰ کے لائق نہیں ہی ماکرچر بعض اہل السنت ان الفاظ شاہرے مجسم وشبہہ کے استدلال واحتجاج کو مد نظر سطتے ہوئے ان کی الین ما وہلی کرتے ہیں ہوشان الوسمیت کے لائق ہے اور لغت عرب کھے بھی مطابق ہے جس کے ساتھ الشرتعا للے نے اپنے بندوں کو خطاب فرمایا ہے ۔ تاکہ ان کے شبہات بھی دور موں اور معانی ظاہرہ کا الدُتعا لئے کے حق میں محال ہونا بھی واضح مرجاتے۔

متشابهات كصعانى خفيقيم علوم مونے كا دعوى صوف بن تيميہ نے كيا ،

الفاظ و کلمات مذکورہ کوتشابہات سے شمار مذکر نا اوران کے معانی حقیقہ جوصفات باری تعالیے سے بی ان کے معام بونے کادیوی کرنا اور یہ کہنا کہ ان سے مراد وہی معانی بی جوظاہری طور برمغہوم ومعقول بیں اور جوادث کے مناسب و لائق بی

صیاکہ خلف اور شاخری نے کہا ہے اور مرم راکی کومعلوم ہے اور شان الوهیت کے شایا ن جی ہے ۔ اور اے ممائل مجے معموم ہے الما اس کے سعلق سوال کرنے کی حاجب بنیں ہے اور الکیف جہول کا مطلب یہ ہے کہ اس من کے معلی مونے کے ا فيجودين ال كواستوار كي تفير حتى نبين سجتنا لمكراس كي حقيقت كاعلم الشرتعالي الداس كے ارادہ كے سپر و كرنا مول كيونماس كى كىفىيت بىنى عباد اور جميع مخلوقات براى كے استىلار اور قبرى كىفىيت ہے جس طرح كم اس نے اس لفظ سے مرادلى ب ہمیں معلوم نہیں ہے۔ لہذا اس کے متعلق اور اس قسم کے دوسرے الفاظ تشابہ کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے کیوں کران ہو اصل مكم سى بے كران كا علم قبقى النّر تعالى اوراس كے رسول مقبول صى الله عليه وسلم كے بروكيا جا نے اور عب طرح عي الترتعاف اورول كريم عليه السل سے وہ منقول ہي ان پراس مصطابق ايمان لايا جائے۔ اورائم مالک كاپنے قول الاستوار معلوم سے ير مفصد تهاي ہے ۔ كم استوار بعني علوس اور شسست سے كيول كراس كى الد تعاليے كى طرف نسب كرنا قطعًا درست نہيں ہے-اوراس ليے اس لفظ كى ال عنى كے ساتھ تفيركر نا جبى درست نہيں ہے معنى معلوم دہى ہے جو الثرتعاك كى جناب والا كے شايان شان مو- اور لفظ كى فنيراك معنى كے ساتھ درست موسا ورالبامعنى فقط السبيلاء وقمر ى إلى البقدام الك ني ال كوعوام كي علم ومعرفت يرجيورا اورصراحة وكرنه فرمايا الرجيد معنى صبح تعا اورمقام الوميت کے لائق کیول کران کا مذہب، اسسال ف کی مانند ہے بعنی ان الفاظ منتا ہدکی تفسیرسے گریز کرنا اور انہیں اپنے ظاہر مرچوز اس کہ وارد ہی برجواب ظاہر بھی ہے اور تقبول بھی مگر میں نے جب اس کو ذکر کیا تواس وقت تک بیمعلوم نہ ہو سکا کہ کوئی دومراشخص عی اس جواب کو ذکر کرنے کے در ہے ہوا ہے۔ بعدا زال میں نے علامر ملی کے فتاوی میں اس کوابن ملمان کے وال

جوا بسوم -آب كامقصديه محكم استوار وادث توتجه معلم مع كرالله تعاط كاستوار جواس أيت لي مذكور باس كيفيت نامعام ب كيونكرهم ال كي حقيقت سعمى بيخري كيفيت كاتعين كيول كركر سكته بي-اوريرجاب میں نے حضرت شیخ اکر مجی الدین بن العربی کے کلام سے اخذکیا ہے جو اللم شعرانی کی کتا ب "الیوا قیبت والبحواہم " میں منقول م الم شعرانی فرماتے میں کرشینے اکبر قدس معرو نے فتوحات مکیہ کے باب ع<u>ے اس</u> میں متعدد الفاظ متشا بہر من کا ذکر ابھی آنا ہے نقل کر کے فرما یا کہ بیرسب معقول المعنی ہیں اور ان کی الٹیر تعا لئے کی طریب نسبت مجہول ہے۔ تو ان کے قول معقول المعنی ہے حتماً وقطعًا ببي مراو ہے كہ ان كے وہ معانى بوسواد ب كے مناسب بني وہ معلوم ومعقول بيں -كيونكر بوسواني الله تعليے م شایان شان بی وہ برحال معام نہیں بی - توشیخ اکر کایہ قول امام مالک کے قول کے قریب ہے فرق صرف اتنا ہے کہ امام الك ف الكيف مجول فرمايا اورشيخ اكبرشف النسبة إلى الترجيدولة فرما ياسي-

باب

اس باب بي " اغاثة الله غال في مصايد الشيطان يتصنيعت سي الدين حجر بن القيم عنبلي وشقى الصارم المبكي مولفه عا فظتمس لدب ب عبدالها دی صنبای دشقی تلمینداین تیمیرا در حالاً العندین فی محا کمنذ الا حمدین بعنی علامرا بن مجر اور این تیمیرمولفه نعمان آفندی آلوسی مغی بغادی پر کلام کیا گیاہے۔ اور بیر باب بین فعلوں پر شتمل ہے اور سر فدکورہ کتاب پر علیحدہ فصل میں تبصرہ کیا گیا ہے۔ ابن القيم كاقبورانبيا ركوام وراوليا عظام كى زبارت كرنے والول ورتنوسلين وتعيثين ف*صل آو*ل

میں اغائد اللہفان فی مصابدالشیطان بر کام کی گیاہے۔ ابن القیم نے اپنی اس کتاب میں مکا ندشیطان برتبھرہ کرتے رے کہاکہ اس کے بہت بڑے مرا ورفر سب ہی جن میں سے ایک عظیم کر وفریب جس کے ذریعہ سے اس نے کٹر لوگوں کوفعال ف گراہی میں مبتد کردیا ہے اور طرف وسی معدووے چند آدمی اس سے چنگل سے نجات پاسکے ہیں جن سے ابتلاء کا التر تعالیٰ كاراده نهي فرماياتها اور ووجه فتنه فنور كاص كے متعلق شيطان نے قديم ايا مم مي اور اس زمان مي اين اولياء اور حزنب فاص کی طرف وحی والہام کیا ہے۔

اوراس دعوی کے اثبات ہیں ابن الفیم نے صنم پرست لوگوں کے عمل وکر دارکو ذکر کیا کہ پہلے بہل ان لوگوں نے حرف بورا کابر کی پہشش شروع کی ۔اور ان کی تصادیر بنا کروہاں نصب کر دیا کرتے تھے ۔میران صورتوں کو بیر جنا شروع کولیاادر ان کو اصنام واو ان بناکیا - اوراس صن میں وارواحا دیث کوذکر کیاجی سے اندر قبروں کومسا جد بنانے سے منع کیا گیا ہے ۔اور ال كو محل عيد بنانے سے روكا كيا ہے - اوراس معنى ومفهوم براول آيات كومعى ذكر كركيكاس بحث كومبت طول ويا اوران آيات العاديث كوزبارت القبوركي ممنوعيت اوراصحاب فبورىعني المبأه مرسلين اوراولياء كاملين كي ساتھ توسل واستغاله اور طلب تفاعت کی حرمت ادرعدم جواز بردلیل بنایا - اور اسس تفیر بالرای کے زریعے ان افغال کے مرکب حفرات کومشرک قرار اے دیا ہے۔

اگرچے فقط اِن کی کیفیت ہمیں نا معلوم ہے تواہل سنت میں سے کسی شخص نے بیر قول نہیں کیا۔اورا بن تیمیہ کی گاب کے علامہ میں نے کسی کتا ہے ہیں یہ تول نہیں دیکھا۔ا دراسی معنی کی وجرسے مجیمہ، مشیہدا در افا کلین جہت گراہ ہوئے میں ہمیں اس سے زیادہ اس فاسد فول اور عاطل نظریہ کا در کرنے کے لیے نطویل کام اورا فوالِ علماء اعلی نقل کرنے کی صورت ہیں ہے اورداس کے ویماوس واوبام سے مونے کا بیان کرنا مزوری سے جس کی وجہ سے ابن نمیدا وراس کے تنبیان نے قفائد اسلم اورمذسب ابل السندن كي خالفت كى سے كيونكركتب كلاميد مي اسسان وافلا ب سے منفول برعبارت مجھ اس تقولی واطنا ب مصنعنی کردینی ہے۔ اور ان میں سے ہرعبارت اپنی زبان حال سے سوکہ زبان تا ل سے بھی افقے ہے يم اعلان كررسي ہے كه ابن تيميه اوراس كى جماعت سخت خطا كارہے اور فخش غلطى ميں منبلا-اور سم كہتے ہيں كه اس شر ذمر قليله اورطائغ خفيره رذيبه نے الترتعالے کے حق میں جن معانی وا دصاف کا اعتقا دانیا رکھاہے وہ چونکہ توادث و مخلوق کے مناب ہیں المنداان كا ير اعتقاددين اسلام كے احكام سے نہيں ہے -اور نہى النّر تعا ليے اور اس كارسول مقبول ملى اللّه عليه والماس پرراضی میں ر بلکہ ان کی ناراصل اور مخطوعضب کاموجب ہے نعوذبالٹرمن بنرا الا عنقاد الفاسدوالفكر الكاسد)

اگران مقار کوعید بنانے والوں کو دیکھوتو جونہی انہیں دورسے مقار نظر کہتے ہیں وہ اپنی تواریوں سے اتر پڑتے ہیں۔
ددان کی تنظیم دیکوم کے بیے اپنی بینیا نیاں زمین پررکھتے ہیں۔ زمین برسی کرتے ہیں اور مروں سے دستاریں وغیرہ افاریعتے ہیں کہ وزاری کے ساتھ اواز کہند کرتے ہوئے۔ اور رونے والول کی صورت بنائے، گلوگیر آواز کئے ہوئے ان مقابر کے قریب آتے ہیں ، اور ان لوگوں کے ساتھ استعاقہ استعاقہ اور نہیں ، اور سیجتے ہیں کہ وہ جاج کرام سے بھی زیا دہ اجرونواب کے ساتھ بہرہ ور مہو گئے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ استعاقہ اور خب اور فرادرسی کی سعی کرتے ہیں جونہ ایجاد و تحلیق پر قادر مہن اور دہ انہیں پکارتے ہیں لیکن مکان بعید سے اور حب فراب سیجتے ہیں کہم نے ان دور کعت سے وہ اجرونواب سامل کر قرب بینچے ہیں توقبور کے پاسس دورکعت نماز اوا کر تھی حاصل نہ ہوا نہ ہو سکت ان دورکعت سے وہ اجرونواب سامل کر لیا ہے جو دونوں قبلوں کی طرف نماز بڑھنے والوں کو بھی حاصل نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے۔

برت جاج كرام اور وفديت الترالوام كو ديكها بو-

بهركها كرجب كوئي مشرك ال كرساني شركه إفعال كرس ال وشفيع من دون الشراع قا دكرب ادريه مجه كممير كال انعال کی وجہ سے بیمقبولانِ بارگا و خدا دندی الٹر تعالیے کی جناب ہیں حافز ہوکراس کے لیے شفا عت کریں گے توالیا شخص الترتفا كا كالمحتفوق ع بهت مى بے خبرے اوراس كے حق بى واجب اور متنع امور سے قطعًا غافل ہے كوركم بامر قطعًا ممتنع ہے (اورالٹرنعالے کے بال ان میں سے کوئی بھی اس کی شفاعت کرنے کے قابل نہیں ہے) اوراس جہالت وفعلالت كالعبب بيسب كم ان لوكول في رب العزّت كوامرار وطوك برقياس كرركاب كرجن طرح ان كى باركاه مك رمان كي ي ان کے خواص اور احباب کو وسید بنایا جاتاہے جوال شوسلین کے لیے تفاعت کرتے ہیں اور صاحت برآدی اور حصول مقاصد میں کام آنے ہیں واسی طرح گو یا التر تعالیے کی جنا ہیں بھی خواص و احباب کا نوسل صروری ہے) اوربعدانران اس فیاس کو باطل اور عُلط ابت کرنے کے یہ بہت زوردگا یا اور رنگین عبارات - اویبانظرز تحریر کا مهارا یسے کے ساتھ ساتھ ایسی بہت سی آیات کلام مجید ذکر کس جو بت پرست مشرکین کے حق میں نازل موقی تھیں ،ان میں اپنے رغم فاسد كے مطابق تعبیم كركے قبورا نبياء وصالحين كي زيارت كرنے والول كوسى ال ميں داخل كر ديا-اوران كے ساتوقفار وائج میں نوسل واستغالثہ کرنے والوں اوران سے شفاعت کی التجاء کرنے والوں کو بھی بت پرست مشرک قرار دے دیا۔ بحر نکراس کے بیش کروہ حمل اول کا بحواب مجھلے ابواب میں تفصیلاً آجکا ہے ۔ لہذادوبارہ اس کو بہاں ذکر کرنے کی فرورت ہنیں ہے۔ دیمال عرف اس کی ذہنیت اور مطبح نظر کی دھنا حت مطلوب تھی اس سے اجمالاً اس کا دعوی اورطرزات الل ذكركر دياسي ال فصل كے بعداس في ايك دوسرى فصل ميں انتهائي فخسش اور قبيح بشنيع اور فظيع عبارت ذكرك ب اوربیا کی وجهارت کی انتہا کردی ہے۔

مزارات انبيار واولياء في تعظيم ورابن القيم كانظرير

فصل ، قرر انبیاء واولیاعلیم الت ام کوعید بنانے کے مفاسد کومرف الٹر تعاظے ہی جاتیا ہے۔ اور ہر وہ شخص حبی کے دل میں الٹرتعالے کا وفار ہے اور تر وہ شخص حبی کے جذبات دل میں الٹرتعالے کا وفار ہے اور توحید باری کے لیے غیرت مندی اور ٹرکرک کے لیے ول میں نفرت و نا پہندید گی کے جذبات ہیں وہ الن امور کو دیکھ کر عضرب ناک ہوتیا ہے لیکن جن کے ول دوح فوجید سے خالی موکر مردار بن چکے ہیں ان کے لیے یہ زخم موجب در دوالم نہیں موسکتے۔

ان تبور کوعیر بنانے کے مفاسدیں سے فی الجملہ سیمفاسدہیں۔ ان کی طرف نماز پڑھنا ان کا طواف کرنا۔ انہیں بوسہ دینا ہاتھ لگانا۔ رخساروں کو ان کی ترمیت پرخاک آکود کرنا۔ اصحاب قبور کی عبا دت کرنا، ان سے فریا درسی کی درخواست کرنا، فرمیت واعانت صحت وعا فیت اور رضا ورقضام دلون کامطالبہ کرنا مشکلات کو دور کرنے اور صعیب نددگان کی مددکو بہنجنے کی ابیل کرنا وغیرہ اور بیا ایسے مطاب ت ہی جو بت بیست مشرک اپنے اصنام واوتان سے کیا کرتے تھے۔

بو شخص بارگا و جدیب فلاصلی الندعِلی و سلم کی زیارت کے ارادہ سے فکر سے نکلے اس کے لیے موزول و مناسب یہ ہے کہ دوران سفر مکبرت صلواۃ و سلم پڑھے ۔ اور جو نہی مدینہ خورہ کے آگارونٹ کات نظر سے پہرہ ورفر ہائے اور اس میں اور زیا وہ امانہ کرے ۔ انٹر تعالیٰے سے التجاء کرے کہ اسے جدیب کریم علیہ اسلام کی زیارت سے بہرہ ورفر ہائے اور اسس زیارت کی برکت سے سعادت وارین نصیب فر ماھے عنسل کرے صاف ستھر سے کہڑے استعمال کرے ہا بیا دہ چلے اور انکھول سے النوبہ آیا ہوار حمت ووعالم صلی النہ علیہ وسلم کے دربابرا قدرس کی طرف روانہ ہو۔

جب وفدعبدالقيس نه رسول كريم عليه السلام كوديكيها تواپني سواً دليون كومثها ئصبنيراويرسے بھلانگين لگا دين اور بري سرعت وعجلت كيسا تفرمجوب فداصلي التُدعليه وسلم كيم مقدس قديون پر جاگرے مگر آن حضرت صلى التُدعليه وسلم نے ان پر انكار بذفر مايا -

قاضی عیاض نے تنفاء شربعین روایت نقل فرمائی ہے کہ الوالفضل جو ہری جب مدینہ منورہ میں زیارت کے ارادہ سے ارج نصے تو تم کے قریب پہنچنے ہی موادی سے اتر کر پدل چلنے ملکے اور اُنکھوں سے مجتب وشوق کے آنسو بھی بہانے جا رہے تھے۔ معصرے تھے۔ اور بیشھ مجی بڑھنے جا رہے تھے۔

وَكُمَّادَءُ يَنَا رَسُمُ مَنَ كُمُرِيكَ عُ كُنَا فَعُلَا الْعُلِفَانِ الْرُسُومِ وَلَا لُبَّ الْمُنْ مَنَ الْكُومُ وَلَا لُبَتَّا نَذَ لُنَا عَنِ الْالْكُورُ لِنَمْ شِي كُمُ لَا مَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللّ

ترجب، حبب ہم نے اس مجوب کے آنا رویار ویکھے جنہوں نے آنار رسوم کے علم وعرفان کے لیے ہما سے بایس دل چھوڑا ہے اور مذہی عقل توہم ان کی عزت وحرمت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یا لانوں سے اتر کر بدیل چینے ملکے جن کا مرتبہ ومقام اس سے بہت بعیداور بلند ہے کہ ہم ان سکے حضور سوار ہو کر حاضر ہوں۔

الم قسطلانی فرماتے ہیں کہ علامہ ابوعبد اللہ بین رہ یہ نے فرمایا حب ہم سے مہدی میں مدینہ منورہ حا خرہوئے تومیرار فیق مخروزی الوعبد اللہ عبد اللہ حب ہم خوالعیفہ کے قریب بہنچے توسوار لوں سے از بڑے اور مزار اقد سس کی حاصری کاشوق بہت بڑھ گیا تو وزیر الوعبد اللہ تھی سواری سے اتر کر مما سے ساتھ با پیا وہ جیلنے از بڑے اور مزار اقد سس کی حاصری کاشوق بہت بڑھ گیا تو وزیر الوعبد اللہ تھی سواری سے اتر کر مما سے ساتھ با پیا وہ جیلنے کے جب کہ وہ اس راہ شوق میں اٹھنے والے ہم قدم کو اللہ تعالی کی رضا اور صول تواب کا ذرایہ سجور ہے تھے اور اس دیار میں تشریف نے درا بنی کم من میں تعنیف موس کی ۔ اور اپنی کمیفیت فی تشریف خور ایس مرض میں تعنیف موس کی ۔ اور اپنی کمیفیت فی است ان اشعار میں عرض کی ۔ اور اپنی کمیفیت فی است ان اشعار میں عرض کی ۔

علمارا علام اورائماسلام کے نزدیک قبور انبیاء ومرسکین اور اولیار دیا لیبن کا اور یہ اور اولیار دیا گئین کا اور پ

ابن القیم کی اسس زمرافثانی اور بہنہان تراشی کو طاحظہ کرنے کے بیداب ام قسطلانی شارح بخاری صاحب المواہب اللہ سنہ کا کلام طاحفہ فرائیے جوانہوں سنے مواہب میں روضۂ اطہراور قبرانور کی نیارت کے اداب میں تحریر فرمایا۔ ہے تاکہ ہروشھ بس کا دل فرد کسان سے مورسے اور الٹر تعالے نے اسے شکوک واو ہام کے ظلمات سے محفوظ رکھا ہے اس پر اس امام کے کلام سے بھوشنے واسے افوار اور ابن القیم کی عبارت سے مترشے ظلمت اور ارکی میں فرق واضح ہوجائے۔ امام تسطلانی مواہب لدنیہ کے مقصد عاشر میں فرق واضح ہوجائے۔ امام تسطلانی مواہب لدنیہ کے مقصد عاشر میں فرماتے ہیں۔

فصل مانی - رسول کرتم علیہ السام کے روضہ اطہراور سجد مقدسس کی زیارت کے بیان ہیں۔ نبی کریم علیہ السیام کے مزار پرانوار کی زیارت عظیم ترین عبا دات مقبول ترین طاعات سے بے اوراعلی درجات کر رسانی کا حتمی ذریعہ وہ سبلہ بچشخص اس عقیدہ ہر کار بند نہیں ہے اس نے اسسام کی اسی اینے گلے سے آبار میں بنگی ہے اورالٹر تعالیٰ اس کے رسول معظم صلی النّد علیہ دسلم اور علماء اعلام کے اجماع دا تفاق کی مخالفت کی ہے۔

الوغمران فاسی مالکی رحمہ اللہ سنے تو اس کو واجب قرار دیا ہے کہ جیے کہ ابن الحاج نے مرضل میں علامہ عبد التی کی تالیف تہذیب الطلاب سے نقل کیا ہے۔ اور فرما ہا کہ غالباً ان کا مقصد وجوب السنی الموکدہ ہے۔

تعاصیٰ عیاصٰ مالکی فرماننے ہیں کر زیاریٹ روھنہ اطہرایسی سنت ہے جس پرایل اسلام کا اجماع اِتعاق ہے اورایسی فعنیلت سے جس کی طرحت سرمومن وسلم کوتر غریب دی گئی ہے۔

اس کے بعد ایم قسطان کی نے بہت سی احادیث نقل فرمائی ہیں جو بار گاہ رسالت پنا ہ صلی السرعدیہ وسلم کی حاضری ا دراس کے لیے سفر کے جواز داستحباب اور اس کی فضیلت عظیم پر دلالت کرتی ہیں اور چونکہ ان کو تفضیلاً بیان کیا جا چکاہے لہذا ان کے اعادہ و تکرار کی خودرت نہیں ہے۔ بعدازاں ابن تیمیہ کار دکرتے تھتے فرماتے ہیں۔

ابن نيميكركاردازام فسطلاني صاحب ابب

شیخ تفتی الدین ابن تیمید کا اس موضوع پرعجب قبیح وشنیع کلام ہے جو زیارتِ نبوید کے بیر سفری ممزعیت کو متصمن ہے.
اوراکس کے قربات وعبادات میں سے ہونے کی تفتی وا نکار پر ولالت کرتا ہے۔ بلکہ اس مقصد کے بیے قدم اٹھانے
کی حرمت بلکے کفر وشرک ہونے پر وال ہے۔ ایم سبکی نے اپنی کتاب شفاء السقام میں اس کا روکر کے اہل ایمان سے دلول
کو شفاء دی ہے۔ بھر زیارت سے آواب بیان کرتے ہوئے فرباتے ہیں۔

وَكُمَّادَءُ يُنَاهِنُ ثُرُبُوعِ حَدِيثِينِ بِينَ بِينَ فِي اَعْدَدُ مَّا) ثُرُنَ كَنَاالْحَبُلُو حبب ہم نے طیبہ بی اپنے حبیب کرم صلی الٹی علیہ وسلم کے منازل کے آثار دیکھے توانہوں نے ہمارے دلوں میں جبا مجت وعقیدت کو رانگیجی کیا -

وَبِاللَّرِّمِبِ مِنْهَا كُمَّاكُ حَلْنَا جُعُونَنَا شُعِينَا فَكَّ بَاسًا نَخَاصُ وَلَهُ كُوبًا اورجب طیبه کی تربت آفدس کاسرمهم نے اپنی آنکھوں ہیں لگایا تومہی فورًا شفاعطا کی گئی اب ہمیں کسی شرّت م کرب کاخوٹ نہنیں ہے۔

وَحِیْنَ تَبُدُ کَا لِلْعُیُونِ جَمَا لُهُ وَ مِنْ بَعُلُو هَاعَنَّا أُدِیْکَ لَنَا تُشْرَبُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ

مراس ذات افدس کے اعزاز واکرام کے بیے یا لافول سے انرہے ہوان دیار میں محو آرام واسراحت ہیں تاکہ مراس ذات افدس کے اعزاز واکرام کے بیے یا لافول سے انرہے ہوان دیار میں محو آرام واسراحت ہیں تاکہ موار موکر دیاں حاضری کی جمارت سے نے جائیں۔

نُسِحٌ سِحَالَ الدَّهُ مَعِ فِي عَـرْصَانِهِ مَا ﴿ كَنَـ لَمُتَ عُرِمِنْ حُتِ لِـوَا اِلمَهِمَا النَّوْرَبَا ہم طیب کے عرصات اور میدانوں میں آسوؤل کے ڈول بہاتے تھے ۔ اور اس کی ترابِ اقدی کو پامال کرنے والی ذاتِ اقدی کی مجت کے بیش نظرو ہاں کی خاکر باک کو برسے دیتے تھے۔

كُواِتَّ بَقَالِيُّ أُوْنَهُ كُنْحُسُا بَنَ ﴾ تَخَفَّ صَلَا اللَّهُوَى وَالْعَنُوبَا اور بقیناً میراای مجوب کے بغیر زندہ رہنا بہت بڑاخیارہ ہے اگرے بمیرے ہاتھ شرق وغرب تک کے مالک و متصرف ہوں۔

فیکا عَجَبًّا مِمَّنُ یُحِبِ بِسَرُغْدِ یَ کَیْفِی کَیْفِی اللَّهُ مُولِی وَیَسْتَغِلُ اللَّهُ اَبِلُهُ بَا تعب مِها اللَّعْ عَلَی کے باوجود دیارِ محبوب سے دور قیام پزیر تعب مِها الله عنوی کے باوجود دیارِ محبوب سے دور قیام پزیر ہے اور اس دعوی میں وروغگوئی سے کام لیتا ہے۔

علامر قسطلانی فراتے ہیں جب ہیں رہیع الاخر سے میں اپنے فافلہ اور رفقا دسفر کے ساتھ بار گا ہ حبیب ہی جاری کے

ادو سے جارہ تھا تو ہو ہمی صبح کے قریب جبل احد نظر آیا ہو ارواح کے لیے سامان فرصت مہیا کہ رہا تھا اور است باح واجما و کے لیے منزوہ دِشارت کہ دیار صبیب کا بلند پاسیمفام اور مزار منورہ کاعرش آستان مکان قریب ہی ہے تو زائرین دوڑے اور ایک دو مرے پر سبقت ہے تھے ہوئے اس پہاڑ پر چڑھے تا کہ جلد از حالہ ان آثار کے دیدار سے مشرف ہوں ۔اور ان افوار سے قلوب و افعان اور است باح واجبام کو منور کریں بس پہاڑ پر چڑھنے کی دریقی کہ افوار نبویہ کوند تی ہجلی کی مانند اٹھتے نظر آئے اور معارف محمد یہ کی نبیم بہار کی خوشہوں سے شمام جاں مہک اٹھا۔ ہم سرتا بایان خوشہو قرن میں بس سکتے اور انٹر ف الندائی کے آتا رویا رکیا دیکھے کہ اپنے آپ سے ہی نائب ہو گئے اور ہم زبان قال سے کہ رہے تھے سے

وَرِنُحُ الصَّبَا هَبَتُ بِطَيِّبِ عَرُفِهِ وَ الْمَالَةُ وَصُّ فِيْ وَحَبِهِ الصَّبَاحِ يَعْدُوحَ الصَّبَاحِ يَعْدُوحَ الصَّبَادِ الصَّبَاحِ يَعْدُوحَ الصَّبَاحِ الصَّبَاحِ الصَّبَاحِ الصَّبَاحِ الصَّبَاحِ الصَّبَاحِ الصَّبَاحِ الصَّبَاحِ الصَّبَاحِ الصَّبَادِ الصَّبَادِ الصَّبَادِ الْمَالِيَةُ وَصَلَى اللَّهِ الْمَالِيَةُ وَمِنَ الْمُعِبَالِ السَّيْوَ الْمُعَالِلِ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ ال

اِذَا رِنْ خَوْالِ الْحَقِ هَبَّتُ خَالَقُ الْحَقِ هَبَّتُ خَالَقُ مَا كَالَهُ وَمَهَا وَسَيْوُو جَ بعب اس قبیل دکے دیار ہے ہواچلتی ہے اوران کی مجوبار نوشبووں سے مہک کر نکلتی ہے توصیح وصابح بھی ک کے سائنے آیا ہے یا دراکس کو سونگھنے کا شروت عاصل کرتا ہے تو وہ موااس کو حیات نواور تازہ زندگی کا ساما ن مہیا کرتی ہے۔

" فَكِللنَّوْدِبَيْنَ الْوَادِ يَكَبِ فُصْنُونَ فَكِللَّوْدِ بَيْنَ الْوَادِ يَكْبِ فُصْنُونَ الْعَالِمِ الْمَادِ وَلَا لَكُودِ بَالْمِ الْمُوادِ يَكْبُ فُصْنُونَ الْمَادِ الْمُورِ الْمُورِ اللَّهِ الْمُعَالِمُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ اللَّهُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ اللَّهُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ اللَّهُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ اللَّهُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ اللَّهُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ اللَّهُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ اللَّهُ اللْمُعَلِمُ اللْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمِعِلَمُ الْمُعْلِمُ اللْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ

مَنَ الْمَا اللهُ وَ مَا لُهُ مِنَ مَنَ مَنَ مَنَ اللهُ مِنَ اللهُ مِنَا هَا يَعْتَدِي وَ مَكُرُو جَ ان بان اسے رسرو شوق بر هر عربی کے ہی دیار تو بان اور برنور وضیار اور جیک و دمک انہیں کی ہے جسسان ہو شام محرس ہوتی ہے۔

مُا اَنَا تُولِکَ مِنْ لَدِیْدِ النَّلَا قِیْ مَا اَنَا تُولِکَ مِنْ لَدِیْدِ النَّلَا قِیْ مِنْ مَارک ہودہ لذیذ ملاقات جس سے تجھے اَيُّهَا الْمَغْرَثُ الْمُشَوِّقُ مَنِيكًا اے شرت سوق و محبت کے رسوار کو تیز ترکر محوب نے ہرہ ورکیا ہے۔

ا كَالْمَا اَسْعَدُ التَّ يَدُومُ الْفِراتِ كَالْمَا السُّعَدُ التَّ يَدُومُ الْفِراتِ مَا الْفِراتِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّ تُلْ لِعَيْنَيْكُ تَهْمُلُانِ سُكُومًا انی آنکھوں سے کہ کروہ فرحت وسرور کی واجرسے الى تىراساتە ديا ہے-

وكجرثيع الكشجاب وألك شواب وَٱجْمِعِ الْوَجْدُو السُّرُوْرُ إِنْهَا حَا ورتمام حاجات اور جذبات شوق و ذوق كو-وجدوغم اورفرحت ومروركوا زره انتهاج وانساط جي وَتُوالى بِكُ مْعِهَا الْمُهْرَا فِ وُهُوالْعَيْنَ آنُ تَفِيْيُضَ انْهِ مَا لَّهُ اور آنکھ کو حکم دے کر وہ آنووں کے ساتھ جاری موجائے ۔اورسلسل آنسوبہاتی رہے۔ مُا بَقَامُ اللَّهُ مُوْعِ فِي الدَّمَا قِي مْنِهُ وَالُهُمُ وَانْتُ مُحِبُّ ،-اب اکنووں کے انکھوں میں باقی رہنے کی گنجائٹ يرحوبان گرامي كادروالاب ادر توان كا گرفتار محبت

میں رعلام نہانی نے ام قسطلانی کے کام سے اس قدر براکتفا رکیا درندان کا کلام اس مقام پرطوبل ہے۔ انہوں نے احادیث بویر کے علاوہ نیارت واست فائر سے متعلی نفیس وکٹیر فوا مدتعل فرط مختیب اور مدینہ منورہ کی فضیلت کے دلائل جن میں سے بعن کو دوسر عنامات پرذکر کیا جاچکا ہے مزمر تفصیل کے بیاصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

الغرض اس امام عالى مقام كاكام اوراس سے بھوٹنے والا نور ملا صطركريں -اس راہ بدى اور حق كا مشا بده كريں جوظامرد جلی ہے اور واضح ولائح تو اس سے اس تاریکی کی شدت وقوت کا اندازہ موجائے گا جوان مبتدعاین پر جھا چکی ہے اور انہیں ابنی لبیا یہ سے چکی ہے ۔اور جب توعلا مقطلانی اور ابن القیم کے کام میں مقابلہ ومواز مذکرے توحق و باطل کے درمیان مجے اس قدرواضح فرق محوس ہو گاجس کے بعد برا ہن و دلائل کی طرف قطعًا اختیاج باقی نہیں رہے گی۔ لیکن شرط میہ ہے کہ ترا ذوق سيمان او ہام وظكوك والے امراض سے محفوظ مو سجوا بليس تعين اپنے اوليار كے قلوب وا د ہان ميں ميونكتا ہے۔ اور ال دونول كلامول بيسطلع مورجهي تيراد (كظامَ قِيسطلاني كے كلام كا استعمال اور ابن القيم كے كلام كا قبح محسوس نهايي كريا تو جرا ہے كاب برماتم كركيونكة تبرانفن خسران مبين مي گرفتار ب كيونكه ووسيدالمرسان عبيب ربالعالمبين صلى الترعليه وسلم كالمحبت والفت كي دولت وزوت سے محوم ہے اور اگر تبراول اس کے برعکس ابن القیم کے کلام کوستعسن اورعلا مرفسطلانی سے کلام کو قبیے جاتیا مے نو میراس کی حرمان نصیبی ورخسران و خدان کی انتہا ہے لہٰدااس پر ماتم بھی انتہا کی کرنا جا جیے۔

حِمَا يُعَلَىٰ فَضِبِ اللهُ مُالْتِ مَّنْ وَجَ سے چلارسی ہیں گویا کہ وہ کوڑیاں ہے جو درخت اداک وَاتَّنْتُ مَطَابًا الرَّكِبْ حَتَّى كَاتَّنْهَا صرف موارسي نهيس ملكهان كي سواريان هي جذبات ى تاخول يەللىھى كەنوم خوال لىس-

إِ لَى النُّورِمِنِ تِلْكَ الدِّيارِكُمُوحَ وَقُدُ مَلَّاتِ الْوَعْنَاقَ شَوْقًا وَ كُرُوهُا ر رکھی ہیں۔ اور ان کی نگا ہی ان دیارسے طلوع ہونے انهول نے رزمہ نٹوق اپنی گر ذمیں در حبیب کی طرف والے نور کی طرف دیکھنے والی ہی ۔

وَمُلَامَعُهُما فِي الْوَجْنَدَيْنِ سَفُوحُ رَأْتُ دَارَمَنُ تُهُوَىٰ فَنَوادا شُتِيَاقُهُا انہوں نے اپنے محبوب کے آستان عظمت نشان کو دیکھ لیا ہے البذاان کاشوق و ذوق بڑھ کیا ہے ۔اوران کے آئنو دوختیول کی صورت میں مدونوں رخساروں بر طرمی شدت وقوت سے جاری ہیں۔

إذَاالْعِيشَ بَاحَثْ بِالْعَزَامِ وَلَوْتَطِقَ جَفَاءٌ فَمَا لِلصَّتِ لَيْسُ يَكُوْحُ جب اونٹول جیسے بیعقل و بے علم جانور بھی اپنی شدت مجت وعقیدرت کا اظہار کر بیٹے ہیں اور اس کو تھیائے سے قاصر رہیں تو بھر محبت والفت میں لبے قرار انسان کیونکر اپنے جذبات شوق پر قالو پا سکتا ہے اور ان کا اظہار

الغرض جب ہم دبار مدبینه اوراس کے اعلام و آثار کے قریب ہوئے۔ اس کے مقدس ومبارک ٹیکوں اور میاڑ اول کے زوک پہنچے ، با غات مدینہ کے لطیف چولوں کی خوشبو سونکھی۔ ہماری آنکھوں کے سامنے مینہ مغورہ کے جیکتے ہوئے انوار آئے -ادربارگاہ رجمة للعالمين سيمسلسل انعام واكرام اورج دونوال كى بارش برسنے لكى اور سجى ابل قافل سوار يول سے كود كئے اور پدل جلنے ملے تومیری زبان ان اشعار کے ساتھ متر م تھی۔

ٱنكيتُكَ ذَائِراً وَوَدِدُنْتُ الْحِن جَعَلْتُ سَوَادَ عَنْنِي ٱمْتَطِيْهِ وَمَالِيْ لَا ٱسِنْكِرُعَكَ الْدَمَافِ راك قُنْبِرِرُسُولُ اللهِ فِيهُ میں آیا کے دروالا فرزیارت کے لیے حاض موا ہول رمیری دلی خواسش بیسبے که اپنی آنکھوں کی تبلیول کومواری بنا وَل داوركيا وجرب كرين آنكھول كے بل اس مزار برانوارا ورقبر منوركي طرف جل كرند أول حس ميں الله تعالى کے رسول می موار احت ان

حب بيرى نگابين قبررسول صلى النه عليه وسلم اور سجد كرم كى زيارت سيمشرف موتين توخوشى ومسرت سيمير انسوانكول کے پیانوں سے بھلک بہٹے حتی کربعض دلواریں اور زئین کا کھی حصران سے بھیگ کی اورمیری زبان ان وحدا فرن اشعار کے ساتھ کنگنا رسی تھی۔ منق علیہ ہے ان سے کم درجہ کے علماء عاملین اور ان سے اعلیٰ درجہ بیرفائز سلف صالحین اور انگر جبہدین حق کاشمار مبی نہیں ہے ای عیدہ ونظر ہے بر کاربند مہیں -

ابن القیم کے لیے توحید ورسالت کی تبہا دت جینے دالوں کومٹرک کہنے کا کوئی ہواز نہیں ہے

اے کاش امیری عقل و مجد ابن القیم کو حاصل موتی تواس سے دریا فت کر ناکہ اسے کس جیز نے اہل اسلام کوشرک کہنے کہ قد دیا ہے حالانکہ لااکہ الا اللہ محررسول اللہ کی شہادت دینے ہیں ۔ کی محف سیدالوج دصاحب شفا عت عظمیٰ ۔ ما لکر تھا کم تعداد دو سے سفر اور ان کے ساتھ استفالہ نے ان زائرین اور ستغیثین کو اللہ در ب العالمین کے ساتھ المہی انہائی سینہ زوری اور تعصب و تنگ نظری ب العالمین کے ساتھ المہی انہائی سینہ زوری اور تعصب و تنگ نظری بالم پر بہبت بڑی تعدی وظلم ہے اور سید المرسلین ، انبیا و کرام اور حمایہ عادالتہ العمالیوں پرشر سناک حبارت ہے ۔ کیا دو محفن اس زعم فاسد کی بنا و پر کہ ہم المور تو حد باری تعالی کی توہی و تحقیر رویدہ ولیری کرسک ہے اور اولیاء و صدیقین کی توہی و تحقیر رویدہ ولیری کرسک ہے ب

کی اس نے ان زائرین اور سنغیثین کے قلوب وصدور ہیں جانک لیا ہے؟ اوران ہیں بی عقیدہ وکھ لیا ہے کہ بیزائر
ان حفرات کی الوسہت ورلو بہت کا عقیدہ رکھتے ہیں جن کی زیارت کر نے ہی اوران کے ساتھ استخانہ کرتے ہیں۔ اوراس نے

ہادب کہاں سے سے کہ ان مقربان بارگاہ فعدا و ندی کو و تن وصنم سے تعبیر کرتا ہے۔ اوران کے زائرین کو صنم بربت

ادر انبیا وکرام کے ارفع واعلیٰ مقام ہیں اس عبارت سے براح کوئی قبیح دوی اور نکی عبارت ہوسکتی ہے ج کیا صلحاء است

ادر انبیا وکرام کے ارفع واعلیٰ مقام کے لائن اسی عبارت ہوسکتی ہے ؟ اور کیا احکام شریعت کی تبلیغ کے لیے است موریہ پراس

قم کی تعلیظ و قشرید روا ہے ؟ اور رسل عظام اور علیٰ الخصوص سیداعظم صلی النہ علیوسلم کے ساتھ اس طرح کی بے نیا ندی اور لا

اہل کا کوئی جواز ہے ؟ کیا کسی عام صلمان کو بھی برزیبا ہے کہ وہ الی قبیج عبارات کے ساتھ است کو خوف زدہ کر سے اور رسامت

وگراہ اور بیدین کہے اور علیٰ الخصوص علی و حقیقت و شریعت کوضال و مضل کے ۔ اور جب عام صلمان کو بیات زیب نہیں دی قرکری عالم اور ام کبر کے لیے اس جبارت کا کیا جواز ہے ؟

کی دکیجے نہاں جس ذات اقدس کی اقدار اور اتباع واطاعت ہم پرلازم ہے بینی سیدالمو حدین الم الانبیاء والمرسلین علیہ اس حق نہاں جس ذات اقدس کی اقدار اور اتباع واطاعت ہم پرلازم ہے بینی سیدالمو حدین الم الانبیاء والمرسلین علیہ اس حق می میں اور دلی عداوت رکھنے والے انہوں نے بھی کفار کے ساتھ وظاب میں یہ انداز اختیار نہاں فرمایا۔ بلکہ خلق حن اور اوپ کا مل کو بروے کارلائے جس کے ساتھ الٹرتعا سے نے آپ کی تا دیب و تربیت فرمائی اور جہالی وفطری طور بروہ اخلاق و آداب آپ کے اندر وربعت فرمائے -

ابن القيم كا مكر البيسي من گرفتار سونا

قصل ولي كانش! ابن القيم ابني اس كتاب بين مصايد شيطان كيبيان بي ايك فصل كالضافه كركي بيبان كرتا. كمشيطاني حالبول بيرسے اكيب حال اور تعيندا بيرہے كہ وہ بعض علما وكے دل مبن غلونی الدين كومزين كرتا ہے اور استغافہ و زیارت فبور صبے افعال کے مرتکب اہل اسل کو گراہ قرار دینے کا داعید دل میں پیدا کرنا ہے اور اس ظلم عظیم کوستعس فرار دتیا ہے۔ اورانے شیطانی حیلوں ہمانوں کے ذریعے ان کے دلول میں بیروساوس ڈالیا ہے کہ ان امور میں الشر تعالیے کے ساتھ شرک لازم آنا ہے۔ حالا نکر حقیقت حال ای تعین کے وساوس کے برعکس ہے۔ اس تعین نے اس ا قدام کے ذریعے ان کو اور ان کے معتقدین دمداحین کورب برادین نقصان دحرر لاحق کیا ہے جیسے کرابن انقیم ابن عبدالها دی اور ان کے شنے ابن تمیہ کے ساتھ مہی معالد بیش آیا۔ اور علماء شاخرین ہیں سے بعض بعی شنے نجدی ابن عبدالوہاب کے دل ہیں ہی دموم والاكران كى إنباع كركے اوراست محرب كے اجماعى اور شفق عليم سلك كى مخالفت كركے بعداز وصال قبور انبيا وكرام ،ادلياع عظام کی زیاریت ،ان کے ساتھ استفافہ ولوسل اور ان کی تعظیم و تکوم جوسب است کے نزدیک جا تروضیح کا رتواب اور موجب اجر جزيل ہے اس كى مخالفت كركے دين برحق سے شذوز وائحاف كے مرتكب مرزمه فليله كا الم بن سكے جس كواى كى طرف نىبىت ديتے ہوئے والبيركها جاتا ہے اور اوكوں ميں بيشهرت حاصل كرے كروہ بہت بط اجررت مندا ور دلير ہے ا وراسے التٰرتعاليے اور اس كى نوحيد كے معاملي كى طامت كرنے واليے كى طامت اورطعن وشنيع كى بروانهيں ہے۔ امر بالمعروت اور بني عن المنكر كم معامل مين اس كوكسى مخالفت كى مخالفت كاباك اورا ندسيته بنين بي خواه سب ابل اسلام سى كيول نه خالف موجائيس-اوراگرجهاس مسلم كا تعلق سيدالمرسلين صلى النَّه عليه وسلم كي ذات أقدس سيم كيول نه موشلًا أكب كي نيارت ادرآب سے استفالہ كامعالا اور حلم انبياء دمرسان اور اوليا روصالي كى زيارت اورات نال كامسكلہ-

شیطان لعین نے ان کے سلمنے اس امرکومزین کردھ ہے کہ بیسب امور توجیدِ خدا دندی کے خلاف ہیں۔ اور مرف دہی لوگ اور ان کے نفتش قدم پر چلنے وابے موحد ہیں اور دوسرے تمام سلمان مشرک ہیں۔ العیاذ بالٹار۔

مجھا پنے خالق ومالک جیات کی قئم ٹیطان کا یہ وہوسہ اور کروفر باس کے جملے وساوس اور فریب کارلوں کی نسبت زیادہ نقصان وہ ہے جن کو ابن الیقیم نے اپنی اس کی جبلی و کرکیا ہے اور کیوں نہ ہوجب کہ اس نے اس وہوسہ کی وجہ سے جمہور اہلی اسلام نحاص وعوام کو گراہ اور بیدین قرار وہ دیا ہے ۔ اور ان سب کو النہ تعالیٰ کے ساتھ مثرک کا مرککب قرار دے دیا ہے حالا نکہ ان میں ہزار ہا ہزار ایسے افراد ہیں جو بخدا اس سے اور اس کے شیخ سے زیادہ تو ہی اور مضبوط تو حید کے مالک ہیں ۔ مثلاً وہ اولیا عمرام اور صوفیا رعظام جن کی ولائت قطعی وحتی طور برین بات ہے شلاک بیدی شیخ عبدالقا ورجیل فی قدس سرہ مثلاً وہ اولیا عمرام اور اولیا عمالی اسلام جن کی ولائیت اور منقام مجو بیت پر فار نہونا اجماعی ہے اور ان کی امامت العزیز اور ویکرا تمروی اور اولیا عمالی اسلام جن کا دلایت اور منقام مجو بیت پر فار نہونا اجماعی ہے اور ان کی امامت

الٹررب العرّت کا ارتا وگرامی ہے دَاِنّک کعلیٰ خُلْقِ عَظِیْرِ ہے تمک تمہاری ٹُولُوٹری ثا ندارہے ۔ اور فرمان ہاری تعلیٰ خُلْق عَظِیْرِ ہے ۔ دَوَدُکُنْتُ وَظَا غَلِیْظُ الْقَلْبِ لَا نَفَضْنُوا مِنْ بِحُولِاتُ ۔ اور الرّتم ہِخت طبیعت اور سخت ول ہوتے توسب وگ تمہارے سے الگ ہوجا تے۔

التُرتعائي في تصن موسى عليه السلم اور صفرت بارون عليه السلم كوفر عون محے حق بين زم گفتارى كا درس دينے بوغ فرايا - فَقُولَا كَهُ قَوْلًا كِينَا لَعَلَّهُ فَيْنَا كُورًا وَهُ يَخْشَى - تو دونوں اس كونرم نرم بات كم وسكتا ہے وہ صیحت حاصل كرمے بانوزوں اس كونرم نرم بات كم وسكتا ہے وہ صیحت حاصل كرمے بانوزوں اس كونرم نرم بات كم وسكتا ہے وہ صیحت حاصل كرمے بانوزوں اس كونرم نرم بات كم وسكتا ہے وہ صیحت حاصل كرمے بانوزوں

تو ابن القیم نے یہ اُداب کہاں سے حاصل کئے ہیں ادراس کو رتبعلیم و تربیت کس نے دی ہے ؟ ہاں وہ کہ ہمانا ہے اس زیور
اخلاق سے میرے شیخ علم وشیخ طریقیت ابن تیمیہ نے جھے آرا سنہ دہبرا سنہ کیا ہے کیونکہ اس کی عبارات بھی ان اہل اسنہ والجامت
علماء اعلی کے حق ہیں اسی طرح کی ہمیں جواس کی بدعت شنیعہ اور خصلات قبیجہ کے خلاف نے ہمی۔ لہٰڈواس کے دونوں شاگر دوں کی علما
جی عام اہل اس مستعنیت بیں اور زائر بن کے حق ہمیں اسی روشن اور انداز خطاب کے مطابق ہمیں اور ہی انداز سخن امہوں نے علماء
عاملین اور اولیا وعارفین کے ساتھ بھی اپنا رکھا ہے حتیٰ کہ ان کو دین حق سے خارج کرکے شرکین کے ساتھ شامل کردیا ہے۔

ابن تیمید اوراکس کے تلامذہ کی بیشس کردہ آیات ولھادیث ور اقوال ائم کا جواب

کے خلاف تھے۔ لہٰذا ان کے بیرولائل فی نفہ ابری میں گرجس مدعا ومقصد کا اثبات انہیں مطلوب ہے وہ باطل ہے اوراس بران دلائل سے استدلال عبث محض ہے ۔

شُلَّا مفرزیارت اوراستغانه میں اوراس طرح تنحلیط ولبیس کے ذریعے خلن خلاکومغالط میں ڈال دیتے ہیں اور جولوگ حیقت حال سے نا واقف ہوتے مہیں وہ حق و بافل ملی امتیاز نہیں کرسکتے۔

مجے سرے خالق حیات کی قسم بیانتہائی قبیح دشیع تلبیس اور فریب کاری ہے اور تبلیغ منٹرع میں بدترین خیانت بربہت ای بری خصلت دعادت ہے اور ہجاس کے ساتھ موصوت و متصف ہے وہ بھی بہت بُراشخص ہے ۔

زيارت فبورك متعلق مزسها بل السنت كابيان

و کھتے یہ ہیں اہل السنت کی کتا ہیں جوان تھر بھات کے ساتھ ہری پڑی ہیں کہ قبور کو مساجد بنا نا ممنوع ہے۔ ان کو محلِ عید بنانا حرام ہے وغیرہ وغیرہ المورجن کی ممنوعیت کتاب دسنت سے هراحتہ تابت ہے۔ بہت سے علماء اعلام اور المتدا سسلم سنے ہی اس امر کی تھر سے کی ہے اور اس کتا ہیں ان کی عبارات نقل کی جا چکی ہیں۔

بن اسیدالرساین اور دیگر انبیاء ومرسلین اور اولیاء وصالحین کی زیارت کرنے والول اور ان کے ساتھ توسل اور استغاثہ کرنے والوں پرطعن و تشنیع کاکوئی جواز نہیں ہے اور نہ ان احادیث سے استدلال اور ان کے غلط معانی ومطالب پر محمول کرنے کا کوئی جواز ہے۔

ابن القبم كے بیان كرد وافعال شنبعه كی حقیقت

جوافعال ابن القيم نے ذکر کئے ہيں ان ہيں سے اکثر کا حال برہے کہ اہلِ اسلام ہيں ہے کوئي شخص بھي ان کو درست ہندي جمله ا در بالفرض اگر معض جابل اوگ ان امورشنیع کا از کاب کرتے ہول توعلماء ابل اسنت ان کی ممنوعیت اور حرمت کی تقریع کریک ہیں شلاً قبور کو سجدہ کرنا اور ان سکے گر وطواف کرناسب اہل انسنت کے نزدیک منوع سے اور بایں ہمہراس کا وفوع تھی غیرمسلم ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ابن القیم نے اپنی عبارت سابق شنیع ہی جرکھے ذکر کیا ہے اور بوگوں کو ان امور کے از کاب سے انتہائی فلیلا اور گندے الفاظ کے ماتھ ڈلایا ہے ان ہی سے اکثر امور کی حالت ہی ہے کہ کوئی سنی ان افعال کو دوست محتاہے اور نہی الن برعل سرا ب لنزاان سے اس شدو مد کے ماتھ منع کرنے اور ان کواسس طرح ہولناک قرار دینے کی کوئی ضرورت ہی

در صفیقت خطاً کارا ور گمراه و تخص ہے جسفرزیارت واستغاثہ، تعظیم نوی اور آپ کے ادب واحرام میں مبالغرکہ ضلالت اورخطاء سے تعمر کرتا ہے ۔ اور قبر انور کے قرب کو مدنظر رکھتے ہوئے ازرہ ا دب واحزام موا رلول سے اتر پوتے بمدل ملنے اورآپ کے توق و ذوق اور محبت والفت میں پاپا دہ چلنے کونلالت و گری قرار دیا ہے۔ افراس میں کون ساانو کھاین ہے یا كون ى ناكر دنى شى دقوع بدر موكئى سے حالانكم محت مجازيد يس ر تاريوك كمتے ميں -

وَاعْظُمُ مَا يَكُونَ الْوَجْبَ كَيُومًا إِذَا دَنَتِ السِّيكَارُ مِنَ السِّيكَ السِّيكَ السِّيكَ إِ عظیم وجداورعالم بخودی ای دن ہاتھ آ تاہے جن دن دیار محب دیار مجوب کے فریب موجا کیں۔ يه توحال مصحبت عادير دينوي كا توجرا بل إيمان اور بروانهائے شمع نبوي كي نبي اكرم شغيع مرم جبيب اعظم ميدالمرسلين صبیب رہ العالمین، امت عامی کو نارحہنم کے عذاب سے خلاصی عطا کرنے والے اورانواع واقعام کے انعامات واحسانات سے نواز نے والے کریم رفیق اور رحیم ورفیق بنی اکرم صلی الرّعلیه دلم کے ساتھ محبت والفت کا عالم کیا ہوگا

در حقیقت اس ساری سرزه سرای کی وجربیہ ہے کہ ابن القیم اور اس کے شیخے اور ان کے دیگر سم مسلک لوگوں کے ولوں میں ال مجتت والفت اورعقيدت ونياز مندي كاعشر عشر جي منهي ہے لهٰذا وہ ان محبول كواس آ ، وزارى يكن اور قرب حبيب اور ديار حبیب پر آنسو بہانے میں کیو کرمعذور سمجھ سکتے ہیں ۔ اگران کے دلول میں ایسی محبّت کا چراغ روشن ہونا تو وہ نوواس آہ و بکا اور گریہ وزاری ہمیں مصروب وشغول ہوتے اور ان عاشقانِ صادق پرایسے کلام فاسدا وربیانِ باطل، میہودہ گی اور یا وہ گوٹی کے ماتھ طعن وانکار کی جروت نرکرتے۔

ان نائرین کرام کی جناب سیدالاحباب میں حن عقیدت و آواب کے با وجود اور ابن القیم دغیرہ کے اس منقبت کرمیہ اور فضیلت عظیمہ سے خالی ہونے بہے با وجود شیطان نے اس کے لیے اتنی گنجائش بھی نہیں چھوڑی کہ دہ ان امور کوریدائسا دات

على افضل الصلوات كے مجول اور عقيدت مندول كے بيے مباح سى قرار دے دے بلكم اى نے ان كى آرہ و بكاء اور ديار صبيب ادر فرسور کے قرب کی وحبازرہ اوب کارلوں سے اتر نے اور پیدل جلنے کوعظیم ترین معاصی اور بہت بڑے گناموں میں سے شمار ردیا ہے۔ اور ان کیے حق می قابل نفرت اور جیسے ترین عبارات کو استعمال کرنا شروع کیا حتی کران سے انسووں کورب رحمٰن کی ساہ این سکانے والے اُنسو کہنے کی بجائے سبلی شیطان میں سکانے والے اُنسوقرار وسے ویا۔ اوراس قسم کے دومرسے بذیابات زمان پر ہے آیا ہوشیطان لعاین نے اس کے ول میں القاء کئے تھے اورای کا سب سے فی اور غلیظ کام کوہ سے جس میں سرور انبیاء علیہ و علیم انتجیزوالٹناء کے مزارِ پرانوار کوصنم و وژن سے تعبیر کیا ہے۔اور زائرین کوصنم پرست اور بت پرست کا خطاب دیا ہے۔ یں برگان نہیں کرسک کہ کوئی مسلمان جس کو الٹر تعاسلے نے حذلان وخسران میں متبلا نہیں کیا اور علم دانقیان کے باوجود گراہی میں بتلانها كياجن طرح كران مبندعين اورضالين ومضلين كي جاعدت مع كروه ان تعبيث عبارات برمطلع موكر سعقيده مار كله كم ال كاقائل شديد ترين خسران وغدلان مي كرفيارم -

ابن القيم وغيره كي السس حربت صبيارت كاموجب طرفه تماشا

ابن القيم كے اس وقاحت و بے حيائي پر حروت وجارت كا باعث يہ ہے اوراسي مبيو وه گوئي جس كااسس سے پہلے اوراں کے شیخ ابن تمیہ سے کوئی اہل ایمان مرتک نہیں ہوا اس کا موجت بلیس ہے اوراس کا سر کروفرب کروہ ال طرح الترتعاك اوراس كے رسول صلى التر علية وسلم كوراصني كردے بن كيونكروه توحيد رحين كى تمايت وحفاظت ميں بيد سب كل كھلار ہے ہيں، حالا نكر وہ اس سے بے خبر ہيں كروه ال اقدامات كى دھ سنتے مطال لعين كے باتھوں مي كھلونا بنے موت می طرزتماشا بیرے کروہ زندہ بہودونصاری اور دیگر کھار کے پاس جانے کوتر کھ وشرک قرار نہیں دینے - اوران کی زیارت کے بیے سو کرنے والوں پر کفروشرک کافتوئی نہیں دیتے ہم بی چھتے ہیں کہ انبیا وکرام علیہم اک اوراولیا وغطام علیمارضوان کے دصال کے بعدان کا درجرومقام ان بہود ونصاری سے بھی العیا ذاہد کم ہوجاتا ہے جب جانک فراہتان عظیم -ين البُّررب العظمن كي قسم كه اكركتها مول كرمين رسِ التماس عليرا فضل الصلوات كي ثان اقدى من ان مسأتل كي صمن مي ال لوگوں کا کلام دیکھنے سے قبل پرتصور تھی نہایں کرسکتا تھا کہ کسی سلمان میں بیرجوت موسکتی ہے۔ اور میں جب سے ان عبارات برمطلع بوا مول تواسس امرس مترد دومتفرتها كرمس ان كاروهي كرول يايذ وكبي ردكے بيے كرسمن با ندها تو هواسس تون واندیث کے بیش نظراکس ارادہ سے باز آجا تا کر کہیں ردو قدرج کے ذریعے بھی ان فظیع وسٹینع عبارات کی شاعت<mark>ہ</mark>

لشمير كاموصب سرين جاول-لیکن جب بیرتنا بیں لوگوں میں شائع ہوگئیں قومیرے نز دیکے جوت یہی دائستہ باقی رہ گیا کہ ان میں سے بعض امور کا ذکر کر کے روکرول تاکہ اہلِ اسسام ان لوگوں سے دوروہی ۔ دینِ مبین کی تھایت دفعرت کا حق بھی ادا ہوجائے اورسیدالم سلمین

کی کے لیے لک وسلطانت نہیں ہے نیزالٹہ تعالے کا اپنے آپ کو اکر خشان علی المعذبی اسٹوی کے ساتھ ہوسوف فرانا میں استوار کی حقیقت بہیں ہے اگرچیوٹی با عنبارلعنت سے بادشاہ کے تخت کو کہتے ہیں۔ لہٰذالٹہ اللہٰ اللہ

السُّرِقِعاك كارشاد كرامى مَنَا الْمَلِكَ لَامْلُكَ الْمَيْوَ الْمَلِكَ الْمَدِينَ الْمُلِكَ الْمَيْوَى ميرے علاوه

ابن القیم کا اس ردوقدح بین متضادروریاوراس کے کام میں باہم میں اہم کا بیان سے کام میں باہم میں المحالات کا بیان

ابن القتم لے بین فیاس خو دابنی کتاب جلاء الافهام فی فضل الصلواۃ واسلام علی محد خبرالانام ، میں وکرکیا ہے جیسے کرمیں نے اس کی کتاب سے نقل کر کے اس کواپنی کتاب سعادۃ الدارین کے باب عظیمی فوائد درو دوسلام ادراس کے ثمرات

صلى السعليدوا لروصعبه اجمعين كى مجنت والفن كالقاضا بهى لورام جائے اور دوسرے امور قبيح ريمرت تبيركردى جائے۔ مجے اپنے فالق زلیدت کی تم سیطان نے ان کے لیے ان برعات بنیج کومزین کیا ہے وہ بہت براشیطان ہے اور گراہ كرنے كے طريقوں سے واقفيت بي ورج كال مك بينجا مواج - و كھے كن طرح ان كے خيال ميں يہ بات ڈال دى ہے كم اس اقدام می توحید خلاوندی کی تمایت و نصرت ہے اوراس خیالِ فاسد سے اس نے ان کو انبیاء واصفیا مراور خوصاً سید المسلين حلبيب معظم ملى الشرعليه وسلم كے حق ميں بہت جرى وجود بنا ديا ہے -اوران كے دلول ميں بيرونم ووسوسر ال دماہ کران مقبولانِ بارگاہِ خلاوندی کی تعظیم وکرمم ،ان کی قبور کی زبارت کے لیے سفر، اور اِن سے ساتھ استنعاث و توسل النه تعالیٰ کی تعظیم و تکرمیم اوراسس کی تد حید و نفر مدیس مخل ہے وغیرہ وغیرہ بذیانات اور بہتانات کی وحی بھی کی اور ان امور کے ثبات کے بیے ختلف تبیات ومفالطات کا الہام بھی انہیں کیا جو انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھ دیئے اور جن کے مقدر میں مغلات وكمرسى عقى ان كو كمراه تعبى كر دياريه بذيانات ادر تلبيسات بظاهر توان كے كلام سے بي مگردر حقیقت ده اسس وسواس خاس کی املاکراتی ہوئی اور انقامہ کی ہوئی ہیں۔ جوشخص ال کی اس موضوع سے متعاق عبارات اور ان میں مذکور ومندرجہ عا قات اور تبهورات اور مبهوده گوئیول کونظر دقیق وعیق کے ساتھ دیکھتا ہے تووہ اس میں قطعًا شک وشبہ بہیں کرتا کہ بیران کے افکار سلیے نْمَائِحُ وْآنْزِات بْنَهِي مِي بِكُرِيهِ السي لعين كى كارستا فيال بهي وريز جوشخص ابن تيمييرا درابن القيم كوجا نماسي كروه اكابرا ورائمه دین سے اپ کیا وہ ان کے علم وعل ،حفظ وضبط اور علوم عقلبہ و نقلیم کی معرفت وجا معیت کو مدِ نظر رکھنے ہوئے ان مزیانات کو ان کے تی میں درست سلیم کرسکتا ہے جس کے عمل شیطان ہونے میں کسی کو کام مہماں ہوسکتا۔ يكن معصوم ومحفوظ ولبي بيرجس كوالترتعا للے كي جمايت ونفرت صاصل ہو۔ حب وه كس شخص پر شيطان كومسلط كرفسے اور

کین معصوم و محفوظ ولہی ہے جس کو الٹر تعا کے کہایت و نصرت صاصل ہو ۔ جب وہ کس شخص پر شیطان کوم ملاکو مے اور اسے خوایت و ضلالت سے مخفوظ از فوائے تو علم وعلی کی گرفت قطعًا اس کے کام نہیں اسکتی ۔ اور اس سے بڑھ کر خطا و ز لل اور ضلالت و گمراہی کے قریب تراور کوئی شخص نہیں ہوسکتا ۔ اور مہی صورت حال دوسرے فرقہائے بتد عہ کے ایمہ و اکا برکو ہیتی آئی کیونکہ فسلالت و گمراہی کے قریب تراور کوئی شخص نہیں ہوسکتا ۔ اور مہی صورت حال دوسرے فرقہائے بتد عہد کے ایمہ و اکا برکو ہیتی آئی کیونکہ وہ مجان کے مور خداع سے نہ بچایا تو وہ ضلالت و گمراہی اور ہوا میں الٹر تعالی الٹر تعالی الٹر وہ خلالت و گمراہی کی معامت شنیعیں سے ہے اگرچہ ابن تیمیدا وراس کی جماعت بنیست دوسرے خالف و تو اس کا منطام رہ کرنے و اسے ہیں۔ بنیست دوسرے خالف و تول کے اپنے مخالفین کے حق میں طعن و تشیعی بی زیادہ بیبا کی اور وقا حدت کا منطام رہ کرنے و اسے ہیں۔

والتربیفوناولهم بارگاه فعالوندی ملی فضار حاجات کے لیے انبیار وصالحین کے بہاتھ توسل کوبادشاہ وقت کی بارگاہ بیں وزرار مملکت ورخواص دربارشاہی کے بہاتھ توسل کے مماثل وشابرقرار وینے برابن القیم کے عتراض کاردو قدح اورائ متیل گابیان جواز ابن القیم نے اعائد الہٰ فان کے صولا برالٹر تعاملے کی بارگاہ بی شفاعت واستفاظہ کے معاطبیں لموک اوران کے وزرام

ے عاصل ہونے والے قرب ومنزلت کو طوک وسلطین کے محبوبان گراحی کے قضاء حاجات کا موال کرکے حاصل مونے و الے زب ومنزلت پرقیاسس گیا ہے تواس قیاس کو بیال خود استعمال کرنااور اغاثة اللبغان ہیں اس کوممنوع ومخدور قرارو بناکس تدرتفنا دساني كالمنبه دارم اورتنا فض شابكار-

دراصل بات برسے كرحب يرفيل س جلارالا فهام مين ذكركيا تفاتواس وقت نهوئي تعصيب مانع نرقفااورندى وفي برعت بيش نظر نفي حركي تائيد د تفويت مطلوب موتى ليكن حرر وقت أيركمات ماليف وتصنيف مورسى تفي تواس وقت البيضين ابن تميير ك بدعت منحوسه اوروسوسه مذمومه كي تائيد ونصرت مدنظر تفي اوراس كااثبات واحقاق اس قياسس كوروكيخ بغير مكن نرتفا- للنزا ان تناقص وتفادے انگھیں بندکر کے بہاں اعتراض وانکارسے کام رہا۔

ائمها على اورعلما واسلى كالمتبلات وتشبيهات استعمال كرنا

اس طرح کے تیاسات وتمثیلات جلماء اعلام و اولیاء کوام نے بھی اپنی حبارات میں ذکر کئے ہیں جن پرینکسی نے اعتراض و ا کارکیا اور ندان کو ممنوع اورغیر مشروع قرار دیا -

١- سيدى عبدالوباب شغراني الكبريت الاحرش حضرت شيخ مى الدين ابن العربي قدس سره العزيز كي شهر و أ فاق كتاب فتوحات كيرك باب معت سيقل فرمات بي-

«جب ذات من تعالى سلطان اعظم مع اور سرسلطان دحاكم كے ليے كسى مكان ميں قيام وانتقرار صرورى م "اكرهاجت مندلوگ اس جكرها مزور انني گذارشات اورها جات بارگاه معطاني مين مكس كسين الشررب العزت مكان سے پاك ہے تورتبر سلطاني اور مقام حاكميت كا تقاضان طرخ طهور بذير مواكم عرش اعظم كوبيدا کیاجائے۔بعدازال مخلوق کو تبلایا جائے کراٹد عروجل اپنی شان ارفع واعلی کے مطابق عرش بیستوی موگیا ہے تاکم وہ دعاؤں اورطلب حاجات میں اس طرف رجوع کریں اور بیسب کھے الند تعاسے کی طرف سے عباد ہر رحمت خاصہ كا اظهار ب اوران كے عقل وفہم سے مطابق ان سے كام فر مانا سے يور ورن ظاہرى معنى الله تعالے كے ق بين

۲- ای قسم کی تمثیل دتشبیها می قسطلانی نے مسالک الحنفاء ہیں ذکر کی ہے جس کو میں نے اپنی کتاب و سعادۃ الدارین "ملی ہی نقل کیا ہے فرماتے ہیں کر اہم عارف سیدی محدن عمر غری واسطی نے اپنی کتاب "منح المنته فی اللبس بالسنت، میں ترمیر فرمالی ہے۔ "لقين جانيتے كرمالك لاه طرابعيت وحقيقت كے ليے ابتداريس خب دروز درودوسلوا ، بيدا وست ركھنا بب فزوری اسر ہے۔درووشریف کی کثرت ویواظیت عبدی کے لیے سلوک میں بہت زیادہ معادن مدو گاڑیا ہے بوتی ہے اورالٹر تعالیے کے قرب کا ایسا ذریعہ اور وسیلہ بنتی ہے کہ دوسراکوئی ورودو فلیفداس قدر معدوسا ون اوروریع

کے بیان میں ذکر کیا ہے عبارت کامفہوم بیہ ہے درودوسلام کا انسانیوان فائدہ بیہ ہے کہ انحفرت صلی النوعليوسلم مرامت کی طرف سے درودوس فی دعاء ہے اور بندے کا النونغائے سے سوال اور دعا ووقعم بیسے۔ اول بندے کا النونغالے سے اینے توائج اور اہم معالمات کا سوال کرنا اور شب وروز درمیش توادث و وقائع میں التجاء کرنا توبیر دعاء سوال ہے اور مندہ کی طرف مطالب ومقاصداورك نديده اموركو ترجيح ويناس ودم يرب كربنده التدتعا لي سيموال كرے كروه است فليل مي كى نناء وتعراهيت كرے- اوراس كے شرف وفضل اورعزت وكرامت اس اضافه كرے اوران كے ذكر در فعت كوتر جے دے۔ اوراى بب شك وسنبه كي كنبائش نهيس سے كم السّر نعل اوراكس كارسول مقبول صلى السّر على وحمر اس امركو مجوب رسطت مي للذا جوشخص اپنے حاجات ومطالب براالد تعالے اور رسول کرم علیدال اس کے ہاں مجبوب ترین امرکوتر جے وہ اور میام اس كے زومک دوسرے تمام والح ومقاصد سے محبوب تر ہوجائے اور بہت راج تو گویا اس نے التر نعالے اول کے نزدیک جوب ترین امورکو ترجیح وی ہے اور جزاوعل کی عل سے مطابق ہوتی ہے لہذا جس شخص نے اللہ تعالے اوراں سے مجوب على المعالية والمم كو دؤس الموريم تقدم كياسي لولامحا له الترتعاك الكي ماسوار بير برجيح وس كا-

اں کو برنگ تشیل ونٹ میں بوں سمجھنے کرج ب رعایا کے لوگ سی خص کو ملوک واسرا مرکے نز دیک تفرب ومتمار علیہ سمجنے ہی اور وه خودهی ان ملوک ورؤساء کے نروکی مقرب بننے کے تنمنی ہو تھے ہی تودہ اپنے رئیس وامیراور با وشاہ وسلطان سے بہی سوال كرنتي كم اكس بنوم فرب برانعام واكرام فرااور حب هي وه اس سے بيمطالبه كرتے بي كراس بيطيات والغامات بي افاخ فرااوراس کے اعزارواکراس لیں مزید نظرعنائت اور نگاہ لطف وکرم سے کام سے تو اس کے بال خودان کی منزلت و مرتبت میں اضافہ موجانا ہے۔ اور ان کے درجات قرب اور تطوط و حصول عطیات میں ترقی ہوجاتی ہے۔ جو کے دہ اس مارشاہ كى طوف سے بندہ محرب بلانعام اكرام كے عزم وارادہ كريا نتے ہي ابدا جواسے سب سے زیادہ بال بڑا ہماى كے بيست ربادد انعام داحسان كے آمام کا وال تعبی کرتے ہیں اور بیرام محرس ومعلوم ہے کہ آخر الذکر فرق کامر تبہ ومقام اس مطاع در نبس کے نز دیک قطعًا ال شخص كمصرتبرومقام كے برابنين موسكتا جواس سے هرف اپنے توائج اور صرور مایت كا طلب كارہے اوراس كے محبوب خلیل کے بیے اوراس کے اعزاز داکرام اوراس پراحسان وانعام کے توال سے بے رغبت و بے تعلق ہے تو تھر بت لائے الندرب العزن جيع عظيم ترين اورجليل ترين محب سے مكرم ومعظم ترين محبوب سيدالمرسلين صلى الدعليه وسلم سے بيے سوال وعار کرنے والے کام تبہ وتفام التررب العزت کے نزدیک ان لوگوں کے برابر موسکتا ہے جواس سے اس کے نزدیک مجوب ترین ذات کے لیے سوال اوروعاء بہیں کرتے ہیں ؟

اگر درود شریعیت کے برکان وفوائد بی سے اورکوئی فائدہ وفمرہ بھی درود جیجنے والے کوحاصل نہ مولو بندہ مون کی مناللہ عزت ومرتبت کے کیے فقط بہی ایک فائدہ وقمرہ سی کافی ہے مانہت عبارہ ابن القیم۔ ویکھنے اس عبارت میں خود ابن القیم نے الطرتعا لے کی جنا ب میں حدیب کرمیم علیہ السام پر درد دوس مجیجنے کی وج

یسی امری الترتعالے کے حریم ناز کے دروازہ کی جابی ہے کیونکہ حنوراکرم صلی الترتعالیہ وسلم سی الترتعا سے اور ہما ہے درمیان واسطه ورابطه بی اور عبی النّد تعاسیے کی پہچان کرانے والے وراسس کی طون رہنمائی فریانے والے ہیں۔ اور واسط كي ما تقد البطروتعلق بنسبت ها حب واسطر كم مقدم مؤلب كونكرواسطرود سياسي سلطان اعظم اور ملك معظم كم حفور عاض مونے کاسبب موتاہے اور ذربع خرب اور رسول معظم علی السطلی ولم می محلوق اورب الارباب کے درمیان واسطہ درنیخ بیں داوران کے ساتھ ربط وتعلق کا سب نے بڑا ذریعہ درود وسل مے لہذا راہروسلوک کے لیے اس کی مداومت لازمی ہے) اوراس حقیقب کو کھی فرانوٹ نہ کیجے کہ تمام محلوق حتی کرا بنیا واولیا و کو امداد وا عانت اور نفرت ومونت صرف اور مون نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم کھے توسل سے ہی حاصل موتی ہے سبھی کے اعمال آپ پر باش مرتبے ہیں اور سرایک کے اجرو تواب کی ما نند حضورا كرم صلى النّعطية وسلم كوهي اجرو تواب حاصل بونا سبح كيونكر جمله اعمال خيراور موجبات اجرو تواب ملي وسي واسطه ويحسيلم مي ممل عبارت ملاحظ فراني موتواصل كتاب كي طوف روع كري اس مي بهت باس فوائد مندرج بي-٣- عامت بالتُرب يدى عبدالوباب شعراني ابني كتاب العهود الكبرى المسماقة والواق الانواد القدسير في مبان العهود المحديديين سروركونين عليه الصلواة والسن مركزت ورودوس م والع عبدكوبان كرت بوت فرمات بي:-"ك برادرديني ال امركوروح قلب براجي طرح نقش كرے كم بار كا و خدادندى مي صفورى و باريابي كے جمل طريقوں یں سے قرب ترین طریقراور ذرایع نبی و رحمت صلی الندعایہ وسلم نے کمٹرت درودوس م صینا ہے گیو نکہ جرشنعص مجوب خداصلی الشرعلی والم کی خدمت خاصر بجانہیں لذا اور النازقا سے کے حرمی از میں واخل مونے کی تمنا كريا ہے تواكس نے محال و متنع امر كا اراده كيا ہے اور فيام خيالي كامظا بروكيا ہے السے خص كو بار گا وعظمت وجلال كم ربان حرمم قدى لي كيو كرواغل مونے ديں كے كيوكراليا تنخص اداب الوسيت سے جابل وليے خرج اور وہ اس کسان نا دان کی اندہے جوسلطان معظم کی بارگا ہیں بغیر واسطر دوسیلہ کے حاصری دبار یا بی کا خوامش مند ہو۔ لہذا اے برادر عزیز تجھ برلازم ہے کر بھڑت درودوس م سیدانام علیہ الصلواۃ والسل کی بارگا ہ میں بیش کرے خواه گناموں کی اَلاَش مصمنزه سی کیول نه موکیونکه سلطان وقت کا غلم اور خدمت گارخاص اگرحالت نشه میس بھی ہوتو کو قوال ومحنسب اس کے ساتھ نعرض اور تھی ترجھیاڑ نہیں کرنے یہ ریکن جوشخص یا دشاہ معظم کا خادم اورغلام نہیں خواہ وہ اہنے آب کوسلطانی غلامول اور خلام سے برز ہی سجنا مولیکن جب حریم شاہی میں وسائط ووسائل کے بعیر داخل ہوگا تو نگران ومحتسب کے آدمی اس کو زودکوب کریں گے اور اس جمارت برعقا وعتاب کریں گے بلذا وسائط كاتعا ون ضرور بالضرور مترنظر ب سي طرح سلطان معظماعا م كان فوخواه حالت بكرس مي كيول منه موحاكم دوالي کے اعزاز واکوام کے بیش نظر کوئی شخص تعرض نہیں کر نااس طرح رسول گرامی صلی الترعلیدوسی کے اعزاز واکوام کو مترنظر

رکھتے ہوئے ان کے غلاموں کو دخواہ ناقص دکہترا ورمجم وائم ہی کیول ندموں) دوزخ کے موکل فرشتے ہنیں پوھیں گئے "

النون تنامتر کونا ہوں اور کمزور اول کے با وجود حمایت رسول صلی التّرعلیہ دیکم کی دھرسے اس فدر فوائد ومنا فع حاصل ہوں گے۔ جواعال صالح کے ڈھیروں سے جمی حاصل نہ ہوسکیں گے حب تک رسول کر اسے علیمانسسام کی ذات افدنس سے ایک خاص لگاؤ اور تعلق حاصل نہیں ہوگا۔

مريسي المصطبل عارف بالشرالهودالكبري بي ارشا دفرما تنيمي-

"ربول كرم صلى النوعلية و ملى كم طرف سے جم اس عبد عاس سے بابند شهرائے گئے ہیں كہم اس وقت ك الله تعالى سے كسى چرز كاسوال مذكر سے سب الله تعالى كى جمد وثنا مذكر ليس اور بارگا و رسالتما سب عليه افضل الصاوات ہيں بريطواة و سلى منهيش كر ليس - اور جمد و ثنا ہو يا صلواة و سلى ان كا وعا سے قبل وہى درصہ ہے جس طرح كم ها جن و مزورت سے قبل حا جت روا اور شكل كشاكى خدمت ميں بريدا ور شحف كاميش كرنا ميں

ام المرسنين حفرت عائشہ صديقه رضى النوع نها ارضا و فرماتی مہي سروف فت کے تحف آء الحکا کہ آلفہ آپ کہ ایک کہ ہے۔ ا طلب عاجب و صرورت سے پہلے ہدیہ و تحفظ فی کرنا قضاع حاجات اور حل مشکلات کے لیے جانی کا حکم رکھتا ہے ۔ الہذا جب ہم اللہ تعالیٰ محدوث نا کریں گے تو وہ ہم سے راحنی ہوگا اور حب عبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگا ہ سکیں بنیا ہیں ہدیں سم وصلی ہیتی کریں گے تو ایس ہمارے لیے اس امر کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے وعاکریں گے اور شفاعت فرمائیں گئے اور مہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرا می ہے ۔

دَا مَنْهُ وَالدَيهِ الْوُسِنِيلَةَ -اس كى بارگا في نياز ميں رسائی حاصل كرنے كے ليے وسيلة ملاش كرو-ذرا حكام وسلطين كى بارگاموں كا خيال توكرو و بإن حاجت روائی اور حصولِ مطالب كے ليے ایسے واسطه كى اشد مرورت ہے جم كوان كى جناب ميں شرف قرب اور درجۂ قبوليت ومجوربت حاصل مزاكر وہ قضاء حاجات كے ليے بارگا و شاہى ميں حاصر ہوكر تمہا سے ليے مفارش كرے اگر تو ایسے وسائط و وسائل كے بغير رسائی حاصل كرنے كى سنى نا تمام كرے گا تو كھی فہر مقصود ہا تھ نہيں آ سكے گا بلكہ ناكامى و نامرادى شرامقدر بن جائے گى ۔

اگراپ اس حقیقت کومزید واضح طور پر معلیم کرنا چاہیں تولوں مجیں کہ جوشخص بادشاہ کا مقرب ہوتا ہے وہ ان الفاظو القاب کو انھی طرح سمجتا ہے جن کے ساتھ بادشاہ کوخطا ہے کیا جاسگا ہے اور وہ قضاء حاصات اور حل شکلات کے دقت کوھی بہتر جانگا ہے لہٰذا ایسے مقرب شخص کو واسطہ دوسیلہ بنا نا سلاطین وحکام کے ادب واحترام کو کمحوظ رکھنا ہے اور جلد از جلد حوائج وضروریات سے حصول میں فائز المرام ہونا ہے اسی طرح ہمارے جیسے لوگوں میں کب لیافت ہے کہ وہ الدرب لعزت کے ساتھ انداز کلام کے آواب اور طور طریقوں سے بنجو بی واقعت موں س تے ہیں کہ کب سے فادر ہے اور نہ بہا کتے ہیں کہ کیسے فادر موا جب کہ جہی کا قول میر ہے کہ تم اس وقت تک موجد نہایں ہو علتے جب تک پینز کہوکہ الٹر تعلیا موجود تھا اور دوسری کوئی شی موجود نہ تھی۔ کان الٹر دلاشینی ۔

ہم بھی ہی کہتے ہیں کان النہ ولاشی (وات باری تعالیے موجود تھی اوراس کے ساتھ دوسری کوئی شی موجود نہ تھی) لین حب ہم سے کہتے ہیں کہ النہ تعالیے ہیں ہے۔ اپنی مات کے ساتھ موجود ہے تو ہم اس وقت بھی ایک فدارزگ و برتر کا افرار د اعتراف ہی کر رہے ہونے ہیں ہوتام صفات کال سے موصوف ومتصف ہے ۔ انہیں اس حقیقت سے کماحقہ آگاہ کرنے اعتراف ہی کر رہے ہونے ہیں جو تمام صفات کال سے موصوف ومتصف ہے ۔ انہیں اس حقیقت سے کماحقہ آگاہ کرنے کے بیان کے بیان کے سامنے ایک مثبال بیش کرتے ہیں اور جالی وخوشے اور ان کا چلکا تابت نہیں کر رہے ہیں۔ یقینا وہ ایک ورخت بھی ہے اس کے بیان کے جارا جزار تنہ اور جڑیں شاخیں اور جالی وخوشے اور ان کا چلکا تابت نہیں کر رہے ہیں۔ یقینا وہ ایک ورخت بھی ہے لیکن اس کو اس کے جمارے مفات کا مالک بمو ا بینے تمام صفات کا ل کے اللہ واصر ہے۔

ہم تعلقاً پہنیں کہرسکتے کہ وہ العیاذ باشرامک وقت قدرت سے خالی تھا اور طبعد ازاں اس نے اپنی قدرت کو سپداکیا کیوں کم جم بین قدرت نہایں وہ عاجزنے دا ورجو عاجزنے وہ خدانہیں ہوسکتا) نہ بید کہرسکتے ہم یکم وہ علم سے خالی تھا اور لبعدازال اس نے اپنے علم کو بیداکی کیونکے جس میں علم نہیں وہ جاہل ہے داور خالتی کا نتمات جاہل نہیں موسکتا)۔

الله مرول کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سے علم و قدرت اور مالکیت والی صفات سے موصوف رہا ہے مذیب کہتے ہیں کہ کہ سے اللہ م ان صفات سے ساتھ موصوف ہوا اور نہ ہر کہتے ہیں کہ کس طرح موصوف ہوا۔

ایک اور مثال بھی سنتے جائیے النہ نعا سے نے ولید بن مغیرہ کا فرکا کام مجید میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر فرما یا ہے۔ "وَزُنْ وَهُنْ خَکَقْتُ وَجِیْنَ ؟ " مجھے اور اس کا فرکو تھوڑ دوجی کو میں نے تنہا پیدا کیا۔ صالا نکہ جس کو النہ تعا سے وجیدا ور تنہا کہ رہا ہے اس کی دوآ نکھیں بھی تھیں اور دو کان بھی۔ ایک زبان دو موسط اور دویا تھ، دو با وَں اور دیگر بہت سے اعضاء واجزاء۔ لہٰذا اس کو وجید بچر کہا گیا ہے تو تمام اعضاء واجزا، اور صفات میست اہم تمثیلات وشبیہات سے بالاو برتر خدائے قددس بھی واحد واحد ہے تو اپنی تمام صفات کمال کے ساتھ راتنہی کلام الا کم احمد)

یہاں غور کیجے الم احمد عبی عظیم علیہ علیہ نے اللہ لعا کے تشبیہ وتشیل اس بادشاہ سے نہیں دی جس کے وزرار دوغیرہ مول بلکہ جماد اور سے جان چیز بینی بھی داور کافر ومردو شخص بعنی دلید بن مغیرہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے جب فدائے بزرگ و برتر اور اس کے صفات عالیہ کی تشبیہ ان جمادات اور کفار کے ساتھ درست ہو تو کیا اس کی تمثیل اور اس کے انبیاء درسل اور الیابر مجوبی کی تشبیہ ملوک دنیا اور ان کے وزرار و خواص بارگا ہ کے ساتھ کوں کر درست نہیں ہوگی بھے دیے فالق جیات و زلسیت کی تشبیہ ملوک دنیا اور ان کے داری تعمر مبیبا میں اور اس مجھ رکھنے والا شخص بھی شک و مشبہ نہیں کر سکتا ہے جائے کہ ابن قیم مبیبا مار ماہم و حکمت اور دقیق النظر صاحب بھیرت بلکہ خود ابن القیم نے اس تمثیل کو علاء الافہام میں ذکر کیا لیکن اس مقام ہے۔

میں نے حفرت علی الخواص کوفر ماتے ہوئے سنا جب بھی النّد تعالیے سے کوئی حاجت طلب کروتو جدیہ کرم علیہ السّد علیہ وسلم فلاں فلال کام اس طرح کرنے کا سوال کے وسیلہ سے طلب کرواور ابول عرض کرو، اسے النّد ہم تجو سے بحق حرصلی السّد علیہ وسلم کو امت سے احوال کی کرنے کاموال کرتے ہیں، النّد تعالیٰے نے ایک فرت ہم قور کر دکھا ہے جورمول گرای صلی السّد علیہ وسلم کو امت سے احتال کی جبرویتا ہے اورع خور کرتا ہے کہ فلال شخص نے آب سے حق اور عندالنّد سرتبرومقام کے توسل سے المترب العزت کی جا جب روائی کے میں اپنی فلاں فلاں حاجت کاموال کیا ہے جیا نچر بنی اکرم صلی السّد علیہ وسلم السّر تعالیٰے سے اس شخص کی حاجت روائی کے لیے وعاکرتے ہیں اور چونکہ وعاء حبیب بلرگا ہ مجیب بین غیب پریمنیں ہوسکتی المند القیدیا اسس شخص کی حاجت بوری کی حالے کی حاجت بوری کی حاجت بوری کی حاجت بوری کی حالے کی حاجت کی حاجت کی حاجت بوری کی حاجت کی حالے کی حاجت کی

حفرت علی الخواص نے فرمایا کہ اولیا رکوام کے نوس سے دعا کرنے کا بھی ہیں حکم ہے کیونکہ فرست ان کو جسی اطلاع دیتا ہے کہ فلاں شخص نے قضام توائج میں تمہاہے ساتھ توسل اختیار کیا ہے جنانچہ وہ اس کے بیے النّہ تعالیٰ کی جناب میں شفاعت کر شے میں والنّہ علیم حکیم۔ اُنٹہت عبارہ الا مام شعرانی۔

الحاصل ان اکابرسے توالہ جات سے واضح ہوگیا کہ الٹرتعا سے اور اس کے تقربان بار گاہ ناز کے باہمی دلط وتعلق کو واضح کو این القیم جیسا صاحب علم اپنی آب، معالدُلاشیطان، واضح کرنے کے لیے اس ضم کی تمثیلات وشیمیات درست ہیں جن کو ابن القیم جیسا صاحب علم اپنی آب، معالدُلاشیطان، میں ممنوع قرار دیتا ہے کر عبلاء الافہام میں خود استعمال کرتا ہے۔

ا مام احمد کا وحداننیت اوراحدیت باری نعالی کی وضاحت میں مجورا ور کافر کی تثنیل سپ ان کرنا

ہیں بیعبارات ذکر کر حیکا تو ابن تیمیدی کتاب "منہاج السنة النبوبر" ہیں ہی ام احمدی ایک عبارت نظر آئی ہو اس کی تثبیبات کے جواز ہیں انتہائی قوی اور مضبوط دلیل ہے اور ابن فیم دعیرہ کامنہ بند کر دینے والی ہے - دلہذا اس کا یہاں درجہ کرنا ضروری سجھا) ام احمدنے فرایا کہ جہید ہتے ہیں جب تم ابل سنت نے اللہ تعالیے کی صفات بیان کرنے ہوئے اس طرح کہا - اللہ تعالیے اور اس کی قدرت - اللہ تعالیے اور اس کی قدرت اللہ تعالی قدرت اللہ تعالیہ کہا کہ اللہ تعالی اور قدیم مان لیا جی طرح نصاری قدرت اللہ تعالی اللہ تعالی اللہ تعالی اللہ تعالی اور قدیم مان لیا جی طرح نصاری قدرت اللہ کتے ہیں احبی کو اللہ تعالی اللہ تعالی اور اس کی قدرت ادلی ہے یا اللہ تعالی اور اس کی قدرت ادلی ہے یا اللہ تعالی اور اس کی قدرت ادلی ہے یا اللہ تعالی اور اس کی قدرت ادلی ہے یا اللہ تعالی اور اس کی قدرت ادلی ہے یا اللہ تعالی اور اس کی قدرت ادلی ہے یا اللہ تعالی اور اس کی قدرت ادلی ہے یا اللہ تعالی اور اس کی قدرت ادلی ہے یا اللہ تعالی اللہ کتھ میں کہا نہ تعالی قدرت ادر اپنے نور کے ساتھ ازل آلا زال سے موجود ہے ۔ مذیب کہ کا نور اذلی ہے بلکہ ہم اوں کہتے ہیں کم اللہ تعالی قدرت اور اپنے نور کے ساتھ ازل آلا زال سے موجود ہے ۔ مذیب کہ کو نور ان کی تعدی کی ساتھ ازل آلا زال سے موجود ہے ۔ مذیب کہ

ادعاق کے درمیان داسطہ دوسیلہ ہیں۔ اور دنیا وآخرت کی جملائیاں اور مہر بالی خلق خلاکو انہیں کے مبارک ہاتھوں سے
علاج تی ہیں۔ توخل جانے ای اعتقاد کے بعداس کو کیا سوجی کہ اس نے اپنے شنج واستاذا بن ہمیر کا اتباع کرتے ہوئے
انہاء کرام اور رسل عظام سے توسل واست نعا نہ کو ممنوع تھہ اویا۔ ان کو الٹر تعالیے اور بندوں کے درمیان واسلہ دوسیا بنازے نیز دینوی و
انہاء کرام اور ساجھ کے حصول میں ان کو مغیت اور فریا درس مانے کو ممنوع قرار دیا۔ کیا بیراس علامہ کی عبارات بلکہ اعتقادات
بن ایک واضح اور کھلا تضاد نہیں سے ؟

ابن قيم كى عبارات س ايك ورتناقض وتخالف

اں طرح کا ایک اور تناقض ابن فیم کی کسٹنیع وقبیح عبارت میں موجود ہے جو قبل انرین ذکر کی جا میں ہے جس ہیں نیمارم می ان علیہ ولی کو بت پرست نیمارم می ان علیہ ولئی کے مزاد رہا ہے اور اسس کی زیارت کا شرف حاصل کرنے والوں کو بت پرست ادر شرک کہالیکن اپنے قصیدہ نونیڈی افہاری کے بغیر نہ دہ سکا - اور تیسلیم کتے بغیر اسس کو جارہ نہ کہ دسول الٹو ملی انشرعلیہ ولئم نے اللہ خالی انتہام کے بغیر کی اللہ میں کا شرک کہا گئے اور تیسان جس کے بغیر کی کہ تنہوی کو تُن اور بت نہ بنانا جس کی والیا فرن اور بت نہ بنانا جس کی اور الٹر تعالیے نے آپ کی دعا کو قبول فرما لیا اور مزاد کہا اور کوعبادت و پرستش سے محفوظ فرما دیا ۔ اور ایس قصیدہ نونیم صلی کے اور الٹر تعالیے کے آپ کی دعا کو قبول فرما لیا اور مزاد کہا اور کوعبادت و پرستش سے محفوظ فرما دیا ۔ ابیات قصیدہ نونیم صلی کا ایک کے اور الٹر تعالیے کے آپ کی دعا کو قبول فرما لیا اور مزاد کہا تا اور میں میں کا کہا کہ کہ کہ کہ کہ کہا ہے کہ اور الٹر تعالیے کے آپ کی دعا کو قبول فرما لیا اور مزاد کہا تھا کہ کو نوبی کے اور الٹر تعالی کے اور الٹر تعالی کے اور الٹر تعالیے کے آپ کی دعا کو قبول فرما لیا تو اس تصیدہ نونیم صلی کیا گئے کہا کہ کہ کہا گئے کہ کہ کہ کہا ہے کہا کہ کو نوبی کو نوبی کرما کے کہا کہ کو نوبی کو نوبی کو نوبی کو نوبی کی دعا کو تعالی کے کا کو نوبی کو نوبی کو نوبی کو نوبی کیا کہ کو نوبی کو نوبی کو نوبی کو نوبی کو نوبی کو نوبی کرما کے کا کھیل کے کہ کو نوبی کر نوبی کو ن

ا- بخدا بہیں ربول کوس میں اللہ علیہ دسلم سے اپنی مزار مبارک کو عیدا در سرت کے اظہار کا محل ومرکز بنا نے سے منع فرایا تاکہ اللہ مزار کے ساتھ شمرک سے مہانی دور رکھیں۔

۲- اور سردعا کی کہ جو قبر انوراک کے جو اِطهر رہشتل ہے اس کو وٹن وصنم نہ بنایا جائے۔ سر ۔ توالٹر تعالیٰ نے آپ کی دعام کو شرف قبولیت بخشا ، اور اس کا نہن داواروں سے اصاطر کر لیا گیا۔ سم ۔ حتیٰ کہ اپ کی دعای بدولت اس سے اطراف وجوانب عزت وعظمت سے یمکنار مہیں اور محفوظ ومصوّل ہیں۔

رسل كرام سي توسل واستغاثه كاسبب

ابن قیم نے اپنی عبارت میں رص کا ذکر سابق گذر حیکا ہے) ابنیا مرکوام اور سل عظام علیہم الساقی کے جن ادصاف جمیل اور خصال جمیدہ کا ذکر کیا ہے بیٹیک ابنی خصائص نے ہی الن کوخلائق کے قضاء حوائے کے لیے واسطہ ووسیلہ بنائے جانے کا ہل بنایا ہے۔ اور نود اکسس نے تفریح کروی ہے کہ میں قدار میں نیاں ہوگوں کے لیے الند تعاہے کی جناب میں وسط ور سیامیں۔ الند تعاہدے اللہ تعاہدے کی جناب میں وسط ور سیامی ۔ اللہ تعاہدے اللہ تعاہدے اللہ تعامدے اللہ تعاہدے اللہ تعاملے واسطہ ووسیلہ بنایا تو محلوق نے قضاء حاجات اور حل شکلات میں ان کو واسطہ ووسیلہ بنالیا ۔ کیوں کہ الند تعاہدے نے قدرت کا ملہ اور حکمت بالعرص

ا پنے شیخ کی بدعت کی نفرت وجمایت سے جنون نے اس کی نگاہوں کو بنیائی وبھارت سے محودم کردیا ہے۔

نیزیپی علامہ ابن قیم اپنی تا ہے طریق الہجرنئن میں دارا کوت ہیں محلفین سے مرات اور طبقات بیان کرتے ہوے مکھنا ہے۔

اہل جنت اظھارہ طبقات بیشنقسم ہوں گے جن میں سے بہاطبقہ رسل کرام اورا نبیاء عظام علیم السام کا ہے اور برطبقہ علی الاطلاق تمام طبقات سے ارفع واعلی اور بلند و بالا ہے ۔ الثررب العزت سے بال اسس کی تمام مخلوق سے مرم ترین اور جبع عباولیں سے نسخب اور چنے ہوتے افراد ہیں ۔

المخواص رسل کرام ہیں اور وہی اسس کے مقرب ترین اور جبع عباولیں سے نسخب اور چنے ہوتے افراد ہیں ۔

المن کے شرف وفضل کی ہی دلیل کافی اور بر ہان راضی ہے کہ الثر تعا سلے نے ان کو دھی اصحام سے لیے مخصوص فرما دیا ان کو

التحام سالت کا الین بنایا اور خالق و مخلوق کے در میان واسطہ و وسیلہ بنایا - ان کو طرح احکام کے لیے مخصوص فرادیا ان کو اسلام سالت کا الین بنایا اور خالق و مخلوق کے در میان واسطہ و وسیلہ بنایا - ان کوطرح طرح کے اعزاز واکرام سے نوازا بعض کو خلیل بنایا یعض کو شرخ کا نواز بنایا کے لیے خدا تعام کی مناز میں سے بہرہ و رفر بایا اور بعض کو اس سے زیادہ بند مرات و مقامات سے مرافزاز فر بایا بندگان خلا کے لیے خدا تعام کے لیے خدا تعام کے ایم و افرام میں سے جس کو جو کرامت و عزت نصیب ہوئی ہے وہ فقط ابنیں کے درت جود و فوال ہے۔
کی اتباع واطاعت سے اور الم و اقوام میں سے جس کو جو کرامت و عزت نصیب ہوئی ہے وہ فقط ابنیں کے درت جود و فوال ہے۔
انٹر بن مرتبہ و مقام کے مالک - اللہ تعالیٰ کی بارگا ہ ناز تک رسائی کا قریب تریں و سیامیں - اور اللہ تعالیٰ اور بہتری انہاں کی عبادت کی معاد ت اور ابنین کی بدولت اور انہاں کے مالک - اللہ تعالیٰ اور بہتری معادت ماصل ہوئی اور اس کی عبادت و اطاعت کی سعادت - اور انہاں سے طفی کی اور اس کی عبادت و اطاعت کی سعادت - اور انہاں سے خوب اور کو میں اور انہاں کی عبادت و اطاعت کی سعادت - اور انہاں سے خوب اور کی میار ت و اطاعت کی سعادت - اور انہاں سے طفیل ایک میار ت کی معادت - اور انہاں کی عبادت و اطاعت کی سعادت - اور انہاں کی عبادت و اطاعت کی سعادت - اور انہاں سے طفیل ایل ارض کو انٹر تعالیٰ کا میر بیار ہوئی اور اس کی عبادت و اطاعت کی سعادت - اور انہاں سے طفیل - اہل ارض کو انٹر تعالیٰ کی محت تصیب ہوئی –

نیزاکس طبقہ علیا اورزمرہ اکمل الکاملین میں بھی اولوالعزم رسل کرام کو دو مرسے صفرات پر رفعت و فوقیت جامل ہے جن کا ذکر مبارک اسس آیت کرمیمیں کیا گیا ہے۔

شَرَعُ مَكُوْمِينَ اللِّيْنِ مَاوَحَتَى بِهُ نُنُوهًا وَالَّنْزِي ٱوْحَيْنَا اليُلِكَ وَمَا وَصَيْنَا بِهِ إِبُراهِيمَ وُمُوْسِى وَعِنْسِى الدية

ترجید تمهامے بیالٹرتوالی نے اس دین کومٹروع فرمایا ہے جس کے ساتھ حفرت نوج علیہ السام کو وصیت فرمائی اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی فرمایا۔اور حس کی وصیت حضرت ابراہیم حضرت ہوسی اور حضرت علی علیهم السم کو فرمائی
یہ حضرات ساری مخلوق سے بند ترین مرتبر کے لوگ ہیں۔اور انہیں پر قیامت کے ان شفاعت کا دار و مدار موگا یہ حضرات ساری مخلوق سے بند ترین مرتبر کے لوگ ہیں۔اور انہیں پر قیامت کے ان شفاعت کا دار و مدار موگا جو با لکنز خاتم الرسل اور افضل ال فبیاء مصرت محمد مصطفے صلی السّرعلیہ وسلم کے سپر دکر دی جا کے گی۔

(انتہات عبارہ این القیم)

اس عبادت سے داخ ہوگیا کہ خودائ فیم صاحب ان حفزات قدسی صفات کے ایسے ادصاف بیان کررہے ہیں جی کے دہ صحیح معنوں میں افران سے موصوف ومتصف اور وہ سخوداکس امرکی حراحت کر رہے ہیں کہ رسل کرام الدنعالیٰ وہ صحیح معنوں میں امرکی حراحت کر رہے ہیں کہ رسل کرام الدنعالیٰ

یں نے جب اس کتا ہے کا مطالعہ شمروع کیا تو ابن عبدالهادی صاحب کی اسس اہم عبیل کے روکی جزءت پرسخت معب ہوا بلکہ بارگاہ رساکتھا ہے علیہ الس میں جسارت و بیبا کی پرانتہائی تعجب وجیرائگی محبوس کی کیونکہ میں نے دکھا کہ اسس نے پناں لازور بیان حرف اسس امر سے اُنہات میں حرف کیا ہے کہ نبی الا بنیار علیہ وعلیہ م الصلواۃ والس کی کو بعداز وصال کوئی زا کد خوصیت حاصل نہیں بلکہ وہ عوام اہل فیوراموات کی مانند میں العیاد بالند۔

اس کو جو مدیث یا جس عالم کا قول اپنے اس عقیدہ خبیث سے خلاف نظر آیا تواس نے سرمکن کوشش کی کہا س کیا پنے عقیدہ فاسدہ کے مطابق تاویل کرے یااس کو موضوع تابت کرے ۔ یوں لگنا ہے کہا مام سبکی نے اس کے سول فر نے کا کور دگا کر ان کوضعیف او نا قابل اعتداد وا عتبار قرار وینے کے در ہے ہے اور اکثر مقامات پر وہ بہت زیادہ کلف تعقب تعف کا سرکلب نظر آیا ہے ۔ جوشخص تھی اس کی بر کتاب مطالعہ کرے گااس کا تاثر اور رق عل ہی ہوگا کہ بہت نہیں عقب ہے اور انتہائی حیلہ جو اور مکار اس کا مطبح نظراور نصابعین عرف اور مرف یہ ہے کہ اپنے شیخ ابن تعمید کی سرحائز و نا جائز طریقہ سے نصرت وابداد کرے۔

یسب کچی طاحظہ کرنے سے با و جو دمیر ہے کسی گوشہ خیال میں ابن عبد الهادی کی تروید کا کوئی داعیہ بیدا نہ ہوا جب کہ
اں کی ہے اوبی ا درگت خی پوری طرح نظا ہر تھی۔اورا مام ہی کا کارخیر مکمل طور پر مجر پر واضح تھا۔ کیونکہ ہیں بیسجتا تھا کہ
بوعت کی صکایت نواہ رود قدرے کے لیے ہی کیوں مز ہوامس کے انتشار واظہار، کا موجب بنی ہے۔ اور میں اسی نظریہ
پرکار بند تھا کہ ہے اوب وگتاخ اپنی گتانی واسارت کا مزہ چکھ نے گا اور میں و بنکو کاراپنے احسان اور کار بخر سے متفید
ہرکررہے گا ۔خطاکار کو اس کی خطاکا فی ہے آور راہ صواب برگا مزن کو اسس کی راست روی کھایت کرے گئی۔

شفارالسقام كم يتعلق علمارا على اورمقدا يان انام كاتوال

علادہ ازین امت اسلامیہ نے تنفقہ طور پر ایم سبکی کی کتاب شفاء السقام کو مشرف پذیرائی اور قبولیت سے شرف کیا سے کی کتاب شفاء السقام کو مشرف پذیرائی اور قبولیت سے شرف کیا سے کہ اور خریبی فرما تھے ہیں ۔

کہ سخر زیارت اور توسل ب پر انحلق علیہ السلام کے شعلی تقی الدین ابن تعمیہ کا کلام انتہائی قبیح و شیع ہے اور وہ قرب ارگاہ فدا و زہری یا تقرب بارگاہ دسالت پر ببنی نہیں ہے بلکہ بعد و حوالی کاموجب ہے اور امام شیخ تقی الدین سبکی نے افراد میں اس کار دکر کے ابل ایمان کے دلول کو شفا ہے ہے اور ان کے زخموں کی مرتم ملی فربائی ۔

ز اتبہی کلام الایم الفسطلانی) ۔

(اتبہی کلام الایم الفسطلانی) ۔

٢-١١٠ ابن حجر كى نے اپنى كتاب "الجوم المنظم فى زيارة القبالشريف النبوى المكرم" مي ابن تيميركى بدعت كا ذكر

کام لیا اور برا و راست ہر فرد انسانی کو اپنے احکام تنرعیہ بنچائے۔ بلکہ النّدتعا لئے نے ان کی طون رسل کرام کومبوث فرایا اور ان پراحکام نازل فرائے جوان کی وساطت سے مخلوق بھٹ پہنچے۔ توجی وجہ سے النّہ تعالیے نے ان بندوں کو لینے مرمیان واسطہ بنایا اسی وجہ اور النّہ تعالیٰ کے دار میں منظر بنایا اسی وجہ اور النّہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ ودرسایہ بنال ۔ ورائٹر تعالیٰ کے درمیان واسطہ ودرسایہ بنال ۔

سوال - اگریم کہا جائے کہ النہ تعالیے اور مخلوق کے درمیان ان حضرات کے وسیار ہونے کا بب کیا ہے تو جو ابالڈائل م ہے کہ حقیقی بیب تو النہ تعالیے ہی بہتر جا تیا ہے جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے تو ہمیں بہی معلوم مو تاہے کہ ان مقدس ہیں معرفت بالنہ اور درجات و استعدا وائٹ عالیہ نیز النہ تو الے کے ساتھ ان کی منا سبت قریبہ علمائع اور بواطن کی مکمل صفائی اور نورانیٹ اور کدا ہے جو درت کی معرفت نامہ ان کے اس منصب پر فائز مونے کا سبب ہے جب کہ دوس لوگوں میں یہ صل جیتیں اور استعدادیں سنتھت نہیں بوئیں حب تک کہ ان کے علقہ غلامی میں داخل نہ ہوں ۔

سب انبیاء در سلین ہیں افضل ترین مقام سید المرسلین علیہ الصلواۃ والتسلیم کا ہے۔ آپ کے بعد دوم سے انبیاء علیہم السلام باہم اختیا و مسلم اللہ میں اس سے مارت کے جا وجو داس سببت ہیں ختر کہ ہیں چھر اولیا رکا لمین اورصالحین جی ان کے طفیل اس منعب برنوائز ہیں نیز اولیاء وصالحین آپ ہے جا وجو داہے ہیں جی کہ انبیاء کی اس کے باروں علیہ السام میں خائز حضارت سے قول واستفاخہ کرتے ہیں جی کہ انبیاء کرام علیم السلام سیدال اللہ کو قیامت کے دون اپنا وسیلہ بنا کہ انسان کے جا وجو منصور کے سوال کا بخواب ویت ہوئے فرایا کہ تو اس واستفاعت ہیں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اہم مالک نے اوجو منصور کے سوال کا بخواب ویت ہوئے فرایا کہ تو اس ذات افتان سے اپنا منہ کیوں موٹر نے ہیں۔ جو آپ کا وسیلہ ہیں اور آپ سے باپ آدم کا اور میام روز دوشن سے جی واضح تر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا توسل وات مصطفعاً علیہ السلام سے اور قام ابل خرکا کا اور میام روز دوستان ترین ہے اور السام کی دلیں بتی دائی ہیں اور کی موٹر کی اور کی اس سے یاد وقول ہیں ہوئی ہیں ہوئی ہیں اور کی کا موٹر دور و ناقابل اعتبار ہے۔ اور السام عقیدہ اور قول نامقول اور ناقابل اعتبار ہے۔ اور السام عقیدہ اور قول نامقول اور ناقابل اعتبار ہے۔ اور السام عقیدہ اور قول نامقول اور ناقابل اعتبار ہے۔ و

دونسری فصل :-

اں فصل میں حافظ شمس الدین بن عبد الہادی حنبلی کی گنا ہے والصارم المبنکی فی الردعلیٰ الدم السبکی پرتیمرہ کرنا مقعود سے جواس سے الم سبکی کی تالیع علیمالیوں الدیام کے روایں اور اپنے سے جواس سے الم سبکی کی تالیع علیمالیوں الدور اپنے سے جواس کے روایں اور زیارت موضراً قدس کی ممنوعیت کی تائید د تصدیق میں کھی ہے۔ سینے ابن تیمیہ کی بیعیت است خالئہ و توسل اور زیارت موضراً قدسس کی ممنوعیت کی تائید د تصدیق میں کھی ہے۔

ب درمی کے با وجود ادراہل حق اور حق صریح برطز و تنقید کے بادصف بعض روایات کے متعلی اس کورنسلم کئے بغر حارہ ز اکران کی فی الحاراصل اور منبیا و مع - اوروه داصفلاح محدثین سے مطابق اصبح بزمہی لیکن موضوع بھی نہیں ہیں باکر ضعیف بہی -عالانكرائس كے شيح واستاد نے جب اس مرعت كا ارتكاب كيا اور سرحيار وبها نرسے اس كى حفاظت وجمايت كا رع نے لگاتواس نے زیارت سیدالمرسلین علی الصلواۃ والتسلیم کے جواز وستروعیت بلکہ استحباب پر دالت کرنے والی حملہ روایات ریک جنبش فلم موضوع وس تقرمت اور نافایل انتفات و اعتنا فقرار دے دیا - (توگومااس تلمیز عنبد نے اپنے شیخ کی نائیدو الله بن كرت كر التي التي المرس كي ترويدكروى كيونكركس الك مند كي ضعف سي طلقاً مضول عديث اورديكر إمانيد كل

فيف ونا قابل اغتبار مونا لازم نبيل آيًا)-اى ليے الى مبكى رحمدالله تعالى نے ارثاد مصطفوى " مَنْ ذَارَقَ بْرِى دَجَبَتْ كَهُ شَفّاعَتِى " كى متعددسندين تقل لائن جن میں سے ایک سند بعض راولوں محے معیف مونے کی بنا برضعیف تھی لیکن اس صنعف کا جواب دیتے ہوتے انہوں نے ﴿اللَّهُ يروايت اس مندوطر ليّ سے الرضعيف ، تو توحان الله كم اس سے طلقاً يروايت صنعيف قراريائے - كيونكم اس اوع المتعدد اهادیث ضعیفه کاموجود مونااس کی ائیدونفدلی کرے اس کو درجر صن کب بہنچا دیا ہے۔ نیزاس تحقیق ملکراس سے بی قلیل زین کام سے یہ واضح موجاتا ہے کہ سطحص نے زیارت سیالمرسین علیدالسال سے ق میں داردتمام ان احادیث کے موصوع مونے کا دعوی کیا سے بیافترار محض ہے۔ کیا اس مخص کوالیا دعوی کرتے ہوئے ، الدنا الا اوران کے رسول ملی المرعليه وللم سے شم من آئی جس كاارتكاب اس سے بہلے ندكس عالم اور محدث نے كيا ادرنی کسی حال نے اور نہ سی کسی خص نے اس حدیث کے راولوں لینی موسی بن بلال وغیرہ کوواضع کہا اور نہ ہی منہم الوضع المراياتوكو في سلمان مرجروت كيونكركرسك مع كرايس ايب روايت كيديش نظراس باب بي واردتمام روايات كوموضوع قرا س ف حالاً كم يه قول نركسي عالم سينقول مے - اوريز مي ان روايات بي ايسے اسباب مي موجود بي جو محدَّ بين كو انه بي موضوع ان ا حادیث کا مان ا حادیث کا متن فلاف شرع ہے ۔ توبالفرض برروایت ضیعت موصی سمی تواسس کو موحوع کہنے کا اُخرکون سی وجرہے ؟ حالانک محقیقت یہ ہے کہ وہ درجر جس میں سے بیاضی جے رانتہی کام الائم السبکی) ال الم جليل يردووانكاركرنے والے يريمي فرب شل سچي آتى ہے عد

كَنَاطِحٍ صَخْرَةٍ يُومًا لِيُوهِلُهَا فَلَوْيَضُرُّهَا وَ أَوْهِلَ قَرْنَهُ الْوَعْلَ جس بہاٹری برے نے چان کو توڑنے معور نے کے بیے سینگ مار نے منروع کئے تو دہ چٹان کاتو کیا بجار سکتاتھا۔ بالاخروه البنے سینگ ہی بریا وکر کے رہا۔

لیکن بای ممرس نے ابن عبدالها دی کے روو فدح سے پنم اوشی اور سرحال میں اس کی چھٹر جھاڑ سے اعراض اور لاكردانى كوسى درست سجما اورسي خيال دامن گيرر باكريتمام علماءا على بي اور ائمداك مل سيمي -الله تعالى عنود دركذر

كرك رودقدح كرنے كے بعد فرایا - كم ابن تيمير كے روين شيخ الاسلى ، عالم الانام الم تقى الدين - بكى قلاس المدروح والله نے تنقل کتاب الیف فرائی ہے جس کی جلالت قدر، شان ایتہا و اصلاح وتقوی اور منصب امامت برعلماء السلام کاجماع والعال ہے ان کی بیرکناب افا دات سے جر لوپہ ہے اور عمد ، وصحیح تحقیق پرسٹمل ہے انہوں نے واضح دلائل سے راہ صواب کورون دوسش كى طرح عيال فرما ديا ہے - النار تعليے ان كى سمى بليغ كا اپنے فضل وكرم سے اچھا بدلہ عطاء فرمائے - اوران بر اپني الله فاصراورلطف وعطاكي كلمنائن برسائے -آسے

(ابن عبدالبادی کی جبارت پر تبعرہ کرتے ہوئے) ام ابن حجرنے فرمایا عجا کباتِ زمانہ میں سے ایک عجیب امریہ سے کم بعض سادہ اور عامی قسم سے عنبلیول بعنی ابن عبدالهادی نے اس اس جلیل سے ردو انکار کی جررت کی -اوران موصون کے بیان فرمودہ جے قامرہ اور براہن بامرہ جو برد انسین عفت آب مخدرات سے بھی زیا دہ لطیف و نظیف ہیں جن کوان سے قبل كمى جن اورانسان نے ہاتھ تك نہيں لگا يا اسس نے ان كے روشن جمرول پر اعتراص وا نكاركى گردوغبار ارا انے كاس

اوراس کی ساری تقریر و تحریر سے حرف اُسی کی جہالت و نادانی تا بت ہوتی ہے۔ اور فیاوت وید دماغی کا محفی عیب ادرعلم دفضل سے عاری و فالی مونے کا بتہ چاتیا ہے۔ اسے کائ پیٹھن جہالت کے باوجود الٹر تعالے سے شرم وحیار كا دامن تورز تھوڑ آ اس صورت ميں على مكن تھا كہمامتر افراط و تفريط كے باو جودكھى اپنى عقل كى طرف رجوع كونا الس كم نصبب مرجانا ليكن و جوز و و و المنتخارة واستحكمت والضبارة و حب ثقاوت وبرختي غالب ألعالا ب توغباوت وغوایت راسنخ وستحكم موجاتی سے - العیا ذباللر-

الے اللہ علی غباوت و شقاوت سے بناہ دے اور اجبر منت وزاری تھے سے التجاہے لیے غالب قدرت والے میں بهیشر بهشر کے لیے واضح زین شاہراہ ہدایت برگامزن رہنے کی توفق عطافرما آبین - (انتہی کلا) اب جر) تی تویہ ہے کہ ابن عبدالبادی کی کتاب کوالصارم المبکی کہنے کی بچائے اکثائم الافلی کانام دینا زیادہ موزوں ہے۔ ال

کی بوری کتاب کا ماحصل بیر ہے کہ اس کوا پنے شنے ابن تمیر کی برعیت کی ا مدادوا عانت کے مذہبی جنون اور حمیت جاجلیہ نے الم سبکی کے روبر برانگیختہ کیا ۔ اور اس متقت شدیدہ میں مبتلا کیا ۔ چنا نچراس نے ان احادیث کے راولوں کا تتبع کیا جن كوامام بكى رحمالتر نعاب نے شفاء اسقام بن ذكركيا - اور نبي اكرم صلى التّرعليه وسم كي طرف سفرزيارت كي شروعيت اور جواز بران سے استدلال کیا - اور صرف اس امام موصوف نے ہی ان روایات کو ذکر نہیں کیا بلکرتمام متعدین دستاخین علماء اعلى اورائمداب ام جنول في استحاس موضوع بركما بي تاليف فراقي بي ان تمام اكابرين فيان روايات كوسند ولیل بنایا ہے۔ اور ان تمام روایار نے یان میں سے بعق کو اپنی کنابوں میں درج فرمایاد اور اس طرح انکی صحب کو تسمیم فرمایا) مگرانس معاند نے ان تمام روایات کو نا قابل اعتبار واعتداد قرار دینے کی سرمگن کوشش کی میکن تمامتر تعصب ور

ابن عبدالهادي كى عبارت ببن خطاؤ فلل اوربهان وافتزار كاببان

ابن عبدالہادی نے اس عبارت میں اہل سنت پر کذب و افتراء ہے کام ایا ہے اورانہائی سند زوری اور منرزوری کا مظاہرہ کی ہے۔ اولاً گذب وافتراء اس کی اس عبارت سے واضح ہے کہ نبی اکرم صلی الشرعلیہ وکلم کے روصنہ اطہرکا ج اور طواف اور آپ کے راہ ٹرین کی طاہرہ اس کی مزعو مرتعظیم قرار دیا ہے حالا تکہ ہے واضح جو دھے ہے اور فاحش ہتبان جس کا فاسق ترین جہائے سے مادر مہذا تھی قبیح ترین ہے جہ جا کے کرصلاح وتقوئی کے وعویلار علماء سے اس کا صدور موکیونکہ اہلِ السنت میں سے کسی مادر مہذا تھی قبیح ترین ہے جہ جا اس کا عقیدہ یہ ہے کہ آل صفور شافع یوم النشور علیہ اس کی زیارت کے بیے سفر کے اس امر کے جواز کا قول ہندیں کیا جسب کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ آل صفور شافع یوم النشور علیہ اس کی زیارت کے بیے سفر کرنے کو اعظیم ترین طاعات سے ہا اور حکیل ترین عبارات سے نواس شخص کو کسی طرح بھی بیز زیبا نہ تھا کہ ایم سبکی کا رو کرتے ہوئے اور ایٹ فیج اور گذری عبارات

عالانكم برعام فعاص اس حقیقت سے باخبرے كرعوام إبل اسلام بي سے كوئى جتنا جى لاعلم كيول نزبودہ جي بيت الحرام ادرزبارت خیرالانام می فرق بخوبی سمجتا ہے کہ ایک فرائفن اسلام میں سے اہم فریفنہ ہے اور دوسرا امر سنت ہے - علی باللقياس كوئى السياشخص هي صفحه ستى برمو حود منها بسب جوروصه اقترس كے كرد طوان كومشروع سيم جيك كرميت التدشراف کے کر دطواف کومشروع سمجتا ہے۔ یاسزار برانوار کی طرف سجدہ کرنا جائز سمجھا ہو-اورنسی کوئی جابل سے جابل شخص اس امر كا ارنكاب كرنا ہے كيونكر سجده كا الله تعالى كے ساتھ تمخنص مونااور غيراللہ كے ليے اس كاممنوع ومحظور مونا ايسے امور ے ہے جن کا دین میں داخل ہونا قطعی طور برمعلوم ہے ۔ لہذا ابن عبدالهادی کے لیے اس افترار اور بہتان کا کوئی جواز بہیں تعانانیا ۔اس کا کذب فاحش اس عبارت سے واضح ہے جس میں الم سبلی اور دیگر حضرات کا روکرتے ہوئے اس نے کہا کہ بالك بنى اكرم صلى الشرعليه وسلم كم متعلى مي عقيده ركھتے بي كر آب الله تعالى الله كا ذن كے بغير سنعيث سے نفع ولقصان کے الک این کونکران میں سے سراکی اس امر کامعتقد ہے اور سخوبی عالم کر آب الثرتعالا کے عبدخاص اور رسول برحق بي - ندرسول كريم عليه السام بذات خو دا بنے نفع و نقصان كے مالك لمبي اور ندسي متحلوق بيس سے كوئى دوسر اشخص نه سي اپني ذات کے بیے اور زکسی دو سرے شخص کے لیے اور بہ عقیدہ صبی ان عقائد ونظریات میں سے ہے ہو سرشخص عالم وجابل کو تطناً معلوم سے اور کوئی جابل سے جابل ملمان تھی اسس سے بے خرنہاں ہے۔ اس کے افترام واتہام کا نام ونشان ندا ام سبلی کی کتاب میں ہے اور مذہبی کسی دوسرے محب سیدالمرسلین سنی عالم کی گتاب میں اس کا کہیں نذکرہ ہے۔ جب ایسے واضح اور ظاہر امور ہیں اسس کا گذب وافترا را است موجیا ہے جو عوام پر مخفی نہیں ہیں تو ان امور ہیں اس كابهتان وافتراركيو عرمتحقق زمو كاجهان وقائق علم اورسائل غامصر بياسس في بحث كي ہے يا احاديث نبوسر تے اولون

انکے شامل حال ہوجائے گی اور سبھی شفیع المون بن رحمۃ للعالمین علیہ السام کی شفاعت سے ہمرہ ور ہوجا مئیں گے۔
لیکن بعدازاں مجھے ابن عبدالہادی کی ایک ایسی عارت پڑھنے کا انفاق ہوا ہوا کی مطبوعہ کتاب ہیں بھی کر منز ما پر آچکی تھی اور لوگوں میں معروف وشہور ہو تکی تھی۔ اور اس میں اہم سبکی کی اس عبارت کار دتھا جس میں انہوں نے ہی ارموا المشروعی تھی۔ اور اس میں اہم سبکی کی اس عبارت کار دتھا جس میں انہوں نے ہی ارموا المشروعی تھی۔ اور اس میں اور میں انہوں نے ہی اور دونوں عبارتیں ذکر کرکے الله عبد اللہ ادی کی عبارت میں موجود خطا اور بطلان کو بزیان قلم انٹکار کرنا پڑا میں نے بنا فرح منصبی سمجھا۔

انگ سبکر کی عبارت میں موجود خطا اور بطلان کو بزیان قلم انٹکار کرنا پڑا میں نے بنا فرح منصبی سمجھا۔

انا سبکی کی عبارت متعلقہ و تو بعظیم نبوی ، ام موصوت نے فربایا۔ تمام قرآن مجد ہم ابل اسلام کا اجاع وافاق ہو کا فہل نفری مونا با بدا ہم معلیم سے نبر صحابہ کام اور تا بعین ، تمام علماء اسلام اور سلف ضالی ین کی مقدس سرتیس اس امر کی بود دلیل ہمیں کہ ہمی کر تھے ملے اور جو شخص بھی قرآن دلیل ہیں کہ ہمی کر تھے اور جو شخص بھی قرآن میں سبالعنہ اور سعی بلیغ واجب ولازم ہے۔ اور جو شخص بھی قرآن مجید کا بخور مطالعہ و تلا میں میں موجود تھر بھات واشالت کا جائزہ مدے جو آب کی تعظیم و تکریم کے وجوب کروم اور اس میں مبالغہ و جہد کام میں اور آ ہے کے ساتھ اوب و نیاز مندانہ طریقہ سے بیش آنے ہر والات کرتی ہیں نیز صحابہ کرام علیہ مالوضوان کا طرز عمل سامنے رکھے تواس کا دل ایمان وابقان سے بھر لوپر ہم جائے گا اور اک امر میں اس کے لیے شک وارتیاب کی کوئی گنجائش نہیں رہے گی دائیمین عبارہ السبکی)

ایک طرف نواس امام انام اورشنے جلیل کی رعبارت ہے جو حق حرجے ہے اور مرام رہوایت جس سے حدیث رب العالمین سیدالم سلین علیہ الصلواۃ والنسیم کے حق میں اوب و تکویم کا لور کھوٹ رہا ہے اور اسس مے مقابل اب عبدالها دی کی عبارت دکھیں جو مرام رظامت ضلالت اور ناریکی طغیان و عدوان کا منبع و مدیر ہے : ۔

ابن عبدالهادي كي عبارت سرابا بنقاوت

الم صبی کا یہ دودی کی تعظیم مصطفے صلی النّر علیہ دیم میں مبالغہ داجیب ولازم ہے تر اسسے آخراس کی مراد کیا ہے،
کیا الیا مبالغہ جس کو سنخص تعظیم سیجھے مثلاً آپ کے مزار شریف کی طرف بغیض جے سفر کرنا۔ اس کے گردطواف کرنا اور اسس کی
طرف سیجدہ ریز ہونا۔ اور آپ کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا۔ آپ کو عطا و منع پر فا در سیجنا اور النّہ ننی کئی کے اذن وام کے
بغیر فریا دری کی درخواست کرنے والوں کے نفع ونقصان کا مالک بقین کرنا۔ سائلین و زائر بن کے لیے فاضی الی جات لغماد
کرنا۔ اور شکلات بی گارے ہوئے لوگوں کے شکلات مل کرنے کی قدرت اور جس کو چاہیں جنت بیں داخل فرمانے کی قدرت اور جس کو چاہیں جنت بیں داخل فرمانے کی قدرت طافت تسلیم کرنا تو ایسی تعظیم میں مبالغ کے واجب ولازم ہونے کا دعویٰ شرط ایمان میں مبالغہ ہے اور نے باب کا اضافہ بلکہ
وین وایمان سے خو درج انتہت عبارت ابن عبد الهادی۔ و بلکھتے یہا رہ کسی قدر ظلمت جہل وضل ایمیں گھری ہوئی ہے باہل وفائد
وین وایمان سے خو درج انتہت عبارت ابن عبد الهادی۔ و بلکھتے یہا رہ بسی تعربی کی برشتمل ہے۔
فطر یہ سے بھری ہے۔ رپیدالونام علیہ الصلواۃ واب السے جی میں کسی فدر سے جیائی اور سے بائی پرشتمل ہے۔

يرتبعره كيا ہے جن برعرف علماء اعلام بي مطلع بو يكتے ہيں۔

ره گیا ابن عبدالہادی کا یہ زول کہ اہمی السنت علماء اور عوام اہلی اسٹ اس امر کے معتقد ہیں کہ نبی اکرم صلی الٹر علیہ وسلم علم عند سر سطحتے ہیں۔ اور عطاء ومنع کے با ذن السّر ما لکت ہیں زائرین وسائلین کی با ذن السّر حاصاء ومنع کے با ذن السّر ما لکت ہیں زائرین وسائلین کی با ذن السّر حاصات برلانے ہیں اور جن کے جن میں جا ہیں شفاعت کر کے جنت ہیں داخل فرما ہیں گے تو برنظر مار صعیح ترین عقائد ہیں سے میں ۔ اور ان کا اِنکار تاہیج ترین منگوات وسیمیات سے ہے۔

اب بین ان عقائدونظریات کی صحت و واقعیت تفصیلاً اور مدل انداز میں بدریہ ناظرین کرماہوں۔ عقیدرہ علی بیب اصالۃ اور ذاتی علم غیب الٹر تعاسے کے ساتھ زماص ہے البتہ الٹر تعاسے اپنے غیوب فاصر برائے بندگانِ خاص میں سے سے کو حیاتہا ہے مطلع فرما دیتا ہے۔ ارشا دہاری تعاسے ہے۔ عالی مُدالْغَیْنِ فَلَدَ یُکُورُ ہُو عَلَیٰ خَیْنِہِ اکْ مَیْ اِلَّہُ مَنِ اِرْتَفَعٰی مِنْ تَرْسُولِ ۔

خطبیب بغدادی ام قرطی کے توالہ سے اس کا معنی بیر بیان فرمات ہیں۔ النّر تعاسے اینے عَبُوب ریمسی کو مطلع نہیں فرلما گرفت خیب اور بیندریوہ ستیوں کو تعنی رسل کرام کو کیونکہ اپنے عباد خاص سے جس کو چا ہتا ہے علم غیب کوفا ہر فر آتا ہے کونکہ رسل کرام کی تا گیدو تصدلتی معجزات کے ساتھ کی جاتی ہے ۔ اور من حجلہ ان معجزات کے بعض امور غیبید کی اطلاع دنیا جی ہے جیسے کہ طریب علینی روح النّر علیہ السل مے متعلق قرآن مجیدا ور فرقان حمید میں وارد ہے۔ و اُجَدِّدُ کُمُورِ مِدَاتَ اُ ہے کُونَ وَ مَاتَ مَدَّ خِدُونَ فِی جُمُورِ تِدِ کُمُورِ مِدَّ کُمُورِ کُمُورِ کُمُورِ مِدَّ کُمُدِی کُمُورِ مِدَاتِ کُمُورِ مِدَّ کُمُورِ مِدَّ کُمُورِ مِدَاتُ کُمُورِ کُمُا مَا کُمُورِ مِدِی اسْ کُمُورِ مِدَاتِ کُمُورِ مِدَاتُ کُمُورُ مِدَّ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورِ مِدَاتِ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدَّ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدِی کُمُورِ مِدَاتِ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ وَمِدَاتُ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدَاتُ کُورُونُ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدِی کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ مِدَاتُ کُمُورُ کُمُورُ

یعی بین تنہیں ان چیزوں کی اطلاع دیتا ہوں جڑنم کھاگر آتنے ہوا درجن کو اسپنے گر دں میں ذخیرہ کرکے رکھتے ہو بنجالانبار فخرالسل صلی الشرطلیہ وسلم کا بینے تماما مورغیبیہ کی اطلاع دینا قطعی طور پرمعلوم ہے صحیحیان اور دیگر کرتب اھا دیٹ اور معتبر کتب سیرت میں وافر مقدار ان روایات کی موجود ہے ۔اور میں نے اپنی کتا ب حجہ الشرعلی العالمین میں اسس پرمفصل محث کی ہے۔ بطور احمال اس کا ذکر بہاں بھی کئے دیتا ہوں ۔

علم غيب مصطفوي كابيان ازكنا حجت الشعلى العالمين

یہ بات ابھی طرح ذہن نشین رہے کہ علم غیب الٹر تعاسے کے ماتھ مخصوص سب اورجس قدر علم غیب زبان رمائے آب اور درگر مقربان بارگاہ خدا وندی سے ظاہر ہوا ہے تو وہ وحی کے ذریعے یا المام کے ذریعے ان کو عاصل ہوا ہے۔ عدیث باک میں وار دہے «والنّدانی لا اعلم الا ما علمنی ربی "بنی المیں نہیں جاننا نگر جو کھی مجھے اللّٰہ تغاسے بتلائے اور تعلیم وے سہ لہذا ہو غلیبی جنری بنی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے منقول دمروی میں وہ حروب اور حروب اللّٰر تعاسط کے اعلی واسخار اور تعلیم واللّٰہ ہو تا ہے۔ اور صدق دعوی ظاہم ہو تا ہے۔ اور صدق دعوی تا ہم ت

نبی کرم علیہ السال کے علم غیب اور اطلاع علی النیب کا معاملہ آپ کے ڈیمنوں اور بدینوا ہوں برجی اتنا واضع تھا کہ وہ اپنی طور ول ہیں جبی ایک دوسرے کو نصیحت کرنے کہ خاموش رہیے ۔ اگر ہمار سے قریب کوئی ایسا شخص سنرجی ہو جو ان کوہمادی از می خبر دے تو وا دی کے سنگریز سے بھی ان کوا طلاع دے دیں گے۔

قاض عيا عن عليد الرحم شفا شراعب مين فرا تفي بي -

نبی کرم علیہ اتقام کا علم غیب آب کے ان مغبرات سے ہے جو فطعی اور حتی طور مید معلوم ہیں اور آوا تر کے ساتھ ان کی طلاعاً م کم مہنبی ہیں کیونکر علم عیب سے متعلق مردی روایات کے راوی بہت زیادہ ہیں اور ان حجار روایات سے عانی اسم تنقق ہیں۔ اہم سبحاری ادراہم مسلم نے چھزت حذیفہ رضی الیّٰدعنہ سے نقل فرما یا کہ۔

تَامَ فِيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَمَا تَوَلِتَ شَيْئًا يَكُونُ مِنْ مَقَامِهِ ذَا لِلَكَ اللهَ عَامِ فِيْنَا رَسُولُ اللهِ عَلَيْهُ وَسَلِيهُ اللهُ عَلِيهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ ا

ترجہ۔ ورول خداصل اللہ علیہ وعم مہا رہے درمیان ایک مقام برقیام فرما ہوئے اوراسس وقت سے لے کرقیام قیام تاریخ ہو قیارت کے جوکچ ہونے والا تھاسب کچے بیان فرما دیا جو ان بیان فرمودہ اسٹیا کو یا درکھ سکا دکھ سکا جو بھول گیا بھول گیا۔ اور میرے بیتمام ساتھی بھی اس دافعہ کو بخو ہی جا سے ہم ۔ بعض اوقات ان امور ہیں سے کو تیجیز ہیں بھول چکا ہوتا مہول گرحب اس کو دیکھا ہوں تو بیان نبوی یا دا جا تا ہے جس طرح دیکھا موا آ دمی نظروں سے او بھل ہو جائے تو دیکھنے والداس سے عافل موجا اسے مگرجیب دوبارہ نظر کے سامنے آئے تویا د آجا ماہے کہ اسس کو

> الم الم مسلم نے حفرت عذلفہ رصی التُرعن سے بیل روایت نقل کی ہے۔ اُخْ کَرَ فِیْ دُسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم دِسَاهُ حَدَکا بُنُ اللّٰ یُوْمِ الْقِبَامَةِ -مجھے رسول کرم صلی التُرعلیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے تمام امور کی خبر دی -سر سلم شریف میں حفرت عمرو بن اخطب الضاری رضی التُرعن سے مروی ہے۔

ار على مرتفي من هرت حروب اطلب الصارى السرائف عليه وسلم الفاحدُورَ صَعِدَ الْمِنْ مُرَفَّ حَلَيْنَا كُنَّى غُرَبَتِ الشَّمْسُ صَلَّى بِنَا دُسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الفَحَدُورَ صَعِدَ الْمِنْ مُرَفَّ خَلَيْنَا كَتَى غُرَبَتِ الشَّمْسُ فَاخُ بُرَنَا بِهَاهُ وَكَابُنُ وَإِلَى لِيُرْمِ الفِيْدَا مُهْ فَاعْلَمُنَا أَخْفَظُنَا -

ترجہ۔ رسول معظم علی النزعلیر ولم مهی نماز فر رس ها نے کے بعد منبر برجلوہ فرما ہوئے اورغروب آفتاب کک خطاب فرمایا بس مہیں قیامت کک رونما ہونے والے جملہ واقعات اور سیلا ہونے والی جملہ الشیاء کی اطلاع الا مراس ميلي كالبيان مين مين م

بدازوصال نبى الانبياع ليلسل كي ليعلم عبي كالمحقق

ر چدروایات اورعبارات نبی الرحمت صلی النه علیه و تلم کے ظامری حیات طیبہ بین عاصل ہونے والے علم غیب سے
سلتی تھیں لیکن ان سے برنہ سمجھا جائے کربر کما اعلمی آپ کو حرف حیات و نیو بہیں حاصل تھا بلکہ ہید کمال آپ کو وصال سے لیوجبی
عاصل ہے دبلکہ اس سے اتم واکمل) کیونکہ آپ و میگر انبہا وعلیہم السلام کی طرح اپنے مزار اواقد س میں زندہ بیں جا فطاجل ام
پوطی نے اس ضمن میں واروا حاویث و آثار کو ایک متعقل تالیف میں جسے کیا ہے اور ان کا کما حقد احاطہ کیا ہے نیزام سبکی
نے تنفاء المتقام میں الم مہید تھی کے حوالہ سے جو کہے نقل فرایا ہے وہ جسی اس دعوی کے ثبوت کے لیے کافی و وافی ہے۔
اس کے علاوہ وہ احادیث جن کو ابن تیمیہ دینے ذکر کیا اور اس سے ابن القیم نے اپنی کتاب اغا ثیر اللہ خان میں ان کونقل کیا

ده جی ای دعایر واضح طور مر دلات کرتی بی ملاحظه سول -ار مقدسی نے مخیارات میں نقل کیا ہے کہ رسول مختشم صلی الشرعلیہ وسلم نے فرط یا۔ لَدَ تَتَخدِدُ وَا قَنْ بِرِیْ عِیْدًا اوَلَا بُنِیُولَکُ مُو قَنْ وَلَا خَالَ تَسْدِیْمِکُمُ مِیْلُغِنی اَیْنَ مَاکُونَدُ عَد میری قبر کو مسرت اور شاد مانی کی گرنه بنالین اور رنه اپنے گرول کوفیریں بنانا کیونکہ تمہا سے سام ودرود مجھے مہوال

ہنے رہی کے خواہ م کہیں تھی ہو۔

الدستید بن منصور نے سن کمی مرسال کفل فرما یا کہ ہی معظم مہلی الشرعلیہ وسلم نے فرمایا۔

الدَّنَّ خِنْ دُوا بَنْیْتِیْ عِیْدگا وَ لَا الْمَیْوْتَ کُنْوْتُ کُنُونُونِ کُنْوْتُ کُنُونِ کُنْوْتُ کُنُونُونِ کَا مِنْ اللّٰهِ مِنْ واللّٰ ہی کہ مجبوب کریم علیہ السلام با وجود ورودوس جیعنے والے کے بعدومافت پر بونے کئے تعلم الہٰی اس کے درودوسلام کو اور ال المورغیب کو واسلام آپ سے مختی روسکتیا ہے ؟

عرض کررہا ہوگا۔ کیا خیال ہے آپ کا کہ اس کا درودوسلام آپ سے مختی روسکتیا ہے ؟

رہا قبر انور کو عیدرنہ بنانے کا معنی و مغہوم تو وہ یہ ہے کہ زیب وزینت اور آرائٹ وزیبائش کے ساتھ اس در گاہ والا پر حاضہ وں جیسے کہ عیدوں کے مواقع پر ہتر ہاہے اور دورِجا ہلیت میں بت پرست اپنے اصلی وا ڈنان کے باس اسی طرح جایا کرتے تھے بیصورت حاصری کی ممنوع ہے اور محدالتّدا ہل اسلام میں سے کوئی شخص اسس طرح مزار انور بیا حاصری جینے کرچہ یہ بہتار کی ا

اں تو کام اس بی تفاکررسول اکرم ملی النّه علیہ وسلم در درووسلام قریب سے جی سنتے ہی اور دورسے بیسجے جانے درودوسلام کام ایک بینی کریم علی درودوسلام جی آپ پر منفی نہیں سے تو قریب سے بعد ازموت عاصرین وزائرین کاسلام وغیرہ سنناکوئی نبی کریم علی

دی ہم ہی سب سے زیادہ صاحب علم دہی ہے جوان ارشادات کو زیادہ حفظ کرنے والاہے۔ ابن تتمییر کارسول کرمم علیہ الت کام بلکہ اولیا مرام کے لیے علم غیب کا اعراف

ابن عبدالها دی کے شیخ بدعت الوالعباس ابن تیمیہ نے "منہاج السنتہ" میں دافضی کارد کرتے ہوئے اور اس کے حفرت على المرتضة رصى الترعب يحتى مي علم غريب كى خبري وين كوفلافت بافصل بربربان ا ورضعاء الافروضي الترعنهم افضلیت کی دلیل بنانے برتبصر کرنے ہوئے کہا اس شبہ کا بواب یہ ہے کہ بعض امور غیبیہ کی خبر دینا کوئی ایسا کمال نہیں جو حفرت علی سے ختص مو ملکہ حجال سے مرتب و مقام میں بہت کم ہیں وہ بھی اس قسم کی خبرس وسے دیتے ہیں آپ کا مقام آربہت بلندے۔ بلکر حصارت خلفا رُنلانہ رضی الله عنهم کے غلامول اور نیاز مندول بن ایسے حضرات موجود بی کر تبیر خلارضی الله عنه سے مردی غیبی نجرول سے کئی گنا زیادہ نعبر بی ان سے منٹول ہمیں حالانکہ وہ روا فیض کے نز دیک آمامت کے ایل نہیں ہیں۔ اور نہ ہی فیالواقع المن زمان سے افضل تھے اور ایسے حفرات عمارے زمانہ می موجودی اوراس قبل سے تبل می موجود تھے۔ و كيف حفرت الوهريره ، حفرت عذله اورد بكر حفرات صحابه كام بهت زياده فيسي اخبار لوگول كوبيان فرما تي مي كمنيت تعزن الوم رية ورول اكرم صلى الترعليه وسلم كى طوف كرتے ہي - گر حفزت حذيفر كبرى آب كى طوف نبدت كرتے ہي اور كھي نبست بہیں کرتے اگر حرفی الواقع وسندوم فرع روایات بی ہی اورجی امور غیبیکی ان حفرات نے اور دوس معندی لوگوں نے خبری دی ہی ان میں سے بعض کو انہوں نے بارگاہ رسالتما ب علیال ان سے سنا گر بعض ایسی ہیں جوان کو بذريع بشف اورنور فراست سيدمعلوم موئلي بالخصوص حفرت عمر فاروق رضى الشرعنه سيح تشفى امور كافي تعدا دبير منقول بمي ادر كرامات اولياء من ناليف شده كتب شلًا الم احمد كى كتاب الزبد، إلى الومحمه خلال كي علية الاوليام، ابن ابي الدنياكي كتاب فوة العفو اور علامہ لا لکائی کی کتاب کرامات الاولیا و میں حضرت الو بجر صولِق اور حضرت عمر فاروق رضی الشرعنها کے اتباع سے بمثرت كلامات اورغيبى خبرس منقول مي شلاً حضرت علا بن الحضرى جوصدين اكبرك ما تُب تھے- الدِسلم نولانى جو دونوں كيتبع اورتا بعدار تصفي المرالقياكس الوالصهباء عامرين عبدالقيس وغيره كرحضرت على رضى الترعينه النصيدرجها افضل دبرته میں لیکن را فضی کی اس دلیل سے آپ کاکسی صحابی سے جی افضل مونا لازم نہیں آنا چہ جانبے کے خلفار ثلاثہ رحنی الله عنهم سے

الغرض حب ابن عبد الهادى كاشيخ ومقتداهي اس حقيقت كياعتراف پرمجور نظر آنا ہے قوريكس منه سے بني الانبياء عليه السيام كے علم غريب كا انكار كرتا ہے اور اسس عقيدہ والوں پر چينبياں كتاہے ؟

متله علم غیب اور نبی اکرم صلی النّد علیه و الم سے منقول غلبی خبروں پر تفصیلی اطلاع مقصود مو اور ان کا واقع کے مطابق ہنا معلوم کرنا موزومیری کتاب حجة التّرعلی العالمین کی طرف رجوع کیاجائے میرے خیال کے مطابق اس میں اتنا ذخیر و جع کودیا

نىزاى مەرىت قدى كى تائىدوتصدىق اسى أىت مقدسە سے جى مورسى ہے-كى مَارْ مَيْتَ وَدُّرَ مَنْيِتَ وَلَاكِتَ اللَّهُ رَضَى

اور نہیں ماراتم نے کفار کوجب کرتم نے ان کو مارائیکن صوب الٹر تعاہے نے ان کو مارا ہے اور ان پر کنکریوں کی بوجھاڑکی ہے اور بہی معنی حدیث فدسی کے اس جمارہ بی بیطش کا ہے بعنی وہ بندہ مجدب سرے ساتھ کیڑتا ہے -اور ارشاد بارسی تعاہئے ۔

بعدازوصال علم غبيب

العزمن اس صدیث قدسی اور آبات مبارکہ سے یہ واضح ہوگیا کہ مجوبان خداوند تبارک وتعالیے نورخدا سے دیکھتے منتے ہیں اور اس کے ماتھ بحواتے اور چیتے ہیں لیکن میں منصب ومقام عرف حیات نااہرہ کک محدود ہمایں رہنا کیونکہ جوشنے میں اور اس کے ماتھ بحواب ہے وہ بعدار وصال و وفات بھی مجوب ہے جیسے کہ موت ربعد مومن سے ایمان کی نفی بلادیں قطعاً ورست نہیں تومنصب مجوبیت اپر فائز حفرات سے بلادیں قطعاً ورست نہیں تومنصب مجوبیت پر فائز حفرات سے بلادیں قطعاً ورست نہیں تومنصب مجوبیت پر فائز حفرات سے

کے ساتھ ہی فاص نہیں ہے بلکہ سرسلمان میت کواس کا علم ہوتا ہے کیونکہ احادیث صحیحہ ہیں زیارت قبررادرسوم کی کیفیت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ زائر قبر بر جا کر کھے ۔

السَّلَةُ مُعَكِيْكُمُ أَهْلَ البِّيكِ إِمِن الْمُعَمَّمِنِيْنِ وَالْسُلِمِينَ وَإِنَّانِ شَاءَ اللهُ بِكُمْرَة حِقُونَ نَسْنَالُ اللهُ لَنَا وَسُكُمُ الْعَافِيَةَ -

ترجب، سن ہوتم پر اسے بور کے ساکن مومنو اور مسلمانو اسم بھی ان شاء اللہ تمہا سے ساتھ لاحق ہونے والے ہیں ہم اللہ تعربات سے اپنے ہیں اللہ تعربات سے اپنے ہیں اللہ تعربات سے اپنے ہیں اللہ تعربات سے اپنے اور تمہا سے بیے عفو و در لگزر کا سوال کرتے ہیں ۔

اگر اہل بھر ورسلمان اور مومن زائرین کا سلام اور کلام نہ سنتے ہونے تو مشر بعیت مطہرہ ان کو بطور خطاب سلام کرنے اور کلام کرنے کا حکم نہ دیتی و اہذا ان اوا دیث سے اقتصاء نص سے طور بہاموات واہل قبور ہیں علم و اوراک اور فہم و مشعور ثابت ہو گل والحق کے انتخاب کا دالک اور فہم و مشعور ثابت ہو گل والحق کے انتخاب کا دالک اور فہم و سندور ثابت ہو گل والحق کے انتخاب کا دالک اور فہم و سندور ثابت ہو گل والحق کی دالے کا دالک اور فہم و سندور ثابت ہو گل والحق کے انتخاب کا دالک اور فہم و سندور ثابت ہو گل والحق کے انتخاب کا دالک کا دالے کی دالے کا دالے کی دائی کو دالے کا دالے کی دائے کا دالے کا دالے کا دالے کا دالے کی کا دالے کا دالے کا دائے کی دائے کا دائے کی کا دائے کی کے دائے کی دائے کا دائے کا دائے کا دائے کی دائے کا دائے کی دائے کا دائے ک

دور ونزدیک ورحالت حیات وممات مین علم وادراک اوراطلاع و علم غیب برعجب استبدلال

ہے اور میرے ساتھ ہی ویکھتا ہے۔ اور بیات واضح ہے کہ جوشخص الٹرتعا ہے کے نورِ پاک کتا تھ سنے اور دیکھے تواسس پرٹرب دبعد اور دوروز دیک برابر ہوں گے اہذا وہ قابل سماع کام اور قابل ویلاٹ یا کو دورسے اسی طرح دیکھے سنے کا جس طرح قریب سے کیونکہ اب اس کا دیکھنا سننا اس قوت عظیمہ سے ذریعہ ہے جوالٹر تعالیے کی طرف سے اس بندہ مقوب کومر حمت فر مائی ہے۔ ہذا وہ اس قوت کے ساتھ قریب وبعید کو دیکھتا اور سنماہے جیے کہ نبی اکرم صلی التّہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ ہیں نبی کن نہ کے اس شخص کی نمار و بیکار اور استخابۂ کوس لیا جس نے کمر کر درسے آپ کوفریا و ایس سے لیے پیکارا۔ اس طرح بے شمار مغیبات کی مى ربط وتعلق اورطاعت والقياد كا وه درجهنه بحركا بحواس عبدكوطاصل موكاجس بيمولي كيطون سے موطرح كا أنعام ہے ادر برونمت كے ساتھ انعام واحسان كيا كيا ہے اس كاتعلق اپنے مولى سے آن راسنے وستحكم نز ہو گاجتنا اس عبد كا ہو سكا مير بزار نعمت كے ساتھ العام واحمان فر ماياہے وعلى مذا القياس-

يمى دصب كرسيد الخلق صبيب الحق صلى المتعلم والمم على الاطلاق سارى مخلوق سے بارى نعا لا كے ليے وصف عبودت ہی زیادہ راسنے ہیں کی فریراری خلوق سے زیادہ العام باری تعاطے کا ان بہہداؤہ عبو دیت ہیں جبی سے زبادہ عظیم عبد ہیں۔اس کیے اللہ تعاسے نے انشوف وا علی مقام مقام معراج الدقرب قاب قوسین او ادنی ہیں بھی اب کوعبدسے تعبیر کیا اور فرمایا۔ شَبْحَانَ الَّذِي ٱسْرَى إِنْعَالِهِ مَ

الغرص مجوب كرميم عليم الشرتعاك كے وہ عبد كامل مبي كرتمام مخلوق ميں ان سے اكمل كوئى عبد نہيں ہے كيونكم الله تعاك نيافضل واكمل اوراعم واشمل نعتول كى بارس فرمائى - نبوت ورسالت سے سرفزاز فرما يا ،قرب منزلت ادر محوب سے سترف فرمایا اور اسرار کونیہ وغیبرا ور انوار و تبجلیات مخصوصہ سے ہمرہ ور فرمایا یمن کا واقعی اور حقیقی علم صرف الله تعاليے مي كوسے - اورسب انبياء ومرسيس، مقربن وحد لقين اور اولياء كالمبن بيآت كوففيلت اور رزى عطافوالى -ہماری اس نگارش سے بہ بھی واضع ہو گیا کہ بعض اولیا و کالمین نے سرورکوئین علیدال می کی تعرفیت و توصیف میں المتعقق باعلى رتب العبوديث كها م توير جمله اكسي تضيص كاموحب نهاب م بلكه بداس حقيقت كااظهار م كم) الترتعالي نے کے کہا کو اس قدر عظیم وجیں اور بے صدوصا ب انعامات سے نوازاہے جوکسی مخلوق کو حاصل بہیں ہیں۔ اسی بیے آب کی عبودیت ان سب کی عبودیت سے اعلیٰ وارفع ہے۔

نبى كريم عليه التام كے حيات دنويه اور برزخيه لمي دور ونزديك سے سننے ور

رسول اكرم صلى التُرعليه وسلم بي تشهد بي بصيعة خطاب سلم تعيينا اورانسائم عليك إيها النبي ورحمة الترويم كا تدعون كرنا اور شربیت مطم و کاس کو حالت حالت وصال مین شروع قرار دینا اور قرب وبعد سر دوحالت می اس کو جائز قرار دینا ماسے ای دعویٰ کی وا صَنع دلیل سے اور سلی دلیل کی بین تا میدوتصدین که آپ بعیدو قریب سے درودوس م مجیجے وا سے ہر شخص کا درود در سلام سنتے ہی ورنداس خطاب کا کوئی معنی ند ہو گا بلکہ نمازیوں سے اس کا صادر مونا مجنون ا درسفیہ لوگوں سکھے کل کے شابہ کا کیونکہ جشخص بھی عرصہ دراز سے فرت شدہ تخص کو سکیا سے یا زندہ بھی ہولیکن دور دراز علاقہ ہیں موجود ہو لر اوگ اس بخار نے والے کو مخبوط الحواسس اور سفیہ و مجنون ہی خیال کریں سکتے۔ توشر نعیت مطہرہ میں زبان رسالت ماب صلی لنٹر عليروسلم به دَهَا يَنْطِئُ عَنِ الْهُوى إِنْ هُوَالِدٌ وَمَعَى يَوْحِلى كَيْنَان كَ اللَّهِ مِوسَنَ كَ با وجود البي تعليم وارشاد كاجارى

تمرات محبوبیت کی نفی بھی درست نہیں تو لا محالہ برامرتسامیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ کرروح مصطفوی وصال اور برزخ کی طرف مشقل ہونے کے بعد بھی زیرہ ہے تو الٹر نغا لاے صرور بالضروراس کوامس شرف وفضیلت سے بہرو ورفر مائے گالینی بی کیم اور فی سیمر کا منرف آپ کو وہاں بھی حاصل ہوگا تو امحالہ است کے ا قوال وافعال سے کوئی شی تھی آپ پر محنفی نیں ہے گی خواہ قریب ہوں یا بعید۔

مدیث قدسی میں عزر کی جائے تو سرشخص واضح طور بریہ جان سکے گاکہ اس مدیث پاک میں قطعًا کسی خدا ورط یق میں بھی صراحة تو کیا اشارة مجمی اس امر کاکوئی تبوت نہیں متاکہ نوا فل کے دریعے المترتعالے کا قرب ڈھونڈ نے والے طاعت لذار بذول کے لیے یہ عزت وکرامت اور شرت وفضیلت مرف جیات دیموریس ہے بلکہ یہ حدیث مطلق ب المذا الس اطلاق سے حیاتِ وینویہ اور برزخیہ دولول میں ان مجوبانِ بارگاہِ خداوندی کا اس مرتبہ اور اس مے تمرات سے بهره وربوناتابت بوگا)

لبندانبی اکرم صلی الشرعلیه وسلم ونیا سے رفعلت فرا نے کے بعد احوال امت پرآپ کا مطلع مزما کبھی اس مرتبہ مجوبیت اورانول قرب سے منور ہونے کی وجہ سے ہوگا- الدتعا نے کی طرف سے بذریعہ ال کہ آپ کو مطلع کیاجا تا ہوگا اور كبحى بلا ماسطه ملائكه الرحباس كى كيفيتت بم معلى مذكر تكبس اورينهى عم اس امركه مكاعث بي كهنواه مخواه السركيفتت

بمكي حرف أثنا معلوم بے كم آب التر تعا لے كے عبر خاص اور رسول برحق بي -اورسارى مخلوق كے سروار الله نے آپ برازرہ فضل وکرم کا لات اورا تیازی خصوصیات کی وہ بارسش فرماتی ہے کہما رہے عقول ناقعہ اورا ذھان قام، الكرسارى مخلوق كي عقول وافهام ال كا دراك سے عاجز وقامرہيں -

ادر خلق خدامیں سے کوئی فروان کمالات میں آپ کا مثر کی وسہیم نہلی ہے! و رانہیں خلا دا دکمالات میں سے پر بھی ہے کہ الند کرمے آپ کواپنے مغیبات میں صنتے غیوب برجا ہے اطلاع سختے۔ اور اس میں تنجب کا کون س پہلو موسکا سے اور کوئی وجدا ستحالہ اور عام اسکان کی کیونکر موسکتی ہے۔ دب رب سے بندے برمال بندے ہی ۔ اوراس کی ربوبيت كابى يرتقاصا ہے كروه الم يضعبير فاص ميں سے جى كوچا ہے جس قدر چاہے ظاہرى اور باطنى نعمتوں سے اور علوم واسرارسے سرفراز کرے۔کون ہے جوالٹر تعالے بہر یا بندی عائد کرے۔ اور بندہ کا کتناسی ا بینے مولی کے فضل دکرم سے صاحب کمال بن جائے وہ درجہ عروب سے ترقی کرکے درجہ راد بیت تک بنیں پہنچ سکتا۔ بلکہ جوں جول مولی کے انعامات اس سرزبادہ ہوتے جائیں گے اسکی طرف سے اظہار عبودیت بڑھتا چلاجا کے گا ور وہ متعام عبدیت ہیں راسنے

منلًا د يكه عند الميمول كي طرف سے ايك عدد الغام ہے اس كى عبد بيت اپنے مولى كے ليے اور اس كے ساتھ

بنى اكرم على السلام كا دورسيسام وكام سننا اورجواب دينا

رسول گرامی علیہ الصاداۃ والسیام کے معجزات ہیں بیھی ایک معجزہ سے کہ آب دورسے سنتے ہیں روایات صبیح ہیں وار و ہے کہ آپ کے حلفاء بنی کنا زہے ساتھ کفار قریش نے بدعہدی اور ہمیان تنکئی کرتے ہوئے خرب و طرب کا سلسلم شروع کیا اوان ہیں سے ایک شخص نے کہ کر مرسے آپ کو فراید ایسی کے لیے بیکارا اور آپ نے مدینہ منورہ ہیں اس کے استفاقہ کوسن کو فریا۔ لیب لیب لیب کہ بہ کی طرف روانہ ہوئے اور قرا ان کی نفوت وا عانت کے لیے لئکر ہے کہ کمرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور قرا ان کی نفوت وا عانت کے لیے لئکر ہے کہ کمرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور قرا ان کی نفوت وا عانت کے لیے لئکر ہے کہ کمرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور قرا ان کی نفوت وا عانت کے لیے لئکر ہے کہ کمرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور قرا ان کی نفوج مبین ایسی فریا۔ فقے کہ نصیب ہوئی۔ در موام ہب مع زر قانی علید ثانی صفح ان موایت صفرت میموندام الموسنین رصنی الشرعنہا۔

أمت مصطفى على التحية والتنائك وليار واصفيا كابطوركرامت دورسي سنا

یہ کمال صرف بنی کرمیم علیہ الت کا سے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ آب سے طفیل اولیا رامت کو بھی بطور کرا مستظامل ہے جیے جھڑے مصر سے بر مرب کار شھے اورا نہوں نے مدینہ طیعہ سے حظرت عمر صنی الدّعنہ کا مذبر ہوی پر کھڑے ہوئے یا ساریتر العجبل فرنا (اے ساریر بہاڑ کا خیال کر) سس حظرت عمر صنی الدّعات کا مذبر ہوی پر کھڑے ہوئے یا ساریتر العجبل فرنا (اے ساریر بہاڑ کا خیال کر) سس ایا جی کہ روایت مشہورہ سے تابت سے توحف ساریتہ کہ آپ کی آواز بہنج نے والا صرف الدّ تعالیہ ہوئے اور نہنج اللہ بہنج آبا ہے نتوا ہوہ وہ حالت نماز میں ہول الدّی تعالیہ ہوئے میں است کا کام اور السلم بہنج آبا ہے نتوا ہوہ حالت نماز میں ہول الدّی تعالیہ ہوئے میں الدّی تعالیہ ہوئے میں الدّی تعلیم صلی الدّی تعلیم صلی الدّی تعلیم صلی الدّی تعلیم وہوں مورولولیا و و تجوبین برجو الدّی تعالیہ ہوئے میں ہوئے ہوئے ہوئے میں الدّی تعلیم صلی الدّی تعلیم صلیم میں الدّی تعلیم صلیم کا جواب بھی دیا و جس کو ان کے تعلیم صلیم کا جواب بھی دیا وجس کو ان کے تعلیم صلیم کا جواب بھی دیا وہ کو ان کے تعلیم صلیم کا جواب بھی دیا وہ کو ان کے تعلیم صلیم کا جواب بھی دیا وہ کو ان کے تعلیم صلیم کا جواب بھی دیا وہ کو ان کے تعلیم صلیم کا جواب بھی دیا وہ کو ان کے تعلیم صلیم کا جواب بھی دیا وہ کو ان کے تعلیم صلیم کا جواب بھی دیا وہ کو ان کے تعلیم صلیم کیا ہوئے ہوئے کا میں نے سلیم کیا ہوئے کا میں نے سلیم کیا ہوئے کیا ہوئے کا میں نے سلیم کیا ہوئے کو تعلیم کیا ہوئی ہوئے کو الدارین اور جامعہ کرانات اور خلی معامیم کی خواب مطالہ کو کیا ہوئی کیا ہوئی ہوئی کو تعلیم کیا ہوئی ہوئی کو تعلیم کیا ہوئی کو تعلیم کیا ہوئی ہوئی کو تعلیم کو تعلیم کیا ہوئی ہوئی کو کو ان کے تعلیم کو تعلیم کو تعلیم کیا ہوئی ہوئی کو تعلیم کو تعلیم

روصنة اطهرسط ذال كي آوازسناتي دينا

حضرت سعید بن سیب سے مروی سے کر وہ نماز کے اوقات میں روصنہ اقدس اور قبر انورسے اوان سناکرتے تھے حالائکم مسجد شریعیت بالکل نمالی تھی اور سوائے محفرت سعید کے دوسراکوئی شخص مسجد نبوی میں نہیں تھا۔ اس روایت مونا کیونکر تصور کیا جا سکتاہے۔ اور وزروشن کی طرح واضح ہوگیا کہ اس ندا، وضطاب کا شرعًا جواز صرف اور مرف ہی مرت پر مبنی ہے کہ ہمر ورکوئین علیہ الت ہم امت سے سام و در ود کو قریب و بعیدسے حالت جیات ظاہرہ اور برزخیر ہم سنتے ہی بلکہ بعض اولیاء کرام نے بطور کراست اپنے سام دراسائم علیک ایہا الذی ورحمته الله وہر کا تنہ، کا جواب بارگا ورسالماک علیہ افضل العملوات سے براہ راست سنا و راس ہیں کوئی استحالے بھی نہیں ہے کیونکہ ہی کوغیب پرمطاع فرمانے والا اور قریب و بعید کا کائم سنانے والا اللہ تعالیے ہی ہے اور اس پر آپ کی دونوں حالیتی مکیاں ہی جب کہ صحیح روایات ہے ہا ہے کہ آپ مزاراً ورس میں زندہ ہیں علی الحصوص عالم برزخ ہیں آپ سے دوج الور، نفس اظہراور شمی حقیقت کے اسے موا اثرات بدنی احکام پر غالب ہیں اور اسس کے افار و تجلیات سے ہی دنیا و اکورت کی چیزیں روشن اور متعنہ وقت ہیں ایک موقع ہیں۔ اپنیا صفیقت محمد ہورائی کے دوج قدر پر کائنات کی کوئی چیز مجوب وستور نہیں روشن اور مکان کے دوج افر مربویا زمان کے دی عرب ابنی و مقدم ہو۔

اس کیے آپ سب کاسلام سنتے بھی ہیں اا ورسب کو جواب بھی مرحمت فرہ نے ہیں) اور جی کی عزت وکوامت کالڈوقال کو اظہار مطلوب ہوتا ہے ان کو بار گاہ نبوت کا سسلام سنایا بھی ہے خواہ مزار برالوار ان سے دور ہی ہو ا وران کے مساکن و ویار اس دربار گھر بارسے دور ہوں ہے

ے حضرت شیخ عبدالحق محدّث ولوی بعض عرفا کی زبانی قشهد الی بعین فیضای سلام بیشی کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے انتقرا المعات جلد اول صنعتی پرارشا دفر ماتے ہیں۔

اولیام کوام کاعلم غیب دراصل سیرالانبیامعلیالتخیروالنارکای معجزه ب

ادلیاد کوام کا تعلیم اہلی سے غیب پرمطلع مونام عجزات سیدالا نبیار علیهم السام سے ہے جو آپ کے صدق بنوت و رمالت اور دین اسلام کی حقایثت وصداقت کی دلیل ہے۔ داور چو نکر النّر تعالے نے آپ کو بے شمار اور بے حدوجہ اب معجزات عطافر مائے ہی) ہلز البیے اولیاء کرام کا جمع اِلتّر کمیرالتعداد ہیں اور سردور اور سرعلاقہ میں موجودد ہے ہیں اور ان ثما ہاللّہ

"ا ہے ہی اولیا مرکا ملین ہیں سے شیخے جلیل عارف بالٹر سیری وشیخی الشیخ علی عمری زلیط الجس بی ہی کا موسال کی بخر مر لیف ہیں سالا کارچہ ہیں وصال ہوا بیبی نے بارہا ان کی فدرست ہیں لاذقیہ طرابس اور ہروت میں حاضری کا شرف حاصل کیا - اور انہوں نے ہر گیے مجھے میرے ول میں پیلا ہونے والے شیالات اور عزائم کی اطلاع وی جن کو ٹین اُستے عرصہ وراز گذرہ کو تھی ان ارادوں سے باخبر نہیں کیا تھا - اور بعیضا ہیے گذشتہ واقعات کی اطلاع وی جن کو ٹین اُستے عرصہ وراز گذرہ چکا تھا یا قریب ترین زمانہ میں واقع ہوئے تھے اور میں نے ان ہیں سے کسی واقعہ کی قطعاً کسی کوا طلاع نہیں وی تھی۔اور انہا نے بعض ایسے واقعات کی بھی خبر دی ہو آئندہ مجھے ہیں آئے والے تھے اور جس طرح آئید سے قرایل اس طرح وہ واقعات مجھے تبلا تھے جن کا انہوں نے تجرب و مشاہرہ اور غیبی امور کی اطلاع کے علاوہ و دیگر کرا بات اور خارتی عا وال سے بیطویل عوال سے دیکھنے میں آئے ان کے انواع واقعام اورافزاد و جزئیات کا اعاظہ کرنا ممکن نہیں ہے اوران سے لیطویل فرین وفر در کارہے مختصر ہے کہ ہوئی ان سے ملاور تعا وفر ہوں ہوا اسس نے لاڑیا کوئی نہ کوئی ایسی کوامت صرور

ورس سے بزرگ جن سے ملاقات کا شرف مجھے حاصل ہوا وہ ستید شریف ولی الدیشنے عبدالحمید نو بانی قادری نسباو

کوبہت سے علماء لا علام سنے اپنی کیا ہوں ہیں ذکر کیا ہے حتی کم ابن عبلہ لہا دی سے شیخ ابن تیمیہ نے جی ابنی کیا ب الفرقان بیں اس کو ذکر کیا ہے اس اس کو ذکر کیا ہے اس سام مع ندر قائی جلد عث صناع بروایت دار می ۱ بن البخار وا بن زبالہ الحادی البنای حید میں اس کو ذکر کیا ہے اس سام میں الشرعلیہ وسلم کے مزاد پر انوار میں زبان ہوئے کی فوتی ترین دیں ہے اور سے دشر البنا ہوئی ہے ۔ اور یہ وہی علم عیت اور اذان سے موجوم ہونے سے باخر ہمدنے کی جی داخرے وہی علم عیت اور اذان سے موجوم ہونے سے باخر ہمدنے کی جی دافرے وہی علم اپنے علیہ وہی و بسطمان واضع عبد سے جس کا ابن عبد البادی نے انہار کیا ۔ توان دلائل سے اس سے دیوئی کا نعل وصنعت اور میں انس علیہ وظم اپنے عبد میں اس کی ب ادبی اور اس عب اور دارونیا ہے انتقال فرائے نے بعد جی البرا اور میں میں اس کی انجاز ہیں ہی خورب سے باخر ہیں ۔ بلک بختی سے اولیا رکوام کو جی حاصل ہے اور موز کا میں میں اس فیم سے اور موز کی گاب ہو جا می کرایات الاولیا و اس میں اس کا انکار کر سک ہے ہے شار د لائل موجود ہیں اور شوا ہدووق کے منقول ہیں۔

شمار د لائل موجود ہیں اور شوا ہدووق کے منقول ہیں۔
شمار د لائل موجود ہیں اور شوا ہدووق کے منقول ہیں۔

علم غرب ك متعلق علامه ابن حجر ملى كي تحقيق

ائے ہیں۔ اور انفسل الفلق اور ساری مخلوق سے اللہ تعالی کے مجوب ترین اور مقرب ترین رمول سمجتے ہیں۔ ابن عبد الہادی کے اسس اعتراض سے توحرت میں محموس ہوتا ہے کہ اس کا دل نورا ور صنیا را کیان سے محودم ہے اور اساوت و بے ادبی کی تاریکی سے بھر لور ہے۔

ان کا لات کا ظاہری جیات طیبہ میں بیوت تو متی ج دلیل و بر ہاں نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ امور میر بہیہ سے ہے بلکہ دوسر وگ بھی سلم سول یا غیر سلم عوام ہوں یا تحاص ظاہری زندگی ہیں ان پر ھی یہ صفات صا دق آتی ہیں کہ وہ بوادوستنی ہیں یا دست سوال دراز کرنے والوں کی صاحات بر لاتے ہیں۔ اور در دوکرب، رنج والم ہیں مبلامصیب زدگان کی مشکلات درکتے ہیں حالانکہ حقیقی فاعل اور موٹران افعال ہیں ان موا د کے اندر بھی الٹررب العرب ہے دالغرض جوام خصوصیت باری تعالیٰ سے در الغرض جوام خصوصیت باری تعالیٰ ہے وہ کسی بھی غیر میں ثابت بہایں ہے اور جو خصوصیت باری نہیں یعنی باؤن الشرعطا و منع اور حاجت فی و شکل کشائی تو وہ اہل اس میں مخصوص نہیں اور بنرصالی بن واولیا رکا ملین سے چہ جا سے کہ صوت سے المرسین علیب العلمان واولیا رکا ملین سے چہ جا سے کہ صوت سے المرسین علیب العلمان واولیا رکا ملین سے چہ جا سے کہ صوت سے المرسین علیب العلمان ورفعاص مور النہ اللہ ورفاسم خرائن ارض وسماحا جت روا مشکل کشا اور معطی و ما نع کو السلیم کرتے ہیں ؟ وسئین سے بالمرسین کو ما نع کو السلیم کرون الشری کو رائن الشری کو مانون الشری کو مانون الشریا کی سے میں خوائن ارض وسماحا جت روا مشکل کشا اور معطی و ما نع کو السلیم کرتے ہیں ؟ وسئین سے بالمرسین کو مانون الشریا کی کو ان الشریا کو مانون الشری کی کو کی وجہ نہیں ہوسکتی کرائی اس میں اور مواصا جت روا میں اس میں اس میں کرائی کو کی وجہ نہیں ہوسکتی کرائی اس میں کرائی کی کرائی کرون الشری کرائی کرون کرائی کرائ

وصال کے بعدرسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے جودوعطا اور شکل کشائی ہ

> الم الم السنت احدرضا بر مای فراتے میں۔ تر سے تو دصف عیب تناہی سے میں بری حیران موں برسے شاہ میں کیا کیا کہوں تھے لیکن رضا نے ختم سنی اس پر کر دیا! خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

طریقة نزیل القدس جواجی محدالتّد بقیرِ حیات ہیں اور کوانات و نؤازق عادات کے ما تھ مع ودت و شہور حب میں قدس شریف میں القدیس میں المرکزانات و نؤازق عادات کے ما تھ مع ودت و شہور حب میں قدس شریف میں المحکمۃ البحر زیم تھا کو اس وقت بھی ان کی خدمت ہیں حافر ہوا۔ اور جب ہیں ہیروت آگیا تواسی دوران دوران میں بار ہا حافزی کی سعادت نصیب ہوئی۔ آب نے جی مجھے بیش آئے ہوئے ایسے دافعات کی اطلاع دی جو میرے اللہ تعالیٰ کے ہی علم ہیں تھے۔ بعض کو گذر سے کئی سال گذر ہے تھے۔ اور بعض کو پیش آئے ابھی جندون ہی گذر سے تھے۔

تیسری مقدس خصیب انہی کے چپازاد بھائی ولی النہ الشیخ احمد نوبانی ہیں جن کا گذرت بسال ۱۳۳ اوسی ایپ ایسی ایپ آباق کا وَل قریبۃ المزارع مضافات قدس شریب استقال ہوا ۔ ہیں بروت ہیں بار ہا اُن کی فدوست اقدیں میں مامز ہوا ۔ ایپ نے جبی مجھے ایسے غیبی امور کی خبر دہی جن پرافلاع عرف فلا وادکر امت سے ہی ممکن تھی ۔ اور مجھے الیہ فیلین و صاوفان کی کثیر جماعت نے اپنے ساتھ ہیں آمدہ ایسے ہی واقعات کی اطلاع دی نوبانی سلسلہ کے برفرزندان ارجمند نبی اول میں افران کے آباء واجداد ہیں بہت اولیاء کا ملین اور اکر مشکی الشخطیہ وسلم کی فرریت طاہرہ فا در بیہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان ہیں اور ان کے آباء واجداد ہیں بہت اولیاء کا ملین اور صاحب کرایات واحوال بزرگ گذر سے ہیں ۔ اور جا براہ میں بالعموم اور قدر سے شریب اور ان کے آباء واجداد ہیں بالخصوص معروف وشہور ہیں ۔ الشریف النے میں ان سے اور جا برسادات کوام اور اولیا رعظام سے نفع اندوز ہونے کی معادت بخشے معروف وشہور ہیں ۔ الشریف النے آبید نے ۔ اور سمایں ان کی درضا اور ان کے حتم اعظم علیہ الصلواۃ والسلام کی رصا مندی نصیب فرائے آبید نے ۔

بنی الانبیا علیالت م کاباذن الترمعطی دمانع ہونا سائلین اور جاجتمندوں کے سنی الانبیا علیالت م کاباذن الترمعطی دمانع ہونا سائلین اور جاجتمندوں کے سنے جاجت روااور شفیع المذنبین ہونا

رہا بن عبدالہادی کا مید دروِ دل کہ لوگ بنی الا نبیاء سے اللّہ و جو دصلی النّہ علیہ و کم کم سعلق جو دوعطا کا اعتقاد رکھتے اور اللّہ تعالیٰ کے افتیار کا اعتقاد حجی رکھتے ہیں اور بیعقیدہ جی ارکھتے ہیں کہ آپ در دولت برحا ضرسا مکین کی صاحبات بر لاتے ہیں۔ اور شکلات ہیں گھرے ہوئے لوگوں کی مشکلات میں اور جس در دولت برحا ضرسا مکین کی صاحبات بر لاتے ہیں۔ اور شکلات ہیں گھرے ہوئے لوگوں کی مشکلات میں اور جس کو چاہیں جنت ہیں دفیل فریا تے ہیں۔

وہ اکاررسل کرام علیہم السلم بین حضرت آدم ، حضرت نوح ، حضرت ابراہیم ، حضرت موسی اور حضرت عیلی علیم السام کی طرف متوجر ہوں گئے۔

"ناکہ ان کی شفاعت کی ہولت اس مصیدیت سے نبیات حاصل کریں۔ گران مقربان بارگاہ خوا وندی ہیں سے

ہر مہلا بنی ورسول انہیں تھلیے کے توالے فر مائے گاا دراس کی بارگاہ ہیں حاصری کا اشارہ کرے گا۔ جب حضرت عبدلی وق

الڈ علیہ السم کی بارگاہ اقد سس ہیں حاضر ہوں گئے تودہ فر بائیں گئے ہیں توشفا عیت عظمیٰ کا اہل نہیں ہوں لہٰذا تم مجرر سول

الڈ علیہ السر علیہ وسلم سے دامن لطف وکرم سے جیٹ جا وجن سے پہلے اور چھلے ذنوب دبالفرض موں تو) بنخشنے کا اللہ تعالی نے اعلان فرمار کھا ہے۔ بی انہی رسمی تی برسب اہل محشر رحمۃ اللعالمين علیہ الصلوات والتسلیم کی بارگاہ و والا جاہ ہیں حاصر

اور وہ ہراضوص حق ہے۔ بی انہی میں رب العرف سے جہیں قدر سی میں حاضری کے لیے اجازت طلب کروں گا فورًا حربی اور میں ماضری کے لیے اجازت طلب کروں گا فورًا حربی باریا ہی کا اذن میں جا ہے گا جوں ہی ہیں ا بنے برور د گار حل وعلی کے دیوار ہے۔ ہم ور مہول گا جبین نیاز کوخاکِ الدورہ میرا نسی کا اذن میں جائے گا جوں ہی ہیں ا بنے برور د گار حل وعلی کے دیوار ہے۔ ہم ور مہول گا جبین نیاز کوخاکِ الدورہ میں اور کہ دورہ کی اور کی کی دیوار سے ہم ور مہول گا جبین نیاز کوخاکِ الدورہ میں اور کی دورہ وال گا جبین نیاز کوخاکِ الدورہ میں اور کہ دورہ ور اور کی گا جوں ہی ہیں ا بنے برور د گار حل وعلی کے دیوار سے بہرہ ور مہول گا جبین نیاز کوخاکِ الدورہ میں اور کی کی دورہ کی گا دورہ کی گا جوں ہی ہیں ا بنے برور د گار حل وعلی کے دیوار سے بہرہ ور مہول گا جبین نیاز کوخاکِ میں دورہ والے گا جوں ہی ہمیں ا

ا جب النزتوا سے میری جبین شوق کو اپنے حریم قدی میں سجدہ ریز دیکھنے گا) توفر احکم فرائے گا۔ یا مُحَد مَدُلُ اِ دُفَعُ دُاَّ سُکھَ۔ اسے سب صفات کمال کے وصوت کائل إنیاس از زمین نیاز سے بند کیمئے ۔ سَلُ تُعُطُ جو انگوتہ ہیں عطا کیا جائے گا۔ دَا شُفعُ تُشُنَعُ جس کی شفاعت کر وقبول کی جائے گی چنا نچر حسب الارشا ومی اپنے سرکو اٹھاؤں گا۔ اور کو جائے گا ور کی اسے رب کریم میری امرت بیدنگاہ کرم مہور اسے بیرور د گارمن ۔ میری امرت بیدنظ عنایت ہو تو النّر تعالیٰ کی طوف سے ارشاد ہوگا کہ د میں جو نیاں دروازہ سے جنت میں داخل کی طوف سے ارشاد ہوگا کہ د میں جو ایک اس میں داخل کی اس میں اس میں ایک اس میں داخل کی دورازہ سے جنت میں داخل کی دیا کہ دورازہ سے جنت میں داخل کی دورازہ سے جنت میں دورازہ سے دورازہ سے دیت میں دورازہ سے جنت میں دورازہ سے دیت میں دورازہ سے دیت میں دورازہ سے دیت میں دورازہ سے دیت کی دورازہ سے دیت کی دورازہ سے دیت میں دورازہ سے دیت کی دورازہ سے دورازہ سے دورازہ سے دیت کی دورازہ سے دیت کی دورازہ سے دورازہ کی دورازہ کی دورازہ دورازہ میں دورازہ کی دورازہ

اہل اسلام وامیان کے نزدیک برامر شہرت اور توانز کے ساتھ نابت ہے لہٰذاکس پر دلائل و براہین قائم کرنے کی چندال فرور بھی بہٰیں ہے۔

رسول اکرم صلی انشرعلیہ وسلم کا فرمان حب کو اٹم سیوطی نے جامع کبیر میں ابن سعد کے حوالہ سے نقل کیا اور ابن سعد نے مکر بن مبدالتہ سے بطور ارسال اس کونقل کیا ہے ، اس حقیقت سے پردہ خفا اٹھانے کے لیے کافی سے ۔

حَيَانِيْ خَيْرٌ لَكُمُ لُتَحَيِّ لَّهُ وَلَيْحَتَ مُ مَكُمُ فَإِذَا اَنَا مِثُ كَا لَتُ وَفَا فِي خَيْرًا لَكُمُ لَّعُرُضُ عَلَى اللهُ كَالِهُ كَا لَا اللهُ كَالِهُ وَإِنْ رَعَيِنُ شَعِرًا إِنْسَغُفُونِ لَكُمُ لَكُمُ لَكُمُ لَكُمُ لَعُلَا

ترجب، میری زندگی تمہا سے بیے جغروبہ ترہے تم مجھ سے گفتائی کرتے ہوا درا پہنے تفا ہدور طالب عن کرتے ہد اور (میری طرف سے) تمہیں ان کا جواب ویا جا اسے اور عقدہ کشائی کی جاتی ہے ۔ اوراگر میرا وصال ہوگی تو وہ بھی تمہا سے لیے موجب حمان ونقصان محق نہیں ہوگا بلکہ اسس ہیں ہی (ایک پہلوخیر و برکت کا موجود ہوگا) تمہا سے جملہ اعمال وافعال مجھ پر میش ہوتے رہیں گے ۔اگر نیکی اور جملائی دیکھوں گاتو السر تعاسلے کی حمد بجالاتوں گا اوراگر برائی اور مدعلی نظر پڑے گی تو تمہا سے لیے دعائے مغفرت و نخستش کروں گا۔

کے کامش ابن عبدالہادی کی کھوروی میں میری علی وفہم کا رفر ما ہوتی تو وہ سوچیا اور سمجتا کہ آخراس صدیث شفاعت کاکیامطلب ہے جی کوائم بخاری اورائم مسلم اور وسکرا کا برین محذّ میں وحفاظ حدیث نے نقل کیا ہے۔ کیا اس سے آپ کا سب خلائق کے لیے حاجت روا ہونا اور دردمندوں کے درد کا در مان ہونا اور ہے چاروں اور ہے سہاروں کے بیے چاوور شہارا ہونا تا بت نہیں ہوتا ؟ حدیث ہاک کے الفاظ ملا خطر ہوں اور شی کرمے علیدال اس کی ٹان رحمت وکرم۔

اناسيده الناس يوم القيامة وهل تدرون هم ذلك يجمع الله الا ولين والآخوس يوم القيامة في صعيد واحد يسمعهم الداعى وينفن هم البصور تدنو الشمس منهم ، فيبلخ الناس من النعرف المكرف مالا يطيقون ولا يحتملون تعريق مدون اكا بر الرسل عليهم الصلوة والسلام ليشفعوالهم آدم ونوحا وابراهيم ومرسى وعيلى فحصل واحديج لهم على من بعد ،

علی من بعد ہا، ترجمہ ، میں قیامت کے دن لوگول کامر دار ہول گا کی جا نتے بھی ہوکہ میری پرسیادت وقیادت کیسے ظاہر ہوگا۔

النَّدِ تَعَا لِئِے عَمَامِ مَحْلُونَ اول وَاحْرُكُوزَ مُدُو فَرَاكُمُ ایک ایسے ہموار میدان میں جمع فرمائے گاکر سرخص سبا ہل محرّ کو دیکھر سکے گا اور انہاں اپنی بات سناسکے گا سورج سب سکے قریب ہوجائے گا دوگرمی اور تمازت نیز

حاب و کتاب کی وہشت وہمیت سے) ہر شخص اس فدر عمروا ندوہ اور در دو کرب میں بتلا ہو جانے کا

جس كابرداشت كرنا ان كے بس سے باہر موگا دچنا نبچر اس بریشان سے فلاصی اور چینكارا عاصل كرنے كے بیے

میں تھڑے موجو دیے لہذا المنکی میں کوئی وصرصحت موجود نہیں ۔ الغرض است تحقیق سے واضح طور بر معلی ہوگیا کہ کما ب کا اصادم المنہی جیسے کہ معروف ہے خطاہ ہے کیونکہ ابن عبدالہادی ہواسی کا بر العادم المنہی جیسے کہ معروف ہے وہ اکا برعلماء میں سے جائے گیا ہ کو لف نے یہ بہندال پر ایسے لفظ کیوں کر محفی روسکتے ہیں تو سی خطا اس کی طرف سے نہیں ہے باکہ کما ہ کو نقل کرنے والوں نے لفل میں غلطی کھائی ہے ۔ اور در حقیقات مصنف نے اس کا نام درالصادم المبنی " رکھاتھا جیسے کہ شف النطون میں ہے۔ البتہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ابن عبدالہادی علم عدیث میں متبر عالم مونے کے با وجو دعلم عربیت اور لعنت میں ضعیف مولهٰ ذالم اس لفظ کے اطلاق میں اسی سے ہی میرخطا سرزو مونی اور علی النصوص جب کہ ایم سبکی کو دہ اپنا دھی تجھا ہے نواس کے رویں لفظ نکایت ہی زیادہ موزوں ہے جو طرب کاری سے معنی پروالات کونا ہے واگر حیب باب افعال اس کا متعمل میں تھالیکن اپنے ول کی آگئے تھا نے کے لیے قوا عدع میں کونظر انداز کروریا)۔

اور پر بھی علین ممکن ہے کہ وہ علی عربیہ ہیں مہارت نامہ رکھا ہولیکن الٹر تعالیے نے نام نجو بزکر نے وقت اس کے نوربھیرت کو فراست کو گل کرویا ، تاکہ اسم اور سمیٰ دونوں کی خطا ظامر ہوجا نے اور اس احتمال کی تاکید و تقویت اس امرسے ہوتی ہے کہ اس کا مسمیٰ بعنی نفس کتا ہیں باغر شعیں اور کی خطا ظامر ہوجا نے اور اس احتمال کی تاکید و تقویت اس امرسے ہوتی ہے کہ اس کا مسمیٰ بعنی نفس کتا ہیں بنوشیں اور مطا مورس کھا ناموں کتا ہے تا ہوگریں کھا ناموں کی خطا میں بنوش کھا نے سے زیادہ قبیج ہے وا ورجب اس کا علم وفن اس قبیج ترین خطا ہے اس کو نہیں بچا سکا تو اس میں اور کا درجہ کی علمی میں کیسے بچا تا ؟)

ے ان ورین کی سام وال سے بری و وجوں کی بیست الطنون کی اتباع میں اس کتاب کا نام "الصادم المبکی " بہرجال متعدد احتمال آپ کے سلمنے ہیں گرمیں نے کشف الطنون کی اتباع میں اس کتاب کا نام "الصادم المبلی " ہی اختیار کیا ہے اور مہی صواب وضیح ہے۔ والٹر سبحانہ وتعالے اعلم

تنسرمي قصل ا-

نمان أفندى آلوسى كى كتاب «جلاء العينين في عاكمة الاجمدين» برتبصره

ار انہ اس کی اُٹے کے مولف نے ابن تمییہ پرحق سے میلان کا فتو کی صا در کیا اور علامہ ابن تجربر بھوٹ اور بہتان کا علاء اُٹلا اور انہ اس کے ساتھ صندوعا دہیں بیشخص تعصب کی انتہائی حد تک جا بہنچا بالنحصوص علامہ ابن تجربیتنی کی - اور تقی الدین سبکی اور ان کے فرزند او جمند تاج الدین سبکی عرب کی سندید کا منطا ہرہ کیا اور ابن تیمیہ کی ان مسائل میں تا مید کی جن میں اس نے امت محرب کے اجماع واتفاق کو تا زار کیا اور ندیم ب وابد کیا بانی مبائی بن گیا۔ اسی وجہ سے مذاہب ادب میں اس نے امن مواس کو سندید گی کی نسکا ہ سے دکھا۔ نعمان آ فندی کی میکن سے ماتھ وہی سلوک دوا کے منے سب کتا ہوں سے زیادہ مزردساں اور لقصان وہ ہے لہذا ان برلازم ہے کہ اس کتا ہے ساتھ وہی سلوک دوا

م کالد اخترات العُقُول علی عِسلمِ فَسَاءَ اتَقُولُهُ النَّصَحَاءَ ؟
اورجب عقول وافهام علم ووانش اورفهم وفراست کے موتے ہوئے گرہی کا شکار سرجائیں تووہاں ناصح مشفق کیا کر سکتے ہیں اوران کا نصیحت کرناکس کا م اسکتا ہے ؟

اگریسبب نہیں تو آخرا ک حاریث صیح اور شہور کے ہوتے ہوئے جن کوانا کم بخاری وسلم اور دبیر تمام محدثین وغرہ نے صیح قرار دیا اور اس کی صحت پر آلفاق کیا اور جو کسی جم کسی الشرعایہ و ٹیٹ کے قار دیا اور اس کی صحت پر آلفاق کیا اور جو کسی جم کسی و پوٹ پر دنیاں جہ جائے کہ علماء و فضلا سے اس نشخص کواس حقیقت کے انکار کی کیونگر جرت ہو تی کہ نبی اکرم صلی الشرعایہ وسلم رنیج والم میں ببتالا توگوں کی پریشانیاں دور کرنے سے مہار سے بار ان الشر شفاعت فرائیں گے کیا اس دور کر کے جائے گا اس دور کو جائی کے گیا اس دور کہ کہ انہوں کے گیا اس دور کے دو کر ب اور رنیج والم موگا جس شفاعت اور شکل کشائی ہوگی جو مرضاں وعام کے لیا اور کیا اس شفاعت اور شکل کشائی ہوگا جو مرضاں وعام کے لیا موجب فرحت وشادمانی ہوگی اور مرائے کے درد کا دریان۔

اس حدیث شریعی ہیں بر تھریح مو جود ہے کہ النہ تعالیٰ جدیب باک علیہ افضل الصلوات کو فوائے گا کہ اپنی امت کی اس جاعت کو جنت کے دروازوں ہیں سے دائیں دروازہ سے داخل کریں جن پر حساب اور مواخذہ نہایں ہے اور وہ دومرے لوگوں کے ساتھ دومرے دروازوں سے داخل مونے کے استحقاق میں برابر کے شرکیے ہیں۔ کیا اس واضح ارش دخلوندی کو پڑھنے سننے کے بعد بھی کوئی ایسام لمان جس کی طویری ہیں رائی کے برابر بھی عقل موبیر شک کرسکتا ہے کہ نہی کوم علیہ السام جس کے بیام جانم ہیں داخل فرمائیں ج

میرے وہم و گمان میں بھی بربات نہ تھی کو نفصب و عنا دانسان کو باطل بریستی گی اس عاد کہ بھی لیے جاسکتا ہے ؟ شمھے اپنے خالتی حیات وزیست کی قسم نبی الانبیاء علیہ التحتہ دالثناء پر لولی جانے والی ایسی عبارات کو بعید سمجھنا خواہ وہ آپ کی ظاہری دیوی جات طیبہ کے لی اطسے ہول یا بعداز وصال حیات برزخبر کے لی اطسے عظیم تر حوان نصیبی اور قبیح ترین برنصیبی کی دلیل ہے اور بایں ہم میں اپنے لیے اور ایسے تخص کے لئے بارگاہ محمد بیت میں عفو و درگذر اور مغفرت و بخشش کے لئے دست بدعا ہول ہے شک وہ مالک احسان ہے ۔

"نبیب بنت بین ام ونشان بهیں من را در شکی اس کا نام الصارم المبلی مذکور ہے گریہ صبح بہیں ہے کیونکہ " اُنگیٰ "ماعی کتب تنت ہیں نام ونشان بہیں منا را در شکی اسم فاعل کا صبغہ تھی متعقق ہوسکتا ہے جب آئ کی رباعی ناہت ہو۔ جو کتب لعنت ہیں وارد ہے وہ مجروثلاثی نَگاءَ ہے اور کبھی لام کلمہ وارد سمز ، کو العن سے بدل کر مَنگی پڑھا جاتا ہے، محاورات عرب میں کہا جاتا ہے نَگا اُ تعیٰ قَدُّ وَنَگَا یَّہُ جَب کہ دِشُن کو گرفت ہیں سے لیا جائے اور اس کوسخت نقصان بہنچا یا جائے اور اَنگا اُ لعن کو یا اَنگا کہ متعل بہیں جیسے کہ قاموس، مصباح اور اسان العرب ادمیرے اس گمان کی تائید و تصدیق مولف نکور کی دوسری کتاب، خالیة الموا غطّ سے همی ہوئی ہے جواس نے جلا العیدین کے بعد ملی اس کے مطالعہ سے بتعلیائے کہ اس نے اپنی اس کتاب ہی تمامتہ علامران حجر کی کتابوں مشکّ صواعق اور دواجر وغیرہ سے استفادہ کیا ہے اور انہیں سے عبارات تقل کی ہمی اور ابن تیمیہ کی کتابوں سے بہت کم حوالہ جات درج کئے ہیں ۔ والشراعلم کم اس کی منیت اور ارادہ اس کتاب کی تابیعت سے کہا تھا ؟

مجے آلوسی کے اس افلام پرا عزاص نہیں ہے کہ ابن حج کے نقل کر دہ بعض اقوال کی نسبت ابن تیمیہ کی طرب صیح نہیں ہے۔ ادراس رصیح یا غیر صیح عبارات سے استدلال واستشہادھی تا بل اعتراض نہیں ہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ بعض امور کی نسبت اس کی طرف ورست نہ ہولہ زایہ تحقیق اگر حقائق پیشنسل ہو توسنے سن اقدام ہے کیکن مولف موصوف نے عرف ای قدر جا اب کو کافی نہیں مجھا بلکہ علی ممان حجر پر ایسے گندے الفاظ سے جرح وقدح کی ہے جو طلبعہ کے حق میں جسی استعال کرنا زیبا نہیں ہے جہ جانے کہ ائم دین ہی سے ایک عظیم اس کے حق میں جن کے علم اور تالیف کر رہ کتا ہوں سے صدیوں سے ایم واقوام اس مامیہ نفیع اندوز ہو رہی ہول ۔

اور بالكل مي كليا الدارا الم كي مولف وشفا والسقام "يرردوندرج اورطعن وسنيع مي اختيار كيا بي حتى كم اس نے کہیں جی ان کوانی یاشنے الاسل کے لفظ ولقب سے یا دنہیں کیا بلکی صرف سبکی یا فاضی سبکی کالفظ استعال کیا حالا تک وہ بلاٹک وارتیاب شیخ الاسم محلقب مے حقوار میں کیؤیکہ وہ شام کے قاحی القضا ہ تھے اور علماء اعلم کے اہم اور ال دورين شيخ الاسلام كالقب صرف قاصى القضاة كيرسا تفرهاص بوما تعالمبكهاس اصطلاح كى روسے ابن تيميشنج الاسلام كے لقب كا قطعًا حق وار نبين اگر صروع في حد ذائه اكا برشيون اسلام اورا مدا على مصب بلكشيخ الاسلام مونا تو دور کی بات ہے اس کا عقیدہ تھی محل نظر ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیے کے حق میں جہت کاعقیدہ رکھنے کے ساتھ مطعون ومتہم ہے اور مزيد برآن زيارت روضرا فوراورب يدالرس عليه السام كصافعات فائه وتوسل كوممنوع تقبران والى بدعت كامز يحب ہے۔جب کرانم سبکی بالاتفاق المرابل السنة والجاعت سے سے اورائمراسلام میں سے بزرگ ترین شخصیت -اوران کے فرزند ارجند علامہ ناج الدین سکی بھی بالاتفاق علماء اعلام کے نزدیک امم ابن امم ہیں۔ مدمعلوم نعمان آفندی کوکس جیزنے ان دو أول حصرات كے ساتھ الم ہن حجر كى طرح براسلوك روا ركھنے بر مجبوركيا ۔ اورا بن تيميدكى طرف اسس رغبت و روى ان رربالكيخنة كيا جبب كرحقيقي صورت حال وه سب جوآب ملاحظد كريك كيا اس سے آب بني نتيجه اخذ كريں كھے كه نعان اُندی اہل اسنت سے سے بخبرا سرگر نہیں باکہ وہ اہل بدعت سے ہے۔ اور ارشاد نبوی سے مطابق جونکہ عالم ارواح میں روھیں مختلف گروہوں اور جماعتوں میں منقسم میں النز امعلوم سواسے کہ افیادی کی روح بھی ابن تیمیہ والی جاعب سے سے اسی لیے دوسرے اعمرا علام کے ساتھ اس کوالغنت وسوائست حاصل بہیں ہوسکتی ۔ حالانکرابن تیمیہ کے سرعکس میرا کا ہمہین لمت ای کے حدامجد اہم رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم قرکر ہم میں سا را زور مبان حرف کررہے ہیں مگر بھی بھی ان کا

ر کھیں جرسٹوک دیگرانسی کتابول سے ساتھ روار کھتے ہیں جن کو اپنے مذہب وسلک سے مخالف ہمجھتے ہیں۔اوراپنے مثارب کو کلار کرنے والی بینی اسس سے کمل اعراض اور روگروانی بروٹے کا رائا ہیں اوراس کے کسی حصر کا مطالع تھی نہ کریں تاکہ اس ہیں مندرج شکوک وشیبہات ال کیے بقین واپیان کو مترلزل نہ کریں۔ اورامور دین ہیں خلل انداز بنہوں۔

نعمان آلوسی کے متعلق علامہ نہانی کی جیرانی

بیں بخدا اس شخص کے معاملہ ہیں سخت جرانی کا شکار موں۔ اگر لیں بیر کہتا ہوں کہ گاب ہیں جو کچے مندرج ہے وہ واتعی
اس کا عقیدہ ہے تواس دعویٰ ہیں سرا بیعلم وع فان مانع ومعارض ہوا ہے کہ وہ تفی المذہب ہے اوراس کا تعلق بندا وثر لین
کے ایک ایسے علمی گرا نے اور معاوات فانوا دسے سے ہے جو سارے کے سامے اہل السنة والبحاعت ہیں اور جو کچواس
نے دلاکل و شواہداس کی ہیں مرج کر کے ان کے ذریعے ابن تیمیہ کی لفزشات کی تا نید و تقویت کی ہے اور جو انداز والوب
اختیار کیا ہے وہ صرف و ابسیر کا طرز وطراتی ہے۔ مذاحیات کا اور بذاکس کے آباء واجوا و سا وات شافعہ کا ۔ اور اگر بیر کہتا
ہوں کہ بیراس کا مذموب نہیں ہے اور مذکولتی ہے ۔ مذاحیات کا اور بذاکس کے آباء واجوا و سا دات شافعہ کا ہو تا ہی شہرہ آگا فاق
و بابی صاحب تصانیف شہورہ کی خاطر و مدارات کے لیے رجایا ہے آوا سے شخص کے حق میں بیرات بھی زیبا نہیں ہے اگر جو
اس کی صدیق صن و بابی کے ساتھ خطور کیا ہت اور علام العیدین کے ابتدار میں ورج مکتوبات و مراسلات سے ظاہر میں ہوگا

ادر آئم سلمین برزبان درازی کاجن کی علمی علالت ستم ہے صلرا در برلم اس کے لیے بس سی ہے۔ کرد ہا بیری رضا اور نظرعنایت حاصل ہوگئ فیا ملحندان والحوال کیتی بچی ہے جس کو فروخت کیا اور کئنی بڑی چیز خرید کرلی پر نفع بھی اس کے لئے سب نقصا نوں سے بدتر ہے جس میں اس نے سب اطاف واکنا و ناکما مے اہل اسسام کی وشمنی مول کے لئے سے ر

نعمان افندى كالبنع بإب ماحب روح المعانى كيسا كفاز باسكوك

اے کا ش میری سجھ اس کونصیب ہوتی تو میرا پہنے لئے اور اپنے باپ کے لئے جہورا مست محدید اور مردور کے ائمہ و علاء اور عوام اہل اس ام کے شفق علیہ مذہ ب و مسلک بعنی زیارت واستغانہ کے جواز کی مخالفت کوقطعًا پہند نہ کرتا جوسب است کے نزدیک لیے امور سے سے جہا بداصتہ علیم ومعروف ہیں اور دین کا حصر ہیں ۔ حالانکہ حق توریخ تھا کہ مالا نویہ مونے کی نسبت و ناملے سے ایسے امور کو وہ خود نابت کرتا جونبی اکرم صلی الٹر علیہ وسلم کی تعظیم و نکویم کے لئے واجب ولازم ہیں نہ کہ تا بت کرنے والوں کی مخالفت بریکر اب یہ موجا با۔

ابن تیمید، طاکفہ وہابیداوران کے مہنواؤں نے مذہب حق سے شذوذوانخراف کرتے ہوئے ہوگی کہاہے وہ قطعًا قابل اعتبار والثقات نہیں ہے۔ اور نہ اُن کے اوہام وخیالات کی پیلاوار لینی موہوم اور خیالی اسباب و وجو وہمنوعیت کی اعتبار والثقات نہیں ہے۔ اور نہ اُن کے اوہام وخیالات کی پیلاوار لینی موہوم اور خیالی اسباب و وجو وہمنوعیت کی تعمی کوئی وجہ اعتبار موسی ہے کہ وفعہ اور استفالہ کے دہن میں بھی نہیں کھٹکتے جہ جائے کہ فضالہ وائم دین کے اوہان میں اس قسم کے فاسد خیالات جاگریں ہوں اور حید جائے کہ اس سے بڑھ کر اور سبا وفرار کے ان حفرات کے حق میں اُلومیت وغیرہ کے اعتقاد کا تعلیان ان کے اور ایس کو میں موجہ کی بدعات میں ہراس شخص کو بارگا ہو رسالت مائب علیہ افضل الصلوات میں کھلی ہے اوبی نظر اور وی اور ایسان و فراست سے منورا ور روشن ہے ۔ اور ایسی اساءت و بے اوبی کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے اقراب کی کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے اور ایسی اساءت و بے اوبی کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے

بھی پ ندہہیں کرنا چہ جائے کہ اپنے اور اپنے ہاپ کے لیے لیند کرے ۔

نعان آفندی نے بنی ا اپنے باپ کو بھی دکھ دیا اور نافر مانی سے کام لیا حب کہ اس کی تفسیر میں متنفرق مقامات ہر ہوجو دائیں نقول کو کیے کر دیا اور جو لوگ ان سے ہے جرنھے ان کو بھی باخبر کر دیا اور اس پر فنجو ومبا ہات کا اظہار کرنے مہدئے صدیق حن وہا ہی اور اس کی جماعت کے سامنے بہ ثابت کر دیا کہ صرف ہیں ہمی نہیں میرا باہ بھی ان کے مذہب می مشرب پر تھا۔ اس وجہ سے میں نے مکم کرمہ سے بعض علما موکوم سے اس کے ،اور اس کے باب علامہ آلوسی کے حق میں ایس سے کہاں نواز کا فران کو ہما اس کے باب علامہ آلوسی کے حق میں ایس سے کہاں نواز کو اور حجار اہل اس کا کو عفود مغفرت نصیب فرطنے اور لطف واحمال سے کام لیتے ہوئے ہم سب سے درگذر فرائے اور وہ اس کا اہل ہے۔ مغفرت نصیب فرطنے اور لوہ اس کا اہل ہے۔

ساتھ دینے کی بجانے ابن تیمیہ کی طون مائل ہے جو تعظیم نبوی کے فلاٹ قدم اٹھار ہا ہے لیکن سے ہے مثر و نسب صب مجھی علم وادب سے تبغنی نہایں کرسکتا ہے

اگراس رسوائے زمانہ کتاب کی تالیف سے اس کو کوئی نفع پہنچا اور عوض حاصل ہوا تو وہ صدیق حس بھو پالی دہا ہی اور اس کی جماعت کی رصا مندی ہے۔ اس کتا ہے وہم و اس کی جماعت کی رصا مندی ہے۔ اس کتا ہے وہم و کتا اس کی جماعت وہا بیہ جس مدعت شنیعہ برہے اور زیارت کی اس میں اس دجل وفریب کوراسنے کو نیز ابن تیمیہ اور اس کی جماعت وہا بیہ جس مدعت شنیعہ برہے اور زیارت کی انہوں سنے جو طریقہ اختیار کیا ہے اس کو برحق ثابت کمرنے کا قرانور ، توسل واست مانہ و کرجتی ثابت کمرنے کا

ادر مختفرالروض به بهي ان كي فقهي كما بهي حواس وقت ميرے ذهن بي باي -اسس كے علاد، علم حديث اور ديگر علوم بي مجل ان كي متعدوتصان بي مجل بي جوا بلي علم كے نزديك قبوليت تا مركا مثر ف حاصل كر حكى بي .. اورسب وگ علمى فوا مدكے حصول كے سنے ان كي طوف ول وجان سے را غب بي ان بي سے جي اکثر مطول اور طویل ترین بي - مثلاً مثرح مشكواة المصابيح! نزواج عن اقراف الكي بر الكي متاب الفول والزندفة ماسن المطالب في صلة الا فارب منترح الثما من وقت نشرح الديبين الدويد - الا علام بقواطع الاس من كف الرجاع عن الات السماع - الايضاح والبيان بما في ليام الرغائب والنصف من شعبان اور اس كے علادہ بھى كافى تا ليفات بي جواس وقت ذہن ميں نہيں بي -

النرف بیرتام کا بین ابی علی وفن کے نزدیکے جینی متاع ہیں اور ان کے حاصل کو نیسی ان کو قلبی رغیب ہے اور تمام ملا ہب کے علماء محققین ان پراعتما دکر تے ہیں اور غالباً کوئی محتبہ ان کا بوں سے علماء محققین ان پراعتما دکر تے ہیں اور غالباً کوئی محتبہ ان کا بوں سے علم ان ہوگا۔ وہ کتنی ہی جبیل النتان کتا ہیں ہیں جن کے ساتھ علامہ موصوب نے دین قدیم کی خدرست کی اور اہل اس موسوب ہوئیا یا۔ سمار سے جہان ہیں معروف و مشہور ہیں اور سے علم کا الفاق ہے کہ بیان اتمام علم کا الفاق ہے کہ بیان اتمام علم کا سے میار سے اہل علم کا الفاق ہے کہ بیان اتمام علم سے جواس کی علمی جلالت اور دینی نقابہت اور است کے عمو می اعتماد و و تو نق کا معنان کا سے سے میں سے سے ایس کی تقابہت اور است کے عمو می اعتماد و و تو نق کی میں اس کی سے سے سے سے سے موسوب کیا ہے جواس کی علمی جلالت اور دیمی نقابہت اور است کے عمو می اعتماد و و تو نق

الم ابن حجر كاصوفيا ركوام سے حسن اعتقاد

ابن تیمید جی انمدات ام میں سے ایک ام ہے اور دہ اپنے دور میں علم وعمل اور دین کے اندر صلاب دینی میں اتبیازی تقام رکھا تھا۔ اسے حق گرن اور اشاعت حق سے کسی طامت کرنے والے کی طامت، روک نہیں سکتی تھی خواہ وہ اس فی الوافع جی حق ہوتا وہ اسس بہنختی سے کاربند ہو احتی کم اسس کوجمہورا میت کی مخالفت، اور

ام ابن مجر کی اور ابن تیمید کے درمیان فرق

بہ کا کہ آفندی صاحب نے اپنی اس کتا ہے ہیں اہل السنت ادر ان کے مذہب وسلک پر ادر بالخصوص الم سمجی ان کے فرند دل بندا در علام اس مح مہنواؤں ان کے فرند دل بندا در علام اس مح مہنواؤں کی محض ہے جا مدح سرائی کی ادر اسس مح مہنواؤں کی محض ہے جا مدح سرائی کی ادر انعمارے وعنا دسے کام لیا ابندا ہیں نے مناسب سمجا کہ علام ابن حجر اور ابن تیمید کے ورمیان فرق کو واضح کر دول تاکہ سرخص پر روز روشن کی طرح عیان موجلے کہ اس نے ابن جمید کی تعربیت و توصیف اور تائی وقص لیت کہ اس نے ابن جمید کی تعربیت و توصیف اور تائی وقص لیت کہ اس میں اس کے کیا طرز عمل اختیار کیا ہے۔

ذراتهمیداً پہلنے اس اسر کو ذہن شین کولیں کہ مذاہب اربعہ میں سے کئی مذہب پر کاربند لوگ ہی اپنے علماء مذہب کے
اتحال سے اجھی طرح واقعت اوربانجر پوسکتے ہیں کیونکہ وہ ان کے اقوال کی اجھی طرح جھان بین کرنے ہی ان کے احوال بحائ ہو کہ الات با نقائض وغیرہ سے اسکانی حذاک نقاب کشائی کرتے ہیں اورافلافٹ اپنے اسلائ سے ان امور کونقل کرتے ہیں
الکران کا صبحے مقاسم معلوم ہونے کے بعد مذہب میں ان کے قول کوسند و دلیل بنائمیں با اس کوم دو داور نا قابی اعتبار طعہرائمیں
اس براحتماد کریں یا غیرہ نے اور نا قابی استناد قرار دیں ۔ اس تمہید کو ذہن شین کریدنے کے بعد سم ان دو نوں علی تحصیتوں ہے۔
انکران کا منہ کے ایک بیان اس براحتماد کریں یا غیرہ نا بی استناد قرار دیں ۔ اس تمہید کو ذہن شین کریدنے کے بعد سم ان دو نوں علی تحصیتوں ہے۔
انکران کا منہ کا دوران میں استناد قرار دیں ۔ اس تمہید کو ذہن شین کریدنے کے بعد سم ان دو نوں علی تحصیتوں ہے۔
انکران کا منہ کا دوران میں ان دوران میں اس میں ان دونوں علی تحصیتوں ہے۔

توسم الحدثی الم رعلامدان کام مربید اور می ار نظر نہیں آ تا کہ ابن مجر ندمیب شاخی میں ایسے الم جلیل میں کہ موائے علامتہ میں دوسرا کو ٹی الم رعل کے دوسرا کو ٹی الم رعل کے دوسرا کو ٹی الم رعلی مربید اور میں مربیل اس میں موجوعی میں علیاء شاخیہ کا باہم انتقال من ہوجا ہے جس تھم میں دونوں کا آنفاق ہوجائے توقام علماء شاخیہ کے نزویک علی الاطلاق اس تھم مرجمل واعتقاد واجب ولازم ہوجا باہم تو میں ہوجا ہے تو میں ہوجا ہے تو میں اور میرا تنا واضح سے کہ کوئی شخص اس کا نہ تو انکار کرسکتا ہے اور نہ اس کی خوالفت جم علماء کی بات نہیں کرتے دہ تو تو عالم تھی ہوے جاہل تھی اس حقیقت کا اعتزان کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔

علامه ابن حجر كى مختلف علوم وفنون من البعث كرده كتب كابب ان

ان کی علوم فقہیر سے متعلق الیفات و تصنیفات ہی وقت تالیف سے لے کرا ہے کہ ذہب شا نعی کا سہارا ہیں اور قیمت سے کرا ہے کہ ذہب شا نعی کا سہارا ہیں اور قیمت سراہی سراہی کے نزوی کے تقول ہی وہ فی فقہا وافر مقدار ہیں ہیں اور ان کی ساری حشود نوا مذہب کی صورت ہیں ہے جن ہیں سے سرکتا ب متعدد علدوں میں وستیاب ہے مثلاً مثر العباب تیحفۃ المختاج مثر ح المنہاج والا داوشرح الارشاد جس کا اختصاد کر کے فتح الجواد نام رکھا اور اس پر صاف میں منا مثلاً مثر ح الحضر میں دوجلدوں میں وستیاب ہے مات یہ تحریر فرط یا بھیل کتا ہے و وجلدوں میں دستیاب ہے ۔ فتادی کمری یشرح الحضر میں دعا شیر مناسک نودی مختفرالمناسک حالت یہ تحریر فرط یا بھیل کتاب و وجلدوں میں دستیاب ہے ۔ فتادی کمری یشرح الحضر میں دو الدول میں دستیاب ہے ۔ فتادی کمری یشرح الحضر میں دعا شیر مناسک نودی مختفرالمناسک

ابن نيميير كي جينام مودف كتالول كابيان

ابن تیمیہ کی بن کتا بوں کو میں دیکھ سکا-ان ہیں سے ایک «البجاب الصیح فی الروعلی من بدل وین المسیح ، ہے جو جار طبرو میں جے اور عجب ولائل ونکات پر ششمل ہے اس موضوع پر اس کی مانند کوئی کتاب نہیں ہے لئے اس کا اختصار صروری ارا دار قبر جر مسائل سے خالی نہیں علاوہ ازیں بہت طویل ہے لہٰذات نے مطلوبہ حاصل کمر نے کے لئے اس کا اختصار صروری ہے میں نے اپنی کتاب «جمت الدّر علی العالمین ، میں اس کے مجھ اقتبا سات دینے میں جوسید نامحد سیالسا وات علیہ افضل العلوات کی نبوت وربسالیت کے اثبات سے تعلق رکھتے ہیں ۔

ابنی دنول بین اس کی ایک دومری کتاب رمنهاج النته نیورطبع سے آراب ندموئی ہے جوروافض سے دو

یں ہے۔

اور المعقول والمنقول " اور الفرقان نامی کتب کا ذکر گذر دیکا ہے اور ان پر بحث جمی ہو کی ہے بہر حال اس کی حسنا

سیّات کی نبیت کا بی ندا مَد ہی اور الشر تعلے کا ارشاد ہے " بات الحکسنا ہے یُنڈ ہے بنت السیّیٹات " بے شک نیکیاں

برائیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ اور منیک بخت وہی ہے جس کی برائیاں شمار کی جائیں اور ان کی لغرشات کا احاط کیا جائے۔

وَمِنْ نَدُوا الّٰ اِن کُونَا اللّٰ اللّٰ کُلُونِ کُلُ

اگرفقاہت کے لیاظ سے علماء حنا بلہ ہیں اس کا مقام دیکھا جائے تواس کو وہ درجہ فطعاً حاصل نہیں جوعلامہ اب حجر کواپنے علماء لذہ ہب کے خلاف کو فی فیصلہ یا فقوی حادر کرسے نوخا بلہ نہ اس کے خلاف کو درخورات اور نہ ہی اس کی ترجیحات اور غمار و برخوہ کو درخوراعت اسم بنا ہے میں اور نہ ہی اس کی ترجیحات اور غمار و بوجہ کو درخوراعت اسم بنا ہیں۔ بلکہ اس کے بہت سے اقوال ہذہ ہا اس کے بہت سے کہ مصادم نہیں بلکہ اعجاع است کے خلاف کرے بنا ہے کہ اور میں بیت سے کہ مصادم نہیں بلکہ اعجاع است کے خلاف ہے کہ و درخورائی کو درخورائی کو درخورائی اور بیت سے متائل ہیں جن میں اس نے ایم احمد کے بدہ ہا ہے اور ندیم ہے کہ مختلف کو کہتے ہے انہوں کی بہت سے سائل ہیں جن ہیں اس نے ایم احمد کے بدہ ہا ہے اور ندیم ہے کہ مختلے کی محتا ہے کہ اور ندیم ہے کہ مختلف کی ہے۔ چنا نبیجہ علماء حالم ہے بالعم اور علامہ جا فظ ابن رجب نے بالحضوص اس کا روکیا۔

العاصل حنا بلم با وحود اسس کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم کرنے کے فقیس اسس کی لائے اور ترجیح واختیار کو فابل عنبار د اعتداد نہیں سمجھتے - اور جن اقوال میں اس نے آئمہ مذہب کی مخالفت کی اور راہ سلاد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لاہ اجتہاد اینے اختراعی بدعات کی وصبہ سے مہت کچھ ا ہانتوں اورا ذبیوں کا سامنا کرنا پڑ اجی میں اسس نے اہل حق کے ملک و مذہب سے شاذو ذوا تحراف اختیار کیا۔ اور بار ہافیدو بندکی صوبتیں برواشت کرنا پڑیں حتی کہ قیدکی حالت ہیں ہی دار فافی سے کوچ کیا گرجن بدعات کوحق سمجھا تھا ان سے بازنہ آیا اور فطعًا رجوع نرکیا۔

ریشخص بھی اکا برسفانط داریٹ ہیں سے تھا۔ علوم دینیہ ہیں اسس کی بہت سی تالیفات بعض طویل تزہیں اور لعض مختفر
اور بہت کم کوئی مصنف ہوگا جس کو ایسی نصنیفات کی توفیق نصیب ہوئی ہو۔ لیکن الٹر تعالے نے اس کے علم اور کتب کے ساتھ اہل عالم کو اس طرح کا فائدہ نہ بہنچا یا جس طرح کہ ابن حجرکی کتابوں سے ۔ کیونکہ اسس کی کتابیں کتر التعداد اور نفیس ترین مونے کے جا وجود گوٹ یہ اہل و نعطل ہیں رہیں نہم ہور علما روغیرہ نے ان کی طرف توجہ دی اور نہ ہی ان کو شرف پار پر لئی مختاجس میں کارٹ موائی ہوگئیں اور اب صرف فلیل ترین تعداد لوگول ہیں سوجود سے ۔

اور سیام سرایک کومعالی ہے کہ سب تھے صون انٹر تعالیے کی طرف سے ہے جو وحداً انٹریک لئے ہے۔ ای نے اپنی قدرت کا طرسے ابن جو کے علم اور کتب کونٹر فر مایا اور عام کیا اور تمام بادا سام میں خاص وعام کو ان سے نفع مند کیا۔ اور اسی نے ہی کہ کہی وقت یا اسی نے ہی ابن تھید کی کنا بول سے لوگول کی توجہ ہا دی حتی کہ اور نظیل و نا در بہی رہ گئیں۔ اور بہت ہی کہ کسی وقت یا مملوکہ کتب ہی نظر بڑتی ہیں یا وراگر کہیں کوئی گئاب ملے گی تھی تو ماقص اور ادھوری ہوگی یا دیما سے خوروہ وہ ہوگی ۔ اور اق بوسیدہ بو سے مول کے اور اس مالت تک بہنچ بھی ہوگی کہ اس سے نفع اس ماشکل ہوگا جا لا نکہ اسس کی سارسی کتا ہی علمی بالیہ کے نماظ سے بہت بلند ہیں اور اپنے مولونے اکا برا نمہ اس سے مونے کا پتہ دیتی ہیں۔ البتہ کوئی کتا ہے جی ان مسائل کے نمائی بہتیں ہوگی جن میں تولف نے ذاہم سے ملیان کی مخالف کی ہے اور علی میں مولوں کا فرکہ ہمر دیں سے خارج المحموس اولیا موار فیبن کو ہوٹ تنفید نہ مثلیا ہو مثلاً مینے کا کبر سے دی تاری میں الدین رضی النہ عد ترکوئو کا فرکہ ہمر دیں سے خارج الدین رضی النہ عد ترکوئو کا فرکہ ہمر دین سے خارج الدین رضی النہ عد ترکوئو کا فرکہ ہمر دین سے خارج الدین رضی النہ عد ترکوئو کا فرکہ ہمر دین سے خارج اللہ میں دیا۔

قالانکہ جہوراست کاان کے منطان العارفین اور اکا براولیا مرکا ملین ہیں سے ہونے پراتفائی ہے۔ میراگان بلکہ یعنی یہ ہے کہ وائن کے میراگان بلکہ یعنی یہ ہے کہ لوگوں کے ابن تیمیہ کے علم اور اس کی کتابوں سے نفع اندوز نہ ہونے کی صرف اور مرف بہی جے کہ اس لئے تمام رعلی جلالت کے باوجود ایک تو بعض مسائل میں شذوز سے کام لیا دوسرا ان اکا برا ولیا وکو بدت منقیداور مورفعن وشنع قرار دیا ۔

ابن تيميير کي کتابول کي تمثيل عجيب

میرے نز دیک ابن تیمیہ کی کٹا بول کی مثال پول ہے بیسے جوام نفیسہ سے بھر نورِ خزائن پرزم کیے سائپ ہم معواد مول جہال علمیٰ نکات جوام فریدہ ہیں وہاں بدعات و مخالفت امت کے زم کیے سائپ بھی نفع اندوزی کے لئے سازہ ہیں۔ اد

ابن تبميه كي نقل فابل اعتبارتها

لیکن ان کے برعکس مذاہب ٹلانہ کے بعض اکا برائمہ نے ابن تیمیہ کی صحت نقل پڑھی طعن وشنیع کی ہے جیسے کہ اس کے عقل ونہم کو محل نقید نہایا ہے (اورایک عالم کے لیے اس سے بڑھ کر سے اعتباری کیا ہوگی کہ اس کو نہ کا مل انتقال سلیم کی جانے اور نہی اسس کے دیگر تب سے نقل کئے موتے حالہ جان کو درست نسیعم کیا جائے) اسس موضوع بیکمل مجت با

ابن نیمیب کی لغرنشات و برعات میں بعض علماء کی موافقت قابل اعتمانها به

جب يذابت برجيكاكم مزامب اربعه كم جمهور علماء كاأس كى مخالفت اورلغز شات برموا خذه لي الفات ب توجلالعينين کے تواعت انعال افندی کا ابن تمیم کی لغزشات کورحی است کرنے کے لیے بعض علماء کا کلام بطور شہادت وسندیش کرنا بن سے کھاس کے الی مرسب میں اور کھ دوسرے مذاہب کے خواین اور یا ایسے اوگ میں جو بذات خود اجتہا دیے دوملا بن اورعلما مرورا سبیر کی مان کسی مذمب مخصوص سے بابن نہیں ہی تو یہ آفندی صاحب کو قطعًا سورمند نہیں ہے کیو کا خطار کو خطام کے ماتھ لانے سے خطاء صواب نہیں بن جاتی - اور باطل باطل کے ساتھ لی جانے سے حق نہیں بن جا یا اور کسی خطا کار کی خطاہر ددوانكاركے ليے يدكو في تغرط نهاي ہے كراكس خطا رزال مي كرفي عبي اكس كام منوا نرمو - بلكرجب كوجي شخص واضح حتى وصلا ک منابزت و مخالفت کرے ۔ اور داضح راہ صواب سے ردگر دانی کرے تولا محالہ خطا کار ہو گاجس طرح کر ابن تھیہ نے چند سائل علوم میں ہی روشس اختیار کی اور جن لوگوں نے ال سائل میں اس کی موافقت کی ہے وہ جی سرحال خطا کار مہی ۔ دلائل وبرابهن کی قوت سے قطع نظر صرف ابن تیمید کے موافقین اور مفاتین کوساسنے رکھ کران امور میں حق و باطل اور خطا وصواب كا ادراك كرنا جام وتوهى ابن نميه كاخطاء وبالل برمونا داضح موجائے كاكيونكم بزاروں محالفين كے مقابل صرف ایک اُدھ موافق تہیں نظراً نے گا۔اور وہ موافق بھی ایسے نہیں ہوں گے کران سے ابن تیمیہ کو تقویت حاصل مو گی ملکاس كى دافقت كى دهرسے جہورا بل اسلم كے نزوبك وہ خود نا قابل اغتبار واعتداد بن جائيں كے - اور فقط اس فدر علم كه فلال عالم ابنٹمبیری جاعت سے نعلق رکھنا سے یا ان مسائل میں اسس کے ساتھ موافق سے اس شخص کوا مت محدیہ کھے نز دیک گمنا حی الاسے اعتمادی کی اتھاہ گرائی میں گرالیے کے لیے کا فی سے نتواہ وہ بذات خود علم درائس میں ارفع واعلیٰ مقام بر بھی فائز کیوں ان السن شہرت کے بعد ہوگ اس کے علم سے بہت کم متعذبہ ہوں گئے ۔ اور اس کی کنا بوں سے بعبی نفرت کرنے لکس کے لرا بن تیمیه کی ان مسائل معادمرا در آرار مذمور مین نفرت وا مداد کی دجر سے ان کی گنا بدل میں مندرج حمله علمی مباحث شک رشبه

کوافتیار کیا ہے ان سب اقوال کو نظر انداز کر دیتے ہیں (اور جب اپنے اہل مذہب کے نزویک اس کا بیر حال ہے تو دوہر ال اہل مذہب ہے نزویک اسس کا کیا اعتبار ہوگا) کیوناتھ ہیلے معلق کر چلے ہوکہ کسی مذہب کے عالم کو صبح طور پر اس کے عالم دفتین اور فائز هوف دہی دیکھتے ہیں۔ اہذا جب اپنے اہل مزہب می علماء مذہب ہی جا شخ ہیں کیونا تھ اس کے احوال واقوال کو بنظر دفتین اور فائز هوف دہی دیکھتے ہیں۔ اہذا جب اپنے اہل میں اس کی افزوت سے گریز نہیں کیا تو دوہر سے کھیے معاف کرنے چنا نجہ انہوں نے جی مختلف مسائل میں اس کی افزوت کے گریز نہیں گیا تو دوہر سے کھیے معاف کرنے جا بی اس کی افزوت کو تعلیم دنہ تروع کر کا مواخذہ کیا اور عوام اہل اس کے کو اسس سے متنفر کیا تا کہ کہیں قابل اعتراض مسائل ہیں اسس کی افزوت کی کے مذہب ومماک کے مذہب ومماک کے مذہب ومماک کے دہر میں اس نے جہور ائر دو ان کار کا اختراع کیا ہے ۔

لیکن اس کے برعکس غلامها بن حجر کواپنے اہل مذہب اورویگر مذاہب کے علما روائمہ کے نزویک ورحداقل کا اعتبار واعتلاد حاصل سے ادر کسی نے جی اس کوضلالت و گرہی یا بدعت اختراعیه کی طرف منسوب بنیں کیا اور ند اس نے کسی بدعت كى طرف لوگول كو دعوت دى جيے كما بن تيميہ سے بيرس كات سرز د مونا سرايك كومولوم ہے بيم كيف ابن حجر ايا امام ہے ہوسلف صالحین اور ائتہ وین کی سرت بر کار بند ہے برکہ مبتدع ومنوف ہے جیب یہ حقیقت صحیفہ خاطر بلقش ہو علی تودوبير كے اجالے سے مى زيادہ واضح ہوگيا اور سرالفات بيند پرروزوشن سے جي زياره عيال ہوگيا كر علامدان جم بنبدت ابن تميرك وين بن قدر وقيمت كے لى فرے احل واعلى اور علماء كے درسان مذكرہ كے لى فاسے احن مي اور جمهور اہل اسل کے نزویک ابن تیمیر کی نبیت عظیم زین فخر وحیا ہات کا موجب ہیں - اورس است کے لیے علم دوائت ہیں اس سے زیا وہ نافع ہیں اور شریعیت مطہرہ کے فہم وا دراک ہیں زیادہ صبیح سوچ اورما شب ملئے کے مالک ہن نیزوین اسلام کے حقائق ہیں زیادہ ماہر اور واقف ہیں۔ بعات سے بہت دور ادرسب الل اسلام کے نزدیک فابل و توق واعتماد ہیں۔ جب سی مسئل انکا باہم اختلاف ہو تو بلاشک وسٹ بدا بن جرکوا بن تھیے برسیقت طاصل ہے اور ہدایت کے طلب گار کے لئے لازم ہے کہ بجائے ابن تیمید کے علامدان جحر کی اتباع کرے کونکر ابن تیمید کی شخصیت محل انقلات ہے جب کر ابن مجر کی حیثیت اختلات دشقاق سے بعیدہے اوراگر ابن حجر کی ذاتی خصوصیات سے عرب نظر بھی کرلیں ہواس کے فابل اتباع د اقتدار مونے برواضح ولیل ہیں تو بھی سب امت کا بالانفاق ان کو اہم بدی تسلیم کرنا ہی اُن کی افتدار وا تباع کو لازم کرتا ہے۔ اورما سے اس بیان کئے موسے فرق کواچی طرح سمجھ لینے کے بعد کوئی تحص اگر این نجرکی مخالفت بر کرسے نہ ہے تو وہ نعصب جیت جالمیر کا تنکارہے (اور ضدوعنا دنا قابی علاج مرض ہے)

نیزداس نقی الدین سبکی ادرام ماج الدین سبکی بھی ابن جحری طرح متفق علیشخصیات بیس سے بس بیم نے کھی کسی شخص کی نسان سے ابن حجریا دیگر دونول انمیر کے حق بیں صحبیت نقل وغیرہ سے متعلق کوئی اعتراض نہیں سنا۔ انٹروش ساری امت طرح ان کے دفور علم اور تحقیق و تدفیق میں تیقق ہے اس کول توثیق پر بھی متفق ہے۔

بلكم اغلب ميى بحكر جننے لوگ ابن تيميہ محے ساتھ موافقت كرنے والے ہي وہ سارہے اسى كى طرح اجتها دمے دوريار بی ا درسائل شرعیه بی ابنی انفرادی آرا رکو دخل و ین والے بی رنو دراه صواب سے علیحد کی اختیار کرنے والے بی اور دوسرول كوهى صراط متنقيم سے دور سے جانے والے ہي اور سب سے احکام ديني تجور المماك كى مخالفت كرنے والے ہیں کیونکہ ان کواسس فارر دفائن شریعت کافہم واوراک صاصل نہیں تھاجس فارر اکابر ائتم مجتہدین کوجاصل تھا لہٰذا انہوں نے اُن احکام س غلطی کھائی اور تخلیط وللبیس کاشکار ہوئے اور بعض سائل میں تبورو بیبا کی سے کام لیاحتی کہ خلوق کی نگاہ اعتبار ے گرکتے -اور وہ سارے کے سارے یا ندس صنبی سے منحوث ہی اور وہا سیم ہی اور یا ان کے جمنوا وہم شرب - لہذالیے الوگول کی این تمیہ کے ساتھ موافقت ابن تمیہ کے لئے جنال مفید نہیں ہے اور خود ان کے لیے سخت عزر رسال ہے ابن تمیہ کے لئے کسی بلندی ورصہ کی موجب نہیں جب کران کے بنے موجب تنزل صرورہے ۔ المذاجی مسائل میں انہوں نے جمہورات کی نعلات ورزی کی ہے ان میں وہ اپنے پشیرولینی ابن تیمید کی طرح نا قابل التفات واغتبار میں اور اس کی طرح نا قابل تعویل و اعتما دعلى الخصوص مستلذر باريت والمستغاثة بخيرالأمام عليه الصلوة والسلام مي -

النرتعالي سرائيك كواسس كى نيت محمطابق جزا دے اور ممسب كے اور ان كے تمام ونوب و آنام بختے۔

علامهابن تجرام مسبكي اورعلامة ماج الدين اوران كيفخالفين ابن تيميه وغيره كيص نبيت كابيان الرحيه مؤخرالذكراوراس كي جماعت فيجهور

امت محدیدی مخالفت کی ہے

الرُ علاء العينين كاموَلعت نعمان أفندى انصاف سے كام ليتا توعلامداب جراوران كے موافقين شلًا الم سبكي إدران مح لخت جگر علامتهاج الدين بهاس قدر رسيما ورغيظ وغضب كا اظهار مذكرتا حالانكه وه سب بغطيم نبوي من جمهورامت محيوانق ہیں -اور ابن تمییداور اسس کے دولوں تلامذہ ابن القیم اور ابن عبدالها دی کی نفرت دھا یت میں مندوری سے کام ندييةا- للكه مراكب كے كلام كو صحيح محمل اور درست مقام بر محول كرتا كيونكر وه سبعي ائند دين سي بي اور علماء عالمين كے فلاقعہ ا در ان ہیں سے مخطَی فرنق کی تھی نیت ہم جال درست سے جب کہ اعمال کے ثواب کا دارو مدار نبیت پر ہوتا ہے و ا نب

اللهر بھے کہ ابن تیمیہ وغیرہ کا استغالہ اور سفرزیارت سے منع کرنے کا بنیا دی مقصد جیسے کمانہوں نے کہ تنابول میں ذکر کیا ہے الشریب اَلعزت کے حق می غیرت کا اظہار سے کہ کہیں مخلوق میں سے کوئی فروانٹہ نعا لئے کے ساتھ

نظیم ذکریم میں شرکی منر موجائے اور سرحقیقت محتاج بیان نہیں کرزیارتِ قبور میں اربابِ قبور کی فی الجلة تعظیم ہے اور بنا خریں منتخات بر اور مخلوق پر شفقت کا اظہاز تھی ہے کہ کہیں ایسے امور کی وجہسے گراہی کا شکارینہ موجا مکیں جس طرح کر کہا ب

بت رستى كا غازكبول كرموا

کونکہ ب پستی کی بنیادیمی بیان کی گئی ہے کو صنم پرست اوگوں کے اوآئل داسلاف نے اپنے بعض اکا برکی نفاویر عن ان کی یادا وری کے لئے بنائیں کی سرور ایس سے افلات نے سی سمجولیا کرمہا سے آبامروا صلاوا نہیں کوا پامجود بنا مے ہے تھو ہی تحقیق شا ہعبدالعزیز محدث مہری نے فیرعزین فی دیرایت لاند دن آلمت کمرولات دن و ؟

ابن تيميه وغيره كيصوفيا ركوام براغراض كالبين نظر

را ابن تیمیداوراس کی جاعت کاصوفیا مرکام برتنقیدواعرام کرنے سے بین ظاہرہے کر انہوں نے تنام صوفیا رکوام کو الدولون وتشنيع نهبى نبايا مكرهرون انهيس كوبوت تنقيد بنايا سے جن سے ان كے زعم تمے مطابق ايسے كلمات سرزد الو تے جشرع فرایت کے احکام مرمنطبق نہیں موتے تھے الہذا ان پرایٹ اکس خیال کے مطابق حکم جاری کرتے ہوئے ال کی تکفیرکودی جن سے ایسے کلمات سرزد ہوئے جن کا ظاہری معنی ومفہوم کفر کامتقاضی تھا۔ اور دوسرے علماء اعلی کی طرح ان صوفیا سکرام کے کام میں نا ویات و توجیہات کی طوف میلان ندکیا اور ظاہرہے کہاس، قدام کا موجب وباعث بھی دینی غیرت ہے

الترتع للے محق میں جبت ابت کرنے کی بنیادی وجاور منتاء غلط کابیان

ر النّر تعاليے محت ميں جبت كا أبات العياذ بالنّر توبي نقط ابن تيمير كا مذمب نہيں ہے بلكر ببت سے حنا بلر كا مُن ہی ہے اوران کے اسس فول کا دارو مداران آبات کام مجیداورا حادیث رسول صلی النوعلیہ دسلم کے ظاہری معنی و مفہوم ہے ان من فوقیت کا ذکرہے اور بطا ہر الٹر تعالیے ہے جہت عالی میں مونے کا بیان سے میکن انہوں نے طاہری معانی ومطالب پائود كامطامره كرتے موت الله تعاب كي عظمت كائن تا ديل وتوجير سے كرينہ كيا-

یم مناسب ادر صحح محمل می جن برا بن تمید ادراس کی جماعت کے اقوال کوجل کرناچاہیے اوران کی نیات و مقاصد کے وافق ومطابق بھی بہی توجبہات ہیں اورظاہر بہی ہے کہ انہوں نے محض خواہشات نفس اور لوگوں میں اپنی شخصیات کوغابان

مزیدتا خیر کو نا قابل تا فی نقصان سمجا توان کے میے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار زربا کراسس کی خطا و نفزش برگرفت كى اورادگوں برائس كافسادرائے اور بطلدن اعتقا والمنظرح كرين اور ان برراوصواب كو واضح كريت اكران مي سے كوئى شخص ای کے داو صلالت پر نبریل مجلے ۔ اوراکٹر اوقات انہوں نے اس برسخت طعن وششیع سے کام لیا ٹاکر توام اہل ہسلام اس كحان افوال مصمتن فزاور سبزار موجائب اور ان اباطيل من كرف رنه سرجائين ان كالعبي اصل مقصد سيتفانه كرمحض اسس كي تحقير وتوبي ادر ملا وجرال کونگا وعوام سے گراناکیؤ کمہ اختلاب نظریات اپنی جگر گراس کاٹ ہیر علماء اسلام سے ہوناان کو بھی سلم ہے۔ لہٰذا یا بخداکه وه محض خوابشات نفسانی محتحت اس براس قدر تنقیدوا عتراضات کرتے دونوزی الله تعالیے بال بروز محشر بیش بول کے اور وہی بتہ چلے گاکہ فالم کون ہے اور مظلوم کون ؟

الدرب الترت کے فضل وکرم سے ابیدیہ ہے کہ ال میں سے ہرایک کے ساتھ عفوہ درگذرسے کام سے گا اور ہرایک كاس كے حن نبیت كے مطابق بدلم عطافرہ سے كا-اوران سب كوبمح مہا ہے اجبان كابل اور رحمت تامرو عامر كے ولينع طامن مب حكم عطا فرائے كا اوران سب كا اور مهاراحال وسى موجو بقول حضرت على ان كا اور حضرت طلحه وز بسررضى الشرعة كا بوگا - فرط نے ہيں ميں اسدر كفتا موں كه السس آميت كرمير كا مصداق ميں موں گا اور حضرت طلحه اور حضرت زمبر رضى التّرعنهم -وَنُكُوعُنَا مَا فِيْ صُلُورِهِ مِرْمِنْ غِلِّي إِخْرَانًا عَلِي سُرُرِمْتُفَا بِلِينَ -

ترجمه ، اور الركوليا مم نے جو كھوان كے دلول ميں كينہ دعنا رتھا درائخاليكہ وہ معانی محاتی مدنے كالت ميں إكب دوم كے مقابل تختول برشا بانداندازسے بیٹھنے دالے ہیں۔

كيونكروه سجى ان مسأل من ابنے اپنے اجتها دا درنا بنج فكر كے يا بندمي اور سرايك كے بيش نظردين مبين كي نفرت و ایت ہے اور اہلِ اسلام کو مبر عقید کی سے ضررونقصان سے معفوظ رکھنا -اگرصحا برکرام علیہم الرصنوان کی جنگ ہتھیا رول سے فی اوان ائمیداعلام کی جنگ فلمول کے ذریعے سے سب ایٹاتم النّد ما جور مول کے مگر جو خطایر مول کے ان کو ایک اجر الے کا اور جوس وصواب ہر ہوں گے ال کو دومرا اجر نصیب ہوگا۔

ابن تبيير كے صن نيت كے باوجوداكس كے اقوال موجب ضلال ہي

درنوں فرنت کے متعلق نیک میں کے حسن طن کے با وجوداگر نظریات داعتقا دات میں محاکم کریں تو ابن تیمیر کا ان مسائل کے متعلق نظرير دوطرح كى عظيم خرابيون كاموجب ب اول جبورامت علىء دوام الي اسلام كے حق مين ضلالت و كمرابي كالققاد کیول کمان سب کا ہردوراور ہرعلاقہ میں اس امریراتفاق رہاہے کہ النوتعائے کی خباب میں تقرب عاصل کرنے کے لیے مبيب معظم صلى الشرعليه وسلم كصالته المحاست فالشراوران كى فبر الوركى زيارت كووسيله بنانا نيز حمله انبياء كوام اور صالحين ك ماتحراك تغاثه جا تزا ورمشروع ب- كرنے باسستى نفېرت حاصل كرنے كے لئے يا ديگر مذموم اغراض كے تحت بھبورامت اورعلما و كرام كى عظيم اكثرت كى محالفت بنيل کی کیونکران کا دنور علم اعلی صلاحتیں ، تقوی و برمیز گاری - دین پراستفامت اورا پنے خیال کے مطابق خایت حق اورنفرت شرىعيت اس بدگانی کی اجازت نہیں دستی کران کی جمہور است ادر ائنہ کہار کے ساتھ مخالفت داوروہ بھی ایسے سائل میں جن کا تعلق سبدالوبود صلى الشرعليد وسلم سے اور على الخصوص مسل جہت جس كاتعلق ذات بارى جل وعلى سے ہے المحض خواہشات لفن اور شهرت والمبازي خواس كي بين نظر بو-

علامرا بن جراام مسبكي اورديگر اكابرين من جنهول نے ان تيميد كوبدت تنقيد بنا يا وہ بھي يفيناً اس كيمن نيت ا وراس سے متبعین کے حسن نیت سمے قائل دمعترت ہی اوراس کے بنتی ہیں نقوی اور صلابت دینی سے ساتھ سانٹوکٹرت نفیل، غزارت علم انٹریویت میں مہارت کے درجہ اعلیٰ برفائن ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔اور فی الواقع بھی وہ اسی طرح ہیں کیوں کم سبھی اتھے دین ہیں ۔ اوران میں سے کوئی تھی اظہار سی میں کا مت کرنے والے کی ملامت سے نوف زوہ ہونے والانہیں ہے اوران سب کا بنیادی مقصد حتی القدور شریعیت محدید کی محافظت و حایت کر کے الثر تعالیے اور اس کے رسول محملی الثر علیہ وسلم کی رضا سندی حاصل کرنا ہے ا کہ کوئی معمولی سی جیز بھی اسس میں داخل موکر اس کے احکام میں خلل انداز ندم جائے اوربیران کی بنیادی ومه داری سے کیونکروه دین کے مجافظ و نگران میں اورائمبر و ہاوی -اگربیر چیزان کے پیش نظر نہ موقالو ابن تيمير معلى ان سائل مي ماني الضمير ك اظهار كي جرنت مزكر تاجن مي الس في جمهور كو خطاء كارسمها ليكن اس ف المنظم اعتقاد كيمطالق جوحق مجها اس كوعلانيه كهرديا الرجي خلاب حقيقت د واقعه تھا اوراس كى قطعًا بردانه كى كهربير جمارت بمر بسلط اذيول طعن وسينع اور هدف تقيد منے كاموجب موكى ر

چنانچه علماء وائمه وتت نے علاً اس کی مخالفت کی دورع صر دراز کماس کوقیدیس رکھا گیا حتی کراس کا حجم حالت تید یں تھا گررو جسٹنفری کی تیاسے آزاد ہوگیالیکن ان سائل میں اپنے عقیدہ سے اور حمہورا ہل اسلام کی مخالفت سے بازندایا جن بی ساری امت برروزرد سن کی طرح عیال تھا کاب تھیمیہ اطل و ناحق برہے اور اس کے مخالفین علماء حق برمی -

علمار حق اورائم دبن کے ابن تیمیہ کے روو فارح پر کمرلستہ ہونے

چونکہ علا مدابن حجر، امام سبکی اور دیگر اکار جوابن تیمیر کے دووانکار کے در ہے ہوئے وہ بھی اسس کی مانند ایک دیں، عاميان نثرة متين الكيانات مربعيت سيدالمرسلين عليه الصاواة والنساجي تصاورا نهون نياس كوال مسائل مي جميور كالساب سے منون اور باطل پرست مجھ اور سواداعظم سے علیندگی بسند با ورکیا اور سربھی دیکھاکراسس کی جماعت لوگوں میں اسس کے مذہب اور فا مدعقیدہ کوچیلام، سے اورابل اسلام کے عقائد میں مکوک شیبہات پیلامونے کا ندیشہ لاحق ہما امد 4--

اس باب بین ان حکایات وآثار کا بان مطلوب مجمع بین سیدالمرسمین علیه الصلواة والتسلیم کے ساتھ استفاللہ کی معت میں سنفیڈ بین علما ووصالحین کو مختلف فوا کدو فیوش صاصل موت -

نوٹ برسب حکایات ملکر حقائق و واقعات میں نے قابل ولوق واعتماد ائمہ اعلیم اورعلی المحضوص الم الجوعبداللہ فاس کی گئاب، بغیبۃ الاصلام وغیرہ فاس کی گئاب، بغیبۃ الاصلام وغیرہ فاس کی گئاب، بغیبۃ الاصلام وغیرہ سے تقل کئے ہیں اوران میں سے اکثر کو جمنہ الشرعلی العالمبین، میں جمی ذکر کیا ہے۔ ناظرین کی سمولت سے بے ان کو مختلف معول میں بیان کرتا ہوں۔

قصل اول ،۔

مغفرت ذنوب اورعفو و درگذر کے لیے بارگاہ رسالت ماب علیہ السّلام کے تنعابۃ

ما فط الوسعد سمعانی نے حفزت علی المرتفظ رضی الترعنہ سے نقل فرمایا ۔ فرما تھے ہیں رسول کرمیم علیہ الت ان کو وفن کئے تین دن گزر چکے تھے کہ ایک اعرابی ہما رہے ہاں آیا۔ اس نے اپنے اکپ کو مزار ٹیر انوار سرگرا دیا اور قبر انور سے مٹی اٹھا اٹھا کر اپنے سرمیں ڈال کرعرض گذار مجدا ا

ہے۔ ہر بی دران در ران مرار ہے، یارسول الندائپ نے فرمایا اور ہم ہے سنا۔ اور جو ہم نے آپ سے حفظ کیا وہ آپ نے الند تعاسے سے عاصل کیا اور آپ پر جوایات نازل ہوئمیں ان میں بیرایت کرمیر بھی تھی۔

وَكُوْ اَنَّهُ مُواذِ ظَكَمُ وَا أَنْفُسَهُ مُرَجَاء وُلِكَ فَاسْتَغَفَّرُوا الله وَاسْتَغَفَّرُ لَهُ هُ التَّرسُولُ لَوَجَلُّوا الله

ترجب أ- اوراگرده ا بینے نفسول پرظار کر بیٹیس تہاری بارگا ہیں حاصر ہول - بس الشرتعا کیے سے استعفار کریں اور رسول خدا جبی ان کے لئے استعفار کریں تو بقیناً وہ الشرتعا کے سبت زیارہ تو ہوتول کرنے والا اور مہران پائیس گے۔ نانی معفورا رسم میں الشرعلیہ و مقام رفیع اور منصبِ جلیل میں اس عاد کا منفیص کر آپ الدیا ذہالیہ اکس قابل نمیں کہ لوگ آپ کی رنارت سے سے سفر کریں اور آپ کے ساتھ مولی کریم کی بارگاہ میں استفافہ و توسل اختیار کیں۔ ان عظیم نامر کے بیش نظر ہم نے اس کے اس قول کو ٹھکوا دیا۔ اور اسس کے پیدا کر دہ ان اوباس کی طرحت ذرّہ بھر النفات جی نہیں کیا جو اس نے اختراع کتے جن پر نوط ما احکام اسلام کی بنیا و نہیں رکھی جا سکتی ۔ علاوہ ازیں اسس کے فدیموم مخدولات اور خوابول کا آو کو تی دوجودی نہیں سے اقوال کی آتیا جے بھی گا بہت بڑی نوابیاں وقوع نیر پر موتی میں ۔ کا آو کو تی دوجودی نہیں اس سے اقوال کی آتیا جے بھی گا بہت بڑی نوابیاں وقوع نیر پر موتی میں ۔ کا ان اس کے مقار اور اس کے اقوال مرحرح و قدرے کرنے والے اکا برعلما و ملت مثلاً علامہ ای ج

المبر المبر المبرودوانكاراوراس كے اقوال پر جرح وقدح كرنے والے اكابرعكما وملت مثلاً علامتر ابن جمہ المام سبكى وغيرہ كى موافقت افتتاركى ملكہ جہورامت علاء سلف اور حققين افعاف اور عام المبرا اس الم كى موافقت كو ترجيح دى۔ اور عمر نے اس كے اقوال ننا و مخالف البجہ ہوكو ہر البینت بھینك مذہبی اور منصبی فریصنہ سبھا اور ال نظریات كى اتباع كو استانى غلطا قدام وار ویا۔ اور ابن تعمیہ كی بیان كروہ اس بنیا و كو كر است خاتم وقوس اور مفرز بارت شرك اور مبتب پرستى كاموجب بن جائے كا ورخوراعت وار ویا۔ اور ابن معماء تو وركنار جہال كے متعلق البي كم بى كا ارتكاب سنے من بہیں أیا بلک سبھی عوام و فواص محد الشركة تحقیدہ رکھتے ہیں كر سب امور در حقیقت الدّوم و الشركات ورسایں علیہ اور منافقت الدّوم و المبرائيل كے داور و المبرائيل من منافقت المبرائيل المبرائيل منافقت المبرائيل المبرائيل منافقت المبرائيل منافقت المبرائيل ال

بینانچرمیں نے بھی اپنی جان پرظلم کیا ہے۔ اور آپ کی بار گا ہ بیکس پناہ میں حاضر ہوا مول تاکہ آپ میرے لیے استغفار فرائین کوفبر اِنورسے ندا آئی " اندہ تدہ غفر لاہ » تبرسے لئے مغفرت وخشش کا فیصلہ موجیا ہے۔ محاسب سے میں میں میں میں میں میں میں میں دورت میں میں میں میں میں میں میں میں اس کے معدد میں میں میں میں میں م

محدین حرب با بلی سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی النّدع کیے وسلّم کے مزار مقدس پر مہنجا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اعرابی تیزی سے اوسٹ دوڑ اننے ہوئے حاصر بہوا۔ اوسٹ بٹھا یا اور اسس کا پاؤں باندھا ہو قبر الدربِ حاصر ہوا۔ بہت پیارے انداز میں سام مٹنی کیا اور دوکش انداز میں دعا مانگی۔

پھر عرض کیا یارسول الشرمیرے مال باب آب بیندا ہوں - الشرفعائے نے آپ کو وی کے ساتھ معفوص فرمایا بہا پہر ایسی تی بنازل فرمائی جس میں آپ کے لئے اولین فائٹرین کے علوم جمع فرما ویتے ۔ اوراسی کتاب بین برہمی فرمایا اوراس کافرمان برش ہے - ولدوا فرہ حرافہ خلاصو الفنس ہو الدینہ ۔ میں بھی آپ کی بارگاہ بین بناہ حاصل کرنے آیا ہوں ۔ اپنے گناموں کا اعتراف کرناموں - اور آپ کے ساتھ آپ کے کرمیم ورجیم رہ قدوس کی جناب بین توسل وشفاعت حاصل کرتا موں اور جس قبول توبراورم ہم بانی کا اس نے وعدہ ویا ہے اسس کا سوال کرتا ہوں بھر مزار برانوار کی طرف بینوم مورع من کیا ۔

يَاخَيُومَنْ دُفِزَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهُ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِ ثَنَّ الْقَاعُ كُمُّ الْدُكُمُّ الْمَاكُمُ اَنْتَ النَّبِيُّ الَّهِ مَى تُرَجُّ شَفَاعَتُ عَنْدُا لِصِّرَاطِ إِذَا كَازَلَّتِ الْمُقَدُمَ نَفْسِي الْفِدُاءُ لِقَبْرِا نَمْتَ سَاكِنَهُ فِيْلِوالْعِفَاتُ وَفِيْلُوالْمُحُودُ وَاللَّهُمُ اللَّمُ الْمُ

ترجب، اسے وہ ذات والاصفات جوان لوگوں سے مہتروبرتر ہے جن کے اعضا ربدن کو میلانی علاقہ میں وفن کیا گیا اور ان اعضا مواجزا مبدن سے میدانی علاقے اور پہاڑ وشیلہ پاکیزہ وخوشبووار ہو گئے۔ آپ ہی وہ نبی ہیں جن کی شفاعت کی امید جہنم کی لیشت پرر کھے موٹے بل صراط سے قدمول کی لغربش کے وقت آپ ہی وہ نبی ہیں جن کی شفاعت کی امید جہنم کی لیشت پرر کھے موٹے بل صراط سے قدمول کی لغربش کے وقت

میری جان فرام داسس فیرانور برس میں آپ نے سکونت اختیار فرائی ہے۔ وہی فیرعفت ویا کدامنی کا کہوارہ سے اور وہی قبر ہودوکرم برششل ہے۔

اس کے بعدوہ اپنی اونٹٹی پر سوار مواا در مھے اسس امری قطعًا شک دئٹ بدنہ رہا کہ وہ مغفرت وخٹش کے ساتھ رخصت ہوا اورائسس سے زیادہ عین دبلیغ سلام اورطر بعیّا دب وانتجاء میرے سننے ہیں نہیں آیا۔

محرب عبدالنّد العقبی نے اسس خبرو حکایت کوروائیت کیا ہے اور اکس میں اس قدراضا فہ لقل کیا کہ مجھے اس دوران اونگھ آگئی تورور کر کمیم علیہ الصاداۃ والتنظیم کی زیارت نصیب موئی آپ نے فریایا سے عقبی اکس اعرابی کے پاکس پہنچاور اسس کو برنبارت و سے دے کہ النّر تعالیے نے بیڑے لیے معفرت وخشش فریادی ہے ۔

ُ فا فظ الو محرصدا تعظیم بن عبدالقوى المنذرى شف فز ما با كم بھے يه روايت مينمي سے كم نقيمهم ابوعلى الحسين بن مبدالسر

جَب وابس ابنے شہر مہنجا تو وہ دوست استقبال کے لئے شہرے باہر اکر طا-اور قسیاس دے کولینے باس مجان بننے بیمجور کیا میں اس کی خوامش کے مطابق اس کا مهمان بنا اس نے میری ہی خوب خاطر و تواضع کی اور میرسے اہل خالئہ کے ساتھ ہی اسی طرح حسن سلوک سے بیش آیا بعدازال مجھ سے کہا الشرفعالے آپ کو جزار خیرعطا فر مائے۔ آپ نے میراع ربیندر بول کرم علیہ است اس کی بارگاہ میں بیش کر ہے مجھ بربہت بڑا جسان کیا ۔ مجھے حیرت ہوئی کہ اس نے مجھ سے دریا فت تو کیا نہیں کرع بھینہ بنہا یا با

یں نے اس سے دریا فت کیا گراپ کو کیوں کر معلوم ہوگیا کہ ہیں نے آپ کی فرمانش کو پورا کر وہا ہے۔ اس نے کہا اب میں آپ کو ساری صورت حال بتانا مول۔ میرا ایک جا ائی فوت ہوگیا تھا اوراس کا ایک بھوٹا ساہیم بچرفگید ہیں نے خواب ہیں و کیھا کہ قار اس کی نئوب نزیرت کی گرفضاء الہٰی سے وہ نا بالغی ہیں ہی فوت ہوگیا۔ ایک رات میں نے خواب ہیں و کیھا کہ قیا مت قائم ہو جی ہے اور لوگ میلان مختر ہیں جمع موجعے ہیں اور سخت جہد ومشقت کی وجہ سے ہرشخص شدید بیاس کا شکار سے ۔ اسی دوران مجھے بہنا وہ جسیے افراکی جس کے ہاتھ ہیں نئی تھا میں نے پانی بلانے کا مطالبہ کیا تواس نے کہا میرا باب پیا رہا ہے اور اس کا جی زیادہ سے مجھے برچیز گراں گذری جب آنکھ کھی توخواب ہیں دیکھے ہوئے منظری وجہ سے سخت گھرایا ہوا تھا اور اپنے بھتھے کا وہ طراعمل و میھی کر تمکین جی تھا اور اس فارسی و سے موال کیا کہ مجھے میں خواب ہوں کہا تھا ہور اپنے تھا کہ مجھے میں خواب ہوں کہا تھی جی اسی میں اس کے اور اللہ تعا الدخل میں نے جاتے وقت میرے ہا موجعا فرائے تو اللہ تعا کے ایم میں نے جاتے وقت میرے ہا موجعا فرائے تو اللہ تعا کے ایم میں دعا کو مشرب قبولیت بخشا اور وہ لوگری عطافر بایا جوآپ نے جاتے وقت میرے ہا می دیکھا فرائے تو اللہ تعا کے وقت میرے ہا موجعا میں دیکھا فرائے تو اللہ تعا کے انے وقت میرے ہا موجعا کو ایک کے وقت میرے ہا موجعا کو باتے وقت میرے ہا موجعا کہا ہوگھا فرائی عطافر بایا جوآپ نے جاتے وقت میرے ہا موجعا کو باتے تو ایک کے دوجت میرے ہا موجعا کو باتے تو ایک کیا تھا تھی ہے اس دیکھا

نے اپنی عاجت عرض کی آئپ سے اس کو فور اپورا فرما دیا اور فرمایا اثناع صرک ارتو نے اس کام کا مجھ سے ذکر ہی نہا ہے تھے۔

ہوجی کام ہو ہا روک ٹوک میرے پائس آگر کہ دیا کرو۔ دہ آدمی صفرت دوالنورین کے پائ سے اٹھا اور صفرت عثمان بن

فیعن کی خدمت میں عام ہوا عرض کیا اللہ تعالیے آئپ کو جزائے نیے عطافر ہائے۔ صفرت دوالنورین تو میری گذارش میز توجہ

ہی ہیں دیتے تھے اور ہذمیری طوف نگا ہ التفات فرماتے تھے تم نے ان سے سفارش کی تو وہ بہت مہر بانی سے میتی آئے۔

ہی ہیں دیتے تھے اور ہذمیری طوف نگا ہ التفات فرماتے تھے تم نے ان سے سفارش کی تو وہ بہت مہر بانی سے میتی آئے۔

ہی ہی ہی وہ اس قدر مہر بان مرککے کی مالے قطعاً کام تک بھی نہیں کیا بکہ اصل بات یہ ہے رکم اس دعا کا یہ مالا اعجاز ہے کہ تم ہر وہ اس قدر مہر بان مرککے کی

میں بنی کرمیم علیدات اس کی خدمت آفدی ہیں موجود تھا۔ ایک نا بنیا شخص حاصر خدمت ہوا اورعرض کیا میری بنیائی جاتی ہی ہے اور ایس شخت پریٹ نی میں میرے بیے و عافر ماویں آپ نے فرمایا اگر تم صبر کر و تووہ تبہا سے لئے بہتر ہوگا۔ اس نے عرض کیا میرا ہاتھ میکوٹنے والاکوئی میں اور بہت پریٹ نی میں ہوں۔

مجوبِ فداصلی الته علیہ وسلم نے فرمایا وضور کی جگر جائونو کے د بعد ازاں دو رکعت نفل پڑھو بھر ان کلمات کے ساتھ دعا مائلو۔
حضرت عثمان ابن صنیف فر ملت میں ہم اسی طرح محو گفت گئے تھے اور بنی کریم علیہ است اسم کی عباس مبارک سے اجھی ا شھنے نہ بائے نے کہ و پشخص ہما سے بابن دومارہ آیا۔ اس کی آنکھیں بی ال ہوجی تقلیم اور کسی تشم کی تکلمت اس کو نہ تھی ۔
ایم قسطلانی متر فی سلم جھے اپنی کتا ہے «المواسب اللہ نہ ہے مقصد عاشر فصل نا نی میں فر ما تے ہیں رسول کریم علمیہ الصلواۃ والتسلیم کے مان کا احاظ کرنا اور کمل طور برسمان کرنا ممل طور برسمان کرنا ممل طور برسمان کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ اور شیخ الوع بدالشرین النعمان کی کتا ہے «مصباح الطلام فی المستنفیشین ہے۔ اور شیخ الوع بدالشرین النعمان کی کتا ہے «مصباح الطلام فی المستنفیشین ہے۔ اور شیخ الوع بدالشرین النعمان کی کتا ہے «مصباح الطلام فی المستنفیشین ہے۔ اور شیخ الوع بدالشرین النعمان کی کتا ہے «مصباح الطلام فی المستنفیشین ہے۔ اور شیخ الوع بدالشرین النعمان کی کتا ہے «مصباح الطلام فی المستنفیشین ہے۔ اور شیخ الوع بدالشرین النعمان کی کتا ہے «مصباح الطلام فی المستنفیشین ہے جاور شیخ الوع بدالشرین النعمان کی کتا ہے «مصباح الطلام فی المستنفیشین ہے بدالانام علیہ الصور آن والسلام فی المستنفیشین ہے۔ اور شیخ الوع بدالشرین النعمان کی کتا ہے ۔

یں قدر تفصیلی دوایات مندرج ہیں داپنا ذاتی تجرب اوراک ہی میان کرتے ہوئے)

وہا یا بھے ایک اسی بیماری لاحق ہوگئی تھی جس کے علاج سے اطبا عاجز آگئے اور سالہ اسال تک اس جیاری ہیں مبتدلا دم جا دی الاولی کی اٹھا بیس رات ساجہ ہیں کم کر مرہیں حاصر تھا دائٹر نعا سے اس کے شرف و فضیلت ہیں اضا فہ فرمائے اور دو بارہ نخر وعافیت اس کی حاضری نصیب فرمائے ہیں ایک کا فارش نے بارگاہ نجری نیں استختار میں ایک شخص کو دیکھا جس کے باتھ میں ایک کا غذرہ ہے ۔

ور بارہ نخر وعافیت اس کی حاضری نصیب فرمائے ہی وہاں ہیں نے بارگاہ نجری نیں استختار کی درخوا کی درخوا کی حرب ہوگیا تو تو ایس میں بیت تحریرہ ہے ۔

ھڈڈا دَوَراق حَرائِ آخَہُ مَدَ کَ بَیْ الْکُ صَنْ حَرائِ اللّٰ مِنْ اللّٰ مِنْ اللّٰہ ہُونِ اللّٰہ وَ اللّٰ کہ اللّٰہ وَلَمْ کُلُونُ اللّٰہ وَ اللّٰ کہ اللّٰہ وَ اللّٰہ وَ اللّٰ مَا اللّٰ کَلُونُ اللّٰہ وَ اللّٰہ وَ

تھا، چنائچہ اس کے اس عمر تک پینچے کے بعد آپ کو اس سعا وت مندسفر کا آلفاق ہوا تو ہیں نے وہ عربینہ ہارگاہ رہمالت کم علیہ اسٹام ہیں آپ سکے ہاتھوں روانہ کیا اور اسس ہیں یہ النجاء کی کہ آپ الٹرتوا سے سے وعا فرما دیں کہ مجھ سے یہ فرزند قبول کر الحداث و کے اور اسٹے اپنے پاس بلا لیے تاکہ بروز قیا ست اس سے کام آنے اور محشر کی شدتوں اور مختیوں ہیں موجب راحت و منکون بننے کی امیدر کھ سکوں۔ چنانچہ آپ سے جانے کے بعد فلال، فلال دن وہ بخار ہیں ہم لار ہم اور فلال رات اسس سکون بننے کی امیدر کھ سکوں۔ چنانچہ آپ سے جانے کے بعد فلال، فلال دن وہ بخار ہیں ہم علیہ السام برآئی ہے جب نے داعی اجل کو لیم کے اور میری حاجت بطفیل نبی کریم علیہ السام برآئی ہے جب میں نے تاریخوں کا میار ہوا اور اگلی رات فوت ہوا ہیں اس وقت روحنہ رمول میں الشرعلیہ وسلم بر حاصر تھا۔

فصل ناني :-

اس فصل میں ان منتقبتاین کے واقعات اور صکایات بیان کی جائمیں گی جو قیمنوں کی فید ہیں تھے یا قافلوں سے بچو مرکز جنگات میں مجھکتے بھر رہے تھے یاسمندروں کی خونی موجوں کی لیپ نے میں تھے یا اسی قیم کے دیگر شدا کہ ومصات میں بتلاقعے گربار گا ہِ بتیس بنیاہ کی طرف متوجہ مونے سے آپ کی شان اعجازی نے ان کی دستگیری فربائی اور خلاصی دلائی ۔ طبرانی اور بہتھی نے حضرت الوابامر بن مہل بن عنیف سے واسطہ سے ان کے چیا حضرت عثمان میں عنیف صی العقد

سے نقل فرمایا کہ ایک شخص اپنے کئی کام کے لیے بار ہا حضرت عثمان بن عفان رصی النّه عنہ کی خدمت اقدی میں حاصر بورار ہا گرآپ نے اس کی طرف توجر ہم فرمائی اور اسس کی حاجت کو بنظرالتفات نہ دیکھا چیا نچہ عثمان بن حفیف سے ماتوان سے حضرت عثمان ذوالنورین رضی النّه عنہ کی شکایت کی۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی النّه عنہ کی شکایت کی۔

اَبِ نَهِ رَمَا يَا وَمُو كَى جَكَهُ عَاكِرُ وَمُو كُرُ وَجِيرِ سَجِدِينِ دَاخَلَ مِوكُرُ وَوَرَكِعَتْ عَازَاواكُرُ وَلِعِدازَالَ يَهِ وَعَا مَا نَكُو _ اَللّٰهُ تَمَرِانِي اَسْأَلُكُ وَاَتَوَجَّهُ إِلِيْكُ نَبِيْنَا مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم يَّيِّ الرَّحْمَةِ ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ اَتَوْجَهُهُ بِلِكَ إِلَى رِبِّكَ فَيُقْضِى حَاجَرِي -

اسے اللہ میں تبجہ سے دست بدعا ہوں اور تیری بارگاہ بے نیاز لیں اپنے نی الرجمۃ نی کریم محرصلی الدعلیہ وسلم کے تولیہ رحمت کے ساتھ حاصر ہوتا ہوں۔ اسے می کرمیم اسے صفات کمال کے موصوف اکمل میں آپ کے نوسل سے آپ کے رسک کرمیم اسے معام کرمیم اسے موصوف اکمل میں آپ کے نوسل سے آپ کے رب کرمیم کی بارگاہ میں صاحر ہوتا ہوں تاکہ میری حاصت کو برلائے ساور حاجتی کی جگر اپنی حاصر تعثمان ابن حلیف الب حلیف الب خلال میر سے ساتھ بارگاہ فلانت میں حاصر ہوتا ہی تا ہے درواز سے برحا خرموا۔ دربان نے اس کا ہاتھ بیکھ اادر حضرت کے دوانور سے برحا خرمان نے اس کا ہاتھ بیکھ اادر حضرت کے دوانور میں اسے بائی دوانور میں اسے بائی اسے کہ اسے کہ اسے کہ اسے بائی کام ہے بائی

کے جانے کیا جو اسی شہریں بفرض تجارت موجود تھاجی کے اندیس قبید کے ایم گذار رہاتھ اور این نے اس سے عرض کیاکہ آپ جب بھی روحتر سول صلی التر علیہ وسلم پر چاخری سے مشرف ہول تو میرایہ عربصنہ قبر انورا در روضہ اطہر کے ساتھ لٹکا دیا چنا سجہ اس نا جرنے میری اس استدعاء کو پر اکردیا ۔

جب لوگ ج سے فارغ ہونے تواکی حاجی اس تہریں آیا جس کے اندیس اسیری کے دن کاٹ رہاتھا اور اسے میری فلاصی کا مطالبہ کیا ۔ بس ایک دل بیٹھا تھاکہ ناگاہ بارشاہ کا قاصد میرے باس آیا اور تھے بلاکہ اپنے ہمراہ لیے گا جب یں ماکم شہر کے باس بہنچا تو ہیں نے اس کے باسس ایک شخص موجود یا یا جومیرے گمان کے مطابق عم سے تعلق رکھا تھا ۔ میرسے پہنچنے برعاکم شہر نے اس سے دریا فت کیا ، کیا وہ ہمی شخص ہے ؛ اس نے کہا میں نہایں جانتا ۔ پھراسس نے مجھ سے کھرائش کی تاکہ میرے خط کو دیکھے حب بیں نے حب الحکم مکھا اوراس نے میرانام دریا فت کیا اور لبدازال مجھ سے کچھ طور کے میرانام دریا فت کیا اور کھا وہ بھی حب الحکم مکھا اوراسی نے میرانام دریا فت کیا تو کہا وہ بھی جب الحکم مکھا اوراسی نے میرانام دریا فت کیا تو کہا وہ بھی جب اور مجھے خریم کر اپنے ہمراہ لیا اور لا وکھز سے دہائی دلاتی ۔

بیں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ کی بیرے ساتھ اس مہدر دی اور بھلائی کا باعث اور سیب تو جب کیا ہے اور اس نے کہا ہیں نے اس سے دریافت اور مینہ منورہ میں روضہ رسالت آب علیما نفسل العسلوات بر حاضری دی منرف زبایت سے بہو ور مونے کے بعدیں روضہ اطر کے قریب ہی بیٹے گیا اور دل ہیں خیال کیا ۔ کاشن رسول خلاصلی الشرعلیہ وسلم طاہری جاتے اس موجود ہوتے ۔ اور آپ مجھے کوئی تھم ویتے جس کی تعمیل سے نگاہ کرم کا منرا وار بن جا نا ۔ ہیں اسی خیال میں کم تھا کہ ہوا کے جو کوں سے ایک ورق لرز تا اور بھر چھڑا انظر بڑا جو روضہ اطر کی دلوار سے علق تھا ہیں نے سوچا (نگاہ طاب ہے۔ کا میں اسی کر قیاب نظر ہوئے جو کوں سے ایک ورق لرز تا اور بھر چھڑا انظر بڑا جو روضہ اطر کی دلوار سے علق تھا ہیں نے سوچا (نگاہ طاب ہے۔ کا میں اسی کر شیر بھا اس کورٹی جاتے ہیں اس کورٹی جاتے ہیں اس کورٹی جاتے ہیں ہوجود تھا اور تیری فریاد و ذراری بھی موجود تھی ہوتی میں ہو تی ہوئے۔ میں موجود تھی ہوتی ہوئے ہیں اسی موجود تھی ہوتی ہوئے ہیں اسی موجود تھی ہوتی ہوئے ہیں اسی عرفیہ کی موجود تھی ہوتی ہوئے ہیں اسی عرفیہ کی موجود تھی ہوئے ہیں اسی عرفیہ کی موجود تھی اور تیری فریاد و دراری بھی موجود تھی ہوتی ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے کی میں اسی موجود تھی اسی کر تھی ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے کو میں اسٹر موجود تھی اسی موجود تھی اسی ہوئے ہوئے کی میں اسی کرتے ہوئے کو میں اسی کرتے ہوئے کی موجود تھی اسی کی موجود تھی اسی کرتے ہیں اسی کرتے ہوئے کی خیرا اور کا در کرا در کیا ہے۔ ہوئے کے خیر اور کرا ہوئے کے خیر کی اسی موجود کی اسٹر میں کی موجود کی اسٹر کرا کی کرا ہوئی کی کرا ہوئی کی کرا ہوئی کرا ہوئی کرا ہوئی کی کرا ہوئی کیا ہوئی کرا ہوئی کرا ہوئی کرا ہوئی کی کرا ہوئی کرا

ابراہیم بن مرزوق بیانی فرماتے ہیں کہ جزیرہ شقرسے ایک اُدمی گرفتا دکیا گیا اور اس کے سینے پہلمی اوروزنی لکڑیا ل دھی گئیں اور ان کو تو ہے کے زخیروں سے جکو طویا گیا۔ اس درد والم کی حالت ہیں وہ شخص بارگاہ رسالت بناہ صلی الشہ علیموسلم سے استفاثہ کرتاتھا اور یارسول الشریا رسول الشرکتا تھا۔ شمنوں کے مردار نے اس سے کہا اپنے رسول سے کہہ کرتھے فلاحی عطا فرمائے ۔ حبب رات کی تاریخی جھاگئی تو ایک شخص نے آکر اس کو چنجھوڑ ااور کہا ۔ اُٹھ ا ذان و سے ۔ اس نے عمل کی و بیکھتے تو میں کس حال میں موں جب حسب العمراذان و بینے لئا اور اشہدان محدًا رسول النڈیک بینجا ، تو اس کئی دن تک یہی صورت حال بر قرار رہی ہیں نے اس معیدت سے خلاصی کے بیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وہم سے تفاعت طلب کی کیا دیکھتا ہوں کہ میں خواب ہیں ہوں اور ایک شخص میر سے باس اسی جن کو لئے آیا ہے جواس خا دمہ کو تکلیف دینے والا تفا- اور معجے کہا کہ اس کورسول خلاصلی النہ علیہ وسے نے تمہا سے باب صبحا ہے چنا نبچہ ہیں نے اس کورسر ذش کی -اوراس سے علف لیا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہیں کہ سے علف لیا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہیں کہ سے علف لیا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہیں کہ گویا کہ اس کے بندھن ٹوٹ کے اورجس رسمین جو می میونی تھی اس کو مطول دیا گیا ۔ اس کے بعد وہ با لکل صحت وعافیت کو یا کہ اس کے بندھن ٹوٹ گئے اورجس رسمین جو میں ہوئی تھی اس کو مطول دیا گیا ۔ اس کے بعد وہ با لکل صحت وعافیت سے دہی ۔ حتیٰ کر ہیں نے اس کو تعدی کہ میں گئیٹر لیف ہیں ہی چھوڑا دالحج الندری العالمین انتہت عبارۃ الموام ہیں۔

المس البرمجد وبدالترين محداز دى كحال الدلسي حوايك صالح ادر انتهائي نيك شخص تصے فرات لي كم اندى ميں ايك شخص كابيابل روم نے قدر كرليا - وہ اپنے كرسے بار كا و رسالتاك عليه افضل الصلوات ميں صافرى كے ارادہ سے نكا اكراپ نے تنخب جرك معاطرين آب سے التجام كرے - راه مي اس كولعفن واقف اور شناسا معے اور دريا فت كيا كركها ل كاعزم و ارادہ ہے اس نے کہائیں رسول کرمیم علیہ الصلواۃ والتسلیم کی فدیت اقدس میں عاصری کے لیے جاتا ہوں تاکم اس سے اپنے لرسك كے بن من مفاعت طلب كرول كوكراسے روموں نے تيد كرايا ہے اوراس برتين مود بنار تا وان عائد كيا ہے جب كريس مفلس اورسكين مول اوراسس خطير رقم كى اوائيك سے قاصر بول - انہوں نے كہا كرآل حضرت صلى التَّدعليه والم سے مرح بيول اورشفاعت طلب کی جاسکتی ہے اس مقدر کے لئے ما عزی بارگا ، صروری نہیں ہے ۔لیکن اس نے ال کی اس بضیحت كوفول مذكيا اور مار كاورسالت بناه صلى الشرعلية وللم مبي خافز موكيا مدينه منوره مبنعية مي رسول كرميم عليه السام كي باركاومكي بناه میں حاصری دی اور اپنی حاجت میش کر کے توسل کی درخواست کی -خواب میں نبی اکرم صلی الترعلیہ وسلم کی زمارت سے سرب ہوا آب نے ارشاد فرایا اپنے تمہر کو چلے جاؤتمہارا مفصد لورا ہو چکا ہے) ۔ حب میں اپنے شہر رہنجا تومیرار الا کاموجود ضا جى كوالله تعالى نے روميول كى قيدسے خلاصى عنائت فرا دى تھى -اس كے اپنے بيتے سے صورت صال دريا فت كى نواس نے سلایا کہ فلاں رات مجھے ان کی قیدسے رہائی نصیب موئی تھی ۔ اور میرے ساتھ اور تھی بہت سے قیدی رہا ہو گئے جب اس نے حساب لگایا تو یہ وہی رات تھی حس میں اس کو بارگاہ رسالتمائب علیہ افضل الصلوات کی بارگاہ اقد س میں رسائی اور میٹے کے لئے شفاعت کے متعلق عرض کرنے کا موقع نصیب موا اور بارگاہ نبوت سے نثرف ویدارہے ہم ور کئے جانے کے بعدوطن واپسی کا اشارہ ہواتھا۔

ابن سمون ناسخ کہتے ہیں کہ مجھے روسول نے قید کر لیا اور میں کا فی عرصہ حالتِ قید میں رہا۔ ایک دف میں نے سوچا کہ
مذیر سے پاکسس مال ہے (جوا داکر کے رہائی حاصل کرول) اور منہی خویش واقا رہ ہیں ہو جھے چھٹکارا دلائیں ساہندا میر سے
لیے سواتے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ میں ایک ویصنہ رحمت دوعالم صلی اسٹر علیہ رسلم کی بارگاہ افدس میں بیٹی کروں
اور اکسس میں اپنی سرگزشت کھی اورا کی۔ جنا بچہ کسس خیال کے استے ہی ایک ورقہ پراپنی سرگزشت کھی اورا کے سال تاہج

کے پینے پرسے وہ جاری کڑیال اور زنجروغیرہ سب زائل ہو گئے اور اسے اپنے سامنے ایک باغ دکھائی دیا وہ اس میں جانے لكا-ايك عاكر ايك غارسى نظر سيرى اس مي وافعل موالواين وطن جزيرة شفر مي بينج كيا ماوراك فنهرس اس كايد قعرب

ملى بن عبدون سبتى فرماتے ہيں - مهلى تشمن نے گرفتار كرايا - اورميرے وا فقو كندهوں بر مجھايي طرف كو داندھ دينے گئے. اوریا دل سی سریاں ڈال دی گئیں فرامیرے دل دوماغ میں یہ دونٹو گومش کونے جی میں سے بہا میری زبان میعادی موا ادراب معرب سلى الشرعليدرسيم كويا وكرك عرض كيا-اس الشدع مقام ومرتبر اور ورجة ففيلت توسف ابنصال مجوب كوعط كيا ميان كا صدقه مجد الى قيدا ورصيب سيفلاص اور ربائى نفيب فرا- الكي دات بركت نبي ملى الشعليوسلم ميرات منامل حال تفي اورين فيدسے چٹكا را حاصل كرد كا تعا- وه شعر سيبي ا-

ٱوْقَفَغِى كُبُّكُ وْيُمُنْ كَيْزِمُيكُ فِي أَشْكُلَةِ اللَّهَ لِكُنَّالِ وَلَغْتِ الْعَبِيْدِ عَدُ حَصَرَ الْمَالِيُّ مَا لَهُ شَرِي عَبُدُ كَ مَوْمُوْفَ فَا ذَا تُرِبُهُ

آپ کی مجست نے مجھے ال لوگوں کی صف میں ال موال کیا ہے جوذل و تواضع ادر صفت فلامی میں بر صف جارہے ئي بين اورخريد ف والع ما عربي - اورآپ كا عبدو غلام ال كے درسيان كوراكر دياكيا ہے اب تبالين آپ کا ادادہ کیا ہے دائنی غلامی میں رکھنا ہے یا غیروں کے تو لے کرنا ہے۔

مقترا سے ان م الوالمس على بن ابى القاسم المعروف ابن قفل فر لمت من سم دمياط كى سر حدربروشن كى قيد مبن تصالوالركات عبدالرعن بن معبدين البورى ميرے پاس تشريف لائے اور مج سے كہا ہيں نے گذشترات نواب ميں رسول اكرم صلى المعليہ وسلم کی زیارت کی ۔ اور عرض کیا یا رسول اللّذ آپ دیکھ رہے ہی کہ مم کس حال میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابن فعل کے باس جاوًاوران كو دعا كرنے كے لئے كبود

فرط تفي بن قبل ازي من وعاكر تف كا اراد مكرنا مكرد عاكر في كم بت نه مي تي تقى اورالفاظ دعاز بان مرآست بي بني تهے . جب خلاصی کا وقت قریب آیا (اور حکم رسول صلی النرعلیہ وسلم مہنجا) توصورت حال پیضی کہ جب بھی آنکو گلتی توکیا ديكفتاكهميرے القو دعا كے كئے الحصے موئے ميں حينانچين دعاكرتا جب ملائد رحب المرجب كاپياخلين آياتين نے ال میو الے بچول سے دوزہ رکھنے کو کہا جو ہما رہے ساتھ قیدیس تھے۔جب ا فطار کا وقت ہوااور حسب العادہ مناز مغرب کے بعد صلوا ہ الرغائب پڑھ چکے توس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا تے اور تھوٹے بچوں نے رونا چلانا منروع کیا۔ای رات رشمن ملحون کی کمر لوط گئی - اوردہ سست کھا کر جزیرہ سے پہلے ہوگیا اور پا دشاہ اس مجعرکے دن ان پرغالب آگیا در وه علاقهاسى رجب كى المين ماريخ بده كصدور مكمل طور برابل اسلام كانترول مي أكيا-

اورجب افرنكي دمياط بهة قابض بوكئے اورانهوں نے اہلِ اُسلام سے بيعلاقہ چين ليا تواسس واقعہ مے اٹھارہ دن

بعد مدیند منوره میں اسس کی اطلاع بہنچی - اہل مدینہ نے یہ بریشیان کن خبر سنتے ہی روضتر سول صلی الشرعلیدوس مر برعاصر موکر رواچنا جانا اور فریا دو زاری کرنا شروع کردیا اور نبی اکرم صلی انتظیر و کم سے استنا شکی صالحین میں سے ایک بزرگ نے زبایا کرجب بردوح فرسا خبر مدینہ طیبہ بنجی تو اس میں ما ضرتھا معز فی سا دات اس سے ایک بزرگ جو مدینہ مغورہ میں قیم تھے تشریف لاتے رو تے جارہے تھے اور عرض کرر ہے تھے یا رسول اللہ وشمن نے دمیا طریر فیصنہ کرایا ہے کئی روز مک اہنول نے نہ کیایا نہااوراسی طرح استغاث وقرادرس کے لئے انتجا تی کرتے رہے چنا نجر بہت سے لوگوں نے رسول عظم صلی السُّرعليه والم كو خواب من ديجها اوروشن كے متعلق آپ سے نكایت كى -آپ نے اس مرتبہ هجى ان كو وشمن كى باكت كامرود منایا ص طرح كرميلي مرتب بدبت رت وى تصى (اورجس طرح فريايا لوراموكر ربا) فلتعلى الأخرى الأخرة والاولى

استادا اوالعباس احدين محرحرم فرات بي مي نے ديوبير سيعلق ركھنے والا ايك شخص ديكھا جوسيمون بيجاوى فارى کے ام سے معروت تھا وہ سلطان ملک کال کی غیریت میں اس وقت حاخر مواجب کہ زشمن دمباط کی سرحد برتھا وہ سلطان موموت کے ہاتھ پرشرف باس م ہوا اور اسام لانے کی وجربیان کرتے ہوئے کہا کہ میرے اور دادید کے درسیان باہم اختلاف ونزاع پيدا اوا بين ان سے الگ موگيا - ماده نجر يا مزخر بر سوار موا اور عربی سل كا طور ا ما تعلي پچرا - وه بھي مير بي پيچھے پچرانے كو على - مجداكيطون توان كاخوف داردگيرتها اور دوسرى بريشانى بدائى كرميرا كلورا مجس بهاك كا -

چنانچ میں نے اس ابتلام وَاز مانٹ کی کھوسی میں بطور توسل بار گاہ رسالتماب علیہ السلام میں عرض کیا۔ اسے محمد بن عبدالله رصلی الله علید وسم اگرمیرا تكور امیری طرف والی آجائے قدیمی آب برایان سے آوں گا۔ بدفریا و كرتے ہی میرے الدر ایک اور میرای اور میرانگا سے جنانچہ یں نے اس کو بچولیا اور پادشاہ اسل کے پاس پہنچ گیا اور مشرف باسل ہوگیا چنانچہ وہ تا زایست کفار کے سابھ معروب جہا درہا اوراس م بیسی اس کا خاتمہ ہوا اور بیسب نبی رمیم علیدات م کے ما توتوسل اور آپ کے ذکر یاک کی برکت تھی۔

صالیان میں سے ایک شخص نے بیان کیا جوکہ با وکفر میں اسپر تھا کہ میں جس شہر می تید تھا اس شہر کے امیر کا یا اس کے بعانی کا جہازساص کے قریب لنگر انداز موا- انہوں نے تمام قیدلیوں کو تھی اکتھا کی اور ایل شہر کی ایک جماعت کو تھی جن ک مجوعي تعدادتين سزار كيفرب بوكئ ماكه وه اس جهاز كوكيني كان رسے كيساتھ لگائيں مگرجهاز اتناعظيم تھا كمراتنى كثيرتعداد بھی اس کو کھینچ نہ سکی ۔ پیٹانچہ ایک شخص بادشاہ سے پاس ایا اوراسے کہا کہ اسس جہاز کو صرف سلمان سی نکال سکتے ہیں الراس كے ليے شرط ير سے كم وہ حركي كهنا جا ميں ان پركوئى پابندى مائد نركى جائے۔

چنانچہ بادشاہ نے اسس شخص کے مشورہ کے مطابق ہم اہلِ اسسام کو بینے کیا اور میں کہا کہ تم جی قسم کا نعرہ انگانا چا ہوا ور بو کلی ت زبان پرانا چا ہوتمہیں کمل آزادی ہے۔ ہماری مجموعی تعدادسا طب سے چارسوتھی میم نے ل کر پچارا بارسول الندا ادر اسس بیرے کو زور سے کھینچا تو وہ بغیر کسی رکاوٹ کے بنی کریم علیالصلواتہ والتسلیم کے ساتھ استفاثہ وتوسل کی مبرولت

الوالقاسم بن تمام نے فرمایا کہ ہم دسس آدمی لی کربھورت وفد تعرطوبی میں الولونس کے باس مگئے اوران سے عرف ک كہمایں زیادہ المدامیری والدہ كى طرف مفارشى خط مكھ دوكيونكم اميرنے اہل علم وقرائن ميں سے دوسوآ دميول كوجبتر الشكر كے ساتھ معا ذجنگ برجیج دیا ہے -الولونس نے کہا ہم مز قوامیر کو جانتے ہی اور نہی اس کی مال کو ہم قومرف الندنعا مے اور اس کے رسول صلی الٹرعلیروسلم کو جانتے ہیں۔ آج رات ہم اللہ تعاملے سے دعا والتجار کریں گے اوران شاکو اللہ وہ رہام وجائیں گے۔ وه رات جمعه كي في يشيخ الوالقاهم في اس مي باركا ورسالت بناه سلى الدعليروسلم مي استغالة كرته بين عرض كيا-يِن وَحْمَهُ يَا مُحَمَّدُ يُواكِ الْفَاسِم يَاخَاتُمُ النَّبِينُ يَاسَيِيلَ الْمُرْسَلِينَ يَا مَنْ جَعَلَهُ وظهُ رَحْمَهُ لِلْعَ الْمُرْسَلِينَ يَا مَنْ جَعَلَهُ وظهُ رَحْمَهُ لِلْعَ الْمُرْسَلِينَ يَا مَنْ جَعَلَهُ وظهُ رَحْمَهُ لِلْعَ الْمُرْسَدِينَ

آپ کی است میں سے ایک جماعت میرے ہاں آئی ہے اورصالیوں کی ایک جباعت کی فلامی کے لئے مطالبریا ہے ين آپ كى خباب مين النجاميش كرتا بول آپ الله بقالے سے دعاكرين كرانبين فلاعى نصيب موحب انبول نے اپنے شبلا اوراد ووظالفت پڑھ لئے اور مو گئے تو نواب بیں رمول اکرم صلی الشرعلیروسم کا دیارنصیب ہوا۔ آپ نے فرایا اے ابادیس یں نے ان کے لیے التر تعالیے سے دعا کی ہے نشاہ التدالوزیزی کل رہا کروے جائیں گے۔

ابن تمام فرمانے میں ہم صبح سویر سے سننی الولیس کے ماکس حاصر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ ہماری درخواست کا کیا موا؟ النول نے فرمایی نے ال کے تی میں نی کرم علیہ الت م معرض کی اور آب نے فرمایا کہ وہ کل صبح ال تنا التر تعالی رہا ہوجائیں گے بینا نچے صبح جمعر کے دل جب وہ حضرت زیادہ الندین الاغلب امیر جبیش کے پاس سکتے امورا سے سام دیا تواس نے سام کا جواب و بتے کے ساتھ ان کی توب تعظیم و تحریم کی اوران سے کہا اے اہل علم اورار باب قرآن لمي تهين التُرتعا لي اوراسس كيدسول مقبول صلى التُرعليدوهم كي فاطر آزاد كرنا بون - التُدتعا لي ابن صائع برمعن كري جى نے تہيں سرى فوت سے كر تكليف دى۔

حفرت محد بن منكدر كے صاحبزادے بيان كرتے بي كرا بل بين كے ايك آدمى نے ميرے باب كے پاكس انثى دينار بطورا انت رکھے اوران سے کہا اگر خرورت پڑسے تو ان کوخرچ کر لیناجب واپس آؤل توسی اوا کردینا اور دہ خودجہاد

مدینه منوره می سخنت قحطاور خشک سالی نے غلبرکی میرے باب نے وہ دینار لوگوں میں تقسیم کر دے بھوڑا و صبری گزر تھا كردة تفص داليں آگيا اوراكس نے اپني ان ان طلب كى ميرے باب نے اسے كہا كل آنا ديس تمهاري ان طاب مكم دول گا) وہ خودرات مسجد سر لیے میں ہی تھیر ہے کھی روضتہ افدس بیاعا عز ہونے ادر نبی اکرم صلی الشرعليدو لم كی نظم عنایت سے طلب گار موتے اور کھی نبرٹر لفین کے پاکس آتے اور دعا والتجاء کرتے سی کم سپیدہ سم نودار ہونے لگا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ تاریکی میں ایک شخص نے فی ملی اُکے بھھاتے ہوتے کہا۔ اے تحدین سنکدر سی سی لیجئے۔ انہوں نے ہاتھ برطعا

اں کودصول کیا کھول کر دیکھا تو دسمی استی دیناراسس میں موجود تھے سے ہوئی تورہ تنعمی آگیا انہوں نے استی دیناراس کے والحادية اورلوسيلنى كرم ال قرض سي سكروش موسي)-

33)1

الالقاسم عبدالشرين منصور مقرى فرما تني بي كرمبرے والدمخترم مجه سے بورا مفتہ قرض اٹھاتے رہے تھے حتی كرسو درسم ان سے جی زیادہ قرض ان کے دعے واحب الاوارم حا ماحب میں اوائیگی کا مطالبہ کریا توقعم کھا کر فرماتے میں نیجر کے وال فردربالفردرا داکردوں گا کئی مرتبہ جب سی صورت حال درمیش ہوئی توہیں نے ان سے عرض کی کر ہفتہ کے روز آتنی رقم آ ب کے الس كهان سے آجاتی ہے تو آب آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا اسے میرے بیٹے میں بورے ہفتہ کے ختم اور اور ادو و فائف جمع كرنا رښامچەل اورجمعوات كوان سب كانواب بارگا ه رسالتمائب عليدات دېم مي مش كرتا بون اورساتھ ہى عرض كريا بهوں -يارپوالسد برے وضرکے لئے نگاہ کرم وعنائت سوتومیرے باس اتنی تھم اسے مقام ہے بہنچ ماتی ہے جن کامجھے وہم و گمان تھی نہیں رئادراس عمر عوض ادا وجات بي -

يوسف بن على جوكر حرم رمول صلى الته عليه وسلم كے مجا ور تھے بيان فرمات بن مجھ بديهت سا قرمن چراه كياجي كى وجہ سے لى نے مدینہ منورہ سے باہر جانے كاقصدكيا بھر باركا ، نبوى ميں حاصر بواا درائيے قرص كى ادائيكى بى آب سے استنا شكيا. فرابيس دولت وبدارسيم شرف مواكب في مجهدوي بيضي رسن كا انساره فرطا اسي دوران الله تعالى في الساسخص مجه المافرادياجي نير مارع قرصف اداكرديف

ام ناظمہ اسکندرانیہ کا بیان ہے کہ ای مدینہ منورہ حافر ہوئی تومیرے پاؤں پسخت ورم اور سوجی ہوگئی جس نے مجھے الله كرديا اور علين بعرف سے بالكل معذور روضة اقدس كے كرد چركائتى رستى اورعرض كرتى ياجيبى يارسول الله لوك مالنزی دے کر گھرول کولوط سکتے اور میں پیچھے رہ گئی ہول میرے ائدروائسی کی عمت واستطاعت ہی بنین رہ گئی۔ یا تو ہے المانت النيال وعيال كرياس الني جاول ياييس وفات أجائه اورآب كى باركاه اقدس مين بني جاوك وه اسى استغاثه کردو ہراتی رہی بالا خر ایک دفعہ وہ روضترا قد سے باس موجود تھی کرتمن عرق جوان وباں پہنچے گئے جو بچار پکار کرکہہ رہے تفکون م جو کم کمرمری طرف جانے کا ادادہ رکھتا ہے ؟ وہ فورًا ابدلی بیں اال میں سے ایک نے کہا اعقو- اس نے کہا كُوْلُتُونَهُ يَ عَتَى - إسى في كَها ابنا قدم لمباكرجب اكس في قدم أكر برهايا ورانبول في اس كى حالت ديكيمي توكهابان الا الرب من محمنعل ملی بارگاہ نبوی سے ارشاد مواسے) انہوں نے مجھے اپنے بساتھ لیاا در تیزرفتاراونٹنی پرسوار لایا اور کم کرمر بنیجا دیا -ان می سے ایک سے جب ای کے متعلق دریا فت کیاگ تواس نے کہا میں نے خواب میں رسول · تعلم ملی الشرعلبه وسلم کی زیارت کی آب نے مجھ سے فرما یا کربی عورت پا قرامیں عار صندلاحت مو لیے کی وجہ سے اپا بہج ہوگئی ہے اے مے جاؤا در مکم محصر بہنچا دو کیول کہ گئی داول سے یہ مجدسے استان اورفر بادرسی کی درخواست کر رہی ہے۔ فرمانی میں میں میں سے کمروں سے کمر کرم مینچ گئی اور مجر بغیر کسی بہتا نی اور تعلیف کے اسکندریہ بنچ گئی اور

قدم بھی بالکل درست موگیا۔

سخرت عبدالدین جزوتی فرات می سرسال میری آنکه کو بهایری لاحق موجاتی - ایک دفع در بند منوزه کی حافزی نعیب تعی که اس در دف دوره کیا بین فورًا بارگاه حبیب علیه السام میں حاضر بوا اورع ض کیا بارسول میں آپ کی نیاه میں بول اورا کے زیرسایہ بول مبرہی آنکھ دکھتی ہے اور در دو تکلیف میں بتبلا ہول - بیع ض کرنا تھا کہ فورًا آنکھ درست بوگئی اور نبی اکرم صلی اسٹر علیہ وسلم کی برکت سے اسس دن سے ہے کواپ تک بالسکل تندرست ہوں اور کھی ہی آنکھ کی شکایت دہیش نہیں بوئی-

سنینج البوعبدالنگر تھر بن ابراہیم الہذل فرہ تے ہیں۔ ہیں مدینہ طبیبہ میں حاضر تھا اور میرے ساتھ کمچے فقرار اور درویش ہی تھے۔ جب ہیں نے رخصت ہونے کا ارادہ کرلیا اور حافر بارگاہ ہوکر عرض کیا کہ یارسول النڈ بھے بطور سفر خرج ہیں درہم در کا رہیں۔ فورًا ایک شخص نے آکریس درہم مبرے توالے کروسیتے داور نبی کرمے علیہ الت کا کے ساتھ استغاثہ کی ہوت مدعا پورا ہوگا)۔

ابوموسی عیشی بن سلام رحمدالله تعالی برای کرتے ہیں کہ ابوم دان عبداللک بن حزب الله حج کہ بہت خلیل علیالته میں موزن تھے تیرہ سال کاع صرمد مینہ مغورہ ہیں مقیم رہے۔ فرما تے ہیں مد بنہ طیبہ میں تعطیسالی کا ذور موا آنہ ہیں ہے اپ نے استا معاملہ میں اللہ تعالیم کی طرف رحمات کہ جا قربی عرض ہیں آب سے دوری بہر صرف الراہیم علیل الوث اللہ تعالیم کی حرب الراہیم علیل الوث میں حرب الراہیم علیل الوث میں حرب الراہیم علیل الوث علیہ اللہ تعالیم کے مزاد اللہ تعالیم کی طرف من ہواؤ۔ ہیں نے حسب اللہ شاد وہاں حاصری وی تو اللہ تعالیف نے دوہاں موفن اللہ تعالیم کے مزاد اللہ تعالیم کی طرف منتقل ہوجاؤ۔ ہیں نے حسب اللہ شاد وہاں حاصری وی تو اللہ تعالیف نے دوہاں موفن کی تو اللہ تعالیم کے مزاد اللہ تعالیم کی بہر ماں عطافہ ما تمیں۔

سنخ الوموسی فر ماتے ہیں ۔ مجھے بیرا طلاع ملی کہ ہمارے شیخ الوالفیٹ رہے مار دینی قرآن مجید ساسنے رکا کواس کی الا وت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے قطعًا رسم الحفاسے آگی عاصل نہیں کی تھی ۔ مجھے اس بات پرتفین نہیں آ تا تھا ۔ جب ہیں ان کے پاکس ملہ مکرمہ ہیں حاصر ہوا توان کو صحف شرکھنے سے عدہ انداز میں شجوید کے ساتھ قرارت کرتے ہوئے پایا جب ہیں نے اس کا سبب دریافت کیا توانہوں نے فرما یا ہیں مربینہ منورہ کی حاصری کے دوران سجد نبوی ہیں ہی رات گذارتا اور مناسل ملی اللہ علیہ وسلم کے حضورا نبی حاصات بیش کریا۔ اسی دوران میں نے اللہ تعالیہ وسلم کے حضورا نبی حاصات بیش کریا۔ اسی دوران میں نے اللہ تعالیہ وسلم کے حضورا نبی حاصات بیش کریا۔ اسی دوران میں نبی کریم علیہ وسلم کی خباب ہیں نبی اگرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیا رہے عرض کیا کہ مجھے قرآن مجمد دیکھ کر میڑھنا آ جائے ہے عرض کرکھے وہیں بیٹھ گیا تو فرا اونگھ آگئی۔ نبی کریم علید الت میں کی زیا رہ سے تا تھی کو تھنڈک اور دل کوسکون و قرار نصیب ہوا اور سا تھی آپ فرا اونگھ آگئی۔ نبی کریم علید الت میں کریا رہتے اللہ نبی تھی کے تھی کو تھنڈک اور دل کوسکون و قرار نصیب ہوا اور سا تھی آپ نے بیم تردہ جھی سنا یا ہے کہ اسے مار دینی اسٹر تعالیے نے تمہاری د عاکوقبول کو لیا ہے۔ لبندا قرآن مجید کو کھول کر ساسے ملکھ نے بیم تردہ جھی سنا یا ہے کہ اسے مار دینی اسٹر تعالیے نے تمہاری د عاکوقبول کو لیا ہے۔ لبندا قرآن مجید کو کھول کر ساسے ملکھ

ادراس کی تلاوت و قرارت کرد بچونهی سپیدهٔ صبح نمودار موابی نے حسب الارشاد مصحف شرلف کوساسنے رکھا اور بانکلف قرارت شروع کردی ربعض اوقات کسی آیت بی مجھ سے تغییر تبدل موجاً ما تو سونهی بی سونا توکسی شخص کو سیا کتے موئے سنتا فلال آیت بی تہمیں تصحیف و تفسیر دربیش موئی وہ دراصل اس طرح ہے۔

معرك قدي دارالعارم جامعدازهم بن منصب قرارت برفائرا يك استاذ في تين طلاق كم ساتوقهم كالى كروتخف می سرے پاس فن تجیدو قرارت کی تعمیل کرنے گا تواس وقت تک اس کو اس فن کی تدریس کی سنوا جازت نه دول گا حب كك دس دينار بطور نذرانه وصول نهكريول گانتواه وه سندا جازت كاحتناجي حق داركيون مرمو! الفاق سے ايك فقراورنا دارشخص نے ان کے ہاں فن قرارت حاصل کیا جب سنداجانت طلب کی تواستا دنے اپنی قسم کا تذکرہ کیا شاگرد رنجده فاطر موا- اپنے ساتھوں سے صورت حال کا تذکرہ کی تو انہوں نے یا رجع کردیئے۔ استا دی فدمت میں سی ك كرانبول نے ان كے قبول كرنے سے انكاركر دیا۔ وہ نا دار متعلم استاد سے رخصت ہوا ديكھا تو سار بان نے محل كوتيار لركها ہے اور كم كرم جانے والا ہے اس وروئش نے دل ميں عزم كريا كران يا نج دينارول كوج برخرج كرتا ہوں جنانچہ فروری مامان خریدا اور کم کرمر کے ارادہ پرمعر سے دوا نہ مواجب حاضری کی دولت نعیب ہوئی اور ج کی سعادت سے ہرہ در بوگ تو مدینه متوره کی حاصری دی - جب رسول کریم علیه انسام کی بارگاه بیس پناه بی بهنجاتو عرض کیا -السام علیک مارسول شد بعدازان المرسع سروى ومنقول قرارات رجمت كونس عليدات الم كے صور برها الله اورع ص كيا يرقرارت فلان شيخ اور فلان مقری کے واسطرسے جاب والاسے مجھ کے بہنچی ہے جس طرح آل خباب کو بواسطة جبر تبل المبن علیدات کم الله تعو سے بنجی میں نے اپنے شنے سے مدا جازت طلب کی گرا نہوں نے دینے سے انکارکر دیا میں اس کے صول میں آپ لى ذات اقدى سے استفالد كرتا بول - اتناعرض كيااور جاكرسور با ينواب بين رحمت مجم صلى الترعليه وللم كى زيارت نفيب وى آپ نے فرايا جاكراپنے شنے كوسلام دنيا اور كهناكم رسول فلاصلى الشعليدوسلم فرمانے بي كربغيركسي بديروننزان کے تھے۔ ندفوا عنت عطاکرو و اور اگروہ اس پنیام می تھے رات گی نہ سمجے اور تھے پراعتما دوا عنبار نہ کرے تو کہنا کرآپ نے ذُمَرًا ذُمَرًا والی نشانی میری استگونی کے لیے دلیل وامارت مقروفرائی ہے۔جب وہ نادر سعلم مصربینجا ابنے شخ کی فدست مي حاضر موا اوررسول خدا عليه التحيية والنبار كابينيام بغيربان فرموده علامت وامارت كمي مينجايا - حب شيخ في اس كى مدانت ياعمادواعتبار نكيا تواكس نے كهاميرى صداقت كى علامت ذُهرًا دُهرًا سے-يدسنتے ہى استادكى چنے نكل كئى اور فی کھا کر گیا۔ جب ہوٹ آیا تو حاضر س مجلس نے دریافت کیا میر کیا قصر ہے؟

الرون ها ورائل كيد بب وه سري و ما سري بن ك دويك يديني المرجم المركان كيد بالمركان كيد المركان الكيد والاولان المركان المركان

تو بین نے تنم کھائی کہ میں قرآن مجید کی تلاورت بینرفہم اور تدرب عائی کے نہیں کر دن کا کمراسس طرح قرآن مجید کے صفو صبط کی نوتبار بہت سست ہوگئی اور عرصہ دراز گزرنے پر حرف قلیل سحہ تلاوت کر سکا اور قرآن مجید عبو لئے تکا چنانچ ہیں نے اپنی قیم کا کفارہ دیا اور قرآن مجید کو صفظ کرنا شروع کیا اور بیٹ ضلہ تعالئے اس کو حبار صفظ کر لیا ۔ ایک دن دوران تلاوت جب یہ آیت مقدسرز بان برا کی ۔ شکہ اُؤکٹ شنگ اُلیکٹاک الیکٹاک اِصطفائی نا مِن عباد نا خَمِنْ مُحْفَظ کالے گئی لِنَفْسِه وَمِنْ اُمْمُورُهُ مُنْ مُنْهُمُورُ سابِنَ بِالْنَعْ بُراتِ ۔

" بھرہم نے وارث بنایا کتا ہے کا ان لوگوں کوجہہیں ہم نے اپنے بندوں ہیں سے جِن لیا بسی ان ہیں سے بعق ظالم ہیں بعقی درمیا مذروی پر- اور لبقی خیرات اور بھیلائیوں کی ظرفٹ سبقت نے جانے والے ہیں ۔ توہیں نے سوہ چا کا مشن جھے معلوم ہمتا کہ ہیں ان تین اقعام ہیں سے کس قیم ہیں واضل ہوں۔ بھر ہیں نے دل ہی ول ہیں بہتیجہ افذکیا کہ میں دومری اور شعیری قسم میں بھینیا واضل نہیں لہٰذا صرف پہلی قسم میں ہی شامل ہوں اور سخت علم و اندوہ لاحق ہوا۔ اسی دوران بیند آگئی ۔ اور سخت میلار نے یا وری کی مجوبِ خداصلی النز علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ نے جھے فرایا قرآن مجید کے قاربیوں اور تلاورٹ کرنے والوں کو بہم زوم سنا دو کہ وہ دُعیًا ڈیکی بینی فوج ور فوج اور کروہ ورکروہ جنت

یں ماہ می ہوں کے اس فقر و نادار شعلم کی طرف متوجہ ہوا اس کی بیٹیا نی کو بوب دیا اور ھاخرین مجلس کو فرایاتم گواہ رہا کہ میں منافر میں کے اور شعلین میں سےجس نے اس کو اجا زت دی ہے کہ وہ خو دال فرار ت سبعہ وعشرہ کے ساتھ قرآن مقدس کی قرارت کرسے اور شعلین میں سےجس کوچاہے پڑھائے۔ اور میرسب رسول کرمم علیہ السام کے ساتھ استغاثہ و توسل کی برکت تھی ۔

سنیخ الوا براہیم دراد جن کی کرامات مغربی علاقہ بی شہور وہ کوفت ہیں اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک وفعہ جندرما تقیدوں کی رفاقت بیں جے سبت النوکے لیے سفر کیا ۔ کہ کرمہ پہنچ کر منا سک جے اداکئے بھر۔ روضة رسول الند صلی النوعلیہ وسلم سریر حاضری دی ۔ ان کے ساتھی وابس روانہ ہوگئے اور انہیں زاوراہ کی فلت کے بیش نظوبیں چھوٹر گئے وہ حضوراکرس صلی النوعلیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ میں حاصر ہوئے اور انہیں تاور انہیں جو اور سے مار ساتھی میرے ساتھی میں میں حاصر ہوئے اور انہیں ۔ نواب ہیں حبیب کرم صلی النوعلیہ وسلم کا کہ بنار میں میرے ساتھی میرے بیاں چھوٹر کر جھے گئے ہیں ۔ خواب ہی حبیب کرم صلی النوعلیہ وسلم کا شروب ویدار نصوب میں اور آب سے فر بایا کہ شریف جا قراور وہاں ایک شخص زمزم کے کنوئیں پردوگوں کو بانی کھنچ کر بنا کہ بناکہ رسول کرم علیہ السم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھے میرے گئو تک بہنچاؤ۔

بلار ہا ہوگا اس سے کہناکہ رسول کرم علیہ السم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھے میرے گئو تک بہنچاؤ۔

وائے ہیں میں حب الارشاد مکہ کرم بہنچا۔ جاہ زمزم ہرگیا دائی شخص بانی کھنچ رہا تھا) میں تھی کہ جھے کہ ہم بی بایا تھاکا ای

نے مجہ سے کہا کہ لوگوں سے پانی سے فارغ ہونے کہ مجھے مہلت دیں ۔ جب وہ پانی بلا نے سے فارغ ہوا تورات کا دقت اس نے مجہ سے کہا ہیں۔ الشرشر لعب کا طواف کر لو اور مہرے ساتھ مکی شریف سے بالائی حصہ کی طوف جو انجہ میں طوا سے فارغ ہو کراس سے ساتھ اس سے قدم بھر ہیں ہوا تھر ہوں ایک ایسی وادی میں ہنچا ہوا تھا جس میں ہدت تھے ورخ ان کے چھے میں نے دل میں سوچا ہوا دی تومی ہے علاقہ وادی شفشا وہ کے بالکل مشا بہ ہے ۔ جب بھی طرح سیدہ سمح فورار ہوا ا ور بی نے فورسے دیکھا تو وہ واقعی وادی شفشا وہ تھی میں اپنے اہل وعیال کے باکس گیا ان کو اپنے گر ہنچنے کی عجیب وغریب وارسے وارسے ان کو اپنے گر ہنچنے کی عجیب وغریب وارسے وارسے ان ساکر ورطہ حرب میں ڈال دیا۔ لوگوں نے مرا پاتھ جب بن کر مجھ ہاں ساتھ ہوں کے متعلق دریا فت کی ۔ بیں نے انہیں بتایا کہ وہ لوگ مجھے حقوظ سبھا چندا ہ گذر سے نومیرے وہ ساتھی بھی آہنچ ارکا ہوں تھی بھی ہی آہنچ اور انہوں نے خود اصلی صورت مال لوگوں سے بیان کی ۔ (تب سب کولھیں تا گیا) ۔ ورساتھی میں وہ ساتھی بھی آگیا) ۔ ورساتھی میں ان کو ورسات سبھا کی ورسات ہیں کہ ورسات بیان کی ۔ (تب سب کولھیں تا گیا) ۔

ابوالقاسم نابت بن احد بغلادی نے بنایا کہ انہوں نے مدینہ طیبہ بن آیک شخص کودیکھا جس نے مزارا قدس کے پاس صبح کی افران دی اوراس ہیں ، اکتقادا ہ کی نوام میں سے ایک نماوم نے اس کے پاس اس کی فراس کے باس کا تھی اور آپ کے سامنے میرے ساتھ میں ساوک مور با اور عرض کیا گیا ہوں اور آپ کے سامنے میرے ساتھ میں ساوک مور با سے وہاں سے اٹھا کر گھر بنیا یا گیا گر بین دن کے بعد مرکیا اور داہی اس کا ان اور کا تھا کہ وہ خادم فور امفلوج ہوگیا۔ اسے وہاں سے اٹھا کر گھر بنیا یا گیا گر بین دن کے بعد مرکیا اور داہی

ا کی ہاشی خاندان کی عورت سے نقول ہے کہ دہ مدینہ منورہ میں تقیم تھی اور سجد نبوی کے نین خادم اس کوابذار وسکی سے نقیت سے نقصہ اس نے کہا ایک دن میں سنے بارگاہ رسالت بنا ہ میں النوعلیہ دستم میں فریا و وزاری کی توجرہ مبارکہ سے آواز آئی ۔
بیا نیرے لئے میرااسوہ کافی نہیں ہے۔ توجی لوگوں کی ایذاؤں پراسی طرح صبروشی کی سے کام سے جس طرح کہ میں نے بیا نیرے سے کام دیوصلہ سے کام اور وہ تینول خادم اور در ودکرب در پہنٹی تھا فورًا زائل ہوگیا اور وہ تینول خادم جلد ہم موسل کانسکار ہوگئے اور وہ عورت عرصتہ دولزندک و لمیں تقیم رہی اور وہ بی اس کا انتقال موا ۔

پایقا کرمار مان نے پکار کرکہا ہمارا اونظ دستیاب ہوگیا ہے۔

ابوالعباج یوسف بن علی فرماتے ہیں میں مکہ مرسے مدینہ منورہ کی طرف پدیل چلنے والے راہ بر گامزن تھا کہ راستنہ سے بھٹک گیا ہی نے فورًا نبی اکرم صلی اللہ علیہ زلم کے ساتھ استعالٰہ کیا ۔ فورًا ایک بورت آتی ہوتی نظر سے بی جو مجھے اشارہ کرتی ہے کہ میرے جھے ہیں چھے چلتے آؤ۔ جنا نجہ ہیں اسس کے چھے چلنا ہوا مدینہ منورہ نہنے گیا ۔

البالهجاج ہی کا بیان سے کہ لی نے نقرا، بیں سے ایک شخص کو دیکھا جو مدین طیبہ کے دات نہ سے بھٹک گیا تھا۔ جب
اس نے نبی اکرم میلی الشرطلیہ وسلم کے ساتھ است خانہ کی تو فور ااسس کو صفرت عباس رضی الشرعنہ کا تورو و معلی و بیا (اور
مدینظیمہ کی طوف رسمی فی ہوگئی) حالانکہ اسس حکمہ اور مدینہ شریف سے ورمیان دوون کا بلکہ اس سے جبی زیادہ کا فاصلہ تھا۔
ابوعبد الشرسالم المعووف بخواجہ کا بیان ہے کہ لیں نے تواب ای اسپنے آپ کو دریا نے نیل کے اندر ایک جزیرہ پر سم موجود بالا اور کی دیکھتے ہوں کہ ایک جزیرہ پر ایک موجود ہوئی جن کے لئے اس سے میرے توف دوسینت کی کوئی انتہا و نہ رہی ناگاہ
ایک مقدر سے ہی میرے ساسنے آ موجود ہوئی جن کے متعلق میرے دل نے بیگوا ہی کہ ربول خواصلی الشرعلیہ وسلم ہیں۔ انہوں
ایک مقدر سے بی میں میں میں میں میں میں ہوئی مشکل درمیش ہوجا نے تواس طرح کہد دیا کرو۔ آگاہ اُسٹنے کہ کوئی جن کی بیائی کم دورتھی
ایک مقدر ایک خواب جن کی بنا ہ طلاب کرتا ہوں۔ میرے احباب میں سے ایک شخص نے سفر کا الادہ کیا جن کی بیائی کم دورتھی
ایک میں تھا ہی تواب جن بیان کیا اور اس سے کہا کہ جب آپ کواٹناء راہ میں کوئی مشکل درمیش ہوتو اس طرح کہنا۔
ایک مشت چی توب سے کا درمیش کو اسٹان کو اسٹان میں کوئی مشکل درمیش ہوتو اس طرح کہنا۔
ایک مشت چی توب سے کا درمیش کی اور اس سے کہا کہ جب آپ کواٹناء راہ میں کوئی مشکل درمیش ہوتو اس طرح کہنا۔
ایک مشت چی توب سے کا درمیش کو اسٹان کو اسٹان میں کوئی مشکل درمیش ہوتو اس طرح کہنا۔

حب وه مفر مر پروانه موگیا اور مقام گرایخ نریه نیچا جهال بانی کی سخت فلت تھی اس کا خادم بانی کی طاش میں جہا گیا۔ اس نے مجھے تا یا کہ شکیزہ میرے ہاتھ میں جا اور میں بانی کی طاش میں بطری وقت اور پریشانی محسوس کر دبا تھا۔ مجھے فورًا آہب کا خواب اور قول یا و آیا تو میں نے عرض کیا ۔ ان مستجیر دبات یا رسول امله میں اس حال میں تھا کہ ایک آوی کو اس طرح آواز ویت موسے سے موسے سے کو اور ساتھ میں محصے شکیزہ میں بانی سے گرف کے گرف کی آواز دیتے موسے کی اور کی میں بانی سے کر اور ساتھ میں محصے شکیزہ میں بانی سے گرف کی آواز دیا تی و بیٹ کی حتی کہ میرامشکیزہ ٹریم کی اور محصے میں معلوم منہ موسکا کہ وہ شخص کھوسے آبا اور کہاں گیا ۔

الشیخ الصالح الوالحن علی بن یوسمف البقری فراتے میں ایک رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑائیر ایسے اسے اس نے ورا نبی اکرم صلی الدّعلیہ وسمے الله کاربنانا جاہا ہے۔ یں نے فرا نبی اکرم صلی الدّعلیہ وسلم کے ساتھ استخاب کے اور مجھے اپنا شکار بنانا جاہتا ہے۔ یں نے فرا نبی اکرم صلی الدّعلیہ وسلم ۔ وہ ساسنے سے مسطی کی گر تھے دائیں جا نب سے حملہ اور مواہیں نے بھر بطور استفالہ نبی اکرم صلی الدّعلیہ وسلم کا نام نامی پکارا۔ وہ اوھ سے مہط گیا لیکن بائیں جا نب سے حملہ اور مونے سے میا تو اس میں اللہ علیہ وسلم کی نامی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی پکارا۔ وہ اوھ سے مہط گیا لیکن بائیں جا نب سے حملہ اور مونے سے میا آور سونے لیگا ۔ اچانک ایک نامی سے میں اور میری اور میری انکو کھی گئی ۔ شخص آموجو دہوا جو میرے اور شیر کے ورمیان حائل مہرگیا اور شیر میری نگا ہ سے اوھ ل موگیا اور میری انکو کھی گئی ۔

نی پاک صلی الندعلید و لم کی زیارت کی-آب نے اُس سے فرما یا کر مرحری شخص کو بنی شبعہ کے قبضہ سے آزاد کوا کر گر جیج دو۔ اور ریسب کمچھ رکنت تھی بنبی کریم علیرات کا کے ساتھ استغاثہ و آوسل کی۔

الوعبدالشر محرين ابى الامان كهنت لمن كرحب الوغزيز تناده مدسنه طيسه من اكرنازل موا اوراسس كو اپنے قب عند من لين كارا ده كيا توباب بلاوسے داخل موكر باب حديد تك بهنچا اور كچ حصد مدسنه شراعيف كا اس كے قبضه من آگيا ترخوام سجڙي ميں سے بشرئ نامی خادم نے مدرسہ كئے بحول كو اپنے ساتھ ليا اور بارگاہ رحمۃ للعالمين عليه الصلواۃ والتسكيم ميں حاض موكيا اپنى دستار ان كے گلے ميں وال دى - انہوں نے بورع كو نا شروع كيا إشت كرنا وبلك كيا دستون الله -

اسے دسول فلا ہم نے آپ کی بناہ پیکوشی اور آپ کے زیرسایہ آگئے ہیں دلہذا ہماری لا چرکھیے۔

ابوالعبان احمد بن محدا للواتی نے بتایا کہ شہر فانس ہیں ایک عورت تھی۔ اس کو حب بھی کوئی ہنی وتنگی اور

ابوالعبان احمد بن محدا للواتی نے بتایا کہ شہر فانس ہیں ایک عورت تھی۔ اُس کو حب بھی کوئی ہنی وتنگی اور

پریشان کن صورت حال در پیش ہوتی تو وہ دولوں ہا تھ ا بنے چہرہ پر دکھ کوا ورا کھیں بند کر کے کہتی " محت ملگی جب

اس کی دفات ہوتی تواس کے قریبی رہ تہ دار نے اس کو خواب میں دیکھا اور درطافت کیا " اے سے بھی تھی آپ نے

تبر میں بطور امتحان و ابتلاء آنے والے دوفر شتے اور کہا " محرب میں دیکھا جب میں نے ہاتھ منہ سے مٹائے تو

میں نے ان کو دیکھا تواہی ہا تھ منہ بررکھ لیے اور کہا " محرب میں النرعلیہ وسلم ۔ حب میں نے ہاتھ منہ سے مٹائے تو

قبر میں ان کاکہیں نام ونشان نہ تھا۔

قبر میں ان کاکہیں نام ونشان نہ تھا۔

بانف غيبي كارسول فداعليالسلام سط سنعاته كي لقين كرنا

اسرافی الواسحاق ابرانهیم بن علیسی بن ما جدالحسینی فرماتے کہیں ہم شمام اور مدینیۃ النبی صلی الشرعلیہ وسلم کے درمیان سفر کررہ سے تھے کہ مہارا ایک اور مجھے حضرت شبنج احمدرفاعی کے متعلق برافلاع بلی ہو تی تھی کہان کا فرمان ہے اور اعلان عام ہے کہ حب شخص کو کوئی تھا جت درمیش ہو وہ عبادان میں میری فیرکی طرف متوجہ موکر میرے ساتھ استخانہ کرے اور میات قدم جھے تو اس کی حاجت ان شاء النّد مرافے گی۔ جب میں اس خیال پرعبادان کی طرف متوجہ ما در استخانہ کا فصد کیا تو ہاتف غلبی نے مجھے آواز دی ۔

اَ مَا تَسْنَعُي مِنْ رَّسُولِ اللهُ فَسَتَغِيثُ لِغَيْرِم -

کیا تھے رسول النّرصلی النّرعلیہ وَ ہم سُے حیاء بَہیں اُنی کہ اُن رکا فرزند موکراُن) کی بجائے دومرں سے استغاثہ کرتا ہے اس آفاز کے کافول میں برلیت ہی ہیں مدیند منورہ کی طرف متوجہ ہم گیا اور ہیں نے عرض کیا۔ یا سَیّدِ بی یا دَسُولُ ا لَلّٰہُ اِنَّا مُسْنَغِنْدِ بُنُ بِلِگ - اے میرے سروارا سے دسول خوا میں آپ سے فریاد رسی کی اپیل کرتا ہوں سیس یہ جملہ ممل جی نہیں کم

الحدین محد الدون کو مانے ہیں جب بیں بارگاہ رسالت بناہ صلی الشعلیہ وسلم سے رخصت ہونے لگا تو ہیں نے عرض کیا یا یا سے بدالکوئین ہیں ووران سفر صحوار و بیابان ہیں واغل موں گا جب کوئی سختی و مصیبت در بیش ہوئی تو الشر تعالیے کو بکاروں گا اوراس سے وعاکروں گا اوراک سے توسل واستعامت حاصل کروں گا۔ حضرت ابو بجر وحضرت عمر رضی الدعنها کی خدرت ہیں حاص ہو کر حق اس علی عرب کی خدرت ہیں حاص ہو کر حق اس اثنا بھی ایک کی خدرت ہیں حاص ہو کر حق اس طرح عرض کیا و دران سفر ہفتہ جو جنگل و بیاباں ہیں ہے در بے سفر کرتا رہا اسی اثنا بھی ایک کو خوبی ان مقا اور موت مرب سندگلاتی نظر آئی فورا ہی مجھے خیال آیا کہ ہیں نے بارگاہ نبوی اور شونی اور شونی اور شونی اور شونی سے رحض میں ہوتے و قت اوں عرض کیا تو اول معلوم ہوا کہ کئی نے جیھے کوئیں کی نہ سے اٹھا کر منافیر مرب ہھیا دیا اسی طرح حضرات شیخیین رضی الشرعنہی سے عرض کیا تو یوئی معلوم ہوا کہ کئی نے جیھے کوئیں کی نہ سے اٹھا کر منافیر مرب ہھیا دیا اسی طرح حضرات شیخیاں صفح مالی کی برکت سے باہم زکلی آیا ۔

ابوالعباس میرلی رحمدالنّد تعالیے فرمانسے ہی میں سمندر لیں جہاز پرسوار موکر سفر کرر ہاتھا کہ طوفائی ہواؤں نے غلبہ کیا اوقریب تھاکہ ہم غرق ہوجا تے ہیں نے اسی اثنا ہیں کسی کہنے والے کو لوں کہتے ہوئے سنا۔ اسے دشمنوا ور دشمنوں کی اولا دہم پہاں کیموں کر ہے گئے ہیں نے دعاکے بیے ہاتھ اٹھا نے اور عرض کیا۔

﴾ اللهُ تَربِحُومَة وَنَبِيِّكَ الْمُصْطَفَّ عِنْ لَكَ إِلَّهُ مَا اَنْ قَلْ ثَبَى وَسَلَّمُتَنِى سِ

ہم کنار فرامیری دعا ابھی کمل نہیں ہو ٹی تھی کہ ہیں نے طائکہ کو جہا ذکے گردگھیا ڈانے ہوئے دیکھاا وراہنوں نے تھے سلامتی کا مزدہ سنایا۔ ہیں نے اپنے ساتھیوں کو نوشنجری سناتے موتے کہا کل موبرے ن اللہ ہم صبح وسالم بندرگاہ پر لنگرانداز مردائیں سگھیں۔

نے مجے سمندر کی خونیں موجول سے خلاصی عطافر ہائی ۔ الفقیہ الام القاسم ابن الفقیہ الام الشہد عبد الرحن بن القاسم البزولی نے فرمایا جب ہم قصبر سے صلاح میں کہ مکرم کے لئے روان ہو کے تو ہم نے عصر کے بعد جزیرہ مرنا قد کے گہرے بانی والی جنگہ کو عبور کرنے کا قصد کیا گرسندری بانی ہم معام سویا تھا کہ انہیں کھی کوئی عارضرال حق ہی نہیں سوا-

تقی الدین الو محمد السال میں موسلطان القلبی سے منقول ہے جس کا نمادہ علیہ و مضون میرہے کہ میرے بھائی الرئیمیم کے معلق میں الند است نے تقاب میں رول منظم میں الند است نے تقاب میں رول منظم میں الند است نے تقاب میں رول منظم میں الند است کو مجھے کیا عاصد الاس موسل کیا توعض کیا یارسول الند اسلام نفور الند است کو مجھے کیا عاصد الاس موسلام کیا توعض کیا یارسول الند اسلام نفور الند المعلق الند المعلق المعلق

میرے دہ ہوئے اور میں کتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حام ہیں داخل ہوا۔ وہاں تیل سار کھا ہوا معلوم ہوا ہیں نے اسس کو ڈاڑھی مشیخ اور مین کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حام ہیں داخل ہوا۔ وہاں تیل سار کھا ہوا معلوم ہوا ہیں نے دبریشانی کے عالم ہیں) پر ما تو جہنی باہر آیا ڈاڑھی کے سارے بال جوڑ مجے تھے اور ایک بال بھی باتی نہیں بچا تھا میں نے دبریشانی کے عالم

معلی الدن الوعبرالدوسین بن الومتصور ہے ہایا کہ ہیں سام کے مہر مص ہیں تھا۔ میر ازادہ مصر جانے کا ہوا۔ اور دا سخ ذکیبول ، عرادِل اور غاجر ہید کی وجہ سے خوف ناک تھا اور اسی وجہ سے اسس پر آمد ورفت منقطع ہو جائی تھی ۔ ہیں اسی ہوج ہیں تھا کہ جٹھے بیٹھے اونگھ آگئی۔ رسول کرم علیہ الصلوٰۃ والنسلیم کی زیارت ہوئی ہیں نے عرض کیا تو آپ نے فریایا تو خوف ندہ ہنیں ہوگا ہیں ہوں۔ آپ نے فریایا خوف وخشیت کی ضرورت ہنیں۔ ہیں نے دوبارہ عرض کیا تو آپ نے فریایا تو خوف نورہ ہنیں ہوگا ہیں نے سربارہ عرض کیا میرے دشمن بہت ہیں۔ آپ نے فریایا بھے خطرہ واندیت کا ہے کا ہے، جب آئمو کھی تو ہیں جھ سے روان ہوگیا۔ ہیں خوداور میرسے تمام رفقا عرم نر نجرو نو ہی سفر طے کر گئے اور کوئی خوف وخطر در پیش نہ ہوا حالانکہ ہمارے آگے سے روان ہوگیا۔ ہیں نوواور میرسے تمام رفقا عرم نونوں رہنری جاری تھی۔

محرب البارك و فرات بين كرابوالبكير على كى بنيائى جاتى ربى فهى - نواب بين بى رهب صلى الدُعليه رسم كود كا كاكب نے ابنا دستِ سارك ان كى آنكھوں پر پھپرا ہے - صبح اٹھا تو دونوں آنكھيں بنيا ہو كي تھيں -

ابوالقاسم بن بوسف اسکندری گیتے ہی ہمارا ایک ساتھی نابینا ہوگیا بہت سے اطبا جبع ہوئے اور صلاح و مشورہ کیا گرانہیں اس کے لیے کوئی دوائی اُن کی سمجھ ہیں نہ آئی ۔ جب انہوں نے لاعلاج قرار دے دیا تو تواب ہیں بید کوئین علیہ الصلواۃ والس می کی زیارت نصیب ہوئی وض کیا یارسول النّد ہیں آپ کی بناہ وکف لت میں موں آپ نے فرایا کوئین علیہ الصلواۃ والس می کی زیارت نصیب ہوئی وض کیا یارسول النّد ہیں ہیدار موا گریندہ ون گذر گئے اور بینائی کی بحالی کی کوئی صورت نظر نہ آئی ۔ بندرہ ون کے بعد کی مورت نظر نہ آئی ۔ بندرہ ون کے بعد کی مورت نہیں ہے۔ ہیں ہیدار موادہ النّد اپنا وعدہ پورا فرائی اور مرادہ النّد اپنا وعدہ پورا فرائی اور مرادہ النّعاب کوسلائی کے ساتھ آئکھوں میں لگاؤ۔ بحب میں فرائی اور مرادہ النّعاب کوسلائی کے ساتھ آئکھوں میں لگاؤ۔ بحب میں بیدار مہا اور صبح ہو گئی تو میں نور میدا ہوگا۔ اسے ذرئے کم کے اسے اس کا خون حاصل کیا اور مرادہ النّعاب ہے کہ انہیں تھوں میں نور میدا ہوگا۔ اور القاسم فرمانے ہیں ہیں نے اس کی آئکھوں کو دیکھا وہ بالکل متذربت تھیں اور کول

یں نے جو سے کام مے کہ کہا۔ اسے اجنبی شخص آونے بھے دیکھنا کیسے تعلی ل جولیا ؟ انہوں نے جواب ہیں کہائیں تیرا۔

ہوں ۔ ہیں نے خیال کی کہ حضرت علی المرتضائی خدا رضی الشرعنہ ہیں لہٰذا ان سے عرض کیا اسط میرالمومنین دیکھتے نہیں ہویں کی صال ہیں ہوں۔ انہوں نے فرطیا میں تمہارا باب محرسول الشرعوں۔ ہیں روبٹیری اورعرض کیا۔ یارسول الشرمیرے بیے دعا خوا ہے اللہ میں عطا فرط نے جہر سے الشرعوں۔ ہیں روبٹیری اورعرض کیا۔ یارسول الشرمیرے بیے ہاتھ بھے پھوا۔ ہیں نے اپنا ہاتھ اکھوں کو حرکت دی جھر فرطیا۔ الشرعو کے نام کی برکت سے فرائی ہوجا۔ ہیں نے عرض کیا کیے المول ؟ فرطیا دونول ہاتھ تھے پہوا کو میں نے ہاتھ اکھوں کی کہا دونول ہاتھ تھے پہوا کو میں سے ہاتھ اکھوں تھی اس مرح کیا چھر فرطیا المقوال شرحات وعا فیت عطا ان دونوں کو کپڑ کو کھینے آو میں اٹھ کھوری تین مرتبرا ہے نے اس طرح کیا چھر فرطیا المقوال شرحات وعا فیت عطا کودی سے دہوں کو اس موحت وعا فیت عطا کودی سے دہوں کو اور محموسے رخصت ہوئے جو بھول کے اس کو دونوں کو کہا کہ کھول توصوت یا بنقی ادراس کا تشکر سے ادا کوا ورتقوی در ہم نیر گاری کو لازم پچر اور در محموسے رخصت ہوئے ۔ حب کو تصوت یا بنقی ادراس کا تشکر سے ادا کوا ورتقوی در ہم نیر گاری کو لازم پچر اور در محموسے رخصت ہوئے ۔ حب کا کہ کھول توصوت یا بنقی ادراس کا کہ تھا ہوں اس کی کیا دونوں کو کہول وادر محموسے رخصت ہوئے۔ حب کور سے کہ کھول توصوت یا بنقی ادراس کا تشکر سے ادا کوا ورتقوی در ہم نیر من کیا دراس کی کور در معروف مورکی ۔

ام ابو مرعبدالتی اسبیلی فراتے ہیں اہی غزناط ہیں سے ایک شخص کے پاؤل میں ایسا عارضد لاتی ہوائیں کے علاج سے الحبا عاجز آگئے اور اسے بھی اس کی تندر کرنی سے مایوس کر دیا یہنا نبچہ وزیرا دیب ابوعبداللہ محرین ابی انحصال نے اسس کی طون سے بارگا و نبوی میں عربینہ مکھاجس میں اس بھیاری سے شفا اور اس عارضہ سے تندر سے کا سوال کیا گیا تھا اور اس عراصیہ

بِنَا بُ وَقِينُهِ فِي زَمَا نَسْبِ مُشْغِى بِعَنَا بِ فَعَبْرِ رَسُولِ اللّهِ احْدَمَدُ يُسْتَشْغِي يع بين ب اس شخص كابولو هے بن كى وجہ سے گرا براسے اور الم کت كے نمارے پرسے اور احمد مجتبلے كى قبر اقدى سے شفا كا فلاب گارہے۔

لَهُ قَدَمُ مَا فَهُ قَيْدًا لَدَ دُهُ وَخُطُوهَا فَلَهُ مَنْ يَتَطِعُ إِلَّهُ الْهُ فَالَمْ فَالَمُ فَالَمُ ال اس كے قدمول كوزمانداور گردش ايام نے چلنے اور اٹھنے سے معذور كرديا ہے اور صوت كون وست سے شارق كى بى استطاعت ركھتا ہے ۔

وَكُمَّا رُائِكَ النَّرُدِّارُ يُنْتَكُ رُوْتَ وَ وَقَدْ عَاقَ وَ عَنْ فَصْدِل لِا عَالِنُّ الصَّعْفِ وَكَاقَ وَكُمَّا رَائِكَ الرَّوْ الصَّعْفِ وَكَاقَ وَكُمَّا جِدَكِ السَّاسِ مِارِكَ الراده سے وَ مَن فَاتِرانی نے بازرکھاتھا۔ ضعف وناتوانی نے بازرکھاتھا۔

ملى اسفًا واستُودَ عَ التركُبُ إِذْ غَدَا تَجَيَّدَةً صِدُقِ تُغَيِّم بِالْعَرُفِ الْمُعَرُفِ الْمُعَرُفِ الْم ابنى الكامى يرافسوس كريت بوت روديا - اور لوقت جسح اس راه معادت برگامزن مواردن كوصدق وا خلاص كا تحفد و تحيد بطور امانت ويا جواني نوت بودّل سے سواروں كوعطر بيز كرينے والاتھا - عض کیا۔ اَللّٰهُ حَرَاقِیْ اَسْنَا لُکَ مِجَاءِ خَبِیتِکَ صلی الله علیه وسلم اِلَّهُ دَدَدُ مَنْهَا لِے النّدین تھے سے تیرے نبی صلی اللّٰه علیہ وسلم کی جاہ ومرتبت اور فرب ومنزلت کا واسطہ دے کرسوال کرتا ہوں کہ میری ڈاڑھی مجھیر لوٹا وسے بس اتناع ض کرنا تھا کہ وہ فورًا اُگ آئی اور نبی اکرم صلی النّٰد علیہ وسلم کی برولت پہلے سے بھی بہتر اور نوبھورت ہوگئی ۔

قا فظ الوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الواعظ کہتے اہیں کہ حاد کے ہاتھ بن آجے نکل آئے جب کی وجہ سے اس کا ہاتھ موج گی۔
اور سب اطباء نے میں فیصلہ دیا کہ اس کو کا طبنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار منہیں ہے ۔ حماد کہتے ہیں ہیں نے وہ دات مکان
کی جہت پر گذاری اور الٹر تعالے کی خباب ہیں عرض کیا۔ اسے عظیم ملک کے کاک ہجہ وائے تیرے اور کسی کوسزا وار نہیں ہے
جھے بغیر کسی حیلہ و چارہ کے اکس ورد لا دوا سے شفا بخش ۔ اسی آنا ہیں آنکھ لگ گئی۔ کی ویکھتا ہوں کہ حبیب کرمیم علیہ الصاواة و
التسلیم تشریف فرما ہیں۔ ہیں نے عرض کیا یا رسول الٹرمیرے ہاتھ برنظ فرما ہے۔ آپ نے فرما یا ذرا اسے لمباکر و ہیں نے ہاتھ
آگے بڑھا دیا۔ رحمت محبم صلی الٹرعلیہ و سلم نے اپنا وست رحمت اس پر بھیرا اور فرما یک اٹھ کر کھوٹے ہوجا وَ میں اٹھ کھڑا ہوا اور
و کھا تو بنی کرمیم علیہ الصلواة والتسلیم کی برکت سے ہاتھ بالکل درست ہو چکا تھا۔

السيدالشرافية قاسم بن زيد بن جعفر الحسيني رضى الترعنة فرماتيم ميرا بايان با تقاد طي گيا - اور دا بيس كا جوز اكوركيا - ايک مهينه بورا و و نون با تفول با تقول کورن مي نشکاے رکھا - سردى سے وان تھے (در و وغيره کی وجہسے) ہونے سے معذور تھا ايک رات الكھ ملى تو تين شخصول کوسا منے موجو د بایا - بین نے ان میں سے ایک سے دریا فت کیا کہ ایک بھوات کی تعرفیت کیا ہے ؟ انہوں نے فرمایا بی ابو بکر جول - بیر عمر بن الخطاب بین اور بیر نبی رحمت شفیع امت صلی الشرعلیه ورث کران کے قدمول سے جا لیٹا اور زار و قطار رونے لگا۔ بھوعون کیا یارسول الله دیکھتے بنین مومیراحال کی ہے ۔ پر بٹری میں دورث کران کے قدمول سے جا لیٹا اور زار و قطار رونے لگا۔ بھوعون کیا یارسول الله دیکھتے بنین مومیراحال کی ہے ۔ اور اس کی ایس میں الشری کی کی کرد ہے تب نے اپنا ہاتھ مبارک آسمان کی طون مالئی بھی کیا کرد ۔ اور اس کی طون اور میں سے بھرعون کیا یارسول الشری ہے ۔ ورائس کی طون الشری کی ایس میں الشری کی الم میں الشری خوالی کرد ہے ہے ان کو با دکل تدریرت بیا یا دورا مثمال کی جا بھول پر سے ملامی کی جب سے اپنا ہاتھ مبارک آسمان کی طون اور اس کی خوالی کی خوالی کی میں الشری خوالی ہے ۔ اور اس کی با دکل تدریرت بیا یا دورا مثمال الم کی خاطر زیون بھی استعمال کیا ۔ اور است می الشری خوالی نے اپنا دی کی میں استعمال کیا ۔ اور استعمال کیا ۔

بغداد شریف میں ایک علویہ نوجوان عورت تھی جو کہ پندرہ سال تک لولی رہی اورائس کے پاقر الطینے سے معذور تھے۔
ایک شام کو اسی حالت مرض میرسوئی گرجسے اٹھی تو بائکل تندرست تھی نو دبخو دجلی چرتی اوراٹھتی بیٹھتی تھی۔ جب شفام و
تندرستی کے سبب وباعث سے متعلق اس سے دریا نت کیا گیا تو اس نے کہا میں اپنے آپ سے سحنت تنگ دل اور طول
ہوئی اور النر تعالے سے دعا کی کہ یا تو اسس عارصہ سے شغاء نصیب فر مائے اور باجان سے لیے اور زندگی کو ختم کر دہے۔
اور زار وقطار روئی۔ خواب میں ایک شخص صاحب رحب ووبدسر دیکھا جس پر نظر سیٹر تے ہی بدن پر رزہ طاری ہوگیا۔

نَيَاخَاتُمُ النَّرِسُلِ الشَّفِيْعِ لِسَرِتِهِ وَعَاءُهُوهِيْصِ خَاشِعِ الْقَلَٰبِ وَالطَّرُفِ اسے ختم المرسلين اور النُّرْتعالے كى طرف سے منصب شفاعت برفائزاس مصيبت زوه عُمُم مَاك كى پكار معامت فرمائيے بوضوع قلب وزيگاه كے ساتھ آپ كو يكار رہے۔

دُعَاكَ لِضَّوَاعُحَدَ النَّاسَ كَشْفُ وَ لِيصَلِدُ دَاعِيْهِ بِهَا شَاءُ مِن كَشُونِ وَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّ اللَّهِ اللَّهُ اللِّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

کواٹی کَدُ دُجُواْن تَعُودُ سَرِ دَسَیِ تَنَیْ سَرِ بِعَیْ دُرَةِ مَن یُخْیِ الْعِظَامُ وَمِنَ یَشْفِی لیں اس فات اقدس کی قدرتِ کا طریسے بُر امید مول جو گلی طری ہڑیوں کو زندہ کر دیتی ہے اور مربصنوں کو شفا بخشیٰ ہے کہ میرا یا کو تی حسبِ سابق درست اورضیح ہوجائے ۔

فَانْتَ الَّذِي نَوْحُومُ عَدَّا وَمُيِّتَ الْمُونِ صَوْفِ الْمَوْنِ خُطُوبِ لَا تَزِيْعُ إِلَى مُونِ الْمَانَ الله عَلَاتِ الله عَلَاتَ الله عَلَاتَ الله عَلَالَ الله عَلَاتَ الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الله عَلَى الله الله عَلَى الل

جونهی زائرین کی جماعت مدینه منوره پہنچی اور بارگاہ رسالت پنا دصلی النّه علیہ وسلم میں بیرع بیفت ممینی کی اور بیات عار و بال پڑھے تو وہ شخص نور اصحت باب موگیا حب وہ شخص زیارت سے واپس محاص کے سپر دیرع بیفنہ کیا تھا تو اسے پول معلوم مواکر اسس کو توکیعی کوئی نسکلیف موتی می نہایں تھی ۔

کٹیران محدین ٹیمرین رفاعہ فرمانے میں کہ ایک شخص عبدالملک بن سیدین خیار ابن ابجرکے پاس ہیا اور اس نے اس کے بیٹ کواجس طرح ٹٹولاا در کھر کہانتہ میں ایسی مباری لاحق ہوگئی ہے جو درست نہیں ہوسکتی اس نے پوچیا وہ کیا بمباری ہے اس نے کہا دہلیہ حب وہ شخص دالیں ہواتو اسس نے تمین مرتم ہیر دعالی ،۔

اللهُ اللهُ اللهُ دَقِّ لَهُ اللهُ مُخْرِكُ بِوشَيْكًا اللهُ مَّرِاتِي النَّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله عليه وسلم نَبِي النَّهُ مَخَمَة مِن اللهُ مَخَمَة مِن اللهُ مَخَمَة مِن النَّهُ مَخَمَة مِن اللهُ مَنْ اللهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللهُ مُنْ ا

ترقیہ ، اللہ تعالیے میرارب و پرور دگارہے ہیں اس کے ساتھ کسی کوشر کے بہتیں ٹھہرانا ۔ لے اللہ ہمیں ہری طرف متوجہ ہوتا ہوں میں اللہ علیہ وسلم ہے وسیلہ کے دسیلہ کے ساتھ اسے محاصلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے وسیلہ جاہدات محاصلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے وسیلہ جلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے وسیلہ جلی اللہ علیہ جانبی ورف اللہ میں اللہ محد دوسروں کی مرحت سے سنتنی کو سے اور ہو تکلیف مجھے در بیش ہے اسے دور فر مائے ۔

اور چرا بن جرکے پانس آیا اس نے اس کا پیٹ ابھی طرح مٹولا بھر کہا تم تندرست ہو گئے ہو تہدیں کوئی مماری اور

تواس نے کہامیں نے اس مقام مینی اکرم صلی النہ علیہ دسلم کو دیکھا آپ نے مجینے کم دیا کہ اسس طبہ حبرتعمیر کر و بمیں نے عرض کیا یا رسول النہ میں مبتلائے جذام ہوں اور لوگ میری بات کو درست بھی نہیں مالیں گئے ۔ آپ نے اپنے بہلوش موجود ایک شخص کی طرف متز جر ہوکر فرمایا سے علی اسس کا ہاتھ کیر او ۔ جنا نجہ انہوں نے اپنا دست اقد سس میری طرف برشھا یا اور

ی الار طرح الم این نعمان «مصباح الفلام » کے مصنف فرما تنظیمی میں نے اس سجد کودیکھا اوراس فصد کو اپنے شیخ حافظ دمیلی اور دیگر اکاری ایک جماعت سے سنا ہو دمیا ہاکی سرحد بررہ ہے تھے برقصدان کے ہاں شہور ومعروف ہے اور وہ اسس کو باسکل درست اور صبح نسلیم کرتے مہی اور میسی رسبی النہ علیہ وسلم کے نام سے معروف وشہور ہے ۔
کو باسکل درست اور صبح نسلیم کرتے مہی اور میسی رسبی النہ علیہ وسلم کے نام سے معروف وشہور ہے ۔
شیخ ابواسی اور ان نے میں میرے کندھے پر برمی کا سفید واغ ظاہر ہوگیا۔ خواب میں رسول کرہم علیہ السم کی زیارت نصیب میں تھے ابنا ہاتھ مبارک میرے ہوتی ۔ آب سے عرض کیا یارسول الند ملاحظہ تو را شینے کہ مجھے کیسا موڈ می مرض لاحق ہوگیا ہے تاب نے ابنا ہاتھ مبارک میرے ہوتی ۔ آب سے عرض کیا یارسول الند ملاحظہ تو را شینے کہ مجھے کیسا موڈ می مرض لاحق ہوگیا ہے تاب نے ابنا ہاتھ مبارک میرے

كندهير بهروبا يجب بيدار موالو وه داغ دور موجياتها -

معنوم موسنے میں بانے کی بین محمود النجیبی فرملتے ہیں مجھے باری کا بخار ہوتا تھا ہوب اس کی باری کا دن آیا تو بخار کے افرات معنوم موسنے میں بانے کی بین بان اور کھا بہت ہیں ہوں۔ جو نہی استخار کی شرف المصطفے ، لے کرا پنے سینے اور کندر سے کے قریب رکھی اور عون کیا ، تک تکبنت بیک کو گئی کہ اللہ ہیں آپ کی بناه اور کھا بہت ہیں ہوں۔ جو نہی استخالہ کے الفاظر بان ہوا ہے اسی وقت وہ شدت اور درو والم سے صاحب فراش تھا اور لٹیا ہوا تھا۔ اسی وقت وہ شدت اور درو والم سے صاحب فراش تھا اور لٹیا ہوا تھا۔ صاحب میں ہوا تو ہیں ہے ایک شخص نے ذکر فرایا کہ رمضان المبارک کا چاند نظر آگیا۔ اور مجھے تب نے آیا۔ مجھے روزہ وزہ وزہ کو اللہ علیہ کی شدت کا خطرہ در بیش ہوا تو ہیں سنے بارگا و رحمت العالمین صلی النز علیہ دسلم ہی استخالہ بیش کیا۔ اور تب کی شکارت کے دوزے الشر تعلیہ دسلم کی برکت سے درصان المبارک کے دوزے خرو نو فی سے درکھے ۔

ا منول نے بخواب میں می حب الارشا دیر کلمات پڑھ گئے۔ جب بیار سوئے تو حبم کمل طور بیصحت یاب تھا ادر اول معلوم بڑنا تھا کہ ذرہ بھر تکلیف ان کو لاحق نہیں ہوئی تھی۔

ان تے دوست اجاب ان گی عادت کے لئے آئے توان کو بالکل تذرست پاکر صحت یابی کا سبب دریافت
کیا توانہوں رحمتِ درعالم صلی النّدعلیہ و سلم کے قدوم میمنت لزم اور نظر کرم کا قصر باین کیا ۔ اسی دوران ا تفاقاً السلطان
الملک الانتری بیت المقدس کی زیادت کے لئے ادھ آیا اور توگوں کومیرے والدگرا می کے گھر میں آئے جاتے دیکھا توسیب
دریا فت کیا۔ توگوں نے کہا۔ فلان شخص ہمار تھا اور ہیہ توگ اسس کے تیمار وار میں۔ وہ جی عیادت کے لیے آیا اوران
کو تندرست و مجھ کم متعجب موارمیرے والد نے اس کو اصل حالت سے آگا ہ کی تواس نے والیس جاکر آتنا مال ہما سے ہاں
جیرجا جس کی بدولت عرصہ دراز تاک ہماری مالی حالت سے اگا ہ کی تواس نے مادی ہارہا۔

میران کے صوف میں سے ایک سختی فارس مالی حالت سے میں اور سرقیم کا احتیاج جاتا رہا۔

میران کے صوف میں سے ایک سختی فارس مالی حالت سے دھر سرا ارسی نے میں اور سرقیم کا احتیاج جاتا رہا۔

نغیراز کے صوفیہ میں سے ایک سختی فارس خلا کہتے ہیں۔ میرے ہاں شخت شختی رات میں بیے کا تولد ہوا۔ اسس وقت میرے پاس نہ تعلانے کے لیے مکرٹوں تھیں۔ منہ جراغ روسٹن کرنے کے لیے تیں اور یہ ہی کھانے کی کوئی چیز بیرادل بہت پریشان ہوا اور سخت فینا کی در پیش ہوئی۔ ہیں نے خواب میں تعبیب کریم علیہ الصلاۃ والت الم کی زیارت کی۔ آپنے

مجے سام فرایا اور صال دریافت کیا ؟ ہیں نے عرض کیا یہ حالت در پیٹی ہے۔ آپ نے فرایا صبح جا کر فلال مجرس سے کہنا کہ تھے رول الٹرصلی الٹرعلیوس مے نے حکم دیاہے کہ مجھے ہیں درہم وے دے - اور مجھے اس کا نام بھی تبلایا جب میں بیار بوالوحيران تعاكر سول فلاصلى التعليدوسلم كا ويلار برحق سے اورشيطان آپ كي صورت بي شمل بوكركسي كے سامنے نهيں آ كا اور رسول خلاصلى النه عليه وسلم محيكي سے قرض لينے كاحكم ديں سيھي بنطام بعبيد ہے توہي اسس ذمہني شمكش ميں جر ہوگا ۔خواب میں بھر بخت مبدار نے یا ورہی کی اور جا رہ گربیجا رگان بھرتشریف فرما ہوئے اور فرما بایٹ سی سے کام نہ لو ادرائس مجسی کے پاس جاق-صبح موتی توحسب ارشاداس کے پاس گیاکیا دیجھا ہوں کے وہ اپنے گھر کے درمازیسے مرکعظم ہے اوراس کی آسین میں کوئی چیزہے ۔ بھراس نے مجھے کہا اے شخ فارس حالا نکہ اس کا مجھ سے کوئی تعارف بنیں تھا۔ مجے شرم آئی کہ میں اس سے کیچہ کہوں اور دل میں بہی خیال عاگزین تھاکہ بیٹنخص مجھے احمق اور بے و قوت سمجھے گا۔ کیک اس نے مجھے اُچی طرح فورسے دیکھا اور تووسی دریافت کیا اسے شیخ کوئی کام ہے ، میں نے کہا ہاں! تمہا ہے لیے رسول اللہ على الشرعليدوسلم نے فرمایا ہے كربيں درسم ميرے والے كروداس نے آستين سيني درسم نكالے اورميرے والے كرية بين في وه ورسم لے لئے مراس سے حقیقت حال دریافت كرتے موتے كما بي نے تو تمهار مے شعلق علم عاصل كيا اوراً أيتيامعلوم كرنے كے بعديهال آياليكن كمهيں اس صورت حال سے آگا ہى كيول كر مولى - اور تم نے مجھے كيے بهان بیااس نے کہا میں نے گذشتہ رات اس طرح کا سرا پاحسن و جال نورانی شخص دیکھا ہو تھے کہہ را ہے کہ کل موریح الراس تعليه اوروضع وقطع كاشخص آئے تواكس كوبس ورسم وسے دنيا بيں نے رات كو يوعل مات و كھي تھيں ان کے ذریعے تہیں ہمان لیا- میں نے اس سے کہا کہ وہ ہم اہل اسلام کے دریع و مقدار ہیں - فرماتے ہی وہ شخص فقوری دید غزدونوص كرتار با اورجيب چاب كوارا - بعر محصكه مغيد اپنے كار سے حلود چانچ بي اس كو اپنے بمراه سے كيا - وه مشرف باسل موگیا بھراس کی بہن بیوی اور بیٹا بھی آگرمشرف باسلام مو گئے اور خلص سمان بن گئے۔

ایک شخص کے خوابیس سول محتیم ملی الدعایہ وکم کی زیارت کی اور اپنی زبوں حالی اور تنگی معاش کے متعلق آپ سے عوض کیا آپ نے فرایا۔ امیرعیشی بن موسلی کے پاس جا و اور اس سے کہو کہ خرورت کے مطابق تمہیں سرایہ جہا کرے اس نے عرض کیا کوئی علامت وا اور ت بھی فرما و یہ ہے۔ آپ نے فرمایا اس سے کہنا آپ نے محجے وادی کے درمیان نظیم جھے میں دیکھی اجب کہ خود وادی کے درمیان نظیم بہتی ہے وہ دیکھی اجب کہ خود وادی کے درمیان نظیم بہتی ہے اور آرام کیجئے وہ سطحی علیہ ابن موسلی کے پاکس آیا۔ اپنا مطالبہ بیش کیا اور رسول خدا حلی الشرعلیہ وسلم کا فرمان اور ساتھ ہی اس وعوی کی مدا پر آپ کا بنا یا یا موان نظیم کی اور چارس کی تعدیق کی اور چارس و دینار اوائیگی فرض کے لیے ویئے اور چارس مود بنار من یہ دیے گرکہا ان کور اسس المال بنا و اور حزوریات کے اندر کام ہیں سے آو اور ختم موجائیں تو تھیسر مود بنار من یہ دیے آئا۔

اس کے بعد سروعا مالک ۔

يَاسَابِنَ الْفَوْتِ مَيَاسَامِ الصَّوْتِ وَيَاكَاسِ الْعِظَامِ بَعْلَا الْمَوْتِ صَلِّ عَلَى مُحَتَّمَهِ وَعَلَى الْعِظَامِ بَعْلَا الْمَوْتِ صَلِّ عَلَى مُحَتَّمَهِ وَعَلَى الْعَظَامِ بَعْلَا الْمَوْتِ صَلَّ عَلَى مُحَتَّمَهِ وَعَلَى الْمَوْتُ الْمَعْرَدُ وَالْمَعْرُولَا الْمَعْرُولُولَا الْمَعْرُولُولَا الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ اللَّهِ مِي الْمُحْدَدِ النَّا الْمُعْرِدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ اللَّهُ الْمُعْرِدُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ اللَّهُ الْمُعْرِدُ اللَّهُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْمُ اللَّهُ الْمُعْرِدُ اللَّهُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرَدُ الْمُعْمُ اللَّهُ الْمُعْرِدُ اللَّهِ الْمُعْرِدُ الْمُعْمِ اللْمُعْرِدُ الْمُعْمِلُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْرِدُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُ الْمُعْرِدُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُولُ الْمُعْمِلُولُ الْمُعْمِلُولِ الْمُعْمِلْمُ الْمُعْمِلْمُ الْمُعْمِلُولُ الْمُعْمِلُ الْمُ

ترجب. اسے وہ ذات جسسے کوئی مطلوب فرت بہیں ہوسکتا ۔ بعر ہراکیب کی در دھری آہ وزاری کو سننے والی جے اور اور ت کے بعد گل مرا جانے والی بڑیوں کو اروز حشر) نے سرے سے گوشت ولوست وسے کر حیات نو بخشے والی ہے اور ان کی آل پر در و دھیج اور مجھے اس فید و بند سے چھٹکا را اور فعال می نصیب فرمائے تک توصاحب قدرت نامہ ہے اور می فالے بنے والا سے عاری ہوں اور توصاحب قدرت نامہ ہے اور بی سرا باعج والوں سے زیادہ بی سرا باعج والوں نے والوں سے زیادہ رجم کو اور توساحہ والوں سے زیادہ رجم فرانے والے ا

ال علوی حیبنی جوان نے تبلایا کہ میں دورکوت اداکرنے کے بعدانہیں کلمات کا دردکررہا تھا ادربارباران کو پڑھ رہا فاکہ تو نے کہ بعدانہیں کلمات کا دردکررہا تھا ادربارباران کو پڑھ رہا فاکہ تو نے کر جب بن فلیفہ مہدی کے پاکس لاٹ کرگیا اور اس کو یہ تصربیان کیا تواس نے کہا بخداس علوی نے درست کہا - میں تویا ہوا تھا کہ خواب میں ایک عبتی کو دکھا بو لوہ کا گزنے میرے سرمیہ کھڑا ہے اور کہ دریا ہے فلاں علوی حیبنی کورہا کرئے ورنہ میں جھے اجبی قبل کر دوں گا میری فوراً آنکھ کھل گئی ادر جب کے تواس علوی کو رہا کہ میری فوراً آنکھ کھل گئی ادر جب کے تواس علوی کو رہا کہ میری فوراً آنکھ

منصور جبال کی سرگزشت اوراس کا نبی اکرم صلی التر علیہ وسلم کے وسیلہ جلیاں سے خلاصی بانا

فلیده مقدعلی النز ایک رات محوخاب نوشین تھاکہ گھرا کرا ٹھ بیٹھا۔ اور جلا چا کر کہنے لکا منھور جمال نامی شخص کو میرے

ہاں او ۔ جب اس کو فلیفہ کے ساسنے بیٹی کیا گیا تو اس سے بوچھا تو کہ سے قید بیں ہے ؟ اس نے کہا مجھے تین سال کاع صهر مو

چکا ہے معتمد علی النڈ نے کہا سے سے بنا وَ اصل قصہ کیا ہے ؟ اس نے کہا ہیں موصل کا بات نده ہول ۔ میری گذر سبر کا وار و

ملرا ہے اور نے بربارکشی تھا۔ جو کرایہ حاصل ہو نا اسس سے گھر والوں کا پیٹ پات ۔ جب موصل ہیں یہ ذریعہ معاش مود مند

نظر نہ آیا تو ہیں نے سوچا کہیں دو سری جگہ اس ب ہم میشت کو تائی کرول جب ہیں موصل سے نکھا تو قطاع الطراق اور ٹواکو وک کا قبلے

نظر نہ آیا تو ہیں نے سوچا کہیں دو سری جگہ اس ب ہم میشت کو تائی کرول جب ہیں موصل سے نکھا تو قطاع الطراق اور ٹواکو وک کا قبلے

نظر نہ آیا تو ہی نے دولے والے فوج کا وستہ نظر آیا جنہوں نے وی فیا دیوں کو قید کرر کھا تھا ۔ اس وستہ کے امیر نے ان کی تعداد سے متعلق مرکز ہیں

اطلاع دے وی جو کہ وستہ تھی اسی اٹنا میں ایک ڈاکونے اس کو رقم کی پیشش کروری اور مہائی حاصل کر لی، اکس نے

اطلاع دے وی جو کہ وستہ تھی اسی اٹنا میں ایک ڈاکونے اس کو رقم کی پیشش کروری اور مہائی حاصل کر لی، اکس نے

مظلوم علوى كاقصه

ایک دفیر خلیف مہدی رات کو محر خواب تھاکہ گھراکر مبدار مجا اوراہ نے پولیس انسرکو بلاکر کلم دیا کہ قدید خانہ میں جاکہ علی جائے ہوگا اور اپنے گھرجا نا چاہے کو آذا دکر دے اور اپنے گھرجا نا چاہے تو ہماں عزت دکرارت کے ساتھ رہے اور اپنے گھرجا نا چاہے تو ہمی اکس کی خوشی حبب وہ جیل میں داخل ہوا اور علوی جوال کو قید کی کال کو گھری سے نکال کر اس کے جوالے کیا گیا تو اسس کا جسم سانحوردہ مشک کی مائند نظراً رہا تھا۔ جب پولیس افسر نے اسس کو آزادی کا مزدہ سنایا اور اسے افتیار دیا کہ بہال عزت دکرامت سے دم و تمہاری مرصنی اور گھر جانا چاہوتو بھی افتیار ہے تو اسس نے گھرجانے کو ترجیح دی۔ کر بہال عزت دکرامت سے دم و تمہاری مرصنی اور گھرجانا چاہوتو بھی افتیار ہے تو اسس نے گھرجانے کو ترجیح دی۔ وہ علوی جوان گھرجانے کے ارا دہ سے سواری پر سوار ہونے لگا تواسس پولیس افسر نے کہا ۔ تمہیں اس فلاکا واسط ہے کہا بہا ہوں جس نے تمہیں رہا کیا ہے وانہوں نے کہا بخدا نے کہا بخدا نے جس میں جانہوں ہے۔ انہوں جس نے تمہیں رہا کیا ہے وانہوں نے کہا بخدا نے جانہوں ہے۔ انہوں جس نے تمہیں رہا کیا ہے وانہوں سے کہا بخدا نے تھر میں ہے۔

یں رات کوسویا ہوا تھاکہ ریول کرم علیہ الصلوا ہوالت لیم کی زیارت سے مترف ہوا۔ آپ نے فرہا یا سے میر سے بیٹے ان لوگوں نے تم سر ظلم دریا دی کی سہے جہیں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ آپ نے فرما یا اٹھ دورکعت نماز پڑھ الد

رونے لگا اور کہا اگر آب بیلی وفعر مجھے صبح صورت حال سے آگاہ کر دینے تو میں آپ سے دراہم کی والیسی کا مطالبہ ہی زکرتا بنیا میں اپنے مال میں ایسے مال کوٹ مل کرنے پر قطعاً آمادہ نہیں جواسس کا حصہ نہیں ہے۔ میں نے آپ کو وہ ساسے

بھر میں جنن کے دن سویرے سویرے امون کے باس کیا اس نے مجھے اپنے قریب بایا اور مصلے کے بیچے سے ایک نجری فران تکال اور کہا کہ یہ مدینیة الت م کے غربی جانب برواقع شہری قصاء کا آروالہ ب اور سرماہ تمہا سے لئے آنا انا وظیقہ ہے۔ اور ساتھ ہی اللہ تعاملے سے تقوی اور پر بیٹر گاری کی وصیت کرنے ہوئے کہا اس صورت میں دیول اکر م صلی اللہ عليه وسلم كى منايت وشفقت تمها ي شامل حال رب كى-

شركف إن طباطبا كاعزيز بالترك ولى عهد ك سانح مصريس معامله

بیان کیا جا گہے کرعز بزبا نثرنے اپنے ولی عہد کو حکم دیا کہ معربی اس کے عاملین کے ذمہ وا جب الا وار زقوم فورًاومول كے اس نے شریعیت کے زمے تین ہزار دیناروا جب الادار بائے اور عاس ا دائیگی کی صورت بی ان کو سجرمہومی قید كردين كا حكم دے ديا اور آ دمي هي اس كى نكرانى برمتعين كرد كے مشركين نے وہ رائ مسجدين قيدى كى مورت ين گذارى-خاب ہیں جارہ گردردمندال نبی رجمت صلی الترعلیوسلم کی زیارت ہوئی۔آپ نے فرایاتم پرعزیز کے وابیجد نے گران مسلط كرر تصيم بن انهول منه عرض كما بال يارسول الله اآب منه فراياتم وه يا نيج آيات كيون لاوت نهي كريت جن كوبار كافالوزي مك رسائى سے كوئى چيزروك نہيں سكتى إن كى بدولت تہيں خلاصى نصيب موجائے گى ميں نے عرض كيا۔ دہ كون سى ميں آپ نے فر مایا "بشرالصارین سے سے کر المهدون مک ۔

يرات سورة لقروي مع - اور الذين قال لهوالناس رتا اعظيم جوكر العران بي مع - دا يوب اذنا دى ربه ا تا العابدين اور ذا النون دتا ، ننجى الموصِّنين يروولول سورة البياء مي بي . اور فستذكر وفيه ن دتا) سوع العذاب يرسورة مومن يس سے-

میں بیار مواتو سے پانچوں آیات بادھیں (اوران کا وردکر ارا) جو نہی صبح ہوئی اور مسجد کا دروازہ کھولا گیا تو ایک جما أدمول كى مبر ب باس أنى بو مجع ابنے مراه عزيز كے ولى عهد سے ياس نے مجے كهاتم نے اپنے حدا محدمول کرم صلی الشرعلیہ وسلم کی بار گامیں میری شکایت کی ہے۔ بین نے کہا بخدا میں نے آپ کی فضعاً کوئی شکایت نہیں کی۔ اس نے كما يَفْنَانكات كى لَيْ بِي - كيونكر مجهة خودرسول خداصلى التُدعليه وسلم نه فرمايا سه - بهر واحب الاوار رقوم كى فبرستين طلب كبس اورسرے نام بر مكير كھينچ دى اوروصولى كا حكم روك ديا بلكه اپني طرف سےميرى مالى اعان كرتے ہوتے ايك بزار دینار کاآر ڈرویا - اور مجھے نا دکردیا - بی تھی برکت ان پانے آیا ت کے تاوت کرنے کی ص کا خورمیں نے تجربہ کیاداور بی تھی

گنتی پوری کرنے کے لئے مجھے مانھ شامل کر لیا اورمیرااونٹ بھی اپنے قبیضے ہیں کے لیا میں نے ان کو اللہ تعالے کے نام کا واسطہ دیا ۔ گرانہوں نے مجھے رہا کرنے سے انکار کر دیا اور انہاں رہزنوں کے ساتھ مجھے بھی نیدکر دیا جی ہی سے بعن مر یکے اور بعن کور ہاکر دیا گیا صرف میں ہی باقی رہ گیا تھا معتمد نے اپنے خزانجی سے کہایا نے صدد بنارمبرے باس سے آوہ دینار اس سے دے رمیرے والے کئے اور میں دینار ماہانہ تنخاہ مقرر کرکے کہا سرکاری اوٹوں کا انتظام اس کے ہاتھیں دے دو بھر ہماری طرف تنوجہ موکر کہا ۔ اس نے اس ساعت نبی رحمت صلی النّه علیہ وسلم کو نتواب میں دیکھا آپ فرمانے ہی اسے احدا معتمد علی التر) اسی ساعت ادی صبح کرمنصور جال کور با کرو اوراکس کے ساتھ احمان کر وکبونکہ وہ مظلوم ہے۔

الوحسان زيادى كي برليناني اوررسول اكرم صلى الشرعلية ولم

خواسان کے ایک آ دمی نے ابوحسان زیادی کے پاس رس ہزار درسم کی ایک تھیلی و دبعت رکھی جوج کاعزم بالجزم کر چکاتھا ایکن اسی دوران اس کو باب سے مرتبے کی اطلاع بیٹی تواس نے جج کا الاد ہ ترک کردیا ۔اورالوصان کے پاس اکر کہا جو صلی کل میں نے آب کے حوالے کی تھی وہ مجھے وایس کردیجے۔

ابوصان مرکافی قرضے تھے ابول نے وہ رقم قرضول کی ادائیگی ہی حرف کردی تھی ۔ اس شخص کے فوری مطالبے پروہ سخت پریشان ہوگیا خلیفہ امون نے اس کے باس آ دفی جی اور اپنے پاکس بار صورت حال دریافت کی حب امون یہ سرگزشت سن چکا تو زورزورسے رونے کوا سنے اگا اور کہا تیرے لئے افسوس ہے تیری وجسے مجھے رسول غلاصلی اللہ علیہ وہم نے سونے ہنیں دیا۔ رات کے ابتدائی حصی زیارت بخشی اور فرمایا-الوصان نہادی کی فرمادکو ہنچو اور اسس کی اماروا مانت كودين نيندسي بيلام والمرتمها رابته منها سكارتمها رانام ونسب ياوكرايا اوراس خيال پرسوكيا كرصبح تمهار مستعلق مديك كول كارتب عيرسر التشريف التي المديد المراسيك كالرح بيرحكم دياب ريشان كالعالم بالحديثيا الرتمها سيمتعان كوئي تفعيل فول لنهرسك اجروكيا تواتب تبیری مزنبہ نشر لیب لائے کور فرایا ۔ وہلک اغت ابا صال تمہا سے لیے ہاکت ہوالوحسان کی فرا درسی کرو۔ نوبھر مجھے سونے کی حریت نہیں مرسکی ایس دے کر کیاان کو گھر کی تعمیر- اپنے طروری حوائج اور اسباب معیشت کے مہیا کرنے میں خرج کرو پھرتیں د ۲۲) ہزار درہم میرے حوالے کرتے ہوئے کہا ان مے ساتھ اپنی بھوں کا جہز دغیرہ تیار کروا در ان کی شادی بران کو صرف کروا در جب جشن محدثمولال كا دن مونومرے پائسي آنامين تمهيں باعزت كام سپرد كردن گا-اور تمها سے ساتھ ھن سلوك سے بيش آؤن گا -میں اسس عزت و ترمیم کے ساتھ گو لوٹا تو خراسانی کو گو کے دروازے پر موجود پایا -اس کو اپنی نتواب گاہ میں ہے گیا-وس ہزار در ہم کی تھیل اسس سے حوالے کی -اسس نے کہا ہمیری تھیلی تونہای سے بیں نے اسس کواصل نصر بان کردیا دہ

عنايت رسول رب العالمين عليه الصلواة والتسليم كى)

وزبرعلى بن عيسي اورمقروض عطار كاقصه

بغداد مترافیت میں ایک کرخی عطار امانت دریانت اور ستر در پرده داری کے ساتھ معروف دمشہور تھا۔ اس بر قرمنول کا در آیٹ الہٰذا وہ گر رہی بیٹھ رہا اور نماز درعامیں مصروف رہنے دگا۔ جب جمعہ کی رات آئی تواسس نے صب عادت نماز پڑھی اور وعا بانگ کرس گیا۔

اس نے بنایا میں سویا ہی تفاکہ مجوب خلاصلی التہ علیہ دسلم کا دیدار نصب ہوا۔ آپ نے عکم دیا کہ علی بن علی کے پاس جا دُ۔ میں نے اس کو جارسو دینار تہمارے حالے کرنے کا حکم و سے دیا ہے ، انہیں وصول کر لوا در اپنی حروریات میں ہتعال کروا در میرے ذمہ واجب الا دار قرض بھر سودینا رہے ۔ العرض میں حسب الحکم دزیرے پاس جانے کے بیے طرحت کمل فرا در با نوں نے جھے دروازہ برروک دیا بینانچ میں اندر نہ جاسکا اسی انتار میں اسی کا مصاحب شافعی با سر نکل وہ جھے پہلے سے جانیا تھا میں نے اس کو آئے کا سب تبلایا ۔ اس نے کہا دز میروصون تو وقت سم سے اب تک تماری کا مات میں میں اور انہوں نے مجھ سے بھی تمہا ہے۔ شعلی دریافت کیا لیکن میں تمہارا صبحے نشان اور میر تھول چکا تھا۔ بہیں تھہر نے کہ بال بہنچا تو انہوں کر انہوں نے مجھ سے بھی تمہا ہے۔ شعلی دریافت کیا گئی میں تمہارا جسے فشان اور میر تھول چکا تھا۔ بہیں تھہر نے کہا نے بھو سے نام دریا فت کیا ، میں نے کہا میں فلاں عقار سول ۔ اس نے پوچھا ابل کرنے سے ہو بج میں نے اثبات میں جواب دیا تو اسس نے کہا ۔ اسے اللہ علیہ دسے میاں آئے کی اللہ تعا سے تہیں بہتر جزاء عطا فرائے۔ میں گذت ہوات ہو جھی ہیں دیا تو اسس نے کہا ۔ اسے اللہ علیہ دسے میں سے کہا رسول خلاصی اللہ علیہ وسلم میرسے ہاں بھی قدم دنجر فرما ہوتے تھے اور محصور سے وہ اپنی صروریا سے وہ یور اکر سے میں نے اس کو کو ایس سے کا کو خوام دیا کہ دوریہ ہو تھے اور سے بھے حکم دیا کہ در رہے یا سے وہ اپنی خدم دیا کہ در یہ کے باس می قدم دنجر فرما ہوتے تھے اور

ہے ہم بیہ مرویوسے بیسی ہوری ہے اس وی موری الدر کہا ہی امید رکھنا ہوں کہ یہ بنی کریم علیہ الصلواۃ والت م کی محض علیت

ا در خاص کرم نوازی ہے ۔ بھرا ہنے خزائجی سے کہا ایک سنزار دینار سے آؤ۔ وہ فورًا نقد رقم ہے آئے تواس نے فوایا بچار
سودینار آورسول معظم صلی النّہ علیہ وسلم کے تعمیل ارزاد کے مطابق سے لو۔ ادر چھے سومیری طرف سے ہیں۔ میں نے کہا
اسے وزیر میں رسول النّہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے عطیہ سے زیادہ وصول کرنا قبط کا پہندائس کرتا۔ ہیں ہی میں برکت کا ایمد دار ہوں کہ اور کی کہا ہوں نزکہ اس سے زائد میں۔

ہر حواب سن کر علی بن عیسیٰ کی آنکھوں میں آنسوتیر نے لگے اور اس نے کہا یقین واقعی بہی ہے اور حسن اعتقاد اسی کانام ہے۔ جوچا ہتے ہو سے لو۔ چنانچہ عطار کہتے ہیں میں نے چار سود نیار لے لئے بعض توا دائیگی قرض می حرف مکے اور

بعن سے اپنی دکان کا کاروبار دوبارہ شروع کردیا۔ ابھی ایک سال بھی ندگذرنے بایا تھاکہ ہزار دینارمیرے باس جمع ہمگئے۔ بی نے بقایا قرضے بھی اواکر دیتے ۔ اور بعد ازاں میرا مال مہیشہ بڑھنارہا اور میری مالی حالت دن بدن سعرتی علی گئی اور بی سب غائت تھی رحمت محیم صلی النّہ علیہ وسلم کی اور ان کے لطف دکرم کی۔

طامربن سيحيى علوى اورخراساني كاقصه

خراسان کاایک شخص ہرسال جے کیا کر ناتھا۔ جب مدیبنہ منور ہ حاضر ہونا تو طاہر بن سجیٹی علوی کو کچھ نذرا نہیٹی کرنا۔ اہلِ مدینہ یں سے ایک شخص نے اس سے کہا تو اپنا مال ضائع کرتا ہے۔ بیٹخص تمہا رے نذرانوں کو انبی جگہ استعمال کرناہے جو انٹر تعالیٰ کو ناپ ند ہے۔خواسانی نے اس سال طاہر بن سجیلی کو کوئی چیز پیش نہ کی۔ حب دوسرے سال مدینہ شریف حاضر ہوا تب بھی دوسر لوگوں کو جو دنیا تھا دیا گرطا ہر بن سجی کو کچھ ھی پیش نہ کیا اور نہ ہی اس کی زیارت کی۔

خواسانی کابیان سے کہ جب بی نے تنبیرے سال ج کا ارادہ کیا۔ نوخواب بی نورِ مجم طی الشرعلیہ درسلم کی نیارت سے برہ ورموا۔ آپ فریار ہے تھے تم برانسوس ہے تم نے طاہر کے حق میں اس کے مدخواہوں کی بات برا عماد کرکے اس کے مدخواہوں کی بات برا عماد کردیا ہے۔ ایسامت کروجو کچھا سس برت میں اس کونہ دیا وہ بھی اسے دوا درجہاں تک ممکن ہواس سے لین تعلق قطع ناکرنا۔

اس کا کہنا ہے کہ ہیں گھرا کر اٹھ بیٹھا ۔ اور ہیں نے اس امر کاعزم کر لیا اکہ طاہر بن بھیٹی کی خدمت جاری رکھوں گا) اور
پھوسو دینار کی ٹھیلی اپنے ہمراہ سے لی حجب مدسند منورہ پہنچا تو پہلے بہل طاہر بن بھی کے سکان پرگیا۔ وہ بھلس ہی بیٹھے
تھے ہوا ڈمیوں سے کھچا کھچ ہمری تھی ۔ ہونہی ان کی نظر بھر پر پرسی انہوں نے کہا لیے فلال اگر تمہیں درول صلی الشر علیہ وقلم میرے
پاس نہ بھیجتے تو تم آنے پر تیار نہیں تھے ہم نے میرے تی میں میرے بدھورہ کا قول قبول کردیا اور اپنی عادت مالونی کو ترک
کردیا حتی کی معفور نے خواب میں تمہیں ملامت کی اور مجھے جھوسو دنیار و بینے کا حکم دیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی ابنیا بھوسری
کو دیا حتی کی معفور نے خواب میں تمہیں ملامت کی اور مجھے جوسو دنیار و بینے کا حکم دیا ۔ اور اس کے ساتھ ہی ابنیا بھوسری
کان سے کہا صورت حال تو دہی ہے جو آپ نے عیاں کر دی گرسے تو تبلایتے آپ کو اس کا علم کیوں کردیا ۔ میں نے
مالی کی کا فی متاثر ہوا۔ جب دوسراسال آیا تو مجھے تہا رے آنے اور مجھے دیئے بغیر جیلے جانے کا علم ہوا تو مجھ نہا ہے اور میں نے دوبا اس کا علم ہوا تو مجھ نہا ہے اور میں نے ایک کا میں تھے اس کو اس کا علم ہوا تو مجھ کے تو میں
مالی کی کا وی متاثر ہوا۔ جب دوسراسال آیا تو مجھے تھا کی دیا در مجھے دیئے بغیر جیلے جانے کا علم ہوا تو مجھ کے تو میں
مالو کا تی گراں گذرا میں نے رول کر میں اللہ علی دیکھ تعلق کی بنا دیراس کی ویونیا میں میں میں کی ہو بہا کی بنا دیراس کو دیکھ کے اور میں نے اس کو دیکھ کہ ہو سے میں نے اس خواسان کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو دیکھا کے در بیا کہ دور اس کو دیکھا کے در میں نے دور ہی نے در اس کو دیکھا کے در کے در میں نے دور ہوں نے کہ جو بیلے نہیں دیا و دھی اسد فدر اداکر دینا اور حمہال تک میکس ہو بینا طر مارات اور مالی تعاون عامی کو دیکھا۔ اس کو دیکھا کے در کیکھ کی میں میں کی کی میں دیکھ کے در میں نے در کی در کو دیکھ کی کو دیکھا کے در کی میں میں کو دیکھا کے در کی کو دیکھا کے در کی در کی کو دیکھی کے دور ہوں کی کی دور کیلوں کے در کی کو دیکھی کی کو دیکھا کے در کی کو دیکھی کی در کی کو دیکھی کو دیکھی کی در کی کو دیکھی کے دور کی کو دیکھی کی دیکھی کی دور کی کو دیکھی کو دیکھی کو دیکھی کی دیکھی کی دور کی کو دیکھی کی دیکھی کی دیکھی کی دیکھی کی کو دیکھی کے دی کو دیکھی کی دیکھی کی کو دیکھی کی دیکھی کی دیکھی کی دیکھی کور

اپنے کون دست پرمنہ سے تھو کا تو وہ دودھ ہی دودھ معلوم ہوتا تھا اور سم نے اس کے منہ ہیں بھی دودھ کا اثر اپنی انکھوں ہے دیکھا۔

اتشیخ الصالے عبدالقا در التیسی کابیان ہے کہ میں نقر وقائقہ کی حالت ہیں سفر کرتا ہوا مدینیۃ النبی صلی الشرعلیہ وسلم ہیں حالم ہوا۔
دوفۃ اظہر ہیا کرسائی ہیں کیا۔ اور صوک کی شدت کاشکوہ کیا ۔ اور بین تواہش طاہر کی کہ مجھے گذرم کی روٹی گوشت اور صور ہیں بیلایے
فوراک ملیں ۔ زیارت کرنے کے بعد دیا من البحنۃ ہیں آیا۔ نماز برجھی اور وہ ہیں لیدگی کا کاہ کسی شخص نے مجھے نواب سے بیلایے
کو لیا ظرے کیا۔ ہیں جاگا اور اس سے اشارہ پر اس کے ساتھ جی دیا۔ وہ شخص نو جوان تھا اور خاتی و میرت ہیں کا مل اور خاتی والیہ
کے لیا ظرے نہ ہی تھی وروں سے کئی تھال اور بہت سی روٹیال بھی جور کے
کو لیا طاہوا تھا۔ اور صبح ان تھی ورول سے کئی تھال اور بہت سی روٹیال بھی جور کے
اور اس سے میرکورہ روٹیال بھی تھیں۔
ہوا تھا۔ خواب ہیں جدیس مرح مولی الشرعلیہ وسلم کی گوروں کے ساتھ وجو دیا اور کہا ہیں نماز جاشت کے بعد سویا
ہوا تھا۔ خواب ہیں جدیس مرح صلی الشرعلیہ وسلم کی زیارت حاصل ہوئی۔ آپ نے جھے حکم دیا کہ تہا سے گئے یہ کھانا تیا رکووں
ہوا تھا۔ خواب ہیں جدیس مارٹ خالے وہ میں ان فریا ہے۔ اور مجھے فرمایا کہ تم نے ان احتیار کی خواہش ظاہر کی ہے اور ان

یں میں الٹرتعا سے کی حمد و ثنا را در شکر بجالایا۔ اور حب تہیں دیکھا توجان لیا کہ تواس خواب کی وجہ سے ہی کہا ہے۔
خواسانی نے کہا یہ جواب سن کرمیں نے تھیلی نکالی اور طاہر علوی کو بیش کردی۔ اور اس کے ہاتھ کوا ور بیشانی کو برسہ دیا اور ماتھ
ہی یہ مطالبہ بھی کیا اس برخواہ کی بات مان لیننے کا جرم معاف کریں۔

ان حفرات کا تذکره جنهول نے بھوک اور بیایس کی شدیت یس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ستانہ وفر باید رسی کی درخواست کی اور مترعا کو بایا

الشراف الوجھ عبدال مل من عبدالرحن الحسینی القالسی فرنا سے بین مدینہ طیبہ بین بین رات دن اس حال بین قیام پذیر ر راکہ بین نے اسس دوران با لکل مجھ جی منہ کھا یا بین منہ شریف کے پاس آیا۔ دور کعت نما زا دائی بھر حضور اکرم صلی الشویلیہ وسلم سے عرض کیا سے نایا جان بین بھو کا ہوں۔ اور آپ سے ٹرید کا کھانا طلاب کرنا ہوں بھر میری آنکھ نگ گئی۔ ابھی سویا ہی تھاکوایک آوئی نے آکر مجھے جگانا شروع کیا ہوب آنکھ کھلی تو کی دکھتا ہوں کہ اس شخص کے باتھ بین لکڑی کا بسالہ ہے جس بین ٹرید ہے ہے۔ گوشت اور خوشبودار مسالح بیں۔ اس نے مجھے کہا کھا ئیے۔ بین نے دریافت کیا یہ کہاں سے آیا ہے، اس نے ہوایا کہا۔ میرے بچے تھے سے تبسرے دن سے اس کھانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ آج کے دن الشر تعالیے نے غیب سے اسباب مہیا فرما ہے تو میں نے عزیز فی کا مطالبہ لور اگر تے ہوئے یہ کھانا تیار کیا ۔ بھر موگ تو خواب میں رسالتھ اب صلی الشرعلیہ وسلم کی زیار ت تھیب ہوتی۔ آپ نے مجھے کھم دیا کہ تیر سے بھائی ہے جوائی نے مجھ سے اس کھانے کی تمنا کی ہے ہائد اس کو بھی کھا۔

الشیخ ابوعبداللہ محرب ابی الما نی کہتے ہیں مدینہ منورہ ہیں حفرت زمرار جنی اللہ عبادت گاہ کے ہیجے پہنچا ہواتھا
اور شریف کمٹر القاسمی بھی اسی عبادت گاہ ہے ہیچے محوخواب تھا ہونہی بدیار موا تو حصفور اکرم جملی الشرعلیہ وسلم کی بارگاہ میں
عاصر مواس میٹی کیا اور سکر آنا موا واپ س آیا۔ مزار اقد سے نعلا محفرت زمرار رضی اللہ عنا کے گھرس ان کی عبادت گاہ
کیا تم سکوائے کیوں ہو۔ اس نے کہا میں فاقہ کا شکارتھا۔ گھرسے نعلا محفرت زمرار رضی اللہ عنہ کہ کوسوگیا۔ اور خواب میں سید
پر بینچا نبی اکرم حلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سے محصے دودھ کا ایک پیالہ عطافر ما باسے جن کو میں نے پیا اور میراب ہوگی اور ساتھ ہی
الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سے محصے دودھ کا ایک پیالہ عطافر ما باسے جن کو میں نے پیا اور میراب ہوگی اور ساتھ ہی

شوا برالحق جرامواتھا۔ ہم نے بٹھ کر کھانا کھایا، اور مبت کچھ نے گیا۔ ہمار خیال تھاکہ ہو بچے گیاہے غلام اسے وائیں سے جائیں گے لیکن ہمانے كان كے بعكس وہ سب نورون اشياروبي چوڑ كر علے كئے حب مم كها عكے اور فارغ موسے توعلوى سے مم سے دريافت كياكي تم نے عبيب كبريا و عليه التحية والتنا مركى بارگا ه بين حبوك كى نسكايت كى تھى ؟ كيونكر بي نے آپ كو خواب بي ديكھا ہے آپ نے ہی مجھے تہا ہے پاکسی خور ونوشش کا سامان لانے کا حکم ویا ہے۔

ابن العبار فرما تني بين مدينة رسول صلى الشرعليه وسلم مي حاضر بوا اورسخت فاقد دريش تصاقبر انورير عاضر بهوكر عرمن كي- يارسول الله المي آب كاممان مول- محمد ميا ونكه طارى موتى اوراسى ووران بخت بندار في يا ورى كى جمال مصطفوى كم دیداررا حت فزانصیب ہوا۔ آب نے مجے روٹی عطافر مائی جس سے آدھی میں نے خواب میں ہی کھالی اور آنکھ کھلی توروسرا صريرياتوس عا-

الوالخيرا قطع كابيان سے كري شهر رسول ملى المرعليه وسلم بي حاصر بوا۔ فاقه زده تھا۔ پانچ ون اسس حالت بي گذسے كم كوئى چيز كھانے كامعا ملہ تو دور رہا چكھنى تھى نصيب بنر موئى ۔ مزار بيانوار كے قريب اكرسلام شوق اور بدئيرنيا ز بيش كيا يجر شیخین کی بارگا ہیں بھی ہدئیرسلام بیش کیا بعد از ان عرض کیا پارسول الند ایس آپ کامہمان موں - اتنا عرض کرکے بچھے ہٹا اورمنبر ظراهي سحياس حاكر يوكيا - نوابين دولت ديدارس بره ورسوا - رسول خلاصلي الشعليه وسلم قدم رنجه فرا بوسے-آب كى دائين جائب حفرت الوبح صدائق وفئي الترعن تصے اور بائيں جانب حضرت عرفا روق رصى التّدعند اور حضرت على المرتضئ شيرفدارضى التُدعن آگے آگے منصے - حضرت على المرتفئے رضى النّدعث نے مجھے جبنجوٹرا اور فرما يا اٹھو مجوب خدامىلى الله عليه والم تشريب لا تيمي مي الحفا اور دعالم ب خودي مي ارسول مكرم صلى الشعليه و المم كى بيثيا في العرس كولوسه ديا -آپ نے مجھے روٹی عطا فرمائی جس سے آدھی میں نے کھالی اور بدارہو الوقعیہ حصر میرے التھ میں تھا۔

الوعبدالله محدبن احمد بن محالمعروت ابن ابى زرعه كهتے بي بي إب والد كرامى اور الوعبدالله بن خفيف كے ساتھ كيشريف عاص بواد بال سخت فقو وفاقه كى حالت مي رسب بعدائال نبئ أكرم صلى الشرعليه وسلم كيشهر مقدس ملي واخل وي اورخالی پید دات بسری میں ابھی بالغ منیں مواتھا داورا بیے شدائد ربیصبر کرنا میرے بس کی بات ناتھی) کئی دفعہ اپنے باب کے پاس آیادر کہا میں موکا موں وہ مجھ ساتھ سے کرمزار انوربہ حافر ہوئے اورعرض کیا یارمول الله میں آج رات آپ کا مهمان موں اور مراقبہ میں بیٹھ گئے ابھی ایک ساعت ہی گذری ہوگی کہ انہوں نے مراقبہ سے سراٹھایا اور کبھی دوتے کبھی ہنتے جب ان سے اس کا سبب بوجھا گیا تو اسول نے کہا ۔ ہی نے رمول انتقلین صلی الشرعلیور ملم کی زیارت کی ہے اور آب نے کچھ دراہم میرے اِتھی قعماد بینے ہیں۔ جب اِتھ کھولانو ای سی وہ دراہم موجد تھے۔ اللہ تعالیے نے ما اے لئے ان میں اس قدربرکت عطافرائی کرواب سیراز پہنچنے کا انہیں سے خرج کرتے ہے۔ المدين محد الصوفي فرما تعيني من مين ماه كم جنگل من بجرار ما راور با دَل كي عبدهمي الك بو عِلى تهي - جب اس

معذرت، كرتے ہوئے كہا: راسے مير سے سروار مجھے كئى ا ہ اسس حالت ميں گذر چكے ہي كرميں نے كچے نہيں كھا يا- ندگذم اور ن کوئی دوسری چیز اور اس سے زیادہ کھانے کی تھی میں ہمت نہیں ہے - اس نے وہ آ دھا صدریج بچار کھا اور جو مجسے نکے كي اس كوهي باسم طايا- ادرايك توشه دان لاكراس مي دال ديا اوردوصاع ر آطيسيرك قريب) هجوري هي اسس مي دال بي (اورمیرے والے کرتے ہوئے) مجھسے ام دریافت کی۔ ہیں نے اس کو اپنا نام تبادیا گرراوی کو وہ یا دہنیں رہا تھا بعدازاں کہا۔ فلا کے لیے اس کے بعدمیرے جدامجد کے پاس شکایت نہرنا - ان کواس طرح بہت تکلیف اور پریشانی لاخی ہوتی ہے-اور اس وقت سے لے کرتمہا رے سارے عرصر قیام میں جب بھی تہیں جوک کی تکابیف ہوگی تمہاری صرورت کے مطابق تنہیں کھانا

بھرغلام سے کہا سی شخص کے ساتھ جا و اوراسے رومنٹر افہر اور حجرۂ مقدسہ ریپنچا آؤ۔ میں اس غلام کے ساتھ بقیع تک پنجا تواسس سے کہاتم والیں بیلے جاذبی اب بینے ہی گیا ہوں - اسس نے کہا خدائے واحد کی قیم میں تمہیں جروا فارس تک بہنوائے بغیردایس نہیں ہوسکتا ناکر کہیں نبی اکر صلی السُّرعلیہ وسلم میری اس فروگذاشت پرمیرے آقا کومطلع ناکردیں۔ بنا نجراس نے مجھ مجرة اقدس كبينيايا اور مجها اوواع كهروايس جلاكيا-يس جارون كساس خوراك وكمانار إبواس جوان نع معدى تھی۔ جب بھر جوک نے آیا نوک دیکھا ہوں کہ وسی غلام کھا نا ہے کرسا منے کھڑا ہے۔ اس کے بعد بیرسلسارہ اری رہا جب بھی جوك مكن كهانا بنج جانا حتى كم الندتعا للے نے ميري واپسي كاسامان كرديا اور اپنے موطنوں كى ايب جماعت كے ساتھ بصحت عاقيت بنيع بنج كيا- اوربيرب بركت تعني رسول مقبول صلى الترعلييروس لم كي -

الواسسحاق ابرابهم بن سعيد في فرمايا - مين مدينه طبيبه مي حا حزتها اور مير التحريين فقرار و در ويش مجي تقعيمين فالفهف پرنشان کر دیا۔ توہیں بار گا ہ عالم بنا ہلی الشرعلیہ وسلم ہیں حا حز ہوا ا درعرض کیا یا رسول الشرم ما سے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔اور کوئی بھی کھا نے کی چنر ہواکس سے بین سیر سمارے لئے کافی ہیں ۔ فررًا ہی ایک شخص محجد سے ما اور اس نے عمد قسم کی کھوروں کے تين سرميرے والے روئے۔

الم الوبجرين المقرى فرما تنصيبي كرمير، المم طبراني ادرابوات حرم رسول صلى الترعليه وسلم من حاهر تنص بهم عالت ففره فا فربر تھے بھوک ہمارے اندر سخنت انر انداز ہو جگی تھی ۔ وہ دن ہم نے رات کے ساتھ ہی گویاصوم وصال کی صورت بیں گذارا-جب عشاء كا وفت مواتوي باركاه رحمت دوعا اصلى الشعليه وسلم بي حاصر موا اورع ص كيا- يا رسول الله أ نجه وع العجوع العجوع الصرمول خداصلی الشرعليه وسلم مهاري موك ور حالت فقر بر نظر رحمت فرا دين- أتناع من كيا ورلوط كيا - مجه سے ابوالقام نے كى بيھ جا وَيارزق إخوائے كا ورباموت كاشكار موجائيں گے ۔ ابو مكر فرائے ميں ، بي سوگيا اور الوالشنے بھي يحب كي طبراني تى كتاب كامطالع كررم تھے-اسى دوران دروازه برايك علوى جوان حاض موا - دروازه كھاكھا با جب مم نے دروازه کھولا نو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ دوغلام میں جن میں سے ہراکی کے ہاتھ میں زنبیل ہے جن میں بہت کمچھ نور دنی سامان كا حكم ديا ہے۔ اور جب بھی تمہيں عبوك لگے ہمارے پاکس آجا ياكرو-

مجد العظیم بن علی الد کالی فرماتے ہیں ہم دس درولیش تصبح و کال سے مدینہ طبیبہ بین حاضر ہوئے تھے ۔ حب ہم رخصت مونے کے اوعرض کی بارسول الٹرا ہمارے پاسس ذا دراہ ہنیں ہے ہم بارگاہ الرسم خلیا الرحل علیہ السام کی حاضری کست آب کے مہمان ہیں جب وادی قربی میں پہنچے تو ایک درولیش کوئین مصری دینا رہاتھ اگئے۔ ہم ال سے استفادہ کرتے ہوئے نبی کرم علیہ السام کم بہنچ گئے۔

الوعران موسی بن البنزرتی فرط نے ہیں مدینہ منورہ میں تھا۔ بھتے نگی معامش درئیش ہوئی۔ ہیں ربول فدا صلی النہ علیہ
دیم کے مزارِ مقدس پر عاهز ہوا اورع ض کیا یا جبیبی یا رسول الشر میں النہ تعالیے اور آپ کی ضیا فت میں ہوں۔ دنما دعمرکا وقت
تقا کہیں نماز کے انتظار میں ببیٹھا تھا کہ مجھے اونگھ آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ججزہ مبارک کھل گیا ہے اور اسس سے تین صفرات با ہم
تشریف لائے ہیں۔ ہیں رہول کرہم علیہ الصلواۃ والت مام کی فدرت میں مام بیش کرنے کے لیے ایجھنے لگا تو جوشعص میرے ہیا۔
میں بیٹھا تھا اسس نے کہا بیٹھ جاؤ کیونکہ نبی اکرم صلی النہ علیہ وسلم مجاج کرام کوس ام دینا چاہتے ہیں اور ان ہیں سے ہو ہے
مروسا مان میں ان میں کھا نا تقسیم فرانا چاہتے ہیں تنے کہا ہی تھی انہیں ہیں سے ہوں۔
مروسا مان میں ان میں کھا نا تقسیم فرانا چاہتے ہیں تنے کہا ہی تھی انہیں ہیں سے ہوں۔

کی بنانچر جبیب فراصل النه علیب و تا می تشریف ای کے ۔ جاج کوس کم دیا ۔ میں نے بھی مصافح اور دست بوسی کے لئے اتھا کے بڑھا یا جب مصافح اور دست بوسی کا شرف حاصل کر چکا تو آپ نے علوا کی ماند کوئی چنر میرے با تھا ہی تھا دی میں نے فرگ اس کو منطق کے لئے منہ ہا رہا تھا۔ جب با ہر زسکا تو النه تعالیے نے میں نے فرگ اس کو منطق کے لئے منہ ہا رہا تھا۔ جب با ہر زسکا تو النه تعالیے نے مجھے ایسا شخص مہیا فرما دیا جس نے مجھے بدا جرت سواری کا بندولبت کر دیا ۔ اور اپنے دوستوں میں سے ایک دوست کو مقر رکیا ہوگا کہ کمرمہ پنجنے کے میری خدمت میر انجام و تبار ہا۔ اور رہ سب کمچھ نبی اکرم صلی النہ علیہ دوست تھی اور دیا ہوگا کہ کو سب کی برکت تھی اور دیا ہوگا کہ کہ میری خدمت میرانجام و تبار ہا۔ اور رہ سب کمچھ نبی اکرم صلی النہ علیہ دوست میں کو سکت تھی اور دیا ہوگا کہ کار میں ہوگا کہ کار کی کار کار کار کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کار کی دیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کی کار کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کی دیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کار کور کیا ہوگا کیا ہوگا کہ کیا ہوگا کہ کی میری خدمت میرانجام و تبار ہا۔ اور رہ سب کم جو نبی اگر میں کار کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کہ کار کیا ہوگا کیا ہوگا کہ کیا ہوگا کیا گا کے کار کیا کہ کار کیا تھا کہ کار کیا ہوگا کیا گا کیا ہوگا کیا گا کار کیا ہوگا کیا گیا ہوگا کہ کیا ہوگا کیا گا کیا ہوگا کیا گا کیا ہوگا کیا گا کر کیا ہوگا کیا گا کیا گا کر کیا گا کر کیا گا کہ کیا گا کہ کیا گا کیا گا کہ کیا گا کہ کار کیا گا کہ کیا تھا کہ کیا گا کہ کیا گا کہ کیا گا کہ کو کر کیا گا کہ کیا گا کہ کیا گا کیا گا کہ کیا گا کیا گا کہ کو کر کیا گا کہ کیا گ

یاسین بن ابی محد کہتے ہیں ہم بارگا ہ نبوی میں حاضری دے کر دالس آ رہے تھے۔ ابھی وادی القریٰ میں پہنچے تھے کراکے درولیٹس ساتھی نے کہا مجھ تو محبوک نے آگھیرا ہے ہیں نے کہا بارگا ہ نبوی سے سکتے ہی ؟ اسس نے عض کیا یا رسول الشد ہم جو کے ہم اور ہم آپ کی ضیافت ہیں ہیں ۔ فوری طور رہمیں آگ پر کی ہوئی روٹیال اور گوشت مل گیا جو ہم نے بین واقع کھا یا اور آٹے کے تازہ پسے ہوئے ہونے کی واضح علایات ونشا نات موجود تھے ۔

بارتش وغیرہ کے لئے نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ ولم کے ساتھ استغالثہ

علامه سمعودى نے خلاصترالو فامیں ذکر كيا ہے كرام بيقى اورابن ائى تيب نے سند صبح كے ساتھ مالك الدار

مرگردانی سے چھٹکارا حاصل ہوا - اور مدینہ طیبہ حاض ہوا توبارگاہ رسالت بناہ صلی النزعلیہ دسلم میں ہاھز ہوا سے مرک اور شیخین رضی النڈھ نہاکو بھی سے مہش کیا ۔ بھر سوگی تو خواب میں نبی رحمت صلی النزعلیہ دسلم کا دیدار نصیب ہوا ۔ آپ نے فرمایا اے احمد! آگئے ہو ج میں نے عرض کیا جی حضور! اور میں بھو کا بھی ہوں اور اکب کا مہمان ہوں ۔ آپ نے فرمایا اپنی ہمیلیاں کھولو ۔ بیں نے ان کو کھولا تواکب نے ان کو دراہم سے بھر دیا ۔ جب بیدار ہوا تو دو توں ہے لیاں پڑھیں ۔ اٹھ کر بازار کیا ۔ میدہ کی سفیدروٹیاں خریدیں۔ اور فالو ذرج بھی ۔ کھا کراٹھا اور حبکل کی طرف جل دیا ۔

ابوالعبائس احد بن نفیس المقری الفریر التوننی کہتے ہی ہیں حجاز مقد سے واپس معربینجا اور مغرب میں جانے کا ارادہ تفاکہ معربی وولتِ دیدارسے ہمرہ ورکیا گیا۔ ساتھ ہی ڈال معربی ورئیا گیا۔ ساتھ ہی ڈال معربی دولتِ دیدارسے ہمرہ ورکیا گیا۔ ساتھ ہی ڈال اور میں ارشاد کا موجب یہ تھا کہ میں مزار پر انواد کے قریب دیا (اور می اراسان انس وموانست اور سکون و دلجعی ختم کر دیا ہے) اور اس ارشاد کا موجب یہ تھا کہ میں مزار پر انواد کے قریب کیرت قرآن مجید تلاوت کی کرات تھا۔

اجی فرانے ہیں ہیں نے حضرت الوالعبالس سے دریا نت کیا کہ آپ نے دہاں کتنی مرتبہ قرآن مجید ختم کیا توانہوں نے فرایا ہیں نے ایک ہمار سرتبہ قرآن مجید ختم کیا۔ فرائے ہمی ایک سرتبہ مجھے عوک نے سبتا یا کیونکہ بچرے بین دن بھوکار ہاتھا مزایہ منور پر حاصر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ہمی معوک سے لاغر موجیکا ہوں۔ مجرسوگیا اسی اثنا رہیں ایک نوخیز نے اگر مجھے پاقے ل کی منور پر حاصر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ہمی معوک سے لاغر موجیکا ہوں۔ مجرسوگیا اسی اثنا رہیں ایر گھی مجھے کھانے کو دیا۔ اور محوکہ ماری اور کہا اٹھو۔ ہیں اسس سے ساتھ ال کے گھر بہنیا۔ اسس نے گندم کی روٹی کھیوریں اور گھی مجھے کھانے کو دیا۔ اور کہا اے ابوالعبالس اچی طرح پریٹ بھر کر کھاؤ کیونکہ مجھے میرے جدا مجد (نانا جان) صلی السرعلیہ وسلم نے تمہاری میز بانی

زبربن كاركى روايت بيس ب كر حفرت عباس رصى الله عنداينى وعاءيس عرض كرت -تَدُ تَرَجَهِ فِي الْقَوْمُ ٱلِينَاكِ لِمَكَانِي مِنْ بَيِيّاكَ صلى الله عليه وسَلم فَاسْقِسَا الْفَيْثُ فَارْخَتِ السَّمَاءُ شُّلَ الْحِبَالِ حَتَى أَخْصَبَتِ الْدُرُضَ -

زجب اسالتروم میرے وسیلہ سے تیری طرف اس سے متوجہ ہوتی ہے کہ مجھے تیرے نبی صلی التّرعلیہ وسلم كے ساتھ نبى قرب صاصل سے لہذا ہميں باش عطافر ماد اوراس نسبت كى لاج ركھى توفرر اكسمان نے پہاڑول صیے با دل زمین کی طرف بھیج ویئے حتی کرزمین سرمبز ہوگئی۔

اشیخ العارف علیق فرمات میں کر ہم حاجوں کے ایک فافلیس تھے۔ انہیں سخت پیاس مگی بانی بہت کم تھا۔ فا فلیس ہے ایک جماعت نے شیخ الوانعا سالم بن علی کی پناہ لی اور ان سے بارش کے لئے التجار کی ۔ وہ نوگول سے علیجدہ مو گئے اور خلوت ين التُرتعاك ي معاكى اورنبي كريم عليه الصلواق والتسليم كا وسيله بيش كيا - التُرتعاك نے فورى طور بربارش نازل فرط فى ادرسب ابل فافله كو دافر مقدار من ياني دستياب موكيا-

مساح الظلام مي سے كرشنے الوعبدالترالمهندى فرمانے إلى ميں بيت الترشريف كا ج كرنے كيا- ميں نے وم شريف ميں اکے ایش خص کو دیکھا جن کے تعلق کہاجا تا تھاکروہ پانی ہیں بتا۔ ہیں نے اس سے اس کا سبب دریا فت کہا تواس نے كها-ين المي حدّ كي فيبلي سي تعلق ركفتامول مين ايك دات سويا توكيا ديكوفنا مول كرفيامت فالم موطي بصح لوگ سخت کرب دابتلاء اور شدت ومحنت میں ہیں اور انہیں ہمن پاکس مگی مرئی ہے مجھے بھی بہت زیادہ پاکس ملی نبی رحمت صلی النه علیہ وسلم کے حوض کو نریرها حز ہوااسس برخلفا واربعہ رصنی النه عنهم موجود منصے جولاگوں کو بانی پلا رہے تھے جونکمہ مجع حفرت على رضى التذعن كسائق محبت والفت اور دوسر سے حفرات بران كو نضيات وينے كى وجہ سے المك كون عرف اوراعما دتھا اور مجانہ ناز بھی للہذا میں پہلے پہل ان کی خدمت میں حاضر ہوا اکر مجھے وض کو ترہے پانی پائیں لیکن انہول نے

ات، مین بخاری کی اس روایت سے صفرت عمر بن الخطاب کا الی بیت نبوی سے صن اعتقاد طاضح ہے اور اہل بیت کا ان سے ممدر دان سادک جی در ہذان کے کہنے پر بارش کے لیے دعا نہ کرتے نیزان کے ساتھ توس کے ذریعے اہل اسلام کے دلول میں ان کی عزت دیکر میر پیا کرنا اور ان کے دلوں میں ان کی محبّت والفنت پداکرا بھی واضح ہے اگر نعوذ باللہ وہ اہل مبیت نبوی کے معاندو مخالف ہوتے تو البیسے امور کے قریب ہی نہ جانے جوان کی عزت ہ الرم كاموجب بن سكتے تھے اور مين قرآن مجيد كا دعوىٰ ہے رحماً بينهم

نيز حب بني اكرم صلى التّر عليه و سلم كے ساتونسي قرابت كے تحت صوت عباس رضي التّرعن سے استعقار حاكز ہوا تو دوحاني قرابت وقرب کے لیا ظ سے بھی بطریق اولی جائز ہوگا - علاوہ ازیں جب آنحضرت کی نسبت کارآ مدسے اور قابل توسل تو آپ کی ذات اقدس بطریق اولی -فالحملاله وإبعلين محسدا ترف غوله

سے روایت کی سے اور وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی المدعنہ کے فاز ان تھے فرما تنے ہیں ۔ حضرت عمر رضی النّعنہ کے زمانہ می لوگوں کو فعط سالی نے اپنی لیبیٹ میں نے لیا۔ ایک شخص نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم سے مزار مبارک پر ہا صربوے اور عرض کیا۔ " يَارْسُولَ اللهِ إِسْتَسْتَى لِيُتَمْتِلَكُ فَإِنْهُ مُوفَى هَكُكُولًا " يارول الترامت كي كف الترتعا كي بيارش طلب يعي كيونكه وه بلكت كے قريب بنچ چکے ہيں۔ خواب ہيں رسول كريم عليه الت م نے اس كو ديدار بخشا اور فرمايا كرعمر بن الخطاب كے پانس جاد ۔ اے میری طوف سے سام دینا اور کہنا کہ لوگوں پر باران رحمت رہے گی دھرانے کی عرورت نہیں ہے) اور يرمجى كهنا كم بورى بورى دانائى اورزيركى بروئ كارابيس. و فتخص حصرت عمر صى الترعنه كے باسس أيا اور نبى كرم على العلواق والتعليم كاينيام بنيايا حضرت عررض الترعنه أبديره وكت اوركها- يادب ما النوالد ما عجروت عُنهُ العمير رب كرمين ذرة حركوتابي نبين كرما مكريدكم عاجز آجاول-

الوالجوزار تابعي سيمروى مصكرا بل مدينه تديرين قعط كالسكار موسكة -ام المومنين حضرت عاتشه صديق وضي لنعظ كى فدست بي حافز بوكر در مين بريشانى كى شكايت كى -آب نے فرايانى اكرم صلى الشرعليدوس لم كے حجره مباركم كا وہ حصد جو مزار سبارک کے اوپر ہے اس کو کھول دو-ا ورایک روشن دان سابنا دو تاکر اسمان اور مزار برانوار سے درمیان جیت کا جا ب دیروہ باقی مذرہے ۔ اہل مدینہ نے اس طرح کیا گواکسس فدر موسل مدھار بارش موتی ا ورہے اندازہ گھاکسس انگ حافور اونط چر جر کرانتهائی فربر مو گئے سے کہ جربی کی وجہدے ان کی کوہائیں ہیٹ جاتی تھیں راسی سے اس سال کوعام الفتی کام

دیاگیا بینی فرسی اور جربی سے جانورول کے تھیے جانے کا مال) وکذافی المشکواة -

فقير مقرى الوالعباكس احدبن على بن الرفعه كيت بن سهدي ما وسرى مين وريات نيل مين ابني عا ويت معروفه كيمطابن ہانی کی فراوانی اوراضا فرنم ہوسکا پہلے می مہنگائی زورول پرتھی مزید برآں پانی کی شدید قلت دوہیش ہونے کی بنا رہرلوگ سخت نالان موتے میں نے اس صورت حال کو دیکھ کرم ، جادی الاخری بطابق م ما مسری جوات بہت عملین اور پریشانی كى حالت بين گذارى دوركعت نمازا داكى بىلى ركعت مين سورة فاتحه كے بعد قول بارى و سَنْوَرَ في هِوْم آيا مِنَافِ الدّفافِ الى آخرالسوره كى الدوت كى -اور دوسرى ركعت بين بعداز فاتحة قول بارى " عُحُمَّدٌ رَّسُولٌ الله وَا تَكِذِينَ مَعَةَ الى آخرالسون كى لاوت كى بعدازال بني كرم شفيع معظم صلى السُّعليدوللم سے استفالت كيا -جب آنكو لگى تو با تفت غيبى كويداعلان كرتے ہوتے سنا، تیرااستغانس لیا گیاہے اورتین دن کے بعد اوگوں کی دریائے نیل سے شعلی پریشانی دور موجائے گی۔ تبیرے دن دریائے نیل کا پانی پندرہ انگل حرم و کا تھاا ورروز بروز اسس میں اضافم و تاریا سخی کرنبی اکرم صلی الدعایہ وسلم کی برکت سے معمول کے مطابق بہنے لگا۔

صیح بخاری بی سروی ہے کر حفزت عمر بن المخطاب رضی النّرعنہ حفرت عبالس بن عبد المطلب سے وسیلہ سے الله تعاسك سے بارش طلب كرتے تھے كيونكه وہ نبى كريم عليه الصلوٰۃ والتسليم كے بچا تھے اوراللہ تعالى بارش عطافر ما آما تھا ماور گا۔ اس کا دامن پیچو کر کہا میں نیری بنا ہ میں ہوں اور ساتھ ہی ہیں نے قرآن مجد پر طرحنا نٹر وع کردیا۔ گھر کا مالک مجھ پہمہان ہو گیا ہیں اسس کے ساتھ بات چین کرنے لگا اور اسس کے ساتھ نہا یت نرمی سے گفتگو کرتا رہا جتی کہ اسس نے دریافت کیا ہتے کہا چاہتے ہم بہ بیس نے کہا اربو نوا کرسٹس ، مجھے ، اس خورت اور اس چوٹی سی کر مواری مہیا کر دو اور ہما سے ساتھ دشتن تک چیو۔ وہاں بہتے کر بھم تمہا سے اس احسان کی مکافات میں فر دگذاشت بہیں کریں گے جیا نیچہ اس نے آ مادگی ظاہر کی جے بھی بیننے کے بیے کہر ہے بہدیا گئے۔ اور میری بھا وج اور جینی بھی سواری دی اور دشت تا سے بخوایا با فی اور مفرخ جھی بھی رکھا ہے۔ کی جے بھی بیننے کے بیے کہر ہے بہدیا گئے۔ مورمیری بھا وج اور جینی جمہیں سواری دی اور دشت تک بینے گا۔ اور ان بی سے سیخول بینے عزیز وافر ہار کچھوں کے بورج مؤت کے قریب بہنچ گئے ما سے فہر کے لوگ صید بت زدہ قافل کے لیے نکلے۔ اور ان بی سے سیخول بینے عزیز وافر ہار اور دوست داحیاب کے شعلتی دریا دیت کرتا تھا کیونکہ انہیں قافل کو درمیش شکلات کی اطلاع مل جائی تھی۔

میں اونٹنی کی مہار پکڑی اور ایک خوبصورت گوریں داخل کیا جوصاحدب مکان کی خشخالی اور فارغ اب ای پر دلالت کرنا تھا۔ میری اونٹنی کی مہار پکڑی اور ایک خوبصورت گوریں داخل کیا جوصاحدب مکان کی خشخالی اور فارغ اب ای پر دلالت کرنا تھا۔ مجھ پختہ لقین تھا کہ بیر میرے بھائی کا دوست ہے ہم اس سے باس دویا تین دان نوب راحت و سکون ہیں رہے ۔ نہ اس نے مجھ سے کسی چیز کے متعلق دریا فت کیا اور نہ ہی ہیں نے اس سے تیمیرے دان اس نے مجھ سے اعرابی کے متعلق دریافت کیا۔ ہیں نے عورت واقعہ اس کو بیان کی ۔ اس نے کہا جتنے دینار در کار ہیں ہے لوا دراس کے توالے کر دور ہیں نے کہا عرف اتنے اتنے دینار در کار ہیں ۔ اس نے اتنے دینار میرے توالے کردیئے ہو ہیں نے اعرابی کودسے دیئے۔

میں اپنے توکیش وا قارب کے پاس حامی گی اوران سے برا مت کا اظہار کر دیا۔ ماسوائے ان کے جو مذہب ت بعد سے نائب ہو گئے اور میری وعوت کو قبول کرلیا د طرف ان سے تعلق قائم رکھا) م

دفود ف) علامر شیخ علی علی شافعی نے اکس موضوع برایک متقل تی ب مکھی ہے جس کا نام پینیتر الاحلام با خبار من فرج کربر برمّر با المصطفے فی المنام "رکھا ہے صاحب مصباح الطلام نے اسی سے بیروا قعات نقل کئے ہیں۔ اب لمی چند ابسے واقعات نقل کرتا ہوں جو بینیتر الاحلام ہیں مذکور ہیں مگرمصباح الطلام ہیں ال کو ذکر نہیں کیا گیا۔

ابن الصابوني اورابو مرس الازرق الانباري كاقصه

صاحب بنیت الاصلام نے تقل فر ما یا کہ ایک آدی نے مجھے بیان کیا کہ بین بغداد سے چلا اور مرھ جانے کا اراوہ تھا کو تکوم با جھائی اُدھ چلا گیا تھا بنیز جھائی کی بوی اور چوڈی سئ بی بھی میرسے ہماہ تھیں ۔ ہم مہت بڑسے قافلہ کی صورت بنی بغداد سے بلا وشق کے قریب ایک بھی پر بینے تھے کہ مہیں ڈواکوئل نے آگیا۔ اور مجو کچو لوگول کے پاس تھا مہب چین لیا ۔ ہم ایک با فی والی جگر برتھے ۔ بی سے اپنے ہم امیول کو کہا موت کا دقت معین سے اس نے وفت مقرب پرلاز گا آنا ہے اور اس سے بہتر ہے کہ بہت براہ تعالی قبل آنہیں سکتی ۔ اگر فعل می اور تھ پکارا عاصل کرنے کے لئے جل بڑیں تواکس سے بہتر ہے کہ بہت براہ فی اور تھی کا رہم مسلسل دور دن اور دورانیں چلتے رہے ۔ نہ کو فی چیز کھانے کی تھی اور ہم مسلسل دور دن اور دورانیں چلتے رہے ۔ نہ کو فی چیز کھانے کی تھی اور مزید براک مجھے دہ تھی ٹی بھی جی اٹھانے پر بی خارجہ مسلسل دور دن اور دورانیں چلتے رہے ۔ نہ کو فی جسے ما مرتب کے بات میں ہندے ۔ بی ان کی ایک عورت کے بات بہت سے لوگ راہی ملک بھا ہو گئے ۔ تبسراون مواتو ہم اعراب کے ایک پہا ت بیں پہنچے ۔ بی ان کی ایک عورت کے بات بہت سے لوگ راہی ملک بھا ہو گئے ۔ تبسراون مواتو ہم اعراب کے ایک پہا ت بیں پہنچے ۔ بی ان کی ایک عورت کے بات

ہدا اورا پنے وزیر کو حکم دیا کہ نشکر میں اعلان کر دو فرروار کو فی شخص کسی پرظلم وزیادتی نمرے اور عدل وانصا من سے قطعًا انوان دىدول سند كياجاتے-

نبی اکرم صلی الله علیہ ولم کا بعد از دصال بیب رطی کے کئے ہوئے ہاتھ کو جوڑ

ادراسی فیس سے دہ قصر ہے جربعض نفر حفرات نے بیان کیا کہ ایک امیر کبیرا پنے نواص میں سے ایک فاص رفیق کے مراہ ایک د کان پر گذرا جس میں بیٹی ہوئی ایک نوخیز اول کی براس کی نظر طریبی اورانس کے حسن وجال پر مفتون ہوکررہ گیا اپنے رفیق سے کہااس دکان کے متعلق الجی طرح معلومات عاصل کرنے چنا نجرحب الامراس نے معلومات عاصل کرنے ۔ جب اپنی اقامت گاہ پر سینجا تواس رفیق سے اپنا قصر عشق وجنون سیان کیا - اور کہا اس نٹری کو بینے حبالہ نکاح بین لاستے بغرزمام دل اختبار مین نہیں رہ سکتی -اس کا رفین گیا د کا ندار کو بالایا - اور کہا کہ امیز شری بھل کی سے سے مجھے طلب کررہا ہے۔ ال نے کہا حکم امیرسر آنکھوں پر رفیق نے اس کاندار کوساتھ لیا ۔ امیر کے پاس بہنچا اور اسے دکاندار کی آبدے مطلع کیا ۔اس نے فلوت خلری اسے طلب کیا اورانے رفیق سے کہا کہ اس سے دریا فت کروب بروی حجاتمہاری دکان میں تھی وہ رشتے میں تمہاری کیا متی ہے۔اس نے کہامیری لنحت جھرے بھردریافت کیااس کی ال زندہ ہے ؟ اس نے کہا وہ فوت ہو مکی ہے۔رفیق نے ہو کہا کہ ہمارے مولیٰ وآ قااس کوا بنی زوجیت ہیں بینا جا ستے ہیں ۔اس نے جیرت وتعجب کا اظہار کرنے ہوئے کہا بقال كاللى كے استے بلن بخت كہال كروہ اميركي زوج بن سكے -ال نے كہانييں بيركوئي محل معجب نہيں يم ركوكي كوبياں بلاق چنانجراس نے لڑکی کو بلالیا اورامیر کے حرم مرامیں داخل کر دیا ۔امیر نے قاضی اور گواہوں کو بلالیا اور اسس کے باب کونکاح کا اجازت دینے کی بیل کی بھراس امیرنے کہا میری ایک شرط ہے اور وہ ہے کہتم خوداس شہر می سکونت ترک کردو-بكر سرار دينار مجدسے سے كرمير سے دوسر سے كسى بھى شہر ميں جاكر إقا مت اختيا ركر اور حقيقت حال سے كسى كومطلع نه کنا۔ یں اس شہر کے حاکم ونگران کوتماہے متعلق وصبت کردول کا تھے کسی قسم کی کوئی تکلیف بنیں مو گی -اس نے جس شہر می افامت کاعزم ظاہر کیا امیر نے اس کے نگران اعلیٰ کو اس دکان دار کی مراعات ادر اس کے ضروریات کی کفالت کے متعلق حکم الممريكية دبا -اوراس مصفوري طورېر د كان سے اپني لو بخي كواس جگه منتقل كرديا - بعدازال امير نے اس عورت كوبلا يا جواس كے فانگی اور کی نگرانِ اعلیٰ اور منظر تھی اور لونڈلوں کو بنا سنوار کر اس سے پاس مبٹی کیا کرنی تھی - اور اسے حکم دیا کہ اس والی کوعروسی راکٹن و نیائش کے ساتھ اواستہ و سپراستہ کر کے میرے پاس بھیجے -اس نے اس نظری کو دیکھتے ہی کہا-اے میرے آقا یہ اولی تومرامرفتنہ و النائش اورائیے حس خواداد سے موسس ونودکو مگر دینے والی ہے۔

اسے جام ہیں لے گئی منست وشو کے بعد امیر کے بولوں والے لباس در بورات اس کو بینا کے تواس کے حسن کو جار

کا مال ضائع ہوا کسی کا دوست غم والم سے دوجار ہوا اور کسی کا قریبی رہے تہ دار ما سوائے میرے کبونکہ میر انز کوئی دوست اس میں تھا اور یہ ہی مال جسب او گوں لئے قافلہ کے بھے کھیے افراد کے استقبال کے بٹے نکلنے کامروگرام بنا یا اوران کی اصلاح اتوال کے لئے صروری اسباب ترتیب دینے لئے توہی نے استقبال کے لئے جانے کا کوئی عزم وارادہ نرکی جب ران كا وقت مما أو من ف نبئ رحمت صلى الشرعليدوسلم كو نتواب مين ديكها أب فرما تيمين -"أَدْرِتْ إِنَا كُنَمْ بِنِ الْدُرْنِ الْدُرْنِ الْدُمْنَا مِينَ فَأَعِنْهُ وَأَصْلِحُ شَا نَهُ مِمَا لِيَكِينُهُ مَقْصَلَ لا -

ابا محدین الازرق کے پاس پینچو، اکس کی امدار دواعانت کرو-اوراکس کے لیے ایسے اسباب درمائل مہیا کرنے الى كوئى كسراطفانه ركوحواكس كومنزل مقصودتك بهنجادي -

تب بین بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور تمہارے متعلق دریافت کی میری سائ ممدردی وغم خواری کا موجب ارشاد نوى كى معيل داختال سے -اب بنلائے كياراده سے والو محرفر ماتے ہي مي سبى كريم عليه الصلواق والتسليم كى اكس ذره پروری اور کرم نوازی مپرزار و قطار رونے لگا اور کئی وان تک اس شخص سے مم کلام بھی نہ ہوسکا ۔ بھر موج کرامس کو تبلایا كر مجھے سفر خرچ كے لئے اور مصر سنجنے كك إثنا سرمايدا ور زادراه وركارسے - اكس نے وہ بلاجون وجرا بهيا كرديا۔ میں نے صروری اسٹیاء مہیا کرلیں ۔ تھے اس سے دریا فت کیا کہ تمہاری تعربھیٹ کیا ہے اس نے کہا جھے لوگ ابن العالمونی

لمن بخروعا فيت مصربينها عمائى سے ملا- اس كوائنا رواه من بيش آمده صورت عال كى اطلاع دى - اوراب العالول کے حسن سلوک اوراکس کے سبب عظیم کا تذکرہ کیاتو وہ حیران رہ کی اور فاک ساروں پرسلطان کونین کے اس کرم پر نؤش کے انسوبہانے لگا۔نیزان الصالونی کے ساتھ خطور کتا بت کاسلسلہ شروع کر دیا۔ایک دفعہ خود ہی دشق میں آیا اوراكس سے ملاقات كى گراس وقت اس كے مروروثنا ومانى اور نعمت و دعنت كے دن بے سروسا انى اور معاشى زلول عالی میں بدل چکے تھے کیوں کر اسے کئی طرح کے ابتلاء وامتحانات سے گذرنار فی اتھا چنا نچے میرے بھائی نے اس مح مکافات علی اور جزاراحسان کے طور مردشق ہیں اپنی زمین اسس کے حوالے کردی جبس کی بیدا وارسے معقول آمدنی

امیرطغرل بیگ جوکرسلاطین سلجوقسیر کاپیلاما دشاہ تھا جب موصل کی طریت روانہ ہوا تواسس کے ساتھ مہت بڑا لشکرتھا۔ وه نشكرراستنهي ديهات اورساكنين مواضعات بساوط ماريي معروف رباجي كي وجه سيعام مخلوق ادرديها تيول كو سخت پریشانی کا سامنا کرنا برا طعزل بیگ نے خواب ہیں نبی اکرم صلی الشرعلیہ وسلم کی زیارت کی اور سام بیش کیا مگرآپ ف اس سے سنرمبارک بھیرلیا ورفر مایا الٹر تعالیے نے تمہیں با دوعباد بیرها کم بنایا ہے گرتم علی خدا کے ساتھ زمی اور حسن سلوک سے کام نہیں کیتے۔ اور النرتعالے کے جلال اور غیظ وغضنب کا خوت نہیں رکھتے۔ وہ نوفروہ موکر میدار

ہونے عام اور دوی قسم سے پھڑے اور دوسیٹ پیننے کا حکم دیا ۔ بھر ھیری نکالی اور اس کا ہاتھ کا سے کوالے کردیا اورطلاق سے کراس کو گھر سے نکل جا نے کا حکم دیا ہوب وہ امیر کے گھرسے نکال دی گئی اور اپنے باپ کی دکان پر پہنچا دی الني واص كے إب كى دكان كے سامنے ايك سرائے تھى وہ اس ميں داخل موئى اور دربان سے ، جوكم ايك عمررسيدہ بزرگ منحق تھا ،دریافت کیا میرا باب کہاں ہے ؟ تواسس نے دریافت کیا تو کہاں تھی ؟ اسس نے گولِ مول ہواب دیا۔اس دربان نے کہا ہم نے توفلال رونسے ترے باپ کونہیں دیکھا اور بنہی ہمیں برمعام ہے کہ وہ کہاں چا گیاہے۔ مراس سے كها اسعزيزه بي عمررسيده، بوڑها اورسرا باصنعت ونا تواني بول - بيرااراده بير سے كم تواس معل ومكان می آقامت اختیار کرے اور میری آمدنی و محاصل کی دیکھ مال کرتی رہے ۔ روگی نے کہابسرو صینم مجھے منظور ہے بھراس وره سے كها كم مجھے ميل مكر مال اورآگ لاكر دو - وہ لے آيا تواس نے بيل كوكرم كيا اور اپناك موا إتحوالس ميں ركا كراسى داغ دیا تا کہ خون کا رسنا بند موجا نے مگراس بوڑھے کی آ تکھوں سے چوری سیسارا کام کر لیا اور کافی دن اسی مکان میں رائش بذررسى - اسى أثناء مين طلب سے ايک فاطر آيا جن ميں ايک تا جرشخص عبى تھا-وہ اسى سرائے ميں اگر شہرا- ايک دن اکس كي نظران لڑی پریٹر گئی نواس کاطا شرعقل پرواز کر گیا-اس در بان کو با کر دریافت کمیا لڑی رہتے میں متباری کیا لگتی ہے ؟ اسس نے کہ میری بیٹی ہے۔ان نا جرنے نکاح کی خواہش ظاہر کی اور مندمانگے ورحم و دینا ربطور میر وغیرہ اس اول کی کے توالے کرنے کہ پیٹے سی کی دربان نے کہا میں نولی سے مشورہ کرلوں اورا ذن طلب کرلوں ۔ لوکی نے اجازت دے دی لیکن یہ شرط لگائی کم جب تک وہ اپنے شہروائیں نم پہنچ جائے مجھے زفاف اورازدواجی تعلقات کے لئے مجور نہیں کرسکے گا۔ جب در بان نے دوکی کی طرف سے اذان نکاح اور شرط کا ذکر کیا تو تا جرنے بطیب خاطراس شرط کو مان لیا اور تحریری ضمانت دے دی۔ مبتک اس شہریں مقیم رہاروزانہ تھے تحالف اس کے پاس بھیتا رہا اوراس کےساتھ بطی عزت و تکویم سے بیش آ تارہا۔ الكولوند بال اور غلام خدمت كے لئے تزيد كروسيئے۔ اور جلم حزور بات كے لئے وافر مال ودولت اس كے قدمول بس دھير كرديا -جب وابي وطن حاف كا داوه كيا تواس كے لئے محل بابره تيا ركرايا - اوراسے اس ميں سوار كيا - لونڈيا بي اور غلام اں کے اروگر و فدمت میں جل رہے تھے۔ حب یہ قافلہ شام بینجا تواس اللی نے دریافت کیا بہاں سے میرے آ قاکا شہر التادورسے اس نے تبلایا امھی اشنے ایام کا سفر باتی ہے۔ اس نے اللہ تعالیے کی جناب میں گرید وزاری شروع کردی اورع من کرنے مکی اسے خدا نے بزرگ وہرتر جس مقدی مستنی کی محبت بیں بیں نے اپنی گراں بہامت عبیش کردی تھی اس کا صدقہ برا برده رکھنا۔ میرا ہاتھ کتا ہوا سے ۔اوراس کومعلوم نہیں۔اس صالت میں میں اس کے حریم س کیوں کر داخل ہوسکوں گی۔ الكرية وزارى اورآه و بكاي وران بي اس كي أنكو لك يمي - وه نيند ص بيتب بدارون كي شب بداريان شار مول ،اس کے لئے کونین کی عظیم ترین نعمت کے حصول کاموجیب بن گئی حارہ گر در دمندال ، رحمت مجیم صلی الشرعلب دسلم اس کے مسر برشفقت کے ہاتھ مجیررے تھے فرما یا اے فلا نہ إ وہ کٹا ہوا باتھ كدھرہے ؟ اكس نے عرص كيايا رسول الترب ہے وہ باتھ-

پاندلگ گئے حتی کہ کوئی آنکھاں کو دیکھنے کی سکت نہیں رکھتی تھی۔ بھراس کوامیر کے پس بغرض زنان جیجا تو سراپا حسن وجال کو دیکھتے ہی امیر کے ہوش و حواس بجانزر ہے۔ اور اس کی محبت نے اس کی عقل و خر دکوا پنے قابو ہیں ہے یہ بحقا کہ اس امیر نے اپنے دربار عام ہیں جانے اور لوگوں کی فرما دیں سننے کو بھی خیر با دکھہ دیا۔ اسی رفیق نے امیر کو سمجھا یا بجھا یا کہ اس طرح خلق خدا سے بے تعلقی اور امور سلطنت سے حرب نظر ملک و قوم کی تناہی کا موجب ہوسکتی ہے۔

انغرص امیراس کی محبت کی قید بین اس طرح امیر سوجیاتھا کہ اسی کی رصا مندی اور دل جوئی ہی اسس کی زندگی کا حاصل اور بنیادی مقصد بن کررہ گیا۔ سرروز حس بیسند مدیہ چیز کی فرائیش ہوتی اور حوجیز ذخاتر امرا سے اس کو صلی معلوم مرتی فرائش کرتی اور برا قاغلامانہ انداز میراس حکم کی سجا اُوری کو اپنی معادت مندی سمجھتا۔

ایک دن اسے بی خیال آیا تھا کہ فور المبوسات وزیورات پر مفرر نگران ورت کوطلب کیا دراس صندوق کے نکا بنے کا حکم دیا جس میں دہ ناج اس خیال کا آیا تھا کہ فور المبوسات وزیورات پر مفرر نگران کورت کوطلب کیا دراس صندوق کے نکا بنے کا حکم دیا جس میں دہ ناج اور گلوبند نکال کو بند نکال کو اور گلوبند نکال کو ایس کے دو اسے کتے اوران سے پہننے کی در خواست کی اب تو وہ مجور جا پند امیر کے حق اس کے خواسے کتے اوران سے پہننے کی در خواست کی اب تو وہ مجور جا پند کے حق اس کے خواسے کتے اوران سے پہننے کی در خواست کی اب تو وہ مجور جا پند کے حق کو اسے کتے اوران سے پہننے کی در خواست کی اس تو وہ مجور جا پند کے حق اس کو ایک اس کو ایک نظر دیکھ کے حق کو سے کتے اور کی میں تاہم میں میں بیم میں دولا فت کو اس کو ایک میں مان کو سکے۔

اتفاق سے وہ لڑگی ایک ون بالا خانے کی بالکونی پر بیٹی شارع عام کا نظارہ کررہی تھی کہ ایک سائل نے صدا دی۔ مَنْ يَدَّغَا لَىٰ فِيْ مَحَبَّدَةِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وسلم يَدَّعَالَىٰ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم فِی شَفَاعَتِه لَهُ »

بوشخص نی اکرم صلی الٹرعلیہ دوسلم کی مجت میں قبیتی سے قیمتی چیزراہ خدا میں صدفہ کرے گا تھیا مت کے دن عبیب فلا صلی الٹرعلیہ دوسلم اس کی شفاعت میں انتہائی مبالغہ سے کام لیں گے اوراس کے گناہ حقنے کثیر وعظیم ہی کمیوں نہوں گے اتنی ہی عظیم رحمت و رافت اس برفر مائیں گے اور ان کو معاف کرائیں گے۔

اس نے سرجامیرے پاس اس ناج سے بڑھ کرکوئی چیز نہیں ہے نجلائی ہی تاج اس کے حوالے کووں گیادوراگر امیر سے
اس کے متعلق دریافت کیا تو تورید سے کام نے کراس کو مطلم کی کولوں گی۔ سائل کو ٹھہرنے کا حکہ دیا۔ تاج سرسے آبار کراس
کی طرف جبجوا دیا۔ امیر نے کئی دن تک وہ تاج اس مجوبہ کے سربر نہ دیکھا جس سے اس کے حسن کو جار جا ند مگتے تھے اور
اس کا دل اس کو دیکھ کر ہاغ باغ ہونا تھا تو ایک مرتبعر پوچی کیا گرفتم تاج کوزیب سرکموں نہیں کرتیں وہ خاموش رہی اس کے جرجھی اس
جود دربارہ اس نے کہا تو اب ہیں سستی و کا ہی کا مطاہرہ کیا۔ تعییری بار زور دسے کر کہا گر اس نے چرجھی اس
کی خواہ تن کو پر را نہ کیا تو اس نے کہا جھے دلی مقصد سے آگاہ کروا درج سے صورت حال میرے سامنے دھو۔ اس نے اصل واقع بنا دیا تو اس نے اس نے اصل واقع بنا دیا تو اس کے سنہ برجیب درسید کی اور اس سے امیرانہ کہوسے اور زایوات از والے ۔ اور روئی کے بینے بنا دیا تو امیر نے اس کے سنہ برجیب درسید کی اور اس سے امیرانہ کہوسے اور زایوات از وال لئے۔ اور روئی کے بینے بنا دیا تو امیر نے اس کے سنہ برجیب درسید کی اور اس سے امیرانہ کہوسے اور زایوات از والے ۔ اور روئی کے بینے بنا دیا تو اس سے اس کے سنہ برجیب درسید کی اور اس سے امیرانہ کہوسے اور زایوات از والے ۔ اور روئی کے بینے

ادروہ جی ای کوتھوڑ سے تھوروے وقفہ سے الواع واقع مے انعام کے انعام واحدان سے نواز نی رہتی۔ اکب بزرگ نے اپنا قصر بان کرتے ہوئے کہا ہیں نے اللہ تعالیٰ سے بن سال تک دعاکی کر میرے لئے بچ کے اسباب مهيا فرائع بين نے نواب ميں سرورد وعالم صلى الله عليه ولم كى زيارت كائلرف صال كيا اورآب كو فرائنے موت سناكم اس مال عج كرويس نے عرض كياميرے إلى توج كے لئے مفرخ ج اور وريات مهيا بنين ہي۔ دوبارہ زيارت كاشرف عاصل ہوا تو آب نے چروسی حکم دباتیسری بار بھی دولت ویدار سے بہرہ در فرایا اور سے حکم دیا ۔ اورساتھ ہی فرایا اپنے گورکی فال فلال جگر بھودواس میں تمہاسے باب وادا کی ایک وردہ مدفون سے بیں نے صبح کی نماز ادا کر کے اس جگر کو کھوداجس کی آپ نے نشان دسی فر مائی تھی تو احیا تک ایک زرہ دکھا کی دی گویااس کو اجھی ابھی دفن کیا گیا تھا۔ میں نے اس کونکالا- چارسو درہم میں بیج کر افٹنی خریدی اور ضروری اسباب سفر مہیا کئے اور چے کے لئے جل دیا۔ حب اعمال جے سے فارغ ہو پیجانور سولِ مرم ملی الله عليه وسلم كي زيارت نصيب مولى - أب في محد سے فرا ياكم الله تعالى في العزيز. کے پاکس جا و اور اُن سے کہوکہ ہما ہے ہاں ان کے بین اس داور اوصاف، میں عمر- امیرالمومنین اور این می رجب بدار ہوا تو ا پنے ساتھیوں کے پاکس آیا اوران سے کہا اب اللہ کانام سے کروائیں علوائیں تمہاری رفاقت سے فاصر ہوں) کیونکہ ہی شام کی طرف جانے کا درا دہ رکھتاہوں لہٰذا جو مفرات شام کی طرف جارہے تھے ان کے ساتھ ہولیا۔ دمئن بہنچا۔ مفرت عمر بن عبدالغزيز كياس حافز بوا- حافزي كي اجازت ملنه بدان كي خدمت مين جابين جا اور حافزي كا مقصد لعني مبنيام نبوي بيان كيا- وه اندر كت ادر حالیس دینار کی ایک تھیلی ا بنے ہراہ ال مے اور مجھ سے کہا۔ میرے پاس فا بل عطاموت یہی مال رہ گیا ہے میں برغلوص ایسل كرنا بول كماسى كوفوليت كاشرف تختو- ميس ف كها بخدامين رسول كمي عليدالصالوة والتسليم كي فرمان كا تعبيل اوران كابنيام بيني کے لئے عاصر ہوا ہوں ووسرا قطعًا کو ل مقصداور مطبح نظر نہیں ہے۔ لہذا بس سی قسم کا انعام فبول نہیں کرے ۔ اتنا کہا اورالوداع كه كردابس لونا-انبول في سرعها تومعانقه كااور دروا رست كم مرعما توكي و بهية آنسوول كي ساتو مجه رخصت كيا-واقدى نے ذكر كياكم مجور چيدون انتهائى عمرت اورنىگ دستى كے آگئے رمضان المبارك قريب آگياتھا اورميرے پاس خ کے کرنے کے لئے کوئی چیزموجو د نرتھی۔ اس نے اپنے ایک دوست علوی کی طرف رقعہ جیجا احد سزار درہم قرض کے طور پر انگے اس نے ایک فیلی جیج دی جس میں چند در ہم تھے۔ ابھی شام بنہونے پائی تھی کرایک اور دوست کی طرف سے ہزار در سم قرضے كاسطالبر سريرى صورت ميں موحول موا ميں نے وہ تصبلى ادھر بھيج دى۔ دومرے دن صبح سورے دہ دوست آبينجا جس كوملي نے قرص دیاتھا اورساتھ ہی وہ علوی تھی تھے جنہو کے مجھے قرص دیاتھا وولوں نے وہ تھیل نکال کرمیرے سامنے رکھی اور کہنے مگے برمبارک مہینہ اینچاہے ادرمیرے پاکس خرچ کے لئے سوائے ال چندور ہمول کے اورکوئی چیز نہاں تھی ۔جب تہارار قعربینجا توہی نے وہ درہم تہا سے باس جیج ویئے اور تہاں اپنے اور ترجیح دی اور اپنی خرورت کے لئے اس دوست سے قرض اللب کیا الرائس نے میرے والی تھیلی میرے پاس بھیجی تولمیں خیران رو گیا اورصورت حال اس کو بیان کی - اب ہم اس نتیجہ ہے ہیں۔

آپ نے اپنے دستِ آفارس سے اس کوا بنی حکمہ پرر کھا اور لعاب وہن لگا دیا۔ وہ ہاتھ فورًا جو کھا اور جہاں جہاں لعاب دسن لگانها وه جگه نورانی علقه کی صورت می نظر آنے لگی اور نور کی شعاعیں وبال سے مبند موسنے مکس جب اس زوکی کی انکو کھی توكيا دكيمتى ہے كروہ خواب حقيقت بن چكاہے اوراكس كا مدتول سے كاموا باتھ دوبارہ اصلى حالت برا چكاہے فرحة م سرور کا ب ٹھکا نہی کیا تھا ، بھول جا مہی سما نہیں رہی تھی اور غایت مسرت سے گنگنانے لگی- ناجر نے آدمی بھیج کر معلم كرنا چا إكراك كنكنان كاسبكيا م مراكس تعقيقت حال تبلانے سے كريزكيا - وہ فاموش موكيا اتفاق اس کا گفر قریب آگیا -اس کے گفر کی دورتی اور دیگر نولیش وا قارب اس نئی دلبن کو دیکھنے کے لئے نیکلے -اس لے اپنے حق جال سے ان کوبھی محوجیرت کر دیا حسب شرط وہی اکس کے ساتھ تا ہرنے زفات کیا۔ چند دن گزرگئے۔ تو یہ تا جر کے ساتھ بالا فا نے پر بالکونی برجا مبھی اورشارع عام پر گذرنے لوگوں کا نظارہ کرنے لگی ۔ ناگاہ ایک سائن نے صدا لگائی «کون ہے جونبي اكرم صلى التُرعليه وعلم كي مجتب بي كران بها شاع صدفه كرے اكر نبي اكرم صلى التّرعليه وسلم فياست كے دن اس كي شفاعت

اس نے نا جرسے کہا لے بیرے سروار اس مجھے الٹر تعالیے کے نام کا داسطہ دے کرکتنی ہوں کہ اگر تیجھے میرے ساتھ مجت ہے تو ترے خزان میں جو چیزسب سے عزیزترین اور لفنیں ترین سے دہ اس مائل کے جوالے کر دے۔ ادھر مائل کو فلر کا شارہ کیا تا جرنے کہا بھکاری لوگ معمولی سی چیز سرراصی موجاتے ہی ان کو اس فدر قیمتی چیز دسینے کی ضرور سے بہت ہے۔ اسس نے کہا موال جاکاری کے راصنی مونے کا نہیں میں معمولی جیزویتے برراصنی نہیں ہوسکتی اسس نے کہا اچھا مجھے ابن قیتی مثاع تیری رضا مندی کے لئے قربان کرنے میں مائل بہیں گراکس کے لئے شرط یہ ہے کہ تھے بتلائے کہ سفر کے دوران تیری آہ د زادی اور پھرسکواس سے وہنسی اور ترخ کناکا بسٹ کی وجہ کیاتھی - اس اور کی نے اپنا قصر باین کرنا شروع کی اور وہ مجاری سن رہاتھا جیباس نے ساری سرگزشت فقیلاگ نادی تو تا جرنے کہا بخدا ہیں می وہ سائل تھاجی نے بیصد الگائی اورشاہی تاج کی خیرات ملی - ادهراس معکاری نے تراب کر کہا ہیں ہی وہ امیر روں جراس وقت سائل درگاہ بنا ہوا ہوں - تاجر میس ننتے ہی بیجے ارّا اس كو اہنم مراه ادر كے آيا اور اس سے سر گزشت غم دريافت كى -

اس نے بنلایا کرجب بیس نے اس روک کا ہاتھ کا او محصے اس پرسخت صدمہ دفعاق لاحق مہرا حتی کر قریب تھا کہ میری دون تعنى عنفرى سے بروازكرجاتى - بعدازال ميرے وشمنول نے مجھ سے وہ الارت جھين لى يمي جان كے لئے وہال سے بھاگ کھڑا ہواا در عالم بدحواس میں کوئی چیزائے ساتھ نہ لاسکا۔اوراب در لوزہ گری پر محبور موگیا ہوں۔ اس تا جرنے کا اے میرے سردار میں نے اس ماج سے صرف ایک نگیندلیا ہے ورنداس کواس طرح صیح دسالم رکھا ہوا ہے - ابذا وہ اپنا تاج سے بواور ا بینے کام میں سے آؤ مینانچراس نے ماج کو وصول کرکے بیج ڈالا۔ اور ما جر نے کھی اس کی طلب کے مطابق اس کو ہرب و شحفر با - اس امیر نے حاصل شدہ جا کداد سے اس کی برکا فی ساری جا کداد وقف کی اور اس کے ہال تیام پذیرہا

کہ اس تھیلی میں موجود دراہم کے بین حصے کولیں - اور سرفریق ایک تہائی پر گذار اکرے تا آنکہ اللہ تعالیے پروہ غیب سے پسرو سہولت سے اسباب پیلافر مائے -

واقدی فرما نے ہیں تم نے اس کوئین حصوں ہیں تقبیم کولیا ہیں نے اپنے مصرکو ٹرج کر دیا حرف قلبل ترین نقدی ہاتی نظر دسی تھی لہٰذائی فکر مند ہوا کہ اسس کے بعد گیا کروں گا۔ خواب میں رسول خلاصلی الشرعلیہ دسم نے تنگداما نی کے غنا ہیں ادر عمر کے بسریں بدل جانے کی خوشخبری سمائی سو کا وقت ہوا تو سجنی بن خالد بر کی کا قاصد مرہے یاس بنچ گیا۔ ہیں اسس کے پاس فعا فرجوگیا۔ اسس نے دریافت کیا کہ تم تمان کیا تواس سے اور گذریسر کیے ہورہی ہے ہیں نے آج رات تم ہماں پریشانی ہی و کم مانے ہوں ہے کون ساشخص نیادہ کر ہم تا نیول میں سے کون ساشخص نیادہ کر ہم تا نیول ہیں ہے۔ کون ساشخص نیادہ کر ہم تا نیول ہیں سے کون ساشخص نیادہ کر ہم تا نیول ہی ہے۔ میرے لئے بیس رہم ہزاد در سم کا حکم و بیا اور میرے ساتھیوں کے لئے بیس ہزار در سم کا - اور مجھے عہدہ قضاء بھی تعویف کر دیا شیخ علی المحسن سمتے ہیں کہ تمس الدین سبط بن البوزی سنے اس قصر کو اپنی گئا ہے۔ مراۃ الزبان میں مختلف انداز ہیں تعاون کیا ہے۔ مراۃ الزبان میں مختلف انداز ہی سال کیا ہے۔

میں بیار ہوا تو دہ فلیلی میرے ہاتھ میں تھی۔ ہیں نے اپنی بوی کو بلا کرکہا یہ تباؤ میں سویا ہوا ہوں یا جاگ رہا ہوں ؟ اسس نے کہا آپ جاگ رہا ہوں کا اور سارا فصراً سی کہا آپ جاگ رہے ہیں ۔ میں ہو تا نہیں سے اس کے حوالے کی اور سارا فصراً سی سے سیان کیا ۔ اوھ مقروض ہوگوں کی فہرست دیمھی واسس میں حضرت علی رضی الشرعند کے نام درہ محر قرصنہ باتی نہیں تھا۔

ا براسيم بن اسحاق كهنے بن كري بندادين بوليس افسرها-خواب بين رسول مكرم صلى الله عليه وسلم كي زيارت نصيب بوئي-ائب نے فرایا مقد مرقبل میں ماخوز شخص کور ہا کر دو۔ وہ بیار موا توسخت مرعوب اور دسٹنت زدہ تھا اور اپنے ساتھیوں سے قاتل كے متعلق دریافت كيا - انہوں نے بلایا كم ممارے باكس ايك آدمى ابسا ہے جوفس كے الزام لمي ما خوذ ہے - ابلامهم نے اس کوبار دریافت کیا تھے تھے باق اصل تصری سے -اس نے کہامی بنانا موں -اصل قصریر ہے کہ ہماری جماعت ہرات میکاری کے لئے جمع ہو تی تھی در ایک بورهی عورت ہماری دلال تھی جو ہمارے باس آتی جاتی اور عور تول کوورغلا کر ہمارے باس سے آتی -ایک دفعرده ایک عورت ممارے پاس ہے آئی جون ہی اس عورت نے میں دیکھا تو زور دارجنے ماری اورغش کھا کر گر گئی- میں اے اکس الگ کرے ہیں ہے گیا جب موٹ ہیں آئی توہی سے اس سے جنج النے اور عش کھا کر کرنے کاسب دریا ف کیا اس نے کہا سے جوالو امیر سے حق میں فعال کا نوف کرو-اس کے قرو عذاب سے ڈرد-اس بڑھیانے مجھے دھوکہ دے کر بہاں بایا ہے انل نے مجھ سے یہ کہاکہ میرے پاس البیے موزے لیں کہ بوری دنیا میں ان سم کے موزے ملنے ناممکن میں اور میں ان کو تھرسے باہر نہاں نکالتی مجھے اس کی بات پراعتما دکر کے ال کے دکھتے کاشوق بدا ہوا۔ یہ اجانک مجھے آپ کے پاس سے پہنچی میں سیدراوی بول ميرى ال فاظم زمرار صى التُرعنها مع و ورمير انا جان محريول التُرصلي التُرعليه وسلم من مير عن مي ال دونول مقدس ستيول كاادب واحترام لموظ فاطر مكوا ورميري عزت برياته نظالويس ابنے ساتھيوں کے پاس آبا اوران سے صورت ال بیان کی۔اوران سے کہا کرانسی عفیقہ سے درگذر کرد۔میراب کہنا تھا کہ وہ بوش میں آگئے اور اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوے۔اور مجھے کہا کہ نوٹ اپنی نواہش نفس پوری کرلی ہے اور ہمیں اس سے الگ رکھنا چا ہتا ہے میں اس برط کی کے آگے میری کر طوفا بولیا - اوران سے کہدیا کہ جب کے میرے حبم میں رئی جان باقی رہے گی تمدیس اس کے قریب نہیں بھٹکنے دول گا۔ یہ معالم ہمارے درمیان البھ گیا حتی کر ہاتھا بائی ہمی مجھے رضم آگیا چنا نچہ جوان ہی سے اس جرم رپزیا دہ حریص تھا ہی نے اس كو خنج كا داركر كے قبل كرديا - بھر اسس عورت كو اپنى حمايت وحفاظيت يس كے مكان سے بالبرنكال ديا - بروسيول نے الورد على سساتو جع موكر يوبل بي دافل موسكة بمرس إله مي خنود بكوكرا دراكس شخص كومقتول د مكيد كرمجه إلىس ك حوال كرديا -اسحاق ابن ابراسم نے كہا من مجھ سے الله تعالى اوراس كربول صلى المرعليدوسلم كى رضا مندى كے لئے اوراكيعفيف معصوم شرلیند کے حفظ ومت کی بدولت درگذر کرتا ہول بعدازال اس شخص نے توبکر لی اور سمین کے لئے اس گھنا ؤ نے جرم سے زلیج گیا - والحد للٹرعلیٰ ذالک ۔

على بن عيسنى وزير سيمنقول ہے كم مي علوى حفوات كے ساتھ حن سلوك سے بيشي آيا تھا اور رمضان البارك كي آيد بران

پادراکر دیا اور مطلوبہ رقم سے بھی زائد رقم دے دی -اوراسے تبلایا کہ مجھے رسول مختشم ملی الٹوعلیہ وسلم نواب ہیں ہے ہیں ادراک نے مجھے تربی حاجات و طرور بات کو لیراکر نے کا حکم دیا ہے۔ اب وہ لوٹا تواس کی سب حاجات پوری ہوجکی تھیں
ادراک کے بعد مہیشہ وہ مدرح اہل مبت ہیں معروف ومشخول رہا ادراسی مدح سرائی کے ساتھ معروف وشہور موا -انہت عارہ نفح الطبب
فقر یوسف بن اسماعیل نبہانی عفا الدعنہ کہتا ہے کہ بیر تقریبًا کمصد محکایات ہیں جو میں نے توسل واستغاللہ کے من ورکم کے بیرائی کے ساتھ ساتھ معروف وشہور موائیں گی ۔اور تو در سجھے
کی ہیں اور سر زمانہ ہیں ہیں آئے جی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استخالہ کی برکت صبح کے سیدیدہ کی ماند نظا ہر
اور فایاں ہے والحد للہ علی ذالک ، انہیں واقعات ہیں سے ایک سے ہے۔
اور فایاں ہے والحد للہ علی ذالک ، انہیں واقعات ہیں سے ایک سے ہے۔

آپٹ شخص جالٹہ تعالمے کے انتقام و عذاب کا خوت نہیں رکھتا تھا اسس نے سے الیے ہیں مجور افترار پر وازی سے کا میاجی وحبہ سے سلطان نے میری معزولی کا حکم صاور کرویا اور ہروت سے دور دراز با و کی طرف نتقل ہوجا نے کا حکم دیا۔ جب مجھے حکم سلطانی کی اطلاع بی تو ایس بہت پر بشان ہوا۔ ہر کیف خیس کے ون یہ اطلاع بی اورای شام لینی جمعر کی مات پر سے ہزار مرتب اللہ تعالی کی اطلاع بی تو میں ہوت ہے۔ کو مات پر سے ہزار مرتب اللہ تعالی سے استعفار کیا۔ اُستیفوراً مللہ المعظیم اورساتھ ہی ساڑھے بین سوم ترب اس طرح درو و شرکھنے پڑھا اُنڈھٹی میں کی سے ہوت کی استیاد کی اور اس سے استعفار کیا۔ اُستید کا محکمت و کی خات ہوئی اور اس سے سے استعفار کیا۔ اُستید کی اور این کے خلاص اور نبی کو بھرائی سے اور میں ہوت ہوں اور نبی ہوت کے اور میں ہوت ہوت کی میں ہوت کی میں ہوت ہوت سے بار بیٹھ کی اور اس کا میں موسول ہوا موروز مات سے میں السلی کا میں گذر نے نہیں پا یا تھا کہ قسطن طند سے بار بیٹھٹی گاون سلطان کا یہ می موسول ہوا موروز مات سے بار بیٹھٹی کی اور ان کے وسیلہ سے المیٹر تعالی کا سے میں موسول ہوا کر سے اور رہے والم دور فر مات ۔ جمعہ کا دن ابھی گذر نے نہیں پا یا تھا کہ قسطن طند سے بار بیٹھٹی گاون سلطان کا یہ میم موسول ہوا کر میں جا سے اور دروت سے بار بیٹھٹی کہا جا سے اور دروت سے بار بیٹھٹی کراپنے میں موسول ہوا کہ میں ہوئے اور رہی جا سے اور دروت سے بار بیٹھٹی کراپیا جائے۔

اوراس امری کرمیمن نبی اکرم صلی الشرعایدوسلم کے ساتھ استفاقہ کی برکت سے ہوا وکیل ہے کہ سافیب کا دستورا ور معول ہی موٹ ہی کرمین الشرعائی والس البادی والبین نہیں لینے جننا جلدی السی علم کو والبین لیا گیا۔ لہذا مجھے اور ہرائی نفض کو میں تقیمین کا مل ہوگیا ہو میرسے شعلی الزام تراشی اور افسرار پردازی کوجانسا تھا اور نبی مکرم صلی الشعلیہ وسلم کی ذات اقدر سے میرسے فلبی تعلق اور آپ کی تعظیم و تکریم سے آگا ہ تھا کہ بیرون اور هون نبی رحمت صلی الشد و سلم کی ذات اور مورت نہیں تھے تعلق اور آپ کی تعظیم و تکریم سے آگا ہ تھا کہ بیرون اور مورت نہیں تھی۔ علیہ وسلم کے ساتھ ستنا نہ کا اعجاز سے ورین اس مصیب سے اس قدر حبلہ اللہ کی کوئی صورت نہیں تھی۔ مالی ورین اس مصیب سے اس قدر حبلہ اللہ کی کوئی صورت نہیں تھی۔ والی درین اس مصیب سے اس قدر حبلہ اللہ کی کوئی صورت نہیں تھی۔ ورین اس مصیب سے اس تا در حبلہ اللہ واللہ ورین اس مصیب سے اس قدر حبلہ والی دلٹرر بالعالمین اللہ والی دلٹر در بالعالمین

یں سے ہرایک کوبور سے سال کا طعام اور لباس کا خرج مہاکردیتا ۔ان میں سے ایک عمرر بیاہ تعقیم میں تقابور مرت موسی بن جعفر بن محد بافرضی الشعنهم کی اولادسے تھا۔ اسے برسال یا بچے ہزار درسم بیشی کیا کرنا تھا۔ ایک مرتبر میں نے ای كو دبكيهاكم وه حالت نشمي مهاك في تنزاب كي قيئ كي دورز مين برلوث ربانها اوركيم الده مو حيكاتها مين في دلين خیال کیا میں اسس فاسی کو سرسال پانچ سزار درہم دیتاں ہوں جہنیں معصیت باری ننواسے میں مرف کرتا ہے۔اور آئدہ کے منے پخندعزم کرلیا کہ اس کو میروظیفہ نہیں دول گا۔ حب رمضان المبارک آگیا تو دہ ورطھات بدمیرے پاس آیا ورسام دیا ہیں نے آمد کا مقصد معلوم کرے کہا ایسا نہیں موسکنا -میرے دل میں تمہاری کوئی عزت و توقیر نہیں ہے ۔ میں جو کچے دیا مول تم اس كومعييت بارتعيين استعال كرت موييس في ابني أنكول سيتمهد فينشركي عالت مين ديكها م والس چلے جا قراور آج محيد میرے بان قدم مذرکھنا -اسی رات سویا تو خواب میں رسالتما تب صلی اسرعلیہ وسلم کی زیارت نصیب موئی -بہت سے لوگ آپ كى خدمت اقد سن ما حربي مي مي اكر برها تاكر سلم بيني كرول -آب نے مجے ديكھتے ہى مند مور ليا -آب كى بے النفاتى اورروگردانی مجھ بربہت گرال گزری میں نے عرض کیا یارسول السمي آپ كى اولاد كامخلص خادم مول اور كرت سے درودد سلم بھی آپ پر جھیا ہوں اس ہے پروائ اور ہے التفاتی کی وجہ جھیں نہیں آرہی۔ آپ نے فرمایا اِنتم نے میرے فلاں بیٹے کواپنے دروازے سے کیول ناکام نوٹایا-اوراس کاوظیفہ کیول حتم کیا جمیں نے عرض کیا یارسول الله میں نے اپنی آنکھوں سے اس کو حالت نشیل دیکھا اور اس صورت میں اس کی اعانت کو یا النہ تعالے کی معصیت پراعانت تھی لہذا ہیں نے مناب بہی سجھاکہ عصیت باری تعالیے ہیں اس کا معاون مذہوں۔ استحضرت ملی الشرعلیہ وسلم نے فرمایا تواس کو بدوظلیفہ میری نبدت کی وجہ سے دینا تھایا اس کی ذاتی مضوصیات کی وجہ سے ؟

یہ تھے وہ چندوا تعات جہیں نے بغیۃ الاحلام سے نقل کئے ہی جس کو شیخ علی الحلبی صاحب سیرۃ جلبیہ نے تالیف کیا سہے ادر لیں نے اپنی کتاب «سعادۃ الدارین» ہیں ذکر کیا ہے۔

النہاب المقری نے الفری ہے۔ نفح الطبیب ہیں اویب اندلس الوالبخرصفوان بن ادرسیس کاعجیب واقعہ ذکرکیا ہے۔ فراتے۔ ہیں کہ ادرب موصوت نے ایک قصیدہ مدح فلیفہ ہیں کھا اور مراکش کے دورِ خلافت ہیں گیا تاکہ انعام جزیل عاصل کر سے اور اپنی جبٹی کے لئے جہنے تیار کرسے جو ترویج کو پہنچ چکی ہے۔ گراس کی امید برین آئی ادر ناکام واپس لوطا - اس نے سوچا کاش میں بجائے امرار کی قصیدہ خوانیول کے بنی اکرم صلی الشعلیہ وسلم کی مدح سرائی کر ادوران کی آل اطہار کی مدح میں قصید کاش میں بجائے امرار کی قصیدہ خوانیول کے بنی اکرم صلی الشعلیہ وسلم کی مدح سرائی کر نادوران کی آل اطہار کی مدح میں قصید کھتا اور الشریفا سے سے اجرجی لفر جزائے جزیل کی امیدر کھتا تو کبھی اس طرح کی ناکا می کا منہ نہ دیکھتا - ہیلے سفر اور خلیفہ کے انعام و اکرام پر بھروسہ سے تو ہر کی - اور دل ہیں باندھا ہی تھا کہ فری خلیفہ کا قاصد ہنہا ہواسس کو دربارت ہی ہیں ہے بسی ادادہ کا تیرادھم توجہ کیا ہواسس کو دربارت ہی ہیں ہے بسی ادادہ کا تیرادھم توجہ کیا ہواسس کو دربارت ہی ہیں ہے بسی ادادہ کا تیرادھم توجہ کیا ہواسس کو دربارت ہی ہیں ہے کہا ۔ اس نے آمد کی غرض و غایت دربانت کی - اس نے پوری و ضاحت سے اپنا مدعا بیان کیا تو خلیفہ نے فردی طور پر اس کا کہا ۔ اس نے آمد کی غرض و غایت دربانت کی - اس نے پوری و ضاحت سے اپنا مدعا بیان کیا تو خلیفہ نے فردی طور پر اس کا

ك وسيله سے اسے ہمايے محصل الشرعليہ وسلم ميں آپ كے وسيلہ جليلہ سے اپنے رب سارك وتعالی ی بارگاہ والاجاہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں ماکہ میری سرخاجت برآئے ۔اے اللہ ان کومیرانسفیع بنا اورمبرے حق میں ان کی شفاعت تَبول فرما-اورهاجتی ہذہ کی جگراپنی حاجت کا ذکر کرسے-اس روایت کو تر بدی به بقی اور ها کم نے سندرک میں حضرت عثمان بن هنیف رضی الشرعند سے صبح سند کے ساتھ ذكركيا ہے اور مبت سے علماوا علام نے اس كوانني دعاؤل ہيں استعمال كيا ہے -﴿ أَتُّلُهُ مُّرَضَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى ٱلْكِمُحَمَّدٍ ٱللَّهُ مَوْ إِنَّى ٱسْتُالُكَ بِحَنِّي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُكُونِينِ شَوَّمَا الْحَافَ وَاحْدَارُ-

اے سٹر محرصلی الشرعلب وسلم اوران کی آلِ اظہار بردرود بھیج -ا ہے الشرس مجھ سے محرصلی الشرعلب وسلم اوران ى آل كے حق كا واسطرا يك سوال كرتا ہول (جوتونے اپنے فضل وكرم سے اپنے ذميلے ركھا ہے) كرتو جو يرأس جيز كے شرے كفايت وكفالت فراجى سے يى خالف اور يرعذر مول -

(ف) اس حدیث کوعلامتم محودی نے اپنی کتا ب، جوابرالعقدین فی فضل الشرفین " میں نقل کیا ہے ۔ اور حافظ الوعبد الشر محدالمظفر الزرندي المدنى في ابني كماب مونظم درواسمطين من ذكركيا ہے كريد حديث الم حبفرصارق في حفرت الم محديا قر سے اور انہوں نے اہم حسین رضی الشرعنہ سے نقل کی ہے کہ رسول فداصلی الشرعليہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم النّدوجہہ الرم سے فرایا۔ جب بھی تمہیں کوئی امر بول ورسٹت میں مبلاكرے توبیر كلمات كوالد تعاسط تمہیں اى دہشت ناك امرسے كفايت فرائے گا-

٣- اَتْلُهُ مَّمَا فَعَلُ فِي كَنَا وَكَنَا مِحَتِّى نَبِيتِكَ وَالْدَنبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبُلِهِ فَإِنَّكَ ٱمْحَدُ

ا الله مير التوان على حسن سلوك فر ما بطفيل البنے نبى اكرم اوران سے بيلے انبياء عليهم ال الم كے بيك

ف در کامات طیبدایک مدیث کا حصربی جن کوربت سے محدثین نے تقل کیا ہے۔ حاکم وابن حبان نے اسے حفزت انس بن مالک رصنی النّه عند سے لفل کیا اور اس کی تصبیح کی ہے کہ حضرت فاطم بنت اسد حج کہ حضرت علی المر تضے رضی لنّه عند كى دالده ماجده بين انبول فيصغرسني مين بني كرميم عليه الصلوة والسائع كى برورش كى هي حبب ان كا وصال موا توآب ال كى ترمبارک بی لیٹے زناکہ بابرکت ہوجائے اور انوار نبربیسے متور) اور ان کے لئے وعاکرتے ہوئے کہا ،-اسے اللہ تو زندہ بھی کر اے اور موت بھی دیاہے۔ تو ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور موت تیرے قریب بھٹک نہیں سکتی میری مال فاطمہ کی مغفرت فرا - اوران كى قركووسيع فرا - بحق نبيك والدنبياء الذين من قبلى فانك ارحم الواحمان -

باب

بسمالله الرحمن الرحييم

ٱلْحُمْلُ لِللهِ مُغِينَثِ مَنِ اسْتَغَاثَ وَالصَّلُواةُ وَالسَّلَهُ مُرَعَلَىٰ سَيِّيلَا نَامُحُنَّدِهِ الْغَوْثِ الْغِيَّاثِ وَعَلَىٰ اللهِ وَصَحْبِهِ أَجُمَعْيِنَ وَمَنْ سَبِعَهُ وْبِاحْسَانِ إِلَىٰ يُوْمِ الدِّيْنِ - أَمَّا نَبُلُ-

يه وردعظيم سے ص كويس نے وحزب الاولياء الاربعين المستغيثين بيدالمرسلين صلى الشعلب ولم ،، كے نام سے وسم كياسى ميں نے اس میں جاليس اكا مراوليس ء كاملين دعارفين اور مشام پر المرو بن سے بہت سى دعائيں لفل كى ميں -جن بیں انہوں نے بنی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہارگاہ خداوندی میں فضاء حاجات کے لئے استفالہ وتوسل کیا اور ان سے پہلے احادیث نبویہ میں دارداب تغالوں کا ذکر کیا وہ یا نیج روایات میں - میں ان دعاوں کے ذکرسے قبل اصحاب دمیہ کی فہرست ان معادل کی تعدادا وران کتابول کا تذکرہ کر اسوں جن سے بی نے یہ دعائیں نقل کی ہی اور بعض دفعہ ایک ہی ولي عارف سے متعدد دعائين منقول بول كى - اور فہرست ميں مذكور عددكوسى ان ا دعيہ كے ساتھ ذكر كروں كا تاكم اگر كونى شخص اس دعاء کے متعلق معلوم کرنا چاہے کہ وہ کس صاحب سے اور کس کتا ب سے منقول ہے تواس کو مہولت سہے۔ ١- اللهُ عليه وسلم بَهِ وَأَنْوَحَهُ إِلَيْكَ بِنَرِيكَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم بَي الرَّحْمَةِ ، يا سَيِّانًا يَا هُحُكَمُ بِلَّا إِنِّي ٱلْوَجَّةُ وَبِكَ إِلَىٰ رَبِّي فِي حَاجَتِي لَمَا لِنَكْتُصَلَّى فِي ٱللَّهُ قَرَشَقِعَهُ فِيَّ رواه الرَّبْرِي واسِيقي والحاكم في المستدرك باسناد صبح عن عثمان بن عنيف رصى التُدعِن.

نرجب اب الله بن تجوی وال کرما ہول اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہول تیرے نبی الرحمہ محصلی الشرعلیہ وسلم

نوس الله باب مين ان وعادك كا ذكرم جو اكابراوليا ركام محاحزاب وا وراد ا دركتب مين دارو بي جي بي انهول في بي كام عليه العلاة والشيام كيدما تعد بنابالي يقفار حاجات اورحل مسكلات كيسلة استغاثه كيا واوبعض وه دعائب جي عرفورنبي الانبيا وفخرسال صلی النوعلیب وعلیهم وسلم سے مروی ہیں میر باب عظیم حزب ہے اور متقل حصہ سے جو چاہتے اس کو کتاب سے الگ طبع کرا ہے اور اس كوورد ووظيفه بنا مع كيول كرية دوسر صعب اوراد ووظائف كى نسبت طبيل وعظيم وظيفر معاور صول مراد كم للتريب

نوف م نے مردعا در حزب کے ما تھ صاحب حزب ودعاء اور كتاب كا توالم دے دیا ہے تاكہ نافري كوسهولت رہے - رمزجم غفرلم)

اررو

باارحم الراحمين-

ترجب، اے اللمن تھے سے سوال را ہوں تیرے نبی کریم محرسلی الشرعلیہ وسلم کے دوسلیہ جاہدے ۔ ابراہم علیل، موسی تجی وکلیم علیلی روح التراور کامترالترک وسیله سے اور کام موسی علید السلام کے عدد نے ، انجیل علیمی علید السلام اورفرقان محصلی الله علیه و سلم کے صدیقے ہیں اور مراس وحی سے طفیل جو او نے مغمر رہ نازل کی مر اس قصنا اور از لی فیصلے توسل سے جزنونے ازلیس کی-براس سائل سے وسیلہ سے جن کا سوال توسے پورا فرمایا۔ ہراس غنی کے صدفہ میں جس کو تونے دولتِ فناعت بخشی ۔ ہراس فقیر کے صدفہ میں جس کوتو نے دولت غناسے سرفراز فرایا۔ ہراس ہے داہر و کے توسل سے جس کولینے رحمت تھا صر سے داہ داست برگا مزن فرمایا۔ میں تجھسے تیرے اس اسم پاک کے توسط سے سوال کرنا ہول جو تو نے حضرت موسی کلیم علیہ الت می پرنازل فرایا۔ اورائس مقدس نام کے واسطے سوال کرنا ہوں جس کی ہدولت تونے عباد و مخلوق کا رزُق برقرار فرما یا۔اور اس نام نامی سے وسیلے سے دعاکر اہرں جزاونے زمین بنظام فرمایا تو وہ استقرار پذیر موگئی - اوراس اسم مقدس کے توسطے دعاکر ا ہول جس کو توسنے اسمانوں پرفائس فرمایا توجہ بدستون وعما ترقم سے اوراس اس افدس كا وسيديش كركے دعاكتا مول عن كو تونے بہاروں بينطام فرمايا -تو ده زمين بن قائم موكئے-ا سے الله بن مجھ سے ترے اس مبارک نام کے وسیارے دعاکر تا ہوں جس کے ساتھ تراعر ان فائم ہے۔ اور تیرے اسم طہو طاہر اور صمداوروتر زنبها ویکنا) کے درسیاہ سے وعاکرتا ہوں جس کو توسف اپنی کتاب میں نازل فرمایا جو تیرے باس سے ازل ہونے والانور مبنی سے -

اسے الند میں تجھ سے تیرے اس نام اقدی کی بدولت دعاکر تا ہول جس کو تونے دن پر رکھا تو روشن ہو

گیا اور رات پر رکھاتو تاریک ہوکر (لوگول کے لئے سبب آرام وسکون بن گئی) ۔ ہیں تیری عظمت و کبر باتی اور
فر دفات کے وسیاسے دعاکر تا ہول کہ اپنے بنی کام محمد صلی النّد علیہ و سلم اوران کی آل پر درودوس ام بھیج اور
سجھ قرآن مجدواس کا علم و فہ نصیب فرما ۔ اور اسے میرے گوشت و پوست اور خوان سے جاری وساری فرما ۔
اور میری نگاہول اور آنکھول میں ۔ اور میرسے جم کواس پر کار بند فرما ۔ اپنی قدرت تا مدا در توت کا ملہ کے ساتھ
کیونکہ ہوائے تیری قدرت و قوت عطاکر نے کے اور کوئی فرر بعدوس حیلہ قدرت وطاقت کا نہیں سے یا ای الم الی ہوں۔
دی) اس حدیث کو ابوطا لب کی نے توت القلوب کی پانچویں فصل میں ذکر کیا ہے ۔ اور ریوبی ذکر کیا کہ بنی اکرم صلی الٹ و

٧- بعاله من انتخبت من خلقك وجمن اصطفيته لنفسك بحق من اخترت من بريتك و من احببت لشانك ووصلت طاعته بطاعتك ومعصيته بمعصيتك وقرنت موالاته صدقہ اپنے بنی مکرم کے حق حرمت وکرامت کا اوران سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیا رعلیہ اسلام کے کیوں کہ تو ارجم الراجمین ہے۔

م. يامَنْ يَكُفِيْ مِنْ صُلِّ احْدِيا اَحَلُّمَنْ لَا اَحَدُلَهُ، يَاسَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ إِنْ فَطَعَ السَّرَحَامُ اِلَّهُ مِنْكَ نُجِّنِ مِمَّا اَنَافِيْهِ وَاَعِنِّى عَلَىٰ مَا اَنَاعَلَيْهِ مِمَّاقَدُنْ نَزَلَ بِنْ بِجَاءِ وَجِهِكَ الْكُولِيمِ وَبِحَقِّ مُتَحَمَّدٍ عَكِيْكَ آمِيْنَ -

ترجب ۔ اسے وہ ذات ا قدس جو سرشفص کوسر ایک سے کفایت کرنے والی ہے۔ اسے وہ ذات مقارس کر جن كاكوئى آسرادسهارانهي سے تواسى كا آسراوسهاراہے اورجى كاكوئى وسليه وحيله اور ملى والوى نهيي اں کا وسیلہ اور مجا وہ اوی ہے۔ سب سے امید منقطع ہو کرھرف تجھ ہیں منحصر ہو جی ہے۔ مجھے اس غم و الدوه سے خلاصی عطافر ما جس کے الدر میں مول اور خلاصی و سنجات کی جسمعی و کوشش میں مصروف مول اس میں میری اعانت ونفرت فرمابطفیل اپنی ذات کرمبرے جاہ وجلال کے اور چرکرم علیہ الصلوا ، والسلیم كے حتى اور اجر بجزيل كے رہج تو نے اپنے فضل وكرم سے اپنے ذمر لے ركا ہے) أين -ف - برهديث نوى سے جل كو ديلي في حضرت عمر أن الخطاب اور حضرت على المر تضف رضي الدعنها سے نقل كيا ہے اورعلامرسيوطى ف اس كوجا مع كبيري فركركيا ہے- ابتدائى كلمات يول مي- إذا شَجَاكَ شَيْطَانَ أَوْسُلْطَانَ فَعَلُ يًا مَنْ بِكُفِّي " يعنى جب تبهي شيطان ياكوئى باوشاه رائج والم اور شدت ومحنت سے دوجار كرسے تواكس طرح كور ٥- الله ما أنى استًا لك بمحمل بنيك، وابراه يم خليلك، وموسى نجيك وكليمك وعيلى روحك وكلمتك، وبكلامرموسي، وإنجيل عليى، وزبورداود، وفرقان محمد صلى الله عليه وسلم، وكل وحي اوحيته، او قضاء قضيته ، اوسائل اعطيته و اوغني اقنيته ، اوفقير اغنيته ، احضال هايته ، وإسالك باسمك الذى إ نزلته على موسى ، و إسالك باسمك الساى ثبت به ارزاق العباد، و اسالك باسمك الذى وضعته على الدرص فاستقرق، وإسالك باسمك الذى وضعته على السموات فاستقلت، واسالك باسمك الذى وضعته على الجبال فارست، وإسالك باسمك الذي إستقل به عرستك ووإسالك باسمك الطهر الطاهرالدحلا المصمة الونز المنزل فى كمّا بك من لدنك من النور المبين، واسالك باسمك الذى وضعته على النهار فاستنادوهلى الليل فاظلم، وبعظمتك وكبربيائك وبنور وجهك إن تصلى على محمد نبيك وعلى محمد نبيك وعلى آله وان ترزقنى القرآن والعلم وتخلطه بلحمى ددمى وسمعى وبصوى وتستعمل بهجسدى بحولك وقوتك فائه لاحول ولاقوة الدبك

به والاتك ونطت معاداته بمعاداتك تغمدانى يومى هذا بما تتغمد به من حازائيك متصلاه وعادباستغفارك تائبا وتتولنى بما تتولى به اهل طاعتك والزلفى له يك والمكانة منك ولا تواخذى بنفريطى فى جنبك وتعدى طورى فى حدودك ومجاوزة احكامك وانتم كى ابواب قربتك ورحمتك ورافتك ورزقك الواسع الى اليك من الراغبين والمحرلى المنامك انت خيرالمنعمين يارب العالمين، وصلى الله على سيدن المحمد واله الطيبيين الطاهرين والسلام عليه وعليهم وابد الدالوبلان -

دن) یہ دعاء امام دین العابدین رضی الشرعت سے منقول ہے جس کو سیدمرنصلے نے اپنی سند کے ساتھ شرح الاجیاء کے کتاب البج میں دکر کیا ہے اور ایک طویل دعا کا حقدہے جوعرفہ کے دن مانگی جاتی ہے۔

٤- ٱللهُ عُرِانَكُ قُلُتُ وَقُولُكَ الْحَثُّ وَلَنَ أَنْهُمُ وَإِذَ ظُلَمُوا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا اللهُ عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

ائے اللہ مم پرنظر رحمت فرااور اپنے عبیب کم صلی الله علیہ دسلم کو ہما سے حتی میں شفیع بنا اور ان کی منزلت و مرتب کے میں بقے میں اور جو تو نے ان کاعظیم حتی اپنے ذمہرم میر ہے رکھا ہے اس کے در بیار مبلیہ سے مالے درجا ت کو بھی بلند فرما - اللہ مہاجرین وا نصار کے لئے مغفرت فرما نیز بہیں اور ہمارے ان بھائیوں کو مغفرت و بخشش نصیب فرما جو ہم سے بہلے ایمان سے آئے تھے -

ترجہ۔ بے اللہ اگر توصوب اپنے طاعت گذارول پر ہی رحم فرائے تو گنا ہگارکس کی بناہ ڈھونڈیں ؟ لے میرے فرایس نے عدائیری طاعت سے اجتناب کیا اور قصداً تیری نافسہ مانی کی طرحت متوجہ ہوائیں پاک ہے تو کتنی عظیم ہے تیری جیت مجھ پر اور کتنی بزرگ ور ترہے تیری عقو تھے ہے۔ تجھے تیری جیت و بران کے مجھ پر فالب ہونے اور میرے حیلہ و بہا نہ کے منقطع ہونے کا واسطہ، تجھے میری متحاجی اور تیرے مجھ سے استغناء کا واسطہ میرے متحاجی اور تیرے مجھ سے استغناء کا واسطہ میرے افتال واعلی جن کوئسی بلائے والے واسطہ میرے سے نمنظوں واعلی جن کوئسی بلائے والے اور بکارنے والے نے قضاء حاجات کے لئے بکارا ہے ۔ اور ال تمام ذوات سے بزرگ و برتر جن سے کسی امیروار نے امید وارب تنہ کی ہے میں تیری بارگاہ ہیں اسلام کی حرمت وعزت اور محد مصطفے علیہ انتیمۃ والناء امید وارب تنہ کی ہے میں تیری بارگاہ ہیں اسلام کی حرمت وعزت اور محد مصطفے علیہ انتیمۃ والناء

کے حق و ذمر کا دسیائیش کرنا ہول اہندامیرے سارے گناہ معان فرا۔ دف) اس دعاء کو اہم غزالی نے احیارالعلم کے کتاب السج میں ال دعاوں کے ضمن میں ذکر کیا ہے جا اسلام سے عرفر کے دل ہیں منقول ہیں۔

ه- اللهم صل وسلم على بهجة الكمال وتاج الجلال وبهاء الجمال وشمس الوصال وعبق الوجودومياة كل موجود عزجلال سلطنتك وجلال عزمملكتك ومليك صنع قدارتك وطراز الصفوة من اهل صفوتك وخلاصة الخاصة من اهل قريك سرالله الدعظم حبيب الله الدكرم وخليل الله المكرمسيل نا ومولانا محمد صل الله عليه وسلم - اللهمات نتوسل به اليك ونتشفع به له يك صاحب الشفاعة الكبرى والوسيلة العظمى والشريعة الغرا والمكانة العليا والمنزلة الزلفي وقاب قوسين اوادني ان تحققنا به فاتا وصفات و اساءوافعال واثاراحتى لانرى ولانسمع ولانحس ولانجدالا إياك الهى وسيدى بفضلك ورحمتك إسالك ان تجعل هويتناعلين هويته في اوا تُله ونهايته و لودخلته وصفاء محبته وفواتح انواربصيرته وجوامع اسرار سربرته ورحيم رحمائه ونعيم فعائه اللهم انانسالك بجاء نبيك سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم المغفى ة والرضا والقبول قبولا تامالة تكلنافيه الى الفسنا طرفة عين يانعم المجيب فقلاد خل الدخيل يامولاى بجاء نبيك محمدصلى الله تعالى عليه وسلم، فان غفران ذنوب النفلق باجمعهم اولهم وآخرهم بترهم وفاجرهم كقطرة فى بحروجودك الواسع الذى لاساحل له فقد قلت وقولك الحق المبين «وها ارسلنا ك الدرحمة للعالمين» صلى الله عليه وعلى آله وصحبة اجمعين : اللهمرانا نتوسل اليك بنورة السارى في الوجود ال تحيى قبلوبنا بنورسيا لا قلبه الواسع لكل شيء رحمة وعلما وهدى وشيرى للمسلمين وإن تشرح صد ورنا بنورصدرة الجامع دمافرطنافي الكتاب من شىء _ وضياءو ذكرى للمتقين > وتطهرنفوسنابطهارة نفسه الزكية المرضية وتعلمنا بانوارعلوم دو کل شیء احصینا لافی امام مبین ، و تسری سی ا تر لا فیدنا بلوامع انوارات حتى تغيبنا عنا فى حق حفيفته فيكون هو الحى القيوم فينا بقيوميتك السرمه ية تنعيش بروحه عيش الحياة الابدية صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم تسلما كثيرا آمس بفضلك ورحمتك لمينا ياحنان يا منان يارحمن: اللهمرانا نتوسل اليك ونسالك ونتوجه اليك بكتابك العزيز ونبيك الكويم سيدنا محمدصلى الله عليه وسلعرو بشرفة المجية

رابويه ابرهيمواساعيل وبصاحبيه ابى بكروع مروذى النوري عثمان مآله فاطمة وعلى وولديهما الحسن والحسين وعميه حمزة والعباس وزوجتيه خليجة وعائشة -اللهرصل وسلم عليه وعلى البريه البراهيم واسماعيل وعلى آل كل وصحب كل صلاة يترجمها لسان الاذل فى رياض الملكوت وعلى المقامات وفيل الكرامات ورفع الدرجات وينعق بها لسان الديد فى حضيض الناسوت بغفران الذنوب وكشف الكروب ودفع المهمات كماهو الدوكن بالهيتك وشانك العظبير وكما هواللائق باهليتهم ومنصهم الكربير بخصوص خصائص ريختص برحمته من بشآء والله ذوالفضل العظيم

ترجمه- اسالترصلواة وسلام نازل فرماس ذات قدسى صفات برجو كما ل كے لئے ہجب ورونق ميں - جلال كے لئے تائ اور زنیت ہی جس وجال سے لئے بہار ہی، وصال وقرب کے لئے افعاب عالم افروز ہیں۔ وجود سستی کے لے مشک نگرت فزالمیں-مرموجود کاسامان حیات وزامیت میں بترے حلالِ سلطنت کی عزت وآبرو ہی اور تیری عرب سلطنت کاشکوہ و حلال میں ، بو ترب شام کار بائے قدرت کے رئیس و نعبوب ہیں ۔ تیر مے کلصیان کے لئے زینت اورنقش ونگارا فلاص میں - اورنٹرے مقربین وخواص کا فلاصہ و جو سربیں - جوالٹر کے سرّاعظم جبیب

ارم اورخلیل کرم ہی بینی سیدنا و مولانا محرصلی النُّرعلیہ وسلم -اسے النُّرسم تیری خباب بین ان کا وسید بیش کرتے ہیں اور انہیں شفیع بناتے ہیں جو شفاعت کمبری - وسیلہ ً عظلی شریعیت غرار، مرتبب عالیه اورمنزلت قرمیه باب قوشین اوا دنی کے مالک بی تاکران کی بدولت تو ہمیں ابني ذات ،صفات ،اسماء اورافعال وآثار كے متعلق حقیقت اکتنا بنائے حتی كرد كھيں توحرف تجھے ،سنين تو مرف تیراکلام اوراصاس وشابده کری توهر متیری ذات اتدی کا-

اسے میرے خدا اور سیدو مولایں تجھ سے تیری رحمت اور فضل واحمان کا واسطہ دے کرسوال کرنا ہول کم مارے انتخاص کوان کی صوریت و تخصیت میں غرق اور فنا کردے ان کے افائل احوال میں اور نہایت مقامات میں اس مجوب کی خلت نما لصاور محبّت صافیہ کا صرفه،ان کے انوار بھیرت کے فواتح وجوامع اسرار سرمیت فر باطن کے مقاطع دمنتہی کا صدقر،ان کی رحمت عامر کاملہ اور حجد دونوائن نام کا داسطہ اسے الشرسم تجھ سے نیرے بنی کم م کے جاہ ومرتبہ کے وسیلہ سے التجاء کرتے ہی مغفرت ورصامندی اور قبولیت نامری حس میں ایک لمحہ کے لئے بھی ہیں اپنے فوس کے حوالے ندکیا جائے اسے بہتر مجیب کیونکہ ان میں مرض صعب سرایت کر عکی ہے الع مرس مولي مجع واسطراب ني مرم محرصلي الترعليه وسلم كع مرتب ومقام كاليونكرة ام محلوق اول وأخراور نیک وفاجر کے گنا ہول کی مغفرت و کشش تر ہے جو دورم کے ناپیداکنا رسمندر کے مقابل ایک فطرہ کی جینیت

رکھتی ہے (جب تیرے صبیب ومجوب کی دست رحمت کا عالم ہیہ) کم تو نے فرا یا اور بیرا ارتاد بری ہے اور ظاہر دواضح وَ مَا اَرْسَدُنْ کَ اِلَّهُ دَسْحَمَةً یَّلِمَا کُومِیْنَ صلی الله علیہ وعلی اله وصحبا جمعین تو اے مجوب کریم کے خاتق ومالک اور معطیٰ کما لات وخصوصیات تیری وسعت رحمت کا کیا شخصکانی)۔

المين واستعداد اورمنصب كرم وبرترك لائن سے جو انہيں " يَخْتَصُّ بِرَخْمَتِهِ مِنْ يَشَاءَ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ انْعَظِيمْ " مَحْتَصَانُص فَاصَدَى بِدُولَتِ عَاصِلَ مِنْ ہے -

ترقبہ۔ اے اللہ بن تیری طرف متوقع ہوتا ہوں نیرے بنی علیہ السلام نبی الرحمت کے وسیلہ سے ۔ یا رسول اللہ بی آپ کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میرے گئے میرسے گنا ہوں کی مغفرت و خشش فرملئے ۔ لیے اللہ میں تجہ سے ان کے حق کا واسطہ دسے کرسوال کرتا ہول کہ میرے گئے مغفرت فر ما اور مجھ پر رحم دکرم فرما ۔ دف ، یہ وعابھی حضور ب بدیاعوت عظم رضی اللہ عنہ نے نبیہ ، میں ذکر کی ہے جواس دعا کا حصہ ہے ہو ہوقت زیار سب دوضہ اطہر مانگی جائی ہے اور اس میں اکثر الفاظ حدیث باک سے بی جس کا ذکر انبلام میں آجکا ہے۔

١- اَشْنَالُكُ اَللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَالْوَسَّلُ إِلَيْكَ فَى تَبُولِهِ بِمُقَدَّمَةُ الْوُجُودِ الْاُوَلِ وَرُوْرِ الْحَيَاعِ الْوَفَضَلِ وَلُوْرِ الْعِلْمِ الْوَكُمْلِ وَسِمَاطِ الرَّحِمَةِ فِي الْوَذَٰلِ وَسَمَاءً الْحَكْنِ الْوَجَلِ السَّابِ الرَّوْحِ وَالْعَنْلِ وَالْعَنْلِ وَالْعَنْلِ وَالْعَلَى السَّابِ الرَّوْمَةِ فِي الْوَذَٰلِ وَسَمَاءً الْحَكْمَةِ وَالْمَعْنَ اللَّهُ وَالْمَعْنَ وَالْمَعْنَ وَالْمَعْنَ وَالْمَعْنَ وَاللَّهُ وَالْمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُؤْمِنِ وَاللَّهُ وَا

ترجبه - اساليلي نے جو سوالات وعوائفن ترجی جناب میں بیش کئے ہی ان کی فعولیت کے تعلق سوال کراموں

اورتبری بارگانی اس دان اقدی کا وسیلیش کرا مول جودجودادل کامقدم افضل ترین حیات کی روح

روان أورعلم اكمل كے نوروضيا بہن اور ازل بن بساطِ رحمت بن خلن جليل و طلم كے سے فلک وسماء بہن ،

روح اقدى اورففيلت و رفعت كے اعتبار سے باقى بن ضم المرليني اورلعثت كے لحاظ ہے فائم بن أوربات الميان اورفنياء افہاروبيان كے لحاظ سے آخرى بن عين محرمصطفے ربول مجتبئے صلى الدعليه و تلم و الميان اورفنياء افہاروبيان كے لحاظ سے آخرى بن عين محرمصطفے ربول مجتبئے صلى الدعليه و تلم و الله عندوں ہے ۔

رون) يہ وعاء صفرت من محرکہ ، غواص بحرفی قدت ، شیخ مح الدین بن العربی رحمۃ الشركی صلواۃ توسل سے مقول ہے ۔

رون) يہ وعاء صفرت من الله علی الله احت الله علی الله علی الدین بن العربی رحمۃ الله سُمُور و الله الله الله مندوں و الله علی الله مندوں الله مندوں و الله و الله

کے حفوق کاصد قداور نعلفاء اربعہ رضی التّرعنہم کے حفوق (ہو تو نے اپنے ذمر کرم برے رکھے ہیں ان) کا صدقہ میری حاجت پوری فرما -میری دعاکو شروب قبولیت بخش جلہ مہمات ہیں میری کفایت وکفالت فرمااور تمام مازل ہونے والے حوادثات کو مجھ سے دور فرما -

د ف) مبر دعا بھی حضرت الوالحسن شاذلی رحمترالشر علب بے سے سرنب اللائر و میں ذکر فرما تی ہے۔ است

۱۱۰ یامن له الاحرکله اسالك الخیرکله و اعوذبك من الشرکله فانك انت الله الذی لا اله الا انت وحد كول شريك لك الغنی الكربير العنفور الرحيم، اسالك بالنبی محمد صلی الله عليه وسلم الهادی الی صواط مستقيم رصواط الله الذی له مافی السموات و مافی الارض الد الله الدالی الله تصبر الا مور) ان تهب لی مغفرة من عند الحق تشر ملی به اصدری و تبیرلی بها امری و تضع عنی بها وزری و ترفع لی بها ذکری و تنز ، بها فکری و تقد س بها سری و تكشف بها خری و تعلی بها قدری کی اسبحك کشیرا و ذکرك کشیرا انك كنت بنا بصیرا یا الله یا علیم یا خبیر انك علی كل شی و قل یر و

ا الله حدانى اسالك باسمائك العظام وملائكتك الكوام و إنبيائك عليه والصلاة والسلام ونتوسل البيك بكل بنى ارسلته وكتاب انزلته وعمل تقبلته و خفى اوضحته وعسوسيرت ه ورتى فتقته وظلام نورته وخائف ا منته ومتكلم اصمته ان تصوف كيد من كادنى

نه فرا اور سر بوپٹ یدہ راز جم پر منکشف فرما یا سی یا قیوم ۔ اصنہ) یہ وعاء سیدی اراہیم وسرقی سے منقول ہے اور شہور ومعروف ہے ۔ ۱۲- بِمَنْ دَنَا فَتَدَا تُّی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَدُادُنیٰ

ترجب النداس مجوب كا واسطر حوقرب ہوئے ہيں بہت قریب ہوئے حتی كر كمان كے دوسرول كے برابر يااس سے بعی زيادہ قريب ہو گئے۔

(ف) يرتوس عبى الراسيم دوق كالب جس كوانبول نے حزب المثائخ مي ذكركيا ہے-

٣- بِسُمِ اللهِ التَّرِخُمُنِ التَّرِيْمِ (فَا للهُ خَيْرَخَافِظًا وَهُوَارُحَهُ الرَّاحِمِيْنَ) آمَنْتُ بِاللهِ وَرَضِيْتُ بِاللهِ وَرَضِيْتُ بِاللهِ وَرَخُمُنُ بِاللهِ وَرَخُمُنُ بِاللهِ وَاعْتَصَمُنُ بِكِرَابِ اللهِ وَلَكَتَّمُنُ بِآبِيا مِنْ اللهِ وَاعْتَصَمُنُ بِكِرَابِ اللهِ وَلَكَتَّمُ اللهِ وَاللهِ وَلَكَتَّمُو اللهِ وَاللهِ وَلَا اللهِ وَاللهِ وَاللّهِ وَلَا الللّهِ وَاللّهِ وَاللّهُ وَاللّهِ وَاللّهُ وَالل

النّرتعاك كے نام اقدى سے بركت حاصل كرتے ہوئے جور حلى ورحيم ہے انہيں النّرتعا كے بام ہي ہم رحفاظت و الله وينے والا ہے اور وہ سب رحم كرنے والوں سے زيادہ مہر بان ہے ہيں النّرتعا كے وامن رحمت ميں واخل ہوگيا كى رضا پر راضى ہو كيا مول ميں سنے النّرتعا كے برائح كى رامن رحمت ميں واخل ہوگيا ہوں - النّرتعا كے وامن رحمت ميں واخل ہوگيا ہوں - النّرتعا كے كام اس كے ساتھ حينگل مارا ہے اور اس كى آيات كے حصن حصين ہيں بناہ حاصل كى اور النّرتعا كے رسول برحق حرب عبد النّرصلى النّرعليد وسلم كے سائة رحمت ہيں بناہ وامان لى سبے - اور النّرتعا كے رسول برحق حرب عبد النّرصلى النّرعليد وسلم كے سائة رحمت ہيں بناہ وامان لى سبے - رون) يہ وعاء سيدى الوالتي تعادل كو اور بعد والى دعاؤل كو مفاخرشا ذليہ سے نقل كيا ہے -

٥١- اللهُ عَرِجَتِي مُحَمَّدٍ صَلَى الله عليه وسلم وَجِبُرِيْكَ وَمِنْكَا بَيُلُ وَالْوَافِيلُ وَعِزْرَا بُنِكُ وَالتَّرَوْحِ عليهم السلام وَبِحَقِّ إِنْ بَكُرِ الصِّلِ لِمِنْ وَعُمَرَ الْفَادُوْقِ وَعُثْمَانَ بُنِ عَفَّانِ وَعِلِّ بْنِ ابْنِ كالبِ رضى الله علهم اجعين آنُ تَقْضِى حَاجَقَى وَشَنْتَجِيبُ وَعُوثِ وَتُلْفِينِي مُهِمَّا فِي وَتَذُوفَحُ عَنِّى مُهُلِمًا فَيْ م ترجب إلا سے النہ محمصطفے صلی النّع لیہ وسلم اور جبریل ومیکا ئیل ، اسرافیل وعزائیل اور روح اعظم علیم السام الله عليه وسلمرخاتم إنبيائك إن شفيني وتعافيني، وصلى الله على سيدنا محمد وآل وصحبه وسلم تسليما كشيرا-

ترجہ بیں تجھ سے سرے صفات عالیہ کے واسط سے سوال کرتا ہوں جن کے وصف و بیان پر کوئی قدرت نہیں رکھا اور اسما وسنی کے واسط سے سوال کرتا ہوں جن کے اعاظر رکسی کو قدرت نہیں۔ بیں تجھ سے سری وات جلیلہ اور ذات کر میر کے اروف اراور تیرے نبی کریم گرع بی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی برکت کے وسلم تجلیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ جھے شفاء وصحت اور تندرستی و عافیت نصیب فرمائے وصلی اللہ علی سے مدنا محمد والروصحبہ وقم تسلم کرتا ہوں کہ جھے شفاء وصحت اور تندرستی و عافیت نصیب فرمائے وصلی اللہ علی سے مدنا محمد والروصحبہ وقم تسلم کشما۔

ترجب الديمان الجنوب الجنوب كرم عليه الت الم كى شفاعت اورنظر عنايت سے نه دنيا بين محوم فرما وريه مي آخرت ين اور اپنے فضل عظيم كے ساتھ مہيں ان لوگوں كے زمرہ بين واضل فرما جوان كى احسن طريقير پر آباع كرنے والے ہيں خواہ اب سے بے كر قرب قيامت مك بديا ہونے واليے ہول شجھے واسطر اپنے حبيب كرم كى حاہ ومرتبت كا كيونكر ان كى جاہ ومرتبت اور عزت وحرمت ترسے نزد كے عظیم ہے۔

رفُ) يه وعا الوعبدالتُر محرين الحاج نے اپنی کتائب الدخل "مي آدائب زبادة قبورالانبيار والصالحين ذكر كرنے كے بعد نبى كرم عليه الصاداة والتسنير كے آدابِ زيارت بين نقل كى ہے -

۱۷۰- الهى ان كان الهى ان حرق بالناردجها كان لك مصلبا دلسانا كان لك ذاكراوداعيا ولابالذى دلنا ولا يبلى الهى ان حرق بالناردجها كان لك مصلبا دلسانا كان لك ذاكراوداعيا ولابالذى دلنا عيدك درغبنا فيها المرنا بالخضوع بين يديك وهو محمد خات وانبيائك وسيدا صفيائك فان حقه علينا اعظم الحقوق بعد حقك كما ان منزلته لديك اشوف منازل خلقك ترجب المان عنود برحق اكريم في بعد حقك كما ان منزلته لديك اشوف منازل خلقك بوئي بوئي اورنادانى كى وجرسة برى نافرانى كى به توهم عقل وفهم سے كام لية بوئي بوئي بحق من والم من وربح بي اورائون كى وجرسة برى نافرانى كى به توهم عقل وفهم سے كام لية الله بوئي بوئي بوئي بي كوئي بوئي بي كوئي بوئي المن من والم بي الله كيا توالى مناف فرانا سے اورائس الله كارت والى تقى اور تجرب كو علائے گا۔

بسوء وهن اداد فی بصنر وقصل فی بر حمد کی یا ار سرم المراحه بین الت الله بی تحصی بیر سے اسماء عظام اور ملائک ورسل کرام علیہم الصلوق والت الم کے وسیلہ سے وعاکرتا ہوں - اور
تیری بارگاہ بی سراس بنی کا وسیلہ بیش کرا ہوں جس کو تو نے مبعوث فرایا - اور سرکتاب کا جس کو نازل فرایا بیرع یل
مقبول اور سرخفی کا جس کو تو نے واضح فر مایا اور سرنگی کا جس کوئیراور وسعت سے تبدیل فرایا - ہر زنتی اور مبدو ور
کاجس کو کھو لا اور ودور کیا - ہم ظلمت کا جس کو فررسے تبدیل فرایا - ہم خوف زدہ کا جس کو امن واشتی سے ہم و ور
ماتھ شخصی ساتھ می کا جس کو دعطاء مسئول سے ناموش فرایا کہ مجھ سے ہم اس شخص کا کیدو مرود فرا ہو براتی کے
ماتھ شخصی شکار کیدو مرکز کرنا بھا ہے بو محصی تکلیف اور نقصان پہنچا نے کا قصد و ادادہ کرے برجت کے اور اراقی سے
ماتھ شخصی شکار کیدو مرکز انجا ہے جس محصی تک نور المحل میں ذکر کیا ہے ۔
ماتھ شخصی ساتھ تو می محضوت شافیل نے حزب الطمس میں ذکر کیا ہے ۔
ماتھ شخصی ماتھ توسل واستعانہ ماء اور حی منا اور دوالی دوام کی داور جو نکر رحمت محب مزات معرور کائنا اسے الندا بی تصورت شافیل واسے منا تو من ماء دی ماہ موسی ماہ اور دال دوام کی داور جو نکر رحمت محب مزات میں دور کائنا سے الندا بیاس کے ساتھ توسل واستعانہ ماء الرحم میں تا ہت ہوگی) اس کو بھی صرت شافیلی نے حزب الطمس ہی ذکر

المان المان المان المسالك باسمائك الحسلى وصفاتك العليا يا من بيده والد بالا و المعافاة والشفاء والمهداني اسمائك المسائك المسائل وصفاتك العليا يا من بيده والمدود والمعافاة والشفاء والمدود والمسائلك البراه يعر عليه الصلة و والمسلام و المسفني المراضي عليه الصلة و والمسلام والشفني و وحرمة كليمات موشي عليه الصلة و والمسلام والشفني و والمسلام والمسفني و وحرمة كليمات موشي عليه الصلة و والمسلام والمسفني المراضي المسائلة والمان المسلام و المسلمة و والمسلام المسائلة والمسائلة والمسائلة والمسائلة والمسائلة والمسائلة والمسائلة والمسائلة والمسائلة والمسلمة والمرافية والمسائلة والمسلمة والمسلمة والمسلمة والمسائلة والمسلمة والمسلمة والمسلمة والمسائلة والمسلمة والمسل

ال يحصيها، وإسالك بذاتك الجليلة ، ولوروجهك الكريم، وبوكة نبيك محمد صلى

رف) يد وعاء سيدى البالحس سخاوى سي مقول ب اوران كى موون و متهور وعاول مي سے ايك ب - ٥٠- الله ه وصل على مقبول الشفاعة من جعلت طاعته الك طاعة و قله مته فى القدام فكان له القدام على كل ذى قده م من عينته فى اليقين الاول بالمقام الدكمل و خصصته لكمال النظام وجعلته لبنة التمام ، امام جامع الونس و خطيب حضوة القدس مظهر حقيقة الوجوب المنزة و مظهر الركان الجمال الا نزء عمد الخلال و احمد البجلة ل وسلم عليه سلام الخصوصية بحضوة الربومية ، و الوسل به اليك الهى فى البعد عن كل لاهى ، واستالك فى القرب اليك والا عتماد عليك ، الهى بسطت اليك يد الفاقة و الا فتقار و حبّت بكمال الذلة والا نكسار و قفت بالباب و توسلت بالاحباب فاجب سوالى و لا تخييب آمالى -

سرجبہ اے اللہ درودوصلواۃ نازل فرما اس ذات اقد سس پرجن کی شفاعت مقبول ہے۔ جن کی طاعت کو تونے
اپنی طاعت قرار دیا ہے۔ جن کوتو نے ازل ہیں ہرات کمال ہیں جلہ کا ہیں دسابقین سریسفت اور فوقیت بخشی۔ جن
کو تو نے لفین اقل ہیں مقام اکمل کے ساتھ متماز فرمایا یہ کمیسی نبطا کے لئے ان کو مخصوص ظهرایا اوران کوانبیاء دس سن کے قعر نبوت ورسالت کی آخری ابنیٹ قرار دیا ہو جامعالائس کے امم اور حقرت قدس کے تعلیب ہیں۔ وجوب منزہ کے مظہر حقیقت ہیں اور پاکنو ترجمال کے گئے مظہرار کال جو محود النصال ہی اور حلال باری سے سب
سے زیادہ حامد و ثناء کو۔ ان براہیا سوم نازل فرما جو صفرت ربوبہت کے ساتھ ہی خاص سے۔

ہیں اسس ذات والاصفات کا وسلیدیش کر کے التجاء کرتا ہول ہرائس امرسے دوری کی جو غفلت ہیں
سبتل کرنے والا ہے اور تیرے قرب اور تجو پر اعتما دو تو کل کی دولت عطام و نے کا مطابہ کرتا ہوں۔ اسے میرے
ضلامی نے فقر و فا قراد راحتیاج و افتقار کے ہاتھ تیری جناب حمدیت ہیں دراز کئے ہیں۔ انہائی عاجزی انگیاری

ہمارے ساتھ برسلوک نفر ما تجھے اس ذات قدسی صفات کا واسطر جس نے ہمیں تبرارات دکھ لا بیا اوا ہے احکام ہم تبر سے حصور خضوع وختوع کی ترغیب دی بعنی محرصلی الٹرعلیب وسلم ہوخاتم الا نبیاء اور سیدالاصفیاء ہم کونکہ ان کا حق نیڑے حق کے بدرسب سے عظیم ترہے جیسے ان کی منز لت تیرے نزدیک ساری مخلوق کی منازل سے انٹرف و برتر ہے۔

رف) يە دعارىيدى عبدالعزنددرىنى كىسىم جوانبول نى «طهارة القلوب «كى بىيون فصل مى دَكر كىسىم -١٣- اَللَّهُ مَّد إِنِّي اَسْتَكُ لُكَ وَاكْتُوسَّلُ إِلَيْكَ بِسَتِيدِ نَا هُحُتَدِ صلى الله عليه وسلو كرباكُ نُبِياءِ وَالْمُنْ سَلِيْنَ فِي قَضَاءِ حَاجِتِي كَياسَتِيدِي يَارسُولَ اللَّهَ تُوسَّلُتُ بِكَ إِلى رَبِي -

ترجمہ السے اللہ میں تجھ سے سوال کرنا ہوں اور تبری جناب اقد سس میں وسید بنتا ما ہوں اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء و سرسلین کو اپنی قضاء حاجات اور حل مشکلات میں ۔ لے میرسے سردار لیے رسول خلامیں آپ کے ساتھ اپنے رب کی جناب میں منوسل ہوں۔

رف ایر دعار محزت علامراج الدین سبکی نے اپنے حزب یں نقل کی ہے۔

٢٢- اللهم انت عدى وموسى في وحداتي وحافظى في غربتي ودليلي في حديث وملجئ إذ إضافت على نفسى فيما يهولنى ، فاسالك بحق وجهك الكريم و بكلهمك القديم ويمحد خاتم النبيين الامان بك والامان مما اخافه واحذر افقد اشعنت بلك واستغثث اليك وفوضت امورى كلها لديك لتحرسني وترعاني وتكلاني من شومن يقصدالي مكواا وحسدا ادخه يعة ا دفتنة من جميع الجن والدنس اللهمريجق العرش والكرسي والنورالذي انزلت وبجالاسيدنا محمدصلى الله عليه وسلمرهما انزلته عليه اكفنى في يومى هذا شومن لاقدر الالحاعليه واعتى على من لا طاقة في به وحنى على قلب من احرجتنى اليه، وسخرى لى قلب من نظرت اليه حسى الله الذى لا اله الا هوعليه توكلت وهورب العرش العليم-ترجم الترتومي ميراسروسامان ہے اور و حدرت و تنها ئی میں مونس و عگسار غربت ومسافری میں محافظ و نگران بھرت وسرگردانی میں دلیل وراہم اور مولنا کیول میں اپنے آپ سے ننگی اور سزاری کے وقت مس معیا و ما فوی - لہذامین تحوی سوال کرا موں تیری ذات کرمیہ سے صد تے میں کام فدیم اور محرف تم النبین صلی السعليه وسلم ك وسيار جليل كم سائد شرى المان وحفاظت كااورس الس جيزس حفظ والمان كالجس سيلي توفزده اور برجذر مول ميں نے تجم سے استفات كى ہے اور تيرى بار كا و اقدرس ميں استفاته بيتي كيا ہے اور ا پینے تمام امور ومعاملات تیرے سپرو کئے ہیں ماکہ تومیری حراست وحفاظت اور نگرانی ونگہبانی فرا ماتے ہراس

اور نہیں معصیت سے روگر دانی اور نیکی پرقوت مگر بتوفیق الٹرعلی عظیم کے -د ف) یہ دعا بھی حضرت سیدی محمدہ وفارحۃ الٹر نعالی سے منقول ہے -

الدكهل على الرحمة الريانية والبهجة الاختراعية والاكوانية صاحب الهلة الاسلاميية والحكمل على الرحمة الريانية والبهجة الاختراعية والاكوانية صاحب الهلة الاسلامية والحقائق العيانية نوركل شيء وها الاوسوكل سووسنالا من فتحت به خزائن الرحمة والمحموت ومنعت بظهور انوارة الهلك والمهلكوت قطب دائرة الكمال ويا قوته تاج عاسن الجمال عين المخاهرات لهية ولطيفة تروحنات الحضوة القلاسية ، مدوا لامداد وجود المجود وو احد الوحاد وسوالوجود واسطة عقد السلوك وشوف الوحد كو دالملوك ، بدر المعارف في سوات الد قائق وشمس العوارف في عروش الحقائق ، بابك الاعظم وصواطك الاتوم وبرقك الله عام ومولك المنازة السادى في جزئيات العالم وكلياته وسلفياته وسلفياته

ترجہ۔ اسے اللہ میں تجھ سے لینے توالات اور مرغوات کی قبولیت کا توال کرتا ہوں اور سراس شی ہے جہیا کرنے کا ہج میں نے تجھ سے طلب کی ہے بوٹ بے زوراول سراہ کرس واکل جو سرا با رحمت ربا نیم ہیں اور ایجا دوا نقراع کی ہجت وائن ملت اس میہ اور حقائق جا نیم ہے۔ ہوشنی کا نورو ہدایت ہیں ہم ریاز و رمز کا سرخفی اور تھیک و فلہور ہم جی کی بدوات رحمت و رحمت و رحمت میں اہلی ہیں کی بدوات رحمت و رحمت و موجول کن اہلی عالم میر کھو ہے گئے ۔ اوران سے طلب و ملکوت کو عنہ محدود نمی ہوں انداز میں ملک و مائن ہوار سرا با بنظام را المہیہ ہیں اور صحائق کی اور کی اور فرا ہوار سرا با بنظام را المہیہ ہیں اور صحائق کے ناچ کا درش ہوار سرا با بنظام را المہیہ ہیں اور صحائق کے مدد گا را در فریا و اس جواد اور محسنان اور صحائق کے میں مرشی ہو دوعطا یک اور سکا نور میں موجود و مہتی سلوک و معرفت کا واسطہ عقد مانا کہ اور ملکو کی سے نہر معاون حقائق کے عرشوں کے لئے شمس عوارت رحم ہم ملکو کی سے نہر مان کی اور سرول اور موجود کی میں اور سرول اور موجود کی میں ہوات میں موارت ہو میں موارت و مان مور والم اور موجود کی موجود کی اور موجود کی اس میں موارت کی سے میں موارت و موجود کی اور موجود کی اور موجود کی م

ان) يه وعاهمى صفرت سيدى محروفا سال كفطيفه الوالموامب ثنا ولى نه اين حزب الفردانية بين تقل كى ب- ١٠٠ اللهد وانا نسالك قبول السئوال بيا من لعريزل يعطى السئوال بمن خصصته في الاول بعوات التكميل بعد الكمال حا تكز الفضيلة وصاحب الوسيلة فاتح حزائن الاسوار وخاتم

کے ماقد آیا موں اور ترسے حریم ناز کے دراقد سی پر گھڑا ہوں۔ تیرے جہا احباء وا ولیاء کا وسیلہ بین کرا ہوں المنزامیرا کوال و مطالبہ لورا فرا اور میری امیدول اهر آرزون کو خاتب اور ناکام ورسوان فرا۔
افٹ) یہ دعا صفرت سیدی محروفار جمہ الدّتعائے سے منقول سے اوران کی معودت و مشہور دعا وَل بی سے ایک ہے۔ اسلام حصلی علی احمله المولے و عصم منقق و اسعدا کو ناک ، اساللے المجمع به و به اساللے ان تصلی علیه صلاق ذائیت خاصة به علاقی جمیع الواحه المحروفیه و الاسمیت و جمیع مراتب العقلیة و العلمیة صلات خاصة به علاقی جمیع الواحه المحروفیه و الاسمیت صلات متصلة لا یمکن انفصالها بسلب و لا بعیر دلائے بل پست حیل عقلا و نقلا و علی آله و اصحابه الد مهات المجوامة و الحزام و المحرفیه و المحروب کی آله و اصحابه الد مهات المجوامة و الحزامة و المحرفی و المناب منك توسلت و منلک سالت و فیل کرد فی شیء سوالئے رغبت لا اسال منگ سوالئے و لا الملب منك الا ایمان منگ مالیت المحرفی و المدرفی و المن والدی بالوسیلة العظمی و المفیل مالیت المحرفی و المدرفی و المترفی و التربی المحرفی و الدی و الدول و الا قور الله بشهادة ما معارف ذاته و علی دو معرف ذاته و علی المدوسید و المدول و الدول و الدول و الدولة المید المدال مناب المعلی العظیم و الدولة و الدولة المدولة المدین الدی و المدولة و الدولة المدال المدولة و الدولة و الدولة المدولة و الدولة و المدولة و

ترجم بالسال و محودا ورسال معلی المورکوین کے سب سے زیادہ حمد و نامرک نے والے اور ساری مخلوق کے محمدوں و محمودا ورسال می نوجو وات سے سعادت و نباک بختی می باندو بالا ہتی پر سلسے اللہ بی بری خباب بیں ان کا اور حرف ان کا ورسیا ہی ہیں کر کے سوال کرتا ہول کہ ان پراتیں صلاۃ بھیجے جوان کی دات اقدی کے ساتھ خاص ربط و تعلق رکھتی ہوا وران کے حتمام مراتب عقایم بلید کو حادی مسلط و تعلق رکھتی ہوا وران کے متمام مراتب عقایم بلید کو حادی مستفرق ہوجو وائم و مسلسل ہوا وراس میں کھی الفصل والقطاع پیدا ہم ہونہ بالفعل اور نہ عقال ممکن ہو۔ اوران کے آل واصحاب پر ہو فیوض و برکات کے جامع مرچشہ ہیں۔ اور علوم وعرفان کے محفوظ خزائن و بہت بہت سے آل واصحاب پر جوفیوض و برکات کے جامع مرچشہ ہیں۔ اور علوم وعرفان کے محفوظ خزائن و بہت بہت تسلیمات و تحیات ہیں ج

اسے اللہ بین نے تجھ سے توسل کیا تجھ سے ہی سوال کیا اور حموث تجھ بین ہی رغبت کی ہے نہ غیر ہیں ہیں تبجھ سے تجھی کو طلب کرتا ہوں اور کسی دومرے کا سوال نہیں کرتا ۔ ہیں تیری خباب افدس ہیں اس عرض والتجاء کی قبولیت کا سوال کرتا ہوں ۔ وسیل عظلی اور فضیلت کبری محمص صفے مسفی مرتضے اور نبی بحقیہ میں اللہ علیہ وسلم کے توسط سے اور انہیں کی وساطنت سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر در دو وصلاتہ ۔ جیج صلواتہ ابدیبردائم ہمتف المرتبر معرفت معارف سے الکہ بیری اسس صلواتہ ورحمت (اور میری وعاوالتجاء) کی وجہ سے ان کا عین کمال میری معرفت معارف منا اللہ بیری السی میں اسی کی توجہ سے ان کا عین کمال میری معرفت معارف منا اللہ بیری السی میں اسی پر شہادت وسے داوران کے آل واصحاب پر بھی ایسی ہی صلاتہ جیجے کیونکہ توہی اس کا اہل ہے دات اقدرسی پر شہادت وسے داوران کے آل واصحاب پر بھی ایسی ہی صلاتہ جیجے کیونکہ توہی اس کا اہل ہے

(ف) يددعا جي سيدي الوعبدالله في بن سيمان جزولي في دلائل الخيرات مي ذكر فرائي ب-٣- دنسالك اللهمران لاتواخذنابما نطوت عليه ضمائرنا واكنته سراؤنامن انواع الفيائح والمعايب التى تعلمها مناولا نعلمها اونعلمها ولا تسمح نفوسنا بالتنقى منهاوا لتذزة عنها اغترار امنابحلمك واستهانة بنظرك وعلمك، ونرغب اليك اللهم إن تمن علينا سوبة تمحوعنا كل حوية حتى انقلب اعدادناعنا خائبين خاسئين داخرين صاغوين لمرنيالوامن تحقق ارادتهم فينامطلبا ولمريلغواس عدم اسعافك إيانا بماطلبناه منك مارباوان تشمل فى ذلك معنا كل من امن على هذا الدعاء ممن سمعه وممن وعالنا بمثله من اخواننا المسلمين ونتوس اليك فى ملوغ الدمل والوصول الى المبتغى الدجل بس انصرفنا به عن تولى كل جحود وكفوروا خرجنا على يديه من الظلمات الى النورسيدنا ومولانا محمد خاتم النبيين وامام المرسلين وحبيب رب العالمين صلى الله عليه وعلى اله الطبيبين الطاهر واصحابه البردة الاكرمين وتابعيهم باحسان الى يوم الدين وسلم تسلماكشبراء والحمدالله رب العالمين-

ترجبه اے اللہ مم تیری بارگاہ اقدس میں وامن وال تھیلانے ہی اس اکدرو کے ساتھ کہ ننمو افذہ فرائے ان عوب ا نقائص برجن كوسم است ضمائر وقلوب اپنے اناتھیا سے موسے ہی جنہیں توجانیا ہے اور سم نہیں جانتے اسم حانتے توبى مران سے تنقيدا ورتنزه اور عليد كى واجتناب بريم اس فنوس آماده بهيں موتے تير سے تعلم و برو بارى برغزه موكرا ورتبر العلم ونظر كوفا طرمي منه لاتب موت ملكراس سے عرف نظر كرتے ہوئے - اے اللہ مم ترى بارگا ہ ب نیاز کی طرف داغب میں کرمبی ایسی تو برگی نوفیق مرحمت فر ماتے جو می سے ہرگناه کو محوکر دے حتیٰ کہ ہما رے اعدار وبدغواه خائب وفعاسر سوحائمي اور ذليل وتقبر ابنة ارا دول سحيايته مكهبل مك بينجي اور مطلب ك رسانی سے ہرہ ورنہ ہوسکیں۔ اور سماری دعاکی نامقبولی اور مطلوب کے عدم حصول سے ان کی مطلب براری نر موسكے ورمها رے ساتھ اس دعادیں سراس شخص کوشا مل فرمان جس نے اس کوس کرا بین کہی یا اہل اسسلام بھا بُول سے سے سے سمارے لئے بھی اس قسم کی دعا کی سم اہل دار زو کے صول میں اور مقصدومطلب کے رسائی میں اس ذات اقدس سے توسل واستانا فہ کرنے ہیں جن کی بدولت ہمایں ہر منکر معانداور کا فر مجاہر کی دوستی اور مجست سے تھ لیکار انصیب ہوا اوران کی بدولت ہمیں ظلماتِ کفرسے نور ایمان کی طرف نکلنے کی سعادت نصیب بوتى بعنى سيدنا محرخاتم النبييين ماس المرسلين وعبيب رب العالمين صلى التُّدعليه على والدالطيبين الطاهرين و اصحاب البررة الاكرمين قرابعيهم باحسان الي يوم الدين وسلم تسلبًما كثيرًا كثيرًا المحدلة رب العالمين-

دورات الاخواررونى كل اشارة لطيفة تشيرالى كمال المعانى المنبيفة بالاستارات العرفانية فى الحضرات الربانية ، ذى الحناب الرفيع سيه نا ومولانا محمد الشفيع-

ترجب ك النواع مهيشة مهيشة سائلين مح سوال بورب كرنے والے ہم تج سے اس مقدى مستى كے طغيل سوال قبول كرنے كى النجاء كرتے من جن كوتو نے ازل ميں كامل ہونے كے بعد مرات ميكيل وارشا د كے ساتھ مخصوص عمرایا يوم قعم کی فضیلت کو جع کرنے والے ہی اورصاحب و کسیلہ خزائن اسرار سے کھولنے والے ہی اور دور ہائے افوار كے خاتم براشارہ لطبقه كى رونق وبهار ہيں جوعمدہ اور كامل معافى كى طوف اشارہ كرنے والے ميں ساتھ اشارات عرفانيہ كي حفرات ربانبيهي وفيع وملندم تبت بارگاه واليم يعني سيذاومولانا محرشفيع الخلق -اف) یہ دعامبی سیدی محروفا رحمہ اللہ تعالیٰ سے حزب النجائ میں منقول ہے۔

٢٠- اَللَّهُ مَّ إِنِّي اَسْنَالُكَ وَا تَوَجَّهُ إِلَيْكَ زِيحِبِيْدِكَ الْمُصْطَفَى عِنْدَكَ يَا حَبِيْبَنَا ، يَا مُحَبَّدُ إِنَّانَتُوسَّلُ بِنْكَ إِلَى يَرِّنْكَ فَاشْفَعُ لَنَاعِنْدَ الْمَوْلَ الْعَظِيمِ بِانِعْ مَرَالتَّرْسُولُ الطَّاهِسُ، ٱللَّهُ مَّرَشَقِعُهُ فِيْنَا بِعَاهِم عِنْدُلِكَ.

رجمبہ الے اللہ می تھے سے سوال کرنا ہوں اور تیرے در اقدی کی طرف متوجہ متر یا ہوں ترے جبیب کے وسیلہ سے بومارے نزدیک جی ساری مخلوق سے بعنے ہوئے ہی اے مها سے صبیب لے مصلی السر علیہ و کم می آپ ت وسيله سے آب كرب جل وعلى كى طوف متوسل لمي البذا اپنے مولائے عظيم كى بار كاه لي ماسے ليے شفات فرطيع - اعبة وطام رسول العالله ال كعام مرتبت اور رفعت منزلت كا صدقه انهاي مهارے حق

د ف اید وعاسیدی ابوعبدالسّر هم من سلمان جرو کی نے ولاکن الخیرات میں ذکر فرمائی ہے۔ زیادہ ترکلمات حدیث بوی ہے

٣٠- أَلَّهُ عُدَيًا رَبِّ بِجَامِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُونِكِ الْمُرْتَضَى طَهِ رْقُكُوبِهَا مِنْ كُلّ وصْفِ يُهَاعِمُ نَا عَنْ مُشَاهَا وَلَكِ وَمُحَبَّتُوكَ وَكُونَنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ إِلَى لِقَائِكَ مَا ذَالْجَكُولِ حَالِدِكُ رَامٍ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّيهِ فَا كُخَتَهِ وَعَلْ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْيِلْمَا وَالْحَمُكُ لِللهِ رَبِّ الْعَالِمِينَ -ترجمه - الترابيخ بني مصطفح اوررسول مرتض كے جاه ومرتبت كا صدفه مها سے دلول كوم اكس صفت دديار سے پاک فرا ہو مہیں تر بے مثابدہ و محبت سے دورکے اور عبی سنت نبری اور جماعت صحابہ کے مذہب ومسلک اوراين شوق لقاربر موت نصيب فرما يا ذا الجلال والأكرام وصلى الترعلي سيدنا محدوعلى أكم وصعبرو للم تسليما والحراشر رب العالمين-

اَلصَّلُواتُهُ وَالسَّلَا مُمْ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ دَخَلَ حَرَمَكَ خَالِّفًا آمَنَهُ اللَّهُ ١٠ لصَّلُواتُه وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يَارَسُولُ اللهِ مَنْ لَا ذَبِجُبَابِ كَ وَعَلَّنَ بِأَدْيَالِ جَاهِكَ أَعَزَّةُ اللهُ الصَّلَوَةُ وَالسَّلَامُ عَكَيْكَ يَارَسُولَ اللهِ مَنَ اَمَرَلَكَ وَا مَلَكَ لَمْ يَخِبُ مِنْ فَصْلِكَ لَهُ مَا لِلهِ - اَلصَّلُوا فَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللهِ آمَلُنَا لِسَفَاعَتِكَ وَجُوالِ لَكَعِنْدَاللهِ ٱلصَّلُواكُ وَالسَّلُومُ عَكَيْكَ يَارَسُولَ اللهِ تَوسَّلْنَا بِكَ فِي الْقَبُولِ عَسَىٰ وَلَعَلَّ مَكُونُ مِمَّنَ لَوَلَدٌ كَاللَّهُ ٱلصَّلَوا يُ وَالسَّلَا مُعَكَيْكَ يَارَسُولَ اللهِ بِكَ نَرُحُو مُلِّوعُ الْدُكُلِ وَلَا نَخَافُ الْعَلْمَشَى حَاشًا وَاللهِ الصَّلَوا فَ وَالسَّلَا وُكُر عَلَيْكَ كِا رُسُولَ اللهِ مِجْ تُولِكَ مِنْ أُمَّت لِكَ وَا قِفُونَ مِهَا بِكَ كَا اكْرُمَ حَكْنِ اللهِ الصَّلَواةُ وَالسَّلَوْمُ عَلَيْكَ كِيا دُسِيْكَتَنَا إِلَى اللَّهِ قَصَلُ نَا لَكَ وَقَدُ فَا رَقْنَ سِوَاكَ يَارُسُولَ اللهِ الصَّلُواتُهُ وَالسَّلَا وَمُ عَلَيْكَ يَارُسُولَ اللهِ وَلَعَرُبُ يَحُمُونَ النَّيْوِيلُ وَيُجِيرُونُ الدَّرْخِيلَ فِي نَتَ سَيِّهِ الْعُرُب يَارْسُولَ اللهِ الصَّلُوا تُو مَالسَّلُومُ عَكِيْلَكَ كِارْسُول اللهِ قَدْ نَزُلْنَا بِحَيِّلَكَ وَاسْتَحَرَّنَا بِجَنَا بِلكَ وَأَثْمَنَا بِحَيَاتِكَ عَلَى اللهِ آلَتُ الْفِيَاتُ وَأَنْتَ الْمَكَوْذُ فَاعِثْنَا بِجَاهِكَ الْوَجِيهِ اللهِ

ترجب، صواة وكسل نازل مواكب بريارمول التراكب مجديد كتفي كرم من -صلوانه وسلم نازل مرأب بريارمول الشراخاتب ونامراد منهوا ووشخص لجب ني آب سے توسل كيا بار كا و خداوندي ب ورود وسن موآب بريارسول الله! الماكم في الله قالك كي حضوراب كيما توتوسل واستخاله كيا-ورورورسام ہوائب بر بارمول الشر ہو بھی آب کے دراقدس پر آوسل واستفاقہ کے بنتے عاض ہوا اللہ ثقا سے نظیما كو قبول فرماليا -

صلواة وسلم مرآب بيارسول الشرص نے اپنے ذلوب وآنام كا بارلاكرآب كى جوكھ سے برركوريا الله تعالی المس كوسخش ديا -

صلوة وسلام مو آب بيارسول الشروشخص عبى خوف زده موكراب كے حربيم امن بي داخل موكيا الشرتعالي نے اس کوامن دے دیا۔

صلواۃ وسلم ہوآ ہے بیربارسول الٹرجن شخص نے آپ کی بار گاہ اقدس کی بنیاہ لی اور آپ کے دامن جاہ و جلال سے وابستہ موگیا التر تعالے نے اس کوعزت بختی -

صلواة وسلام مواكب بديارسول الترجن شخص ف اكب كا قصاركيا اور أب سے اسدي والب تركين بخدا وه آب کے فضل سے محروم تمنازرہا۔ افٹ) اس دعاوات غانہ کوا بن عباد الرندی نے نثرح الحکہ العطابیتہ کے آنو میں ذکر کیا ہے۔ اگر جہاصل کتا ب میں ضمیر غائب کے ساتھ بینی نساکھ ذکر کیا گیا ہے گرسم نے اس کوضم برخطاب سے مدل دیا اور لفظ اللهم کااضافہ جوی کردیا ہے۔ ٢٢- الله حان اقسم عليك بجلال الهوية وجمال الحضرة القدسية والدنوار المحملية والاسرار الاحمداية والخلافة القبطانية والمظاهر الصديقية والشموس العرفائية والاقمار الايمانية والنجوم العلمية والتكوان العلمية ولبعابطن في الدول ولبعاظهر في الدب من بي ورسول وعالم وعامل وولى و وارث وجامع ان تجمع لى خصائص القرب ونفحات الحب ورقائق العلودة أئن الفهم ولطائف العرفان وحضوات الوحدان ومشاهده الشهود والتصريف فى الوجود بالسر الذى خضع لـ ه كل شيء، والاسم الذى لا بض معه شئ ، والذكر الذى طرد كل شيطان مارد وقمع كل باغ حاسل وقهركل ظالمو اعزكل متواضع عالم وجذب كل محب صادق واصطفى كل خليل مصادق-

ترجب اسے اللہ میں تجھے قلم وتیا ہوں جلال ہوست وذات کی اور صفرت فدر ببر کے جمال کی الوار محد بداور اسرار ا جديد كى فلافت عامدوشا المرسطا برصاليقيد أقابها ئے عرفال ابتابها ئے ايمان اورستار كان علم و آكبى كى اعمان واکوان علمیدکی اور جہمچے بطن ازل می سیےاور تو کھیا بدائی ظاہر ہونے والاسے اس کی بعنی رسول عالم وعامل اور ولى دوارث رخل فت الليه اورتيابت نبويه) اور مع صريروال دالتجا وكرنا بول كرمير ليخ صائص قرب اورنغات محبت المراريكم اور دقائق فهم لطائف عرفان اورفرتبها سے احسان ، مشا بدشهود وحضور اور مناظ تصرف مكوين كو جمع فرما تجھے واسطہ اس سترافدی کا جس سے آگے ہر جہز مرافگندہ ہوگئی ہے اور کس سے اطہر کا جس کے ساتھ مرمضرونقصان دہ چیر کی مصرت اورنعصان سے تحفظ وائمن حاصل موجاتا ہے۔وسیداس ذکر باک کا جوہرمرت نئبطان کے مار بھکانے کا ذریعہ ہے۔ ہرباغی وحاسر کے قلع وقیع کاموجیب، سر ظالم سے مقبور ومفلوب ہونے كا باعث ب اجر اجل في مواضع كوعزت وعظمت اكثناكيا - اورسر محب صادق كو جذب وشوق كي شراب طهورسے سرست کیا اور خلص خلیل کو درجم اصطفار د اجتبار کی رفعتوں سے سرفراز کیا۔

رف) يه وعاء حضرت سيدي الوالمواسب شاذلي رجمه المدنع الله كي م حرب الفروانيديس مذكورس ٣٣- الصَّلْوَا أَوْ وَالسَّلَوَ مُ عَلَيْكَ يَارَسُولَ اللَّهِ مَا اكْرْصَكَ عَلَى - الْصَّلُواةُ مَالسَّدُهُمْ عَلَيْكَ يَادَسُولُ اللَّهِ مَاخَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِكَ إِلَى اللهِ - الصَّلَوْةُ وَالسَّلَةُ مَ عَلَيْلَكَ يَارَسُوْلَ اللهِ الْدُمْلَة لَكَ تَشْفَعُتْ بِكَ عِنْدُ اللَّهِ النَّصَلُوا لَهُ السَّلَةُ مُ عَلَيْكَ يَارْسُولَ اللَّهِ مَنْ أَنَّى لِبَا بِكُ مُتَوَسِّلًا قَبِلَهُ اللهُ-الصَّلَوْةُ واَسَّلَهُ مُ عَكِيْكَ يَارَسُولَ اللهِ مَنْ حَطَّرَكُ ذُنُوبِهِ فِي عَثْبَاتِكَ عَفُولَهُ اللَّهُ

١٦- ياحميديا مجيديا صاحب العرش المحيط ياحامل العرش بقدية عن حملة العرش بسراسرافيل وميكائيل وجبريل وعزرائيل ولبحمد صلى الله عليه وسلمروابي بكروعمر وعمّان وعلى وسمرحووت مبادى السوروالخمرودب احوان قاف ادم حمرهاء أمير.» الدمان الدمان ياحنان يامنان يادؤف ياعظيم آمين، مسلام على المرسلين والعد

ترجب! اے جمدو محمد الے صاحب عرض محط الے وہ ذائب اقدی حوانی قدرت کا لمرسے عالمین عرش ال مکہ سے بارع ش کوخودا تھا کے بوئے ہے بیر اسرافیل ومیکائیل اور سرجبرتیل وعزرائیل کا واسطہ بھی مصطفے اصلی لنگر عليب والمم اور حزت الويجرمدين مضرت عرفارون مطرت عنمان اور مصرت على رصنى النونهم كا صدفه مورتها سئ قرأنيرك إلا في اوراتزى مروف" ب أحون قاف أدم حمدهاء آمين - كا واسطرميس المان عطافوا امن وعافیت عطافرا-یا حنان ویا منان با مدون یاعظیم آمین-سام موانبیار ومرسلین براور هرس الرب العالمين كم لت -

(ف) يه دعا حفرت الوالموامب في حزب الحفظ من ذكري م -

السم الله الباعث لك رحمة للعالمين بالصراط المتقيم ومغيث اللمستغيثين وم احة للمسترئفين وجامعا لشمل المتفرقين ووصلة للمنقطعين وإمانا للخائفين ودليلا للحائرين وعصمة للمستعصمين، وإتوسل اليك بلك وإسالك واحبيب رب العالمين بوجهتك ومواجهتك وتوجيهك ووجاهتك وجاهك وكرامتك وتخصيصك وخصوصيقك ومابينك وباين ربك وبمال بعلمه الدهووبما عطالك من علموشهود ومقام وعهود وكمال وعقوه ووصلة وحق وحقيقة درافة ورحمة وعناية وشفقة على عبيدالا امتك اللوكذين بجنابك الوافقين بارواحهم وإشباحهم على بابك المتوسلين بتراب اعتابك المتوسلين بك من مولال فوق مانى إما لهمر في دفياه مرومالهمرفيا لغين بلك ذلك فهاعبداك فلان بن فلان أقلهم وإذلهم إلى بين يديه ويديك يسالك الشفاعة والرحمة الشاملة والعفود الرافة العامة الكاملة والتوفيق الى طاعته واتباع سبيله بك معافى من جميع مالا يرضيه مستهلكا جميع حركاته وسكناته الباطنة والظاهرة من مداركه اجدانی عراضیه -

اس ذات افدس کے نام افدی کی برکت سے جس نے آپ کوسی جہانوں کے لئے سراہار جمت بنا کو واط تنقیم

صلواة وسلام نازل مواكب بريارمول الشرسم الترتعاك كي بال آب كى شفاعت اورجوار رهن كمصول

صلواة وسلام نازل بوآب بريارسول النوسم نے خاب المي مي قبوليت كے لئے آب سے توس كيا جمين امیدقری ہے کہم ان وگوں کے زمرہ میں داخل ہوں گے جن کو الندنعالی نے اپنی مجت والفت سے نوازا ہے۔ الصافوۃ والت ام علیک یارسول اللہ سم آب کے دین سے میں مرام ومقاصد تک رسانی کے امید دارمی اورروز حشرى باكس سے بخانوفر ده اور سراسال منس بى -

الصلواة والتلام عليك يا يول الله -آب كامت بي آب كم مجين آب سے درا قدى بريا خركوف بن اے سب فاق فلاسے کی تز-

الصلوة والسائع عليك بارسول الشرائ باركاه فارسي مهاس وسيله وأسراتهم نصرب اعتبار سي قطع تعنق كر كے عرف أب سے ميدول كو دائستركي ہے۔

الصلواة والسام عليك يارسول الترعرب لوگ اين مهمانون كي حايث وحفاظت كرني مي اوراين بال وافل بونے والے کو بناہ دیتے ہیں-اے رسول فلاآب سیوب ہیں-

الصلواة واصلام عليك بارسول الله الم أب محقبل من فردش موسے مي اور آب كى بار كا و اقد س كى بناہ ڈھونڈی سے اور الٹر تبارک و تعالیٰ کو آپ کی حیات پاک کی قسم دی ہے آپ فر ماد اس میں اور جائے پناہ-لہذا ابنی جاہ ومنزلت کاصدفہ جوالٹرنغائے کے ہاں قابل انسزداد کہیں ہے ہماری فرما درسی فرمایی -وف بر دعا بھی حفزت! اوالحسن شا ذلی کی ہے اور ان کی معروف صورت میں مندرج ہے جو بار گاہ نبوی کی حافری

٣٠٠ وَاللَّهُ مَّ إِنَّا نَمَا لُكَ قَبُولَ السُّولِ يَامَنُ لَا يَذَالُ يُعْطِى النَّوَالَ بِجَنْ حَسَّصْتَهُ فِ الْدَ كُلِ بِمَوَاتِبِ التَّكُمِيْلِ بَعُدَائكُمَالِ حَائِزِ الْفَضِينُكَةِ وَصُلحِبِ الْوَسِيْكَةِ، فَاتِحِ حَزَارُنِ الْوَسُحَادِ وَحَاتِيرِ وَوَاتِيرِ وَوَاتِي الْوَسُحَادِ وَحَاتَيرِ وَوَدَامِتِ الْهُ نُوَادِ وَوَنَاقِ كُلِي الْمُؤْمِنَةِ لَيْتُهُ وَلَيْ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِنَةِ وَلَيْتُ الْمُؤْمِنَةِ لَيْتُ الْمُؤْمِنَةِ وَلَيْتُ الْمُؤْمِنَةِ لَيْتُ الْمُؤْمِنَةِ وَلَيْتُ الْمُؤْمِنَةِ وَلَيْتُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ بِالْوِشَاكِ الْجَرْفَارِنِيَةِ فِي الْمُحَصَرَاتِ الرَّبَّ فِيكَ فِي الْجَنَافِ الرَّفِيعِ سَيْدِنَا وَمُوْلِونَا

ونومظے) یہ دعا مطرت الوالموامب شاذلی نے حزب التزیب ہی ذکر کی ہے اور انہیں الفاظ کے ساتھ مل میں بحوالہ حزب النج بحوالہ حزب النج النج بحوالہ حزب النج النج النج النج بھی الوق وحمرالٹر تعالے گزر کے ہے حرف یا من لم بزل تعطی الوال کی حکم میاں پر یا من لایز النج کی میں میں النج النج کی میں النج النج کی کی النج کی کی النج کی کی النج کی کی النج کی النج کی کی النج کی کی النج کی کی کی النج کی کی کی کی کی

والفتح المبين والفتح المطلق فنوح المواهب الاحمدية بلمحات لحظات خطاب واليوم اكملت لكرديبنكم والتبت عليكم نعمتى ورضيت لكمرا لاسلام دينا) وتبيحنا من ارفع الخادع اعلى شرف المجلاك سنى واحل مواتب الفطبية الكيرى واكمل الدخلاق العلية العظمى ف مقام قاب قوساين اوادني بواسطه احملاك المخصوص بثنبات (مازاغ البصروما لحني) سيا ذالكرم العظيم فالعطاء الحسيم والغضل العميم بحرمة هذاا لنبى الكريع - المهم انانسالك ونتوسل اليك بحيث لحبيبك وحب حبيبك لك وبدانوه مذك وبتدليك لـ و بالسبب الذى بينك وبينه ان تصلى وتسلم عليه وعلى آله وصحبه صلاة وسلاما خصصته بهما لخصوصيته بمااستا ترت له عنداك في عالم الغيب والشهادة لمخاطبنك اياة بقوالك رماخلقت حلقا احب وك اكرم على منك و أتد الوسيلة والفضيلة والشوف الاعلى والدرجة الرفيعة وابعثه المقام المحمود الذي وعدته بالرحم الرحمان بادب العالمين -ترجب لے اللہ م ترے فضل عظیم کے وسیلہ سے وست سوال وراز کنان می کر مای اسرار تھ دیرے افوار علمیہ عبره ورفراماته وقيق ارتارات وعلمك ماكفرتك ن تعكم وكان فضل الله عكيك عظيمًا - كع بعنى الترتعالي على ف تعلیموی آپ کوسر حیز کی جوسیلے آپ کے علم می نہیں تھی اور آپ پالندتعالی کاعظیم فضل واحمان ہے۔ اورسوال كرتے ہي اس امر كاكر ميں مفصوص مفرائے صدقہ اپنے كرم فاص كا بار كاه نوريكى رجمت شاطبہ اور نقمت کا بل کے ساتھ بسبب عطا کرنے فتح قریب ، فتے مہان اور فتح مطلق کے بینی مواسب احمد رہے فتوح والک ك ساته و الْمَيْنَ الْمَلْتُ لَكُمْ وِيَناكُمْ وَ الْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعِمْتَى وَرُضِيْتُ لَكُمُ الْرِسُلَامُ وِينًا ، كَ ظاب جلیل کے انواز ائل کے بعنی آج کے دن میں نے تمہا ہے لئے تبات دین کو کائل کردیا تم پرائی نعمت ام کردی اور تمها سے لئے اس کو بطوروین بسد کیا اور اس عظیم مقصد کے لئے دست بدعاہی کر جس بلندترین مراتب محدو شرب اعلى كے ارفع مقام برفائز فرمائے اور مقام قاب قوسین ا دادنی میں قطبیت كبرى كے مرازب جايلہ ا ور اخلاق عالب عظمى كے اكمل رين مراص برفائر فرائے بطفيل اپنے الكم مجتبے كے حود مازاغ البصر و ماطعنى ، كيفام ثبات کے ماتھ مخصوص میں اے کرم عظیم عطا جہیم اور فضل عمیم کے الک بطفیل حرمت وکرامت اس نبی کیم علیہ

اے اللہ سم بری بارگاہ افد س بی وسیلیش کرتے ہی اس مجن کا جو تھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے معاوراس معبت كاج قرب عبيب كرم عليه الصلواة والتليم وتحص مع اوراس قرب وقرب كاجوترك صبب باک کو تھے سے اور مجے اس صبب کہ ہے ہے اور اس ربط وتعلق کا ہو ترسے اور ال کے درمیان ہے

كے ساتھ مبعوث فرما يا فريادرس كى ايل كرنے والوں كے لئے فريادرس اور طالبان رافت ورحمت كے لئے سايا راص بناكر بهيجا بتفرقه ديراكندكي كي شكار لوكول ك لفي سامان جعيت واتحاد ، انفصال وانقطاع سے دوجار لوگوں کے لئے سرمایہ وصل واتصال ، مؤفر دگان کے لئے سرایا امان، جرائی وسرگر دانگی میں بتلا لوگوں کے لئے وليل وبربان اورمتلات بان عصمت ك سط ماي عصمت وعفت بناكرمبعوث فرمايا-

میں آپ کی مارگا وافکس میں آپ کا وسیلم بیش کرنا ہوں اور آپ سے سوال کرنا ہوں اے صبیب رب العالمين بواسطه آئي كي وتفت ومواجهت، توجيه و وجابهت جاه وشفت اوركرامت وحرمت اورتحفيص و خصوصبت کے اصابی ربط و تعلق محفوص کے سو آب سے اور اللہ تعاملے کے درمیان ہے اور الطفیل ان الورك بوص الشرتعا لا كي علم من بي اولت وسط اس علم وشهودا ورمقام وعبود اوركمال وعقود كع والمدنال نے آپ کوعطاکر رکھے ہی اوربطفیل اس وصل واتصال اورحق وحقیقت کے جوخباب باری سے آپ کو حاصل ہے اور بوسیای ای افت ورجمت اورعنائت و شفقت کے جواس نے اپنے بندوں اور آپ کی امت کے ان افراد برفر مائ ہے جو آپ کی بار گاہِ والا کی نیاہ پرطنے والے میں اوراہنے ارواح واحبام کے ماتھ آپ کے دراقد س برعاظ بن اورائب كى چۇھىداور دىلىنىزوركى خاك پاك كودىبىلى بنانىدالىيىنى - جۇاپ كى بدولت آپ كى اً قام ومولی سے وہ کیچیمنکوم کرنے والے ہی جوان کی دنیامی اور انزوی امیدوں ادراً رزوؤں سے زائد ہے اور آپ کے توسل سے ان معلوم معارف مک رسائی صاصل کرنے والے ہیں۔

بس غور فرما ني اورز كاه لطف الها كرويكيف آب كا فلال بن فلال خاوم اور فررنا خريده غلام جومير نزديك سب سے مرتبہ ومقام ہی قلیل و ذلیل ہے آپ کے خلائے بزرگ وبرتر اور آپ کے سامنے عاصرے جو آپ سے شفاعت ورجت عامم، عفودور گذر اور رأفت عامم كامل كاسائل ہے اور توفیق طاعت اور اتباع سبيل صراط مستقیم کاطلب گارہے درال مالیکاس کوان عملامورسے معافی دی گئی ہوجوالٹر تعالی کوب ندنہوں ۔ اور اس كے تواس ومارك كے جارم كات وكنات اطام و وباطن ميشر كے لئے الله تعالى كى رضامند إلى بي فنا بذير مول اوركوئي فعل واقدام رصاء الى كے فلاف من مور

رف، یہ دعائشے اراہیم المواہب نشاذلی نے اپنی ان دعاؤں میں ذکر کی ہے ہو بار کا و نبوی کی صاحری کے وقت اوروافق اقدى كى نيارت كے وقت مائلى جاتى ہيں۔

٣٠- شالك اللهم من مضلك العظيم ان تمنحنا بفضلك العظيم الوارعلوم الرقائن المحمدية بافيق اشارات روعلها عالمرتكن تعلم وكان فصل الله عليك عظيما) وتخصصنا بكرمك من حضرة الرحمة المتاملة والنعمة الكا ملة النبوية باثابة الفتح القريب

يا عظيم السلطان ياقديم الاحسان يادائم النعمرياكتيرالخبريا باسط الرزق ياداسم العطاء يادا فع البلاء ياغافر الخطاء يا حاضر اليس بغائب ياموجود عندالشدائلة يا حفى اللطف بالطيف الصنع ياجميل الستريا عظيم الذكرياحلمال يعجل، جزى الله سيدنا ونبين محمداصلى الله عليه وسلم عناخير اكما هواهله اسالك اللهم يجرمة هذا النبي لديك ان تجعل لى ولاهلى حرزا منيعا وحصناحصينا وحمىعزيزا تحفظبه نفسى واهلى وديني وولدى ودنياى وآخرني رجميع من تلحقه عنايتي -

بابرکت ہے نواے رئب ہما سے اور بالاترہے اس سے جوظا لم ترسے تی میں کہتے ہی اورجا حدین ومنکرین زبان میہ لا تعابی ایج حنان ومنان الصحظیم اسلطان - لے فدیم الاحمان ملے میشدانعام واکرام فرمانے والے - اسے کثیر النجر اسے رزق كوعام كرنے والے اے وسيع وب پايان عطاؤل والے الے بليات وشلاندكو دوركرنے والے. ك خطا فل اور نفر شول كو بخشف والع احد وه ذات والاصفات جرها ضرب ا درغائب بنب - اور بن ول برنازل بولي والے شار مرحی کے وقت موجود ہوتا ہے اے مخفی الطاف واحمانات والے الے لطیف صنعت وفعل الے-اے باص طریق بروہ پوشی فرمانے والے - اے عظیم ذکر کے مالک سے سراسر علم و موصل والے ہو عقوبت مذنبين مي عجلت سے كام نهاي ليا۔

الترتعاك بزارف مهاك سيدوسرور اورنى اكرم صلى الترعليه وسلم كوبهتري جزايص كے وہ اصل وسزا وار اورمستن وحفداري لي التري تجهس اس نبي معظم صلى الشرعليه وسلم كي حرمت وعزت كا واسطروب كرسوال كرّا ہوں كر تومير سے لئے اور مير سے اہل وعيال كے لئے بلند بنياه كا وحصر نصيان اور نا قابل سنج تولد وخصوص فرط كے سب كى بدولت مجھے اور ميرسے اہل وعيال كو ميرے دين و دنيا اوراً خرت كو محفوظ فرمائے اوران تمام افراد كو تو ميرس طلّ غنائت بي بي -

وف) یہ دعاسیدی شیخ نام الدین بن موہدان نے اپنے حزب لیں ذکر فرمائی ہے۔

٣- اللهمسر الصمد انية والفردانية والوحدانية والاحدية والعزة والقدرة والحياة والعبرقية يا من حومطلع بعظيم قدرته وعالم بسروحدانيته، ياحى باقيرم يادا الجلال والدكرام، يا الله ياستديد الحول ياكتيرالطول ياذا الفضل العظيم، با ارجعر الراحمين، وبمكنون سرك الذى اوعته في عظيم إسمائك وكمال صفاتك وبجالا سيدنا ونبينا ومولانا افضل مخلوقاتك محمد خبرخلقك وصفوتك من عبادك، الني الدعظمر والمعصوم الدكيرصاحب المغض والمنبروالعظالاوفروالحبين الازهرالذى انزلت عليه دانا اعطينالك السكوشر

ادر وال ود عاكرت إلى اس امركى كم توصلوا ة وسلم نازل فرائ ال براور ال كے آل واصحاب بروه صلواة وسلم بوتونيان كے سئے سرابد اختصاص وخصوصیت بنایا ہے بسب مخصوص مونے ان کے عالم غیب و شہادت میں ان خصائص کے مناعد سو اور نے ان کے لئے اپنے ہاں پ ندمدہ تھرائے اوران کے نمایان شان سمے سبب خطاب فرا في ترك ال كوساته قول و مَا خَلَقْتُ خَلْقًا احْبُ وَلاَ اكْرُمُ عَلَى مِنْكَ، ك ربني بيداي بي في كى تخلوق كو جو تھے تم سے زيادہ محبوب ہوياتم سے زيا وہ عزت وحرمت والى مو) اوران كوتھام وسيلہ وفضيلت عطا فرا یشرف اعلی اور درجبر فیدیسے بہرہ در فرما-اورانہیں اس مفام محمود مک بہنجا اوراس کے ساتھ فائز فرماجس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا سے لے ارجم الراحمين لے رب العالمين-

اف) یہ دعا مفرت شے الوالعبائس المشرعی المینی کی طوات و وعوات میں سے ہے۔

٣٠- اللهم افض علينا من فائض سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم و احترنا ياربنا في زمرة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم، و إجرنا باربناهن عناب القبر و إصوال يوم المتيامة ببركة سيانا محمدصلى الله عليه وسلم وادخلنا ووالدينا الجنة بشفاعة سيدنامحمدصلى الله عليه وسلم وارزقنا النظراني وجهك الكريم بجالاسيلانا محمدصلي الله عليه وسلم اللهم صل ويسلم عليه وعلى آله و اصابه وازواجه وانصاره واشياعه وعلينا معهم بارب العالمين-

ترجب الساللهم بيسبنامحرول المطال التطبيرهم كفيضان حودكى باران رهت برسا ورسمس ال كورمره يس الله المهي عذاب فراورفها مت ك ون كي مون كيون كيول سيناه ويطفيل بركات نبويك اورسم بي اورم اس والدين كونى اكرم صلى المعليه والمم كي شفاعت كعصد قعيل حبنت كا ندر داخل فرا مهاي البين جرة جمال ب مثال كاديدارعطا فرما بطفيل جاه وحشت نبى اكرم صلى الترعلب وسلم ك الصالتدان براوران كيال واصحاب براور ازواج مطبرات اورانصاروات باع بروروووسلم بهيجاوران كيماته عمريهي اع رب العالمين -(ف) یه دعا درصلوا ، حضرت خیرالدین بن ابی السود بن ظهیر و الکی کی صلوات سے استر میں مذکور ہے۔ ٣٩- اللهُمَّ اجْعَلَنَا فِي الْمُعَادِ تَحْتَ لِرَائِم وَ أَذِخِلْنَا تَحْتَ كَنَعْتِ جَاهِم وَعَلَا ثُمْ وَالْجَعَلْنَا مِنْ أَصْفِيَاءِ لا فَأَفْرِلِيَامِ لا يَادَبُ الْعَالَمِينَ -

ترجم لے النومان آئون این ان کے اوار جمد کے نیچے بناہ بسنے کی معا وت بخش اوران کے وامن جاہ وحمت اورعلًا ورفعت كے نيجے داخل فوا - اوران كے خلصين اوراحباب وادبياء ميں شامل فر ما آمين يا رب العالمين -رف) اس دعا کوشنے عبدالعلیل بن عظوم القیروانی نے اپنی کتاب "نعبیب الانام" کے آخر ہیں ذکر کیا ہے۔ ٥٠- تباركت دبنا وتعاليت عما يقول الظالمون والجلحدون علواكبيرا ، ياحنان يامنان ا ہے وہ ذاتِ والاصفات جس کی قدرت ہر قدرت سے بالاترہ اوجس کی عزت ہوئزت سے بالاتر اورش کی شانی انتقام ہر نتیقم سے انتقام سے برترہے یا فہاریا قہار تی حتم حتم حتم حتم حتم حتم حتم ہم مارے اعلام کو لینے قہر وفض ب کانشانہ بناکیونکہ وہ نیرسے بھی اعداء بی ۔ جہاسے مخالف بی وفض بی سے ان کے اللہ تو نے ان کے نفوس وعقول بیں جو ضلالت وگر ہی پیدا کی ہے اس کوان سے دور فرما - اور سم بیسے ان کے ظلم و عدوان کو دائل فرما - اور ان کو دنیا وائٹرت میں ہم سے دور درکھ - رف ایر دوسل سیدی الوالحن البکری المصری کے حزب سے نفول سے -

سر واحدن یاالله یاجامع یامانع آمین آمین بحق معمد صلی الله علیه وسلم یا الله یارحدن یارحد یویاالله یاحق یامبین بحقك نورجی معمد صلی الله علیه وسلم انانی میم ملك الظاهرو الباطن -

ترجید. یا الله ، یا جامع ، یا مانع مجھے می مصطفے صلی الله علیہ وسلم کے اس بی عظیم کا صدف پنا ہ سے دہوتو نے اپنے فضالی عظیم کے ساتھ اپنے ذمے سے رکھا ہے) یا الله ، یارحی ، یارحیم ، یا الله ، یاحق ، یا سیان اپنے حق کا وسیا بھر محرع ربی صلی الله علیہ وسلم کے حق کا صدف مجھے ملک ظاہر وباطن کا میم عطافر با -اف) اس دعا کو حضرت ابوالحس البکری نے ہی اپنے حزب رحقائق الکمالات ، میں وکر کیا ہے -

الله ما أن الله ما أن الله و نورك المعرد بين مسالك اللقى ، كنزك المكنون من نورك المطلم مختارك منك لك قبل كل شيء و نورك المعرد بين مسالك اللقى ، كنزك الذى لعريبط ب سوالت واشرون خلقك الذى بحكم ارادتك كونت من نور لا اجرام الا فلاك وهيا كل الو ملاك فطافت ب الصافون حل عرشك تعظيما و تكريبا و الموتنا بالصلاة والسلام عليه بقولك (ان الله ومله تكته بصلون على النبي بيا ابها الذين المنو اصلوا عليه وسلموا تسليما) ونشوت فوق هامته في نخت ملكك لواء حمد لك وقد مته على صناديله جيوش سلطانك بقو لا عزمك و اخذت له على اصفيا تكلك بالحق ميثا قلك الاول و قربته بك ومنك ولك وجعلت عليه المعول و متعته بجمالك في مظهر التجلى وخصصته بقاب قوسين قرب الدنو والمتنان و رحيت به في انوار الوهيت ك العظمي ، وعرفت به آدم حقائق الحروث والاسما ،

ونسالك ان تحفظنا وإنباعنا من كل نقص يبعدنا عندك وتعصمنا بعنا يتلك ورعايتك من ان نشتغل عندك بغير ومميل الى سواك -

ترقب اے اللہ تبارک و تعالیے اپنے مِیرِ صمدائیت و فردائیت میرِ احدیث و وحدائیت کا صدقہ عزت و قررت اور حیات و جبر و تبات کا حداثہ عزرت و قررت اور حیات و جبر و تبرت کا واسطر، لیے وہ وات مقدی جوابئی عظیم فدرت کے ساتھ مطلع ہے اور اپنے مِیر و قدلا کی عالم ہے۔ اے جب و قدم ، لیے دوالجال والا کرام ، لیے اللہ تبارک و تعالی ، لیے شدید قوت و طاقت و لیے ، اے فسل عظیم کے مالک ، اے ارجم الراحین -

ا پنجاس سرکنون کا وسیاجی کو تو نے اپنے اسماد حسیٰ عظمیٰ میں و ولعیت فرایا ہے اور صفات کا لیہ ہیں اور وربی میں اسکون کے دربی میں الدیملیہ و میں کہ جاہ وحشت اور عزت وربی میں النہ علیہ ہور میں کہ جاہ وحشت اور عزت وربی میں النہ علیہ ہور میں النہ علیہ و میں کہ میں المربی حرصت کا بیس معتوق سے خیراور مہر ہیں اور میں اور میں ہے۔ اور می ہوروٹ میں بیٹ انی اور نورانی جب بی اور الک حظوا و فرون میں ہے۔ اور می ہے سے یہ مطالبہ کرتے ہیں اور النجا کرتے ہیں کہ مہیں اور جا سے انہاع کو محفوظ رکھ ہراس نعق اور عرب سے جو مہیں تھے سے دور کرنے کا موجب ہو۔ اور اپنی عفائت خاصہ اور ما انباع کو محفوظ رکھ ہراس نعق اور عیب سے جو مہیں تھے سے دور کرنے کا موجب ہو۔ اور اپنی عفائت خاصہ اور ما ان ما تا ہے موجب ہو۔ اور اپنی عفائت خاصہ اور کو ان ان ما کہ دور کرنے کا موجب ہو۔ اور اپنی عفائت خاصہ اور کو ان ما تا ہو موجب کے ساتھ محفوظ رکھے اس سے کہ تیرے ما سوا کے ساتھ میں کہ تجو سے نعلق موجانیں۔ کریں اور دو مروں کی طوف میلان والنفات کی وجہ سے تھے سے نعلق موجانیں۔

رف) يه وعام وتوسل صفر الإلكام زين الدين عمر بن بيرس خالدى شافلي سے ان كے حزب ين منقول ہے - الله عرائى اسالك يا الله به جملاصلى الله عليه وسلم عبد لك و نبيك الذى ارسلته لـقمع الممخالفين وزجرالكا ذبين و نجاة العارفين يا الله يا قوى يا عزيزيا قها ريا جباريا منتقم يا مجيب يا متين يا صمديا مقتل ريا ذا الجلال والاكرام يا مقسطيا صبوريا الله يا الله يا الله يا من اذل المعاللة بن و اهلك المخالفين يا من علت قلدته على كل قلارة وعزته على كل عوته و نقمته على كل نقمة يا قهاريا قهار ق حمر حمر حمر حمر حمر حمر اقبلا اعدام نا فافه مراعد او ك و اهلك مخالفينا خانهم مخالفينا خانهم من الشبته في نفوسهم وعقولهم من الضلال وازل عنا ظلمهم و ابعده عمر عنا في الدنيا والا خرة -

زجبہ۔ اسے الٹر تعالیے میں تبجہ سے التجاء کرنا ہول ماتھ ولسیار جمالی الٹرعلیہ وکلم کے ہونیرسے عبد فاص ہیں اور نبی مکرم جن کو تو نے مخالفین اکس ام کے قلع وقع کے لئے ، کا ذہبی و وجالیوں کی زجرو تو بینے اور عارفین کی نجات و فلاح کے لئے مبوث فرمایا ۔ لے اللہ اللہ وقی و توانا ، لیے عزیز و غالب ، اسے قہار ، لیے جبار ، اسے منتقم ، اردو

حفرت أدم عليه الترام كوحقائق حروف واسماء كي معرفت بخشى -

ص نے میں تھے بہا اور تری معرفت حاصل کی انہاں کے طعیل نیری بھان اور معرفت حاصل کی اور ص نے بھی تیری ذات اقدس کے رسائی حاصل کی انہیں کے ساتھ ربط وتعلق کی بدولت مرتب وصول کے رسائی حاصل کی جن كوالين كرم محف سے توليے سارى خلوق برا نيا نائب اور خليفه نبايا اورسب اہل ارض وسمار كاسيدوسرور به يرك محضوص انعامات اور فيوض آلاركي بدولت مخصوص باركاه عزت وحمديت بين- وه عظيم تريي منعوت وموصوت جن کی زندگانی کی مرفونے کتاب عزیزیں ذکر کی ہے۔ ان کو اسرار خطاب کے ساتھ ہے اندازہ فضیلات درتری عطافرائی انہیں کے ساتھ تونے سابقر نبوت وجلالت کے الواب کے ففل کھو ہے ہیں اور انہیں کے ساتھ مظہر رسالت کے دوائر کا دورافتنام پذیر فرمایا-ان کا ذکرتونے اپنے ذکریاک کےساتھ بلندفرما یا -اوران کو اپنا عبد فاص قرارد سے كرك بيادت وفعنيلت كا أجور بنايا تو وہ تيرے حكم دام كے آگے طاعت كے لئے كربت مو كئے-انہیں کے ذریعے تونے اپنے عرش عظمت وطال کے بامے مضبوط و تعلم فرمائے جوتیری حفاظت اورعظم نگرانی کے ماتھ محفوظ مصنون ہے۔ اوران کوعزت وتکریم کے کمر بند کے ساتھ الاستدکیائیں انہیں کی عزت وکرامت کے عكس ويرتوسيه بل دنيا اورابل عقبي عزن يا گئے۔ تونے ان كوا بنے سرا بردة جال سے نفیس ترین پوشاك زیب تن كرائى اوركامت وعزت اورمحبوبيت وخلت كاتاج ان كي ميزار برسجايا - وه نبى ال نبيار والمسلين بين - ا وربلا استثنار سب مخلوق كى طرف تبرے امر كے ساتھ مبعوث ابن سترے فنين وجودكى امواج اسرار كے ساتھ تھا تھيں مارًا موا بحربكرا ل من اورترے عزم خام كى تيخ برّال جو حزب كفرولغى اور حجودوانكاركو بيخ وبن سے كاك والين والی ہے۔ دہ تیرے احدیمی جواسان تکریم کے محمومی اور نیرے میں جوسب سے آخرانے والے اس میں کے بعد حشر فائم مونے والا ہے اور جن کو روف ور حیم کے نامول سے موسوم کیا گیا ہے۔

میں تیری خباب باک میں ان کے وسیاہ سے اور بیلے واسطوں وسیلوں سے سوال بیسی کرتا ہوں اور تیری خات اقدرس کو تیری خباب والا میں وسیا بربانے ہوئے عرض پر داز مہوں اور آو ہی مجیب الدعوات ہے ہرسائل کی دعوات کا کہ ان پرصلواۃ وس می نازل فر با ایسی صلواۃ جو تیری اور ان کی ذات اقدرس کے شایانِ شان ہو کیونکہ تو ہی ان کی منزلت و مرتب سے کما حقہ واقعت ہے منزلت و مرتب سے کما حقہ واقعت ہے ہو اکان و ما کیون کی گنتی وشھارسے کما حقہ واقعت ہے جو ماکان و ماکیون کی گنتی وشھارسے کما حقہ واقعت ہے جو ماکان و ماکیون کی گنتی سے باہر میں اور ا و بام وظنون خاتی کی رسائی سے ما ورا ر دلے وہ ذات والاصفات کر جب کا امر کو ین و تخلیق کاف و لون کے در میان ہے اور جب جسی سی شی کو فرما تا ہے گن (موجود ہوجا) کو وہ موجود ہوجاتی ہے۔ و میں ایسی سے سے دو سے اور در دو وس میں سیسے میں الکیری الکیر این ابی الحسس کی صلوات و دعوات میں سے ہے۔ و سولا کے دوسولا کے دوسولا کے وحوسی سے میں میں سے میں میں بیری ہے دوسولا کے دوسولا کے وحوسی سے میں میں میں سے میں میں بیری ہیں اور اور میں سے میں میں میں میں میں سے میں میں بیری ہی دوسولا کے دوسولا کے وہ دوسولا کے وہ موسولا کی وہ دوسولا کے دوسولا کے دوسولا کی دوسولا کے دوسولا کو دوسولا کے دوسولا کی دوسولا کی دوسولا کے دوسولا کی دوسولا کی دوسولا کی دوسولا کی دوسولا کو دوسولا کے دوسولا کی دوسولا کے دوسولا کی دوسولا کو دوسولا کو دوسولا کی دوسولا کو دوسولا کی دوسولا کو دوسولا کی دوسولا کی دوسولا کی دوسولا کی دوسولا کو دوسولو کو دوسولا کو دوسولو کی دوسولو کی دوسولو کی دوسولو کو دوسولو کو دوسولو کو دوسولو کو دوسولو کی دوسولو کو دوس

فهاعرفك من عرفك الدبه وماوصل من وصل اليك الد من اتصل بسببه ، خليفتك بخصاص بمحض الكرم على سائر مخلوقاتك سيداهل ارضك وسمواتك خصيص عزتك بخصاص نعمائك وفيوضات آله كلك اعظم منعوث اقتمت بعمره فى كتابك وفضلته بها فضلت به من اسوار خطابك وفتحت به اقفال ابواب سابتى النبوة والعبلالة وختمت به دور دواكر مظهر الرسالة ورفعت ذكر لامع ذكر لا و سبدته بنسبة العبودية البيك فخضع لا ولا وشيدت به قوالم عوسات الكبرى ومنطقته بمنطقة العزد منطق بعزلا الهل المنافذ والعجر المدالة والمعرفة المدافقة الموفي منافق المعرفة المدالة والمعرفة المدافقة المدافقة المدافقة المدافقة المدافقة المدافقة والمحبة والاخترى ومنطقته بمنافظة الموفية المدافقة والمحبة والمحبة المدافة المدافقة المدافقة المدافقة المدافقة والمحبة والمدافقة المدافقة المدافقة والمدافقة والمدافة المدافة والمدافقة والمدافقة والمدافة والمدافقة والمدافة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافقة والمدافة والمدافقة والم

ترجہ بالے النہ می تجو سے بیری ہدایت در شد کے نیز اعظم ، تیرے ارادہ ومشیت کے سر کمون یعی تیرے نور مطلب و تحفظ ہو ہر جیز سے بہلے تیرے چنے ہوئے ہیں جن کو نوٹ اپنے لئے جن رکھا ہے ادر تیرے پیاڈ کردہ نور محرداد رسماری منیز ہیں درمیان مشعبہ راستوں کے آناکہ نیر وشری بوسکے)۔ وہ تیرے السیے کنز محفی ہی جن کا احاظم تیرے مواکوئی نہیں کر سکا۔ وہ تیری خلوق سے اشرف اکر مہمی جن سے نواق دس سے تو نے اپنے ارادہ تکویتی تیرے مواکوئی نہیں کر سکا۔ وہ تیری خلوق سے اشرف اکر مہمی جن سے نواق دس سے تو نے اپنے ارادہ تکویتی موال کے تیرے اجرائی ملک کر دوان ملا کھ بنے از روتعظیم و تکریم ہوتیر سے عرض اعظم کے گروست استر تھے جن پر جو اور اس ایستی ہوئی ان کے گردان ملا کھ بنے ارازہ تعظیم و تکریم ہوتیر سے بیت اور ملک ہیں ان کے مرزاز برا نے اور ایستی ایستی ایستی موات کے اور ایستی اور ایستی موات کے موزاز برا نے اور ایستی موت کے ساتھ بھان طاعت و موالیا۔ اور انہیں اپنے جو تی دور ایستی موت کے اور انہیں بر تو نے احتیاد فرایا۔ اور انہیں اپنے جال خاص کا آئینہ دار بنایا ۔ اور خاب تو میں کے ساتھ ان کو ترب دار دندیا کے دورانہیں کے تو تی اور بیات کے اور انہیں کے خور دندیا کے موت کے موت کے اور انہیں کے خور دندیا کے موت کے موت کے اور انہیں کے خور دندیا کے موت کو موت کے موت کے اور انہیں کے خور دندیا کے موت کے موت کے موت کے اور انہیں کے کہ کو تی دار دندیا کے اور انہیں کے موت کے اور انہیں کے طفیل ماتھ محفوص تھم ایا۔ اور اپنے الو مہیت عظمی کے افراد رکا حصول کا ان کی بدولت سہل فرما دیا۔ انہیں کے طفیل ماتھ محفوص تھم ایا۔ اور اپنے الو مہیت عظمی کے افراد رکا حصول کا ان کی بدولت سہل فرما دیا۔ انہیں کے طفیل ماتھ محفوص تھم ایا۔ اور اپنے الو مہیت عظمی کے افراد رکا حصول کا ان کی بدولت سہل فرما دیا۔ انہیں کے طفیل ماتھ کے دوران کی دولت سہل فرما دیا۔ انہیں کے طفیل میاتھ موت کے موت کی کی دولت سہل فرمادیا۔ انہیں کے طفیل ماتھ کے دوران کی کو دیا جائیں کے دوران کیا کے دوران کیا کے دوران کیا کو دیا ۔ انہیں کے دوران کیا کو دوران کو دوران کو دوران کیا کو دوران کیا کو دوران کیا کو دوران کیا کو دوران کو دوران کیا کو دوران کو دوران کو دوران کو دوران کو دوران ک

دسولك وصفیك و نجیك وعیسی وسولك و كلمتك وروحك بتورا قا موسی و انجیل عیسی و زبورداد و وصحف ابراهیم و قرآن محمد علیه وعلیه مرالصلا آ والتسلیم، د كل وحی او حدیث او فضاء قضیته او قضیات او فضیات او

الزجريم) ك الدصدقر ابنے بنى مكرم رسول معظم اور حبيب اكرم محرصلى الشرعليدوسلم كا اورصدقد ا بنے بنى ورسول اورضيل حفرت ابرابهيم علب السلام كارص فدابن ربول وصفى اورشجي وكليم حفرت بوسى عليد السلام كاصرفه ابن ربول كلمه ادرروح حفرت عليسى عليسرالسام كاء واسطه توراة موسى عليبرالسام كاءوا سطه انتجيل عليلى عليه السام كا، واسطر للور وادّوعليدالسلام كا ، واسطم حف ابراسيم عليدالسلام كا اوروسطرة آن مضلى الشرعليد وآله وسلم كا ادرسراس وحي كا بو تونے کسی بیٹیمبری طرف نازل فر مائی - اور سراس قضاء کا جس کا فیصلہ از ل میں فرمایا سراس سائل اور دامن تمنا کو در والابر عصلانے واسے کاحس کے دامن آرزد کو تونے تمرمراد سے جردیا - واسطر سراس فقیر بینوافیے مرسامان کا حس کو تونے سرائيغنا سے الا ال فرايا - واسطم سراكس غنى كاحبى كو دولت فناعت سے بہرہ ور فريايا اور اس كے ذحائر كو دافر كرديا وسيلبراس ضعيف ونالوال كاجر كوتون قوت وتواناتي تجنى وسيله مراس كم كردة راه كاجس كوتون بدايت سے سر فراز فر بایا۔ بین مجھ سے انتجاء کرنے والا ہول اور تیرے در اقد سی بردامن تمنا کو مھیلانے والا ہول - لہٰذا مجع عطا فرايين فقير بينوامول مجع عنن فرمايين معيعت دعاجز عول مجع قوت وطاقت بخش ميري مستى ادروجو بسبب ترے ہے میری دلی رغبات اور جذب تری طرف ہے اور میرے جملا وصاف مجھے ہیں اور میری ترتی اورسلوک ووصول کی توفیق تیر سے سبی دست فاررت میں ہے۔ مجھے ہلایت عطافر مااور اس راہ پر گامزن فرماجوتیے حريم نا زنك رسائي كاموجب واورح كجيرهي علم غيبي اورشهادي اورحكم بدي وصمدي تري مشبب مي مير علائق ہے وہ مجھے عطاً فرما اور اکس کا مجھے مالک بنا۔

(ف) ای دعاء و توسل کوربدی مرالیکری نے اپنے حزب "حزب الا نوار" می وکر کیا ہے۔

۱۹۰۱ اللهمربحقك انت لا آله الوانت وباسمك الدسمى الذى ما دعيت به الواجبت وبمجدك الدسمى الذى اصطفيت به من اردت وبمحمد الذى لدعلى كل عبادك قد اخترت وكل بنى له استنبات ورسول له ارسلت وكل كتاب له من لوحك المحفوظ كتبت وكل وحى من علمك القديم على رسلك انزلت وبحق اللهم وعظمتها لديك و بجلال هويتك واحديثك وربويديتك على رسلك انزلت وبحق اللهم وعظمتها لديك و بجلال هويتك واحديثك وربويديتك علمات على شيء رحمة وعلما والمدالوج و دبغضله وجود ه منانة

ورحما، إنت الحليم الستنار العفوالكربيم الغفار إجرني من خزى الدنيا والوخرة وعذاب

اتم گرامی کا صدقہ جس سے ساتھ جب بھی تجھ سے وعالی گئی تو نے اس کو شرب قبولیت بختا ۔ ابنی اس مجد اور این گرامی کا صدقہ جو انتہائی محفوظ ہے اور اس کے ساتھ تو نے اس کو شرب قبولیت بختا ۔ ابنی اس مجد اور از لیگر مصطفے صلی الٹر علیہ وظاہر ہے اور اس کے ساتھ تو نے جم کہ مصطفے صلی الٹر علیہ وسلم اپنے محبوب محمد مصطفے صلی الٹر علیہ وسلم کا جن کو تو نے اپنے تمام بدوں پر ترجیح اور فوقیت دی۔ عدقہ ہراس مبنی کا جس کو مخلوق کی طرف بسعوث فرایا ۔ صدقہ ہراس تب کا جس کو تو نے لیے تام بدوں پر ترجیح اور فوقیت دی۔ عدقہ ہراس تب کا جس کو تو نے کسی رسول ہو جن کا اس کو تو نے کسی رسول ہو جن کا ایس کو تو نے کسی رسول ہو جن کا ورکائہ اللہم کے حق و عظمت کا واسطہ ۔ ابنے مجالی ہو رہت وزات اور احدیث و فروانیت کا صدقہ اور اپنی ربوب سے بی وظمت کا واسطہ ۔ ابنے مہالی ہو رہت و وات اور احدیث و فروانیت کا صدقہ اور اپنی ربوب سے بہم انس و محلی ساتھ محبط ہے جس نے موج دات کو اپنے جو دوفقت سے باہم انس و میلان اور رفونت ورجمت عطافہ رائی ۔ تو علیم مرسار ہے عفو ودر گذر سے کا م لینے والا ہے اور کریم و ستار ہے مجھے دنیا و اکر خت کی ذات وربوائی اور عذا ب نار سے محفوظ فر وا ۔

رف اس دعاء وتوسل کو سیدی زین العابدین بن حمد البکری الکبیرنے اپنے حزب بی ذکر فزایاہے -

المهمرافي اسالك الشكرعلى نعمائك ومزيدا فضالك والخيرة فيما قضيت، والبركة فيما وطيت. وتوسلى اليك بجاء محمد صلى الله عليه وسلمران تعاملنى بلطفك في اقضيتك، ونعوذ بالله العظيم من طول الغفلة واستله ارج المهلة ونستعينه ونساله الهداية ونستمد من توفيقه حسن العناية فانه ولى ذلك والقادر عليه، وحسبنا الله ونعم الوكبيل، ولاحول ولا قوة الد بالله العلى العظيم -

(ترجب) اے اللہ بی تجے سے تیرے الغابات اور فضل عظیم بڑسکر کی توفیق طلب کرتا ہوں اور میرے تی ہی معاور ونافذ
قضار میں سے نجر کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اور جو کچے عطا فرایا ہے اس میں برکت کی التجاء کرتا ہوں اور تیری بارگا و حمد ب
میں محر مصطفاصلی اللہ علیہ وسلم کی جا ہ وحثمت کا وسیلہ بینی کہ تاہوں کہ اپنی قضا وَں ہیں میرے ساتھ لطف عمالت
کو بروئے کا روائے ۔ اور ہم اللہ العظیم کی بارگا ہ سے فعلت کی طوالت و ورازی اور بیے ور بے مہلت اور ترک تنبیہ سے بناہ مانگتے ہیں۔ اس سے استعان کرتے ہیں اور بدایت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور اس کی توفیق سے صن عنائت کی امداد طلب کرتے ہیں کیونکہ وہی اس کا مالک ہے اور اس کی عطا پر تفاور کا فی ہے ہمیں اللہ تبارک قب عالم کے اور ور سے بھرنے اور دور ہوئے کی مگر تناط اور وہ اچھا کا رساز ہے ۔ نہیں ہے طاقت طاعت کی اور نہ گنا ہوں سے پھرنے اور دور ہوئے کی مگر تناط اور وہ اچھا کا رساز ہے ۔ نہیں ہے طاقت طاعت کی اور نہ گنا ہوں سے پھرنے اور دور ہوئے کی مگر

تھے سے حربے تھی کو طلب کریں بے ٹنگ توہر چیز نہتا ورہے۔ رف) اس دعاء و توسل کوسیدی محد ذاکر مصری نے رحز نب التنزیہ ہے ۔

ه سالك اللهم عدد كل ذرة فى الوجود ان تغفر له المسلمين ياكريم ياد دود دعوناك اللهم بعدى الرجاء والياس من جميع المخلوقات فاغتنا يا وبنا اغاثة الملهوفين، واجبنا اللهم احابة الموقنين بحق من جعلته نقطه والرق الوجود و درة بحرا لكرم والجود - اللهم فصل وسلم على الدو وصعبه اجعين ، سبحان ربك رب العزة عما يصوفون وسلام على المرسلين والحمل لله رب العالمين -

ا ترجہ اسے اللہ م تیرے حضور بیا اتجاء پیش کرتے ہی کہ ہماسے کئے مغوت و مخشش فرا اور تمام اہل اسلام کے لئے بے مقلال ان تمام فرالت کے بوفلدت و جود سے بہرہ ورکئے گئے ہی سلے کریے ۔ لے و دود کے النہ ہم نے جو سے خالص اور معاوق رجاء و امید والبتہ کر کے اور اغیار سے کلیٹ امیدیں اور آرز و بی منقطع کر کے دعا کی ہے ہلذا لیے ہمانے رہ ہماری فریا ورسی کے ۔ اور جاری کی ہے ہلذا لیے ہمانے رہ ہماری فریا ورسی کے ۔ اور جاری دعا کو اس طرح شرف اجابت و قبولیت بخش میں طرح بقین کامل والوں کی دعا و اُن کو شرف اجابت و قبولیت بخشا دعا کو اس طرح شرف اجابت و قبولیت بخشا ہے ساتھ در کے ساتھ در کیا واسطہ اس فات اقدیں کے جو کو تو نے وائرہ و جود کا نقطہ اور مرکز بنایا ہے اور کرم و جود کے بھر بکیاں کا درشا ہوار بنایا ہے ۔ ایک ہے تو بھر بکی ان کا درشا ہوار بنایا ہے ۔ لیے اللہ ہی ان پراور ان کے آل واصحاب پر درودوس م جیج ۔ پاک ہے تو لیے ماک عزت و عظمت سے اس سے جو نظام وجا ہل تیری طرف نبوت کرتے ہیں ۔ اورسلام ہوتام رسل کوام پر اورسب تعریفیں الٹر تعا سے لئے ہی جو سب جہانوں کا پرورد گار ہے ۔ اورسلام ہوتام رسل کوام پر اور سب تعریفین الٹر تعا سے لئے ہی جو سب جہانوں کا پرورد گار ہے ۔ اورسلام اس کو میں ہوتام رسل کوام پر اور سب تعریفین الٹر تعا سے لئے ہی جو سب جہانوں کا پرورد گار ہے ۔ اور سوار کا میں اس کو میں ہوتام رسل کو میں بھرانوں کا پرورد گار ہے ۔ اور سوار سے کو میک بی اور سب تعریفین الٹر تعا سے کے لئے ہی جو سب جہانوں کا پرورد گار ہے ۔

رف) ال وعاء و توسل كوسيدى عبد الولاب شعرانى في « حزب المناجات ، كة آخر مي وكرفر ما يا ميد - الله مرصل صلدة كا ملة وسلم سلاما تاماعلى نبى تنحل به العقد و تنفرج به الكرب وتقضى به الحوائج و تنال به الدغائب وحسن الغراتيم ويستسقى العُمام بوجهه الكريم وعلى السه وصحبه في كل لمحة ونفس بعدد كل معلوم لك -

ارتجب، اے اللہ صلاۃ کاملہ اور سلم مام نازل فر الس نبی مکرم برجی کے صدقے ہیں مشکلات مل ہوتی ہیں اور * در دوکرب کی گھٹا ہیں جھٹ جاتی ہیں اور حاجات و مقاصد مرآتے ہیں مرغوبات و بیندیدہ اشیاء ہاتھ آتی ہیں۔ حسن انجام اور خاتمہ بالخیر نصیب ہوتا ہے جس کے بھرۃ اقدرس کی بہار ورونق کے طیفیل باران رحمت طلب کی جاتی سے اور ان کے آل واصحاب پر بھی درودوس ہم جھے ہم کھے دسرآن مطابق اعداد اپنے معلوبات کے ۔ رہ اور ان کے آل واصحاب پر بھی درودوس ہم جھے ہم کھے دسرآن مطابق اعداد اپنے معلوبات کے ۔ رہ اور ان کی معروف و مشہور ان العملی اقدالتھ ہے ہیں، ہے ۔

ساتھ اللہ بلندنیان اور صاحب عظمت کے۔ دف) اس دعاء وتوسل کو امام شہاب الدین رملی شافعی نے اپنی کیاب « القول القام فی اسحام الماموم والا مل » میں نقل کیا ہے۔

M- اللهم انى إسالك بميمى الملك وحاء الرحمة ودال الدوام السيد الكامل الفاتح الخاتم ان تصلى عليه وعلى آله وازواجه واصحابه وعترته اجمعين وان تنجيني من حل ما اخات واحذر الله اكبركبيراو الحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا -اللهمان اسالك باسمك الجامع ونورك اللامع ونبيك الشافع ووليك الخاشع ياشانى يانافع يامعانى ياد فع عن السم الناقع والداء القامع والوباء القاطع الك تجيب سامع-اتر جب، الا التركريم من تجويه على عار رون دال دوام اورسيدكان فاتح ومبدر رسالت اور خاتم و آخرازمان سغير صلى الشرعليه وسلم كاواسطه وسے كرسوال كرنا مول كران براوران كے آل وازواج اوراصحاب وعرت سب بردرودوصلوات بهيج اورمجهي مراس جيزس نجات عطافر ماجس سيمين نوفزوه اور برعذر مول-التداكبر كبيرًا والحديثُكثيرًا وسبحان التدمكرة واصيل رصبح وشام الترتعالي كم المؤتنه وسبح مع - اع التدبين تج س يترك سم جامع اور أور لا مع ، بني شافع اورولي خاشع ك وسيلس سوال كرّا مون الصافي الدنافع المعافية وینے والے اوراے بلیات کے دور کرنے والے اور کرہم سے قاتل زمر کو سر کار خبرسے رو کنے والی جماری کو اورنسیت ونالود کرنے والی وہا رکو بے شک تو دعا وَل کا نفنے والداور فعول فرمانے والاسے -ون) الس دعاء وتوسل كوشيخ محد بن عنان المصري نے اپنے حزب دوعاء النفر، مي ذكر كيا ہے اور الس كو وعاء البيملة الشريفة كانام مياسى -

٣٥- نسالك اللهمرياسمائك الحسنى وصفاتك العليا ومحمد ببيك المجتبى وجبيبك المصطفى الن تطهر قد لونامن كبا تركفر النفس والعجب والرياء وحب الدينا والثناء والرياسة وتعاطى الكبرو اكحل بصريصيرتنا با ثمد عنا يتلصحتى لا نزى سواك ولا نطلب منك الد اياك انك على كل شيء قد بور

ارتجہ، اے اللہ ہم تجو سے تیرے اسمار صنی بھفات علیا، تیرے بنی مجتبے اور صبیب مصطفے محد رسول اللہ صلی اللہ و سلم وسلم کے طفیل دعاکر تیے ہیں کوفن کے گناہ اِئے کہیرہ سے ہمانے دلول کو باک فرمانینی کفر اور عجب وریاء اور حب دنیا سے نیوشا مدا ور مدرج لہندی اور حب ریارت وسروری سے -اور تکبر وعزور سے اور اس امرکی دعا کرتے ہیں کہ ہماری بھر بھبیرت کو اپنی عنایت تعاصہ کے معرمہ سے معرفیان فرمانا کہ مہم تیر سے ماسوا کو دیکھ بھی نہ سکیں۔اور

ه ه- اللهم اناشالك بحبيبك المصطفى ورسولك المقتفى اخلاصا في الاعمال وصدقاف الاقتال والاعمال وصدقاف الاقتال والاحوال ورصاعميها وفيضاجيبها-

ر ترجب، اسے اللہ مم تیرے عبیب مصطفے اور سول تفتیلی و مقتلار کے طفیل اعمال میں افعان ، اقوال واحوال میں صدق اور رضاء عمیم اور فیصنی جسم و مبکواں کا سوال کرتے ہیں -دف پیر دعاء و توسل سیاف البکری کی «صلوا ہ البریم» کے مقدم ہیں مذکورہ -

الدون و المالك بالسرالم مون و الدرالم كنون و ما احتوت عليه اوائل السورمن سرسر للعقل بهر، و اسالك بالاسم الاعظم و الكنز المطلسم و النبى المعظم و الصفى الد فخو و المعقم من القدام على من تاخرعن ظهور نوره اومن تقدام على بروزه بكله الدكرم ان تصحبنا النصروا لظفر و التبسير الدوفر-

ارتجب النامين تجوسے رازمفرن و محفوظ اوردر کنون و متوراور اسس راز کے حدقے و داسطے سے مطالبہ کرتا ہوں حبی برا و ائل سوراور سروف مقطعات مشمل وعا وی ہی جس رازا ورمتر متور نے عقل کو حبران وسرگرواں کردیا ہے اور ہیں تجھ سے اسم اعظم اور کنز مطاہم نین محفی و محفوظ ، نبی معظم جسنی افنی وظم کے واسطرسے جوروز اول سے ان تمام اشیار برتقام ہیں جوان کے نورا قدی کے ظہور کے بعد منظم شہود برا بئی یاان کے وجود عنفی میں جمانی اور ہیکی ارم کے بروز وظہور سے بہلے بروۃ عدم سے باسم بئی انتجا مرتبا سول کہ نصرت وظفر اوروا ف رسم سے دور مند را

ف - به وعاء بھی سیدی مصطفے البکری نے "حزب الجوام النمیند لراکب السفیند" لین ذکری ہے۔ عه- بادر حد الدحمین بارب العالمین صل علی قدة عین عباد ك الصالحین وتقبلنا بجاهه المین م رزجمہ) ك ارجم الراحمین ك رب العالمین استے بندگان صالحین كے فرق عون اوران كى آنكھول كى تُعندك پردرودو امه باغیاث الستفینین ویا مجیب المضطری ویا ارحمالراحمین ویا غافر ذنوب المنابین بحره تحبیبك المصطفی و دبیك المجتبی، علیه من الصلوات از کاها، و من التحیات ادفاها و حبیب المنسلین و الملائک المقرتبن علیهم الصلواق و السلام احمعین واعمان حبیبك السابقین الذین رضیت عنهم و همونك و اصول و التابعین المهم باحدان علیهم الرحمة و الغفران و ارحمافانا مذبون و بالآثام و الخطایا معترف و ما عفرلنا ذنوبنا و کفوعنا سیئاتنا و توفن مع الا برا رانك انت الرحیم الففار و الحیوب می واید با الرحیم الففار

ر ترجہ) سے فرباد رسی کی در تواست کرنے والوں کے فربار رس ۔ اسے مضطراور مجور لوگوں کی دعاقب کو قبول کرنے والے ا کے ارجم الرجمین اے گنا ہگاروں کے گنا ہ بخشے والے جبیب مصطفے ، نبی مجتبئے کی حرمت وحتمت کا حدقہ «ان پر پاکیزہ ترین در وود وصلوات ہوں اور او فی داکس ترین تجات را درصد قسم تمام انبیاء ومرسلین اور مالا کہ مقابان علیم الصلواؤو السلام اجمعین وارضی ہوا اور وہ تجویسے رضی ہوئے ۔ السلام اجمعین وراضی ہوا اور وہ تجویسے رضی ہوئے ۔ اور صدقہ ان کی باحس طراقی اتباع کرنے والوں کا علیہم الرجمة والعفران ۔

ہم پررجم فرماکیو کہ ہم گنام گار ہمی اور ڈنوب وآیام ، لغزشات وخطاؤل کا اعترات کرنے والے ہمیں ہما ہے گناہ معان فرما - اور ہماری سنیات کی ظلمات و تاریکیوں کو مٹا دے - اور سمیں ابرار کے ساتھ فوت ہونے اوران کے زمرہ ہمی داخل مونے کی سعادت نصیب فرما - تو ہمی رحیم وغفار ہے اور گنا مگار بندوں کے گناموں کے لئے پردہ پوش اور ستار ہے ۔ آمین آمین یا ادھم الراحمین ویا اکرم الاکر ہیں -

رف اس عام وتوسل كوالشَّ محرالبركوى سلّے إِنى كتاب "الطريقة المحريه" بِي وَكُركيا ہے۔ ar - اَللَّهُمَّ إِنِّي اَسُنَّالُكَ وَاتَوَتَّجُهُ إِلَيْكَ مِنْبِيتِكَ مُحَمَّدٍ بَيِّرَا لتَّرَحُمَةِ ، بَيا مُحَمَّدُ إِنِّيْ تَوَجَّهُ نُنُ بِلكَ إِلَىٰ رَبِّيۡ فِي ْحَاجَقِ هُلِهِ مِلْتَقَصْلَى فِي اللَّهُمَّ فَشَيْقِعُ مُونَ اَ

دن) این دعاکوسیدی شخے عبدالغنی نابلسی نے اپنے وروئی فکرکیا ہے اور بیر عدیث رسول صلی الدعلیہ وسلم سے افوذ ہے۔ اور متعدد بارائس کا ذکر آجیکا ہے اور ترجی گرچکا ہے۔

مه - اللهمرصل وسلمرعلى سيدنا محمد الفاتح الخاتم الرسول الكامل الرحمة الشامل وعلى أله واصعابه و احبابه عدد معلومات الله بدوام الله صلاة تكون لك يباربنا رضاء ولحقه اداء واسالك به من الرفيق احسنه و من الطريق اسهله ومن العلم انفعه و من العمل صلحه ومن المكان افسحه و من العيش ارغد لا ومن الرزق اطيبه و ا وسعه -

اللهم بجاهه الكريم عمنا منه بفيض عظيم-

وترجه) ك الله المنصبيب كرم على الشّعلية ولم كى بندوبالا جاه وشمّت اوران كري كرانبها سرحقيقت كاصدقه ہماسے لتے ان کی مصوری بار گاہ کے دروازے کول سے اور مہیں ان کی ذات اقدی کے شاہدہ کرنے والوں سے بنا دے - اور ہرمشہد ومقام ہی جاب ال کے قرب کر دے - اور سرنتیب وفراز سی ال کی بدولت ہمیں ثابت قدم ركه - ان محي عظمت وكرامت كاصد قد ابنے خطاب لذيذ كاشنوابنا - ان كى جاه وحتمت كا صدقة مهي ان كى عظيم بارگاه كا ويكھنے والابنا۔ اور ان كى حرمت وغيرت كا صدقعهما بي حرم قدلس سے صدر محاب میں داخل فربا۔ اور ان کی عرت وکرامت کاصدف میں ان سے فیض عظیم سے احاظم میں داخل فرما۔ وف يد وعاء سيدى ميرغني حريقهان كل نع ابني صلوات وفتح الرسول ومفتاح باب الدنول، بين فكركى سب -٧٠ الله عربجاء هذا النبي الكوريم والرسول العظيم والحبيب الفخيم نسالك الهداية الى سيلك وطريقك المستقيم وشهودنوره الخطاف ببرقه لافئدة اهل الالطاف اونقسم اللهم به عليك ونقف بجاهه بس يديك نطلب بذلك الاستفامة على قدمة والفوز بسره والسوت بحرمه-

وترجمه) الصالتران نبي كرميم رسول عظيم عديب فنيم كى جاه وحثمت كاصدقهم بيبل قومم اور صراط ستعتم كى بدات نصيب فرما- ادران كے اس نورعظيم كے شاہدہ كى توفيق عطا فرما جو اپني جيك ولمعان سے اہلِ الطاف سے دلول كواعك لينه والاسبع- لسالته مم محجه اس مجوب كي قهم دينه من اوران كي جاه وحثمت كا صدفه تيرب حصنور عامز ہوکر ان کے قدم کرامت پراستقامت کامطالبہ کرتے ہی اوران کے سرحقیقت مک رسائی اوران کے حرم باك مي موت دوفات كاسوال كرتے ہيں -

ف- منقول ازىسى مىرغنى كرعثمان -٧- ٱللهُمَّرِيجَاهِهِ كَمَا يُلِكَ ٱفْمِمَا بَايْنَ يَهُ يُومَيِّهُ مُلْكَ-

اتر حموايا الشران كى حرمت وكرامت كاصدفتهي ان كى اورايني بار گاه بين شرف قيام عش -ف يمنقول المنطرت ميرغني محرعتمان رحمالله تعالى -

١٧٠- يا الله مبك تحصنت وبعبد له ورسولك سيدنا محمد صلى الله عليه وسلع استجرت اللهداني إسالك بارحمن بارحيم باسمائك العظام وملائكته الكرام ورسلك عليهمر افضل الصلة والسلام ان تلمحنى بلمحة اهل بد رولمحاتهم وينفحنى بنفحاتهم عيم عليك يارب-(ترجمه) - ك الندس نے ترب ساتھ بناہ بكر سى اور حفظ وامان حاصل كى - اور تيرب عبدورسول سيدنا محد

سوم جيج ادران كي جاه وحتمت كاصرفه مهي ابني بار كا و اقدس مين شرف قبوليت عطا فرما آمين ف- يدوعاء شيخ عقيله المكى في اپني صلوات كي آخريس ذكركى ہے۔

مه اللهم صل على مولانا عمد نورك الله مع ومظهر سرك الهامع ، الذي طرزت بجماله الاكوان وزينت ببهجة حلاله الاوان، الذي فتحت ظهور العالم من نورحقيقة وحمت كماله باسرار نبوته فظهرت صور الحسن من فيضه في إحسن لقوييم، ولول هوما ظهرت لصورة عين من العدم الرميم الذي ما استفاثك به جائع الرشيع ولا ظمآن الاروى ولا خائف الدمن ولالهفانالا اغيث وافي لهفان مستغيثك استمطرر حمتك الواسعة من خزاين جودك فاغتنى يا رحمن يامن ادانظر بعلن حلمه وعفوه لمريظهر في جنب كبرياء حلمه وعظمه عفولاذ نب، اغفرلى وتبعلى وتجاوزعنى باكريمر

ترجمه السالة بها رس سرورومول محصلي الشرعلب والمم يدورود بقيج جوترس نورلان اورسراج منبرين ومظربين تیرے میر اص کے اج مرورہ کون میں سرایت سنے ہوئے ہیں ابن سے جال باکمال کے ساتھ تونے سا سے جہانوں کو زینت بخش یسی کی رونق جلال سے سب زمانوں کومزین کیا جن کے نورحقیقت سے ظہور عالم کا آغاز کیا ہوں کے کمال كواسرار نبوت مياختهم بذريكيابي ال سيضيض وكرم سيصوب فقيقت كامختلف مظاهر خيال مبي صيبن تري الماز ين فهور موا- اگران كا و جود ابودنه مو اتوعدم رسي كوي صورت منصر شېود يرنه آتى -

اس ذات والاصفات مے وسیلہ سے جس جو کے نے تھے سے فریا درسی کی در خواست کی تونے اس کوسرکر دیا. اورس بناے نے ابر روت کا چھینٹا طلب کیا تونے اس کوسراب کردیا۔ اورس خوف و دست کے ایسے نے امن سلامتی کی التجاء کی تونے اس کوامن وسلامتی سے ممکنار کردیا بھی حرمان نصیب نے محرومی دور مونے کی درخوا كى اس كوشروت قبولىيت بخشا كيا مين هي حرمان نصيب اور حسرت زده مون اور تجوست فريا دكرتا مون ، تيرب خزائن ہودورم سے رحمت واسعہ کے ارکرم کی موسلا دھار بارش کاطلب گارموں بیں اے رحمن میری فریا د دى فرمالى و و دات كريم كرم حب كسى كوعلم وعفوكى نكاه سے ديكو ك توتيرى عظمت عفوا وركم يائى علم كے سامنے كونى كناه تهم بندي سكنا وميرى مغفزت فرما مجوييزنگاه كرم فرما اور مجسس ورگذر فرمالس كريم-ف يد دعاء سيدى احد بن ادركس سيلنقول سع-

وه- اللهم صحيحا هذال على وسرة الوغلى افتح لناباب حضراته واجعلنا من اصل شهودذاته، وغربناك يهنى حل مشهد، وحققنابه في كلمهبط ومصعد اللهم اسمعنا بحقه لذيذ الخطاب، وبصريا بجاهة عظيم المناب وادخلنا بجاهدا لى صدر المحراب

صلی النّرعلید وآلہ وصحبہ و سلم کے ساتھ بنیاہ ڈھونڈی کے النّر اے رحمٰن کے رحیم ہیں تیرے اسماء عظام اور النّد ا المائکہ ورسل کرام علیهم السّلام کے دسیلہ سے دعاکر ناموں کہمائی ہی اہل برروالی نگاہ عنائت سے دیکی اور امہیں کے کے افوار اور نکہت خوشن اطوار سے ہمایں حظ وافز اور نصیب وافر عطافز نار اے میرے رب تجھے واسطہ ان کے حق عزت واکرام کا -

رف يوعا حضرت سيرى الشيخ فالرفق تبندى كي صوات مماة البيكية الكوكرار ، الشي ما فوز ب- ١٠٠ الله عمل والله ومكة عكى النبي يا البها الذين أمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما - الله عمل وسلمول على النبي الإنشقاق السرارك الجبروتية والفلاق الوالك الرحمانية فعارنا أمباعن الحضرة الربانية وخليفة اسرارك الذا تية فهويا قوتة احدية ذا تلك الصمدية وعين مظهر صفاتك الازلية فبك منك صارح جاباعنك وسرامن اسرار عيبك حجبت به عن كشير من خلفك فهوالك فرالمطسم والبحر الزاخر المطمطم فنسالك اللهم مجاهد المديك وبكرامته عليك ان تعمر قوالبنا با فعاله واسماعنا با قواله وقلونا بانوارة واروا حنا باسرارة و إشباحنا باحواله وسراكر منابه عاملته وبواطننا بمشاهد ته وابصارمنا بانوارة وارواحنا باسرارة و إشباحنا باحواله وسراكر منابه عاملته وبواطننا بمشاهد ته وابصارمنا بانوار وحوانه والمعالنا في مرضاته -

سرائر وبوا طن کوان کے معاملات اور شاہدات سے اور ہماری نگاہوں کو ان کے انوار مجال سے اور مہاہے خواتم اعمال کو ان کی رصامندی سے آباد اور مزتن کر دے۔ من - ہر دعا سیدی شنے محد فاسی شا ذل کی صلوا تہ یا تو تیر سے منقول سے ۔

مهر اسال الله الكريم متوسلا اليه بوجاهة وجه نبيه العظيم ان يمن علينا بنارة من اقباله ولسطة من افضاله وان يجعل عملنا خالصالوجهه الكرليم وسببا للفوزله يه بجنات النعيم ونعظى بنضارة الوجه بالنظر الى وجه الكريم مع الذين انعم الله عليهم من النبيتي والسهداء والصالحين، وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى اله واصحابه والواجه و ذريته واحل بيته كلماذكرة الذاكرون وغفل عن ذكرة الغافلون -

ترجہ۔ بیں الد کرم سے دعاکر تا ہول اس کے نبی عظیم کی دھا ہت چہرہ اقدی کا وسیلہ پین کرتے ہوئے کہ ہیں ان کے انتفات واقبال سے ہم و وفرائے اور ان کے جو دوافضال سے حظے وافرعطا فرائے ۔ اور بیکر ہما سے عمل کو خالص اپنی ذات اقدیں کے لئے بنائے ۔ اور اپنے ہاں جنات النعیم کے حصول کا سبب بنائے ۔ اور ہم بی (ال حضرات کی معیت ہیں) اپنے دیدار ذات سے ہم ہ ور کر کے ہما سے چہرول کو تا زگی تحفظ جن پراس کا نعام ہے بینی انبیا ، وصد لفین اور شہدا ، وصالحین اوصلوا ہو کہ اس کا فرکر کے بہا سیدنا محداور ان کے آل واصحاب ، انواج و فریت اور اہل بیت کرام برجب تک ذکر کرنے والے اس کا ذکر کرتے رہیں اور بروہ غفلت میں پڑے ہوئے اس کے ذکر سے غافل رہیں ۔

ف- ان كلمات توسل كوشيخ العدوى المصرى الما مكي منو في سيناه في « النفعات الشا ذليه في شرح البردة البوصيرية "

ذكر فرمايا ہے۔

ه٧- اللهم اختم لنا بخاتمة السعاد لا و اجعلنا من الذين لهم الحسنى وزياد لا بجالا سيانا عمد صلى الله عليه وسلم ذى الشفاعة والدوصحبه ذوى السياد لا صلى الله على سنيانا محمد وعلى اله وصحبه وسلم، والحمد لله رب العالمين -

رترجبه السالت تبارک و تعالی مهارا خاتم سعادت اورنیک بختی برخرا- اور مهای ان لوگول سے بناس کے گئے بروز قیامت احن جزا، ہے اور احسان مزید ہے وسلہ جا، وحتفت محرصلی التّر علیہ وہم صاحب شفاعت کا اور ان کے ال واصحاب ذوی اسیادت کا صلی التّر علی سیدنا محمد وعلی آکہ وصحبہ وہم والمحد لنتررب العالمین -وف - اس استخانہ کو اللّم علامہ زاہد وعابد الشیخ محرشنوانی المتونی سیسیال و شیخ الجامع الا زھر نے مختصر البخاری لابن ابی جمرہ کے حارث یہ کے آخر میں ذکر کہا ہے -

نوط سی علام موصوت کے اسی استفائہ پراہنے اس حزب کوختم کرا ہول کونکہ اس میں براعت مقطع اور حق ختام وانجام موجود ہے ۔ اللہ نغالے ہمایں ان کی اور دیگر اکا برین کی برکات سے نفع اندوز ہونے کی نوفیق وسے اور انہیں کے زمرّوادر جماعت میں ہمال حشر فرط کے ۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ ولم کے لوار حد کے نیجے مع آب کے حجالہ جاب کرام کے ۔ آئین یارب العالمین -

فالم

المستعرانی فرانے ہی سے براور دینی واسلامی مہلی علما رعاملین میں سے کسی کے متعلق بیر علوم نہیں موسکا کراس نے النائماس مي سے كسى كےددكى كوشش كى موبلكما بنى بساط كے مطابق ان كى طوت سے موزوں ومناسب بواب دیتے مى نظرات من جيد كالشيخ العالم الحقق جلال الدين الحلي في الم نووى كى كتاب منهاج كى مثرح مي مي طريقة اختياركيا ہے-وہ امام موصوت کے کام کواشن ترین محمل برجمل کرتے ہیں اور تعصب وعنا دسے کام نہیں لینے حتی کم اب اکثر طلبترام فروی كالون سے جواب بنيں جانتے فرضي الله عن اللي الانصاف -

كابة الثنارللجنيدوالامام الغزالي

ائمه طريق اورعلماء السلام نے حضرت جنيدا ور امام غزالى وغير بهما كے تعلق شہادت دى ہے كہ الله لغالے كے اولياء و اجاء میں سے میں البذاجی نے ان کو بدتِ نقید بناکر ان کونگاہ عوام میں کم مرتبرظ نبر کرنے کی ناپاک سعی کی تو گویا اس نے قاب عالما ب ك نوروفيا ركوالى زمين سے چھپانے كى سعى كى يا دنيا كے پہاڑول كوچونى كے تھونك كے ساتھ اپنى جگرسے بلانے

و شیخ ابوالحسن شا ذلی جیسی سے امام ابو جا مرغزال کے متعلق فرایا کہ وہ صدیقین کے رؤ ساوہ ب سے ہیں۔ ایسے سینے کا مل کی شہادت سے بعیرسی کی شہارت کا کیا مزورت ہوسکتی ہے۔

ہ۔ حضرت شیخ محی الدین بن العربی علوم ظاہرہ وباطندین کامل تنجر کے با وجو دامام موصوت کی کتاب رواحیاوالعلق " کامطالعہ كاكت تصاوران ساستفاده كرت نيزاى بركف كفاعزا صات كي بهرين جوابات ذكر فرات اس سيرهك الم عزالي كيا ورمنقبت كيا موسكتي ہے۔ وہ علوم شرعيد بي اس صاغات كو پنج چكے تھے كرجة الاس م ورد يائے اور حمله افران والمي زمان يرفوقيت مسكة -اس وقت اسى كى كابي الم شافعى عليدالرهم كى ندىب كے سك دارو مدار ہیں اورانہیں برفتونی کی بنیا دے۔

٣- عرفاء مين سے إيك عارف كافل نے وكيها كرسول خداصلى الله عليه وسلم انبيا عليهم التام كے سلسف الم عزالى حمراللر كے ساخہ فخ ومباحات كا اظهار فرما رہے ہيں -اور حضرت عيلى دوح الله عليدال الله كوخطاب كرنے موسے فرايا كيا تماری است بین اس جدیا حبراورعا لم کائل موجدد سے توانبوں نے عرض کیا نہیں یا رول اللہ-

سم علما ومغرب بي سے ايك عالم في امام موصوف برردوانكاركيا اوران كى تاب اجباد العلوم كوجلا ديا -اس في واب یں رسول اکرم صلی النوعلید و لمم کو دیکھا کہ آپ اس سے منہ موڑے ہیں۔ بھراس کے کمراے آبار کر ایسے سلمنے کورٹے مارنے کا حکم دیا۔ حب وہ عالم بدار ہوا توا بنے پہلوؤں برکوروں کے نشان موجود ہائے -اور مازیت وہ نشان اسی طرح رہے جینا نچراس عالم نے اپنی اس غلطی سے توب کی -اوراحیاء العلوم کو آب زر سے ماتھ لکھنے

ا بن تيميدادراس كي ميم شرب لوگول ني بعض اوليا ركوام مين نقول بعض الفاظ موم مريد جواعتراضات كتيم بن فاتمين ان كا جواب ديا جا ما مع رص طرح كم توسلين وستغيثين بران كا عراضات كا بواب بيلي الواب بين ديا كياسي. نوث سيدى عارف كبيرشهرات عبدالوباب شعراني رضى المرعب سياس موضوع برستقل كتاب مسمى درالا بويترالونيز عن ائتة الفقها والصوفير" اليعت فرما في سبع كريس أسس بيراس وقت مطلع بهوا حب ان كي دوسري كما بون سع اور ديگرا كام كى كتابول سے اس عنوان كے تحت بہت كچھ مكھ چكاتھا جو وافى بالمقصودتھا لہذا اسى براكتفاركرتے ہوئے اس كتاب سے كوئ

صفرت شیخ شعرانی قدری مسره العزرنے اپنی کتاب "البحرالمورود" میں فرمایا رسول الشُّرصلی الشُّرعلیہ وسلم نے ہم سے بیرعہد کے ركها مج كريم المراس معلماء كرام اورصوفيه رعظام كي طرف سے اپني بساط كي مطابق دفاع كري اور ان برز بان طعن وشينع دلا كرنے والوں كے اقوال كى طرف وهيان نه دي كيونكم مهاي اس امر كافظعى علم بے كر س شخص نے معى ان برز بال طعن درازكى ب وہ ان کے مدارج و مدارک علمیہ سے بیخرہے۔

نیزان پرردوقدح کرنے والے برلاز ما یہ رحبت پڑے گی کوائ کا اور علم مجھ جائے گا اوراس کی نمامتر تالیفات کا نفع د فائده معدوم ہوجائے گا کیونکماس نے اسی مفرس متبول کی خباب پاک س بے ادبی اوراسا وت سے کام لیا ہے جن کو الندتعا سے نے قیامت کے دل سب عباد کے لئے مقدار وہنوا بنا یا ہے۔

الم ابوصنیفدرصنی النّدعندریا عراص کرنے والے کا آخرکیا مرتبہ ومقام ہے کہ وہ اس الم جلیل پرزمان طنز وتنقید کھوہے۔ ابن الجوزي محدم تنه ومقام كوحفرت معروف كرخي حضرت جنيد بحفرت شبلي محفرت الويزيد بسبطامي ا ورحفرت مهل بن عبدالله تسترى وغيره ساوات صوفيه رضى التوعنهم كيساته كيانسبدت سبخ ناكه ان كار دكرسك جوا ورابني كتاب تبسيس المبس مي كه مجے اپنی زندگانی کی قسم ال صوفیہ نے شریعیت کی اساطلبیٹ دی ہے اسے کامٹس وہ صوفی ند بنتے اور اسی کتا ب میں ایک تقام پر کہا ہے۔ یہ لوگ حد جنول و دایوانگی سے بھی کئی درجے آگے نکل گئے ہیں جتی کہ اس نے اسی کتاب میں سیدی ابو پزید بسیطا می حضرت سهل بن عبد التُرتستري ، حفرت شبلي ١١ مغزالي اورايك جماعت صوفير ، كوصريحًا كافركه ديا ہے وجيرت وتعجب كي انتها ہے كرايس حفرات كوكافر قرار ديا جائ جوابل السلام كعظيم المم إن اورحقيقت وشرلعيت ك جامع - علاوه ازي خود بالجزى ف اپنی بندونصائح اوردل گداره کایات و واقعات پرشتمل جاتصنیفات کوانیس کے مناقب اور حکایات سے مزن کیا ہے۔ یاتو تلبیس ابلیس وغیرہ میں جو کھے ہے وہ ابتدا اور آغاز مالیف کے دور کی بات ہے اور یا اس کتاب میں ابن الجوزی ہے۔ افترا ، کرتے ہوئے اس کی کتاب میں معاندین ومخالفین نے اپنی طرف سے غلیظ عبارات ملادی میں -

كالكمديا-

تحضرت حسن بھری رضی الدّعنہ فرمایا کرتے تھے جب تہمیں کسی شخص کے متعلق بداطلاع ملے کہ اس نے کسی مسئلہ میں خطا کی ہے تواس سے ملا قات کرو۔ اگروہ اس نسبت کو خلط تبائے تواس کی تصدیق کرواور اب اس مسئلہ کی نسبت اسس کی ہے تواس سے کا تمہیں ہے۔ اور اگر ملا قات کا اتفاق نہ ہو تو اس سے کلام کو شتر محامل برحمول کر وکسی طوت کرنے کا تمہیں ہے۔ اور اگر ملا قات کا اتفاق نہ ہو تو اس سے کلام کو شتر محامل برحمول کر وکسی بھی صورت ہیں اس کی توجیہ دِسکتی ہوتو کرو) اگر تہمیں اپنانفس اس توجیہ دیا ویل برقائع نہ ہونے وسے تو اپنے نفس کو ملامت کرواور اسے بہ کہوکہ تمہا سے بھائی کا کلام ستروجوہ پر محمول ہوسکتا ہے مگر تم اس کو ایک وجربر بھی محمول کرنے کو تنار نہیں ہو۔ انتہی کلام الشعرائی۔

الم شعرانی نے اسی حوض مورود ہیں ہی فرما یاہے کہ ہم سے پیمدلیا گیاہے کہ ہم ان اولیاء کرام جن پر ردوا نکار اورجرے دقائ کی گئی ہے۔ ان کا ادب وطریقہ یا ان کی میان کر دہ حکمت کا ذکر کرنے ملیں تو کہیں بعض اولیا مکرام نے بوں فرما یاہے اور ان کی تعیین نہ کریں۔ کیوں کہ جرشخص ان کی گرامت کا ذکر اسے دوگوں کے سامنے کرتا ہے جوان پر ردوقد ہی کرتے ہیں تو دہ اسس منکر کے غیظ دغضنب کا مبعب بن گیا اور اس ولی فعلا ایسے دوگوں کے سامنے کرتا ہے جوان پر ردوقد ہی کرتے ہیں تو دہ اس منکر کے غیظ دغضنب کا مبعب بن گیا اور اس ولی فعلا ایسے دوگوں ہے بوٹ پیمین رضی اللہ عنہا کے اوصاحت و منافت اہل شیع اور ان فیلوں کے سامنے ذکر کرے حال نکہ اس کو قطعًا اعتبار واعقاد بہیں کہ وہ ان کی شان ہیں سب شیم سے کا منہا پر لیں گے۔ اور ان فیلوں کے سامنے وکر کو سے بیان کیا ہے حال منہا ہوں ہی ہور ہیں ہی کو افتدار کی شان ہیں سب شیم سے منافق اور بدگا نی والے نہ ہور اور ان کی شان ہیں سب شیم سے منطق جو برطی اور اس کے متعلق جو برطی اور کی سب سے منطق اور بدگا نی مناف ہیں اس کے متعلق جو برطی اور کہ کا فراس کے متعلق جو برطی کی اس کے متعلق جو برطی کو میں اس کے متعلق جو برطی کی دور اس کیا ہور کہ کی ان دکر سب سے ہوئی کہ دور اس میں ان کے متعلق بھی شکوک و مشبہات بید ان میں میں رہاں کا ذکر کیا ہے حال کہ دور اس کی ان کو کر کیا ہے تا کہ جو میں ہیں ہیں ہورائی کی متعلق بھی شکوک و مشبہات بید ان میں رہاں گا کہ کر کہ کیا ہوگی ہیں ان کے متعلق بھی شکوک و شعبہات بیدا نہ جو مورائیں۔

العاصل واضح طور برمعلوم ہوگیا کہ حضرت شیخ اکبر، سیدی عمروین سبعین اور بھچول قسم اکا برادییا رکوام کا ذکر صرف ارباب ورع وتقوی اور سخاط علماء کرام کے سامنے ہی سناسب ہے جولوگوں کی عزقوں سے کھیلنا پ ندبہیں کرتے ۔ مجھے شیخ ابین الدین امام جامع الغمری دمھر، نے تبلایا کہ ایک تقییدہ گؤنے سیدی عمرین الفارض کا قصیدہ خربہ شرانجوروں کی ایک جماعت کے سامنے برخصا تو الشرقعا سے نے اس کا بول و براز اسس کے ناک اور منہ سے جاری کر دیا اور اسی حالت ہیں وہ مرکبا۔

مجھے میرسے بھائی شنے افضل الدین نے بتایا کہ ابناء زمان میں سے ایک شخص نے شیخے مجی الدین بن العربی براعزاض کیا -اور رات کوآگ سے کرآیا تاکہ ان سے تالوت شرافین- اور مزار شرافین سے بردہ کو جلا دسے توالٹہ تعاسلے نے اسس کو

زبین میں دھنسا دیا۔ وگوں نے اس کو باہر نکا لئے کے لئے زبین کھودی گروہ بہت گہرائی میں جاچکاتھا لہٰذاما مید ہوکر واپس آئے اور ھزت شنے کی کرامت دکھے کران کا اعتقادم زبیر پنچتہ ہوگیا۔ اور سے ان دونوں حفرات سے اولیا راٹٹر میں سے ہونے کی عظیم دلیں ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ صفرت ایم نودی سے مفرت شیخ محی الدین بن العربی کے متعلق دریافت کیا گیا تواہوں صرف اس قدر حواب دیا، تلک امتر قد فعلت الآیہ، وہ امت گذر علی ہے اس کو دہ اعمال صالح نبغت دیں ہے ہواس نے کمائے اور تمہیں دہ اعمال صالحہ جو تم نے کئے اور تم سے (بیر بوجیا جائے گاکہ تم نے کیا کیا یا) بیر نہیں پو بھا جائے گاکہ انہوں نے کیا کمایا ۔ لہٰذا اے مراد دان اس تم تم بھی اس جواب کو ابھی طرح موج سمجھ لوا در اسی طریقہ شد برعل کرو. الڈ تعالی تمہیں ہمایت بختے ۔ ایم شعرانی اپنی کماب سوانے الانوار القدر سید، بوع جو دکم بری کے نام سے متعادت سے اس میں فرماتے ہیں کہ رسول کم میں اللہ شعرانی اپنی کماب سے ہم اس عہد کے یا بند ہیں کہ ہم علوم شرعیہ ہیں سے سی علم میں بحث دمناظرہ در کریں گردیں قویم کی نفرت واملاد کے لئے بھی فرمایا شخص نے ایک تن ب کی اطلاع دی جب ہیں امام الوحد غیر میں اللہ عالی میں الم الوحد غیر میں الم الوحد غیر اللہ عالی سے اس طرح کیا گیا تھا۔ ہیں نے اسی دات خواب ہیں امام موصوف کو د کبھا آپ ستر باتھ کے قریب بلند قامت ہم باور آپ سے اس طرح فرکی شعافیں بھوط دمی ہی جیسے مورج سے بھوشتی ہیں۔ اور آپ بر تنقید واعتر امن کرنے والا تسخص آپ کے سامنے ایک سام فرکی شعافیں بھوط دمی ہی بی طور بھی جیسے میوشتی ہیں۔ اور آپ بر تنقید واعتر امن کرنے والا تسخص آپ کے سامنے ایک سامن

فواتے بہن حب بمارے الم شافعی جیسی سنی فراتی ہے النا کی بم النا کی الفق عیال علیٰ اب حنیفة «رب لوگ نقه میں الم الوطنیفہ کے عیال علیٰ اب حنیفة «رب لوگ نقه میں الم الوطنیفہ کے عیال ہیں اور ان کے دست نگر ۔ توہم جیسے ان کے مقد لول کو بر کیسے زیب دنیا ہے کہ ان پر دو قدح کے در ہے ہول برخیال تو و حبول سے جی کئی گذا اور کئی در جے زیا وہ ہے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے۔
مذکر عین کا کو تو تا لیڈیٹوں ما دَصّی بِدِ نُوسِطًا قَدَّ الَّذِی اَ وُحَدِیْنَا اِلَیْ لَکَ وَ مَا دَصَّیْنَا اِلْہِ اِلْہُ لِحِیْمَ وَمُوسَیٰی وَرَجِیْمَ اللّٰہِ عَلَیْ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰ

تہا سے کے مشروع فرایا۔ اس دین کوجی کے ساتھ نوح علیدات ام کو وصیت فرائی اور ص کے ساتھ تہاری طرف وی کی۔اور ص کے ساتھ حضرت ابراہیم وموسلی اور عیسیٰ علیہم الت ام کو وصیت کی کردین کو قائم کروا وراسسیٰ تفرقر اندازی سے گریز کرو۔

لہذا اللہ تعالیے نے ہمیں دین کو قائم رکھنے کا حکم دیا ہے نہ کہ ائمہ دین پر تنقید واعرّاض کرکے اورغ ور و تکبرسے کام نے کر دین کو مٹلنے وسلانے کا اور بہ خوا بی مقلدین میں عام ہو چی ہے۔ ان میں سے ہر شخص دوسرے اہل مذہب کے جیجے و ولاّل کو ضعیف و کمزور کرسے گا اور نا قابل اعتداد واعتبار گھم اٹے گا حتی کہ ان کے لئے کتاب وسنت کے ساتھ تمسک و استدلال کی کو کی صورت باتی نہیں رکھے گا۔ حالانکہ یہ بہت بڑی خصلت ہے۔ برزمہ کے مقلدین کو حرف میں زیباتھ اکم اپنے

ائم مذاہب کی طرف سے جواب دینے کہ ص دلیل پر ر دکرنے والا مطلع ہوا ہے امام مذہب اس پر مطلع ہندی ہوسکا اور باان کے سامنے قواعد عربیت کی روسے ایسے دعوہ استنباط واجتہا دموجو دتھے جو ہم جیسے کہ علم وگوں سے مخفی ہمیں۔

المم شافعي كادب ونيازام اعظم كساته

ہمیں بردوایت بہنی ہے کہ جب اہم شافعی بغداد ہنیجے تواہ البوطین فی قرار البوطین کی زیارت کی اور حب جب کی نماز کا وقت ہوگیا تو باو ہو دیکہ وہ خودصلواۃ فجر ہیں فنوت کے قائل نصے گراس کوٹرک کرزیا جب سوال کیا گیا کہ آپ نے قنوت کو ترک کیوں کیا ہے توفر فایا ہیا شتخہ نیٹ مِن الْدِ ما مِر اَن اَ قُنْتَ بِحَضُرَتِ وَحُدُولَا بَعْتَى مِن فرض الله وہ اس کے قائل بنیں میں فرض اللہ وہ اس کے جاتا تی سے کہ میں ان کے سامنا ما فراح ب وحرام کا توجب جبہدے پاس ایسی دلیل موجود ہوجی سے اس کو حرمت علم آ داب وسنن کے باب میں - رہا معاملہ واحب وحرام کا توجب جبہدے پاس ایسی دلیل موجود ہوجی سے اس کو توجیت یا وجوب کا حتمی علم حاصل ہوجا کے تواس کو اپنے نظر بیر کے مخالف مجبہدین کے ساتھ اوب و نیاز کی وجہسے اس واجب کی ٹرک

ألفاق فى الدين كى إلىميت وراختلاف وجدال كى صورت جواز

الم طبراتی نے روایت نقل کی ہے کہ شریعیتِ مطہوقین ہوسا تھ طرق بروارد ہے۔ لہذا کی شخص کو بردرست نہیں ہے کہ وہ اپنے نحالف پر روو قدح کرے۔ جب مک سب طرق کو دیکھونہ سے اور اپنے خصم کے کلام کوان ہی سے کسی طریقہ کے مطابی نہ پانے ۔ اور شارع علیہ السوام نے اس کا ذکر صرف اس لئے فرمایا یا کہ بعنہ علم ومع فت سے بحث وجول کرنے والوں کا داکست دوکیں اور دین کو قوت وطاقت بہم بہنچائیں کیونکہ اہل السوام کا باہمی جدال ونزاع اس کو ضعیف اور کم دور کرنا عمل میں اور دین کو قوت وطاقت بہم بہنچائیں کیونکہ اہل السوام کا باہمی جدال ونزاع اس کو ضعیف اور کم دور کرنا ہے۔ دور ہیں نے سیدی علی النواص کوفر ما ہے موسئے سے ۔ اور ہیں نے سیدی علی النواص کوفر ما ہے جب اس پر الفاق ہونہ کہ جب اس میں انتقاف کیا جائے ۔ دین عرف اسی صورت عمی وائے موایت نقل فرمائی اور زیدی نے اس کوحن قرار دیا کہ دسول گرامی صلی الشرعائیہ وسلم الم بہنچی، الم

ف: اس روایت سے دام شافعی علیہ الرحمۃ کا اموات واہل قبور کے متعلق علم قاکمی اور احساس فیٹعور کا اعتقا و بھی واضح ہوگیا کیوکہ جن کو مزار کے فریب ہونے والے واقعات کا علم موسی مذکے ان سے شرم و حیار کا کیا مطلب ہو سکتا ہے ۔ نیزوہ تبع تابعین سے می اور وہ دور جسی زبان رسالت ما بسطی الٹر علیہ وسلم بریشہود لہ بالخیر ہے تو اس دور کے امام عظیم کے اس عقیدہ سے اموات اور اہل فبور کے متعلق اس عقیدہ کا خبر محفی ہونا واضح ہوگیا والحد لشرعلی ذالک ۔ محداش و نسیا لوی غفر لہ

نے فرایا۔ مَاضَلَّ قَوْمُ رَعَدُ هُدَی کَا نُواْ عَلَیْهِ إِلَّهُ اُولُوْ اِلْحَدَالُ نُعَرِّفَ رَصَّلَى الله علیه وسلم مَا حَرَّهُ کُولُو کَا اَوْ الْحَدَالُ نُعَرِّفَ وَمَ الله علیه وسلم مَا حَرَّمَ کُولُو کَا نُوا الْحَدَالُ وَحَدَّالُ مَعَمُ وَمَ عَمِيلُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلْهُ عَلَى اللهُ عَل عَلَى اللهُ عَل

رام بخارى-المسلم وغيرهما نع مرفوعًا نقل فرايا مراق أبغض الدّب حال الى الله تعالى ألهُ كُدُّ الْنَصِيمُ "ب لوگول سفرياده مبغوض اورنالبنديده التارتعاك كيزويك وشخص مع جوسخت جهرا اور يحبت بازيده -

ہاں اگر کوئی صاحب بیعت کھڑا ہوجائے ادر اپنی بدعت کو ترویج دینے ملکے جس برگنا ب وسنت وال اور شاہر نہ ہو رہ خصوصًا وعمومًا اور نہ اطلاقًا و تقییدًا - نہ عبارةً واشارةً اور نہ دلالةً واقتضاءً) توہما رہے گئے اس کی جبت کو باطل کرنا اور اسس کی بنیاد کو اکھیڑنا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کر مم علیدات میں اور اہل اس مرسے ساتھ فلوص اور ممہدردی کا ثبوت دینے کے لئے لازم اور صروری ہے واللہ خفور رحیم (انتہاں کلام الله م) الشعرانی فی العمدوالکہ بری باختصار)

ام شوانی نے اپنی کتاب المنن الکبری میں فرمایا - اللہ تعالیے کے تملہ انعامات میں سے دیج تجھ برالتہ تعالیے کا انعام واحسان سے کہاس نے مجھے ائم محبتہ دین اور مشائنے صوفیہ کے کام کی بگڑت توجیہ کوئے کی توفیق مرحمت فرمانی ہے اور ان کے کام اور ان کے ایام اور ان کے انباع کے کلام کواحس محال کی جی مجھے ان کے انباع کے کلام کواحس محب کام کی جی مجھے انداز میں ایسے لوگوں کے کلام کی جی مجھے اور مناسب توجیہ کردوتیا موں جن کے متعلق مجھے علوم ہی کیوں نہ ہو کہ ان کا ذہن بمرصال بہات کہ نہیں بہنچا اور اسس سے میرا اور مناسب توجیہ کردوتیا میں جن کہ ان کی لیے آبروئی اور تومین و تحقیم کیا در وازہ بعد موجوائے ۔

من جملہ الین کلاموں کے یہ بھی ہے مثلاً ہم اکا بریں سے کسی کوریے ہوئے سنیں "لے اللہ مجھ سے اپنے بندوں کی زبان کوروک مے ناکہ مہری تنقیص ولوھیں نہ کریں "نوسم اس کا یہ معنی نہیں کریں گے کہ اس نے اغراض نفسانیہ کے تحت لوگوں کے نزدیک عظیم بننے کی تمنا و آرزو کی ہے۔ ہم تواس کو اس معنی پر عمل کریں گے کہ اس نے مرمت تو بین و تنقیص سے بھیے کی دعاکی ہے ناکہ اس کے متبعین اس کے وعظ و نصیحت کو قبول کرنے میں توقف نہ کریں یا کوئی شخص اس کی عیب جوئی اور غیب نے کی دعاکی ہے کہ ان اظہار مطلوب ہے کہ ہی کم ہمت اور سے موصلہ ہوں لوگوں کی ایسی بائیں برواشت نہیں کرسکتا وغیرہ وغیرہ وغیرہ -

ری و سلامی این بینا وعلیہ الصلواۃ وال الم کے متعلق منقول ہے کرانہوں نے بارگاہ خداوندی بین عرض کیا اللہ محرت بوسلی بینا وعلیہ الصلواۃ وال الم کے متعلق منقول ہے کرانہوں نے بارگاہ خداوندی بین عرض کیا اللہ الم کو گور کی زبانیں مجد سے دور رکھ النّہ تعالیٰے نے فرایا بیر توالیں چیز ہے جس کو میں نے اپنے لئے بھی پیٹ نہیں کی متعلق کیا کچھنہ اور بیربات واضح ہے کہ حضرت وسلی علیہ السلام کسی نفسا فی غرض کے تحت اس مقام کا مطالبہ نہیں کر مستقدی کیا کچھنو کی محدود ہوتے ہیں المہذا مستقدی کی کیونکہ وہ بھی محفوظ ہوتے ہیں المہذا مستقدی کی کیونکہ وہ بھی محفوظ ہوتے ہیں المہذا

پر بیفنل داحسان بھی فرمایا موکہ وہ ذکر کرتے ہوئے گذرر ہا ہو۔اسس نے چرکها داس توجیہ کاکوئی جواز ہنیں ہے بلکہ اس کامقعد اپنی بڑائی ظاہر کونا ہے کیوں کہ اپنی نے اس کو سر کہتے ہوئے جی سناکہ میں اس وقت تمام علماء مصر سے افضل ہوں۔ تو ہی نے کہا ہوسکتا ہے۔ اس کامقصد بہور کمیں اپنے نفس بلید کے نزدیک ان سے افضل مول - اور نفس اس قسم کے دعووں ہیں خطاكارم مكرحقيقت حال يرم كرده سي علماء مجوسا فضل من

الغرض اسے برا در دینی اپنے مسلمان جائیول کے اقوال ہیں مقد در بھر مناسب و موزوں توجیہ کی کوشش کرو اگر جبہ بعید سی کیوں نہ ہوکیو کہ سی صورت تمہا اے لئے سلامتی اورضاص کی موجب ہے ۔ بی نے سیدی علی الخواص کوفر ماتے ہوئے سنا شرعًا كسى امرىيدانكارانس وقت تك درس نهاب حب تك ده امر فابل نوجيه موجب كوئى توجير نه بوسكے تواس وقت انکار درست ہے۔ اور آپ میرجی فرمایا کرتے تھے کوفقر کا کال میر ہے کام کو احن محامل اور معانی پر محمول کرے کیونکم دہ المیس کی تلبیں وفریب دہی اور نفسانی رعونت و تکبرے پاک سوتے ہیں ۔ ادر اگران سے کسی قول یا فعل کی توجیہ سے عاجز ا المائے توہمی ان یوانکارنہ کرے بلکوال کو اپنے قول یا فعل میں صائب سمجے کیونکہ ہماسے جلیے لوگوں کے عقول وافہام سے ان كيعقول وافهام اوران كيمنشاء استدلال ومبدواستنباط ما ورارمبي على الخصوص ائته مجتهدين اوران كي اكارتقلدين مے مقول دافیام- لہذاہم جیسے دگوں کوال کے روو انگار کے در ہے ہونا کیے زیب دیتا ہے۔

امام اعظم کے کتاخ کا انجام بد

ایک شخص نے مفرن اہم الوحنیف کا دوایک تا ہج کی حورت میں مار کرمیر سے حوا سے کیا میں نے اس کو دھنکار دیااور اسس کے قول کی طرف دھیان والتفات بھی نذکیا ۔ وہ مجھ سے جلہوا ادرا پنے سکان کی سیڑھی سے گرمیا اور وہ مکال کافی بلندتھا ۔لہذا اس کی کمرٹوٹ گئی اوراس کے تیجھے والامہرہ اپنی جگہ سے نکل گیا تو وہ اب کب اسی طرح ٹو ٹی ہوئی ہے اور وہ اپنے بدن برمی بول وراز کرتا رہاہے کئی وفعراس نے میرے باس آدمی جیجا اکہ میں اس کی عیادت کروں گڑس نے ام الرصنيفرضي المعند كي ساته اوب ونياز كي بين نظران كي ب ادب كساته محبت والعن كافهار فطعًا كواران كيا -الم شعراني والنظمي مين في المام جواني مي خواب سے اندرا في اعظم الوضيفداورا في مالک رضي الله عنهاكو و يكھاامام اعظم وائیں جانب بنٹھے میں اور امام مالک بائیں جانب اور میں دونوں کے روٹرو۔اسی اٹناء میں اس مالک نے امام اعظم سے عرض کیا ماری طرف سے کسی نے اس فدر معترضین کے جوابات نہیں دیتے جی قدراس جوان نے دیکے ہی تو مجھے بہت برشى فرحت ومسرت عاهل موتى

عه-اى الم جليل كے كلم سے داخت ہوگيا كه اللي توركوزنده لوگوں كے اعال الانعال برافلاع ہوتی ہے اور دہ ان برخوش باعلين موتے ہيں -

جن اکابراولیا رالٹرنے بردعا کی ہے تو اہنوائی صرف اور مرف اس لئے کی ہے تاکہ ان کے تعلقین ومتوسلین ان کی صبحت قبول كرنے بي متابل ومترد ورنه بول حال نكروه ان كى برايت كے ساتھ مكلف بس اورلوگوں كى تنقيص وتو بين سے متبعين كى نگا ہوں میں ان کاکوئی مقام بزر ہا تو وہ اتباع و افتار میں کا ہلی اور سستی کا مظاہرہ کریں گے۔اس لیے عارفین کا ملین کا ارشاد بے کہ اللہ تعالے کی طرف وعوت دینے والے خص کے لئے بنیادی شرط یہ سے کہ وہ مخالفت شرع سے ظاہریں محفوظ سوتا كرمد توين كواس برطعن وتشنيع كاكوئي موقعه مذمل سكے _

بمارى اكس توجير كى نظير حضرت باروان عليدال الم ك قول " خَلا تُشْمِتْ فِي الْدُرِعْكَ الرَّرِ عَكَ تَوجير به كيونكما نهول نے حضرت موسی کلیم النظالسلام سے بیکا کہ ، کرمیرے سراور واطھی کے بال کیا کرا ور مجھے قسید سے کرمیرے اعلار کونوسش نه كرو" نواس سے ان كامقصدكسى غرض نفسانى كى تكهيل نهاں تھا العيا ذيالله بلكم مرف بيمقصد تھا كران كى بير حالت ديكھ كر ج لوگ نوش بول گے تو وہ سخت گنا مگار ہوجائیں کے کیونکہ جوشخص کسی نبی کی ہے آبروئی برخش ہویا ہے وہ کا فرہوجاتا ہے۔ اوربياب (توجيروناويل) بوسم نے تہا سے سامنے کولاہے اس کوفقرابی سے بہت کم ہوگ جانتے ہیں۔ بلکہ ان کی اکثریت فوری طور میراعتراض وانکار کے در ہے ہوجاتی ہے خواہ قلتِ علم کی دجہ سے ہویا اور کسی وجہ سے بس کوئی چیز دمیمی توفورا اعتراض وانکار براترائے - یاستی توفوری روعل ظاہر کرنا شروع کردیا ۔ یاس کر تحقیق کرنے کی خردرت نہیں اى كوتنائع اورعام كرنا شروع كرديا-

ا یک دفعہ جامع از سرسے ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگامیں فلال عالم کا دوبارہ کبھی معتقد نہیں ہوسکوں گا بیں نے سبب دریافت کیا تواس نے کہا ہی نے اس کو سر کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہی اس وقت تمام علماء مصر سے بڑا عالم موں ملکہ تمام روئےزمین کے علماء سے زیادہ عالم ہول۔ میں نے کہا اس کام رکی وجہسے برعقیدہ ہونے کاکیامطلب ہوسکتا ہے۔ كيونكي السس كامطلب بيرم سكنا مب كريس اپني لغز شات اورتشر نعيت مطهره كي مخالفت كے متعلق زيا ده عالم مول -يا اپنے مُقُرِ کے سازوسانان کے متعلق زیادہ علم رکھتا ہول ۔ یا اپنی بوری کے حتم دعبرہ کے متعلق وغیر ذالک من اتبادیات والترجیهات ۔ اس نے کہا میں نے اس کو سے کہتے تھی کہ ال عالم میرے ناخن سے قرات اور میرے ایک بال جاننی قدر دفیمت بھی ہنیں رکھتا دلہذا آپ کی اس توجید واویل کی بہال کوئی گئیائش نہیں ہے) میں نے اس کو کہاتو یہ جی تھیک ہے ۔ کیونکہ ناخن کا تراشہ یا بال سے قدر وقیمت ہے جب کہ انسان اور عالم اجل اور اعظم سے اور خود تمہاری زبان حال یہ کہر رہی مولی کراس کامقصدیی موگا-اس شخص نے کہا رہنیں اسس کامقصداین طراتی ظامر کرنا تھاکیونکر اس نے اسس کواس دقت يدكت بوك سناجب كرمم لولاق كراسته ريل رسے تھے - پاک ہے وہ ذات ص نے زبین كے ان قطعات كو مها سے چلنے کی وجرسے عزو شرف بخشا میں نے کہا اس کا بیقول بھی درست سے کیونکہ نوع انیا نی مٹی سے افضل طاعلی سے المذاوه بھی خلاصہ وجود ہے اور مقصر محکیق کا تنات لہذا وہ دوسری اسٹیا مسافضل سے علی الحضوص حبب التر تعلیے نے اس شوابرالحق

اوليا كرام براعتراضات كى بنيا دادر توجيهات الم شعراني في منعدد الواب بين فقهاء كرام كي طرف مصفلف بوابات اور توجيهات نقل كرنے كے بعد فرمايا _

رسيص سادات صوفيه بيد وارواعتراضات مصحواب توميري اكثر كتابين ان جوابات بيشتمل بين كيونكه سا دات صوفيه كالالقم عزیرونا در سے اور اکثر لوگ ان کی بارگاہیں حاضر مونے سے قاصر سے ہی المذا ان بربوگوں کی طرف سے انکاروا عتراض کا وقوع مجمي كم موا- اوركهي زياده، جي كوزياده قريبي تعلق رباان كي طوف سے اعتراض وانكار كم موااور جن كا تعلق اور واسطم كم ربا ان كى طرف سے نقید توقیص كاسلىدوسیع تربال اسى لئے ال حضرات نے كتابین الیف ولاكرانى اصطلاحات اور مقاصد کوان لوگوں کے سامنے واضح کیا جوان کی بار گاہیں حاضر مزہوئے تاکہ وہ ان پر طنز ڈنیفید کرکھے گنا ہ ا در جہل میں نہ جا بڑیں اور جی چیز کا انکارکیا ہے اس کے ذوق سے محردم نرمیں کیونکرا، بل الٹرکی قوم مرحی نے بلادیل انکاروا عتراصٰ کیا تووہ اسس نصبحت سے مردمی کے عقاب میں متبلا کیا گیا۔ المرافعالے فطعا کھی ہی اس کو میدوات نصیب مز فرائے گا۔ ال توم كے طریقہ دروش كى فاصيت ير ہے كرم مديسادق حب بھى ال كے علقة الادت ميں داخل موتا ہے تواكس لاه پرسیا قدم رکھنے ہی ان کے جمل اصطلاحات پرمطلع ہوجا تا ہے بلکر اول معلوم ہوتا ہے کہ ان اصطلاحات کاموجد دوا منع وہ خود ہی سے لیکن غیر مخلص مریدیا ووسرے الم علوم کے طالبان صادق میں بیفاصیت نہیں ہے بلکران کے لئے ایسے شیخ کا ہونا خروری سے جوان کو اس علم کے موجدین و واضعین کی اصطلاحات سے آگاہ کرے جیسے کہ کتب متکلین ومناطقہ اورائی ہندم

پھرسے امر ذمن نشین رہے کہ اکابرادلیاء کوام کا دہ کلام جس برردو قدح کیا گیا ہوگا کبھی تو درحقیقت دہ ان کا کلام ہی بنیں ہوگا بلکمعاندین ولمحدین نے اردہ افترار بروازی ان کی کتا اوں ہیں داخل کردیا ہوگا جیسے کہ صفرت شیخ اکبر کی کتابوں میں بہا صورت حال درمیش موجی سے -ال کی کماب فتوحات میداور فصوص الحکم میں ان کی طرف بعض ایسے امور منسوب کرد سے گئے ہیں جوظا سرشرع کے خلاف ہیں جسے کرشنے برالدین بن جاعرو غیرہ نے تقریح فرائی ہے۔ بلکہ خود میری بعض کتابوں میں بھی بہرسرازا یا گاہے۔

اور کھی ان پردو قدرج کا مبب برمو گاکر منکر دمعترض ای قوم کے مصطلحات سے جاہل و بے خبر ہو گا اور وہ ال کے احوال ومقام كے مطابق ذوق نہيں ركفنا مركا جيے كہ سيدى عمر بن الفارض كے قصيدة ما تيبه دفيره بين معترض كواسي صورت عال كا سامنا موتاب -الغرض عقلمندوس م جواعتراض دانكار كے قرب ند سيك اور دو كھياس كى سجوي ند آئے اس كوان امور مي خیال کرے جواس کے عقل دنیم کی رسانی سے مادرا رہی نہ کہ ان کوخلات عقل قرار دے دے ۔ على الخصوص حب كربهين كسى عبى ولى الله كم منعلق سياطلاع نهلي بهنجي كم اس نے لوگوں كو وضو يا نماز اور روز ، ترك

كرف كاحكم دياس ياان كے علاده كسى دوسرے ايسے كام كاحكم ديا ہو بو فعاون شرع ہو-بكران كے تمام رسائل وكرتب كتاب و سنت کی یا بندی کرنے اور اخلاق واعمال کا علاج و تنقیہ کرنے سے عو لور میں جن میں نفس کی مکا ربوں اور دسسیہ کارلوں سے خردار سے کی تلقین سے اورا فلاص کے منافی علوم سے علیٰ دگی اور کول کی ایزار برداشت کرنے کا بنق اور خودکسی کود کا صیغ ے گریز کا حکم دیا گیا ہے نیز زبدونقولی اورخوف وحشیت فیلاوندی کی تعلیم دی گئی ہے جب کہ ان پراعتراض کرنے والا بسیا اوفات ابسيصفات عالبيه سي خالي تواسع -

اور معى انكار واعتراض كانشابير بن جا ماسے كرعا رف ابنى نظم بانٹرس التررب العزت كے مزنب ونقام كى زجانى كر را مولے کھی مقام موت ورسالت اور شان اصطفا رواجتها رکوابنی زبان سے سان کر رہا مواجے -ا ورکھی قطب وقت كى زبان بن كومواظهار حقيقت موّا سے جب كرمعترض و منكرا سے اس كى اپنى زبان اور اپنا مقام سجھ كر در ہے انكار واعتراض محصا ماسبے -اور کھی ایک عالم وفاضل عوام اور محوبین کی حالت بر رحم کھاتے ہوئے بعض صوفیہ پراعتراض کردتیا ہے اکر عوام اني جهالت اورنافهي كي وجرسے اس امريس اس عارف كا أنباع مذكرين اور باكت بي منها يرسي اوران كا تقصد با لكليداس صوفی صافی کارونہاں ہوتا جسے کرشیخ بر ہان الدین بقاعی نے سیدی عمرین الغارض کے کلام تینقید فرمائی - یابعض صرات نے سینے سی الدین بن الربی کے کام برگرفت کی اوراس نیت دارادہ سے ال کی نقید سخس اقدام سے کیونکہ لیے کابراس دار فافی سے کوچ کر چکے ہیں ان براس وقت رود انکار ان کو کوئی نقصان نہیں بہنچا سکتا بلکہ ان کے اجورا در ٹواب میں اضافہ و ترقی کاموجب ہوگا لیکن عوام اور مجوبین کامعاملہ ای کے بوعکس ہے۔ النزائر عالم بیان ہے کہ انہیں صحیح راہ دھلانے اورباكت وصلات سے بچاسے كيونكر حوكتجوانبول نے كلام قوم سے اپني ناقص عقل كے مطابق سجما بہارا ال كواسس برقرار ركتا اوران كى غلط فنهى دورنه كرنا إن عوام كے لئےزم رقائل بن جائے كا بلكر بعض اوقات ان رحلت پانے والے أكا بركے حق میں جی مفرناب ہوگا۔ میں نے حضرت علی الخواص کو فرنانے ہوئے۔ نیام قوم صوفیر کے ساتھ کمترین درجہ کا دب سے کہ منكرين ان كوابل تناب جيس سلوك كاحقد السجعين لعنى نه ان كى تصديق كري اورنه ي ال كى تكذيب كرير-

سيدى على بن وفارضى التعوينة فرمايا كرت تصدية فوم صوفيه كياقوال كوتسليم كرناسلامتى كا ضامن مي - اوران كي من مين حسن اعتقا دعظيم فليمت سے اوران برا كارواعتراض وبن وايمان كوننباه كرنے والا زمرِ قائل سے بعض او قات ان برزبان طعن وراز كرف والعنفراني بن كته اوراسي حالت برانجها في موسكة نسال الدالعافية -

الم شعراني فرما في من الرَّتم إن براعرَاض وانكارسي بحيناجا موتواس كي صورت برسيم كدابين ما يتندل كوصا ف وشفاف رکھو اگراس کی صفائی ہو گئی تو نہیں صوفیہ رکوام جیبا مجسمہ خیروبرکت نظر نہیں آتے گا-اور ساسے اعتراص وانکار خود بحود کم ملکہ ختم موجائيں گے ۔وريندلازيًا سلسلة تنفيدواعتراض وسيع ترمونا چلاجائے كاكيونكر تمہيں ابنے أئينہ قلب بي صرب اپني ظلماني اور مكدر صورت مى نظرارسى معمد كى -

ہے استفادہ کر کے ترقی کرتا چلاجا ئے گا حتی کر صبح معنوں میں اپنی استعداد کے مطابق معرفت باری تعالی صاصل کرنے گا-

الم عضرت بايزيد سيرهي منقول سے كرانبول نے فرايا و سافندت مِن الله إلى الله و يس ف الله تعالى سے الله تعالى كى طرف مغركيا - تواس عبارت كامعنى ومفهوم صى سي ب كريس ف الترتعالى ك فضل وكرم سے راه خدا لمين سفراورسيرالى التر كا فازكياحتى كم تجيمعونت بارى اوروصول الى الترفضيب موكيا - بالمفصدير مي كمي في عربي المحاري تعالي بي سفروسير كآاغاز كادرمنزل مقصودكوبالياجن طرح كرارشادفواوندى بع رداليّن يُن جَاهَدُ والمِنينَ كَنَهُ مِد يَنْهُمُ مُسْكِنَا حِن توكون في الله ذات اوربماری جبت بی جہاد کیا ہم حرور بالضرور ال کوشام اہ حقیقت برگامزن کریں گے۔ اور فرمان باری تعالیٰ سے - کے جا حِدُوا فِاللَّهِ حَتَّى جِمَادِ ؟ ، راه خدامين جہاد كرو عبے كرجها وكرنے كاحق سے - بہرحال ان كامقصدسا فت طے كرنے كابال بنين التذنفالي عارفين كے نزديك كسى مكان وحيز مين تمكن ومتحيز بونے سے باك بے اور سيھى بوسكا بے كمان كامقصد بر سوكم میرے سفر کا آغاز اور انجام النرتعالے کی توفیق سے سے سنرکراپنی قوت وطاقت سے۔

عارفين كے ليے موت تہيں

ه مضرت جنيدرضى المرعند سيمنقول مع «العُارِخُونَ لاكيمُوتُونَ كرانَما يَدُ عِنْكُونَ مِنْ كاير إلى دَايِر» عارفين مرتے بنیں ملک ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل مکانی کرتے ہیں۔ اس پر تعیق توگوں نے بر اعتراض کیا ہے۔ کہ يه قرل نص قرآني كے خلاف مے اللہ تعالیے فرنا اسے - " كُلُّ نَفْسٍ ذَ إِلَّفَةُ الْهَوْتِ " سرنفس موت كو حكيف والاسے يعنى جب دنیا میں اس کی مدتِ اجل دوری موجائے گی) المنا کلام جنیداور کلام باری تعالے میں تطبیق کیسے ہوسکتی ہے۔ جواب - بعض اکابرنے اس کا جواب یہ دیا ہے کر حفرت جنید قدی سرہ کا مقصدیہ ہے کہ جب عارفین نے مجا ہرات دریاضات میں اپنے نفونس کو اختیاری اور سے ساتھ مارویا اور اس نے اپنے عملے تفرفات اموات کی ماند ترک کرد سے اور الله وحده لاشركب له كا تصرف و اقتدار ابني أنكهول سے ديمه ليا تو كو يا وہ نفوس عالت جات سي ميم جي لي كيول كم ان كا حكم اموات كے حكم كى الذيسے كيونكروه كى فعل ولفوت كو اپنى قوت وطا نت كى طرف نسوب نہيں كرسكتے اور حديث رسول صلى الله على واروسه مَنْ أَرَادَا نُ يَنْظُرُ إِلَى مَيْتِ يَمْشِي عَلَى وَغِيهِ إِلْدُرْضِ فَلِيَنْظُمُ إِلَى أَلِي بَكُرٍ " بَوَتَمْخَص كى ميت كورنان برجيت موائد وكيناچا بهاسب تووه الوربح صديق رضى الترعنه كو ديكو الديدتا الى معضور سليم ورضا نے ان کے نفس کومٹا دیا ہے حتی کہ وہ میت کے نفس کی طرح ہو حکیا ہے عدہ

عهد اقرل - موت و دقسه بصافتیاری اورافنظراری ۱ اصطراری کابیان اذاجاء اجلهم لایشاخرون ساعة ولایستعدّ مون می سیصا صرافتیاری موت ہے نفس

صوفياركرام كي بعض اقوال جونظرظا برسي قابل اعتراض بين اوران كي

جب يتمهير صحيفة فاطري لقش بوع في تواب سنيخ الحفرت شيخ الويزيد سينقول سے " طَاعَتُكَ فِي يَارَبُ اعْظُومِنْ كَاعَنِيْ لَكَ - اس كامطلب ومفهوم بير سے كوا سے رب كريم تيراميري دعاؤل كوقبول فرمانا اورمير سے قول اغفرلي-ارحمني اعف عنی اور لا نواخذنی کوتیراسنااوزفبول فرماناعظیم ترسیع بنسبت ای سے کمیں تیرے ادام ریکاربند موجاؤں اور نواحی سے گریز باكيونكرنوعوعظيم سے اور بي حقيرولاشي - توسيدوسروار سے اورسي ب دام غلم اور عبد اس كتے ابل ادب نے الله تعالي كيماتهكة جاني والي السيكام كودعار والتجاركانام ديام ادراس كوامرونهي كصيغول في ديرنهن كي والرح بظام لفظ اسى كا تقاضا كرتے ہيں -العزض معام ہوگيا كر حضرت الويزيدكي مراديب نہيں ہے كرالٹر تعاسے ان كى فاعت بيں ہے اور تحت الامر تعالے اللہ عن ذالک علواکبیرا اور حومحل ومقصد سم نے اس عبارت کا بیان کیا ہے اس بروہ عبارت بھی محمول کی جائے گی جو بعن في ان سے نقل كى ہے : طاعتُ الله فِكُ اكْتُرُمِنَ طَاعَةِ كَ الله فِكَ اكْتُرُمِنَ طَاعَةِ كَ لَهُ اور سِي توجيه اس كى بعض اكابر نے

٧- اوريم بعى حفرت الويزيد سے منقول سے كم انهول في ايك قارى كو قول بارى تعالى الله وَيَكُ بَطْشَ رَبِكَ كُلُهُ لِللَّ كى الاوت كرت بوك سنا توبيخ مارى حتى كرخون ال كى ناك سے فواره كى ماند بھوٹ برط اور فرما يا - بطشى اكتُ من بكشه دنى-اوراس كامعنى هي هي كراكرالترتعالى كى طرف سے مجورير كرفت موى تولامحاله اسى كى شان رحمت بھي اپنے اظہار اترات و ثمرات کے بغیر مذرہ سکے گی کیونکہ اس کی رحمت اس کے غصنب برغالب ہے لہذا وہ بندے براس کی شفیق ماں سے بھی زیادہ شفیق اور مهر بان ہے میکن اگر الویزید کسی پر مواخذہ کرے گا تو وہ محض انتقام پیشتمل مو گا اور اسس کے ساتھ رہنت تا بل نہیں ہوگی-بندسے کی کم موصلگی کی وجہسے اس کا غضب جذباتِ رحمت برغالب آجاتا ہے لہذا اس کی اپنے بھائی برگرفت تندید ہوگی بنبت المرتعا للے كى ندول بركرفت كے على الخصوص اپنے وشن اور مبرخواہ بركرفت كے جب اس برقادر موكنونكراس صورت میں اس کا اس شخص پر دنیا یا آخرت میں رحم کھانا بہت ہی بعید ہے۔اسی طرح کی توجیت نے محی الدین اور دیگر حفرات نے ذکر

٣- حفرت الويز بد فدس مره العزيز سے به همي منقول سے كم انہول نے اسے ايک مربد كو فرما يا « لدَّكَ مُدَا فِي مَيْ خَيْرُ مُلْكَ مِنْ أَنْ تَرَكِ رَبُّكَ أَلْفَ فَرُولًا "اس كامعنى ومفهوم كلي بي سے كرمريد كوكما حقة معرفت بارى تعالى الط عاصل نهيں سے الرائد تعالى کا دیداراس کو صاصل مو کھی تووہ یہ بہی معلوم کرسکے گاکریہ ذات حق جل دعلی سے البذاکوتی اوب اورعلم عاصل نہیں کرسکے گا۔ برخلات ابويزيد كے كيونكم وه مرسيان كے دريدارسے نفع اندوز مو گا-ان كى تعليم وترميت اور بار گا و فعاد ندى كے آدا ب طرق

٤ - حضرت جنيد فدس سروالعزيز سيمي منقول سب و مَا فِي التُجْبَّةِ الدِّ اللهُ ، اور بعض في من مَا فِي الْبَعْنَةِ إلَّذَ اللهُ ، نقل کیا ہے نوائس کابھی ظاہری معنی و مفہوم اکرمبرے جبہ یا جشری صوف الناز تعالے موجود ہے) مراد نہیں ہے ملکہ اس کا مقعدي ہے كم ميرے بدل اور جشم بيكونت واقتلارا ور تدميرو تفرف ميرے باتھ بن بني ہے بلكمون الله تعاليے كے وست قدرت میں ہے جس طرح معض حفرات نے کہا سے کیش فی اٹکونکنی اِلَّهُ اللَّهِ "مو اس کامطلب بھی یہ نہیں کہ دونوں جہاں کا وجودس بنای ہے۔ اور ندر مقصد سے کرانٹر تعالے اپنی مخلوق میں علول کتے موے سے العیا ذبالٹرا گرکونین كا وجود مي تسليم نركرت توالكونين سے تعبيركس كوكرت بلكران كامقصديني ميكر حقيقي متعرف وفاعل اور قا در ومقندر صرف اور حرف الترتعالى ب راوركتاب وسنت لمي كس فدر جمل موجود مل جو لا تقدير هذف درست بني موسكة مثلًا ارشاد بارى تعاسك ہے۔" دَا شُولُوْ افِيْ تُكُوْمِهِ هُو الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ اور مقصد برہے كمان كورون من مجھڑے كى محبت سرايت كرمكي تقى سبب كفرك، الرفقط محبت كومقدر نهاما جائے توسعنى درست بنس بن سكنا -اور عدیث ربول صلى الشرعلب وسلم مي وارد ہے أَصْدَتُى كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرُ فَو لُكِيمِيدِ الدَّكُلُّ شَيْءٍ مَاخَلَا اللهُ بَاطِلُ

س شاعرف بو كالمهمى ربان رمارى كيا ہے ان سب سے سچا لبيد كا برقول سے فورسے سوالسُّرتعالے كے علاوہ برجيز باطل ہے رحالانكرجن شعرار السعم ف الترتع ك كي التعات كمال فابت كى بي اوراس كى جلالت فات كوبيان كي ب ال كالمات بھی صادق بین بنی نیز السرتعا سے کے ماسوائی مذاہب ماوسر کتب ماوید رسل کرام علیدات م مھی ہی تو نعوذ بالشرال کامھی باطل بونالان أسط للندائس عوم بي استثنار كا عتبار خروري ب الرجيم احدة مذكور نباب ب فالنبي-

م- الم غزال رمد الدُّرْف كے سے منظول ہے در كَيْسُ في الْدِه كان اُجْل عَ جِمّا كان "مكنات كى موجوده صورت سے عده طراق برسخنين ممكن بنهي رحالانكم اس مي السُّر تعاليه كي قدرت قامره غالبه كي بطام نفي لازم آرمي هي، تواس كا جواب بير ب كرالله تعاسے نے جمار ممكنات كوا بنے علم وربي وازلى كے مطابق عدم سے وجود كى طرف منتقل فر مايا اوراكس كے علم قديم بي

ربقيها نيبرا باركاه اوركتاخي بهاور كايت كام مجيداد راهاديث رسول صلى الترعليد وسلم جوان مقبولان بارگاه كي خدا داد ب پاماي عظمت ف مرنبت اور كرامت وعزنت بردال مبي ان سے ديده دانسته انكھيں بندكرنے كے مترادف ملك منافقين كے نفش قدم برجينے كے مرادت جنهوں ن ابل اسلام كودليل اورايت أب كوعزيكم نها "د كيشخرة يَّ الْدُ عَزُّمِينْهَا الْدُ ذَلَ " اورجن اكابرسے يرمنقول مع كرجب مك ساری مخلوق کو اوسط کی مینگنی کے برابر معیمے کوئی مقام حاصل نہیں کرسکتا توان کامقصدوہ لوگ بیں جن کی مرح و ثنا واور ضربعت و خوشا مد اورا عت ورغبت كولموظ خاط ركفته بوئے عبارت مي كوشال مواوررياد كارى كامتركب موربا بوندكم الندتعالي سے مقبولان درگا وحتى كرسيدانبيار صلى التُعليدولم كواس طرح يجيف لك نعوذ بالدس ذالك اس كى بورى تحقيق مرفات شرح شكواة مير العظم فرمادي اور بعارى كتاب كوثر الخيرات لمي بعبى السي عبارات برمفعل ردوقدح الاحظر فرماوي - محداشرت ففرلم

٧- حضرت شبلي سيمنقول سع مواتَ ذُقِيعَظَلَ ذُكَّ الْيَهُودِ "ميرى عاجزى والكسارى في بيودلول كى عاجزى الكراى اورذات كوما ندكر دما ہے و حالانكر ابل ايمان الشر تعاليے كے بال عزت وكرامت كے مالك مي ارشاد مارى تعاليے ہے وَ بلو العِرَةِ وَلِوَسُوْلِهِ وَلِلْهُ وَمِنِينِينَ وَلِكِنَّ الْمُنَا فِقِينَ لَهُ يَعْلَمُونَ وَرَتِ مِن النَّرْتِعالَ اوراس كرسول معظم على النَّرعلية وتلم اور اہلِ ایمان کے لئے ہے لیکن منافقین علم ودانش سے کورے ہیں ، تو اس کا جواب بہ ہے کہ حضرت شبلی کا مقصداس کام ہے یہ ہے کرمبری انگساری اور تحقیر نفس اور اپنے آپ کوزلیل سجھنا بہود کی دلت کی نسبت عظیم ہے کیوں کہ جن شخص کو التررب الغرت احكم الىكين كى عبنى معرفت موكى وه اسى كي مطابى اس كي حضورا بيني أب كوكمتر اوركهتر سيصه كا -اور مرحقيقت شك ونسبه ہے بالاتر ہے کہ حضرت شبی کوعظمت خلاوندی کی حتنی معرفت حاصل تھی میمود کی معرفت کو اس سے کوئی نسبت ہی ہنیں ہوسکتی لہذا ان کی دلت نفس بھی بارگاہ بے نیاز ہی بنسبت میود کے بہت زیادہ سے والٹرسجان و تعالے اعلم مرادہ - ف

دبقیماشیہ کواس کے مالوفات سے الگ کرنا اور اس کی خواہش کے بھی اسے طاعات بر کرب شہر کرنا اور بیم تنبہ جہاد سے بھی افضل ہے جس طرح مدیث میری میں ذکر باری کے اندر تنعری تنحص کومیدان حباک میں کاس آنے والے سے افضل فرمایگیا ہے ۔ فان الذاکر دیڑا ففل منہ درجہ کیونکر نفس سب ڈمنوں سے طافر سے لہذا اس کے ساتھ جہاد سر جہادوں سے فضل اور اس جہاد میں کام آنے والا زندہ ہے تواسس میں کام آنے والا بطراتی اولی اور قول باری فلنعینید حیوا قاطیبترین اسی امرکی تفریج بے اورار جی الی ربک راضیة مرضیتراس انتقال سکافی کی مرزع دیل ہے۔ ف ؛ فى الوافع كسى كا ذليل وحقير مونا اور جيز ب اورايت آب كوذليل وحقير سمها دوسرى جيزب سرور دوعالم صلى التدعليه ولم كارتاد گرامی سے مَنْ تَوَا صَعَ بِللهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ مِوضَعَى اللهُ تعالى كے لئے تواضع كرنا ہے اللّٰرتعالى اس كے م تبہ ومقام كومبندكريّا ہے اسى لئے وال باركا وبنوت اليف آب كو سنى كرم عليدا لصلواة والسلام كاسك وركهته مي بلك بعض اس كو سي ادبى سيحق موسف ان كي سكان كوكاون نبت كوغايت مقصود مجقة ببي حفرت جامي قدس مروفر التياب

زال کرنسبت بسگ کوتے توشد ہے اوبی

نبت خودبىكت كوم ولبس منفعلم اور حزت مان مرها حب فرمات مي

بنديان دائين كتاسجنان كتيان داكيسربنده

حالانكر تر برحال شرف انسانی كى برابرى بنين كرسكما- للذا سخرت بى عليه الرحد كا قول اس دوسرى قسم سے تعلق ركھنا سے ادر به صورت محمددہ بع ارشاد خدادندى "كَدُّنُ نُفَرِّكُمُ اللَّهُ بِبُلْ رِقَ أَنْتُمْ أَ ذِلَّهُ "كاجى بيم معنى مع يعنى تم البناك كوكم سعجدب تعد الانظم مو مفردات المم راغب . ليكن يربات ذبن نشين رسي كه خودكوني اسيف آب كوجنا جي كمتر ادر كهتر سيجه وه درست م كرودسر ور کوانے الفاظ استعمال کرنے کی قد عگا جازت نہیں سے بلکہ ان کا عندالله مرتبہ و مقام مدنظر رکھنا لازعی ہے۔ بعض لوگوں نے بوشش توجدين آكرمينيران كرام اوراولياءعظام كوج جهارس ذليل اور فرره ناجيزي كتركم دياب حبيك تقوية الايمان مي سے توبيسخت

اردو

مع موجائے- بكذا قرره الشيخ ابوالموامب الشا ذلى رضى النوعنه-

اس توجم کا جواب سے ہے کہ ان کا مقصد اثبات جیز اور مکان ہنیں ہے بلکہ جب بھی وہ حفرت (بارگاہ) کا لفظ اطلاق کے بی تو ان کا مقصد ہوتا ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے عافر دیکھنا ہے تو وہ اپنے آپ کو اس حالت پر دیکھنا ہے تو وہ گیا جوزہ اللہ (بارگاہ فداوندی) ہیں ہے جب اپنی اس حالت کو دیکھنے سے مجوب ہوگیا تو کو یا حفرۃ اللہ سے باہر آگیا۔

ارباب باطن اہل اللہ اس شہود وحضور ہیں مختلف مراتب پر ہیں بعض کو یہ حالت بہت کم حاصل ہوتی ہے اور بعض کو بہت نیادہ جیسے کو عقریب اس کی وضاحت کی جائے گی ۔ بعض کو لوری نماز با اس کے بعض حصوں ہیں اپنے آپ کو اس حالت ہیں شاہدہ کرنے کا اتفاق ہوتا ہے اور بعض کو ایک دویا تین ساعات کے لئے اور بعض تشب وروز حضور و شہود میں مستنع تی رہتے ہیں۔

گریہ کر اللہ توجا سے اور بعض کو ایک ورات سے بہرہ ور کر سے اور حالتِ استغراق سے باہر نکا ہے تاکہ وہ اپنی بعض حاجات کو پوراکر لیس کیوں کہ بند سے کے لئے تمام انفاس میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہیں استغراق طاقت بشری سے خواری جہ جیسے کرمحقوں نے تھری خوالئ ہے۔

بغض کلمات کی اگابراولیار کی طرف نسبت غلط محض اور افتار ومدتر ادر سر

افتراروم بنان سے۔ بعض لوگوں نے امام غزالی کی طرف نسبت کو کے اس قول کو عام مشہور کردیا ہے حالانکہ ازروئے تحقیق اس کی نسبت اس امام جلیل کی طرف درست بنیں ہے یعنی۔

ا- الله تعالى كا بعض بندس ايس من كواگرالله تعالى الله تعالى الله

ینی تحقیق شیخ می الدین بن العربی قدرس سرو نے ذکر کی ہے . فوانٹے ہیں ام حجہ الاسلام کا کلام غایر تحقیق پر بہنی ہے۔ کونکہ موجودات رتبہ قدم ہیں حدوث سے ہا ہر نہیں - اللہ تعالی مرتبہ قدم ہیں ہے- اور حوادث و مخلوق مرتبہ حدوث ہی تواگر اللہ تعالے مخلوق کو پیلا فر ما تا جا الم خواہ وہ عقلاً غیر مقنا ہی اور لامحدود و لا معدود ہی کیوں نہ ہونی گرمز تبۂ حدوث سے مرتبہ قدم کی طرف اس کو کہھی بھی رسائی نضیب نہیں موکنی تھی ۔

اس تفزقہ کی بنیا دی وجا درسبب بیہ ہے کہ بنی چونکہ صاحب بنم ع ہوتاہے وہ ایک شرع کو منسوخ کرنے اور دوسری کو جاری کرنے واردوسری کو جاری کرنے اور دوسری کو جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے لہٰذا اسس کومزید تاکیداور انکشاف زائد کی خورت ہوتی ہے جب کہ ولی پیغیر کے قابع ہوتا ہے اور اس کی سرای سروی ہوتی ہوتی ہے لہٰذا اسے مزید کی لکتا تا اور شبت کی شرورت بنیں ہوتی تو اے برا درعزیزوی البام اوروعی کلام کے درمیان ایجی طرح فرق کومعلوم کرنے تاکہ تو علم ادا علام

اوعرفار داولیاء فرع اور دونول شریعیت میں متوافق ہیں المذاجی طرح اصل کے گئے تسلیم واعتراف لازم ہے اس طرح فرع کے کے لئے تسلیم واعتراف لازم ہے اس طرح فرع کے لئے بھی خروری ہے۔

اے کاسٹ اگر اوگ اس کو دل وجان سے تسلیم ہزئریں جوادلیا سے نابت ہے تو کم از کم ان کواصل کتاب جیسے ساوک کامستحق توسم جیس کرنیدان کی تصدیق کریں اور مذہبی ماذیب کریں۔ انتہت عبارة الیواقیت والجواہر۔

نینج اکبرورس سره اوران کے ہم شرب توحیدی صوفیا روغیرہ کی گنت کے مطالعہ سے اختناب

تَرَكُنَا الْبِحَارَ النَّرَاخِرَاتِ وَرَاءَنَا فَي فَونَ ايْنَ يَهُرِى النَّاسُ آيُنَ تَوجَّهُنَا

م نے کئی ٹھا تھیں مار نے سمبدرا بنے بیجھے چھوڑ کے میں رجن کاعبور کرنا عام توگوں کے بس سے باہر ہے) تو وہ کیونکر حاب سکتے ہیں کہ مہر کس سمت بیا رہے ہیں اور مہاری منزل مقصود کیا ہے ؟ انہی ما نقلتہ من کتب الا مام الشعرانی اور علامہ ابن حجر کے کلام سے بھی امام شعرانی کے اس خیال کی تا یکہ وتصدیق ہوتی ہے بعنی غیر صوفیا رجو ان سے صطلحات سے واقف نہیں اور لان کی کما اور کما حقہ سمجھنے سے قاصر میں انہیں ان کتا بول کے مطالعہ سے بازر سنا جا ہیں۔

اولیا ، کرام اورصوفیاً رعظام کے حق میں علامہ ابن حجرا ورام ما فعی کا کلمئر ثن ر

علامہ ابن مجرنے اپنے فیا دی عدیشیر میں امام یا فعی کی گیاب «نشر المحاسن رحب میں انہوں نے صوفیہ کرام کی مدح د شنار کی ہے ادر ان پراعتراض کرنے والول کے جوابات ذکر سکتے ہیں) سے نقل کرتے ہوئے فرمایا - عالانکہ ایسے کلمات کی نبیت محض تھوٹ اور بہنان ہے۔ اور سرصا حیب عقل پرلازم ہے کہا ہم موصوت کی اس سے برارت فلام کررہے ۔ کیونکہ وہ قیامت کے منعلق وار دنھوص قطعہ کے فلات ہے اور شارع علیہ اس م مے اخبار میں کذب و در وع گوئی کوستلزم ہے ، البیاذ بالٹر تعالئے۔ اگر بالفرض اس قسم سے اقوال دام موصوف کی بعض کتب میں موجود ہول توہبر دسیہ کاری سے ان کی طرف منموب کر دے گئے میں اور ملحد بن کی کارت نیاں میں رمیں نے ایک کمل کتاب و کھی جو ایسے عقا مدسے فعر بورتھی ہو عقا مدا ہن کی طرف میں موصوف کی طرف اس کی نسب کر دی جب سے جان اور الم موصوف کی طرف اس کی نسب کر دی جب سے بردالدین بن جماعہ اس موطلع ہو تے نوانس پر مکھا بخدا یہ کذب وافترار ہے اس شخص کا جس نے یہ کتاب ام مجتم الاسلام کی طرف منسوب کی ہے۔

٧- اسى طرح معرت البريزيد كى طوف بنسوب بير قول بھى فلان مقيقت ہے اور ازروئے تحقيق اس كى نبيت أب كى طوت ورست بنيں ہے وائ آد مَدَ عليه السلام باع حضى قرق ديته بيلقتمة بعضرت آدم عليه السلام نے بار گاہ فدا ورندى كے قرب وصفور كوايك لقم كے بدلے بيج والا - العياف باللہ كيول كرشنج موصوت تنر لعيت وحقيقت كے جامع تھے - ان سے اليسے كمات جفا اور خلافت ادر ما ما در بونا اور حضرت آدم عليه السلام كے مقصد تنظيق بينى خلافت ارض سے آنكھيں بندكر لينا كول كرمكن ہے -

س- اسی طرح اس قول کی ان کی طرف نسبت بھی باطل اور غیر صیح ہے کرداگر اللہ تعالیے مجھے تمام اولین دائزین کا شفع بنا دے نومیرے نزدیک بیرکوئی عظیم وکیراعزاز نہیں ہے کیونکہ زیادہ سے نوادہ اسس نے مجھے مٹی کی ایک مٹھی کے لئے ہی تغینع بنایا) کیونکہ یہ کلام بھی ایسے نئی صادر موسکتا ہے جس کوادب و نیاز کی بوسونگھنا بھی نصیب بنہ ہوئی ہو کیونکہ اولیں واقوین کی شفاعت نبی اکرم ملی اللہ علیہ وسلم کے خصائص عظیمہ سے ہے اوراللہ تعالیٰے کے عظیم انعامات ہیں سے - اوراس کلام اساوت انجام سے اس خصوصیت کا انکار اوراس میں مندرج فضیلت کا انکار لازم آر ہا ہے

ا منوض کے برا درعزیز میں نے علماء اس م فقہاء ادرصوف پار کرام کی طرف منسوب بعض اقوال کے جوابات بطور نمونہ تباہ کئے المذا ان کی طرف منسوب دوسرے اقوال کی توجیہ و تا دیل کو بھی اسی برقیاس کر لدنیا۔الٹدرب العزت تہمیں ہدایت نصیب فرما سے الد تنہاری ہدایت کا کفیل بنے۔والے کٹدرب العالمین ۔ انتہی کلام الامام الشیرانی فی المنس الکبری باختصار۔

ام شوانی نے الیواقیت والجوام کے مبعث عدا میں ذکر کیا ہے کہ شیخ اگر قدس مرہ نے فتوحات کمیہ کے باب علامیں میں فرمایا کہ میچیز نا انصانی کے قبیل سے ہے کہ رسل کوام کی زبانی جو آیات صفات اور اخبار ور وایات منقول وٹا بت ہیں ان پر توایان لا بئی لیکن اولیاء کوام اور عارفین واڑین نبوت کی زبانی جو صفات منقول ہیں ان پر ایمان نہ لا بئی حالا نکہ ایک ہی سمندر وحدت کا آپ حیات ان دو نوں چیٹول سے ابل رہا ہے۔ بلکہ جس طرح رسل کرام سے لائے ہوئے عقا نکہ واحکام میا بمان لا نا میں لازم وواج ب ہے۔ انبیا ، ورسل اصلی می صفوری ہے اسی طرح اولیا محفوظین کے بیان خرمودہ عقائد واحکام برایمان لا نا بھی لازم وواج ب ہے۔ انبیا ، ورسل اصلی ہے۔

دل کے دروازہ بربیرہ دیا ہے جس چیزنے بھی اسے غیرالٹری طرف کھینچا میں نے فرر ااس کو دل سے دور کردیا۔ علادہ ازیں خود ابن البوزی نے اپنی کتابر میں انہیں کی سکایات سے سلسلہ کلام کو دراز ترکرکے ذکر کیا اور ان کے محاسن صفات بیان کرنے میں سارازور بیان حرف کیا ہے۔ تو کیوں نہ اپنی کتا بوں کو ان کے ذکر سے خالی کیا اور ان لوگوں کے نرمرہ

میں کوں فضل مواجرا کے سال توایک چیز کو طلال قرار دیتے ہی اور ورسرے سال حوام-

کیا سے بیمعلوم نہیں ہے کہ امت میں سے علماء اعلی مجنه دن اور تعین ازمنہ قدیم سے وفیار کرام کے معتقد چلے آسے ہیں۔ ان سے فیرون وربکات بھی عاصل کرتے ہیں اور دوحانی ایلاد داعات بھی بھڑت علامہ تھتی الدین بن دفیق العید سے منقول ہے کہ دہ ایک فقیر کے معتقد اور نیاز مند تھے انہوں نے اس کے متعلق فر مایا کہ ہم فقیر میرے نز دیک سوفقیہ ملک مزار فقیہ سے افضل و برزے رہتھی عبارت اہم یافعی کی جن کو ہیں جم نے مکمل طور مریا بہنے فیادی ہیں ذکر فرمایا اور ان کے علاوہ اہم نودی اور اہم ابن عبدال معمل عددی میں عبدال معمل عددی ہم کہ میں ۔

وافع عجيبه وحكايث غربيه

امام ابن مجرنے ننا وی عدانیہ کے ایک مقام پر چند حکایات نقل فرفائی کہیں جوان کو اپنے بعق اساتذہ کے صوفیار کرام پرانکاری وجرسے بیش آئین فرفاتے ہی اسس ضمن میں جھے اپنے ایک استاد کے ساتھ عجیب واقعہ بیش آیا میری تربیت ق كرامات اوليا كرابري بونا اورمنكري كاقسام كابيان

کوبات اولیارٹی اگرم صلی الٹرعلیہ وظم مے معجزات کے گئے تھر ہیں کو نکروہ ولی کے صدق وافلاص میرولالت کرتی ہیں اوراس کا صدق وافلاص اس کے دین میں کا مل مونے کو مشکری ہے جوکداسس دین کی حقانیت وصداقت کی دلیل ہے اور دین کا برحتی ہونا ہی است کو مشکری ہے دی گویا معجزات نویہ برحتی ہونا ہی اکرم صلی الٹرعلیہ وسلم کے دیوی صدن و تقاینت کو مشکری ہے لہٰ آلاس اعتبار سے کرام ہے ولی گویا معجزات نویہ

اگرایک قوم معزات کا انکارکرتی ہے بٹواہ وہ کڑت وظہور کے لحاظ سے عزور بات اور بدیہبات کے قبیل سے بی کیوں مزموں تواس رتعجب کی خروں ہنیں کیونکہ ایک قوم نے قرآن مجید کا بھی تو انکار کیا تھا جو معجزات میں سے عظیم ترین معجزہ ہے اور آبات میں اور آبات میں سے عظیم ترین معجزہ ہے اور آبات میں کو این میں اور آبات میں اور آبات کو اعذوں میں ہوئی ہونے کے صورت میں نازل کر دیں اور وہ اسس کو اینے افقول سے کو محدوں میں کردیں توجی میں کہیں گے کہ بہتو کھلا میں دورہ ہوں اور وہ اسس کو اینے افقول سے کو محدوں میں کردیں توجی میں کہیں گے کہ بہتو کھلا میں دورہ ہوں دورہ اس کو اینے افقول سے میں کو موس میں کہیں گے کہ بہتو کھلا میں دورہ ہوں دورہ اس کو اینے افقول سے دورہ میں کو اینے افقول سے دورہ کی کورٹ کی کورٹ کی کہ بہتو کھلا دورہ دورہ کورٹ کورٹ کی کورٹ کورٹ کی کورٹ کورٹ کی کی کورٹ کورٹ کی کورٹ کورٹ کی کورٹ ک

معتزله نے اگر کرامات اولیا مکاانکارکیا ہے تو سے کو تی می تعجب نہیں ہے کیونکہ وہ نواس سے بھی قبیح ترین امور میں توطازان ہو جاہیں ، اہنوں نے تو بنی اکر مصلی الشرعلیہ وسلم سے منعول متواتر ہ المعنی نصوص کا بھی انکار کر دیا ہے شائی عداب قبر وطائکہ کے سوال وجواب حوص کو نئر یمیزان وعنی ہ سب کا اہنوں نے انکار کر دیا ہے اوران کے اس کذب عظیم اورافتر اجسیم کی بنیا دلینے عقول فاسدہ کی توان فاسدہ کی المیرون نے النہ تعالی میں کو اہنوں نے النہ تعالی میں کے آبات واسما راورصفات وافعال رصائم بنا دیا ہے ال مور بیس سے جس کو اہنوں نے اپنے عقول فاسدہ کے اکار مذہ و مرحوان کی کو نبول کرلیا اور جس کو مخالف سبھار دکر دیا۔ اور بیس سے جس کو اہنوں نے ایک و نبول کرلیا اور جس کو مخالف سبھار دکر دیا۔ اور بیس سے جس کو اہنوں نے است کی تکذریب و انکار کی فرق جم رپوان کی کیونکم النہ رہا العزب کا کم خصف ان کے حق این ثابت ہو جبکا تھا اور قبیج عادات اور موحب مذمت خصات بیں ان کی طرف رہندت نے جاچکی تھیں ۔

بعض سئ نما معتنزله كابان

گرتعجب ہے نوان لوگول پر جو اپنے اُپ کوائل اسنتہ کہتے ہیں اور اپنے اَپ کوالٹر تعالیٰ کی اس تعمت کاحالی ہے ہیں اور بایں ہمدانکارکرامات میں بیٹی بیٹی ہیں کیول کہ ان کے حق میں ہی الٹرتعاطے کی طوف سے حما ن ضیبی کا ضیعا موجیکا ہے جس نے ان کو تنباہ حال معتز کہ کے ساتھ لاحق کر دیاہے۔ اور ان کے لیتے ہاکت و خیارہ کی ایک قیم لازم کر دی ہے۔ یہ لوگ کئی قیم پر ہمیں بعض تو مرسے سے مشائخ صوفیہ اور ان کے متبعیان برودوانکار کرتے ہیں۔ اور بعض وہ ہی جو اجمالاً اظہار عقیدت

اسى مصنون كى ايك اورحكايت مع جو معجه الماره سال كى عمرين المين بعض اساتذه كرساته بين آئى لعني شيخ الاسلام اسمس الدلجي كے ساتھ ان كوعلوم شرعيه وعقلبه لي تصنيف پر اور زالے اسوب سان اور انلاز سے بركی ایسی قوت و قدرت حاصل تھی کہ ان کے اہل زمان میں سے سی کو بیر قدرت حاصل مزتھی -ایک دن ہم ان کے باس علامہ سعد تفتیا زانی کی شرح تلخیص بڑھ سے تعفى-اورسيخ موصوف كى ابني تاليف كرده اصول دين كى ايك كماب زيردرس تفى كه دوران سبق حض سيدى عمر بن الغار عن كا ذكرة كياتوشيخ موصوف في فررًا ال يرتنقيد واعتراض شروع كرياحتى كريان كك كهر من الترتعا لا ال كوبلاك كري كنابط كافرہے كيونكم اس كے كام مي نظريه علول واتحاد كى تصريح موجودے الرجراس كے اشعار فصاحت و باغت سے اعلى معياريد بي - حاخري بي سے حرف بي في عارف بالا عمر بن الفارض كى نصرت بي بولنے كى جرت كى - اور كها - بناه نجلا كروه كافر مول ياحلول واتحاد كے قائل فينے موصوت نے مجھ براوران برمز بيسخت انداز ميں رووانكار شروع كرايا ميں نے بھي بحاب لمي تشديد وتغليظ سے كام ليا شيخ موصوف ضين النفس كى مرض لمي متنال تھے اور انہوں نے عملي بنا يا تھا كہ لي عرصه دراز سے اس مرض کی وجہ سے پہلوز میں گر بہیں رکھ سکتا نہ دن کو اور نہ ہی رات کو میں نے ان سے کہا اسے میرے سروار وا قااگراپ سيرى عربن الغارض، سيدى مى الدين بن العربي اور ال كفيسعين براعتراض وانكارس باز آجائين تومي آب كواس موذى اور سخت وصعب مرض سے بارت کی ضمات دیا ہوں - انہوں نے کہا بیرمرض تو دور ہوئی بنیں سکتا رہی نے کہا کچھ عرصہ کے لئے یری ات ان تولیجے اور تجربہ کر میسے اگر مرض دور موجائے تو مہر وربہ آپ جائیں اور آپ کا ردوانکار۔ جانچ انہوں نے کہا ہاں تمہاری بات کا تجرب کر پینے میں کیا حرج ہے جنا بنے انہول نے ہما سے سامنے علانیہ توب کی اورای نظریہ سے رجوع کرلیا توفورًا ان كى حالت درست موكئي- اورع صه درازتك مرحن مي تحفيف رمي بين انهاي كها كرّنا تفاميري ضمانت بورى موكمي تووه منس دیتے اور تعجب کا اظہار کرنے -ای دوران ہم نے ان سے اس جاعت صوفیہ سے حق میں مہیشہ کامر نیے ہی سنا۔ بعد ازال وہ تو ہر توڑ بیٹھے اور انکاروا عراض کے دریے ہوگئے توسیم حن بھی پہلے سے زیادہ شارت کے ساتھ عود کر آیا اور اس کے بعدبیں سال کاعرصداس مون کی شدت اور رائع والم سے دوجار رہے اور با کاخراس حالت میں دنیا سے کوئے کرگئے۔ انا الله وانا اليه راجون - (مكراكي محرب نسخه كودوباره استعمال كرف كي توفيق نه بوتى فسبحان من بديو ملكوت كل شيئ -ا مام علامها بن حجرسے مضرت الویز بد قدرس مروالعزیز کے اس قول کے شعلق سوال کیا گیا، د تُحَفَّدا کَوَفَعَ الْدَ نَبِيامُ بِسَا حِلِه ٤ مِن اس مندرين عوطرن مول كمانبيا رعليهم السلام اس كع ماحل مير كاطف عن - توعلامه موصوف تع فرما يا - اولاً تو اس قول کیان کی طرت نسبت ورست نهای ہے۔ اور بالفرض صحیح ہو تواسس کامعنی ومفہوم بیہے کہ حوانعا مات جملہ اولیار کرام کوبارگاہ خلاوندی سے مرحت موستے ہیں ان کی نسبت ان کما لات و درجات اور رفعت ومرات سے ساتھ بوانبیا علیہم السلم کوعنائت کئے گئے ہیں ایسے جیے شہدسے جری ہوئی شک ادراس سے ٹیکنے والے چند ظارت

پر درش ایسےصاف بالن اہل الٹرکی گورمیں ہوئی تھی ہو خلاب نفرع کے از زکاب ادر لوگوں کی تنقید وُرشینیع سے منزہ ومبرا تھے۔ ان کے کلام نے میرے ول میں کھر کرلیا کیونکہ میری لوح قلب ان پرردوانکارے نقوش سے خالی تھی لہذا وہ نقوش اتھی طرح اً ہرے ہو گئے جب بیں نے علوم ظاہری بڑھنے شروع کئے اور میری عرکوئی چودہ سال کی تھی تو اس نے مختصر ابی الشجاع حفرت شنے الوعبداللہ محر حبینی کے پاس پڑھنی شروع کی جواس وقت مصر کے جامع ازھر میں مرس تھے اور ان کی علمی جلالت ، زمدوتقوی ک ا ورفیوض و رکات سب کے نزدیک سلم تھے لیکن ان کے مزاج ہیں تیزی تھی -

ایک وقعران کے ہاں فطب، بخیار ،نقبار اورا ہلال وغیرہ کا ذکر حلیا توشیخ موصوف نے برطری سختی سے اس کا انکار کیا ا ورکہااس امرکی کو نئی حقیقت نہیں ہے ۔اور نہی نبی اکر م صلی الشرعلیہ قرائم سے اس ضمن میں کوئی چیز منقول ہے میں سبطاخرین سے كم عمرتها مكران كا انكار شديد ميرے كئے قابل برداشت سرتھا للذايس نے كما معاذ الله بيرسب كھير برحق اور صحيح سے حب ين مك شبه کی ذرہ محرگنجائش نہیں ہے کیونکہ اولیا مکراس نے متفقہ طور مران مدارج ومراتب کو بیان کیا ہے۔ اور پنا ہ بخدا کہ وہ دروع گوئی سے کاس اس اور من جملہ ان اکابرین کے امام یا فعی ہی جوعلوم ظاہرہ و باطنہ کے جاسع میں جب شیخ موصوب نے میری زبانی یہ کلام سنانومزید چوش میں آکرانکار واعتراض شروع کرلیا اہذا اسس وقت مجھے وائے خاموشی کے لوکوئی چاو کا نظرنہ آیا اس لنے فا مؤٹس موگر بیکن میں نے دل میں اس خیال کو پختہ کر لیا کہ حضرت شیخ الاسام والمسلمین ،ام الفقها ر والعارفان البحلی ذكرياالانصارى اس معاظم مي ميرى اعانت وعايت فرمائيس كم ما ورجونكد الم محد حوسي كي بصارت بنيس تفي المذاان كا با تعلي براً تھا اوران کوشنح مذکور کے پاکس سے جانا تھا لہٰذا حب حب معلیمیں ان کے ہمراہ حضرت زکریا انصاری کے پاکس جانے لگاتو ہیں نے اپنے استاد سے عرص کیا ہیں شیخ موصوف کے سامنے قطب ابدال وغیرہ کامشلہ پیش کروں گا اور د کہتے ہیں وهاكس صنى مي كيا فرات يب يجب مهم ان كي خدمت مي بينجي توانهول في شخ جريني كي طرف خصوصي توجيب ذول فرماني اور ان کابہت زیادہ اکرام کیا ۔اوران سے دعا کامطالبہ کیا بھر مجھے دعائیں دیں اورمن حجلہ ان دعا وال سے یہ دعائی تھی۔اللہ تھ فَقَهُ وَ الدِّينِ اورنساافقات آپ مجھے سی دعاویا کرئے تھے۔ حب مفرت ٹینے کا سلسا گفنگو حتم موااورام جو بنی نے واپنی کارا دہ کیا توہی نے حضرت شیخ الاسلام سے عرض کیا یاسیدی اقطب ، او مادا ور نجبار وابلال دغیرہ جن کا ذکر صوفیار کرام فرمانے میں آیا وہ تفیقتہ موجود تھی میں (یا بیسب فرض نام میں) توانبول نے فرمایا نجدا کے میرے بیجے وہ حقیقتہ موجود ہیں۔ میں نے شیخ ہوسنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ اس تقسیم کے منکر ہی اور جوان اقعام کو ذکر کرے اس پر سحنت برسم ہو تھے ہی توشیخ الاک مام نے دریایت کیا اسے شیخ محرابہ تمہاری طرف نسوب قول درست سے اور باربار وہ اس جلركو دمرات رہے حتیٰ كرام محرجيني نے كہا: لے شيخ الاسلام اے آتا! ميں ايمان لاما موں اوراس امركي تصديق كرّا بول اورسابقة نظربيرسے نوب كرنا مول توحفرت شيخ الا سلام نے فر مايا نيبي ميرا گان ہے تمہا رہے متعلق لے شيخ محر، پھر ہم وہاں سے اٹھے اور علامہ جوبنی نے میری اکس حباریت پر مھے ذر ہ مجرعتاب کا نشایہ نہ نبایا ۔ اور نارامنگی کنفرہ مجر

ا مداس كا مدار والونين عليه السام كايدار شادب كرص في على كياس برال كاعلم ال كوحاصل بواتوالشر تعاس كوعلم عطا فرائے گا اس چیز کا جس کواسس نے مہلے نہاں جاناتھا من عمل عبالعالم ورشرالشہ علم الم تعلیم - اور فرمایا علم کی دوقعمیں بیل -علين الراور علم بطن، علم ظامر مخلوق برالترتعاك كي حجت وبران ب اورعلم باطن في در حفيقت مفيدو نا فع ب - الصفقيدا آب كاعلم ايك زبان سے دوسرى زبان كى طرف منقول مونے والا مصحف تعلیم اور سکھلائی کے لئے نہ کم عمل کے لئے اور ميرا علم علوم باری نعا لئے سے معیت کا اس نے مجھے الہام فرمایا ہے -

نقير نسان كي جواب بي كهامبرا علم تقرراولوي سمي ذريعي بى اكرم صلى التُرعليد وتلم سيمستفا درم اوران كاعلم جربُس الين سے اور جبر ملي الين كاعلم الله تعالى سے متعاوم بر آب نے فرمایا بنی اكرم صلى الله عليه ولعم كو الله تعالى كى طوت سے أيسا علم بھی حاصل ہے جس پراکس نے جبرتیل این کومطلع کیا اور مزمی حضرت مینکائبل کو (اور بمبارا علم کھی اسی قبیل سے ہے بطور الهام حاصل ہونے والا ہے) -

فقیرنے حوزت بسطامی سے مطالبہ کیا کہ امنہوں نے اپنے جس علم کا ذکر کیا ہے اس کی مزید وضاحت کریں۔ تو آپ نے فرمایا اے فقید کی آپ کومعلوم نہیں ہے کہ الدُتعالی نے موسی علیب السان کے ساتھ کام فرمایا۔ اور می مصطفے صلی المتعلیہ وہم کے ساته كام فرمايا اور ديدار ذات كاشرف هي بخشااورا نبيا رعليهم التلام مبروحي نازل فرماتي فقيرف اشبات مين حواب ديا أو آب نے فرمایا۔ کیا آپ کوسعلوم نہیں کہ الشریعا کی کاکام صدیقین دا دلیا رسے ساتھ بطور الهام ہوتا ہے، اور وہ فوائد وفیوض ال کے دل میں القا رکر وتیا ہے اوران کی نائیدونقوت فرمانے جوان کو حکمت سے ساتھ گویا کرتا ہے اوران کے ذریعے است کو فع مہنوانا ا-میرے اس دعویٰ کی تا ئیدوتصدیق بیر ہے کہ الند تعالے نے حضرت موسیٰ کلیاتی کلیالی کی والدہ ماجدہ کو الہام فرمایا- کیہ ابنے اس لحن جا کو نابوت میں ڈال دے اور معروریا میں جینیک دے۔

٢- اسى طرح حصرت خضر عليدات إم كوشتي ا ورغلام كمي تعلق الهام فرمايا- ا وريثيمول كى ديوار تعمير كرين كا لهام فرمايا اورانهول نے حفرت وی علیہ السام محسسنے وائد کا وت الفاظ میں کہ دیا دَمَا فَعَلْتُ عَنْ اَفْرِی مِی نے یہ سب کچھ اپنے طور پر نہیں كيا عكرب الثرتوال كا القامك مواعلم مع اوراس كا امروحكم اورالشرتعال نه ان ك حق مي فرمايا- وَعَلَّمْنَا مُ مِنْ لَهُ تَاعِلُمًا-اورمم نے اس کواپنے پاس سے خصوص علم عطافر مایا اور سیعلم الہامی تفاکیونکہ تمام صوفیا مرام کا اس براتفاق ہے کہ وہ ولى تصفي نه كرنبي على بذالقياس-

سر- ہمارے اس وعویٰ کی تا میدوتصدیق حفرت بوسعت علیہ الت م کے البام سے بھی ہرتی ہے دھر کے ذریعے انہوں نے قیدی ساقیوں کے نواب کی تعبیر باین فرمائی اور فرمادیا . تُضِی الْدُ مُو الله مُو الله مَا الله مِن الله مَا ا وال كيام اس كى قضانا فد مومكى ميم) اور فرمايا ذابكها مِمّاعَكُم بَى رَبّى يرمير عرب كمان عوم سے جواس في مجھ مكولائي بي-اوربه واقعما علان نبوت سے بہلے كاتفا-

وہ شیکنے واسے قطرات کو یا کا لات اولیار ہی اور وہ معری موتی مشک کا لات انبیا بطیعم الترام ہیں۔ اگر مصرت بایز بدسے میرقول مالت مكرمي مادرتهي بوانواس كوظامرى منى سے جيزا اور جالت انبيار عليهم السام كے مطابق اكس كى توجيد و ناویل

وة اوبل ومعنی بيسے كمانسا معليم السال كذر بياس لئے كھوسے بي كرص كواس بوحقيقت كے عبوركر نے كا المل مجھیاں اس کوعورکرائیں اور حص میں اہلیت نہ ومکھیں اس کو قدم اندر کھنے سے دوکیں دی یا کا سے برکھڑے جو کردیکھ رسبے ہیں تاکہ کسی کوغرق ہو ادکیویں تواس کی وستگیری کریں یا ۱۱۱ ان کا تھر با دوسروں کی منفعت رسانی کے لئے ہے مثلاً افضل ترین شخص قیامت کے ون میدان میں ظہر جآیا ہے تاکہ دوسروں کی شفاعت کرے اوراس سے کمترین درجم کے مالک مرف اپنی ذات کی فلاصی برقیا عنت کرتے ہوئے جنت یں پہلے داخل موجائیں تو بیمعاملہ تھی ای طرح کا ہے دہ ،اور لعجن حضرات نے کہا ہے کہ اس وقوف سے مراد ہے محرفقت کو عبور کرنے کے بعد دوسرے کیا ہے پر پھرزا کا کہ پیچیے پیچیے چلنے والوں کا انظاركرين سكرباؤل اندر ركف كانظار مي كالرع مونا برعال حزت بايزيدوس مره كي متعلق وي كما ل كيا جاسك بهم ال کی جلالتِ فدر ،اور علومقام کے لائق ہے۔اوران می تعظیم انبیا رعلیہم الت ام اور تکرمیم ترائع اوران کے ساتھ ادب دنیاز مندی کے جذبات معروف و معلوم میں لہذا اسی آیئنہ میں ان کے کلام کی تقیقی صورت بھی مشاہدہ کرنی جا ہئے۔

الهام اوليا . كى حقيقت اوراكس كے دقوع براستدلال

علامها بن حجر قدس سره العزيز سے اس خطاب و كلام كي متعلق سوال كيا گيا جس كو اولياء كرام ذكر فرما تي ہي - عد شخ قلبي عن ربی یا خاطبنی ربی یکذا وغیره -آیا الله تعاسے کی طوف اس کی نسبت کی جاستی سے یا نہیں -اس قول کی حقیقات کیا ہے اور آياس كوكام اورهديث سي تعبيركيا جاسكام اورج كجوانبيا رعليهم السلم اورا ولياركون في وتيا باس من فرق كيا ہے اور جوشخص اولیار کوام کے لئے اللہ تعالی کے ساتھ مہکلامی کا انکار کرے اس کا حکم کیا ہے؟ علام موصوت نے اس کا جواب ویتے ہوئے فرمایا کہ شخ عبدالقا ورجیانی قطب ربانی قدر سروالسامی نے نبوت اور ولایت کے درمیان ای طرح فرق بیان فرایا ہے نبوت وہ کلام ہے جوالٹر تعالیٰ کی طرف سے فرشتے اور روح الا مین کے ذر لیے ذات نبی مک پہنچے۔ اور والایت وہ حدیث وگفتگو ہے جو دلی کے دل میں بطور الهام القار کی جاتی ہے جس سے ساتھ سكينت بوتى سب جو با توقف وزود طمانيت قلب اور قبول كالموجب بن جاتى سب بيلة فسم كا انكار كوب اوروسر قىم كانكار نقص و حرمان سے -

ایک نقیہ حضرت ابویز میدفارس سرو کے پاس حافر ہوا اور دریا نت کیا اکباعلم کس سے مانوزہے، کون اکس کا سرچشہ ہے اور کہاں سے ماصل مونے والد ہے ؟ آو انہوں نے فرمایا ۔ میرا علم عطاء فدا دندی ہے ۔ اللہ نغالے سے ماخو ذومستفا دہے الهام كى حجيت اورعدم حجيت كى بحث

جوامورشر نعیت مطہو کے حریج احکام سے نابت بہیں ان ہیں بطورالہام کوئی حکم لگانا جب کہ وہ فعال ف شرع نر ہودرت ہے یا نہیں اس ہیں علی اوا علم اورائمہ اسلام کا باہم اختیا و بسب نقبار کرام کے نزدیک زیادہ دائے اور دزنی ہی امر ہے کہالہام اولیا رجت ہیں ہے کیونکہ وہ محفوظ میں عمال ظاہرہ ہیں بھی اور باطنہ ہیں جا باسلام اولیا رجن ہے کیونکہ وہ محفوظ میں اعلان طاہرہ ہیں بھی اور باطنہ ہیں جی سیم اولیا رکوام بعصوم نہیں اور ان سے گناہ کا معادر مجانا ہی تھی نہیں ہے اسی سے جب صفرت جند ہے کہاگیا کیا ولی زناکرسکتا ہے ؟ تو انہوں نے فرمایا "و کے ان اُمراس کا امر غالب ہے لیکن ان کو اللہ تعالی سے نوائی ان کو اللہ تعالی ان کو اللہ تعالی کی طون سے اعلی معادر نہیں ہوئا ۔ اور حب الہم کی کی طون سے اعلی معادر نہیں ہوئا ۔ اور حب الہم کی افعال حالات ہی معادر کی اصلاح اور میں اس دلی کے دل ہیں اس جیز کو القاء کیا ہے تاکہ اس کے لئے مزید طاعت کا موجب بنے یا دوسرول کی اصلاح اور میں اس دلی کے دل ہیں اس جیز کو القاء کیا ہے تاکہ اس کے لئے مزید طاعت کا موجب بنے یا دوسرول کی اصلاح اور میں اس دلی کے دل ہیں اس جیز کو القاء کیا ہے تاکہ اس کے لئے مزید طاعت کا موجب بنے یا دوسرول کی اصلاح اور میں اس جیز کو القاء کیا ہے تاکہ اس کے لئے مزید طاعت کا موجب بنے یا دوسرول کی اصلاح اور میں اس دلی کے دل ہیں اس جیز کو القاء کیا ہے تاکہ اس کے لئے مزید طاعت کا موجب بنے یا دوسرول کی اصلاح اور میں اس جیز کو القاء کیا ہے تاکہ اس کے لئے مزید طاعت کا موجب بنے یا دوسرول کی اصلاح اور میں ہو

م بحضرت الوبكرصديق رضى الشرعنه نے امم المومنين صفرت صديقه رضى الشدعنها كوفر مايان ان بنت خارجة حامل ببنت ، بنت نعارجب بعين ميرى بويى اورآپ كى مال لاكى سے ساتھ ها ماہ ہے حالانكہ اس وقت مك ان كاحمل نمايال تھي نہيں تھا اورآپ كے فرمان اور بيان كے مطابق لاكى ہى پيدا ہوئى اور اسس قسم كے شوا ہد بہت ہميں۔

اہل الہم وہ قوم ہے جس کوالٹر تعالیے نے اپنے قاص فضل دکرم سے فوائد فاصرا در فوضات مختصہ کے ساتھ امتیازی مقام بختا ہے ادران میں سے بعض کو بعض براہم اور فراست صادفہ بی فوقیت دی ہے توفقیہ نے کہا آب نے مجھے بہت بڑھے فاعدہ اوراصل کا فاوہ وا فاصنہ کیا اور میرے سامے خال واضطراب کو دور کردیا۔

الهام بھی ججت ہے

صوفیا مرام کی ای روایت ڈالالہ م مجتر ، الہام مجب وولیل ہے بعنی ان امور میں جہاں حکم شرعی کی مخالفت لازم ند آئے ا کی تا نیروتصدیق حدیث قدی میں مروی ومنقول سدع رب وعم صلی الشرعلیہ وسلم کے اس ارشا دگرا می سے جبی ہوتی ہے خاخه المحبسته کنت سمعه الذی یسمع به و بصور المدندی بیسصوبه الحصد بیث اور ایک روایت میں ہے خبی تیسم کو کی منظم و وقت میں اپنے بندے کو مقام مجوبیت برفائز منظوفی اور ایک روایت میں ہے وکٹنٹ کہ شمنگا دکھی اور کی گئی اور کو کی اور ایک روایت میں اپنے بندے کو مقام مجوبیت برفائز کرتا ہول تواس کے کان ہوا ہوں جن سے سنتا ہے اور آنگھیں جن سے دبکھتا ہے ہیں وہ حرف میرے ساتھ رہت ہے جرف میرے ساتھ دیکھتا ہے اور میرے ساتھ ہی بولتا ہے میں اس کے لئے کان ، آنکھ اور باتھ بن جانا ہوں اور میں ہی اس کو تا تیرو تقویت اور الملاد و نھرت ہمیا کرتا ہوں ۔

حاصل مبحث یہ ہے علما ربالٹر اوراولیا رالٹرعلوم واعال مقامات واحوال ،اقوال وا فعال، حرکات وسکنات ،اراوات و خواطرا ورمعاون اسرار اورمطابع الوار میں الٹر تعالیے سے متنفید وستنفیض ہی اور سیسب مجھ انہیں وقوت مع اللہ کی بدولت علمل محق ہے۔

حب بدامر نوح قلب برنقش موحیا تواس موال میں مذکور حباشقوق کا جواب اگیا بعنی خطاب البنی صلی الشرعلی و اورخطاب الدی کا فرق عبی معلوم ہوگیا قسم اول بھی بلا واسطر متواہے ، کبھی فرنت نہ کی وساطت نے اسپے خواب کے ساتھا ور یا دل میں القاء کے ساتھ و اوران سب کو وصی کہا جاتا ہے اوراس کو کام کہنا اوران ڈتھا سلے کی طوف بنسوب کرنا عین حقیقت ہے اور جسنے میں القاء کی حتی وقطعی طریقہ برتا بہت جیزی انکار کرے وہ کا فر ہوجا باہے و اور خطاب ولی اس امر کا نام ہے جی کودل میں القاء کیا جاتا ہے اور خطاب ولی اس امر کا نام ہے جی کودل میں القاء کیا جاتا ہے اور اس میں القاء کیا جاتا ہے جسنے کہ حدیث دیول میں القاء کیا جاتا ہے اور اس میں میں جن کو انٹر تھا ہے میں القاء کیا جاتا ہے اور اس کو انٹر تھا ہے میں التر علیہ ولی میں جن کو انٹر تھا ہے میں التر علیہ ولی میں جن کو انٹر تھا ہے کہ طوف سے الہم کیا جاتا ہے اور انہیں میں سے حفرت عربی الفطاب رضی الترعیہ جم میں وار وہ ہے اور انہیں میں سے حفرت عربی الفطاب رضی الترعیہ جم میں وار وہ ہے اور انہیں میں سے حفرت عربی الفطاب رضی الترعیہ جم میں وار وہ ہے اور انہیں میں سے حفرت عربی الفطاب رضی الترعیہ جم میں وار وہ ہوا تا ہے اور انہیں میں سے حفرت عربی الفطاب رضی الترعیہ جم میں وار وہ ہوا تا ہے اور انہیں میں سے حفرت عربی الفطاب رضی الترعیہ جم میں وار وہ جاتھ کیا تھا ہوں انہیں میں سے حفرت عربی الفطاب رضی الترعیہ جم میں وار وہ جاتھ کیا ہوا تھا ہوں کیا جاتھ کیا ہوں انہیں میں سے حفرت عربی الفطاب رضی الترعیہ جم میں وار وہ ہوں کیا جاتھ کیا گوٹ کیا ہوں کا خوا میں وار وہ جاتھ کیا جاتھ کیا ہوں کیا ہوں کیا گوٹ کیا ہوں کا کہنا ہوں کیا گور کیا ہوں کی کو کیا ہوں کیا ہوں کیا ہوں کی کی کیا ہوں کیا ہوں کیا ہوں کیا ہوں کیا ہوں

ناء فی التربونے کی دحب کہا۔ اور ان کا انالت کہا مجت کی ستی اور بے خودی والی زبان سے ہے جب کہ اس نے ہوئے اپنے مجوب تھی ہے وارین میں اور کوئی مجبوب نہ پانا تو اسس کی زبان ان کلمات کے ساتھ مرتبی ہوئی اور منصور حلاج کے لئے یہ کیا کم فضیلات ہے کہ ایسے قطب دوران نے اس کے لئے اسس مقام پرفائز المرام ہونے کی شہادت دی ہے۔
ان غزائی قدرس میرہ نے بھی ان کے احوال کو بسط کے ساتھ بیان کیا ہے اور ان سے معاور کلمات و و قائع کا الیا جواب دیا ہے جوان کے دامن ولا بیت کو حلول واتحا دو فیرہ عقام کہ اور و فیار سے صاف کرنا ہے۔ اور اس مقام بہام ابن اگر کملی جواب کی دیا ہے۔ اور اس مقام بہام ابن اگر کملی جواب اس کلام کی اور دیج شطعیات کا معلوم کرنا ہو تو قائدی کو جب سے ملال والمال کے اندیث کو خاطر میں نہ لائے۔ اگر کملی جواب اس کلام کی اور دیج شطعیات کا معلوم کرنا ہو تو قائدی کا در بچری فرائیں۔

ن وی حدثیر بین مرقوم ہے کہ حضرت علامہ ابن مجر سے صفرت ابن العربی اور حضرت ابن الفارض اور ان جیسے بندرگوں سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرایا :-

ا شیخ عارف الم فقید محدث متقن عبدالله یا فعی نزلی کمتر المشرفتر و عالم حرم خداکی تفری - اجنی کے متعلق علامرامنوی نے فرایا کہ وہ صرف شہری آبادی کے لئے نہیں بلکہ وادلوں اور حبگاں میں رہنے والوں کے نزدیک جبی عالم و فاضل میں اور خواص محوام ان کی شخصیت کے معترف بہیں ۔ اور فرہ نے ہمیں الله تعلیم کے لیے حمد و ثنا رہے جس نے ہماری تنابوں کا آب و رام شافعی سے کیا اور ان کا اختتام الم یا فعی کے ساتھ ۔

۔ اس طرح صفرت امام شیخ تا ج بی عطاءالد جن کی امامت اور طلالت علمی میلیام مالک سے اہل ندمہب اور دبیر کھولت علماء متفق ہیں جب وہ کسی حکم کو دلیل سے واضح کرتے ہیں اور مدلل انداز میں صحم کی تقر مرکز تے ہمی تولیوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ال کی عبارت نہیں ملکہ کلام مقدس سے کلمات ہیں اور الہامی عبارت ہے۔ پر شنقیدواعترامن کرنے والوں ہیریا مووخوارول پر-ان کے علاوہ اور کسی عاصی دمجرم کے حق میں بیا علان نہیں فرمایا اور میابت واضح ہے کہ جس کے ماتھ النّدرب العالمین جنگ کرے وہ تبھی فلاح نہیں باست ۔

ادرا بیے احوال کا مثا ہدہ ہے جو دل کو بلا دسینے والے ہی اورای سے صوفہ تینیر کو محدوم کرنے والے۔ بیام تو ہرائی سکے مشاہدات سے سے کعجن دفعر کوئی عثم والدوہ فاری جو یا بعض دمیزی خیال حلی ہوا دی ہوں تواں کو ذاہل و غافل کر دیتے ہی ادرول اس فکر وخیال ہی شخک وستنعرق ہو کرا بنا علم و تمینیر انقول سے دسے بیجھتا ہے۔ جب ان رذیلہ امور میں انها کی استعراق کی وجہ سے جو ایک رذیلہ امور میں انها کی استعراق کی وجہ سے جو ایک ہو ہو ہا ہم ہو ہو ہوں ہوں اور داروات کا نرول ہور ہا ہوا معلان ہیں رکھتے دل کی کیفیت ہے اور داروات کا نرول ہور ہا ہوا معلان ہیں جبت کے انوار اُشکار ہور سے مہوں جو دوسر سے پرمطلوب و مرغوب سے غافل کرفیفے ولئے میں تو اس میں تو اس کے دل میں شعور و تمینیز کا نام و ذات ان ہاتی نہیں والے میں تو اس کے دل میں شعور و تمینیز کا نام و ذات ان ہاتی نہیں اپنی ترقی سے دوران عجا نہا تو مرتبہ پر فائر آرمی مربوش و بیخو دشخص کی مانڈ ہو گا تو اس حالت سے جو دی سے طادی و مرتبہ پر فائر آرمی مربوش و بیخو دشخص کی مانڈ ہو گا تو اس حالت سے جو دی سے طادی ہونے سے بہلے رہے کا باکم اس مقام و مرتبہ پر فائر آرمی مربوش و بیخو دشخص کی مانڈ ہو گا تو اس حالت سے جو دی سے طادی کو درسے جی امرائی جیا موالا ہو ہو کیا تھا اس کے ساتھ گو یا ہوجائے گا۔ اور اپنی طبیعت کی مغلومین کی دھرسے جی امرائی علی معلومین کی دھرسے جی امرائی طبیعت کی مغلومین کی دھرسے جی امرائی علی معلومین کی دھرسے جی امرائی علی معلومی کی معلومی معلومی کی معلومین کی دھرسے جی امرائی معلومی کی دھرسے جی امرائی معلومی کی دھرسے جی امرائی معلومین کی دھرسے جی امرائی معلومی کی معلومین کی دھرسے جی امرائی کی دھرسے جی دوران عبار کیا کی دھرسے جی امرائی کی دھرسے کی دوران عبار کی دھرسے کی دھرسے دوران عبار کی دھرسے جی امرائی کی دھرسے کی دھرسے جی دھران کی دھرسے جی دھران کی دھرسے کی دھرسے کی دھرسے کی دھران کی دلی دھران کی دھران کی دھران کی دھران کی دھ

مثا بده کرنا تھا اسی کے ساتھ اس کی زبان ناطق ہوئے گی دیگین ایسی عبارات کے ساتھ کہ ان کے ظاہر سے جو وہم پیدا ہوتا ہے وہ اصلی مقصدان کا نہیں ہوتا بعنی استحاد اس بیا ہوتا ہے اس جواب ہیں ابھی طرح غور و فکر کروا وراس براعتما دو اعتبار کردتا کہ اولیا بر خدا براغترامن سے بچ جاؤ کہ کیونکہ ہر وہ مکر اور مستی جو جائز سبب و در بعد سے پیدا ہوجائے تواس کی وجہ سے مربوش و مسعت برکوئی مواخذہ نہیں ہوسکتا ہے جواب تطب ربانی سیدی حضرت شیخ عبدالقا در الجیلانی قدس سره وجہ سے مربوش و مسعت برکوئی مواخذہ نہیں ہوسکتا ہے جواب تطب ربانی سیدی حضرت شیخ عبدالقا در الجیلانی قدس سره

معبر معلم برس و معتب بروی مواهده موسی بولیا بر جواب تقلب ربایی سیدی حفرت میسی عبدالقا در انجیانی قدس سره العزیز نے بیندفرما یا ہے۔ اور معفرت فوت معدانی کے کلام حقائق بیان سے ہی معلوم ہوا ہے کونصور حلاج نے ہو کہے کہا وہ بیں ہی ان کے ساتھ شامل ہو کر جنت ہیں واغل ہونے کے لئے ہنچ گا گر ریکہ کر روک دیا گیا کہ توان سے نہیں ہے لہٰذا پیچے بہٹ جا فرائے ہیں جب ہیں انفاض پرا عتراض جا فرائے ہیں جب ہیں بیدار بہا توسخت خوفز دہ تھا اور حزن و طال اور غم واندوہ سے ندھال حضرت ابن الفارض ہے متعلق ہی بیرعقبدہ رکھا اور دوانکارسے توبیل الفارض کے متعلق ہی بیرعقبدہ رکھا کہ وہ اولیاء التہ سے ہیں۔ دوبر سے سال اسی رات سویا نو بھر وہی خواب دیکھا اور القت کو علان کرتے ہوئے سنا ابن الفارض کی جا عت کدھر ہے ؟ وہ آئی اور جنت میں داخل ہو جائیں رہی ہی ان کے ساتھ شامل ہوگیا اور جنت کے دروازہ پر ہینے گیا تو اس وقت مجھے کہا گیا ہاں اب اندر داخل ہو جاکیوں کر تو انہیں سے ہے ۔

ایک عظیم فقیہ اور حلبی القدر عالم کا بہ معاملہ و کھی اور عبرت عاصل کرو۔ اور ظاہر سبی ہے کہ ان کو اپنے شخ حضرت انم کر کریا کے ما قد تعالیٰ کی برولت بہ خواب اور منظر و کھا ہا گیا تا کہ اس فاسد عقیدہ اور باطل نظریر سے توب کریں اور النٹر تعاسلے کے ولی کے حق میں برعقیدگی اور بداعت اور کی بنیائی اور بھیرت وفراست حق میں برعقیدگی اور بداعت اور بالا خرعظیم خمران اور بالکت سے دوجیار ہوئے۔
سے محروم ہی رکھا گیا اور بالا خرعظیم خمران اور بالکت سے دوجیار ہوئے۔

سوال - اگر برکہاجائے کہ ان حفرت پر صرف عوام تہم سے توگوں نے اعتراضات نہیں سے بلکہ علیں القدرائمہ دین مثلًا علامہ لبقینی سے سے کرعلامہ تفاعی اور ان سے تلا مذہ کس نے اعتراض و تنقید سے گریز نہیں کیا جن ہیں ایسے لوگ بھی ہم جن سے آپ دعلاملز ہن جی) نے جسی اکتسابِ فیض کیا ہے ؟ لہٰذا اعتراض و تنقید کی مجائے اعتراف و تسلیم والاراست کیوں اختراف کو تندوج ہ کے بیش نظرافتیار کیا ہے ۔ جو دب یہیں نے اسے مطریقہ تسلیم واعتراف کو چندوج ہ کے بیش نظرافتیار کیا ہے ۔

وحب اول بہارے نیخ واستاذ سنظم وصل میں محقق الاسلام اور شہروار میدالدین تفیا زائی سے فقل کیا ہے جہروں سنے ابن المقری کے اس قول کا رد کیا کہ « من شک فی کفر طاکفۃ ابن العربی فہرو کافر » جرشخص ابن العربی کی جماعت کے کافر ہونے ہیں شک کرے تو وہ کافر سے بیان معلاء اللہ الاردیگرا کارنے ہیں شک کرے تو وہ کافر سے بیان مواقع ہے کہ موہ انتہ اخیار سے بی اور ایک معنی میں انتعال اور دیگرا کا اور دیگرا کا اور دیگرا کا اور دیگرا کا اور دیگرا کی اصطلاح کے سے اور دیگری سے مطابق محقیقت سے کہر می قوم نے ایک لفظ کو کسی معنی میں انتعال کرنے کی اصطلاح بنالی موتو وہ اس میں ان کی اصطلاح کے مطابق محقیقت ہوگا اور وہ معنی ال کے نردیک متعین ہوگانہ کم جدور سے کو کسی محقیق ہوتا ہے تو اس سے بسا اوقات السے کلیا موزو ہو ہے جاتے ہی جو اس میں مول واشحاد کا دیم میدا ہوتا ہے حالا انکہ ورحقیقت ان کے نردیک بن حلول کا عقیدہ ورست ہے مرزد ہو نے جاتے ہی جی سے حلول کا عقیدہ ورست ہے اور منہی اتحاد کا۔

وجہ ڈانی - ہما سے امکرا علام ہیں سے اہم رافعی نے عزیزی ہیں اورا ہم نوری نے روضہ اور مجوع ہیں علیٰ ہذا القیاس دیگرا کا برنے تھر رسے کہ جب مفتی سے کسی ایسے لفظ کے شعلق نتری طلب کیا جائے جو کفرا ورعدم کو کے درسان دائر مہر اور سر دواحتمال رکھتا ہو تومفتی فورًا اسٹ شخص کے قتل کومباح اور اس کے خون کو رائیگال قرار نہ دسے۔ اور نہی اس کے ۳- اس طری شیخ امام، علامه بحقق بتما فعی اصولی تاج الدین کی میں خاتمہ المحققین المتاحزین، واسطه ،عقاد تحقیق زکریا انصاری میں استان المران بیان المران المران

علامر ابن چرفرانے ہیں ہیں شیخ عارف علام الوانس البکری نے شیخ علامہ جال الدین صابی کے تواہے سے بتایا اور علامہ موصوف ہما سے شیخ جلیل ذکریا کے اجل تلا مذہ سے ہیں۔ فرمانے ہیں ہیں حضرت شوٹ ابن الفارض پراعتراض کیا کریا تھا ہیں نے نواب ہیں دیکھا کہ فیامت قائم م بکی ہے اور میرے کندھے برز اوراہ اور سفرخ چرہے جس نے ان کو پوجس کررکھا ہے اورانہائی رنچ وقعب ہیں مبتل کررکھا ہے۔ اسی اثنا ہیں ہیں نے کسی اعلان کرنے والے کا اعلان سے ناکہ ابن الفارض کی جاعت کرھرہے ؟ کونواص نے جبی حرف سن رکھا ہے دیکھنا نصیب نہیں ہوا اور عوام نے تو نام کہ نہیں سنا - اگر بی کتاب حضرت شیخ نرکم بااور دوسرے اکا برائی علم نے تالیف کی ہوتی جن کواس مقدس کروہ سے نیاز مندانہ تعلق سے توسو نے کے پانی سے کھی جاتی (اور ہرایک کی انکھوں کا نورا ور دل کا سرور ہوتی) کیول کہ اس موضوع ہراس کتا ہے جبی کوئی کتاب ابنا سرنوان کو و کیسنی نصیب نہیں ہوتی۔ لیکن -

كُدُّ نُمِّدُ هُوَكَدَءَ وَهُوَلَدَهِ مِنْ عَطَاءِرَةِكَ دَمَا كَانَ عَطَاءُرَةِكَ مَخْطُورًا -مَمْ سِب كو مدود يقي بن - إن كوسى اور إن كوسى (اور سيمها سے رب كى عطار سے لمے اور تبها سے رب كى عطاير كوئى روكا ك اور نبيش نہيں ہے -

بقاعی مرحوم نے ان اہل الندریا نکار واعتراض میں حدسے شجا وز کیا اوراس ضمن میں بہت سی کتا ہیں تا بیف کرڈ الیں جو سرامر
تعصب اورم ہے دھرمی بیشتمل ہیں اور ناراستی و کمجروی بر محتوی ہیں۔ ہیں وجہ ہے کہ اس کے علیم کرتب کو اللہ تعالیے نے خبر و
برکت اور نفع و افاصر سے محرم کردیا بلکہ اس سے بھی فہیج ہزار سے دوجار کر دیا۔ اوروہ سے ہے کہ اس کی بیان کر وہ منا بہت آیات
میں اس پر مواخذہ کیا گیا۔ اس کی تکفیر کی گئی اور اس کا نون را برگان قرار دیا گیا اگر بعض اکا برسے استعانت نہ کرتا اوروہ ازمہ فوارث
اس کو اس ورط سے نہ نکالیت تو اس کا خون بہا دیا جاتا اور برے انجام سے دوجار بوتا گرمہ بھی کیا کہ ہے کہ اس قروع کم وفضل کے
باوجود صالحیہ ہیں اس سے علا نیہ تو برکر ائی گئی اور سنتے سرے سے اس کم لانا ہڑا اور سخد بدا سوم وا بھان کرنی ہڑی ۔
اس کے تلامذہ بھی اکا برعلی و تھے گراس کی افتدار وا تباع کی وجہ سے اوراس کے نظریات کو اپنیا نے کی وجہ سے ان میں ہوئی اور بعض کو تو تا لیف و تسایف کی توفیق ہی نہ ہوئی اور بعض نے نقر میں کا بی تصنیف کیں جوفعاصت
اس کو تی بھی مرآ مدور گار زبین سکا دین نقتا زائی وغیرہ اکا برین کے ممالی تھیں لیکن کسی نے ان کی طوف ذرہ بھی نگا ہ النفات نہ اور ساست و ملاحت میں عاد مستعدالدین نفتا زائی وغیرہ اکا برین کے ممالی تھیں لیکن کسی نے ان کی طوف ذرہ بھی نگا ہ النفات نہ اور ساست و ملاحت میں عاد مدسول نفتا زائی وغیرہ اکا برین کے ممالی تھیں لیکن کسی نے ان کی طوف ذرہ بھی نگا ہ النفات نہ اور ساست و ملاحت میں عاد مدسول نا بھی اور ان کی ان بھور کی کی بھی سے کہ کی سے دو کی سے دور اس کے نظر بات کی طوف ذرہ بھی نگا ہ انتفات نہ اور ساست و ملاحت میں عاد مدسول نواز کی نواز کی دور سے دیا ہور نے بیں عاد موجود کیا تو تا تھا کہ بھی اور میں کیا ہور کی کر بھی نگا ہ انتفات نہ موجود کی سے دور کیا ہور کیا ہور کیا ہور کیا ہور کیا ہور کیا گئی کی دور سے موجود کیا کہ کر بھی نگا ہ انتفات نہ موجود کیا کہ کر بھی کیا تھی کیا کہ کر بھی کیا کی خوب کر اس کی کر بھی کیا کیا کی دور سے کر اس کی کر بھی کر انسان کی کر بھی کیا کی خوب کی کر بھی کر کر بھی کر اس کر بھی کر بھی کر بھی کر بھی کر بھی کر اس کر بھی کر بھی کر بھی کر بھی کی کر بھی کر بھی

اٹھائی بلکہ ہوگ ان کا بوں سے تعت شنغ اور سزار ہیں۔

مجھے اسے ہوگوں میں سے ایک صاحب المب الشریت تلدیمی ماصل تھی ہیں تا میں دلی ۔ ان کوضیق النفس کا عارضہ ہوتی ہوا۔

اور سے اس حقیقت کا علم نہ تھا کہ ہوصاحب المب الشریت تلدیمی ماصل تھی ہیں بہ مال ایک دفعہ ان کی مبلس ہیں سبری کا بوالفار فن کا ذکر ہوا اور ان سے پوچھا گیا کہ ان سے متعلق آپ کی رائے کیا ہے تواہوں نے کہا۔ وہ بہودہ گوشاع ہے اور نا پختہ کلام کا مامک۔

بھر دریافت کیا گیا کہ سرید کیا کہ ہنا چا ہتے ہوتو اس نے کہا وہ کا فر ہے ۔ میں یہ کلام سن کریتی و تا ب کھانے سے سکا اور سرا با اضطراب

بی ایس کو ضیق النفس کے عاص بڑھ ہوئے اس سے جہرے سے تو ہو کے آثار معلی موسے کیا اس کے ساتھ میں ایس کو ضیق النفس کے عاص نہیں ایس اس کے متاب کا ارفض تو ٹوا۔ اور وہ دار فانی سے رحلت فرا ہوا۔

میں نے ازرہ اخلاص مشورہ دیا کہ اگر آپ ابن الغارض کے حق میں اپنا عقیدہ ودرست کر لیں تو میں خمات دیتا ہوں کہ الدتوا کی آب کو شفا عطافہ ما دیس کو سے کہ آثار قطعاً نا پید ہیں۔

آپ کو شفا عطافہ ما دے گا۔ انہوں نے کہا بیمرض جھے سالہا سال سے لاحق ہے اس کے دور ہونے کے آثار قطعاً نا پید ہیں۔

آپ کو شفا عطافہ ما دے گا۔ انہوں نے کہا بیمرض جھے سالہا سال سے لاحق ہے اس کے دور ہونے کے آثار قطعاً نا پید ہیں۔

آپ کو شفا عطافہ ما دے گا۔ انہوں نے کہا بیمرض جھے سالہا سال سے لاحق ہے اس کے دور ہونے کے آثار قطعاً نا پید ہیں۔

قتل وغیرہ کا حکم دے۔ بلکہ اس شخص سے اس کا مقعد و مطلب دریافت کرے اگرا بسامعنی باین کرے ہو موجب کفرنہ ہوئے ہوئے اس کے ساتھ اس تصدوارا دہ کے مطابق سلوک کیا جائے۔ ان عبارات کو مدنظ رکھتے ہوئے ان لوگوں کے فتوی کفنر کا گڑر کرد تومعلوم ہوگا کہ ہولوگ اس عظیم خصیت برطون و شنی کر متے ہیں اور ان برجز می اور حتی طور سرفتوی کفر لگاتے ہیں وہ گریا اندھی اور فتا میں ہوئی کو لگا تے ہیں وہ گریا اندھی اور فتا میں ہوئی کے اس میں ماہ راس ہو کا کون کو بہرہ کر دیا ہے وہ غور وفکر کے درسے ہی تھی ہے۔ اسٹر تعاملے سے ایس اور ان کے کا نون کو بہرہ کر دیا ہے وہ غور وفکر کے درسے ہی تا کہ پہنچے سے قام ہیں اور حق سننے سے جو کا مندی کا میں ہوئی ہیں اور میں چیزان کے قہر خدا و ندی کا نشا نہ بننے کا سبب بنی اور ان کے علی صفح اندوز نہ ہو سکنے کا موجب بن گئی۔ بنی اور ان کے علی صفح اندوز نہ ہو سکنے کا موجب بن گئی۔

وجه سوم ،- ان حفرات کاعلم وافرادرز مدکامل نیز دنیا اور ما سوی الشرسے قطع تعلق اس امر کا متقامی ہے کہ وہ اسس قیم
کے بیچے وشنیع مقالات وکلمات سے منزہ وبراہوں لمیذا ندرین صورت ان برترک انکار میں رانچ اور موزوں ومناسب ہے کہ کہ
ان کی عبارات وکلمات درحقیقت ان معانی برحمول میں جوان کے نزدیک مصطلح میں لہٰذا جب تک ان کے اصطاع معانی
کی مونت تامہ حاصل نہ مواوراس طرح کے کلمات کا صبحے مدلول ومفہوم معلوم نہ ہوان پر اعتراض وانکار کا کوئی جواز نہیں ہے ؛ اورجب
کی مونت تامہ حاصل نہ مواوراس طرح کے کلمات کا صبحے مدلول ومفہوم جائزہ نہ نے لیا جائے اس وقت تک تنقید و جرح کی کوئی
درجرح کی کوئی

اور محدہ تعالی ان براعتراض وانکار کرنے والے عام لوگ ان کے مصطلح معانی ومطالب سے بالکل جاہل و بے خبر ہیں۔ کیو نکہ ان میں سے کوتی بھی ایسا نہیں ہے جس کوعلم مکاشفات ہیں رسوخ ومہارت حاصل موبلکہ انہوں نے تو ان علوم کی بوبک نہیں سونگھی اور کسی کو ان سر دان خدا کے ساتھ کبھی فریمی تعلق می نہیں رہا اور نہمی کسی نے اپنی زمام اختیاران کے ہاتھ ہیں دی ماکم ان کی اصطلاحات سے باخر بھی ہوسکے جہ جائے کہان کا احاطہ کرسکے ۔

ازاں بعدعلامراین جرنے ابن المقری براس طالفہ کے بی بین، روض، کے اندلاس قسم کی جیسے عبارت ذکر کرنے پرسخت تنقید فرنائی اور کہا۔ برامر بطور تواتر ثابت ہے کہ جس شخص نے بھی اس مقدس جاعت کے جی ہی نہاں طعن وتسٹینع دراز کی الٹر تعاملے نے اس کے علوم سے مخلوق کو ستفید نہیں ہوئے دیا بلکرا بسے لوگوں کو انتہائی قبیح اور رسواکن ہماریوں ہیں بتہ لی کڑ زبانی کلامی بات نہیں ہم نے بہت سے منکرین ہیں اکس امر کا مشاہدہ و تجرب کیا ہے۔

علامہ بقاعی کود کیھئے میں کا بر اہلِ علم سے ہوئے کے ساتھ ساتھ عباوت و ریاضت ہیں ہی درج غائت کو بہنچے ہوئے تھے۔ انہیں ذکا وت اور حافظ کی دولت فرا وال عطام وئی تھی علی النصوص علوم تفسیر وحدیث میں ان کی مہارت اور حذاقت بیان سے با ہر تھی اور وہ بے شمار کتا لوں سے مصنف جبی تھے گرالٹر تعالیٰ نے ان سے علوم اور تا لیفات سے منفنت کے ٹران سلب کر سلئے۔ انہوں نے فران مجید کے باہم ربط اور آیات میں منا مبت سے متعلق دیں علیدوں پیر شمتی ایک کتاب تا لیف فرائی ہے جب الم عزالي كے كلام كاحاصل معنى

حضرت جہ الاسلام غزالی کے اس ارف دکا دراصل مطلب بیز تھا کہ جب اللہ سبحانہ و تعالی کے صفت کوین و تحلیق کا تعلق اس عالم کی ایجا دسے ہوا اور اسے تتم سے منصفہ ہور و شہو دیر عبوہ گرکیا جس کے ایک حصہ دونیا) کو ایک خاص مدت کا مان کا کھا اورہ فرما یا اور ایک حصر کا اورہ کا نعلق دونوں حصول کا ارادہ فرما یا اور ایک حصر کا تعالی دونوں حصول سے عدم سے مو یکونکہ قررت باری تعالی امریکن سے موتا ہے اور دنیا وانوں سے دونوں کے عدم سے اس کا تعلق لااتہ متنبع نہ سہی لیکن لغیرہ متن مزدر ہے جس طرح بیان کیا جا جہا ہے ۔ اور اس عالم کا بالیک بند معلوم کرنا محال حقیم الولام بات ہوگیا کہ اس کی ایجاد ابن غایت حکمت اور اتقان واحکام بر ببنی سے اور سب اوضاع عالم سے بدیع ترین وضع و متیت پرموض و جودیں آیا ہے ۔ جب کم اس کے علاوہ کئی دومری صورت پراس کامو جو دہونا مکن ہی نہیں کما قلنا ۔

دورے فقم کے وہ لوگ بنی عن کامفصد ابل اسیام کے ساتھ خلوص و مہدری کا اظہارہے اور ان جابل منصوفہ کو حضرت ابن العربی کی آن بوں کے مطالعہ سے بازر کھنا جو علوم رہمیرادرا حوال کشفیہ سے مطلق جابل و لیے خبر ہونے کے با وجود حضرت نئینے اکبر اور ان کے متبعین کی کنا بوں کا مطالعہ کرنے بین اور ان سے لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے حقیقت سے مرعکس سمجھے ہوئے مفا میم ومطاب کو بل جھ بک بیان کرتے بین اور اسلام کی بجائے کو کے قریب ترموجاتے ہیں۔

جابل صوفير كيعض كفريات

ہم نے ایسے عقل ودانش اور دین وابیان کے دشمن بعض مدعیانِ تصوف کو دیکی ہے جورمفان المبارک بمی ون کوعلانیہ کھاتے پنتے ہیں۔ اور ہے دیش لوز ڈوں کے ساتھ جما مات بین ہیل جول مستحقہ ہم اوراس سے جی قبیح ترافعال کا ارتکاب کرنے کے با وجو د کہتے ہیں ہم صوف اللہ تعالیے پرنظر رکھتے ہیں اور اس کے دیوار میں متعزق ہوتے ہیں۔ اور علال وحزام اور اوام و نواہی کا تعلق ہم سے نہیں ہے بلکہ ان کے مخاطب مجوب دیوار و محووم شہود فقہا رہیں جو ہم پراعتراف و انسکار کرستے ہیں۔

نیزایک ایسی جماعت کو بھی دیکھا ہے جو آرگؤں کے اموال کو مبائح سیجھتے ہیں اور کہتے ہیں تمام ان یا اللہ تعالیے کے ملک بیلی، اور مہت ہیں تمام ان یا در مہاں تھی میں انٹیا میں تھرف اور مم اللہ تعالیٰے بندسے ہیں دلہٰذا مولی سے عبید کو مولا کی الشیعا میں تھرف کا حق سیے اور ا ذان واجازت کی خرورت نہیں ہے)
کا حق سیے اور ا ذان واجازت کی خرورت نہیں ہے)

بعق ایسے اوگوں کو بھی دیکھنے کا آلفاق ہوا کہ حفرت شنے کی کما اوں کے مطالعے میں نمازا ورجا عن جیسے ترعی فرائفن و واجبات کونظرانداز کردیتے ہی دیگر احکام کا توذکر ہی کیا ۔ ایسے لوگوں کی سفا ہت و بسالت شک وشبہ سے بالاتر ہے اور اہیں شنے اکبر قدس مرہ کی کمالوں کے مطاب سے سے بازر کھنا حزوری ہے۔ اس لئے نہیں کہ ان کما بول میں البیا ذبا لٹد کوئی نقص ہے بلکہ یں نے کہا خواہ جننے سال کا ہی سہی آب آزما کے دکھیں۔ جب ابنوں نے صحتِ اعتقاد کی ہامی معربی تومرض میں روز بروز تخفیف ہوتی گئی۔ ایک ون میں ان کا ہم سفر بنا تا کہ ال کے جس اعتقاد کا جائزہ لوں۔ توانہوں نے کہا۔

ا ما ذات الربل فلا الحكم علیمها بگفروا ما کلام فیفید ما موکفز - اس شخص کی ذات کو تو کافر نہیں کہ استداس کے بعض کلمات کفر میں میں ۔ بیں نے کہا ظلم دون فللم ۔ پیرطلم اس پہلے فللم کی نسبت کم ہے گر تو سبر خال نہ پائی گئی ۔ بیں فیرت ایمانی کے تفاضہ کو ورا کتے بغیر نہرہ سکا چنا نبچہ ان کے پاس پڑھنے کا سلسلہ کلیتہ ترک کر دیا ۔ اور وہ مرض جس ان کو لازم رہائیکن پہلے کی نسبت ذرا کمی تھی۔ ایسینی جنتی کی بداعت ادی بی آئی اتنی می سرض میں کمی آگئی)

علامہ بھاعی سے تلامذہ میں سے علامہ أورالدین محلی میں کہا کرتے تھے۔ ما خادت الوجل خلاا حکم علیہا بلفد و اما علامه فقید ماھ و کمفز - ابن الفارض کی ذات بر کفر کا حکم نہیں لگا تا لیکن اس سے کلام میں کفز بات موجود ہیں۔ سوال بعض منکرین ومعزضین سے کلام سے اللہ تعالیے نے لوگوں کو نفع بھی نجشا ہے دا آپ کے اس دعوای کی صحت محل نظ میں۔

جواج منگرین دونسم به برایک فیم وه بیج نه برای انکارواعتر اض محف تعصب وصد کی بنایه کی اوران کے پیش نظرا به اسلام کی تعمیر دری اوراخلاص نهایی تھا۔ بلکہ ان کو عرف بینی چیز مجبوب ومرغوب تھی کہ ابناء زمان کی مخالفت ظاہر کریں اوران سے متعلق بحیث غرب اور ظاہر کر کے ابنا امتیان مقام ظاہر کریں اور دگرائیں کہ ہم غلط کو غلط کہنے میں کس قدر بیا ک بیں اور بے خوف اور نارووغیرہ وغیرہ بینی بیاغ اص فاسداور نمیات کا سدہ ان سمے بیش نظرتھیں اور جن میں ذرہ بھراخلاص نہیں تھا۔ چیانے بھلامہ تھاء علاء الدین سخاری اوران کے متبعین کا بی مطبح نظرتھا۔

علامرتفاعی کا تعصب تواس عذب نجاوز کرچکا تھاکہ اس نے جبۃ الاسلام الم غزالی کوھی معاف نرکیا اوران کے تول دلیس فی الامکان ابدع ماکان ابدع ماکان ابدی جن نجے پر نظام کا نبات روزاو ل سے بل رہا ہے۔ اس سے بدیع اورا نو کھے انداز میں اس کا چانا ممکن نہیں ہے ، پرخوب نقد و جرح سے کام لیا اورا لیے دلیک وغلیط کلی ہے اس تعال کئے کہ محلصین کے دل غیظ وغضب سے بھر گئے۔ حتی کہ ایک وفعرایک المی علم کوسلام کرنے گئے اور ان کو خالی مکان میں بایا ۔ اس نے موقع غنیت دیکھا جو آبا اٹھایا اور بقاعی کے سر برسانا شروع کر دیا اور زو کوب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے زجر و تو بہتے بھی شروع کردی کہ تو ہی وہ شخص ہے جو الم عزالی کے بربرسانا شروع کر دیا اور زو کوب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے زجر و تو بہتے بھی شروع کردی کہ تو ہی وہ شخص سے جو الم عزالی کے حق میں ایسے کلمات زبان پر اتا ہے قریب تھا کہ علامر بھائی صاحب راہی ملک بقام ہوجائے اگر شوروغل سن کرلوگ باگ نہ آب ہا تے اور ان کی گوفلامی نہ کرئے اور اندیں مالت مرحائے پر لیقاعی کا خون بہا مانگنے والا بھی کو تی نہ برتا اور نہ براہ لینے والا و بور اندی سے اس طفر و تشخص کے عبار کو دور کردیا ۔

ان اکابرامت اور اخیار طنت کے بابرکت اقدام کے سابیہ یں اٹھا نے اور ان کے فیوض وبرکات سے ہمرہ ورفرائے صدف۔ محد کرمیم علیہ اکہ واصحاب الصلواۃ والتسبیم والتشریف والتکرمیم۔

كرامات ابن العربي

ا مام ابن جسے دریا فت کیا گیا کہ حضرت الشیخ ابن العربی کی کتا بول کے مطالعہ کا کیا عکم ہے ؟ تو انہوں نے جو اب دیتے

ہوتے فربا یا جرکھے ہم نے اپنے اکا برمشائنے و علما ہوا ور ارباب حکمت و دانش سے نقل کیا ہے کر اُن کے نام نامی سے باران رحمت
طلب کی جاتی ہے اور تحریر احکام ، بیان احوال اور تو بینے معارف و مقا مات بیں جن بریا عتما و کیا جانا ہے وہ برہے کہ حفرت شیخ
اولیا ، عارفین سے بہیں اور علما ، عالمین سے اور ان سب کا اس پر انفاق ہے کر آپ اپنے زمانہ کے علمار بی سے بہت زیادہ علم فضل
کے مالک تھے اور وہ سرفن ہیں بتبوع و امام بہی ہذکہ تا بع اور مقلد محض - اور میدان تحقیق و تدفیق اور شفت و بیان نیز فرق جمع پر بحث اُ
کام عین پر پیداکنار سمندر ہمیں جن کی جوانیوں کا سما تھ نہیں دیا جا ساتھ اس کے مات و کرو ہات سے اجتمال کی گنجا کش ہے
اور یہ منا لطر بیں ڈوالنے کا اسکان وہ اپنے الم زمان میں سب سے نیا دہ محمات و کرو ہات سے اجتمال کرنے والے ہیں ۔ اور
اس پر وضو کے سوالتی و واحق کو قیاس کر سے ربینی خوراک ہمٹر وب اور ان کالازمی تقاضا بھورت بول و برازوغیرہ گویا وہ ایک
ومؤیر اتنا عرصہ تب قائم ہے جب خورو نوشش سے بھی اس عرصہ کمل اجتناب رہا)

تنیزان کو اس سے جی عجیب ترمیعا دائے اور استہیں کی سے ایک میرہ ہے کہ انہوں سنے جب اپنی کیا ب فتوحات مکیہ کے اوراق کو الگ الگ کرکے بغیر جزبندی اور جلد کے اور بغیر کئی سامان حفظ وصیانت سے کعبہ کرمہ کی تھیت پررکھ دیا چنانچہ وہ ایک سال تک جھیت پر بڑی رسمی نہ توبارش نے اس کو نفقان پہنچا یا اور منہی آ تدھی وغیرہ نے اس کا کوئی ورق اڑا یا حالا تکہ مکر مر یں بارٹ راور آندھی کبٹرت آئی رسمی اسٹر تعالیے کا ان کی اس کتاب کوان دونوں تباہ کن چیزوں سے محفوظ رکھنا اس کتاب کی بارگا ہ فروندی میں فروندیت اور آئی ہے تواب اور احن جزار کے ستی ہونے پر اور اس نصیف سے عنداللہ محود و ممدوج مہونے پر بہت محلاوندی میں عظیم ترین دلیں ہے اور انتہائی قوی بر ہاں ۔

المندان برانکارواعتراض قطعًا مناسب بہیں ہے بلکہ وہ زمرِقائل ہے اور عقرض کو فی الفورتیا ہ وبرباد کرنے کا موجب جیے
کہ ہم نے اس کی ہاکت آفرین کا ان لوگوں کے حق میں مشاہدہ و تجرب کیا ہے جن برالتٰدتعالیٰ کی طوف سے غضب وقہر کا فیصلہ ہو
چکا تھا۔ انہوں نے اس امام جلیل اور عارف کا مل کی ذات برز بان طعن وراز کی تو الشرقعا سے نے ان کے اصول و فروع اور
اصل ونس لوبر بار کرکے رکھ دیا * فاصّ بھٹی ایک ڈیٹر کی اللہ مسکم کی گھٹر ،، وہ اس مال ہیں ہو گئے کہ ان کے مون ساکن ہی نظر
اصل ونس لوبر بار کرکے رکھ دیا * فاصّ بھی نہیں مثنا) لہذا ہم ایسے لوگوں کے احوال بدسے فدائے بزرگ وبرتہ کی بنا ہ

ال کے مجوزہ نقص ہونے کی وجہسے -

ان میں سے کچھ ایسے ہی ہیں جو کہتے ہی عالم قدیم اور غیر سبوق با لودم ہے۔ اور کفار کو جہنم میں عذاب نہیں ہوگا ہے بہیں نے ان سے دریافت کیا کہ اس قول کی سند دولیل کیا ہے تواس نے کہا حضرت شیخ اکر نے اس کی تقریح فر مائی ہے۔ د کھیئے اس حالی نے بال نے شیخ کی عبارت سے کس قدر د حوکا کھایا اور اس کوسطی اور ظامری معنی پر حمل کیا بلکہ اس کوا بیا عقیدہ بنالیا۔ اور سرمنہ جانا کہان کا قطعًا یہ مقصد مہیں ہے جیسے کہ خود شیخ نے ہی اپنی بعض کتابول میں اس حقیقت سے بردہ اٹھا یا ہے۔

سے ہی لوگوں کے متعلق خورشنے اکبر قدرس سرہ نے فرط یا ہم الیی قوم ہی جن کی گتا بوں کا مطابعہ حرف ان کے لئے حلال سے جو مہاری اصطلاحات سے واقف ہیں اور حوان سے بے خبر ہیں ان کے بیٹے ان کتنب کا مطابعہ حرام ہے بغور کیھئے اسس امام جلیل نے کس قدر واضح عبارت اور صربح نص کے ساتھ ان جہلا ۔ اور مغرور مدعیان تصوف اور دین کے ساتھ استہزار اور تعظیما کرنے والے بیدنیوں پران کتب کے معالعہ کی حرمت کافتوی دسے دیا ہے۔

الغرض اگران مقدس اولیا رکوام براعتراض وانکا رکرنے والول کامقصدایسے جاہل اور بیدین لوگوں برزجر، و تو بیخ ہے تو پھرانکار واعتراض میں حرج نہیں ہے اور وہ حفزت شینے اوران کے اتباع کے قہر و عبال اور غیظ وغفب سے امون ہیں کیونکہ وہ دراصل شینے اکبر قدس سرہ العزیز کی ہی غرض وغایت کو پوراکرر ہے ہیں تعنی نا اہل لوگول کو ان کی کتا بول کے مطالعہ سے دور رکھر سے ہیں۔

لطبیفه ۱- بعض منکرین سے حب بیروال کیا گیا کہ آیا تو اس بات پرراضی ہے کہ بردز قیامت شیخ می الدین بن العربی تھے۔
خصم اور تقابل فریق ہوں حالانکہ وہ اولیا رالٹہ ہے ہی را وراولیا مالٹہ سے ضومت موحب بلاکت ہے) تواس نے کہا ہاں ۔ کیوں اگر
صفرت شیخ حق پر ہی تو ان کومنکشف ہوجا ئے گا کہ میرا اعتراص وا نکار عرف اور مرف رضام المی اوراس کے دین کے تحفظ کے لئے تھا۔
لہٰذا وہ اس میرخوش ہوں گے نہ کہ اراض اور منقبض اور اگر دنوز بالٹر) باطل بر بہی تو مبرحال غلبہ جھے ہی حاصل ہوگا لہٰذا میں ہرحال ہیں ان کے قبر دغضب سے محفوظ ومعنون ہوں ۔

ان کے قبر دغضب سے محفوظ ومعنون ہوں ۔

مقام غورہے استخص نے کس قدرانصاف سے کام بیا حالا نکہ وہ درجہ کمال سے بہرحال گراہوا ہے کیو کمہ اولیا راللہ کے آگے سرسلیم خم کرنے میں ہی عافیت ہے۔ بیکن مغرضان کام قسم بہرحال پہلے قسم سے بہترہے اور معترضین ومنکرین میں ہے جس کاعلم بھی چھیلا اور عام ہوا تو ہم میں جمیس سگے کہ وہ پہلے گروہ سے نہاں تھا بلکہ دوسری قسم سے تھا۔

منگرین پر بھائی سخت تعجب موہا ہے کہ وہ امام غزالی کے اقوال کی حقا بنت کو کس طرح نسیم کر لینتے ہیں اور ازر ہ تعصب منصور حقارت کے کام کوبری سمجولیتے ہیں حالانکہ ان ہیں سے اکثر کلمات ایسے ہیں جن کاصواب اور حق ہونا تو در کناروہ کسی سناسب توجیہ اور صواب ورحق ہونا تو در کناروہ کسی سناسب توجیہ اور سوب صواب وحق کے قریب تا ویل کے جبی تعمل نہیں ہیں سگر شیخے می الدین ابن العربی کسے کام کی توجیہ و تا ویل نہیں کر تھے ۔ اور بیرسب شاخسانہ ہے تعصیب شدید کا اور حدم نرید کا میم الشرنعا سے سلامتی کے نواست گار ہیں۔ اور آرز و مند ہیں کہ وہ ہمیں بروز قیا

رکے پرآتی ہی نہیں اور ایسے عجائبات مذکور ہیں جواسرار اکھیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا سلسلہ خیر درکت کہیں ختم ہوتا ہی نہیں ان میں مقامات کا ملین کو ایسے حین پرائے ہیں بیان کیا گیا ہے کہ دوسرے لوگ اس انداز بیان اور اساوی تقریرے قاصر ہیں اور اسحوال عادفان کو ایسے حین بیان سے عاجز ہیں۔ ان کتا بول ہیں اور اسحوان کو ایسے حین بیان سے عاجز ہیں۔ ان کتا بول ہیں اسرادور موزو کو ساوہ الفاظ کے بس میں بڑی عمد کی کے ساتھ عادفین کے سامنے رکھ دیا گیا کہ صوف دہی ان سے محلوظ اور لطف اندوز ہو سکتے ہیں جن کے حریم ہوم کے گرومون وہی علما در باندین گھوس سکتے ہیں جو شریعیت غرار کے احکام طاہر اور اسمار و لواطن کے ہوری طرح جامع ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جوان صنفیان کی فضیلت کا کما حقوا عزادے کرتے ہیں اور الن کتابوں میں بیان کر دہ اخلاق و احوال معاون اس میں بیان کر دہ اخلاق و احوال معاون و مقابات اور اشارات و کمالات برلور می طرح اعتماد کرنے والے ہیں۔

کیوں نہ ہویہ دونوں اہم جن کے متعلق سوال کیا گیا ہے سوک و معارف کے اہم ہیں ۔ اور ان اخیار و مقبولان ہارگا ہ سے ہیں ، جن کو النٹر تعاسے نے غایاتِ لطائف اور لطائف عوارف کا عطیہ بحثا ۔ اور ان کے دلوں پرسے اغیار کی محبت کا بجاب آثار پھینکا ہے۔ بلکہ ان کو اپنے ذکر دفکر اور معرفت و شہو دسے آباد و معمور کیا۔ اور ان برانی رضا مندی اور شاہت کے دھانے کھول دسئے ہیں بلندا وہ اپنی طاقت و استعماد کے مطابق واجب ولازم طاعت دفعرمت کاحق ا داکرنے لگے۔ اور ان برا پہنے قرب و دسکے می سے متعابی و صلانیہ و فرانیہ کا جرار فرمایا ۔

اے النّریم جناب میں وسیدین کرتے ہوئے النجار کرتے ہیں کہ ال دو انتہ کرام کی ٹیری گفتگو اور کام پر رحمت ورضوان کی گفتگو درگھٹا مئی بربا۔ اور انہیں اپنے قریب جنت الفودوس کے اعلی مقابات پر فائز فریا۔ تو ہی خان و منان سے ہذا۔ اور بربات بھی ذہن نشین رہے کہ ان الیفات کا بعض ایسے لوگوں نے بھی مطالعہ کیا جو عامی سطی تھم کے تھے اور علم وففل سے کورے لہٰذا ان کے منانی دفیق اثنا را اور انہوں نے ان کا مطالع جاری رکھا۔ حالا کہا ہم الور اللہ الم الیوں نے ان کا مطالعہ جب کہ بران مقاب کا اللہ کے اور الارت خانی دغیرہ سے دور تھے جب کہ بران مقاب کے حوام میں دور تھے جب کہ بران مقاب کے حوام تھے۔ نیز ان کتابوں کا سمجنا علوم خاہرہ تھے اسی سئے ان کے حقول دافہام مقصورت کی رسائی اور حقائق احوال دور اضاق کا ملہ کے ساتھ مزین ہوئے پر موقون نے اس کے اور ان کتاب کہ دور لوگ ان کمالات سے برام وقعے اسی سئے ان کے حقول دافہام مقصورت کی رسائی اور تھا کہ اور ان کا ان کیا اللہ تا اللہ ان کا اللہ تا ہم ان کے دور اور اور موام کے دور ان کا حادث کر لیا الہٰذا تیا ہمت کے دور ان کا ضارہ اٹھا یا اور عقیدہ میں المحادم ہیں کی دوش پر چل نے ان کا دائمی مطالعہ جاری کھا ان میں سے بعن کو ہم نے حول داتھ دکر کیا گئے۔ اور ان کا خاری کھا ان میں سے بعن کو ہم نے حول داتھ اسے دیے جبر جارت کو میں ان کے عظیم معانی سے ناواتھ نے طاق میں مقابل دور مرج ہم نے دور ان کے عظیم معانی سے ناواتھ نے طاق سے طاق سے بھی تاری کے عظیم معانی سے ناواتھ نے طاق ۔

يهى امر باعث وموجب سے اكثر ائمر كے نقدو جرح اور ردو انكار كا -اور سيمعترض حفرات كى حذاك معذور هي باي -

ڈھونڈتے ہیں اور ان کے اقوال سے سلامتی کے لئے انٹرتعا سے کی خباب پاک ہمی تفرع وزاری کے ساتھ دیست بدعا ہیں۔ مطالع کرنٹ کا حکم

رہا معالم حضرت بینے کی کتا لول کے مطالعہ کا توانسان کو لازم ہے کہ ہرمگن صورت ہیں اس سے اجتناب کرہے کیوں کہ وہ ایسے حقاتن پرشمل ہیں جن کا سمجھنا ہرا کیے۔ کے بہ ہیں بنہیں بلکھ من عرفاء کا بلین اور کتاب و معنت کے ماہری اور حقائق عوار وف اور عوار وف انسخت نظرہ ہے اور عوار وف انسخت خطرہ ہے اور عوار وف انسخت خطرہ ہے اور حوار وف انسخت کے بیا بانوں میں جیلنے کا جیسے خور ہم نے اس حقیقت کا ان لوگوں ہیں مشا بدہ و تجربہ کیا ہے جوعلم و وانش سے کورے تھے اور ان کتب کے مطالع میں بدا و مت رکھی انہوں نے طوق اسلام کو اپنی کر دن سے آبار ہوئیکا۔ اور تکا بیفات مشرعیہ سے بغادت کر کے شرک اکبر ہی مبتلا مو گئے اور دنیا و اعزت میں خائب و خاسر ہوگئے ذالک ہوالخران المبین ۔

نیزان کتابوں میں معض مقامات الیسے ہی جہاں عبارات کا ظاہر معانی مطلوب اور دلالا ت مقصودہ پر منطبی نہیں ہے اور م محضرت شیخے نے اپنی مقرد کردہ اصطلاحات پر اعتما دکر نے ہوئے اس امر کی پرفدا نہ کی لیکن سطی ذمینیت کا شخص ان کامطا لعرکرنے کے بعد ظاہری فہوم کوجوان کامقعود ومطاوب نہیں تھا ان کا عقیدہ ونظر سے ہجولیت سے اور کھلی کراہی ہیں جابوتا ہے ۔

علاوہ ازیں ان کی گیر بیار میں تعبی کتفی انور میں جواپنے آپ سے غلیب اور خود فر اموشی بلکہ خسی و خاتا کی و جود کوشن اہلی کی اسی جب علیم اکل میں جلا دینے کے وقت مکن ہے جب علیم المام و و باطنہ ہیں مکی مہارت اور کامل دسترس عاصل ہو۔ جوشخص اس جامعیت کا حامل نہیں ہوگا اور ان کرتب کا مطالعہ کرے گانو وہ مصنف کی مراد کے برعکس غلط معانی سمجھ بھٹھے گا اور خود بھی گراہ ہوگا اور دوسرول کو بھی گراہ کر بٹیھے گانومعلوم ہوگیا کہ مرے سے ان کے مطالعہ سے معاویات و مصنف کی مراد کے برعکس غلط معانی سمجھ کی اور خود بھی گراہ ہوگا اور دوسرول کو بھی گراہ کر بٹیھے گانومعلوم ہوگیا کہ مرے سے ان کے مطالعہ سے گریز میں ہی عافیت و سے متعاویات و مشوفات کا ان کی اور میں مندرج مباحث سے مقابلہ کرسے الہٰ ہاں کے حق میں ضروف تھیاں کا قطعًا کوئی اندیشہ ہیں ہے جب کہ و درسرے ہوگوں کو فقعیان نہ بھی ہوتو نفع کی امید کم ہی ہے ۔

البته صفرت شیخ کی تعض کتا بین ایسی بین بوصرف افعاتی عالید ادر احوال صالحه کی تربیت بین کام اتی بین اور سالک را و غدا کو زادراه کا کام دیتی بین ان کے مطالعے بین حرج نہیں ہے بلکہ دہ اہم غزالی ، امام البوطالب کی اور دیگرا کا برکی کتا بول کی مانند ہیں جو دنیا وائٹوت میں نافع اور کا را مد ہیں الٹر تعالیے ان کے صنفین کوکا مل اور بہتر جزاعطا فرائے۔

حفرت على مراب جرسے فتا وى حديثتي مي ابن العربى ، ابن الفارض كى كتا بول كا مطالحه كرنے كے متعان دريا فت كيا كيا تو انہوں نے فرمايا ان دونوں حفرات كى تاليفات كا مطالعرفى نغسہ درست ہے - بلكرستحب اور كارِنواب ہے - ان كتابوں ہي ليم فوائد مندرج ہي جودوسرى كتابوں ميں ملنے شكل بلكہ ناممكن مي اورا ليسے بہتر نتائج كا تذكر ، ہے جن کے فيوض و ركات كى بارسش ولی کبیرشنج انظریقیة انفلوتیرا در ائمة الحنفیدی سے عظیم الم سیدی السیدالمصطفا انگری اوران کے شیخ امام تعارفین بیدی السنخ عبدالغنی النا بلسی کا کلام جوسیدی مصطفانے نے ان سے نقل کیا بمورصزت علی القاری کے کلام کے ۔

(نبوط بی بین نے سیدی مصطفا انگری انحوثی کی ایک تن ب وکھی جس کا نام انہوں نے « لمع البرق المقا بات العوال فی زبارہ سیدی حسن الراعی وولدہ عبدالعال "رکھا میں نے مناسب مجا کہ ان سے افوارسے اس مقام سے مناسب چند فوائد کا اقتباس کروں۔
کیونکہ اس کا مولف اکا برعارفین سے ہے اور شہورائر اعلام سے جن کی جالتِ علمی تمام الم اسلام کے نزد کے مسلم ہے۔ بعداز جماع

التُّدِنّا لَىٰ کَ قضاء وفارے کسی کومیز نہاں ہے اوراسی قضارہ قدرسے برامرجی تھاکہ میں نے عرصہ درازسے رفیع القدروالثان صاحب المنا قب الشہروکی زیارت کا قصد کیا ۔ جن کے اوصاف کمال دو بہرکے سورج سے جھی زیادہ معروف و شہور مہر بیغی سیدی حن الراعی المحود الساعی اور مرسّد کا مل جواہنے مولا کے حقوق کی کما حقر رعائت اور حفاظت کرنے والے ہیں (ان برالٹرتعا لئے کا فضل ا اصان موجب تک کہ الٹرتعا لئے سے دعا کرنے والا کوئی جی شخص باتی رہے) میکن اعجی الٹرتعا لئے کی طوف سے اس عظیم مقصد کی تعیہ و توفیق کا زمانہ نہیں آیا تھا لہذا برامر موض التواریس ہی بڑار ہا اور النّد العلی الکبیر کی تقدیم شن سے برق انوارسے استفادہ مقدر کا وقت ابھی نہیں بہنچا تھا تا آئکہ وہ سعادت و نیک بختی کی گھڑی آ پہنچی جی میں زیارت اور قرب شیخ کے برق انوارسے استفادہ مقدر رہے ۔ اور اس بارگا و مقدر کی حاصری کے اوض عملایات نظر اسے ۔

اور وجراس کی میر ہوئی کے النّد تعالیٰے نے ہما سے مخلص احباب ہیں سے ایک کی ہمت وقوت ہیں تحریک پیلافرائی لہٰذا ہیں مجت کی اس وادی ہیں فلب ملیم کی جیرائلی وسر کردا نگی کے با وجود ہمراہ سے کرحلا اور اس امام ہمام ،عالم وعامل کی زبارت کے لئے چل ہڑا۔ اور بہ بات واضح ہے کہ ایسے امام و میتیوا کی زبارت کے گئے سفر کرنا مندوب وستحب ہے لکہ حق تو یہ ہے کہ اَنکھوں کی تبلیوں کو سواری بنایا جائے ندکہ قدموں پرچلا جائے۔ اور کتنا ہی خوب کہ ہے اس مخصوب کے ساتھ میں نے بیر کہا اور محبت کی ہولان گاہ بی محبوب کے در سامہ تارام فرمانوا۔

مُواللّه مَاجِعُتُكُمُوزُائِراً، إِلَّهُ دَءَيْتُ الْدُرْضُ تُلُونُ إِنْ وَكُذَانُنَكُمْ عَنْ بَاجِكُمُوالَة تَعَثَّرُتُ بِاخْيَالِيَ بَعُلايِن جَبِ جَهِ آبِ كَى زيارت كے لئے حاصز والوزين ميرے لئے لپيط دى گئى۔ اور ميرا عزم راسنے آب كے دروازے سے بھی نہ وٹا نگريہ كرميں اپنے دامن سے امک كرگر بِا اور مُصُوكر كھائى لينى آنے ہوئے طولانی مسافت جی محسوس نہ ہوئى اورجاتے ہوئے مراقدم برقعور کو گھا تا ہوالوٹا حتى كرميافت كى طولانی ليا انتها محسوس مونے لكى اورا ليے جبيب قريب كى زيارت كرنے والے كتى دفع اپنى آرزود كل اور حاجات كى تكييل ميں كا مياب و كامران ہوئے كيونكہ جُنفس ادب واحترام كے ساتھ اكا برين ملت كى

کیوں کم ان کامقصد صرف ہے ہے کہ ان جہلام کو ان ہاکت خیز زم روں سے بچا یا جائے نہ کہ ان کے مولفین وصنفین کے دوات اور ان کے احوال کو محلِ طعن ڈٹنے بیع بنا نا -

بعض منکرین حرب ظاہری الفافد اوران کے خلاف مقصود کے ایہام کوہی بنیادا عزاض بنا یعتے میں حالا تکہ وہ نوداس گروہ کے اصطلاحات سے خافل و بے خرموت اوران کی تحقیقات و تد تیجات سے ناواقعت جو توا عدیشر عیرے علین مطابق میں۔ حق سر ے کہ جو کچ ان مرا مدعارفین و کا ملین نے کہا ہے اس پرانکار سے گیز کیا جائے اور جو کچ ان ائم اظہار سے صادر مواہے اس کے آگے سرتسلیم خم کیا جائے۔ اور ہوجہلاء ان سے مقرر کروہ قوا عدواصطلاحات سے جابل وبے نجر ہیں ان پر تعلیظ وَتْ ربیسے کام بالالئ اوران كوسطا لدس بازر كام اف خود الم ابن العربي ني اين سلسار كم علما ركرام اورائمها علم كي كابول كم مطالع كويرام قرار ديا ہے ماسوا ان لوگوں سے جوان كے اخلاق عاليہ سے مزين بن - ان كى مقرر كرده اصطلاحات كے مطابق ان كلمات كے مطان سجھ يكتے ہى اور بيھرف انہيں لوگول كے لئے مكن ہے جنہول نے اس داہ ہي حدوجهدا ورمحنت شاقرا شائى برائيوں سے جانیت اور دری اختیاری اور را و سلوک کے شائد کا مقابلہ کرنے کے لیئے کمل تیاری کی علوم ظاہرہ سے حظ وافر حاصل کیا۔ اوربرردی خصلت سے اپنے آپ کومنز فرمبراکیا جس کا تعلق دنیا سے تھا یا آخرت سے بہی وہ لوگ میں جوان کے کلام وبیان کو منجضة إن اورحب معانى دقيقه اورا شارات رقيقه مجھنے كے لئے ور دلايت بيراً مئي توان پرحريم ولايت كے دروازے كھول دئے جاتے ہیں والٹر سجانہ و تعالیے اعلم بالصواب میتھا اہم ای جر کاصوفیہ رکوام بیاعتراض وانکار کرنے والوں کے متعلق جواب – ابن بچر کے اس جواب میں اور امام شعرانی کے جواب میں رجس کی تقریر گذر جی سے) اور دیگر ائمہ اعلام کے جوابات میں جو ان حفرات نے نقل کئے ہیں ان میں سرعفل سلیم اور فلہ سنتقیم رکھنے وائے کے لئے کھا یت ہے اور مکمل سامان رشدو ہدارت والحمد لتررب العالمين -

غاتم

شوابدالحق اختنام پذیر موئی ساتھ الٹر تعاسے کی عون واعانت اور حسن توفیق کے بیسف ابن اسماعیل نبہانی مولف کئی ب کے ہاتھ پر تباریخ ۱۲ صفر النجیر ساتھ الٹر تعام بیروت - اور برایام خلافت میں انسلطان الغازی الاعظم والنے قان الاکر می سیدنا و مولانا انسلطان «عبدالمحیدالثانی العثی فی « کے الٹر تعاسے ان کو اپنی لفرت خاصہ سے مشرف فرمائے اور ان کے طفیل سلطنت اسم اور دین وملت کو اعزار وسر بلندی بخشے - اور انہ بین شراعدار سے کھایت فرمائے والے دیٹررب انعالمین وصلی لٹرعلی جیبہ می والد وصعبار جیمین ،)

اب ہم دورسائل ذکر کرنے ہی جن میں سے پہلاسیدی وسندی السیدا لمصطفط البکری کا ہے جس میں ما لعین زیارت تبور کا رو ہے اوردوسرا حضرت سیدی الشخے زروق رحمتر المدتعالے کا ہے جس میں ابن تیمیہ کا ردیسے ۔ افتیارگرنامراس شخص کے گئے مستقب ہے ہوتی ورانبیار علیہ السام یا تبوراولیا و علما و کی زیارت سے ہمرہ ورسو فراتے ہیں۔
جب توکسی نبی یاولی اور کسی عالم وصالحے کی زیارت کرے اور تو کرب عظیم اور عینت شاقہ ہی مبن ہو۔ اور بیر توامش رکھے کے حاجب
قبر کی روح اقد س نبرے پاسس حاضر ہواور تو اس کے سلمنے اپنی حالت زارع صلی کرے نواہ زبان قال سے بازبان حال سے تاکم
وہ ترک ہوں ۔
وہ ترک ہوں ۔
المدّ تعالیٰ کے ہاں شفاعت کریں اور تجھے شکلات ہیں کفایت کریں اور امراض جمانیہ وروحا نیہ سے
شفاء دیں ۔ توسورہ اضاص گیا رہ مرتب بر پڑھ اور اگر قران مجید کا دل مقدس یعنی سورہ کیا ہی پار اور انروی آبات اور بھر اسما ہو تھا۔
یس سراج الاثر اور سورہ فلق اور سورہ النامس تا بی بین مرتب ہورہ و قبرہ کی بہلی اور آخری آبات اور بھر اسما ہو تھا۔
ہم آبا کھی بند کرکے اور اپنے دل کو لوری طرح عاض کرکے کہ دائنا معلیکم ورحمۃ الله و برک تالیا سیدی فلال ، یاشیخ ، یا استادی ،
ہم آبا کھی ورن الدین کے لیار اس معلی کی دور خرا ہے ۔ اور یہ فائدہ ورک تالیا سیدی فلال ، یاشیخ ، یا استادی ،
یارسول اللہ کہے اور از ال لید موزار شراحین پر جو ہو تر ایش بیاں ورخ می کرے نا کہ اللہ تعالیہ وران والی میں اور اللہ کا اللہ تعالی ورسی کا موران وران میں اور اللہ کر میں اور ما احد ہوں کہ دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ تعالیہ ورک تالیا سیدی فلال ورسی کا موران میں اور اللہ کر میں اور ما احد ہوں کر میں کر اس کا در اللہ کر اس کے استمام کی شفاعت سے فردی طور پر این منام کی دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ عظیم ترین فوائد ہے ۔ انہی کام الا فائل القامی)۔
ط کو ترب سے فردی طور پر ان منام کی دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ عظیم ترین فوائد ہے ۔ اور عاصہ میں کر دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ علی مقدم ترین فوائد ہے ۔ اور میا صب میں اور ما حدید میں کر دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ کو میار کر ان کر دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ عظیم ترین فوائد ہے ۔ اور میا صب میں کر دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ کے دور فیا کی کر دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ کی کر دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ کی کر دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ کی کر دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ کی کر دور خرا ہے ۔ اور بین فائدہ کی کر دور خرا ہے ۔ اور بین کر دور خرا ہے ۔ اور ب

یں دنبہانی سے اسم عارف باللہ مصطفیٰ البری کی ایک اُورٹن ب دیمی حس کا نام "برساں سقام فی زیارہ برزہ والمقام ، ہے اس میں انہوں نے استخارہ کا ایک معروف طریقہ ذکر فربا یا اور اس کی کیفیت بہہے کرنبیج ہاتھ ہیں سے کرمجسم افلاق جبیرہ نبی اکرم صلی السّرعلیہ وسم ہر ورود وصلواۃ بھیج کر کہے۔

اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عِنْهُ لَكَ بِحُرْمَة جَمَالِكَ الْبَاقِي وَوَجِهِكَ الْعَظِيمُ الْاعْظَمِ وَمِجُومَة نَبِينَا مُحَمَّدِ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْكُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللللللللّهُ اللللللللللللللللللللللللللل

ك النّد مين نترى بارگاه مين تيرے جال دائم اور ذات عظيم داعظم كى حرمت وعزت اور نبى كرميم محم مصطفيف الله علب م وسلم كى حرمت وعزت كا واسطروس كرسوال كرّا مول الرّبي فعل ميرس لئے خير اورد بهتر م تو ابوجهل كے علاوہ كو ئى اور تكلے اوراگراس كام ميں كوئى بہلوخير كا نہيں ہے تو تھر ابيجہل فيلے -

اور تسبیج کے سرے پر جو مافرنہ ہوتا ہے اس کو مکرانے اور اللہ تعاسے کا نام سے کر بینی سیم اللہ الرحمٰن الرحمی مراح کرتیہے کے چند وانوں ہر ہاتھ ہوسے اللہ الرحمٰن الرحمی مراح کرتیہے کے چند وانوں ہر ہاتھ ہوسے اور چار وانے گرانا جاسے اگرا کی وان ہر ہاتھ ہوسے اور چار وانے گرانا جاسے اگرا کی دانہ بچ گیا تو وہ اللہ تعاسیہ وسلم کے مطابق ہوگی ۔ دو زیج جانے کی صورت میں جبیب مرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم گرامی کے مطابق موسکتے ۔ اور تین نہج جانے کی صورت میں المرتب القدرالعلی کے نام نا می کے مطابق موسکتے اور چار نیچ جانے کی صورت میں ابوجہل صاحب نار برمران کا رکے نام کے مطابق موسکتے۔

زیارت کرنا ہے اور وقار واحتثام کے ساتھ ان کی بارگاہ ہیں عاضر ہوتا ہے تو اللہ تعاسے کی طرف سے اس اعزاز واکرام کے ساتھ بہرہ ورکیا جانا ہے جواس کے لئے مخفی وستور ہوتا ہے اور وہ خرب خاص کے نثرات چننے اور داس میں بھرنے کا ہل قرار پات ہے اور افلاص کے جام سے نثراب محبت پاکر ہمایشہ کے لئے محفور کر دیا جاتا ہے .

کتناہی نعمتوں سے مالا مال ہے وہ کائس جو موجب خار نہاں بلکہ باعث صوں واکتیاب انوار ہے اور کتنا ہی خیر و نوبی سے

ہر ہے وہ جام جن نے نفسانی سیل و کی اور رہنے والام کو منقطع کر دیا ہے اور انہایں بنے و بن سے اکھاڑ دیا ہے ۔ کیوں کم اللہ تعا سے

کے اولیا را ہنی فبرول میں زناہ موتے ہیں اور انہایی بلند مرات و مقامات حاصل ہو نے ہیں ۔ لہٰذا ان کی زیارت کمرنے والے برلاز م

ہے اولیا را ہنی فبرول میں زناہ موتے ہیں اور انہایی بلند مرات و مقامات حاصل ہو نے ہیں ۔ لہٰذا ان کی زیارت کمرنے والے برلاز م

ہے کہ ان کے ساتھ انہمائی اوب و نیاز سے پیش آئے اگراس کی دلی آرز و یہ ہے کہ بارگاہ حبیب ہیں ہم دوش مطلوب ہو سے ۔ کہ جو شخص کسی بندہ محور ب کی زیارت سے ہم و ور ہو وہ آ داب زیارت سے ہی آگا ہ ہو۔ اور جب شخص نے اوب و احترام کے دریائے مجت کا آب مجات نوش نہیں کیا اور تہذیب و تا و ب سے مزین نہیں ہوا تواس کا دعوی تحت سرام حجوے ۔

احترام کے دریائے مجت کا آب مجات نوش نہیں کیا اور تہذیب و تا و ب سے مزین نہیں ہوا تواس کا دعوی تحت سرام حجوے ۔

بواز توسل مردلائل

ارشادباری تعالی ہے قاشتیدیٹ المعتقبر وَ المقدار وَ استعانت والدار عاصل کر دبر سیاجہ اور نماز کے ۔

یس نے ابینے شیخ کرم و معظم عبرالغنی ناملسی نا داللہ فر بہسے وشق ہیں اس آبت کر بہر ہے متعلق فراتے ہوئے سنا کہ اس آبت کر میر میں ان اور وسے جو غیراللہ سے استعانت کے منکوہی ۔ بلکہ جشخص اس قتم کا دعوی کرتا ہے اس نے نفس کتا ب کی مخالفت کر سے کو کو کا ارتباب کی اور جب نماز اور صبر جو کہ افعال عباد سے ہیں ان کے ساتھ قضار جو آئے اور تحصیل مطالب ہیں استعانت بطرات اس کو مندوب وستحب تقولیا ہے تو اللہ تعالی کے محبوبان گرامی کے ساتھ قضار جو آئے اور تحصیل مطالب ہیں استعانت بطرات اولی جا تر موگی ۔ اور پر تقیقت تنگ و شبہ سے بالاتر ہے کہ جشخص یا سیدی عبدالقادر کہ کران کو بھارتا ہے تو وہ ان سے استعانت ماصل نہیں کرتا ۔ اور بنہ کوئی تقل سلیم کا مالک یہ دعوہ کی کرتا ہے اور بنداس کے گوشہ خیال ہیں یہ بات ہوتی ہے ۔ بلکہ حقیقت عرف انتی سے کہ بیم تعدس ہتیاں جو نکہ سائل کے عقیدہ و زعم کے مطابق اللہ تعالی کے انتہائی مقرب بند سے میں لہٰذا وہ ان کے ساتھ انتی حقید ہیں و سیار گرفتہ کے انتہائی مقرب بند سے میں لہٰذا وہ ان کے ساتھ انتی حقید ہیں و سیار گرفتہ کا مارک کے مطابق اللہ تعالی کرتا ہے در انتہی کام الشیخ ی استر و سیار گرفتہ کی جو اس کرتا ہے در انتہی کام الشیخ ی

بعدازاں سیدی المصطفی البکری نے حفرت من راعی کے مزار پر افراری طرف مفر کا تفصیل سے ذکر کیا تقرانور تک رسائی ادر کیفیت زیارت کا تذکرہ کے معدد ملاکہ مہنے وہاں صب مقدار قرآن مجد برخصا اور الٹرتعا کے سے اپنے کئے اور جملہ احباب وانٹوان کے لئے دعاکی ۔

كيفيتن زبارت قبور بزبان علامه على القارى

حضرت علامه على قارى نے حصن حصين كى شرح ميں ايك غطيم فائدہ ميان كرتے ہوئے فرايا كه اس صورت كا اپنا نا اور ريكيعنيت

کے حق میں بدگانی کوئی جاہل اور طفال نہ زہنیت کا مالک ہی کرسکتا ہے جس نے گر ہی اور بے راہ روی کی گود میں ہی ترسبت ہائی ہوکیونکھ جس مسلمان کا بدایان ہے کہ طاقت وفوت حرف اللہ رسب العالمین کے دستِ قدرت میں ہے اور وہی حقیقی توثر اور موجد و خات کو عبور کرکسی زندہ یا فوت شدہ ولی سے اور موجد و خات کو عبور کرکسی زندہ یا فوت شدہ ولی سے کیوں کرا مداد طلب کرسکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ مدد عام ہے بیفیناً اہل اسلام کے حق ہیں براعتقاد ہم برگرا ہے اور ایسی شخص نے راد مواب اور صراط شقیم کو تھوڑ کر غلط اور ناصواب راہ وروش اختیار کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیں اور تمام ہوگوں کو اسس سے معانی وسے ناکہ اس اعتقاد فرمیم سے محفوظ رہیں۔

بکہ حقیقت استعانت اور توسل صوف اس قدرہے کہ جب کوئی مسلمان کسی نیک اورصالے عبد کے متعلق سنتا ہے یا اس کا دیدارکر تاہے اوراس کی کو مات پر مطلع مواہے اوراس کی ملمی وقیت و برتری پر مطلع موتا ہے جواسے اللہ تعالی سے اخربوا ہے جا کہ موتا ہے اوراس کی ملمی وقیت و برتری پر مطلع موتا ہے جواسے اللہ تعالی سے محف اپنے فضل وکرم سے عطاکر رکھی ہوتی ہے تواسے بین کا مل حاصل ہو جا تاہے کہ وہ میری نسبت اللہ تعالی کے زیادہ قریب ہے (لہٰ ہوا اس کو بارگاہ ضا وندی ہیں وسیلہ بناتا ہے) اس کی مثنال یول بھوئے کہ مہر ہیں سے کسی کو برمنا و سے کہ فلا شخص کے ماتھ بادشاہ کو قلبی تعلق سے اور وہ بادشاہ اعظم کا مقرب اور فاص آ دمی ہے تو جب بھراس کو بادشاہ توجب جی بادشاہ سے کوئی شکل حل کوانا چا ہے گا تواس شخص کے مقربین تلاش کر کے اس تک رسائی حاصل کرے گا چھراس کو مادشاہ کی جناب ہیں وسیلہ بنا ہے گا۔ اس طرح قرب ملطان حاصل کر کے اپنی شکل حل کو استے گا۔

اوراگر برخص جو قضارها جات می اور عل شکلات می غیرالله کاسپارا کے اوراس کووسید بنائے وہ خطا کا ریام شرک گھرے تواس میں بہت بڑی خرابی اور م آئے گی بلکوریا کیا ہے مقدر سر ہے معنی ہوکر رہ جائیں گی « تَعَا وَدُوْا عَلَیٰ الْبِبَرِوَ الشَّقَوٰ کُیٰ کُی اور تواس میں بہت بڑی خرابی اور الله اور الله کے بلکوریا کیا جائے گئی ہوگہ الصّد کو الله تعالیٰ کرونما زا ورصبر کے تعربی میں باہم تعاون کرونمز ارشا و باری سے « دَائْتُویْنُ کُوا اِلصَّدُو الصَّدُو الصَّدُوا قِ الله تعالیٰ می منظلب کرونما زا ورصبر کے وسیا ہے » المنظ اور اولیار کا ملین کی زیارت اور ال کے ساتھ توسل اور ال کے عنداللہ قرب و منز لت کے ساتھ تھا ہی اسی طرح کی استعانت ہے۔ جی اسی طرح کی استعانت ہے۔

باشني عبدالقادر حبلاني كمن كاجواز

اس طرح اگر کونی شخص بیکار ہے "بیاب یہی عبدالقا در " تواس کا بدعا اور مطلوب ہی ہیں ہے کہ اے مجبوب سبحانی! آب اللہ اللہ کے ہال میر سے شفیع نبیں اور جو کھی میں نے اللہ تعالیے سے طلب کیا ہے اس کی عطا کے لئے سفارش کریں کیونکہ میراعقیدہ ہے کہ آپ میری نبیت اس کے زیادہ مقرب میں اور جواحکم الحاکمین کے زیادہ قرمی ہیں وہ محرو مان قرب پر نسکاہ عنایت کے زیادہ سزاوار ہیں ۔ یا اس کا مقد در ہوتا ہے کہ آپ بارگا و رحمت لاحالمین صلی الشرطلب وسلم میں میری شفاعت کریں اور آپ اللہ تعالیے کی جناب ہیں ۔ یا اس کا مقد در ہوتا ہوت روائی ہو۔ اور ظاہر ہے ہاکہ میں میری شفاعت دوائی ہو۔ اور ظاہر ہے

اس عظیم تصدیکیلئے بار ہا ہم اس استخارہ برعمل ہرا ہوئے اور سیلے تین مقدس نامول سے ہی کوئی نام نکلا بعدازال ان مقدس مقامات سے لئے دل بتیاب ہوا اورداس ول کھینے نگا۔

فرمات بي اسى مفرك دوران مهارا كذر شخصال اور محب فالح حصرت شيخ على صاحب البقرة كمر ارمِقاس برموا ال ك مزاربرانوار کے پاس بی گاتے مدفون ہے رصبی طوف نبیت کرتے ہوئے ان کوصاصب البقرہ کہاجاتا ہے ،ہم نے ان کے مزارٍ مقدى برعافرى وسيكر دعاكى كم مهاراير سفر تفع بخش أبت مو- اور مهاست براور كرم ابراسم بن احدالبلامى ت مها رى دوت کی اور اپنے گارے گئے ہیں نے ال سے حفرت شنے علی کوصا حب البقرہ کہے جانے کی وجہ دریا بنت کی تو انہوں نے فر ما یا کر حفرت یے قدس سرو کی ایک کا نے تھی جس کو وہ کھیتی باٹری ہی تھی استعمال کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے اس کو ہل چلانے کے بعد دوده نكا لنے كے لئے رسا وال تو اس نے كہا لے شيخ على يا تو تھے فقط بل جا نے ميں استعال كرواور با فقط دوده حاصل كرنے کے سے رکھو۔ بیک وقت بل چلانے کا کام بھی اواور ازہ دو دھ بھی مجدسے عاصل کرو بہنہیں ہور کی مصرت شیخ اس کو شہر میں لا ئے اور شیخ کے کہنے پر دہاں دوبارہ اس نے بیگفتگو کی شخ نے اسے فرایا تو آزاد ہے جا جہاں جی چاہے تھرس نہ تجھسے دورھ لیتا ہوں اور نہ ہی تھ کو کھیتی باڑی کے کام میں استعال کرنا ہوں اور شیخ نود فوت ہوکر گررہے بشیخ کے جید مقدس کا زمین برآن تھا کہ وہ گاتے بھی فورًا گرمٹری اوراس کی رون ففس بدن سے آزاد ہوگئی۔مم نے ان دونوں کو ایک مکان میں دفن کردیا اوراب دونوں کی فرول کی زیارت کی جاتی ہے ہم نے ان دونوں فروں کی ایک اور موقع مرجعی احباب کی جماعت كے ساتھ زيارت كى ہے - اور عاضى مي بہت حظ اور فروق وثوق حاصل موا- اور كافى ديروبال بيٹھ كرم الله تعاسلے كا وكركتے ہے-اسى دن ہم في حضرت شيخ مدود كى حبى زيارت كى جن كا حال سر ايك كومعاوم ومشہود ہے -ان كے نام كى وجر تيمند إو حيى تومیں بنا یا گیا کہ وہ اس جنگل میں ایک سبت بڑے اڑ دھا کی صورت میں نظر استے میں اور اس خطۃ ارضی میں دور دور تک چھلے ہوئے نظر آتے ہیں اس بنار بران کوشینے ممدود کہا جاتا ہے-التررب العرنت مہیں اپنے عبارصالحین کی امدادوا عانت سے بہودر فرائے۔ اور میں - ہمارے جملہ احباب اور جائیوں کوان کامران اور فائز المرام ہوگوں سے بناتے -

صالحین کے ساتھ صالت جیات وممات میں توسل کا جواز عقلاً وثقلاً

السیدالمصطفے البکری نے فرایا یہ امر ہرا کہ کومعلوم ہے کان صالحین اور مقبولانِ بارگاہِ خدا وندی کی زیارت کرنا عقلاً ونقلاً مشروع اور مندوب ہے جن کو النّد تعا سے تے حالتِ حیات دمات ہر دو میں ابنِ اس می مہمات ومشکلات حل کرنے کا ذرایعہ بنا دیا ہے کیونکہ وسائل کا است حال میں لانا شرعاً درست اور صحیح ہے۔

سوال والركوئى شخص سے كي كى مم كى ولى سے المادكيوں كرلين اور النزنعائے سے مى مددكيوں بنر حاصل كريں و جواب مم كتے ہيں ہے مك جوستنص كى ولى سے المادوا عانت حاصل كرنا ہے وہ جاہل اور غبى ہے وادر كسى ملاك ا در ان کے برکات سے فیصل یاب مونے کی آرزور کھنا ہے اور اللہ تعالیے سے بھی امیدر کھنا ہے کم ان کی املاد واعا نت سے اس کو بسرہ ور فرائے بعض حضرات نے فرمایا ہے اس کو بسرہ ور فرائے بعض حضرات نے فرمایا ہے وَرُونُ تَحِبُّ وَإِنْ شَكَّتْ بِلِكَ اللّهِ الرّ اللّهِ عِلْمَا اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّ

جس سے بحبت ہے اسس کی زیارت کر اگرچہ تیرامگن دیار محبوب سے دور می کیوں نہ ہوکیو نکہ محب ہرحال میں اپنے مجوب کی زیارت کر اور میں مقصد میں کوشان -

वन्द्रिं मांग्री

حضرت سیزی عبد القادر بن جبیب الصفدی فدرس مرو نے اپنے قصیدہ نائیم میں فرایا ہے دُرْکی کَهُ هُو کَنْ نَنْ فَعِ مُورِ الْمَوْلَىٰ مَنْ فَعُ مُهُ مُو وَلَدَّ مَا مُنْ عَلَا هُ مُو بِالرِّسَارَ اِلْ ان کے زیدہ کی زیارت کراور خود نفع اندوز ہو اور فوت شدہ کی زیارت کرکے ان کو نفع پہنچا اور جوجی ان کی ندیارت کے لئے جاتا ہے وہ کبھی فائب وفاسراور محوم مرام اور ناکام تمنا نہیں رضا۔

زبارت قبور كاسنون مؤياا ورنفار تصرف

الغرض نفس زبارتِ قبورسنت ہے سرور کونین صلی الشرعلیہ وسلم نے فرایا -

ئُنْتُ ثَهَيْتُكُوْعَنْ زِيَارٌةِ الْقُبُورِ اللَّهِ فَذُورُ وُهَا فَارِنَّهَا تَرِقُ الْقَلْبَ مَثَدُ مَعُ الْعَلِينَ مُـ ثَنَا كُو الْآخِرَةَ وَلَا تَقْوُلُواْ هُجُوًا -

یں نے تہیں قبور کی زبارت سے منع کیا تھا آگا ہ رمود اب وہ حکم منوخ کر دیا گیا ہے اور اب کم دیا جاتا ہے کہ ان کی
زیارت کر دکیونکہ ان کی زیارت ولول کو نزم کرتی ہے ۔ آنکھول کو آنسوسے روال چیٹمہ بناتی ہے اور آخرت کی یا دولائی
ہے لیکن (بیر فزوری ہے کہ وہاں جا کر بیمودہ اور عبث گفتگو سے کریز کرد) ۔
دور ان از ایلد جا اللے عالی سے کرین ہیں گی ہے۔

الم الانبيار والمرسين صلى الشرعليه و مم كا ارتباد گرامی ہے۔ مَا مِنْ اكْ يَهُ تُرْيَقُ بُرِ اَخِيْدِ الْهُ يُومِنِ كَانَ يَعُرِفُهُ فِي الدَّنِيَّا فَيُسَرِّمُ عَكَيْدِ إِلَّا عَرْفَ وَرُدَّ عَكَيْدِ السَّلَامُ جوشخص ابنے مومن عاتی کی قبر کے پاکس سے گزرتا ہے جس کووہ ونیا میں جانبا تھا تو اسے سلم دینے کی صورت میں وہ اس کو بیچان بھی بیتا ہے اور اس کے کس م کا جواب بھی ویتا ہے۔ ای بی جرج ومضائقہ والا کوئی سپاونہیں ہے۔

كبهى استعان واجب بوتى ب

بلکہ جبی استعانت اور توسل وا حب جبی موجاتا ہے مثلاً آپ کسی گڑھے یا کنوئیں میں گریڑے اور نود بخود نکلنے سے قاھریں۔
اور بھی تھیں ہے کہاسی طرح پڑے رہنے سے بلاک ہوجا وَل گااب کوئی شخص ادھرے گذر نے لگنا ہے اور آپ اے پار کر کہتے
ہیں میری دستگری کروا ور مجھے اس کنوئیں اور گڑھے سے باہر نکال کو توبیشرک نہیں ہوگا بلکہ اپنی جان سجانے کے لئے ایسا کرنا واجبہ الذم ہوگا ور دہ خود منوع و محذور ہے ۔ الٹر تعا لئے کا اراد و بھی کو در منوع و محذور ہے ۔ الٹر تعا لئے کا اراد و بھی خود منوع و محذور ہے ۔ الٹر تعا لئے کا اراد و بھی خود منوع و محذور ہے ۔ الٹر تعا لئے کا اراد و بھی خود منوع و محذور ہے ۔ الٹر تعا لئے کا اراد و بھی خود کا در دہ خود منوع و محذور ہے ۔ الٹر تعا لئے کا ارتحاب کو بھی کو بھی کتاب کو بھی کتاب کو بھی کو بھی کو بھی کا در دہ کا در دہ کا در دو ہو در کا در اور فریا درس ۔ بناہ بخدا کے کئی ملان یہی عقیدہ رکھنا ہے کہ بی عقیدہ رکھنا ہو در سے دو کہ کہ دو النور ان مور انظن الموجب المخدان والخدلان ۔

واقعة عجبية بوسكايت ہے كربيدى كالتحنفى قدك سره العزيز نے اپنامصلى دريا پر بچھا دیا۔ اور اپنے سريد كوكہاتو ياصفى ياسفى اپناہا ميرے بچھے وجھے جاتا آ مريد صب الارشاد ياصفى كہتا ہوا آپ كے بچھے بچھے چلنے لگا داور دريا پايا ب ہوگيا) درميان مي بنج كراس كوخيال بيدا ہوا كہ مي كول نه يا الشركوں - جو نهى يا الشريا السركه نا مشروع كياغ تق ہوگيا شنجے نے فورّ السس كا باتھ پچوا اور فرمايا تو حنفى كوتو بہتجانیا نہيں الشرتعا لئے كو كيسے پچاپين سكتا ہے ہے حب الشرتعالی كی مونت حاصل ہوجا تے توجو كہنا يا الشر -مقصد آپ كا يہ تھاكہ وسائل كى هي الشرط ورت ہے ۔ اسى لئے كہا گيا ہے۔

توصل واصل من غیرواسطة توصل رسول الترصلي الترعليدوسلم ولكن كان واسطة اولاً جرئيل عليدال ام اگركوئي شخص با واسطم الترنفائے تك واصل موسك أولا محاله رسول كرميم الترعليدوسلم واصل موجائے حالا نكر ابتدار بي آب كے لئے هي حصرت جبرئيل عليہ السلام وزيد وصل تحصے والرحير بعد في الترجوب عاب في الترجوب عليہ السلام وزيد وصل تحصے والرحير بعد في الترجوب عليہ وسائل و وسائط حصول فرب کی وجہ سے مكان فریب سے باتے جانے المين معرفير وربا في كے فرائص انجام ويتے رہے) مبركيف وسائل و وسائط حصول فرب کی وجہ سے مكان فریب سے باتے جانے ، بي احدوائر المرام كئے جاتے ہي -احدم مدين مكان بعيد بر موست ملي الذا وہ ورج اجابت و تبوليت ان كو حاصل بندن موتا واسط من اور الموسل من الموسل بندن موسل من الموسل الله الوسل الموسل الموسل الموسل من موسل من الموسل ال

ہما رہے شیخ ہمام برکہ الشام الشیخ عبدالعنیٰ ناملین فلاس مرہ نے ایک رسالہ مکھا ہے جس کا نام "رسالہ النور فی زیارۃ القور) الاکھا اس میں انہوں نے کھل کراس مقدہ مربر کلام فرمایا اور منکرین کا وندان سکت اب دیا۔ اس کا مطالعہ کیتے رہم قراتنا سمجتے ہیں) کہ جس نے النّد نعا لئے سے محبّت کی راہ ، باتی وہ اس کے احباب اور خلام ابواب سے بھی محبّت رکھناہے ، ان کی زیارے کرنا ہے

دیا کہ دہ اس ورطئہ ہاکت سے تھی خلاصی حاصل نہیں کرسکے گا۔
اور اس حدیث قدسی میں ہراسشخص کے گئے ساتھ علاوت
رکھتا ہے کہ اس عدیث قدسی میں ہراسشخص کے گئے سامانِ خوت وخشیت ہے جواللہ تعالیٰ کے کسی و لی کے ساتھ علاوت
رکھتا ہے کہ اس نازیبا حرکت کی وجر سے اللہ تعالیٰے اس کے ساتھ حنگ فرمائے گا اور اگراللہ تعالیٰے اچانک اس کوانی گرفت میں کوئی خوانہیں تھا للہٰ دا اس موا خذہ میں تعلم و
یہ تو اس کے گئے کوئی عذر نہیں موسکتا کیونکہ اس اعلان کے بعد اندار وائٹ میں کوئی خوانہیں تھا للہٰ دا اس موا خذہ میں تعلم و
جونا کا کوئی بہلو نہیں ہے۔

ای ماریت قدی میں ایک روایت کے مطابق بیرالفا فرہیں۔ فقیوا شنگ کی مُحَارَ بَیْن " اورا یک روایت ہیں ہے " فقید ا با دَنِیْ بِالْمُحَادَ بَةِ " یعنی وہ بیری طرف سے جنگ کاستی ٹھرایا اس نے مجھے میدان جنگ ہیں مقابلہ کے لئے بلایا اور للکالا۔ اور تبیری روایت ہیں یوں ہے " فقد آ ذکی الله وَمَنْ آ ذی الله يُوشِكُ انْ يَا حُدُدَ کَا " یعنی جس نے اللہ تعالے کے ولی کے ماتھ عداوت رکھی اس نے اللہ تعالیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیف پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیف اس کو اپنی گرفت ہیں ہے ہے۔

جب عوام اہل قبور سلمالوں کا پر حکم ہے توصالحین واولیا رکوام کی قبور کا بطریق اولی بین حکم موگا کیونکروہ اپنی قبرول میں زیدہ ہیں -اور بہت سے اولیا مکوام ایسے ہی کہ وفات سے ان کا تھرف منقطع نہیں ہوتا ملکہ بہت سے زائرین ان کی قراءتِ کلام مجیدادر ذکر واف کا ربوقتِ زیارت اپنے کا نوں سے غتے ہیں -

ہمارے برا درروعانی واسلامی حفرت الشخ مصطفیٰ بن عمروالعلوقی کان لٹرائے بنا یاکراکی دفعہ بی نے مرج الدهارے کی زیارت کی اور حفرت شیخ محرفه یان کے مزار پرانوار کے قریب ایک فبر بر پکٹر امہوا -اور دعا ما نگنے لگامیں نے ان میں سے ایک کو اپنی دعا پر آمین کہتے ہوئے سنا مگر بہمعلوم منہ ہوسکا کہ دوشیخ غمیان تھے یا دومرے صاحب -

صفرت شیخ عبدالکرمیم انقطان کے سکنہ انٹرجنہ الفودوس الاعلی نے اپنے والدگرامی ایشنے علی المبیض رحمہ الٹرنعا ہے نے کیاکہ انہوں نے فرایا میں ایک وفعہ حضرت شیخ باکار رحمہ الٹرنعا سے کی زیارت کے لئے گیا۔ ان کے مزار پر سورہ لیسین کی آلاوت کی۔ انہوں نے چا ومرتبہ محجے ابتدار سے پڑھنے برمجور کردیا۔

ہمارے ایک دورت جہوں نے حضرت شیخے عبدالغی نا بلسی کی صعبت دسم شینی کا شرف صاصل کیا ہواتھا انہوں نے ہمیں ہایا کہ جب جبی ہم حضرت شیخے کے ساتھ کی دیارت کے لئے جاتے تو وہ ہمیں اپنے اوراس ولی کے درمای ہونے میں ہم حضرت شیخے کے ساتھ کا ہمی گفتگو ہوتی اس سے با خبرکرتے حتی کہ ایک دفعہ ہم نے ان کی معیت ٹی شیخ حن الراعی کی زیارت کی اور دہاں جاکر اپنے مشہر میں وار د ہونے والے ایک شخص کی نکایت کی اور ان سے اس کے نکا سنے کی درخوارت کی اور ساتھ ہی کہ دیا کہ حبت تک وہ شخص شہر سے نہیں نکاتا میں والین نہیں جا وَں گا ۔ تھوڑی دیر ہم کہ اگذری تھی کہ بہیں ببیا دیا کہ وہ خص جا جیکا ہے و اور جو کچھ فرایا با لکل اس طرح نکالی اور ماس تھم کے بے شمار واقعات ہمی جو حفرت شخوع بدالغنی قدرس مرہ کو بیش آئے۔

مبحث كرامات ازعلامه مابلسي قدس سره

علامہ موصوف نے اس رمالہ میں کتاب وسنت سے کوامات کے ثبوت اور و قوع پراستدلال کرتے ہوئے مختلف دلائل میں ا کئے اوراقوال علماء اعلام تھی نقل فربائے من حملهان کے صفرت اہم رملی کا بیرقول ہے ،۔۔

کراہات اولیا مشاہدات کے فبیل سے ہیں جن کا انکار ممکن نہیں ہے مم اس امریہ پنتہ اعتقا در کھتے ہیں کہ ان اولیا کرام کی کرا بات ان کی ظاہری جیات ہیں بھی وقوع پذیر موتے ہیں اور بعد از وفات و وصال بھی ادر ان کی موت سے ان کا منقطع مونا لازم نہیں آیا۔ اور جراکس حقیقت کا انکار کرتا ہے ہم اس کے شعلق اللہ تعلامے فہر وغضیب کا نٹ نہینے کا خطرہ محوس کرتے ہیں۔

علامه مصطفیٰ البکری فراتے ہیں مَن نَبُنّتُ وَلا يَتُهُ حَرُّمتُ مُحَارَبَتُهُ - صِبْدةً مون كى ولايت أابت موجائے

اور میلاد در تبارک و تعالیم بی - (انتهی کلام این جی) - اور میلاد در تبارک و تعالیم این جی از وامکان بعدار و وات میدور کرامات کا جواز وامکان

علامرسیدی المصطفے البکری نے علام ابن حج کا پہ کام تقل کرنے کے بعد فرہایا جب کرامت المدتوعا سے کی تخیق وا یجادے سے اور حب طرح الله تعالیم اس کے باتھ ریاس کوظا سرفر بآیا ہے تو و فات کے بعد ظاہر فرمانے میں کون سااستخالہ ہوسکتا ہے ۔ زندگی میں کرایات کا وقوع نا قابل تروید دلائل بلکم شاہدات سے نابت سے اور بعداز و فات میں کون سااستخالہ ہوسکتا ہے ۔ زندگی میں کرایات کا صاور میز با بالکل ورست ہے بیں ال مفولان بارگا ہ کی زبارت انقطاع پر کوئی ولیل فائم بنین ہوسکی لاندا بعداز و فات بھی کرایات کا صاور قصارها جات ہیں ان کے ساتھ بارگا ہ فعالون ہوسکی توسل و کرنا اور ان کے ساتھ بارگاہ فعالون ہوسکت ہوسکت استخالہ جات کا صاور قصارها جات ہیں ان کے ساتھ بارگاہ فعالون ہوسکت ہوسکت استخالہ میں توسل و استخالہ میں معالیات کے ساتھ بارگاہ فعالی خریوں ہوسکت کو تو باتھ بارگاہ فعالی خریوں کا مہتر ہی فریعہ ہے۔

والدين كي فبرول كي زيارت موجب منفرت ب

رسول کریم علیہ الصاورة والتسلیم سے مروی ہے ، مَن ذَارَقُبُو وَالله نِهِ اَ وُ اَ حَدِهِمَا فِي بُو ُمِرا لَجُمُعُة فَقَرُّائِينَ غَفِركَدُ اورا يك روايت ميں ہے . « مَن ذَارَقَبُو وَ الله نِيدا فَرا حَدِهِمَا فِي حَدِيلَ حُدِهُمُ عَتْمَ فَقَرَّا للهُ كَهُ (كذا في الجامِع العنير) اورا يك روايت ميں ہے . « مَن ذَارَقَبُو وَ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ ا

الله تعاسے اس کی منفرت فرمادے گا۔ انبیا جلیہم السام قبور میں کھاتے بینے ہی اور نکاح کرنے ہیں

حبب والدین کی قبر دن کی زیارت بعب معفوت فرخت ش م سکتی شنج توفی تعبر انبیا ، درس کی زیارت کا کی کهنا جواپنی قبور

میں ندند میں کھا تھے بیتے 'بین کاح کرتے ہیں ، ورنما زادا کرتے ہیں لیکن محض لذت ذکر عاصل کرنے کے لئے نہ کہ ادائنگی فرائف کے طور
پر - اور حب شخص نے یہ کہا ہے کہ اہل برزح امیں سے انبیار ورسل علیہ الیام ادر بعض اولیا رکوام) مکلف ہمیں تو اس کا مقصد بیر
کہ وہ سکلف اوگوں کی ماند افعال سرانے کی ویتے رہتے ہیں ۔ کیونکہ ان کے حق میں برز خ بمنزلہ دنیا کے ہے اور دنیوی زندگی کی
طرح برزج میں ان کوزتی درجات اور رفعت مراتب و مقابات حاصل ہم تی رہتی جاور اور اب کامل اور ترتی درجات ان کے حق میں
دائم ادر سرمدی دمتی سے اور احا دیث بنویہ میں اس کی تھربے موجود ہے ۔

انبيا عليهم الت الم كے چاليس دن سے زيادہ قبورين ندر منے كامطلب

را بہ خدشر کر انبیار علیہم انسیان توجالیس دن سے زیادہ اپنی قبروں میں نہیں رہتے رحبیا کہ احادیث سے نابت ہے تو پولان کی زیارت اور ان سے توسل کا کیا مطلب) تو اکسس کا جواب میر ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی خاص مکان کے یا بندنہیں رہتے

نه یہ کقبورسے بالکل بے تعلق ہوجا تے ہیں بلکہ وہ اپنی روھا نیت اور نورانیت کے لحاظ سے زیارت اور توس واستغانہ کے

انے عافر ہونے والوں پر مطلع ہوتے ہیں للہ االیں روایات واحادیث زیارت کے مندوب وسخس ہونے کے منافی نہیں ہیں بلکہ وہ
قبور کی چار دیواری ہیں مقید وجوس بنہ ہونے کے با وجود زائرین کی شفاعت کرتے ہیں۔ ہی منکرزیارت مق سے جھی دور ہے اور تحقیق
سے جھی۔ اور چوشخص زیارت قبور کے ممنوع ہوئے پر الا تُستُدُّ الرِّدِ حَالُ اِللَّهُ إِلَىٰ اَللَّهُ وَاللَّهُ وَلَّهُ وَاللَّهُ وَالِ

گنٹ کہ شہدیگاڈشونیعا کوم افویکا مقود وغیر فواکف۔
فلاصہ فہم جس نے میری قبر کی زیارت کی اسس کی شفاعت مجھ پر لازم موکئی۔ اورجس نے جب بیت التراواکیا مگر میری زیارت نہ کی
قوالس نے میرے ساتھ جفا اور فلم کیا ۔ جس نے میرے وصال کے بعد میری قبر برچاھزی دی توگویا اس نے میری ظاہری نزلدگی میں
قوالس نے میرے ساتھ جفا اور فلم کیا ۔ جس نے میرے وصال کے بعد میری قبر میں تاوی ہوئی ہاں نے میری زیارت کی میں قیامت کے
میری زیارت کا شرف عاصل کیا اور شون بھی ال کے علاوہ اور تھی بہت سی احادیث اس خمن میں وارد ہیں۔
دن الس کے لئے گواہ تھی جوں گا اور شون بھی ال کے علاوہ اور تھی بہت سی احادیث اس خمن میں وارد ہیں۔

المارین مدر اوّل جو خیرالقرون ہے اورسب زبانوں سے بہترزبانداس میں اکابر بن بلت نے دورو دراز سے قبور انبیار کی زیارت کے لئے سفر کیا اورسوار لیوں کواستعمال میں لائے اور کسی نے ان برا نکارنز کیا ای معاملہ میں امت کا اجاع و انتقاق بھی تا ہت ہوگی تو ان میں سے سی برخصنف وغیرہ کا اعراض اتفاق بھی تا ہت ہوگی تو ان میں سے سی برخصنف وغیرہ کا اعراض انتقاق بھی تا ہا ہوگئی تو ان میں سے سی برخصنف وغیرہ کا اعراض تا بال ساعت بہیں دہے گا۔ لہٰذا با کھٹک و جھیک ان کی زیارت کرو اور ان سے توسل کرو اور برشکل امریس ان کے طفیل ساحل کی دیارت کرو اور ان سے توسل کرو اور برشکل امریس ان کے طفیل ساحل کی دیارت کرو اور ان سے توسل کرو اور برشکل امریس ان کے طفیل ساحل کی دیارت کرو اور ان سے توسل کرو اور برشکل امریس ان کے طفیل ساحل کی دیارت کرو اور ان سے توسل کرو اور برشکل امریس ان کے طفیل ساحل کی دیارت کرو اور ان سے توسل کرو اور برائی کا دیارت کی دیارت کی دیارت کرو اور ان سے توسل کرو اور برائی کی دیارت کی دو در ان سے توسل کرو اور برائی کی دیارت کی دیار

سے ایسے امورے بالکلیتراجناب واحتراز کو اختیار کرایا والمحدیثدرب العالمین-

قبورانبيار واوليا راورصالحين فيعطبهم ونكرم

جب ساجد کی تعظیم وکرم لازم سے توالٹر نعاسے کے انبیار ورسل اورخواص بارگاہ کی تعظیم ونبجیل بطریق اولی لازم ہوگی اورحب بارگاه رسالت بناه صلی التر علیه ویلم می آواز باند کرنا اعمال صالحه کے تباہ وبرباد مونے کاموحب ہے تواس شخص كاكياحال موكا جران كے مزارات شريفه كو كرانے كاحكم ديتا ہے جوان حضرات كي تعظيم و تنكريم كے بيتي نظر بنائے كئے ميں-بلكاس تعظيم وتكريم يرامت ك اكابيطماء كااجماع وأنفاق ب اسوائر فرمر فليلر كي سف ازرة تعصب اورب ف وهرمي را و جدال اختیار کردکھا ہے جن کوندادلیہ کہا جاتا ہے ۔ اور وہ اپنے آپ کوشنے زادہ کی طرف منسوب کرتے ہی بشیخ مکور مہت ہی متقی اور برسز گارتھے مران کے متبعین نے اس میں بہت زیادہ مبالغرسے کام لیا اور سرمکن کوشش روئے کار لائے بینے موق کے حالات بالعمی تمام علاقوں میں معلوم ومعروف میں اور عالی مفصوص روم میں لیڈاان کے ذکر کی ضرورت نہیں سے کیونکہ وہ جانی بہان شخصیت بیں۔اس فائفۃ الغرنے اس کی آنباع کا دعویٰ کر رکھا ہے اور ہو کھے شنج موصوف نے نہاں کہاتھا وہ بھی اس کی طرف نسوب کردکھا ہے اور ہو کھیان سے مقول نہیں ہے وہ جی ان کے ذمے لگا رکھاہے۔ جائل ترین نوگوں کی اس قلیل ترین جاعت نے جی ان معیان نسبت واراوت کا دامن ہاتھ میں ایاجن کے قول راعتمان اس کیا جاسکتا ہے -اور سنہی ال کی موافقت كرنے والے بعض ارباعقل وخرد كے افكار وخيالات كو قابل تبول مجھا جاسكنا ہے جونظ صبح اور فكرصا تب سے محودم میں اور مرف ان جہال کی روش میر کارند اور ایسے افکار برجا مدمو عکے ہیں جوافکار سے میتفل سے روش اور اجلے ہیں ہو سکے۔ م الله تعالے سے اپنے در بیے انکار وجمود نفوس کے شرومفاسداور بڑے اعمال سے بنیاہ مانگتے ہیں ہواللہ نعالیے کے ہال قطمًا بنديده بني بي اورسم المرتباك سيرميب اورآف س امن وعافيت كامطالبرك في بطفيل انبياركام اور مجومانِ باركاه لايزال آبين - (انتهى كلام السيدمصطفيا البكري الحنفي)

بوبوباره الميران بين الرائي الما المسيد المورد الميران الميران بين المران برخلف ورائي دونون كا بول سے نقل كيا جوجلد واحد ميں ہيں اوران برخلف ورمتعدد جگران كے اپنے دستخط موجود ہيں۔ اور و ابمعران كى دير تاليفات كے قدس شرایت كے تمتبراً الجابی سودي سجدا قصلى كے قرب ہي موجود ہيں۔ اور و ابمعران كى دير تاليفات كے قدس شرایت كے تمتبراً الجابی سے دوجود ہيں۔ ان ميں سے بعض كتا ہيں برادر عزيز علام شيخ راشيدالوالسود ميرسے پاس سے آئے۔ ميں نے ان كامطالع كريں۔ محضرت شيخ نے اپنى زندگى ميں ہى اپنى تمام كما ہيں اور تاليفات كمتبراً البالسود ميں ركھ دى تھا بي اور تاليفات كمتبراً البالسود ميں ركھ دى تھا بي جن ميں سے اکثراب تك موجود ہيں۔

وا سے موسے پردوں اور کھروں کو ہاتھ لگا کر برکت ماصل کی جائے۔

سیدی مصطفی البکری کا حضرت کلیمالله علیالسّام کے مزار مقدس برِعافر ہونا ورعجبیب واقعینی آنا

مجھے ہیں ہر تبہ صفرت دس کا بید علیہ السّام کے مزار شرفیٹ ہر حاصری کا الفاق ہوا ہے۔ بیس مزارِ القدی کے قریب پہنچا تو اس مانع کی دھرسے نیارت میں تاہیں ہوئی۔ تو میرے سرمیں سخت در دیدا ہوگیا اور وہ لحظہ برلحظ بڑھنا ہی رہا حتیٰ کہ میں مزارِ پرلؤلا اور اسراد رحانیہ اور انوار رحی بیا ہے ہوئی ہے۔ دور کعت نماز اواکی ۔ اور مزارِ مبارک کی جا در کو اپنے ہاتھوں ہیں ہے کہ بوسہ دیا اور اسے اپنے سرمیر رکھا۔ جو اپنی تکلیف اور شدتِ درد کی شکایت کی تو وہ فوراً ازائل ہو گئی اور لوں معلوم ہوا کہ گویا وہ تعلیف تھی دیا اور اسے اپنے سرمیر دور مرک کے بھی تاریخ ہوگی اور جو نہی میں باری اور مور کئی تیسری مرتبہ حاصری نصیب ہوئی تو فوری طور پر مزارِ پرانوار پر کئی تیسری مرتبہ حاصری نصیب ہوئی توسیدها مزار منور ہیں مالیہ فور ہوگئی تیسری مرتبہ حاصری نصیب ہوئی توسیدها مزار منور ہیں گیا اور خوالی اور فیض اثر تھی جس کی بدولت دل ہرقسم کی قلبی اور نفسانی کدور تو لئی تصیدہ سے ابتدائی استحار پڑھے جن میں آپ کی بارگاہ دالا جا ہ سے توسل کیا گیا تھا اور حب اس شعر بر بہنی ہے۔ دالا جا ہ سے توسل کیا گیا تھا اور حب اس شعر بر بہنی ہے۔

سَيِّدِي مُنْجِدً مُوفَى مُنْفِق مُ فِي كَيْبِوى شَيْحًا فِي اَرْضِهِ وَخَذَا فَي

میرے سیدوسردار جوقوی داوانا میں اور محبّت بین مخلص اور وفارع بدکرنے دانے جوابنی زمین میں شیح اور خزامی کے بھول اگا تے
اور ظا سرکرتے میں توخرورت شعری کے تحت میں کا لفظ اختال سے ماتھ بڑھا اور قد کو ترک کر دیا بس بھر کیا تھا فررا ان بھولوں
کی بہک اور نوشو محبوس ہونے مگی میں نے بطور معذرت عرض کیا۔ ہر پاکیزہ چیز آب کے دست جود دکرم میں ہے جھے شعر کے
تافیہ نے ان دو قسموں کے ذکر پر مجبور کیا ہے اور میر اسمقصد آپ کی خلا واد شان بیان کرنا تھا دینکہ فی الفوران کے مہیا کرنے کی
ابیل کرنا) بہر کیف صوت میں نے ہی وہ خوشہو نہ سوگھی بلکہ میرے احباب میں سے بعض جو قرمیب ہی کھڑے تھے ان سے دریا فت
کیا گہتم نے تھی کوئی خوشبو محبوس کی توانہوں نے بھی تبلایا کہ ہاں شیح نا می بھول کی خوشبو محبوس کی ہے کہا ہاں اور ساتھ
ہی خوامی کی جہا ہے محبوس ہورہی ہے۔

اس حافری کے دوران رائی کو ذکر واذکار اور دردوووفا کف سے فارغ ہونے کے بعدی نے دنیوی کلام کوھیٹرا تو قذیل اس حافری کے دوران رائی کورود ووفا کف سے فارغ ہونے ہے بعدی کلام کرنے لگام کوھیٹرا تو قذیل بھتا ہوا محسوس موا۔ دوسری دات بھر ورود ووفا گفت سے فارغ ہونے ہدویئری امور میں کلام کرنے لگا اور گزشت دات کے واقع کی تحقیق کرنے لگا تو اس طرح براغ کل ہوا معلوم ہونے لگا تو میں سمجھ کیا کہ آپ اپنی طبیعت کی حدیث اور تیزی کی وجہ سے ویٹوی امور میں کلام کوپ ندہنیں کرتے خواہ وہ مباح امور میں بھی کیول مذہوجہ جائیکہ ویکڑامور میں تو میں نے اس وقت

ہول ۔ اور ابن تیمیہ اور اس کے تلا بذہ کو ان علما مرامت سے بمجھا ہوں جن سامت مصطفوب کو اس نقصان اور مضرب عظیمر کے ساتھ نفع تام جی حاصل ہوا ہے۔ اور ہیں النہ نغا سے دست برعا ہوں کہ وہ ان کی بیرسنگین بغرشیں معا ت کرے جہنوں نے اسلام اور ابل اس اس کو عظیم ضرونفصان بہنچا یا اور خاص طور برم صر، عراق اور شام کے علاقوں میں عظیم فتنہ کا موجب بنیں کیونکہ ان کی آبیں ان بلا داور علاقہ جات ہیں عام ہو جکی ہیں۔

دومسرارساله

اس رسالہ میں سیدی الدمام العارف بالٹرانین احمد رزوق مالکی رحمد اللہ تعالیے نے ابن تمییہ کارد کیا ہے - ائمہ اعلم ادر اکا برادلیا رکرام میں سے عظیم فردسیدی شیخ احمد زروق نے حزب البحر کی نثرح کے مقدمہ میں بطور سوال و ہواب فرمایا -سوال - اگر تومیہ کھے کہ ان ادر ادووظا نفٹ ادرامزاب کا نقی الدین ابن تیمیہ نے بہت سخت ردکیا ہے تواس کا جواب

ليامے۔

ی مسیری به به به به اولیق ، کی تالیف و تصنیف موّلف فقیرلیسف بن اسماعیل النبهانی کے ہاتھوں بعون النّدوصن توفیقر کا کیا ہو ۱۷ صفر الخیرکو بیروت ہیں اختیام پذریر مہو تکی اور بیز مانہ ہے السلطان الغازی الاعظم والغافان الاکرم سیدنا ومولانا السلطان على الاطلاق توسل كامنكر دائره اسلام سے فارج ہے

سیدی ایشخ المصطفے البکری کی تماب بیلی برق المقامات العوال به سے نقل کردہ سابقہ عبارت جس ہیں اہنوں نے تقریح کی ہے کہ بیں نے سفرت سیدی شنے عبدالغنی نا بلسی قدس سرہ العزیز کو قول باری در واستعین وا بالصبرو الصلوا قا بہ کی تقییر بیل فرات موٹ نے بیل کہ غیر الشرسے استعانت درست نہیں ہے ۔ بلکہ جس نے بدوی کیا وہ نص کتاب اور صربی آیت کی مخالفت کی وجہ سے کافر ہوگیا - اور حیرالله می البکری کا اسے نقل کرنا اور اسس سے استدلال کرنا اس امرکی واضح ولیل ہے کہ وہ بھی اس فتوئی ہیں الم موصوف سے سابقہ متقی نہیں اور اس پررصا مند - اور بدو نول طرت اندال کرنا اس امرکی واضح ولیل ہے کہ وہ بھی اس فتوئی ہیں الم موصوف سے سابقہ متقی نہیں اور اس بی جس کو شیطان انداز اس امرکی کا اسے نقل کم بی جس کو شیطان انداز اس امرکی واضح ولیل ہیں جس کو شیطان سے بیں اور با بی ہمہ وہ دو نول ان بوگوں کی تکفیر کے قائل ہیں جس کو شیطان انداز اور اس سے بی اور اولیا دیکر انہوں نے نبی انبیاء فرسل صبی الشرطیب نہیں اور اولیا دیکر انہوں نے نبی انبیاء فرسل صبی الشرطیب درائی میں اور اولیا دیکر انہوں نے نبی انبیاء فرسل صبی الشرطیب انسان کی طرف سے استعانت کے لئے سفریز آپ کے ساتھ استعانت کو دیگر انبیاء کر ام علیم الت ام اور اولیا دیکر المیں اس میں اور اولیا دیکر المین کا حیدی کر انہوں نے نبی انبیاء کر ام علیم الت ام اور اولیا دیکر انہوں کی طرف میں اور اولیا دیکر المیں اس کی دیکر انہوں نے درائی اس اس کی دیکر انہوں نے دیا ور اولیا دیکر اس کی دیکر انہوں کی طرف میں اسے میں کو دیکر انہوں کی طرف میں اس کی دیا ہے اور اولیا دیکر اس کی دیکر انہوں کی طرف سفر زیارت اور استعانت کی طرف حوام قرار و سے دیا –

اور بچونکی به دولوں جلیں الفدرائم بعنی امام نا بلبی اور المصطفے البکری وشق شام سے نعلق رکھتے ہیں۔ اور منکرین تومل واستعات اور سفر نیارت کی حومت کا فتوی دینے والوں بعنی ابن تھیم یہ ابن عبد الہاوی اور ابن القیم کا تعلق جی وشق سے ہے اور ال کی کتاب ہوگئی سے ہے اور ال کی کتاب ہوگئی سے بہت کم کوئی کتاب ہوگئی جس بین انہوں نے اس اختلافی کی دو تقد العقل طلبہ اور عوام کو ہوائے نفسانی اور ظلمات او ہام کا شکار نہ نیا ہو اور اس سے ساتھ ضعیف العقل طلبہ اور عوام کو ہوائے نفسانی اور ظلمات او ہام کا شکار نہ نیا ہو توں کا منہ کا دو توں انہوں نے بوقت نہ نیا ہو توں محالہ ان دونوں انہوں نے بوقت نہ نیا ہو توں محالہ ان دونوں انہ کہ کا رو نے سخن اور ردو قدرہ اور فتوی تکفیر انہیں کی طرف تتوجہ ہوگا داگرچہ) انہوں نے بوقت

ردوقدح ال كانام ذكرتيس كيا-

را دہ فرقہ زادلیجس کا ذکر انہوں نے آخری عبارت ہیں کیا ہے تو بیجی ابن تیمیہ کے اذاب وا تباع کی ایک شاخ ہے۔
لیکن ندان کی کوئی تا لیعت کردہ کتا ہے دستیا ہے اور نہی ان کے افوال کتا بول ہیں مذکورد مندرج ہیں۔ اسی لیے ہیں نے
اس فرقہ کا ذکر حرف ان کی اس عبارت ہیں ہی دیکھا ہے اور کہیں ان کا نام دنشان نہیں ملتا -

منكرين توسل كى كفيرجمبور كامدىب نهيب

یں نے اپنی کتاب «شواہ الحق» کے مقدمہ ہیں اس امرکی تقریح کردی ہے کہ جمہور علمار نے ابن تیمیہ اوراس کی جاعت کو کا فرنہیں کہا ۔ بلکہ ان کو بدعاتِ تینیع کامخترع و بہتدع قرار دیا ہے اور ان کی اس بدعت پر سخت تنقید و تردید کی اور اس کو انہائی سنگین فعل اور عظیم حررت و حیارت قرار دیا لیکن بایں ہمہ ان پر کفر کا فتو لی نہیں لگا یا اور بی بھی اسس معاملہ میں جمہور کے ساتھ تفق

فهرست مضامين

صفخر	عنوان	تبرشمار	سخر	عثوان ا	لنبرثقار
	موجوده زمام محص وخوبي اورتهذيب وترقى	10	0	م فد الداب مي مندرج مائل كالفصيلي بيان	1
11	کے دلدادگان کا ورو		۸	مقدمه	۲
	تفيروناويل بي فرق كابيان اورمفسر بنينے	14	^	تسماول	۲
10	كي شرائط		9	,	P
19	غیر مقلد مین کی عیاریاں دم کا ریاں	14	9	رغى احتماد طلق كالنقلال غقل و دبن	۵
μ.	غير مقلدين البيس كاث روسياه بي	14	10	اجتهاد مطلق كا درجه بنارسال سينقطع ب	ч
W.	غيرمقلدين كي امتيازي علامت	19		موج وه على اور درج اجتهادين اننا تفاوت	4
	عير مقلدين أكرحيه كافر شهيل ليكن سخت ضلالت	۲.		سيح جتنا سبيابي اورسلطان زمان ملكه فرشته	
41	گمرا ہی کا نشکار ہیں۔		14	اور شیطان میں.	
انه	دین شین کے ما خذ کا بیان	41	14	نرموم فیاکس کولشاہیے	٨
	غیر مقلدین کی فقها و محدثین کو برنام کرنے کی	44	10	وجة تسميه	9
my	البایک مسعی به		۱۴	ترتيب كتاب	1-
٣٨	ابيات ازقفييره لامير	44		عقائد میں تقلید لازم نہیں سے اور فوائد	11
71	قسم دوم	44	10	قرأت مديث برائے مقلد	
44	تنبير ووم	40		اختلان امت كارعمت مونا اومحل انتلان	14
pr	ابل ہوا اور مبترعلین کافرنہیں ہیں	44	14	ونزاع کا بیان	
44	ابن تيميه اورشرك	44	11	عوام برامام واحدى تقليدلازم كرنے كى وجر	ابنا
44	موثر با لذات	PA		منكرين تقليد كاجنون اورسخا فت	10
44	ابن نيمييراور وبابير	49	1.6	لائے۔	

«عبد لحميداتا في العثماني كي خلافت كل التّرتعا كان كو اپني نصرت خاصّه سے بهره ورفر لمئے - اوران کے ذریعے دولت و دین كو اعزاز وغلبہ عطافر لمئے اورانہ بین ثیر اعدار سے حایت نصیب فرائے - والحمد لنّدرب العالمين - وصلی التّدعلی حبیب و محورت المولین والا خرین سیدالا نبیار والمرسلین وعلیٰ آله واصحاب وازواجه وعرّته اجمعین - قد صلی التّد علیٰ حبیب و الله معلیٰ الله واحداله والله و الله والله و عدید الله والله وال

مفي	عنوان	المبرشمار	اسفي	عنوان	أنميرتنحار
	زمایت کے پلیے	,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,	41	تبنيه دوازدهم	44
1-1	ریات سے بیعے استطاعت ہونے ہوئے بالگاہ نبوی کی زیار	1		ا بیر رواردم باب ادل	44
	ا منطاعت بوسے بوسے بارہ ہ وی فارلیار ترک کرنے پرومید وتہدید۔		Al	نبی اکرم صلی الله علیه و علم اور حله انبها و مهلین	44
1.4		1		ادرا دلیاء دصالحین کے قبور شرکی کی زمارت	77
	جنا کی حقیقت اور تارک زیارت کے لیے میں بر			- /	
1-1	دعيدات كابيان ـ		AL	جائز ہونے کا تبوت * :	
	فدرت کے یا وجود زیارت ترک کرنے کی		10	ببيب	49
1.4	تحوست کا بیان۔			نبی الانبیا والمرسلین علیالصلواۃ والتسلیم کے	6.
	رسول كريم عليالسلام كالبعض ظالم فالربن كو		44	مزار شرا نوار کی زیارت کاجواز	
1-6			14	وصرات تدلال	
1.0	م کرنا زبارت نبوی کے یعے منرط نمیں ہے		12	ث يركا ازاله	LY
	يبلے بار كا و نبرى كى زيارت كرنا اورلعدازاں	1	19	مزار مقدس كى زبارت كاجواذ ا دروم اجاع	24
1-4	ج اداكرناسنت سے _			زبارت فبور کامسنون بوناسفر زبارت سے	60
1-4	نکوار ج کی صورت مین نکوارزیارت انفل ہے		90	سنون مونے کی دلیل سے	
	ع كيساته أغاز واتبدااتفنل سي يازبارت			منع زيارت كوتحفظ توحيد قراردينا باطل تخيل	60
1-4	روضهٔ اقد کس کے ساتھ ۔		94		
	مسك الامام العلامه الوحيد الندويجد بن محد			باری تعالی سے ساتھ مخلوق کی منتا رکت	
1-4	لعبدر والمتتبور مابن الحاج المامكي			منرک ہے۔ ثنان رسالت میں تقصیر کفرہے	
1.9	عديث شدّر حال کاجواب	19.		ورد ونول حفون كي نظم داشت ايمان كامل	,
	ہر چنر کا مشرف ونعنل بارگاہ منبوت کی طرف	9-	94	-2-	-
11=	انتساب کی وقبہ سے۔			ابن تيميد كاسفر زبارت كوحرام كين كامنتا	44
	سب معراج مرور کونمن علیال ام نے جو	41	94	دراس کا جواب	
	ايت كباري دعيمي وه دراصل ابني مي صورت :		91	ابن تيميه كا دومرا من اعلط اوراس كاجراب	
117	تفي				
	تھی۔ رائر بارگا و نبوی آپ کو پلنے جلد احوال ظاہر	94		بن تیمید کے اس تُوم کا ازالہ کداہل اسلام درس کا مات کے یہے حاضر ہو تے ہیں درکہ	,
	***************************************			,	

صفح	عنوان	تنبرشمار	اصفخر	عنوان	انبرخمار
48	بدنزين نانسور	۵۱	20	شاتمان رسول انام بالآنفاق كافربين	p-
44	ابن تيمير لين آمينے بي	24	44	"نبييهسوم	41
44	ا بن تیمییه کی گمراه کن عبا مات کا جواب	07	74	ابن تيميداور نانزات علامه سبهاني	44
44	تبنيبه بنفتم	20	۵٠	مسباديث رسول اكرم صلى الترعلية ولم	μμ
44	تمشيطنا فى وساوك اوران كاجواب	00	٥.	تنبيه جيادم	40
	روصنہ اقدس کی حاضری سے روکنامرینہ منورہ کو	۵۹	اه	الكار توسل وشفاعت اورنار يخ وبإبيت	40
49	خاب اوروران کرنے کے مترادف ہے۔		04	ابن تيميه كى بدعات كا آخرى برحايرك	44
44	تنبير شنم	26.	20	اس دورمین گراهی وضلالت کی وجه	W6
	و بابر بخد كا مرمنه منوره بم تسجارت كے يسح ال	à À.		ابن تیمیداوران کے تلامرہ فا بل سستائش ع	٣٨
21	اورمزار برانوار پرسلام بیش کیے بغیروالیں ہونا		26	دلائق مزمت * . سه	
	برعت تيميد كي شكار والم ببدى بدايت كاطمع		26	سبيير المجم	49
41	خام خیالی ہے۔	1		حقوق سيدالمرسين برجبارت انتهامي	6.
21	سبيرتهم ابن تيميه وينيو أگر جيه مقام مصطفي عليالتحيوالثناً	4.	24	قابل مذمن قدام تدمر شاص تابعه الها	
			۵۲	تو بین خواص تو بین الهلی ہے سیدیوں میں الدیل پرانہ این عبالہ ا	الم
	سے مداوت نیکن رکھتے گراننوں نے استہ	1		مسيمان بن عبدالوماب مرا دراين عبدالوماب مزري	44
29	ہل عداون والا اختیار کرر کھلہے تنہ یہ		06	حبری. و با بیبها ور وجوه تکینیرکی صلاحیت	Pr.
دلا	سبيير وهم على طايع بان م ما الارتهر . يو		4-		
111	عوام الل السلام سے یلے ابن تیمیہ وغیرہ	44	4.	ضروریاتِ دِبن کا انکار کفر ہے ابر تھی ماہی تفی اور ڈاکریں	44
4	مبلد یا تصلیح الجلیاب لازم ہے۔ تنہ انہ		41	ابن تمییه، این قیم اور زائرین کن برااز ذاع در زیر به نامایم ایم مید	64
24	مبلیبریاردهم مرتبی بالاتران شده براتری را باشت	46	44	کتاب الاسان اور ملاجب ساجمه بن سبیط این تیمیه اورامام مذرب کی مخالفات	
	این میشیر مواهمیا را سوریبر د ما سر میرمیرسب ان می خانون سید اوران کرائر ایم اعلام موسفی	40	44	ان بينيا ورامام مرتب في عاصف	٨٢
	ع الله الله على الله الله الله الله الله الله الله ال		42	مبتيبه عم	20
) A	وروہ صرف اپنی امامت لوگوں پر مسلط کرنے کا ولدادہ ہے۔		46	عرب الن يمير الورصيبه ابن تيميه ، قابل تعربيف ولائق مرمت	69
41	رے ہ در دہ ہے۔		40	اب بيير، قابل عربيت ره ي مدي	10.

صفخه	عنوان	غبرشمار	صفحه	عتوان _	تنبرتثمار
	مرينيه منورة على صاحبها انضل الصلوات والتسليما			زيارت فبورالاولياء والصالحين	-
104	كى فضيرت كابيان		140		114
	ان امور کا بان جن کاکرنان ارکے یعے مناسب	147	164	مجرقبار کی زبارت	110
144	-حررین			جوعورت مسجد سن ظفر داسے بنظر يرحصول اولاو	119
144	1 12 M 11.		144		
	لعِفُ زائر بن بني اكرم صلى السُرعليه وسلم كو قبر			امام ومحدث شيخ حن عدوى مصرى مالكي متوفى	
141	المرلف مي ويجه كرحالت وجدمي بوسريت بي			سيسلم كاكواب زبارت كي متعلق كلام	
	فراور کے بیان افراس کے سامنے دین	100	164		
149	اوسی سخنت کرده فعل سے۔		10%		
	انحاد بعورت رکوع کی حرمت ا در زمین	144		زائر کے یہ مجمع مرقف کاتعین اور کیفیت	144
14.	الوسى كى كرامهت -		10%	زائرے یہے میجے موقف کاتعین اور کیفیت قیام کا بیان ۔	
	منبرشرليف ادر قبرانور كوتبركا بانحدلتكا نااور لبس	124		نبى أكرم صلى الله عليه وسلم كويين متعلق داناو	144
14-	وینا در رست ہے۔		129	ببينا اور لين سلام وكلام كانتنواسيحص	
14	فتوكى الشيخ حسن العدوى المالكي مصري			حبیب كبر با معلیالتینه والثناه تمام اُمت کے	146
14	اولیا دکام کے یا نزر دانے کا حکم		189	احمال سے حالت حیات دفھات میں اخریس	
	مزاطات کی تقبیل اور سے کفروشرک نسیں۔			بنى اكرم صلى المترطليرولم امت كواعال وصور	
160	ابن تيميه دغيرو كى خطافاعن اور ضلالت			کے لعاظ سے پیجا نتنے ہیں۔	
	باب دوم	161	101	صفربارگاہ نبوی کے فرائد وبرکات کا باین	144
	المروردوعالم صلى الكرعلبيه والمساستغاثه	164	4	1100 1. 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11 11	144
ILA	ادر فریا و رسی کی درخواست کاجواز-		104	انتين جواب ويناء	
	قصل اول	اسهما		نبی اکرم صلی المدعلیه و م کی زیادت آپ کی	IFA
	ان اطاویت کا بیان جن میں الی اسلام کا	144	100	خوشی کامرجب سے اور قصت الل	
	مصوما كرم ملى الترعليه ولم سقحط سالى كروقت		100	ببدل ماضری بارگاه رسالت انضل سے۔	149
144	المرش المديم مرف كے يق استفاقہ نابت ہے۔			ا نقىل ب	14.

صفخر	عنوان	منبرشار	صفخر	عنوان	غيرشمار
144	قبرا نور سريها صنرى كاطريقيه	1-1		بالمن اورعزائم وخواطر سيمطلع اورحاصروناظر	
140	بيان فوائد كلام غرث تقلين		111		
	امام نوري شاقعي المترفي كم المحالم كا كلام على		110	روایات میں باہم تعارض کاجواب	900
	براداب زیارت بارگاه نبری علی صاحب			اكابرائمها ورعلما وكرام كاادب بارگاه نبوت	90
144	الصالحة والسلام		114	يناه صلى الدرعليه وللم مين	
14.	توسل واستعانه كاأشهائي سنحن انداز	1.0		مدینہ طیب کی طرف عادم سفر ہدنے اوراس	
١٣٥	مسجد نبوى سيمتعلق جيندا بهم المور	1-4		مِن وافل بونے كا مثرت عاصل كرتے والے	
	زيارت خليل عليه السلام اورسي المقدس	1.4	114		
144	كى زمارت كاعكم			امام مسبکی کی طرف سے جواز زبارت اور	
	علامه المام كمال الدين بن الهمام الحنفي المتوفي	1.1		درودوك ام ادر وعامي جواز يراستدلال	
	سلام يه كا زيارت كى البميت اور أ داب		111	1 2 1	
144	سيمتعلق كلام			سد ذرا لُع مح شحت كون سے امور حرام قرا	94
144	**	1.9	119	ديے جا سکتے ہیں۔	
	الأرك بي ستريب كه نقطر وصنه اطهر	11-		زبارت كے ساتھ منوع اموركا افتران اس	
122	کی زیارت کے الادہ سے آغاز سفرکرے۔			مصطلق فمنوع برنے کومتلزم نبین جیسے	
122		111	144	نماز کے ساتھوالیسے امور کا انتران	
	. /	117		ر بوبیت ورسالت دولوں کے حوق و	99
1149	کورے ہونے کی روایت باطل ہے۔			آداب کی بیک ونت رعایت داجب و	
	مزارا قدس برسلی النرعبیک یا محدربرسف کا	114	11%	الازم ہے۔	
141	اجروثواب.			مروركونين عليه الصلوة والسلام كحدربار	1
	سيخين رصنى الشرعنهاكي فدمت بس سلام عرض	111	141	والاتباركي زيارت مشروعه كيكيفيت كابيان	
16,1	کرنے کی صورت			كلام الغوث الافظم سيدناشخ عبالقاد	1-1
	تبور مباركم كى كيفيت ترتيب اورزين سے	118		الجيلاني الحنبلي تدس سرو العزيز (المتوني	
164	بلنرى اوركيفية تسكل وصوريت كابيان		144	(2041)	

مفخه		عنوان	برشمار	هخر ع		غېرشمار
		مظيم ادلياه اورتو قيرانبياد سح خالفين تعظيم	*4			109
		بارى تعالى اور حقوق خلاندى مين ركا دسك			تبل از ولادن سرلف جواز توسل کے دلائل	19.
444	- 1	والنے کے مرتکب ہیں.		1	وسيله كونمن علياك امسحيات طاهروبي	191
		ابن تيميرا وراس سے تبعين كاجمهورا بل اسلام	4.2	11/	ازسل کانبوت	
	(اوربسوا داعظم كے ساتھ توافق فی الاعتقا واحدال		110		191
++0	,	کے نظریات کا ہام نصا د۔			صرت ميلي علياب لمام كوسرور دوعالم رايمان	
444	(استغاثه و توسل می توم شرک می گیماکش نیس	4.0		لانے کا مرادران پرعظمت محبوب کا	
	1	فالده قبمه : مارگاه بوی کا درجودولوال اور عظا	4-4	141		
	1	د بخبشش قیام قیامت تک ماجیت مندول اور مستمندوں کے یلے کشا دہ ہے ۔ ستمندالمبحث			امام سیمی کا کلام دبیان جواد توسل اور ثیرت	190
446		مستمندوں کے بلے کشادہ ہے۔		PET	أستغاثه يستعلق	
TWA		التمنة المبحث	4-6		سيدى عارف باللاشيخ عبدالعنى نامليكني	190
+4+	1	باب سے	Y-A	444	كالمستدلال حراز استغاثه بر	
الماما	0	ا بل ایمان کی عقیده اورا بل اصنام می عقید می خرق کا بیان	4-9		علامه عبالحني شرنبلاني صفى كانتو كامتعلق بهجواز	
444		این درن کابیان		444	توسل واستغاثه	
100)	ا توسل کانبریت از نبی اکرم ملی النگر علمیه و ملم در کرد علم ما از ان	11-	442		194
		صحابه کرام علیمهم الرضوان ماند تر سال در بر بر استوان کهای در پیش			ا فتولى الشِّيخ الامام العلامه الوالعزاح مدبن العجي	191
100	7	مانعین تولسل ا در منکرین استفانهٔ کا کفرونترک یکی مدینه سا سرمایدهٔ این می این اس کهار د بلینا	411	444	الشاقى الونائى الانهرى	
YAZ		منکرین توسل کاششارانکارادراس کا روبلینا منکرین توسل کا دوسرامشبه اوراس کا ازال	717			199
TOA	1		414	TTA	المسئلة استغاثه وتوسل كي توصيح	P-4
, 2/	ال ا	توسل وتشفع كاحسن طريقيه س دن مدر الحكور نيري على معاصما العد				MOI
44.		ا واپ زبارت بارگاه تبوی علی صاحبهااند. دار او	110	۲۳۰	الماء الم	
	ار	الاستام و المرام المرام برا در دعا کے ذکت م			ب توصل اورام مغالثه ی حاریت کا اعتصافه آین از	-4
44.		ا دیارت کروسیه احدن اوروت میاب اقدمس کی طرف متوجه بهونے کا استباب	-14	L/CH	تعظیم بارگاہ رسالت پناہ ہے اور انکار ان میں آنیا	
				rr-	خلاف تعظیم سے	

اصفخر	عنوان	تبرشار	صفخر	عنوان	تبرنتار
4-1	مديث عنه	144		دوسرى ففىل	100
4-4	مدیث ع <u>الا</u>	146		شفيع معقلم سى الله عليه ولم كروز قيامت	164
4.4	صديث المعلى	144		شفاعت فرماني سيتعلق فياليس اعاديث	
4.4	مديث شك	149		كابيان اوران ففتألل وكمالات كابيان جن	
4.4	مدیث ۲۲۲	14-	144	كرا تدور انبياط بوعليهم السلام مخفق بين-	
4-6	مرث م٢٥	161	IAA	مربث عا	144
4.6	حديث عليم	147	196	مریث مر	164
4.0	مریث یک	164	190	مدیث میں	164
4.4	مدیث عث	160	190	مدیث ع	۱۵.
4-6	مديث ع	140	190	مديث ع	101
4.1	مديث عنظ		190	مارث على	IAT
4-9	<i>حدیث ع</i> ل ^س		194	مرت الح	100
41-	حديث علا		194	حديث عرف	124
41-	مديث سي		194	مريث عد	100
411	مریث ۲۲۰		196	ماريث عنا	104
717	مدیث عصر	141	194	صريب علا	106
112	مديث عملا	INT	196	طعيت عرا	101
412	مديث ع <u>مر ا</u>	11	190	مدیث سیا	109
414	مدیث ۱۲۸	124	191	مریث مکا	14.
۲۱۲	مدبيث عوس	114	191	مدیث 🕰	141
414	عدبيت عدمين	124	199	مدریث عالا	147
710	نا <i>ئە</i> ە اونى	114	199	مديث يا	147
	«فائره نائيه"سانی روز محشر کے حومن اور بنر	[]	Y	مديث ع1	144
110	كوشر كابيان.		4-1	مديث م1	140

معقد ا	عنوان	ببرشمار	صفحه الم	عندان .	بنرشار
144	1	2 744	W-A	ابن تيمير كيے خلات اجاع مسائل	
	ن تبييه كاظهورا ورُشتوبه فرقه كى ترقى اورا بل اسلاً	11 446	W. A	الممشيباب الدين احدين تجربتين كمي شافعي	
447	باغتفادي بإڭندگي	<u></u>		ابن تيميري حكابت، اقوال اورنقل عبالات كا	401
	ن تیمیدادراس کے مبعلین کی کنالوں سے	1440	m1.	غيرمغتبر بونا-	
444	میناپ لازم ہے۔ میناپ لازم ہے۔	1		عا فظ كبير شبه يربدار صم عراقي شافعي استاذ	
	فمان آ فندى آ نوسى بغدا دى صاحب عباء العينين	1		الحافظ ابن فجر واستاد الأمام عيني د منبره كا	
mr9	ا حنفیت سے خروج		w1.	ابن تيميه پرردوانڪار۔	
tutu"	و بابیه و حشویه کی فریب کاری	144		عاشوراد مي ابل وعيال يرتوسيع نفقات	FOF
	صفان منشابهات سخنعلق ابل السنت كا	444	PII.	كى ركت	, -,
the c	عفيده اورعشوبيرو بإببير كحدوطوى كى حقيفت			ابن تیمیہ سے بلند ہانگ اور ضلات حقیقت	tor
(ابن تیمیه کا الکرتعانی سے حق میں تفظ حبرت	449	414	کھو کھلے دیوے۔	
الس	كالطلاق.			ابن تميير كالجف كذابون ادراين الجوزي كي	
6	منهاج السنتذاور كتأب البعقل والنقل ك	16.	410	للبس البيس يرتبصره	
١٠	عبالات بين بالم تنخالف وتضأ و		414	ابن تیمیر کے دعاوی انکار کامیتی اور دار دمار	404
وا ۵۳۳	اغنقا دحبرت كالممه اعلام كينز دمك كفربه	461		ا تطاب واغواث اور نقباً د بجباء کے وجود	406
-44	رفع الاستشباه في استحالنة الجنته على التكر	444	414	یر دلاکل به	
	ليفن آيات دا حاديث بمن اطلاق جهت ك	124		ا صفرت خصر علياب لام كاموت كي آرزه	AA
~ ~~	حقیقت اور منبادی دحبر		m19	ا کرنا ب	
**	حبرت فرق اورجا نب علو کی و صبخفیص	424	419	۲ حفزت خصر علیاب مام کی جیات کا نثوت	09
0	الله تعالى كے ليے وجہ ويرعين والسبعي	460	۳۱۹	18.31/41 11.0.01 11.0.1	4-
ma	دخیرہ سے اثبات کی حکمت			- 16: 16 (1.1 1 1	41
۲.	برمب سلف کار جمان اور وزنی مونا۔	724	441	عقیرت و نیاز مندی ـ	
علو	ا يات د احاديث من دار دهبت فرق وع	466	کے	الم المروم المراجع المروم المراجع المر	44
٣.	ک تادیل لازم د واجب ہے۔			منعلق متصاد نظريه	

صفخه	عنوان	لنبرتنمار	صفخد	عنوان	بخبرشمار
424	بلاوجه وجبيمسلمان كوكا فركينے كى مرمست	+ 44		امام الوجنيفة كى طرف منوب ممنوعيت توسل	YK
•	محربن عبدالوباب نجدي تصعقيرة باطلكا		747	کی روایت کارد	
100	ر واس کے سٹنے محدون سیمان کردی کی زبانی		444	منكرين توسل كى ذران مفلسى	rin .
474	تبرالدرا روصنه اطهركا استجاب زيارت	446		حفاظت ابيان اورخاتمه بالخيركي دعاجس كي	119
7	چېتھاباب.	440	244	تعلیم اللہ تعالی نے دی _	60
	نذابب اربعبه محطلماء اعلام كى ان عبارات	rmy		لورنگاه مے محفظ اوراس میں اضافہ و توت	44.
	کا بان بن میں انہوں نے ابن تیمیر کارد کیا		749	کی دعا۔	8
	سے اوراس کی بعض کتا ہوں ہر دوقدر اور			توسل أتشفع المستغاثة ادر ترصر كامتحدالمعني	441
	ليعن ابم مسامل مي ابل المنسن كي مخالفت		Y6.	ہونا۔	
419	کابیان د		461	اغتنى يارسول النر كاعتيقي معنى	+++
	ا مام مسبكى كاعربينه بارگاد رسالت پناه صلى الله	446	444	تو آل کی حقیقت	
191	عليه و لم ين -		467		446
494	علامدا بن الحجرع شقلانی شافنی			شعائر کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے	
490	ابن تمیہ پر فتولی کفرسے گریز کرنے والسے علاد کرام		rem.	اورشعا <i>گرا دیشر کابیا</i> ن تعظیمه مانده م	
496	حبينخ الاسلام صالح البلقيني		450	/ / /	
491	ها فنظ عبلال الدين سيوطي شافعي څنه سيره اسر پرونه نه نه خ			جہاں نگ مکن مومومن کے کلام کو ایلے	
499	کینے عبدار حمٰن کز بری وشفی شافعی		47 6		
77	بعض علماً اعلام کیابن تیمیه برتغلینظور تشدیر ریر	100	460	1 "	
Ψ	ا دراس تی ملفیر	i		بزعم منكرين مرور دوعالم فخرعرب وعجم صلى الله	444
4-4	ابن تيميه كا دولوى بلا دليل		1	علیہ و کم سے طلب شفاعت کے وجوہ	
4.4	علامه خلیل بن اسحاق ما کمی کا قول	440	466	نمائنت۔	
24	علامه صلاح الدين صفدي شاقعي	464		نداد عیران کرکے منوع ہونے پرییش کردہ افتار	44.
44.4	المام عبدالروف المناوي الشافعي	446	464	ستبهات کارو . نافن کر	
4.2	سيشنخ مصطفي بن احسطى هنباي وستقي	464	424	ملقين ميت كي صورت	441

سفخير	عنوان	نبرشمار	سفخرا	عنوان	بنرشار
MIL	<i>کومشرک قرار دینا</i> قصل اول		TEA	/ * *	
RIC		1	1 -		
	مزالات انبياء واولياء كي تعظيم اورابن القيم	٣٣٣	W29	ام الحريبن كامماك وعقيده	1 416
MA	مزارات انبیار واولیار کی تعظیم اوراین القیم کانظریبر		P29	عقيدة الأمام إبي المحاسن الروباني وعيره	MIA
	علماءاعلام اورائمها سلام کے نزدیک فبورامیا	MAK	m.	نظريرام مخزومي	
44.	ومليين اوراولياً وصالحين كا دب واحترام		491	علامه سبكي كامنهاج السنتذ برتبصره	m+.
~r.	ابن تميير كاردازام قسطلاني صاحب موابب	440	N-4	ابن تيمير كي عقيد كاجسيت كي تصريح	
147	اً داب زبارت بارگاره نبوی بزمان علامترمطلانی	mmy	W-W	كولاني كى غلط بنبى اوراس كارو	
444	ابن القيم كا كرامليسي من گرفتار سونا	MMC		ابن تيميه كے كلام كاننوع اور ترضاد وتسنانفن	
	ابن القیم مے بیے توجید درسالت کی شہادت	TTA	r.2	دعادی پیامشتمال معنظ	l f
1	دینے دالوں کو مشرک کینے کا کوئی جواز نہیں		۲.۸	صاحب جلاد العينين نعمان أفندى كخطافا	444
CLK	-24			این تیمیه کاصوفی کرام کواتحا دی اورامل الست	
	ا بن تیمیرا دراس کے نلا ندہ کی پیش کردہ آبات	449	r-9	كو فرعوني كهتا -	
MA	دا حادیث اوراقوال انمکا جواب			ابن تبكيبه كافأل حبب مونا بزمان صديق صن خا	244
	زيارت تبور محي شعلق نمرسب الل السنت	٣٢-	41-	غير مفلد مندي محبوبا لي	
449	كابان			ابن تيميد كاامام مامك كيے تول سے استدلال	444
	ابن القيم كے بيان كروہ انعال سنيعه كى	241	414	اوراك كاجواب	
ا بهم	عيفت المام الم			كيشخ أكبركامسلك الفاظ وصفات متشابهه	M.Y.
	ابن القيم دغيره كي اس جرادت وحسارت كا	777	410	مصعلق اورا مام مالك سے انكى موافقت	
144	موجب اورطرفه نماشا		.,	11	mra
	بارگاہ خدا دندی میں قضار حاجات سے یک	۳۲۳	410	وعوى صرف ابن تميير في كياس	
	انبیار وصالحاین کے ساتھ توسل کو با دشاہ دفتہ		414	اب ع	۳۲.
	کی بارگا همین وزراد ملکت اور خواص دربارشا			ابن القيم كافبورانبياء كرام ادر اوليا رعظام كي	
-	کے ساقد نوسل کے ماثل ومشابہ قرار دینے		C	زيارت كرف والول اور تتوسين ومستغييث	

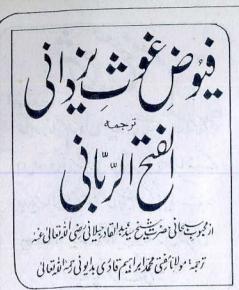
معخر	عنوان	انبرنثمار	اصفخر	عنوان	البرهمار
-	حضرت مجدب سبحاني كى عقيده حبرت سے براوت			علم حقیقت و ترابیت کے جاسے اٹم کرام کا	YLA
	حضرت سينخ عبدالقا درالجبلاني كاكها أميرخ		174	جهت فدق د فبرو کے متعلق عقیدہ	
rac	مرغ کوزنده فرمانا			الشرنغاني كے يعداز روئے تعظيم و کريم بھي	129
	حدیث مودارسے ایہام جست اوراس کی		444	بہت فرق کا انبات درست بنیں ہے۔	
MON	مختلف تاويلات و توجيهاً ت كاببان		444	عفنيده امام غزابي	TA-
	ا مام نشعرانی کا عالم وجود کو فصناء بسبیط مس	4-4		مام احدادر سنخ عبدالقا درجلاني محبوب	1 71
1	تعلق وتجهناا وربيك وقت ليض أب كو		444	بحائی دغیروا کا بر کا اعتقاد جمت سے بری ہزا	
441	مرش کے اندرا در عرش سے خارج دیجھنا۔			معلیجمت میں اتمہ اعلام کی عبارات اور	- PAP
	نتها مخ رقی بر کا منات کا اصل دجرد کے	4.0	440	نزل شرعيه كاتفصيلى بباين	2
444	ملا بن نظر آنار		444	غيده سبيد مرتضى زبيرى صفى شارح الاحياً تنتريم من منت	FYAT
446	فتيده الامام تنبهاب الدين الرملي الشافعي	F W. 4	may	قبيدهٔ صوفيه صافيه	22 77
	عا کے بیسے آسمان کی طرف ہتھ اٹھانے کی) W-6	-	نیدهٔ ۱ مام قاصی القضاهٔ ناصرالدین بن المینیر کندری مانکی۔	PAO
446	این اور دفع توم جبت.		464	ف مالا مام تم المفريين المتكل فنارين	es va
1	وات بین آسمان کی طرف با تھد تھیلانے کی ا سلحت ر	5 W.1	1	نيده الامام مخر المفسرين دالمتكليين فخرالدين زي -	121
42	من و ما الما الما الما الما الما الما الما		1 2	روي بعدة الامام شمس الدين محدين الليان المدي	عد اعقا
	صىعفىدالدېن صاحب موا فف كانفى جمت سند لال	6 m.	1	100 000 000	الث
سر	ت دلال	1	to be	ت دا حادیث میں باہم تطبیق دروافعت	
46	امرآیات واحادیث کی نا دیل و توجیکابیان ح تا ایر سر مناسبان این	۳۱ اط		ما مریک یان ایم این روانون	25
	م حجتر الاسسلام غزالی کا نفی حبرت پیر متعدلال متعدلال	11 41	1 70	بره امام جبیل عبداللرین اسعد یافی شاخی بره امام جبیل عبداللرین اسعد یافی شاخی	ا ۲۸۹ عتد
44	0.11			را کا براد لیا داورا نُم علما دی طرف	
٣٧	جہت علو کے دیگر دلائل ہے		אנון ש	ما الا برار اليابر اورا الربياع الربي المربي المربية من المربية المربية المربية المربية المربية المربية المربية	
	رہ فہمہ: جہت کے فائلین اور دیگرمتہ میں	۳۱ فائد م	1 10	ريح الامام ابن الحجر الهيتني الكي شعلق برعقية	
W2	زلہ رغیرہ کی تکینر درست نہیں ہے۔ الشکل فی المف میں ال ماروں کرد کے	رون اراما	אינון א	ت اورامام احدی ای عیده سے برات م	
1-4	لمتعلين فمر المفسرين امام رازي كامساك .	Colle	, 12	1 2 2 2 3 0 10 11	

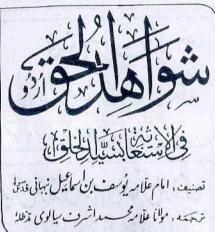
		12.7	*^#		(5.4)
صفخه	عنوان	or the same of			تنبرتتمار
	باب علا	414		نعمان آفذى كاليخ باب صاحب روح المعانى	444
	فصل اول	424	449	کے ساتھ نازیباسلوک ہ	
	مغفرت ونوب اورعفوه درگزر کے یہے بارگاہ	11 11 11 11 11	W4.	امام ابن حجر مکی اورا بن نیمیہ کے درمیان فرق	
61	ربسالت ماب علیالسلام سے استنعالتہ		720	علامها بن حجرى مختلف علوم دفنون مين ناليف	461
424	فصل نا ئی	714	٧٤.	کرده کتب کا بیان۔	
11/10/1	بالف عنيبي كارسول ضراعليالسلام سے استعالت	WAL	21	امام ابن ججر كاصوفيه كرام سيحسن اعتقاد	427
494	كَيْ مُلْقِينِ كُرِنا-		224		
۵-۸	منطلوم علوي كاقصه		RLY	***************************************	
	منصور جمال کی سرگزیشت اوراس کا نبی اکرم	419	20	ابن تيميه كي نقل فابل اعتبار شين-	
(# 34)	صلی السرعلیہ و کم کے وسیلہ جلیلہ سے فلاصی ا			ابن تیمیه کی لغز شات د بدعات میں فیض علما	
0-9			40		
	البوصان زیادی کی پرلیشانی اور رسول اکرم			علامه ابن حجروا م مسلى اورعلامه تاج الدين	1
۵۱.	صلى الله عليه و لم كى نظرعنايت			اوران کے منالفین ابن ٹیمیہ دمنیرہ کے حسن	
	خرلیت ابن طبا کمبا کا عزیز مابشر کے دلی عہد سر	1 10 10 10 10 10 10		نبت کا بیان اگرچهروشرالذکرادرا <i>س کی ج</i> اعت نجمه مرحم بین مرحم	
011	کے ساتھ مصریں معاملہ	111111111111111111111111111111111111111	ACC.		
١١٥	وزبرعلی بن میسلی اورمقر وض عطار کاقصه		NEL		
٥١٣	لها سربین تیجیلی علو ہی اور خراسانی کا قصہ "	A 4: 31		ابن تیمیدونیرو کیے صوفیہ کرام پراعتر امن کا	W29
	يسرى قفل		0.00		
	ان حضرات کا مذکرہ جبنوں نے بھوک اور			الله تعالى كے عق بي جمت ثابت كرنے كى	
July 1	بياس كى شدت بى بنى اكرم صلى السُّرعليه كم الم		426	بنیادی وجداورمنشاد غلط کابیان	
	سے استغاثہ و فرما درسی کی درخواست کی اور مدعا کو یا یا ۔ بارسٹس وغیرہ کے یسے نبی اکرم صلی الشرعلیہ دم کے ساتھ استخانہ۔			علادی اورائمہ دین سے ابن تیمیہ سے رو ذفار ^ہ ریکر لب: بہونے کا بنیا دی سبب	MAI
210	اور مرعا کو پایا ہے۔		247	رکمراب: ہونے کا بنیادی سبب	
,	بارسش وغيره كے يسے نبى اكرم صلى القرعليه وقم	494		بن تیمیہ کے حسن نیت کے با دجو داس کے	
019	کے ساتھ استغاثہ۔		469	فوال موجب ضلال مين _	

صفحر	عنوان	تمبرننعار	صفخه	عنوان	نبرشار
	بي علم وا دراك اورا طلاع وعلم غيب يرعجب			ابن القيم كے اختراض كارد وقدح اور اس	
404	می علم وا دراک اورا طلاع وعلم غیب پرعجب استند لال بعد از وصال علم غیب	120	444	ننتیل کا بیان حواز منتیل کا بیان حواز	2017
ror	بعداز وصال علم غيب	MAL		ابن القبم كاكس ردوفدح مين متصادر وبير	466
	بنى كريم عليال الم كرسيات دنيوب اور مرز خير	TOA	444	اوراس کے کلام میں باہم تخالف کا بیان	
	میں دورونزدیک سے سننے اورجا ننے کی			ائمماعلام اورعلماء اسلام كانمنيلات وتشبها	
400	دوسری ولیل به				
	بنى اكرم عليالسلام كا دورسے سلام وكلام	409		المم احمد كا وصلونيت اورا مدين بارى تعالى	
406	بنی اکرم علیال ام کا دور سے سلام د کلام سنا اور جراب دینا	5)	644	كى دُهناحت مِن تَعجورا دركا قر كَيْمَتْيل بان كُرُما	
	ارت مصلفاً عليالتينه والثناء كے اولياء و	44.	345	ا بن تیم کی عبارات میں ایک اور تنا تفن و تنالف تنالف	466
406	اصفياء كالبطور كراميت دورسي سننا.		441	رخالف المناطق	
495	روضهٔ اطہرسے ا ذان کی آ واز سنا کی وینا۔	441	441	رسل کرام سے توسل واستغانتہ کاسبب دوسری فصل	447
KOV	علم غیب محصنعلتی علامه این مجر مکی کی محقیق -		444	د دسری فصل	444
	اوليادكرام كاعلم غيب وراصل سيد الانبيأ	444	79.41	تنتفا والسفام مستعلن علماء اعلام اور مقتدابان	40.
409	علیالتنجة والنناء کا ہی معجزہ ہے۔		224	انام کے اقوال ۔	
	نبى الانبياء علياك الم كابادن الترمعطي و		444	ابن عبدالهادي كى عبارت سرابا شقاوت	401
(400)	ما نع ہو نا سائلین اور حاجت مندول کے بیے			ابن عبدالهادى كى عبارت مين خطأ وخلل اور	
64.	حاجت روا اور شفيع المذنبين بونابه		المرد	بہتان وافترا کابیان _	
	وصال کے بعدر سول اکرم سلی الله علیہ ولم کے	440		علم غيب مصطفوى كاببان ازكتاب حجتهالله	202
	جود وعطا اور شکل کشائی و حاجت روانی کا 	4: 27	444	على العالمبين_	
441	س.			ابن تمييه كار سول كريم عليالسلام ببكه اوليا دكرام	MON
	اليسرى نفيل المالية	444	NO.	کے یہ علم غیب کا اعترات	
	نعمان آننری اوسی کی کناب مبلاد العینین	446		بعدازوصال نبی الانبیاعلیالسلام کے بیے	400
440	فی محاکمنہ الاحدین پرتبصر فعان الوسی کے متعلق	164	401	علم غيب كالحقق	
44	علامه نبهانی کی جیرانی	444	Lu d	دور ونز دیک اورحالت حیات و ممات	٢٥٩
4 11 11 11		1	3.		

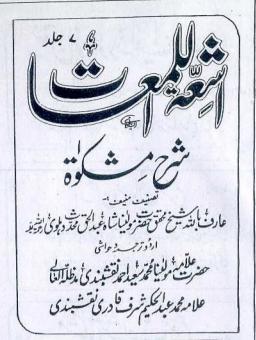
عنوان	تبرشمار	صفحه	عنوان	نبرشار
محة مزار مقدس برجا صربه ونا اورعجبيب واقعه بيش كانا		446	والدین کی قبرول کی زیارت مرحب مغفرت سے	RTT
تبورا نبيار دا دليا دا درمالين كأعظيم وتحريم	444		انبياء عليهم كلام تبورين كانت بيت إي	
على الا لحلاق توسل كامنكر والرُهُ العلام سن	247	446		
	1.1111111111111111111111111111111111111		انبيارعلبهم المركي إليس دن سيزباده	446
منکرین توسل کی تکفیرجمهور کا مذمب نهیں ہے	227	446	تبدر میں مذرستے کا مطلب	
	100000		سديى صطفلى البكري كاحضرت كليم الدعلاليلاكم	240
	کے مزار مقدس برچا صربی نا اور عجیب واقعہ پیش کا تبورا نبیار وا ولیا وار مصالحین کی معظیم و تحریم علی الاطلاق توسل کا منکر واکر والسام سے فارج ہے۔ منکرین توسل کی تکفیر جمہور کا مذہب نہیں ہے۔ منکرین توسل کی تکفیر جمہور کا مذہب نہیں ہے۔	کے مزادر تقدی برچا صربی نا اور عجیب واقعہ پیش کا ۱۳۷۶ تبور انبیار واولیا را درصالحین کی مظیم و تحریم ۱۳۷۶ علی الاطلاق توسل کا منکر وائر و اسلام سے فارج ہے۔ فارج ہے۔ ۲۳۸ منکرین توسل کی تنفیر جمہور کا مذہب نہیں ہے۔	۱۲۲ کیمزادرمقدس پرجا ضربونا اور عجیب واقع پیش از ۱۲۳۶ تبورانبیاد واولیا واورصالحین کی منظیم و تحریم ۱۲۲ ۲۳۶ علی الاطلاق توسل کامنکر واثر هٔ اسلام سے فاررج ہے۔ فاررج ہے۔ ۲۲۲ ۲۳۸ منکرین توسل کی تکفیر جہور کا مذہب نہیں ہے	والدین کی قبروں کی زیارت موجب مغفرت ہے انبیاء علیہ الم است قبور میں کھاتنے ہیتے ہیں اور نکا گرتے ہیں۔ انبیاء علیہ السام الم کامنکر دائر ہُ اسلام سے انبیاء علیہ السام کامنکر دائر ہُ اسلام سے انبیاء علیہ السام کے جالیس دن سے زیادہ قبور میں مذر ہے کا مطلب قبور میں مذر ہے کا مطلب قبور میں مذر ہے کا مطلب المجاب کے المیاد کی کافیر جہور کا مذہب نہیں ہے۔

صفحہ	عتوان	بنرشمار	صفخه	عنوان	المنزشار
29 6	اقدام کابیان			ابن الصابوني اورا بومحدين الازرق الانباري	mac
290	بعض ستى نمامتنرله كابيان	MIT	SYY	كافقه	
۵۹۵	واقعه عجيبه وحكابت غريبه			نبى اكرم صلى الله عليه وسلم كالبعداز وصال ايك	491
	المام اولياء كى حقيقت اوراس كے وقوع بر	414	l over	لولی کے کئے ہوئے ہاتھ کو بور کردرست	
091	استندلال _		040	نرماناب	31.0
4	الهام بھی حجت ہے	410	مهر	بابء	499
4-1	الهام كى حجيت اورعدم حجيت كى تجنث	414	024	غاتمب,	٧
4-4	ا مام غزالی کے کلام کا حاصل معنی		٥٤٤	كلته الثناء ملجنيدوا لامام الغنزالي	N-1
4-9	جا بل صوفيه كي بعض كفريات	414	٥٨.	ا مام شافعی کا دب دنباز ا مام اعظم کے ساتھ	4.4
411	كرامات ابن العربي	419		اتفاق في الدين كما بميت اورا نقلات وجدال	W.W
414	مطالعه كتب كاحكم	۲۲۰	۵۸.	كى صورت جواز	
410	فاقب		٥٨٣	المم اعظم کے گشاخ کا انجام بد	4.4
	بيلارساله مسنفه حضرت بيدي مطفى البكري	422	210	اد بیاد کرام براعتراضات کی بنیا داورتوجیا	4.0
410	قدمس سره العزيز			صوفبه كرام كي يعن انزال جونظر ظاهرين	4.4
414	جواز توسل بير دلائل	444	014	قابل اعتراض میں اورانکی شجیح توجیه و ناویل	
414	كيفيت زيارت تبوربز بان علام على القارى	444	DAL	عارفین کے لیے موت نہیں	4-6
414	طريق استنخاره	240		لبض كلمات كى اكا برادليار كى طرف لنبت	4.4
	صالحين كيساته حالت حيات وقمات بي	644	091	علط محفن اورا فتراء وببتان ہے۔	
411	تُوسِل كاجراز عقلًا ولقلاً-			شنخ اكبرندك سرواوران كيم مشرب	7
419	يالشنح عبدالقا درحبلاني كيضاكا جواز	MYL		توجيرى صوفيه وفيره كى كتب كے مطاكعه	The state of the s
44.	کبھی استعانت واجب ہوتی ہے۔	247	098	سے اجتناب	
441	زيارت قبور كالمسنون بهونا ا در بقار تضرف	649		ادلياءكوم اورصوفيه عظام كيحت مي علامه	
422	مبحث كرامات ازعلامه نابلسي قدرسروكا	pr.	098	ابن مجرادرا مام نشافنی کا کلمنه ثنا	
446	لبداز وفات صروركرامات كاجوازوامكان	241		کرا مات اولیا، کی برحق ہونا اور شکریں کے	119





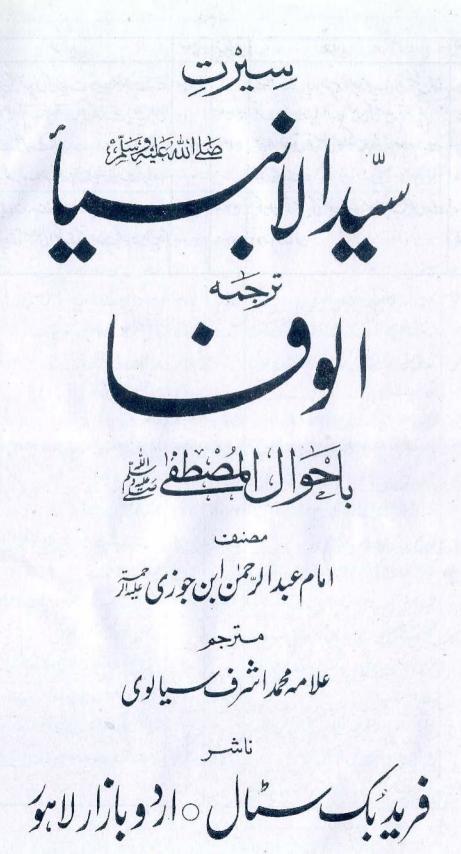








فريديك ال ١٥ ١٠٠ - أردوبازار للمور ون ١١١١٣٠ م



رئن الوواؤ وژنرلوب مترج اما ابوداؤر بیمان بن اشف بختانی روالله (۱۳ مید) منه جم امولایا وانکیم خال خزشا بجانیوی

منتن نساقی مترجم ده بعد، ام) ابرعبدالرطن احدین نیب بنطی بن بحراب ک رتر بروانیادورت محرث کومولین مظاهم و برات فاری

طی و می مشر لران منزم مع خلاصه مضاه بان میزش عبیل امام ابو حبفه احدبن محمالطا وی خفی روز تنظ میزش عبیل امام ابو حبفه احدبن محمالطا وی خفی روز تنظ مترجم ۱ علامه علام رسول سعیدی شارم عمر شریب

ریال اصابی مترجی (۱۹۹۷) سینیخ الاسلام ابوز کریایجیا بن شرف النودی مترجی: مولانامحستد صدّیق نیزار وی مذهلهٔ تقدیم ، محرّعبدامحسیم شرف قادری تصنیف ا علّامه غلّا رئول معیدی شخ الدیث اندیکانی ا اس صدی کی بهتری شرح جی میں عصر حاضر کے جدید مال کامحقانہ حل بیش کیا گیا ہے ۔ مجدید مال کامحقانہ حل بیش کی اگریا ہے ۔ بیشرے قارئین کو دوسری شرول

بخارى شركف ميم وسمله) اما الحذين الوعبار لله محمد من المال بخارى منترجم، مولنا عبالكيم خال خترشا جهانيو

چامع نرمذی مترجم مع ننمال زمذی مدد بایل ام اربسی محدب پیان زمذی روله منه جم و مولینا ملامه محرصدیق میدی بزاری

مُسُنِّن ابن ما چهرمترجم (۱۶۰۶) ۱م مانط ابو بارند محمد بن زیاب اجار تبی کنفروین انش مترجم و مولا ناوانکیم خان اختر شابههان پوری